

سُنَنُ ابُو داوُد (اُردو)

RMPInternational.TK

کتاب الطب (جلد چہارم) کتاب الادب

تالیف

امام ابو داؤد سلیمان بن شعث سجستانی رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلہ شیخ ابو عمار عسقرافق سعیدی حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج

حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ

تقریبات، تنقیح و اضافہ

حافظ عیسیٰ سلح الدین یوسف حفظہ اللہ

دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

F - BOOKS RELEASER

THE REAL MUSLIMS PORTAL

بُورق شاعت على حاله السلام منزلي

www.KitaboSunnat.com

© مكتبة دارالسلام، ١٤٢٨هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

مكتبة دارالسلام

سنن ابوداود باللغة الاردية الجزء الرابع / مكتبة دارالسلام - الرياض، ١٤٢٧ هـ

ص: ١٠٥٩ مقاس: ٢٤×١٧ سم

ردمك: ٩٩٦٠-٩٩٢٧-٨-٠

١- التحدث - سنن أ. العنوان

ديوي ٤، ٣٣٥، ١٤٢٨/٢٩٣٠

رقم الإبداع: ١٤٢٨/٢٩٣٠

ردمك: ٩٩٦٠-٩٩٢٧-٨-٠

www.KitaboSunnat.com

سعودي عرب (مكة)

پست کد: ٢٢٧٤٣: الرياض: ١١٤١٦: ٤٠٣٣٩٦٢-٤٠٣٤٣٣٢ ١ ٠٠٩٦٦ ٤٠٣٣٩٦٢: فیکس: ٤٠٣١٦٥٩

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyyadh@dar-us-salam.com

Website: www.dar-us-salam.com

● طريق كذا: الرياض: ٤٦١٤٨٨٣ ١ ٠٠٩٦٦: فیکس: ٤٦٤٤٩٤٥ ● الملز: الرياض: ٤٧٣٥٢٢٠: فیکس: ٤٧٣٥٢٢١

● سلم: ٢٨٦٠٤٢٢ ١ ٠٠٩٦٦ ● جدة: ٦٨٧٩٢٥٤ ٢ ٠٠٩٦٦: فیکس: ٦٣٣٦٢٧٠

● مدينة نوره: ٥٠٣٤١٧١٥٥ ٢ ٠٠٩٦٦: فیکس: ٨١٥١١٢١ ● فیکس: ٧٢٠٧٥٥٥ ٧ ٠٠٩٦٦: موبائل: ٥٥٠٠٧١٠٣٢٨

● الفهر: ٨٦٩٢٩٠٠ ٣ ٠٠٩٦٦: فیکس: ٨٦٩١٥٥١

● اشارجه: ٥٦٣٢٦٢٣ ٦ ٠٠٩٧١: امريکه ● برلين: ٧٢٢٠٤١٩ ١١ ٠٠١

● فیکس: ٥٦٣٢٦٢٤ ● فیکس: ٧٢٢٠٤٣١

● لندن: ٥٣٩ ٤٨٨٥ ٢٠٨ ٠٠٤٤: فیکس: ٦٢٥٥٩٢٥ ١١ ٠٠١

● فیکس: ٥٣٩ ٤٨٨٩ ٢٠٨ ● فیکس: ٦٢٥١٥١١

پاکستان (مكة آفس و مرکزی شوروم)

● ٣٦- لوزال، کیزیت شاپ، لاہور

فون: ٧١١١٠٥٢٣-٧١١١٠٥٢٣-٧٢٣٢٤٠٠-٧٢٤٠٠٢٤ ٤٢ ٠٠٩٢٢: فیکس: ٧٣٥٤٠٧٢

Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

● فون: ٧١٢٠٠٥٥٤: فیکس: ٧٢٠٧٠٣

● فون: ٧٨٤٦٧١٤: فیکس: ٧٨٤٦٧١٤

کراچی شوروم (D.C.H.S) Z-110, 111 سن ملز، راولپنڈی

فون: ٤٣٩٣٩٣٦-٢١-٠٠٩٢٢: فیکس: ٤٣٩٣٩٣٧

Email: darussalamkhi@darussalampk.com

● اسلام آباد شوروم: ٨-٢، اسلام آباد: ٢٥٠٠٢٣٧-٢٥١

جلد چہارم

سُنَنُ ابُو دَاوُدَ (اُردو)

کتاب النطب — کتاب الادب

www.KitaboSunnat.com

تالیف

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بختانی رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فیضانِ ابوعمار عسقرافق سعیدی رحمہ اللہ

تحقیق و تخریج

حافظ ابوطاہر زبیر علی بنی رحمہ اللہ

تقرانی، تنقیح و اضافہ

حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ

جدید مصری مسائل

پروفیسر محمد سعید کمالی رحمہ اللہ

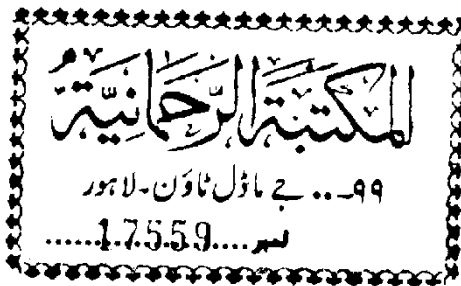
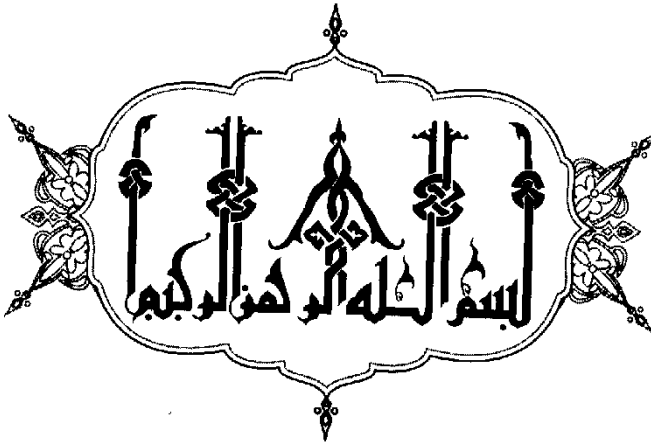
دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور

اسلام آباد • کراچی • لندن • میونسٹن • نیو یارک





فہرست مضامین (جلد چہارم)

www.KitaboSunnat.com

27	علاج کے احکام و مسائل	۲۷ کتاب الطب
30	باب: علاج کرانے کی ترغیب	۱- بَابُ الرَّجْلِ يَتَذَاوَى
31	باب: پرہیز اختیار کرنے کا بیان	۲- بَابُ فِي الْجُمُعَةِ
32	باب: سیٹگی لگوانے کا بیان	۳- بَابُ الْحِجَامَةِ
33	باب: کس جگہ سیٹگی لگوائی جائے	۴- بَابُ فِي مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ
34	باب: کن تاریخوں میں سیٹگی لگوانا مستحب ہے؟	۵- بَابُ مَتَى تُسَنِّحُ الْحِجَامَةُ؟
34	باب: فصہ کھلوانے اور سیٹگی لگوانے کی جگہ کا بیان	۶- بَابُ فِي قَطْعِ الْعِرْقِ وَمَوْضِعِ الْحَجْمِ
35	باب: داغے کا بیان	۷- بَابُ فِي الْكَيِّ
36	باب: ناک میں دوا ڈالنے کا بیان	۸- بَابُ فِي السُّعُوطِ
36	باب: منتروں کا بیان	۹- بَابُ فِي النَّشْرِ
37	باب: تریاق کا بیان	۱۰- بَابُ فِي التَّرْبَاقِ
38	باب: مکروہ ادویات کا استعمال	۱۱- بَابُ فِي الْأَدْوِيَةِ الْمَكْرُوهَةِ
41	باب: عجمی کھجور کا بیان	۱۲- بَابُ فِي ثَمَرَةِ الْعَجْوَةِ
42	باب: حلق کی تکلیف کا علاج انگلی سے گلے اٹھا کر کرنا	۱۳- بَابُ فِي الْعِلَاقِ
42	باب: سرے کا بیان	۱۴- بَابُ فِي الْكُخْلِ
43	باب: نظر لگ جانے کا بیان	۱۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَيْنِ
45	باب: دودھ پلائی عورت سے مباشرت کا مسئلہ	۱۶- بَابُ فِي الْغَيْلِ
46	باب: تعویذ گنڈے لگانا	۱۷- بَابُ فِي تَغْلِيْقِ الثَّمَانِمِ
48	باب: دم چھانڑ کا بیان	۱۸- بَابُ فِي الرُّفَى
51	باب: دم کیسے کیا جائے؟	۱۹- بَابُ كَيْفَ الرُّفَى
59	باب: کسی نحیف کو موٹا کرنے کی تدبیر	۲۰- بَابُ فِي السُّمْنَةِ
61	کتابت اور بدقالی سے متعلق احکام و مسائل	کتاب الکھانة والتطير



فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

- باب: غیب کی باتیں بتانے والے (کاہن) کے پاس جانا 61
باب: علم نجوم کا بیان 62
باب: رمل یعنی لکیریں کھینچ کر کوئی نتیجہ نکالنا اور پرندوں کو اڑا کر فال لینا 63
باب: بدگھوٹی کا بیان 64

- ۲۱- بَابُ: فِي الْكُهَّانِ
۲۲- بَابُ: فِي النُّجُومِ
۲۳- بَابُ: فِي الْخَطِّ وَزَجْرِ الطَّيْرِ
۲۴- بَابُ: فِي الطَّيْرِ

73 غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

۲۸- کتاب العتق

- باب: ایسا مکاتب جو اپنی کتابت کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہو اور باقی سے عاجز آجائے یا وفات پا جائے 77
باب: مکاتب کی فروخت کا مسئلہ جب کہ معاہدہ کتابت فسخ کر دیا گیا ہو 78
باب: کسی کو شروط طور پر آزاد کرنا 82
باب: جس نے (مشترک) غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو 82

- ۱- بَابُ: فِي الْمُكَاتَبِ يُؤَدِّي بَعْضَ كِتَابَتِهِ فَيُعْجِزُ أَوْ يَمُوتُ
۲- بَابُ: فِي بَيْعِ الْمُكَاتَبِ إِذَا فُسِّخَتِ الْمُكَاتَبَةُ
۳- بَابُ: فِي الْعَتَقِ عَلَى شَرْطٍ
۴- بَابُ: فِيمَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ
۵- بَابُ مَنْ ذَكَرَ السَّعَايَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

- باب: ان حضرات کا بیان جو اس حدیث میں غلام سے محنت مشقت کرانے کا ذکر کرتے ہیں 84
باب: ان حضرات کا بیان جو اس حدیث میں غلام سے محنت نہ کرانے کا ذکر کرتے ہیں 86
باب: جو کوئی اپنے کسی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے 89
باب: اُم ولد کو آزاد کرنا 90
باب: مدثر غلام کی فروخت کا مسئلہ 92
باب: جس نے اپنے غلام موت کے وقت آزاد کر دیے ہوں جبکہ ان کی مجموعی قیمت اس کے تہائی مال سے زیادہ ہو 93

- ۶- بَابُ: فِيمَنْ رَوَى أَنَّهُ لَا يُسْتَسْعَى
۷- بَابُ: فِيمَنْ مَلَكَ ذَا رَجِمٍ مَحْرَمٍ
۸- بَابُ: فِي عَتَقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ
۹- بَابُ: فِي بَيْعِ الْمُذْبَرِ
۱۰- بَابُ: فِيمَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ لَمْ يَبْلُغْهُمْ الثَّلَاثُ
۱۱- بَابُ: فِي مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ

- باب: جس نے اپنے مال دار غلام کو آزاد کیا ہو (تو مال کس کا ہوگا؟) 95



فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

95	باب: زنا زاوے کو آزاد کرنا؟	۱۲- بَابٌ: فِي عِتْقِ وَلَدِ الزَّانَا
96	باب: غلام آزاد کرنے کا ثواب	۱۳- بَابٌ: فِي ثَوَابِ الْعِتْقِ
97	باب: کون سی گردن (لوٹڈی) غلام آزاد کرنا زیادہ افضل ہے؟	۱۴- بَابٌ: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ
99	باب: صحت و عافیت کے دنوں میں غلام آزاد کرنے کی فضیلت	۱۵- بَابٌ: فِي فَضْلِ الْعِتْقِ فِي الصَّحَّةِ

۲۹- کتاب الحُرُوفِ والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

101	باب:	۱- بَابٌ:
-----	------------	-----------------

۳۰- کتاب الحمام حمامات (اجتماعی غسل خانوں) سے متعلق مسائل

123	باب: حمام میں جانے کا بیان	۱- بَابُ الدُّخُولِ فِي الْحَمَّامِ
125	باب: عریاں اور برہنہ ہونا حرام ہے	-- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّعْرِیِّ
126	باب: عریاں ہونے کا مسئلہ	۲- بَابٌ: فِي التَّعْرِیِّ

۳۱- کتاب اللباس لباس سے متعلق احکام و مسائل

132	باب: نیا لباس پہننے تو کون سی دعا پڑھے؟	۱- بَابٌ مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا
134	باب: نیا لباس پہننے والے کو دعا دینا	۲- بَابٌ: فِي مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا
135	باب: قمیص پہننے کا بیان	۳- بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ
136	باب: قبا (پہننے) کا بیان	۴- بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْأُكْبِيَةِ
137	باب: شہرت والا لباس پہننا	-- بَابٌ: فِي لُبْسِ الشُّهُرَةِ
138	باب: اون اور بالوں کا لباس پہننا	۵- بَابٌ: فِي لُبْسِ الصُّوفِ وَالشَّعْرِ
139	باب: قیمتی لباس پہننا	-- بَابٌ لُبْسِ الْمُزَنَّعِ
140	باب: موٹا لباس پہننا	-- بَابٌ لِبَاسِ الْغَلِيظِ
141	باب: خز کا لباس پہننا	۶- بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْخَزِّ
143	باب: ریشم پہننے کا مسئلہ	۷- بَابٌ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ
146	باب: ریشم پہننے کی کراہت	۸- بَابٌ مَنْ كَرِهَهُ
	باب: کپڑے پر کوئی نقش ہوں یا ریشم کی کڑھائی	۹- بَابُ الرُّخَصَةِ فِي الْعَلَمِ وَخِطِّ الْحَرِيرِ



- 151 ہوئی ہو تو رخصت ہے
- 152 باب: کسی عذر کی وجہ سے ریشم پہننا
- 152 باب: عورتوں کے لیے ریشم پہننا جائز ہے
- 154 باب: نقش دار کپڑے پہننا
- 154 باب: سفید کپڑوں کی فضیلت
- باب: پرانے (میلے کچلے اور گھٹیا) کپڑے پہننے کی کراہت (اور کپڑے دھولنے کا بیان)
- 156 باب: زرد رنگ کے کپڑے پہننا
- 156 باب: سبز رنگ کے کپڑے پہننا
- 157 باب: سرخ رنگ کا بیان
- 160 باب: سرخ رنگ کی رخصت کا بیان
- 161 باب: سیاہ رنگ کے لباس کا بیان
- 161 باب: کپڑے کی کناری کا مسئلہ
- 162 باب: گپڑی باندھنے کا بیان
- 163 باب: کپڑے میں پورے طور پر لپٹ جانا (جائز نہیں)
- 164 باب: قمیص کے بٹن کھولے رکھنا
- 165 باب: سر اور کچھ چہرہ ڈھلپٹے (ڈھانا باندھنے) کا بیان
- باب: تہ بند شلوار اور پینٹ وغیرہ کا ٹخنے سے نیچے لٹکانا (ناجائز ہے)
- 165
- 172 باب: تکبر اور بڑائی کی برائی کا بیان
- 174 باب: مرد کی چادر شلوار کہاں تک ہونی چاہیے؟
- 175 باب: عورتوں کے لباس کا بیان
- باب: فرمان الہی: ﴿يُذْنِبْنَ عَلَيْهِنَّ مَنْ جَلَّابِيَهُنَّ﴾ کی تفسیر
- 176
- باب: آیت کریمہ: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ
- ۱۰- بَابُ: فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِعُذْرٍ
- ۱۱- بَابُ: فِي الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ
- ۱۲- بَابُ: فِي لُبْسِ الْحَبْرَةِ
- ۱۳- بَابُ: فِي الْبَيَاضِ
- ۱۴- بَابُ: فِي الْخُلُقَانِ وَفِي غَسْلِ الثَّوْبِ
- ۱۵- بَابُ: فِي الْمَضْبُوعِ بِالصُّفْرَةِ
- ۱۶- بَابُ: فِي الْخَضْرَاءِ
- ۱۷- بَابُ: فِي الْحُمْرَةِ
- ۱۸- بَابُ: فِي الرُّخَصَةِ فِي ذَلِكَ
- ۱۹- بَابُ: فِي السَّوَادِ
- ۲۰- بَابُ: فِي الْهَدَبِ
- ۲۱- بَابُ: فِي الْعَمَائِمِ
- ۲۲- بَابُ: فِي لِبْسَةِ الصَّمَاءِ
- ۲۳- بَابُ: فِي حُلِّ الْأَزْوَاجِ
- ۲۴- بَابُ: فِي التَّقَعُّعِ
- ۲۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ الْإِزَارِ
- ۲۶- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ
- ۲۷- بَابُ: فِي قَدْرِ مَوْضِعِ الْإِزَارِ
- ۲۸- بَابُ: فِي لِبْسِ النِّسَاءِ
- ۲۹- بَابُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يَذْنِبْنَ عَلَيْهِنَّ مَنْ جَلَّابِيَهُنَّ﴾ [الأحزاب: ۵۹]
- ۳۰- بَابُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ



فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

- 178 جُيُوبِهِنَّ کی تفسیر عَلٰی جُيُوبِهِنَّ ﴿[النور: ۳۱]
- 178 باب: عورت اپنی زینت سے کیا کچھ کھلا رکھ سکتی ہے؟ ۳۱- بَابُ فِيمَا تُبْدِي الْمَرْأَةُ مِنْ زِينَتِهَا
- باب: غلام کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی مالک کے بالوں ۳۲- بَابُ فِي الْعَبْدِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ مَوْلَاتِهِ
- 180 کو دیکھ سکتا ہے ۳۳- بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿غَيْرِ أُولَى الْأَرْبَةِ﴾
- 181 باب: فرمان الہی ﴿غَيْرِ أُولَى الْأَرْبَةِ﴾ کی تفسیر [النور: ۳۱]
- باب: اللہ کے فرمان: ﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ ۳۴- بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ
- 183 مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ کی تفسیر مِنْ أَبْصَارِهِنَّ ﴿[النور: ۳۱]
- 185 باب: اور ہنی کیسے لے؟ ۳۵- بَابُ كَيْفَ الْاِخْتِمَارُ
- 185 باب: عورتوں کے لیے ہار کا بیان ۳۶- بَابُ فِي ثِيَابِ النِّسَاءِ
- 186 باب: عورت اپنی چادر کا پلوں سے قدر لہا رکھے؟ ۳۷- بَابُ فِي قَدْرِ الذَّيْلِ
- 188 باب: مردہ جانوروں کی کھال کا بیان ۳۸- بَابُ فِي أَهْبِ الْمَيِّتَةِ
- باب: ان حضرات کی دلیل جو کہتے ہیں کہ مردار کے ۳۹- بَابُ مَنْ رَوَى أَنْ لَا يُسْتَنْفَعُ بِأَهَابِ الْمَيِّتَةِ
- 191 چمڑے سے فائدہ حاصل نہ کیا جائے ۴۰- بَابُ فِي جُلُودِ الثُّمُورِ وَالسَّبَاعِ
- 192 باب: چیتوں اور درندوں کے چمڑوں کا بیان ۴۱- بَابُ فِي الْاِئْتِمَالِ
- 195 باب: جوتے پہننے کا بیان ۴۲- بَابُ فِي الْفُرَشِ
- 198 باب: بستروں کا بیان ۴۳- بَابُ فِي اتِّخَاذِ السُّورِ
- 201 باب: پردے لگانے کا بیان ۴۴- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلِيْبِ فِي الثُّوبِ
- 202 باب: کپڑے پر صلیب کا نشان ہوتا (مٹانا واجب ہے) ۴۵- بَابُ فِي الصُّوْرِ
- 202 باب: تصاویر سے متعلق احکام و مسائل
- 209 ۳۲- کتاب التَّحْرِجِ بالوں اور کتنھی چوٹی کے احکام و مسائل
- باب: بہت زیادہ کٹکھی چوٹی (اور زیب و زینت) کی ۱- بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَثِيرٍ مِّنَ الْإِزْفَاءِ
- 209 ممانعت کا بیان ۲- بَابُ فِي اسْتِحْبَابِ الطَّيِّبِ
- 211 باب: خوشبو استعمال کرنا مستحب ہے ۳- بَابُ فِي إِصْلَاحِ الشَّعْرِ
- 211 باب: بالوں کو بنا سنوار کر رکھنے کا بیان

سنن ابو داود

فہرست مضامین (جلد چہارم)

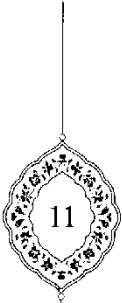
212	باب: عورتوں کے لیے مہندی کا بیان	۴- بَابُ فِي الْخِصَابِ لِلنِّسَاءِ
213	باب: بالوں کو مزید بال لگا کر لمبا کرنا	۵- بَابُ فِي صَلَةِ الشَّعْرِ
217	باب: خوشبو واپس کرنا درست نہیں	۶- بَابُ فِي رَدِّ الطَّيِّبِ
218	باب: عورت باہر جاتے ہوئے خوشبو نہ لگائے	۷- بَابُ فِي طَيِّبِ الْمَرْأَةِ لِلْخُرُوجِ
219	باب: مردوں کے لیے زعفران کا استعمال	۸- بَابُ فِي الْخُلُقِ لِلرِّجَالِ
223	باب: بالوں کا بیان	۹- بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّعْرِ
225	باب: مانگ نکالنے کا بیان	۱۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَرْقِ
226	باب: بالوں کو بہت زیادہ لمبا کر لینا	۱۱- بَابُ فِي تَطْوِيلِ الْجُمَةِ
226	باب: مرد اپنے لمبے بالوں کو گوندھ لے تو جائز ہے	۱۲- بَابُ فِي الرَّجُلِ يُصَفِّرُ شَعْرَهُ
227	باب: سرمٹہ وادینا جائز ہے	۱۳- بَابُ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ
227	باب: بچوں کی زلفوں کا بیان	۱۴- بَابُ فِي الصَّبِيِّ لَهُ ذُؤَابَةٌ
229	باب: زلفیں بڑھالینے کی رخصت	۱۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّحَصَةِ
229	باب: مونچھیں کتروانے کا بیان	۱۶- بَابُ فِي أَخْذِ الشَّارِبِ
232	باب: سفید بال توچنے کا مسئلہ	۱۷- بَابُ فِي تَتْفِ الشَّيْبِ
232	باب: خضاب لگانے کا بیان	۱۸- بَابُ فِي الْخِصَابِ
235	باب: زرد رنگ سے بال رنگنا	۱۹- بَابُ فِي خِصَابِ الصُّفْرِ
236	باب: کالے خضاب کا حکم	۲۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي خِصَابِ السَّوَادِ
237	باب: ہاتھی دانت سے فائدہ اٹھانا	۲۱- بَابُ فِي الْاِثْتِفَاعِ بِالْعَاجِ
239	انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل	۲۲- بَابُ فِي الْاِثْتِفَاعِ بِالْعَاجِ
239	باب: انگوٹھی بھونا جائز ہے	۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي اِتِّخَاذِ الْخَاتَمِ
242	باب: انگوٹھی نہ پہننے کا بیان	۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْخَاتَمِ
242	باب: سونے کی انگوٹھی کا بیان	۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ
243	باب: لوہے کی انگوٹھی کا بیان	۴- بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ
246	باب: انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی جائے یا بائیں میں؟	۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّحْتَمِ فِي الْيَمِينِ أَوْ الْيَسَارِ
247	باب: گھونگرو والے پازیب پہننا	۶- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلَا جِلِّ



فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

248	باب: دانتوں کو سونے سے بندھوانا جائز ہے	۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي رِبْطِ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ
250	باب: عورتوں کو سونا پہننا کیسا ہے؟	۸- بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ
253	فتنوں اور جنگوں کا بیان	۳۴- كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَا حِم
255	باب: فتنوں کا بیان اور ان کے دلائل	۱- بَابُ ذِكْرِ الْفِتَنِ وَدَلَالِهَا
268	باب: فتنے میں سرگرم ہونا حرام ہے	۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ فِي الْفِتْنَةِ
274	باب: (فتنوں میں) زبان کو ضبط میں رکھنے کا بیان	۳- بَابُ فِي كَفِّ اللِّسَانِ
275	باب: فتنوں کے ایام میں جنگل میں نکل جانے کی رخصت	۴- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّبَدُّي فِي الْفِتْنَةِ
276	باب: فتنے میں قتال ممنوع ہے	۵- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ
277	باب: کسی مومن کو قتل کر دینا بہت بڑا گناہ ہے	۶- بَابُ فِي تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ
282	باب: (فتنے میں) قتل ہو جانے پر مغفرت کی امید ہے	۷- بَابُ مَا يُرْجَى فِي الْقَتْلِ
283	مہدی کا بیان	۳۵- كِتَابُ الْمَهْدِيِّ
291	اہم معرکوں کا بیان جو امت میں ہونے والے ہیں	۳۶- كِتَابُ الْمَلَا حِم
291	باب: صدی کے متعلق فرمان	۱- بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي قَرَنِ الْمَائَةِ
292	باب: رومیوں کے ساتھ برپا ہونے والے معرکوں کا بیان	۲- بَابُ مَا يُذَكَّرُ مِنْ مَلَا حِمِ الرُّومِ
293	باب: ان معرکوں کی اہم علامات	۳- بَابُ فِي أَمَارَاتِ الْمَلَا حِمِ
294	باب: جنگوں کے مسلسل وقوع پذیر ہونے کا بیان	۴- بَابُ فِي تَوَاتُرِ الْمَلَا حِمِ
294	باب: اسلام کے خلاف امتوں کے هجوم کا بیان	۵- بَابُ فِي تَدَاوِي الْأُمَمِ عَلَى الْإِسْلَامِ
295	باب: ان معرکوں میں مسلمانوں کا مرکز	۶- بَابُ فِي الْمَغْفِلِ مِنَ الْمَلَا حِمِ
296	باب: فتنے ختم کرنے کی ایک تدبیر	۷- بَابُ ارْتِفَاعِ الْفِتْنَةِ فِي الْمَلَا حِمِ
297	باب: ترکوں اور حبشہ کے کافروں سے بلاوجہ چھیڑ چھاڑ منع ہے	۸- بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ تَهْيِيجِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ
297	باب: ترک کافروں کے ساتھ جنگ کا بیان	۹- بَابُ فِي قِتَالِ التُّرْكِ
299	باب: بھرے کا بیان	۱۰- بَابُ فِي ذِكْرِ الْبُصْرَةِ
301	باب: (کفار) حبشہ کا بیان	۱۱- بَابُ ذِكْرِ الْحَبَشَةِ
301	باب: علامات قیامت	۱۲- بَابُ أَمَارَاتِ السَّاعَةِ



سنن ابو داود

فہرست مضامین (جلد چہارم)

304	باب: دریائے فرات سے خزانہ ظاہر ہونے کا بیان	۱۳- بَابُ حَسْرِ الْفَرَاتِ عَنْ كَثْرٍ
304	باب: دجال کا ظہور	۱۴- بَابُ خُرُوجِ الدَّجَالِ
311	باب: جاسد کا بیان	۱۵- بَابُ: فِي خَبَرِ الْجَسَّاسَةِ
314	باب: ابن صائد کا بیان	۱۶- بَابُ خَبَرِ ابْنِ الصَّائِدِ
318	باب: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان	۱۷- بَابُ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ
327	باب: قیامت کے آنے کا بیان	۱۸- بَابُ قِيَامِ السَّاعَةِ

۳۷ کتاب الحدود حدود اور تعزیرات کا بیان

331	باب: مرتد یعنی دین اسلام سے پھر جانے والے کا حکم	۱- بَابُ الْحُكْمِ فِيْمَنْ ارْتَدَّ
338	باب: نبی ﷺ کو گالی دینے والے کا حکم	۲- بَابُ الْحُكْمِ فِيْمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ
340	باب: ڈاکو، ربرنی اور لوٹ مار کا بیان	۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحَارَبَةِ
345	باب: اللہ کی حدود میں سفارش کرنا	۴- بَابُ: فِي الْحَدِّ يُشْفَعُ فِيهِ
348	باب: حدود کا مقدمہ اگر قاضی یا حاکم تک نہ پہنچا ہو تو معاف کیا جاسکتا ہے	۶- بَابُ يُعْفَى عَنِ الْحُدُودِ مَا لَمْ تَبْلُغِ السُّلْطَانُ
349	باب: قابل حد مجرم کی پردہ پوشی کرنا	۷- بَابُ السُّرِّ عَلَى أَهْلِ الْحُدُودِ
349	باب: قابل حد جرم کا مرتکب اگر خود حاضر ہو کر اقرار کر لے تو؟	۸- بَابُ: فِي صَاحِبِ الْحَدِّ يَجِيءُ فَيَقْرَأُ
351	باب: قاضی اقرار کرنے والے کو اس کے اقرار سے مخرف کر لے	۹- بَابُ: فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ
352	باب: اگر کوئی صراحت کیے بغیر قابل حد جرم کا اقرار کر لے تو؟	۱۰- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَعْتَرِفُ بِحَدٍّ وَلَا يُسَمِّيهِ
353	باب: ملزم کو تحقیق کی غرض سے مارنا	۱۱- بَابُ: فِي الْأَمْتِحَانِ بِالضَّرْبِ
354	باب: کس قدر چوری میں ہاتھ کاٹا جائے؟	۱۲- بَابُ مَا يُقَطَّعُ فِيهِ السَّارِقُ
356	باب: ایسی چوری جس میں ہاتھ نہیں کٹتا	۱۳- بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِيهِ
358	باب: اچک لینے اور خیانت میں ہاتھ کاٹنا	۱۴- بَابُ الْقَطْعِ فِي الْخُلْسَةِ وَالْخِيَانَةِ
359	باب: جو کوئی محفوظ مقام سے چوری کرے	۱۵- بَابُ فِيْمَنْ سَرَقَ مِنْ جِرْزٍ



فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

- باب: مانگے کی چیز لے کر انکاری ہو جانے میں ہاتھ کاٹنا 360
- باب: اگر کوئی مجنون اور پاگل شخص چوری کرے یا قابل حد جرم کا ارتکاب کرے 362
- باب: نابالغ اگر قابل حد جرم کرے تو اس پر حد نہیں لگتی (نیز علامات بلوغت کا بیان) 366
- باب: جو کوئی سفر جہاد میں چوری کر لے تو کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے؟ 367
- باب: کفن چور کا ہاتھ کاٹنا 368
- باب: جو چور بار بار چوریاں کرے 369
- باب: چور کا کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کا بیان 370
- باب: کوئی غلام اگر چوری کرے تو اسے بیچ دیئے کا بیان؟ 371
- باب: زانی کو سنگسار کرنے کا بیان 371
- باب: ماعز بن مالک کے رجم کا بیان 375
- باب: قبیلہ جہینہ کی عورت کا ذکر جس کو نبی ﷺ نے سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا 389
- باب: دو یہودیوں کے سنگسار کیے جانے کا قصہ 394
- باب: جو کوئی اپنی کسی محرم عورت سے زنا کرے؟ 402
- باب: جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے 403
- باب: لواطت کرنے والے کی سزا 405
- باب: جو کوئی چوپائے سے بد فعلی کا مرتکب ہو؟ 406
- باب: جب مرد زنا کا اقرار کرے مگر عورت انکار کرے.....؟ 407
- باب: جو شخص کسی عورت سے جماع کے علاوہ سب کچھ کرے پھر پکڑے جانے سے پہلے توبہ کر لے 408
- باب: غیر شادی شدہ لونڈی زنا کرے تو.....؟ 409

- ۱۶- بَابُ فِي الْقَطْعِ فِي الْغَارِيَةِ إِذَا جُحِدَتْ
- ۱۷- بَابُ فِي الْمَجْنُونِ يَسْرِقُ أَوْ يُصِيبُ حَدًّا
- ۱۸- بَابُ فِي الْغُلَامِ يُصِيبُ الْحَدَّ
- ۱۹- بَابُ السَّارِقِ يَسْرِقُ فِي الْعَزْوِ أَيْقُطَعُ؟
- ۲۰- بَابُ فِي قَطْعِ النَّبَاشِ
- ۲۱- بَابُ السَّارِقِ يَسْرِقُ مِرَارًا
- ۲۲- بَابُ فِي السَّارِقِ تُعْلَقُ يَدُهُ فِي عُنُقِهِ
- بَابُ بَيْعِ الْمَمْلُوكِ إِذَا سَرَقَ
- ۲۳- بَابُ فِي الرَّجْمِ
- بَابُ رَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ
- ۲۴- بَابُ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ
- ۲۵- بَابُ فِي رَجْمِ الْيَهُودِيَّتَيْنِ
- ۲۶- بَابُ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِحَرِيمِهِ
- ۲۷- بَابُ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ
- ۲۸- بَابُ فِيمَنْ عَمِلَ عَمَلًا قَوْمِ لُوطٍ
- ۲۹- بَابُ فِيمَنْ أَتَى بِهَيْمَةَ
- ۳۰- بَابُ إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ بِالزَّنا وَلَمْ يَقَرَّ الْمَرْأَةُ
- ۳۱- بَابُ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ مَا دُونَ الْجَمَاعِ فَيَتَوَبُّ قِيلَ أَنْ يَأْخُذَهُ الْإِمَامُ
- ۳۲- بَابُ فِي الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصِنْ

سنن ابو داود

فہرست مضامین (جلد چہارم)

411	باب: مریض آدمی کو حد لگانا	۳۳- بَابُ: فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْمَرِيضِ
413	باب: تہمت کی حد کا بیان	۳۴- بَابُ: فِي حَدِّ الْقَاضِي
414	باب: شراب نوشی کی حد کا بیان	۳۵- بَابُ: فِي الْحَدِّ فِي الْخَمْرِ
418	باب: جو شخص بار بار شراب پیے	۳۶- بَابُ: إِذَا تَتَابَعَ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ
424	باب: مسجد میں حد لگانا	۳۷- بَابُ: فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ فِي الْمَسْجِدِ
424	باب: حد میں چہرے پر مارنا	۳۸- بَابُ: فِي ضَرْبِ الْوَجْهِ فِي الْحَدِّ
425	باب: تعزیر کا بیان	--- بَابُ: فِي التَّعْزِيرِ
427	دیتوں کا بیان	۳۸- كِتَابُ الدِّيَّاتِ
430	باب: جان کے بدلے جان لینے کا بیان	۱- بَابُ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ
باب: کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی وغیرہ کے جرم میں نہیں پکڑا جاسکتا	۲- بَابُ: لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيرَةٍ أَبِيهِ أَوْ أَخِيهِ	
431	باب: حاکم یا قاضی خون معاف کرنے کا کہے تو کیسا ہے؟	۳- بَابُ: الْإِمَامُ يَأْمُرُ بِالْعَفْوِ فِي الدِّمِّ
432	باب: قتل عمد میں مقتول کا وارث اگر دیت لینے پر راضی ہو (تو درست ہے)	۴- بَابُ وَلِيِّ الْعَمْدِ يَأْخُذُ الدِّيَّةَ
438	باب: اگر کوئی دیت لینے کے بعد بھی قتل کرے تو؟	۵- بَابُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَّةِ
440	باب: اگر کوئی شخص کسی کو زہر پلایا کھلا دے اور وہ مر جائے تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟	۶- بَابُ: فِيمَنْ سَقَى رَجُلًا سُمًّا أَوْ أَطْعَمَهُ فَمَاتَ، أَيْقَادُ مِنْهُ
441	باب: اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے یا اس کا کان ناک وغیرہ کاٹ ڈالے تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟	۷- بَابُ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ مَثَلَ بِهِ، أَيْقَادُ مِنْهُ؟
446	باب: قسامت کا بیان	۸- بَابُ الْقَسَامَةِ
448	باب: قسامت کی وجہ سے قصاص نہ لینے کا بیان	۹- بَابُ: فِي تَرْكِ الْقَوْدِ بِالْقَسَامَةِ
452	باب: قاتل سے قصاص لینے کا بیان	۱۰- بَابُ: يُقَادُ مِنَ الْقَاتِلِ
454	باب: کیا مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیا جائے گا؟	۱۱- بَابُ: أَيْقَادُ الْمُسْلِمِ مِنَ الْكَافِرِ؟
456	باب: اگر کوئی شخص کسی غیر کو اپنی بیوی کے پاس پائے	۱۲- بَابُ: فِيمَنْ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، أَيْقَاتُلُهُ؟

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

458 تو کیا اسے قتل کر دے؟

باب: نادانستہ طور پر اگر کسی عامل سے کوئی شخص زخمی

459 ہو جائے تو!

باب: لوہے کے ہتھیار کے علاوہ دوسری طرح سے

460 قصاص لینا

باب: مار پیٹ سے قصاص اور حاکم کا اپنے سے

461 قصاص دلوانا

462 باب: عورت بھی قصاص معاف کر سکتی ہے

463 باب: جو کسی بلوے میں قتل ہو جائے

464 باب: دیت کی مقدار کا بیان

466 باب: قتل خطا جو عمد کے مشابہ ہو کی دیت

470 باب: اونٹوں کی عمروں کی تفصیل

472 باب: اعضاء کی دیت کا بیان

478 باب: پیٹ کے بچے کی دیت

484 باب: مکاتیب کی دیت کا بیان

485 باب: ذمی کی دیت کا بیان

باب: اپنا دفاع کرتے ہوئے اگر حملہ آور کا کوئی نقصان

486 ہو جائے یا اسے ضرب لگ جائے تو.....؟

باب: جو کوئی بلا علم طبیب بن کر لوگوں کا علاج کرے

487 اور ضرر پہنچائے تو.....؟

488 باب: قتل خطا جو عمد کے مشابہ ہو کی دیت

باب: فقیر لوگوں کا غلام کسی قابل دیت جرم کا ارتکاب

489 کر بیٹھے تو.....؟

489 باب: جو شخص کسی اندھا دھند بلوے میں قتل ہو جائے

490 باب: کسی کو اگر جانور لات مار دے تو.....؟

۱۳- بَابُ الْعَامِلِ يُضَابُ عَلَى يَدَيْهِ خَطَاً

۱۴- بَابُ الْقَوْدِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ

--- بَابُ الْقَوْدِ مِنَ الصَّرَبَةِ وَقَصُّ الْأَمِيرِ مِنْ نَفْسِهِ

۱۵- بَابُ عَمْرِو النَّسَاءِ عَنِ الدَّمِ

--- بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ

۱۶- بَابُ الدِّيَةِ كَمْ هِيَ

۱۷- بَابُ: [فِي دِيَةِ الْخَطَا شِبْهِ الْعَمْدِ]

--- بَابُ أَشْتَانِ الْإِبِلِ

۱۸- بَابُ دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ

۱۹- بَابُ دِيَةِ الْحَجِينِ

۲۰- بَابُ: فِي دِيَةِ الْمُكَاتِبِ

۲۱- بَابُ: فِي دِيَةِ الدَّمِيِّ

۲۲- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيُدْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ

۲۳- بَابُ: فَيَمْنُ تَطَلَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَأَعْنَتْ

۲۴- بَابُ: فِي دِيَةِ الْخَطَا شِبْهِ الْعَمْدِ

۲۵- بَابُ جَنَایَةِ الْعَبْدِ يَكُونُ لِلْفُقَرَاءِ

۲۶- بَابُ: فَيَمْنُ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا بَيْنَ قَوْمٍ

۲۷- بَابُ: فِي الدَّائِيَةِ تَنْفَعُ بِرَجُلِهَا

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

باب: جانورلات مارے یا معدنی کان میں کوئی حادثہ ہو جائے	۲۸- بَابُ: الْعَجَمَاءُ وَالْمَعْدُونُ وَالْبُيُوتُ جُبَارٌ
باب: آگ جو پھیل جائے	۲۹- بَابُ: فِي النَّارِ تَعْدَى
باب: دانتوں کے قصاص کا بیان	۳۰- بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ السِّنِّ
۳۹ کتاب السنۃ	۳۹ کتاب السنۃ
باب: سنت کی تشریح و توضیح کا بیان	۱- بَابُ شَرْحِ السُّنَّةِ
باب: آپس میں جھگڑنا یا قرآن کریم کے مشابہات کے پیچھے پڑنا منع ہے	۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ وَاتِّبَاعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْآنِ
باب: اہل بدعت سے دور رہنے اور ان سے بغض رکھنے کا بیان	--- بَابُ مُحَابَاةِ أَهْلِ الْأَهْوَاءِ وَبُغْضِهِمْ
باب: بدعتوں سے سلام چھوڑ دینے کا بیان	۳- بَابُ تَرْكِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ
باب: قرآن میں جھگڑا کرنا منع ہے	۴- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ فِي الْقُرْآنِ
باب: سنت کا اتباع واجب ہے	۵- بَابُ: فِي لُزُومِ السُّنَّةِ
باب: اتباع سنت کی دعوت دینے کی اہمیت کا بیان	۶- بَابُ مَنْ دَعَا إِلَى السُّنَّةِ
باب: (صحابہ کرام میں) تفضیل کا بیان	۷- بَابُ: فِي التَّفْضِيلِ
باب: خلفاء کا بیان	۸- بَابُ: فِي الْخُلَفَاءِ
باب: اصحاب نبی ﷺ کی فضیلت	۹- بَابُ: فِي فَضْلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ
باب: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو سب و شتم کرنا حرام ہے	۱۰- بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
باب: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان	۱۱- بَابُ: فِي اسْتِخْلَافِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
باب: فتنے کے دنوں میں ان باتوں کو عام موضوع بحث نہیں بنانا چاہیے	۱۲- بَابُ مَا يَذُلُّ عَلَى تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ
باب: انبیاء کرام ﷺ میں فضیلت دینے کا مسئلہ	۱۳- بَابُ: فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
باب: مرجح کی تردید	۱۴- بَابُ: فِي رَدِّ الْإِزْجَاءِ
باب: ایمان کم و بیش ہونے کے دلائل	۱۵- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنَقْصَانِهِ
باب: تقدیر کا بیان	۱۶- بَابُ: فِي الْقَدْرِ

سنن ابو داود

فہرست مضامین (جلد چہارم)

578	باب: مشرکوں کی اولاد کا بیان	۱۷- باب: فِي ذَرَارِي الْمُشْرِكِينَ
584	باب: جہمیہ کا بیان	۱۸- باب: فِي الْجَهْمِيَّةِ
589	باب: دیدار الہی کا بیان	۱۹- باب: فِي الرُّؤْيَةِ
591	باب: جہمیہ کی تردید	--- باب: فِي الرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ
593	باب: قرآن مجید کا بیان	۲۰- باب: فِي الْقُرْآنِ
598	باب: فنا کے بعد جی اٹھنے اور صور پھونکنے جانے کا بیان	--- باب: ذِكْرُ الْبُعْثِ وَالصُّورِ
596	باب: شفاعت کا بیان	۲۱، ۲۰- باب: فِي الشَّفَاعَةِ
599	باب: جنت اور دوزخ کے پیدا کیے جانے کا بیان	۲۲، ۲۱- باب: فِي خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
600	باب: حوض کا بیان	۲۳، ۲۲- باب: فِي الْحَوْضِ
603	باب: قبر میں سوال جواب اور عذاب کا بیان	۲۴، ۲۳- باب: الْمَسْأَلَةُ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابُ الْقَبْرِ
608	باب: ترازو کا بیان	۲۵، ۲۴- باب: فِي ذِكْرِ الْمِيزَانِ
609	باب: دجال کا بیان	۲۶، ۲۵- باب: فِي الدَّجَالِ
610	باب: خوارج کا بیان	۲۷، ۲۶- باب: فِي الْخَوَارِجِ
613	باب: خوارج سے قتال کا بیان	۲۸، ۲۷- باب: فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ
621	باب: چور اچکوں سے قتال کا بیان	۲۹، ۲۸- باب: فِي قِتَالِ اللُّصُوصِ
627	آداب و اخلاق کا بیان	۴۰- کتاب الادب
629	باب: نبی ﷺ کے حلم اور اخلاق کا بیان	۱- باب: فِي الْحِلْمِ وَأَخْلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ
631	باب: باعزت ہو کر رہنے کا بیان	۲- باب: فِي الْوَقَارِ
632	باب: غصہ پی جانے کا بیان	۳- باب: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا
633	باب: غصہ آئے تو کیا کیا کہا جائے؟	-- باب: مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ
636	باب: غنودہ درگزر کا بیان	۴- باب: فِي التَّجَاوُزِ فِي الْأَمْرِ
637	باب: باہمی امور میں حسن اخلاق کا بیان	۵- باب: فِي حُسْنِ الْعِشْرَةِ
641	باب: صفت حیا کا بیان	۶- باب: فِي الْحَيَاءِ
643	باب: حسن اخلاق کا بیان	۷- باب: فِي حُسْنِ الْخُلُقِ
	باب: ڈینگیں مارنے اور برتری کے اظہار کی ممانعت	۸- باب: فِي كَرَاهِيَةِ الرُّفْعَةِ فِي الْأُمُورِ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

- 645 کا بیان
- 646 باب: ایک دوسرے کی مدح سرائی کی کراہت کا بیان
- 648 باب: نرم خوئی کا بیان
- 649 باب: احسان اور کار خیر پر شکریہ ادا کرنے کا بیان
- 652 باب: راستوں پر بیٹھنا (ناپسندیدہ ہے)
- 654 باب: مجلس کو وسیع بنالینے کا بیان
- 655 باب: دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنے کا بیان
- 655 باب: مختلف حلقے بنا کر بیٹھنے کا بیان
- 657 باب: حلقے کے بیچ میں بیٹھنے کا بیان
- 657 باب: اگر کوئی کسی دوسرے کیلئے اپنی جگہ چھوڑ دے تو؟
- 658 باب: کیسے لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے؟
- 661 باب: جھگڑے فساد کی کراہت کا بیان
- 662 باب: رسول اللہ ﷺ کا اسلوب گفتگو
- 664 باب: خطبہ دینے کا بیان
- 664 باب: ہر آدمی کے مقام و مرتبے کا خیال رکھنے کا بیان
- 665 باب: بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان
- 666 باب: آدمی کے بیٹھنے کی بابت احکام و مسائل
- 668 باب: بیٹھنے کا ایک ناپسندیدہ اور مکروہ انداز
- باب: عشاء کے بعد مقصد باتوں میں مشغول رہنے
- 668 کا بیان
- 669 باب: آلتی پالتی مار کر بیٹھنے کا بیان
- 669 باب: سرگوشیاں کرنے کا بیان
- باب: جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا ہو اور پھر واپس آجائے
- 670 باب: مجلس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جانے کی

- ۹- بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ التَّمَادُحِ
- ۱۰- بَابُ: فِي الرَّفْقِ
- ۱۱- بَابُ: فِي شُكْرِ الْمَعْرُوفِ
- ۱۲- بَابُ: فِي الْجُلُوسِ بِالطَّرَاقِ
- بَابُ: فِي سَعَةِ الْمَجْلِسِ
- ۱۳- بَابُ: فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظَّلِّ
- ۱۴- بَابُ: فِي التَّحَلُّقِ
- بَابُ الْجُلُوسِ وَسَطَ الْحَلَقَةِ
- ۱۵- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُومُ لِلرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ
- ۱۶- بَابُ مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالِسَ
- ۱۷- بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ الْمِرَاءِ
- ۱۸- بَابُ الْهَدْيِ فِي الْكَلَامِ
- ۱۹- بَابُ: فِي الْخُطْبَةِ
- ۲۰- بَابُ: فِي تَنْزِيلِ النَّاسِ مَنَازِلَهُمْ
- ۲۱- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بَغَيْرِ إِذْنِهِمَا
- ۲۲- بَابُ: فِي جُلُوسِ الرَّجُلِ
- بَابُ: فِي الْجِلْسَةِ الْمَكْرُوهَةِ
- ۲۳- بَابُ: فِي السَّمْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
- ۲۶- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ مُتَرَبِّعًا
- ۲۴- بَابُ: فِي التَّنَاجِي
- ۲۵- بَابُ: إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ
- بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

- 671 کراہت کا بیان
- 672 باب: کفارہ مجلس کی دعا
- 674 باب: شکایتیں کرنا بہت برا عمل ہے
- باب: لوگوں سے ہوشیار رہنے کا بیان (ہر کوئی قاتل بھروسہ نہیں ہوتا)
- 675
- 676 باب: پیدل آدمی کی چال کا بیان
- 677 باب: لیٹے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھ لینے کا بیان
- 678 باب: بات اڑا دینا (بہت برا ہے)
- 680 باب: چغل خور کا بیان
- 680 باب: دورے آدمی کا بیان
- 681 باب: غیبت کے احکام و مسائل
- باب: کسی مسلمان کی (عدم موجودگی میں اس کی) عزت کا دفاع کرنا
- 685
- 687 باب: ایسے لوگ جن کی برائی کرنا غیبت شمار نہیں ہوتا
- 688 باب: جو کوئی اپنی غیبت کرنے والوں کو معاف کر دے
- 689 باب: ٹوہ لگانا منع ہے
- 690 باب: مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کا بیان
- 692 باب: بھائی چارے کا بیان
- 692 باب: گالی گلوچ کرنے والے
- 693 باب: تواضع اور انکسار کا بیان
- 693 باب: بدلہ لینے کا بیان
- 696 باب: فوت شدگان کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان
- 697 باب: حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت کا بیان
- 699 باب: حد کے احکام و مسائل
- 701 باب: لعنت کرنے کا بیان

- يَذْكُرُ الله
- ۲۷- بَابُ: فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ
- ۲۸- بَابُ: فِي رَفْعِ الْحَدِيثِ مِنَ الْمَجْلِسِ
- ۲۹- بَابُ: فِي الْحَذَرِ مِنَ النَّاسِ
- ۳۰- بَابُ: فِي هَذِي الرَّجُلِ
- ۳۱- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى
- ۳۲- بَابُ: فِي قَوْلِ الْحَدِيثِ
- ۳۳- بَابُ: فِي الْفَتَاتِ
- ۳۴- بَابُ: فِي ذِي الْوُجْهَيْنِ
- ۳۵- بَابُ: فِي الْغِيْبَةِ
- ۳۶- بَابُ الرَّجُلِ يَذُبُّ عَنْ عِزِّهِ أَخِيهِ
- بَابُ مَنْ نَيْسَتْ لَهُ غِيْبَةً
- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحِلُّ الرَّجُلُ قَدْ اغْتَابَهُ
- ۳۷- بَابُ: فِي التَّجَسُّسِ
- ۳۸- بَابُ: فِي السُّرِّ عَلَى الْمُسْلِمِ
- بَابُ الْمُوَاخَاةِ
- ۳۹- بَابُ الْمُسْتَبَانِ
- ۴۰- بَابُ: فِي التَّوَاضُّعِ
- ۴۱- بَابُ: فِي الْإِنْتِصَارِ
- ۴۲- بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْمَوْتَى
- ۴۳- بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَغْيِ
- ۴۴- بَابُ: فِي الْحَسَدِ
- ۴۵- بَابُ: فِي اللَّعْنِ

سنن ابو داود

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- باب: جو کوئی اپنے ظالم کو بددعا کرے 703
- باب: مسلمان بھائی سے میل جول چھوڑ دینے کا بیان 703
- باب: ظن اور گمان کا بیان 706
- باب: (مسلمان بھائی کی) خیر خواہی اور حفاظت کا بیان 707
- باب: آپس کے روابط بہتر بنانے کی فضیلت کا بیان 707
- باب: گانے کا بیان 709
- باب: گانے اور آلات موسیقی کی کراہت کا بیان 710
- باب: ہجڑوں سے متعلق احکام و مسائل 712
- باب: عکریوں سے کھیلنے کا بیان 714
- باب: جھوٹے کا بیان 716
- باب: نزد (چوسر) کھیلنا ناجائز ہے 718
- باب: کھوڑ بازی کا بیان 719
- باب: رحمت و شفقت کرنے کا بیان 720
- باب: خیر خواہی کا بیان 721
- باب: مسلمان کی مدد کرنے کا بیان 722
- باب: غلط نام بدل دینے کا بیان 724
- باب: غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان 726
- باب: برے القاب سے پکارنے کا بیان 732
- باب: ”ابو عیسیٰ“ کنیت رکھنا کیسا ہے؟ 732
- باب: کسی دوسرے کے بیٹے کو ”میرے بیٹے“ کہہ کر پکارنا 733
- باب: ”ابوالقاسم“ کنیت رکھنا کیسا ہے؟ 734
- باب: ان حضرات کی دلیل جو (نبی ﷺ کے) نام اور کنیت کو جمع کرنا ناجائز نہیں جانتے 734
- باب: (نبی ﷺ کا) نام اور کنیت جمع کر لینے کی رخصت

- ۴۶- بَابُ: فِيمَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ
- ۴۷- بَابُ: فِي هَجْرَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ
- ۴۸- بَابُ: فِي الظَّنِّ
- ۴۹- بَابُ: فِي النَّصِيحَةِ وَالْحِفَاظَةِ
- ۵۰- بَابُ: فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ التَّبَنِينِ
- ۵۱- بَابُ: فِي الْغِنَاءِ
- ۵۲- بَابُ: تَكْرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ وَالزَّمْرِ
- ۵۳- بَابُ: الْحُكْمِ فِي الْمُحْشَيْنِ
- ۵۴- بَابُ: اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ
- ۵۵- بَابُ: فِي الْأَرْجُوْحَةِ
- ۵۶- بَابُ: فِي التَّهْمِ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ
- ۵۷- بَابُ: فِي اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ
- ۵۸- بَابُ: فِي الرَّحْمَةِ
- ۵۹- بَابُ: فِي النَّصِيحَةِ
- ۶۰- بَابُ: فِي الْمَعُونَةِ لِلْمُسْلِمِ
- ۶۱- بَابُ: فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ
- ۶۲- بَابُ: فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمِ الْقَبِيحِ
- ۶۳- بَابُ: فِي الْأَلْقَابِ
- ۶۴- بَابُ: فِيمَنْ يَتَكَنَّى بِأَبِي عَيْسَى
- ۶۵- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِابْنِ غَيْرِهِ يَا بَنِيَّ
- ۶۶- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى بِأَبِي الْقَاسِمِ
- ۶۷- بَابُ: فِيمَنْ رَأَى أَنْ لَا يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا
- ۶۸- بَابُ: فِي الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا

735	کابیان	
736	باب: اولاد نہ ہونے کے باوجود کنیت رکھنا	۶۹- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يُكْنَى وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ
737	باب: عورت کنیت اختیار کرے تو جائز ہے	۷۰- بَابُ: فِي الْمَرْأَةِ تُكْنَى
738	باب: اشارے کنائے سے (ذومعنی) بات کرنا	۷۱- بَابُ: فِي الْمَعَارِضِ
738	باب: ”لوگوں کا خیال ہے سمجھا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے“ وغیرہ انداز سے بات کرنا	۷۲- بَابُ: فِي [قَوْلِ الرَّجُلِ]: زَعَمُوا
739	باب: خطبے میں ”امابعد“ کا استعمال	۷۳- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ أَمَّا بَعْدُ:
739	باب: انگور کے لیے لفظ ”کرم“ استعمال کرنا اور اپنی زبان و گفتگو میں مختار رہنے کا بیان	۷۴- بَابُ: فِي الْكُرْمِ وَحِفْظِ الْمُنْطِقِ
740	باب: لونڈی غلام اپنے آقا کو ”میرا رب“ نہ کہے	۷۵- بَابُ: لَا يَقُولُ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبِّي
740	باب: کوئی شخص یوں نہ کہے: ”میرا نفس خبیث“	۷۶- بَابُ: لَا يَقَالُ حَبِثَتْ نَفْسِي
742	ہو گیا ہے۔“	
742	باب:	--- بَابُ:
743	باب:	۷۷- بَابُ:
745	باب: نماز عتمہ (اندھیرے کی نماز) کا بیان	۷۸- بَابُ: فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ
746	باب: بعض اوقات استعارہ و کنایہ کا استعمال جائز ہے	۷۹- بَابُ: فِيمَا رُوِيَ مِنَ الرُّخَصَةِ فِي ذَلِكَ
747	باب: جھوٹ بولنے کی مذمت	۸۰- بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ
749	باب: اچھا گمان رکھنے کا بیان	۸۱- بَابُ: فِي حُسْنِ الظَّنِّ
751	باب: وعدہ وفا کرنے کی تاکید	۸۲- بَابُ: فِي الْعِدَّةِ
752	باب: دھوکا دینے کے لیے ایسے ظاہر کرنا کہ یہ چیز میری ہے حالانکہ اس کی نہ ہو	۸۳- بَابُ: فِيمَنْ يَنْشَبِعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ
753	باب: مزاح اور خوش طبعی کا بیان	۸۴- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَزَاحِ
755	باب: ہنسی ہنسی میں کسی کی چیز لے لینا	۸۵- بَابُ مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ مِنْ مَزَاحٍ
756	باب: منہ بنا کر تکلف سے باتیں کرنا	۸۶- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدُقِ فِي الْكَلَامِ
758	باب: شعر و شاعری کا بیان	۸۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّعْرِ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

763	باب: خوابوں کا بیان	۸۸- بَابُ: فِي الرُّؤْيَا
768	باب: بھائی کا بیان	۸۹- بَابُ: فِي التَّأْوِبِ
769	باب: چھینک کا بیان	۹۰- بَابُ: فِي الْعُطَاسِ
770	باب: چھینک کا جواب کس طرح دیا جائے؟	۹۱- بَابُ: كَيْفَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ
772	باب: کتنی بار چھینک کا جواب دے؟	۹۲- بَابُ: كَمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ
773	باب: کوئی غیر مسلم چھینک مارے تو کس طرح جواب دے؟	۹۳- بَابُ: كَيْفَ يُشَمَّتُ الذَّمِّيُّ
774	باب: جو شخص چھینک آنے پر الْحَمْدُ لِلَّهِ کہے	۹۴- بَابُ: فِيمَنْ يَعْطِسُ وَلَا يَحْمَدُ اللَّهَ
775	سوئے سے متعلق احکام و مسائل	أَبْوَابُ التَّوْمِ
775	باب: اوندھے منہ پیٹ کے بل سونا (مکروہ ہے)	--- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَنْبُطُ عَلَى بَطْنِهِ
776	باب: ایسی چھت پر سونا جس پر کوئی منڈیر نہ ہو	۹۵- بَابُ: فِي التَّوْمِ عَلَى السَّطْحِ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ
776	باب: با وضو ہو کر سونے (کی فضیلت) کا بیان	۹۶، ۹۷- بَابُ: فِي التَّوْمِ عَلَى طَهَارَةٍ
778	باب: (سوتے ہوئے) اپنا رخ کدھر کرے	--- بَابُ: كَيْفَ يَتَوَجَّهُ؟
778	باب: سوتے ہوئے کون سی دعا پڑھے؟	۹۷، ۹۸- بَابُ: مَا يَقُولُ عِنْدَ التَّوْمِ
787	باب: رات کو جب آنکھ کھلے تو کون سی دعا کرے؟	۹۸، ۹۹- بَابُ: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ
789	باب: سوتے وقت تسبیحات کا ورد	۹۹، ۱۰۰- بَابُ: فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّوْمِ
793	باب: صبح کے وقت کی دعائیں	۱۰۰، ۱۰۱- بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ
812	باب: نیا چاند دیکھنے کی دعا	۱۰۱، ۱۰۲- بَابُ: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ
813	باب: گھر سے نکلنے کی دعا	۱۰۲، ۱۰۳- بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ
814	باب: گھر میں داخل ہو تو کیا پڑھے؟	--- بَابُ: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ
815	باب: تیز ہوا چلے تو کون سی دعا پڑھے؟	۱۰۳، ۱۰۴- بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ
817	باب: بارش کا بیان	۱۰۴، ۱۰۵- بَابُ: فِي الْمَطَرِ
817	باب: مرغ اور دیگر جانوروں کا بیان	۱۰۵، ۱۰۶- بَابُ: فِي الدَّيَكِ وَالْبَهَائِمِ
818	باب: گدھوں کا رینگنا اور کتوں کو بھونکنا	--- بَابُ: نَهْيُ الْحَمِيرِ وَنَبَاحِ الْكِلَابِ
819	باب: نومولود کے کان میں اذان کہنے کا بیان	۱۰۶، ۱۰۷- بَابُ: فِي الْمَوْلُودِ يُؤَذَّنُ فِي أُذُنِهِ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

- ۱۰۷، ۱۰۸ - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَسْتَعِيدُ مِنَ الرَّجُلِ باب: اگر کوئی کسی آدمی سے امان اور پناہ طلب کرے 821
- ۱۰۸، ۱۰۹ - بَابُ: فِي رَدِّ الْوَسْوَسةِ باب: وسوسے اور ان کا علاج 822
- ۱۰۹، ۱۱۰ - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ باب: غلام کسی اور کو اپنا مالک بتائے یا بیٹا کسی اور کو اپنا باپ بتائے 824
- ۱۱۰، ۱۱۱ - بَابُ: فِي التَّفَاخُرِ بِالْأَحْسَابِ باب: حسب نسب پر فخر کرنے کا بیان 827
- ۱۱۱، ۱۱۲ - بَابُ: فِي الْعَصَبِيَّةِ باب: تعصب اور عصبيت کا بیان 828
- ۱۱۲، ۱۱۳ - بَابُ الرَّجُلِ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى خَيْرِ يَرَاهُ باب: کسی شخص کی نیکی اور بھلائی دیکھ کر اس سے محبت کرنا 831
- ۱۱۳، ۱۱۴ - بَابُ: فِي الْمَشْوَرَةِ باب: مشورے کا بیان 833
- ۱۱۴، ۱۱۵ - بَابُ: فِي الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ باب: نیکی اور بھلائی کی بات بتانے والے کی فضیلت 834
- ۱۱۵، ۱۱۶ - بَابُ: فِي الْهُوَى باب: خواہش نفس کا بیان 834
- ۱۱۶، ۱۱۷ - بَابُ: فِي الشَّفَاعَةِ باب: سفارش کا بیان 835
- ۱۱۷، ۱۱۸ - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ باب: خط لکھنے کا ادب پہلے اپنا نام لکھے 836
- ۱۱۸، ۱۱۹ - بَابُ: كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى الذَّمِّ باب: کافر کو خط لکھنے کا طریقہ 837
- ۱۱۹، ۱۲۰ - بَابُ: فِي بَرِّ الْوَالِدَيْنِ باب: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا بیان 838
- ۱۲۰، ۱۲۱ - بَابُ: فِي فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتَامَى باب: یتیموں کی پرورش کی فضیلت 842
- ۱۲۱، ۱۲۲ - بَابُ: فِيمَنْ صَمَّ يَتِيمًا باب: یتیم کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ ملا کر پرورش کرنے کی فضیلت 844
- ۱۲۲، ۱۲۳ - بَابُ: فِي حَقِّ الْجَوَارِ باب: ہمسائیگی کے حقوق کا بیان 844
- ۱۲۳، ۱۲۴ - بَابُ: فِي حَقِّ الْمَمْلُوكِ باب: غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان 847
- ۱۲۴، ۱۲۵ - بَابُ: فِي الْمَمْلُوكِ إِذَا نَصَحَ باب: مملوک غلام جو اپنے آقا کو نصیحت کرے 854
- ۱۲۵، ۱۲۶ - بَابُ: فِيمَنْ خَبَبَ مَمْلُوكًا عَلَى مَوْلَاهُ باب: کسی کے غلام کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکانا 854
- ۱۲۶، ۱۲۷ - بَابُ: فِي الاسْتِئْذَانِ باب: کسی کے گھر یا خاص مجلس میں اجازت لے کر جانے کا بیان 855
- بَابُ: كَيْفَ الاسْتِئْذَانُ؟ باب: اجازت کیسے لی جائے؟ 857

سنن ابو داود فہرست مضامین (جلد چہارم)

859	باب: اجازت طلب کرتے ہوئے آدمی کتنی بار السلام علیکم کہے؟	۱۲۷، ۱۲۸- بَابُ: كَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الْاِسْتِثْنَانِ
864	باب: دستک دے کر اجازت لینا	--- بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ بِاللِّدْقِ
865	باب: اجازت لینے کے لیے دروازہ کھٹکانے کا بیان	--- بَابُ دَقِّ الْبَابِ عِنْدَ الْاِسْتِثْنَانِ
865	باب: جب آدمی کو بلوایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو کیا یہ اجازت کے ہم معنی ہے؟	۱۲۸، ۱۲۹- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يُدْعَى أَيْكُونُ ذَلِكَ إِذْنُهُ
866	باب: پردے کے تین اوقات میں اجازت لینے کا بیان	۱۲۹، ۱۳۰- بَابُ: فِي الْاِسْتِثْنَانِ فِي الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ
868	السلام علیکم کہنے کے آداب	أَبْوَابُ السَّلَامِ
868	باب: سلام عام کرنے کا حکم	۱۳۰، ۱۳۱- بَابُ إِفْتَاءِ السَّلَامِ
869	باب: سلام کس طرح کہے؟	۱۳۱، ۱۳۲- بَابُ: كَيْفَ السَّلَامُ
870	باب: سلام کہنے میں سبقت کی فضیلت	۱۳۲، ۱۳۳- بَابُ: فِي فَضْلِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ
871	باب: پہلے سلام کون کہے؟	۱۳۳، ۱۳۴- بَابُ: مَنْ أَوْلَىٰ بِالسَّلَامِ؟
871	باب: دو آدمی جدا ہوں اور پھر ملیں تو بھی سلام کہیں (خواہ جدائی تھوڑی ہی دیر کی ہو)	۱۳۴، ۱۳۵- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يُفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ أَيْسَلِّمُ عَلَيْهِ
873	باب: بچوں کو سلام کہنا	۱۳۵، ۱۳۶- بَابُ: فِي السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ
873	باب: عورتوں کو سلام کہنا	۱۳۶، ۱۳۷- بَابُ: فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ
874	باب: ذمیوں (کافروں) کو سلام	۱۳۷، ۱۳۸- بَابُ: فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ
875	باب: مجلس سے اٹھتے ہوئے سلام کہنا	۱۳۸، ۱۳۹- بَابُ: فِي السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ
876	باب: ”علیک السلام“ کہنا مکروہ ہے	۱۳۹، ۱۴۰- بَابُ: كَرَاهِيَّةُ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ
877	باب: جماعت میں سے ایک آدمی کا جواب دینا بھی کافی ہے	۱۴۰، ۱۴۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي رَدِّ وَاحِدٍ عَنِ الْجَمَاعَةِ
877	باب: مصافحہ کرنے کا بیان	۱۴۱، ۱۴۲- بَابُ: فِي الْمُصَافَحَةِ
878	باب: گلے ملنے کا بیان	۱۴۲، ۱۴۳- بَابُ: فِي الْمُعَانَقَةِ
879	باب: تعظیم کے لیے کھڑے ہونا	۱۴۳، ۱۴۴- بَابُ: فِي الْقِيَامِ
881	باب: باپ کا اپنے بیٹے کو بوسہ دینا	۱۴۴، ۱۴۵- بَابُ: فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

882	باب: پیشانی پر بوسہ دینا	۱۴۵، ۱۴۶- باب: فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ
882	باب: رخسار پر بوسہ دینا	۱۴۶، ۱۴۷- باب: فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ
883	باب: ہاتھ پر بوسہ دینا	۱۴۷، ۱۴۸- باب: فِي قُبْلَةِ الْيَدِ
883	باب: جسم پر بوسہ دینا	۱۴۸، ۱۴۹- باب: فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ
884	باب: پاؤں کو بوسہ دینا	--- باب قُبْلَةِ الرَّجُلِ
	باب: ایک شخص دوسرے سے کہے: ”میں تجھ پر واری تجھ پر قربان جاؤں“	۱۴۹، ۱۵۰- باب: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ
885	باب: کوئی شخص دوسرے سے کہے: ”اللہ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے“	۱۵۰، ۱۵۱- باب: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَلَيْنَا
886	باب: کوئی دوسرے کو یوں دعا دے: ”اللہ تمہاری حفاظت کرے“	۱۵۲، ۱۵۳- باب الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ خَفِظَكَ اللَّهُ
887	باب: ایک شخص کا دوسرے شخص کی تعظیم کے لیے.....	۱۵۱، ۱۵۲- باب الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يُعْظِمُهُ بِذَلِكَ
888	باب: جب کوئی کسی دوسرے کا سلام پہنچائے تو.....	۱۵۳، ۱۵۴- باب: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فُلَانٌ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ
889	باب: کسی کی پکار پر ”لبیک“ کہہ کر جواب دینا	۱۵۴، ۱۵۵- باب الرَّجُلِ يُنَادِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ
	باب: کسی کو ان الفاظ میں دعا دینا: ”اللہ تمہیں ہنستا مسکراتا رکھے“	۱۵۵، ۱۵۶- باب: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ
890	باب: مکان بنانے کا بیان	۱۵۶، ۱۵۷- باب: فِي الْبِنَاءِ
891	باب: بالا خانہ بنانا	۱۵۷، ۱۵۸- باب: فِي اتِّخَاذِ الْعُرْفِ
893	باب: بیری کا درخت کاٹ دینا (کیسا ہے؟)	۱۵۸، ۱۵۹- باب: فِي قَطْعِ السَّدْرِ
895	باب: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کا بیان	۱۵۹، ۱۶۰- باب: فِي إِمَاطَةِ الْأَدَى عَنِ الطَّرِيقِ
897	باب: رات کو آگ بجھا کر سونا چاہیے	۱۶۰، ۱۶۱- باب: فِي إِطْفَاءِ النَّارِ بِاللَّيْلِ
899	باب: سانپوں کو مارنے کا بیان	۱۶۱، ۱۶۲- باب: فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ
905	باب: چھپکلی اور گرگٹ کو مار دینے کا بیان	۱۶۲، ۱۶۳- باب: فِي قَتْلِ الْأَوْزَاعِ
906	باب: چیونٹوں کو مارنے کا مسئلہ	۱۶۳، ۱۶۴- باب: فِي قَتْلِ الذَّرِّ
908	باب: مینڈک کو مارنے کا بیان	۱۶۴، ۱۶۵- باب: فِي قَتْلِ الضَّفَدَعِ

سنن ابو داود..... فہرست مضامین (جلد چہارم)

909	باب: کنکریاں اور پتھریاں مارنے پھرنا	۱۶۵، ۱۶۶- بَابُ: فِي الْخَذْفِ
909	باب: نختے کا بیان	۱۶۶، ۱۶۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِثَانِ
911	باب: راستے میں عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر چلنا	۱۶۷، ۱۶۸- بَابُ: فِي مَشْيِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّرِيقِ
912	باب: آدمی کا زمانے کو گالی دینا	۱۶۸، ۱۶۹- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَسُبُّ الدَّهْرَ
914	فہرست اطراف الحدیث	فہرس أطراف الحديث



علاج کی مشروعیت

* الطب کی تعریف: لغت میں طب کے معنی جسمانی و ذہنی علاج اور دوا دارو کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ اسے تمام مخلوقات سے اشرف بنا کر تمام مخلوقات کو اس کے تابع فرمان بنا دیا ہے۔ انسان کو پیدا کرنے کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہمہ وقت مصروف رہنے کے لیے صحت و تندرستی کی اشد ضرورت تھی لہذا پروردگار عالم نے بے شمار نعمتیں پیدا کیں۔ حلال اور مفید اشیاء کو کھانے کی اجازت دے کر مضر صحت، مضر عقل، مضر عزت و آبرو اشیاء سے منع کر دیا۔ البتہ پھر بھی اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے بیماری آجائے تو اس کا علاج کرنا مشروع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج بھی پیدا کیا ہے، جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: [مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً] (صحیح البخاری، الطب، باب ما أنزل الله داء..... حدیث: ۵۶۷۸) ”اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی شفا (علاج اور دوا) نازل کی ہے۔“

بیماری کے موافق دوا کا استعمال اللہ تعالیٰ کی مشیت سے شفا کا باعث بنتا ہے، لہذا ہر شخص کو صحت کے

۲۷- کتاب الطب - علاج سے متعلق احکام و مسائل

حوالے سے مندرجہ ذیل چیزوں کو مد نظر رکھنا چاہیے: ① صحت کی حفاظت۔ ② مضر صحت چیزوں سے بچاؤ۔ ③ فاسد مادوں کا اخراج۔

ان تین چیزوں کو طب اسلامی میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ان کا ذکر قرآن مجید میں بھی اشارتاً موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: ۱۸۵) ”جو شخص بیمار ہو یا مسافر ہو تو وہ (روزوں کی) گنتی دیگر ایام میں پوری کر لے۔“

چونکہ بیماری میں روزہ رکھنے سے بیماری کے بڑھنے کا خدشہ تھا نیز سفر چونکہ تھکاوٹ اور انسانی صحت کے لیے خطرہ کا سبب تھا، لہذا ان دو حالتوں میں روزہ چھوڑنے کی اجازت دے دی گئی تاکہ انسانی صحت کی حفاظت ممکن بنائی جاسکے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ (النساء: ۲۹) ”تم اپنی جانوں کو ہلاک مت کرو۔“ اس آیت کریمہ سے سخت سردی میں تیمم کی مشروعیت کا استنباط کیا گیا ہے، چونکہ سخت سردی میں پانی کا استعمال مضر صحت ہو سکتا تھا اس لیے تیمم کی اجازت دے دی گئی۔

تیسرے مقام پر ارشاد ہے: ﴿أَوْ بِهٖ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ﴾ (البقرة: ۱۹۶) ”یا (محرم کے) سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے (اور سرمٹا والے)۔“ اب اس آیت میں محرم شخص کو بوقت تکلیف سرمٹاوانے کی اجازت دے دی گئی تاکہ فاسد مادوں سے نجات حاصل ہو سکے جو کہ صحت کے لیے مضر ہیں۔ اس طرح سے شریعت نے انسانی صحت کا مکمل خیال رکھا ہے۔

* طب نبوی ﷺ کے چند لا جواب علاج: طب نبوی میں ایسے نادر اور بے مثال علاج موجود ہیں جو متعدد بیماریوں کا شافی علاج ہیں۔

① زمزم: ارشاد نبوی ہے: [مَاءٌ زَمَزَمَ لِمَا شَرِبَ لَهُ] (سنن ابن ماجہ، المناسک، باب الشرب من زمزم، حدیث: ۳۰۶۲) ”زمزم کو جس مقصد اور نیت سے پیا جائے یہ اسی کے لیے مؤثر ہو جاتا ہے۔“ بے شمار لوگ اس نسخے سے موذی امراض سے نجات پا چکے ہیں۔

② شہد: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ﴾ (النحل: ۶۹) ”ان کے پیٹ سے مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں، اس میں لوگوں کے لیے



۲۷- کتاب الطب علاج سے متعلق احکام و مسائل

”شفا ہے۔“

③ کلونجی: رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا

السَّامَ] (صحیح البخاری، الطب، باب الحبة السوداء، حدیث: ۵۶۸۸) ”سیاہ دانے (کلونجی)

میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔“

آج کی جدید طب اور سائنسی تحقیقات نبی اکرم ﷺ کے ان ارشادات کی تصدیق کر چکی ہیں۔ اور لا تعداد

مریض ان سے شفا یاب ہو رہے ہیں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۷) - كِتَابُ الطَّبِّ (التحفة ۲۲)

علاج کے احکام و مسائل

(المعجم ۱) - باب الرَّجُلُ يَتَدَاوَى باب: ۱- علاج کرانے کی ترغیب

(التحفة ۱)

www.KitaboSunnat.com

۳۸۵۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ
النَّمَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ،
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ
وَأَصْحَابَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ،
فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ
هَهُنَا وَهَهُنَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
أَتَتَدَاوَى؟ فَقَالَ: «تَدَاوَوْا، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ
وَاحِدٍ: الْهَرَمُ».

۳۸۵۵- حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا (تو دیکھا کہ) آپ
کے صحابہ (آپ کی مجلس میں) ایسے بیٹھے تھے گویا ان کے
سروں پر پرندے ہوں (یعنی انتہائی باادب اور پرسکون
تھے) چنانچہ میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ ادھر ادھر سے
بدوی لوگ آئے اور انہوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے
رسول! کیا ہم دوا دارو کر لیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”دوا
کیا کرو! بلاشبہ اللہ عزوجل نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر
اس کی دوا بھی پیدا کی ہے سوائے ایک بیماری کے یعنی
بڑھاپا (اس کا کوئی علاج نہیں۔“)

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے علاج کرانے کی تلقین فرمائی ہے یہ علاج کرنا کرنا توکل کے خلاف

نہیں۔ اور خود رسول اللہ ﷺ نے بھی علاج کرایا ہے۔ ② بڑھاپا زندگی کا ایک فطری مرحلہ ہے جس میں قوی مضحل
ہو جاتے ہیں۔ اگر بڑھاپا طاری ہو جائے تو اس کو واپس نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے بارے میں کہا گیا ہے

جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی اور جو آ کے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا

۳۸۵۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲۷۸/۴، والنسائي في الكبرى: ح: ۷۵۵۳ من حديث شعبة به، ورواه
ابن ماجه، ح: ۳۴۳۶، والترمذي، ح: ۲۰۳۸، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم: ۳۹۹/۴، ووافقه الذهبي.

انسان کو بوقت ضرورت ادویات کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ وہ بالکل ہی عاجز نہ ہو جائے۔ ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں انتہائی پرسکون ہو کر بیٹھتے تھے اور یہی ادب طلبہ علم کے لیے ہے کہ اپنے اساتذہ کے سامنے باادب ہو کر بیٹھا کریں۔

باب: ۲- پرہیز اختیار کرنے کا بیان

(المعجم ۲) - بَابُ: فِي الْحِمْيَةِ
(التحفة ۲)

۳۸۵۶- حضرت ام منذر (سلی) بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے جو بیماری سے اٹھے تھے اور کمزور تھے۔ ہمارے ہاں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور ان سے کھانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے کے لیے اٹھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”رک جاؤ! تم ابھی کمزور ہو۔“ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (کھانے سے) رکے رہے۔ ام منذر کہتی ہیں کہ میں نے جو اور چتندر پکائے اور آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علی! الویہ تمہارے لیے مفید ہے۔“

۳۸۵۶- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ - وَهَذَا لَفْظُ أَبِي عَامِرٍ - عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صُعَصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَعَلِيٌّ نَاقَهُ، وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهَا، وَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: «مَهْ إِنَّكَ نَاقَهُ» حَتَّى كَفَّ عَلِيٌّ، قَالَتْ: وَصَنَعْتُ شَعِيرًا وَسَلَقْنَا، فَجِئْتُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! أَصِيبْ مِنْ هَذَا فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ».

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں: (میرے شیخ) ہارون (بن عبد اللہ) نے (اپنے شیخ) ابو داود سے ام منذر کے بارے میں نقل کیا کہ یہ ”عدویہ“ (ہنوعدی کی خاتون) ہیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ هَارُونُ: قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْعَدَوِيَّةُ.

فوائد و مسائل: ① انسان کو جن چیزوں کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اس کے لیے نقصان دہ ہیں یا بیماری کا

۳۸۵۶- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحمية، ح: ۲۰۳۷، وابن ماجه، ح: ۳۴۴۲ من حديث أبي داود وأبي عامر به، وقال الترمذي: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۴/۴۰۷، ووافقه الذهبي.

سبب بن سکتی ہیں اسے ان سے پرہیز کرنا چاہیے۔ بیمار انسان کو صحت یابی کے لیے خصوصی طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔ اور معالج کو بھی چاہیے کہ اپنے زیر علاج مریض کو ضروری پرہیز کی نشاندہی کرے اور مریض اس پر عمل کرے۔ ① سیدہ سلمیٰ ام منذر رضی اللہ عنہا ان باسعادت صحابیات میں سے ہیں جنہیں بیعت رضوان میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

(المعجم ۳) - باب الْحِجَامَةِ (التحفة ۳) باب ۳: سینگی لگوانے کا بیان

۳۸۵۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ».

۳۸۵۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری دواؤں میں جن سے تم علاج کرتے ہو اگر کوئی بہتر دوا ہے تو (ان میں سے ایک) سینگی لگوانا ہے۔“

🌞 فائدہ: جسم کے کسی حصے میں خون کا دباؤ بڑھ جانے یا اس میں جوش آ جانے کی صورت میں جلد کو شتر کے ساتھ گود کر خاص انداز سے خون کھینچا جاتا تھا اور یہ عرب میں ایک معروف طریق علاج تھا جو طب قدیم میں خصوصاً عربوں کے ہاں ہمیشہ سے مستعمل رہا ہے۔ اب مغرب میں بھی بعض ہپتالوں میں اس طریق علاج سے استفادہ کیا جا رہا ہے اور اس کی تعلیم و تربیت کا نظام بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ اس طریق علاج سے خون کی گردش انسان کے جسم کے اندر قائم برقی مقناطیسی سسٹم کی خرابیاں درست ہو جاتی ہیں۔



۳۸۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَّانٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي: حَدَّثَنَا فَإِنَّهُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ مَوْلَاهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ جَدِّهِ سَلَمَى خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا

۳۸۵۸- حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا (زوجہ ابو رافع رضی اللہ عنہ) ج رسول اللہ ﷺ کی خادمہ تھیں بیان کرتی ہیں کہ جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے پاس سر درد کی شکایت لے کر آتا آپ اسے فرماتے: ”سینگی لگواؤ“ اور جو کوئی پاؤں کے درد کی تکلیف بتاتا تو آپ فرماتے: ”مہندی لگواؤ۔“

۳۸۵۷- [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الطب، باب الحجامة، ح: ۳۴۷۶ من حديث حماد بن سلمه، وصححه ابن حبان، ح: ۱۳۹۹.

۳۸۵۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في التدوي بالحناء، ح: ۲۰۵۴، وابن ماجه، ح: ۳۵۰۲ من حديث فائد به، وقال الترمذي: "حسن غريب" * عبيد الله بن علي لين الحديث (تقريب).

سیٹگی لگوانے کا بیان

۲۶- کتاب الطب

بِی رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: «اِحْتَجِمْ»، وَلَا وَجَعًا فِي جِلْدِهِ إِلَّا قَالَ: «اخْضِبْهُمَا».

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم مردوں کو بغرض علاج پاؤں میں مہندی لگا لینا جائز ہے۔

(المعجم ۴) - بَابُ: فِي مَوْضِعِ

باب: ۴- کس جگہ سیٹگی لگوائی جائے

الْحِجَامَةِ (التحفة ۴)

۳۸۵۹- حضرت ابو کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے سر کے بالائی حصے اور دونوں کندھوں کے درمیان سیٹگی لگوائی کرتے تھے اور فرماتے تھے: ”جس کسی نے ان مقامات سے خون کے کچھ حصے بہا دیے تو وہ کسی بیماری کے لیے کوئی اور دوا نہ بھی لے تو اسے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔“

۳۸۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ، قَالَ كَثِيرٌ: إِنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: «مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدَّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لَشَيْءٍ».

۳۸۶۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

ﷺ نے تین مرتبہ سیٹگی لگوائی گردن کی دونوں جانب کی رگوں پر اور کندھوں کے درمیان (کمر کے اوپر شروع میں۔)

۳۸۶۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ.

معمر کہتے ہیں: میں نے سیٹگی لگوائی تو میرا حافظہ جاتا رہا حتیٰ کہ مجھے نماز میں فاتحہ پڑھنے میں بھی لقمہ دیا جاتا تھا۔ انہوں نے اپنی کھوپڑی پر (غلط جگہ پر) سیٹگی لگوائی تھی۔

قَالَ مَعْمَرٌ: احْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتَّى كُنْتُ أَلْقُنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي، وَكَانَ احْتَجَمَ عَلَى هَامَتِهِ.

فائدہ: سیٹگی لگوانا ایک مفید اور قابل عمل طریقہ علاج ہے مگر اس شخص کے لیے جسے ماہر فن طیب مشورہ دے غلط

۳۸۵۹- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الطب، باب موضع الحجامة، ح: ۳۴۸۴ من حديث الوليد بن مسلم به، ولم يصرح بالسماع المسلسل.

۳۸۶۰- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحجامة، ح: ۲۰۵۱، وابن ماجه، ح: ۳۴۸۳ من حديث جرير بن حازم به، وقال الترمذي: "حسن غريب" * قتادة مدلس وعنعن.

جگہ یا نہ جانے والے سے سینگی لگوانے میں نقصان کا اندیشہ ہے۔

(المعجم ۵) - باب مَتَى تُسْتَحَبُّ
الْحِجَامَةُ؟ (التحفة ۵)

باب ۵: کن تاریخوں میں سینگی لگوانا
مستحب ہے؟

۳۸۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اخْتَجَمَ لِسَبْعِ عَشْرَةَ وَتِسْعِ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ».

۳۸۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سترہ انیس اور اکیس تاریخ (قمری) کو سینگی لگوائے اسے ہر بیماری سے شفا ہوگی۔“

فائدہ: ان تاریخوں کا تعلق امرغیب سے ہے۔ ہم اس کی کوئی توجیہ نہیں کر سکتے۔ ان پر ایمان رکھنا واجب ہے۔ ان تواریخ کا اہتمام کرنا مستحب ہے اور قدیم اطباء کا بھی اجماع ہے کہ دوسرا نصف پہلے کی نسبت بہتر ہے۔



۳۸۶۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَخْبَرَنِي عَمَّتِي كَيْسَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ؛ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ، وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ يَوْمُ الدِّمِّ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرُفَأُ».

۳۸۶۲- حضرت کیتہ بنت ابی بکرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے والد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ منگل کے روز سینگی لگوانے سے منع کیا کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”منگل کا دن خون کا دن ہے اس میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اس میں خون نہیں رکتا۔“

(المعجم ۶) - بَابُ: فِي قَطْعِ الْعِرْقِ
وَمَوْضِعِ الْحَجَمِ (التحفة ۶)

باب ۶: فصد کھلوانے اور سینگی لگوانے کی
جگہ کا بیان

۳۸۶۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۸۶۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۳۴۰/۹ من حديث أبي داود به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۲۱۰/۴، ووافقه الذهبي.

۳۸۶۲- تخریج: [ضعيف] أخرجه البيهقي: ۳۴۰/۹ من حديث أبي داود به * عمة بكار لا يعرف حالها.

۳۸۶۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳/۳۰۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۵۹۷ من حديث هش

به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۶۶۰، ولبعضه شاهد ضعيف عند أبي داود، ح: ۱۸۳۷ وغيره.

۲۷- کتاب الطب آگ سے داغنے کا بیان

أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَ دَرَوِي وَجَهَ سَ اِپَنِي سَرِينِ پَر سِيگِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اَحْتَجَمَ عَلٰی وَرِكِهِ مِنْ وُثْيٍ لَّكَوَالِي تَهِي۔
كَانَ بِهِ۔

🌞 فائدہ: بغرض علاج ستر کا کوئی حصہ کھولنا پڑے تو جائز ہے۔

۳۸۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ
الْأَنْبَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک معالج بھیجا
الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ جس نے ان کی رگ کاٹی۔
قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَبِي طَيْبٍ فَقَطَعَ مِنْهُ عُرْقًا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت صحیح مسلم میں بھی ہے لیکن اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ ”رگ کاٹنے کے بعد اس جگہ کو داغ“ (دیکھیے: صحیح مسلم، السلام، حدیث: ۲۴۰۷) ② اسلامی معاشرے میں ایسے افراد مہیا کیے جانے ضروری ہیں جو ان کی بنیادی اہم ضروریات میں ان کے کام آئیں بالخصوص طبیب اور ڈاکٹر۔ ③ معالج ماہر فن کے علاج اور اسلوب علاج پر اعتماد کیا جانا چاہیے۔ ④ جب تک ممکن ہو خفیف درجہ سے علاج شروع کرنا چاہیے۔ فائدہ نہ ہو تو اس کے بعد کا درجہ اختیار کیا جائے۔ یعنی پہلے علاج بالقضاء پھر دوا پہلے مفرد پھر مرکب۔ پھر سیتگی اور آخر میں رگ کاٹنا اور اس کے بعد بے داغ دینا۔

(المعجم ۷) - بَابُ فِي الْكَيِّ باب: ۷- داغنے کا بیان
(التحفة ۷)

۳۸۶۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ ہے کہ نبی ﷺ نے داغنے سے منع فرمایا ہے پس ہم نے
عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ داغ لگوائے مگر یہ کامیاب رہے نہ مفید ثابت ہوئے۔
الْكَيِّ فَاتَّكَوَيْنَا فَمَا أَفْلَحْنَا وَلَا أَتَجَحَّنَ۔

۳۸۶۴- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب لكل داء دواء، واستحباب التداءي، ح: ۲۲۰۷ من حديث أبي معاوية الضرير به.

۳۸۶۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴/۴۴۴ من حديث حماد بن سلمة به، وأصله عند مسلم، ح: ۱۶۷/۱۲۲۶ من حديث مطرف به.

۲۷- کتاب الطب

ناک میں دوا ڈالنے اور منقروں کا بیان

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَانَ يَسْمَعُ تَسْلِيمَ الْمَلَائِكَةِ، فَلَمَّا اكْتَوَى انْقَطَعَ عَنْهُ فَلَمَّا تَرَكَ رَجَعَ إِلَيْهِ.

امام ابو داود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران ملائکہ کا سلام سنا کرتے تھے۔ جب انہوں نے داغ لگوائے تو یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔ پھر جب چھوڑ دیا تو پھر سے سلام سننے لگے۔

۳۸۶۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مِنْ رَمِيَّتِهِ.

۳۸۶۶- حضرت جابر (بن عبد اللہ) رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت سعد بن معاذ کو تیر لگنے کے باعث جو زخم آیا تھا، نبی ﷺ نے اس کو داغ لگوا دیا تھا۔

فائدہ: داغ لگوانا سب سے آخری علاج ہے۔ اس سے پہلے دیگر طریقے ضرور آزمائے جائیں کوئی چارہ کار باقی نہ رہے تو داغنے کی اجازت ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں منع کا معنی یہی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس سے پرہیز کیا جانا چاہیے۔

(المعجم ۸) - بَابُ: فِي السُّعُوطِ (التحفة ۸)

باب: ۸- ناک میں دوا ڈالنے کا بیان

۳۸۶۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: أَخْبَرَنَا وَهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعَطَّ.

۳۸۶۷- حضرت ابن عباس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ناک میں دوا ڈالی تھی۔

فائدہ: صحیح قول کے مطابق روزے کی حالت میں آنکھوں اور کانوں میں دوائی کے قطرے ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ اسے عرف عام یا اصطلاح شریعت میں کھانا پینا نہیں کہتے اور نہ اس حالت میں دوائی کھانے پینے کے راستے ہی میں داخل کی جاتی ہے البتہ اگر دن کی بجائے رات کو دوائی استعمال کر لی جائے تو اس میں زیادہ احتیاط ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(المعجم ۹) - بَابُ: فِي النُّشْرَةِ (التحفة ۹)

باب: ۹- منقروں کا بیان

۳۸۶۶- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب: لكل داء دواء، واستحباب التداوي، ح: ۲۲۰۸ من حديث أبي الزبير، وأحمد: ۳/۳۶۳ من حديث حماد بن سلمة به.

۳۸۶۷- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب السعوط، ح: ۵۶۹۱، ومسلم، المساقاة، باب حل أجرة الحمامة، ح: ۱۲۰۲/۶۵ بعد، ح: ۱۵۷۷ من حديث وهيب به.

۳۸۶۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے نشرہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ”یشیطانی عمل ہے۔“

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مَثْبُوهٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرَّةِ فَقَالَ : «هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ» .

🌞 توضیح : جن یا جادو اتارنے کے لیے شریک اور جاہلانہ منتر پڑھنا پڑھوانا نشرہ کہلاتا ہے جو حرام اور ناجائز ہے۔ اس مقصد کے لیے آیات قرآنیہ، ماثور دعائیں اور مسنون اذکار اختیار کیے جائیں جو جائز اور مطلوب عمل ہے جیسے کہ خود رسول اللہ ﷺ پر جادو ہوا تو معوذتین ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ نازل کی گئی تھیں۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ فِي التَّرْيَاقِ باب: ۱۰- تریاق کا بیان

(التحفة ۱۰)

🌞 فائدہ : ایسی ادویات جو ہر کی سمیت دور کرنے والی ہوں ”تریاق“ کہلاتی ہیں۔ ان میں سے بعض میں حرام اشیاء بھی استعمال ہوتی ہیں۔

۳۸۶۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ : أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ : حَدَّثَنَا شَرْحِبِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْمَعَاظِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّوَجِيِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «مَا أَبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تَرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ نَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشَّعْرَ مِنْ قَبْلِ نَفْسِي» .

۳۸۶۹- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ”آپ فرماتے تھے: ”مجھے کوئی پروا نہیں جو چاہے کرتا پھروں اگر میں تریاق پیوں یا منکے لٹکاؤں یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔“

قال أبو داود : لهذا كان للنبي ﷺ خاصة

۳۸۶۸- تخریج : [إسناده حسن] أخرجه البخاري، في التاريخ الكبير: ۵۳/۷ عن أحمد بن حنبل به، وهو في سنه: ۲۹۴/۳.

۳۸۶۹- تخریج : [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۲۳/۲ عن عبد الله بن يزيد المقرئ به * عبد الرحمن بن رافع ضعيف، وللحديث طريق آخر ضعيف عند الطبراني في الأوسط (مجمع الزوائد: ۱۰۳/۵، ومجمع البحرين، ج: ۴۱۸۴).

۲۷- کتاب الطب

مکروہ ادویات کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ قَوْمٌ يَعْنِي التَّرِيَّاقَ . نبی ﷺ کی خصوصیت تھی۔ اور تریاق کے استعمال میں

علماء کی ایک جماعت نے رخصت دی ہے۔



فوائد و مسائل: ① یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ تاہم افراد امت کے لیے مسلمان متقی طبیب کے مشورے سے محض جان بچانے کے لیے بشرطیکہ جان کا بیج جانا یقینی ہو تو تریاق جیسی مشکوک چیزوں کا استعمال مباح ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: ۱۷۳) ② تیمیمہ: کوڑیوں درندوں کے ناخنوں ان کی ہڈیوں وغیرہ کو کھا جاتا ہے جو جسم پر لٹکائی جاتی ہیں (سندھی) کوڑیوں وغیرہ کو لٹکانے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ آفات اور بیماریوں کو دفع کرتی ہیں۔ یہ اعتقاد شرک پر مبنی ہے۔ (خطابی) قاضی ابوبکر العری نے ترمذی کی شرح میں کہا ہے کہ قرآن مجید (یا اس کی کوئی آیت) لٹکانا سنت کا طریق نہیں۔ سنت قرآن کا پڑھنا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے لٹکانا نہ سنت ہے نہ اسے ذکر ہی کہا جاسکتا ہے۔ جبکہ علامہ سندھی اور علامہ خطابی وغیرہ قرآن یا اسمائے حسنی وغیرہ لٹکانے کو منع کے حکم میں شامل نہیں سمجھتے۔ علامہ خطابی کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیات (یا اویہ) کے ذریعے سے استعاذہ درحقیقت اللہ ہی سے استعاذہ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ جن لوگوں نے کسی ہار یا قلادہ کے اندر تعویذ لٹکانے سے منع کیا ہے تو اس وجہ سے کہ ایسے تعویذ بعض اوقات عربی کی بجائے دوسری زبانوں میں لکھے ہوتے ہیں جن کا مفہوم سمجھنا ممکن نہیں ہوتا اور خطرہ ہے کہ ان میں جادو وغیرہ نہ ہو۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (عون المعجود کتاب الطب باب فی التریاق) ③ قرآن مجید کی رو سے شعر کہنا پیغمبر کی شان نہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشُّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ﴾ (یس: ۶۹) ”اور نہیں سکھایا ہم نے ان کو شعر کہنا اور یہ ان کے لائق نہیں۔“ کسی اور کا ایسا شعر نقل کرنا جو حق کا ترجمان ہو یا سچائی پر مبنی ہو یا دفاع اسلام کے لیے کہے گئے اشعار سننا الگ بات ہے ان پر شعر گوئی کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ”أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ۔ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ“ وغیرہ کا آپ کی زبان سے جاری ہو جانا بلا قصد شعری جملے تھے۔



(المعجم ۱۱) - بَابُ فِي الْأَدْوِيَةِ باب: ۱۱- مکروہ ادویات کا استعمال الْمَكْرُوهَةُ (التحفة ۱۱)

۳۸۷۰- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : فرمایا ہے۔ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ .

۳۸۷۰- تخریج: [استنادہ حسن] أخرجه الترمذی، الطب، باب ما جاء فيمن قتل نفسه بسم أو غيره، ح: ۲۰۴۵، وابن ماجه، ح: ۳۴۵۹ من حديث يونس بن أبي إسحاق به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۴/ ۴۱۰، ووافقه الذهبي.

۲۷- کتاب الطب --- مکروہ ادویات کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

🕌 فائدہ: ”خصیث“ سے مراد حرام اشیاء ہیں ان سے علاج کرنا حرام ہے۔ خیال رہے کہ مرض استسقاء میں ”اؤنوں کا پیشاب“ بطور دوا خود رسول اللہ ﷺ نے تجویز فرمایا تھا اس لیے اس کو خصیث ادویات میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

۳۸۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: ۳۸۷۱- حضرت عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ: أَنَّ طَبِيئًا
ہے کہ ایک معالج نے نبی ﷺ سے مینڈک کے متعلق دریافت کیا کہ کیا اسے دوا میں ڈال لیا کرے تو نبی ﷺ نے اس (طیب) کو مینڈک کے قتل کرنے سے منع کر دیا۔
سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَتَنَاهَا النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا.

🕌 فائدہ: مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو معلوم ہوا کہ اس کا دوا وغیرہ میں استعمال بھی حرام ہے۔ اگرچہ یہ پانی کا جانور ہے مگر ہفتوں اور مہینوں پانی کے بغیر بھی زندہ رہتا ہے اس لیے مچھلی کے حکم سے خارج ہے۔

۳۸۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: ۳۸۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَسَا حَسًّا فُسِمَ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُحَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا».

🕌 فائدہ: مہلک اشیاء کا استعمال بھی مکروہ اور حرام ہے۔ نیز خودکشی کرنے والے کو اگر اللہ عزوجل نے اپنے فضل و کرم سے معاف نہ فرمایا تو وہ ابدی طور پر جہنم میں رہے گا اور ہلاکت کے آلہ (یادوا) کے ذریعے اسے مسلسل عذاب ملتا رہے گا۔

۳۸۷۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: ۳۸۷۳- حضرت طارق بن سوید یا سوید بن طارق

۲۸۷۱- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الصيد، باب الضفدع، ح: ۴۳۶۰ من حديث محمد بن عبد الرحمن بن أبي ذئب به، وصححه الحاكم: ۴/ ۴۱۱، ووافقه الذهبي * سعيد هو ابن خالد بن عبدالله بن قارظ.

۲۸۷۲- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء فيمن قتل نفسه بسم أو غيره، ح: ۲۰۴۴ من حديث أبي معاوية به، وهو في المسند لأحمد: ۲/ ۲۵۴، ورواه البخاري، ح: ۵۷۷۸، ومسلم، ح: ۱۰۹ من حديث الأعمش به.

۲۸۷۳- تخریج: أخرجه مسلم، الأشربة، باب تحريم التداوي بالخمير وبيان أنها ليست بدواء، ح: ۱۹۸۴ من حديث شعبة به.

۲۷- کتاب الطب

مکروہ ادویات کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ نے نبی ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا اس نے پھر سوال کیا تو آپ نے منع فرمایا تو اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ دوا ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں بلکہ یہ بیماری ہے۔“

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ ذَكَرَ طَارِقُ بْنُ سُؤَيْدٍ، أَوْ سُؤَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَتَهَا، ثُمَّ سَأَلَهُ فَتَهَا، فَقَالَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّهَا دَوَاءٌ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا، وَلَكِنَّهَا دَاءٌ».



فائدہ: شراب اور اس سے مخلوط اشیاء سے علاج حرام ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ غیر مسلم معالجین نے حرام اور مکروہ اشیاء سے مرکب ادویہ کو اس قدر عام کیا ہے اور ان کی شہرت کر دی ہے کہ عوام و خواص ان کے استعمال میں کوئی کراہت محسوس نہیں کرتے۔ مسلمان حکام اور اوروں اور تنظیموں کا شرعی فریضہ ہے کہ اس میدان میں خالص حلال اور پاکیزہ ادویہ متعارف کرائیں اور عام مسلمان کو بھی صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے حرام اور مشکوک ادویہ کے استعمال سے بچنا چاہیے اور ان کی بجائے پاکیزہ اور غیر مشکوک ادویہ استعمال کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ (الطلاق: ۲) ”اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لیے (منجی سے نکلنے کی) کوئی راہ پیدا فرمادے گا۔“ اور اگر کوئی مخلص طبیب کسی مرض میں اپنے عجز کا اظہار کرے اور شراب ہی کو علاج سمجھے تو جان بچانے کے لیے بشرطیکہ جان کا بچ جانا یقینی ہو تو اس صورت میں اس کا استعمال مباح ہوگا۔ جیسے اللہ کا فرمان ہے: ﴿فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: ۱۷۳)



۳۸۷۴- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اتاری ہے تو دوا بھی نازل فرمائی ہے اور ہر بیماری کے لیے دوا ہے لہذا دوا استعمال کیا کرو لیکن حرام سے علاج نہ کرو۔“

۳۸۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالِدَوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوُوا

۳۸۷۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۵/۱۰ من حديث أبي داود به، وصححه ابن الملقن في تحف المحتاج، ح: ۲۸۴۷ * إسماعيل بن عياش عن ثعلبة بن مسلم مستور، ولبعض الحديث شاهد صحيح، تقدم، ح: ۳۸۵۵، وانظر الحديث السابق.

عجوه کھجور کا بیان

۲۷- کتاب الطب

وَلَا تَتَدَاوُوا بِحَرَامٍ».

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم دوسری احادیث سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ حرام اشیاء مثلاً شراب اور نشہ آور اشیاء اور زہروں وغیرہ سے علاج جائز نہیں۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ: فِي تَمْرَةٍ

باب: ۱۲- عجوه کھجور کا بیان

الْعَجْوَةُ (التحفة ۱۲)

فائدہ: مدینہ منورہ کے علاقے میں پائی جانے والی ایک خاص قسم کی عمدہ کھجور کا نام ”عجوه“ ہے۔

۳۸۷۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سَعْدِ قَالَ: مَرَضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُنِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا فِي فُؤَادِي قَالَ: «إِنَّكَ رَجُلٌ مَفُودٌ، أَلَيْتَ الْحَارِثَ ابْنَ كَلْدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَطْطَبُ، لِيَأْخُذَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ، لِيَجَاهُنَّ بَنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلِدَنَّكَ بِهِنَّ».

۳۸۷۵- حضرت سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بہت سخت بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے اپنا دست مبارک میری چھاتی کے درمیان رکھا، حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس کی۔ تو آپ نے فرمایا: ”تم دل کے مریض ہو، نو ثقیف کے حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ وہ طبابت کرتا ہے، اسے چاہیے کہ مدینہ کی عجوه کھجوروں میں سے سات کھجوریں لے کر انہیں گھلیوں سمیت کوٹ لے اور پھر تمہیں کھلا دے۔“

ملاحظہ: یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، لیکن عجوه کھجور میں شفا ہونے کے بارے میں متعدد صحیح احادیث موجود ہیں ان میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی ہے جو صحیح مسلم (الاشربة: ۲۰۳۸) میں مروی ہے۔ دوسری زہر اور جادو سے بچاؤ کے لیے اگلی حدیث میں عجوه کا ذکر ہے جو صحیحین میں مروی ہے۔ تاہم ادویہ تیار کرنا اور مناسب خوراکیں استعمال کرنا مہارت کا کام ہے، اسی لیے حاذق طبیب کی طرف مراجعت ضروری ہے۔

۳۸۷۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ

۳۸۷۶- جناب عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص

۳۸۷۶- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن سعد في الطبقات ۳/ ۱۴۶، ۱۴۷ من حديث سفيان بن عيينة به * ابن أبي نجیح وتلميذه عننا، وله طريق ضعيف عند الطبراني في الكبير ۶/ ۵۰، وسنده منقطع.

۳۸۷۶- أخرجه البخاري، الطب، باب الدواء بالعجوة للسحر، ح: ۵۷۶۹، ومسلم، الأشربة، باب هل تمر المدينة، ح: ۲۰۴۷ من حديث أبي أسامة به.

۲۷- کتاب الطب

حلق کی تکلیف کے علاج اور سرے کا بیان

عن عامر بن سعد بن أبي وقاص، عن أبيه: صبح کو بچہ کھجور کے سات دانے کھالے اسے اس دن کو زہر یا جادو نقصان نہیں دے گا۔
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ».

فائدہ: علامہ خطابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بچہ کھجور کا یہ فائدہ نبی کریم ﷺ کی دعا کی برکت کی وجہ سے ہے۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ: فِي الْعِلَاقِ
(التحفة ۱۳)

باب: ۱۳- حلق کی تکلیف کا علاج انگلی سے گلے اٹھا کر کرنا

۳۸۷۷- حضرت ام قیس بنت مخضن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ (چونکہ اس کے حلق میں تکلیف تھی تو) میں نے اس کے لٹکے ہوئے گلے انگلی سے اوپر کیے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے بچوں کے گلے لٹکنے کا علاج انگلی سے کیوں کرتی ہو؟ عود ہندی اختیار کر لو اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے۔ ان میں سے ایک ”ذات الجنب“ (پہلو کا درد بھی) ہے (جس میں یہ مفید ہے) حلق کی تکلیف میں اسے ناک میں ٹپکایا جاتا ہے اور پہلو کے درد میں پانی کے ساتھ کھلایا جاتا ہے۔“

۳۸۷۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَامِدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِخْصَنٍ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِابْنٍ لِي قَدْ أَغْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ، فَقَالَ: «عَلَامَ تَذْعَرْنَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟، عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ، يُسْعَطُ مِنَ الْعُدْرَةِ، وَيُلْدُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ».



قال أبو داود: يَعْنِي بِالْعُودِ: الْقُسْطَ. امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عود سے مراد قسط ہے۔

فائدہ: بچوں کو بالعموم کو اگر نے یا گلے پڑنے کی تکلیف ہوتی رہتی ہے۔ طب نبوی میں اس کا علاج قسط ہے۔ قسط کو ہندی میں ”کٹ“ اور لاطینی میں اسے (Costas Arabicus) کہتے ہیں۔ یہ نہایت خوشبودار اور طویل بوٹی کی جڑ ہے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ: فِي الْكُخْلِ
(التحفة ۱۴)

۳۸۷۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۳۸۷۷- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب اللدود، ح: ۵۷۱۳، ومسلم، السلام، باب التداوي بالعود الهندي وهو الكست، ح: ۲۲۱۴ من حديث سفیان بن عیینہ به.

۳۸۷۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الجنائز، باب [ما جاء] ما يستحب من الأكلان، ح: ۹۹۴، ۹۹۵.

۲۷- کتاب الطب

نظر لگ جانے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کپڑے سفید پہنا کر ویہ تمہارے سب لباسوں میں بہتر لباس ہے اسی میں اپنی میتوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اٹھ ہے جو بینائی کو تیز کرتا اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔“

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفُّوا فِيهَا مَوْتَانَكُمْ، وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمْ الْإِثْمِدُ، يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنِثِ الثَّغَرَ».

فائدہ: ”اٹھ“ خاص اصفہانی سرمہ ہے جو سرخی مائل ہوتا ہے اور حجاز میں ملتا ہے۔

باب: ۱۵- نظر لگ جانے کا بیان

(المعجم ۱۵) - باب مَا جَاءَ فِي الْعَيْنِ

(التحفة ۱۵)

۳۸۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ”آپ نے فرمایا: ”نظر لگ جانا حق ہے۔“

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَثَبٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَالْعَيْنُ حَقٌّ».

۳۸۸۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس شخص کی نظر لگتی اسے حکم دیا جاتا تھا کہ وضو کر کے (وضو کا پانی) دے پھر اس سے بیمار کو (جسے نظر لگی ہو) غسل کرایا جاتا تھا۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ.

فائدہ: اگر انسان کسی دوسرے کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرے تو نیک خواہش کا ثبوت اثر دوسرے پر ہوتا ہے۔ اسی طرح بری خواہش، حد وغیرہ کے منفی اثرات بھی شدت سے دوسروں پر مرتب ہوتے ہیں۔ جدید نفسیات

۴۰۶۱: ۳۵۶۶ من حديث ابن خنيم به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وسيأتي، ح: ۴۰۶۱.

۳۸۷۹- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب: العين حق، ح: ۵۷۴۰، ومسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقي، ح: ۲۱۸۷ من حديث عبدالرزاق به، وهو في مصنف عبدالرزاق (جامع معمر)، ح: ۱۹۷۷۸، ومسند أحمد: ۳/۳۱۹، وصحيفة همام بن منبه، ح: ۱۳۱ كلهم بإسقاط الواو من أول الحديث.

۳۸۸۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۳۵۱/۹ من حديث أبي داود به، وسنده ضعيف * الأعمش وإبراهيم عننا.

میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ ایک انسان اپنے ارادے خواہش اور توجہ کے ذریعے سے دوسرے پر بہت جلد اثر انداز ہو سکتا ہے۔ نظر لگنے کی صورت بھی یہی ہے کہ کسی کی خوبی دیکھ کر بعض نفوس میں جو جذبہ حسد پیدا ہو جاتا ہے اگر وہ شدید ہو اور حسد محسوس کرنے والا سخت اور قوی ارادے کا رجحان رکھتا ہو تو اس حسد کی وجہ سے دوسرے پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ عموماً چونکہ دوسرے کی خوبیاں آنکھ سے دیکھی جاتی ہیں اور دیکھتے ہی فوراً حسد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اسی لیے اس کو اکثر زبانوں میں ”نظر لگنے“ یا اس کے ہم معنی الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کی کتاب ”الطب النبوی“ کے انگریزی ترجمے کے ایڈیٹر نو مسلم سکالر عبدالرحمن عبداللہ (سابقہ ریمینڈ جے مینڈرولا، فورڈھیم یونیورسٹی، یو ایس اے Raymond J. Monderola, Fordham University, U.S.A) نے اس حوالے سے ایک دلچسپ نوٹ لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ برائی کی قوت مختلف چیزوں یا لوگوں کو خفیہ طور پر اپنا آلہ کار بنا کر ان کے ذریعے سے انسانوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ مغربی معاشرے میں اس کا مظاہرہ سکول کے کم سن بچوں کی طرف سے اپنے ہم جماعتوں کے اجتماعی قتل ایک انسان کی طرف سے بغیر دشمنی کے یکے بعد دیگرے میسوز قتل بچوں پر مجرمانہ تشدد اور ایسی فلموں کی صورت میں سامنے آتا ہے جس میں حقیقت کا رنگ بھرنے کے لیے انسانوں کو واقعتاً قتل کر کے فلمیں (Snuff movies) بنائی جاتی ہیں۔ اگر یہ نہ مانا جائے کہ برائی کی قوت انسان کو اپنا آلہ کار بنا کر یہ کام کراتی ہے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ سب کچھ انسان کی اپنی فطرت میں شامل ہے۔ مسلمانوں کو یہی بتایا گیا ہے کہ برائی کی ان قوتوں سے اللہ کی پناہ حاصل کریں۔

(Medicine of Prophet by Ibn- Qayyim Al-Jauziyah, footnote:157)

رسول اللہ ﷺ نے اس غرض سے بہت سی دعائیں بتائی اور مانگی ہیں۔ ان دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے: [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ، وَمِنْ كُلِّ غِيٍّ لَاقَةٍ] (صحیح البخاری، احادیث الأنبياء، باب: ۱۰، حدیث: ۳۷۱، ابو داؤد، حدیث: ۴۷۷۷) رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی حکم ہے کہ جس کسی کی نظر لگ جاتی ہو وہ اچھی چیز یا انسان کو دیکھتے ہی اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ (موطأ امام مالک، کتاب العین، باب الوضوء من العین) اگر کسی شخص پر نظر بد کے اثرات شدید ہوں تو اس کا علاج یہ بتایا گیا ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو وہ وضو کرے اور تہہ بند وغیرہ کا وہ حصہ جو کمر کے ساتھ لگا ہوتا ہے اسے دھوے۔ (فتح الباری، کتاب الطب، باب العین حق) اور یہ مستعمل پانی متاثرہ شخص پر پھینکا جائے۔ (موطأ حوالہ مذکور) ابو داؤد کی یہ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے لیکن اس کی مؤید صحیح روایتیں موجود ہیں جس طرح کہ موطأ کی روایت جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔

یہ ایک روحانی علاج ہے۔ یہ کیسے کامیاب ہوتا ہے اس کا جاننا ضروری نہیں لیکن اتنی بات سمجھی جاسکتی ہے کہ وضو کے ذریعے سے انسان کو عمدتاً خرابی سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ ان منفی امور کے نتائج بد سے پناہ حاصل کرنے کا ایک طریق ہے کہ جس کی نظر لگ گئی اس نے جب خود وضو کے ذریعے سے



۲۷- کتاب الطب مريض عورت سے مباشرت کے احکام و مسائل

ان امور سے پناہ حاصل کی اور وضو کے پانی نے ان کا ازالہ کر دیا تو جس دوسرے انسان پر اس کے منفی جذبے کا اثر ہوا ہو اگر وہ اپنے اوپر یہی پانی گرا لے تو یہ اثر بدرجہ اولیٰ زائل ہو جائے گا۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ فِي الْغَيْلِ باب: ۱۶- دودھ پلاتی عورت سے مباشرت کا مسئلہ (التحفة ۱۶)

۳۸۸۱- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغَيْلَ يُذْرِكُ الْفَارِسَ قَيْدَ غَيْرِهِ عَنْ فَرَسِهِ».

۳۸۸۱- حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اپنی اولادوں کو مخفی طریقے سے قتل مت کرو۔ بلاشبہ دودھ پینے کے ایام میں عورت سے مباشرت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بچہ (بڑا ہو کر جب گھڑ سواری کرتا ہے تو) گھوڑے سے گر جاتا ہے۔“

🌞 **ملاحظہ:** یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کے بالقابل درج ذیل حدیث صحیح ہے۔ یعنی یہ اثر ہونا کوئی ضروری نہیں ہے اس لیے شرعاً اس کی کوئی ممانعت نہیں۔

۳۸۸۲- حَدَّثَنَا الْقُعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ جَدَامَةِ الْأَسَدِيَّةِ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغَيْلَةِ حَتَّى دُكِرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَفَارِسَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا يَصُرُّ أَوْلَادَهُمْ».

۳۸۸۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت جد امہ اسدیہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میرا ارادہ ہوا کہ دودھ پلانے کے ایام میں مباشرت سے منع کر دوں مگر مجھے یاد دلایا گیا کہ رومی اور فارسی لوگ ایسا کرتے ہیں مگر ان کے بچوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے۔“

قال مَالِكٌ: الْغَيْلَةُ: أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرَضِعُ.

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: غیلہ یہ ہے کہ جس زمانے میں عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اس کا شوہر اس

۳۸۸۱- تخریج: [ضعیف] أخرجه ابن ماجه، النکاح، باب الغیل، ح: ۲۰۱۲ من حدیث مهاجر بہ، وصححه ابن حبان، ح: ۱۳۰۴ * مهاجر وثقه ابن حبان وحده.

۳۸۸۲- تخریج: أخرجه مسلم، النکاح، باب جواز الغيلة وهي وطئ المرضع وكراهة العزل، ح: ۱۴۴۲ من حدیث مالک بہ، وهو في الموطأ (يحيى) ۶/ ۶۰۷، ۶۰۸.

سے مباشرت کرے۔

☀️ فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایام رضاعت میں بیوی سے ہم بستری کرنا جائز ہے۔

باب: ۱۷- تعویذ گندے لٹکانا

(المعجم ۱۷) - بَابُ: فِي تَغْلِيْقِ

التَّمَائِمِ (التحفة ۱۷)

۳۸۸۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”دم جھاڑ گندے منکے اور جادو کی چیزیں یا تحریریں شرک ہیں۔“ ان کی اہلیہ نے کہا: آپ یہ کیوں کر کہتے ہیں؟ اللہ کی قسم! میری آنکھ درد کی وجہ سے گویا نکل جاتی تھی تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی اور وہ مجھے دم کرتا تھا۔ جب وہ دم کرتا تو میرا درد رک جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ شیطان کی کارستانی ہوتی تھی۔ وہ تیری آنکھ میں اپنی انگلی مارتا تھا تو جب وہ (یہودی) دم کرتا تو (شیطان) باز آ جاتا تھا۔ حالانکہ تجھے یہی کچھ کہنا کافی تھا جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے: [أَذْهَبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، أَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءَ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا] ”اے لوگوں کے رب! دکھ دور کر دے“ شفا عنایت فرما تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کہیں کوئی شفا نہیں ایسی شفا عنایت فرما جو کوئی دکھ باقی نہ رہنے دے۔“

۳۸۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ:

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ ابْنِ أَخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الرُّفْيَ وَالتَّمَائِمَ وَالتَّوَلَّةَ شِرْكٌ». قَالَتْ قُلْتُ: لِمَ تَقُولُ هَذَا، وَاللَّهِ! لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ، فَكُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُودِيِّ يَرْقِيَنِي، فَإِذَا رَقَانِي سَكَنْتُ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّمَا ذَلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُّهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَذْهَبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، أَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءَ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا».

☀️ فوائد و مسائل: ① ”رقية“ یعنی دم جھاڑ پھونک جو کفریہ اور شرکیہ کلمات پر مشتمل ہوں کرنا کرنا حرام اور شرک ہے البتہ قرآن کریم کی آیات اور مسنون دعاؤں سے دم کرنا سنت اور باعث اجر ہے۔ نیز ایسے کلمات جن میں شرک و کفر کا کوئی شک شبہ نہ ہو اور تجربے سے مفید ثابت ہوئے ہوں ان سے دم کرنا جائز ہے۔ ② [التمائم جمع

۳۸۸۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الطب، باب تعليق التمائم، ح: ۳۵۳۰ من حديث الأعمش به، وهو مدلس وعمن، وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن حبان، ح: ۱۶۱۲، والحاكم ۴/ ۴۱۷، ۴۱۸.

تمیمہ: وہی خرزات کانت العرب تعلّقها علی أولادهم یتقون بها العین فی زعمهم] (النهاية لابن الأثير ج: ۱) ”یعنی وہ منکے جو عرب لوگ اپنے بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے پہناتے تھے تمیمہ اور تمام کہلاتے ہیں۔“ اس معنی میں وہ کوڑیاں، منکے، پتھر، لوہا، جھلے، انگوٹھیاں، لکڑی اور دھاگے وغیرہ سب چیزیں شامل ہیں جو جاہل لوگ بغرض علاج پہنتے پہناتے ہیں۔ اس میں وہ تعویذات بھی آتے ہیں جو کفریہ، شرکیہ اور غیر شرعی تحریروں پر مشتمل ہوں، لیکن ایسے تعویذات جو آیات قرآنیہ اور مسنون دعاؤں پر مشتمل ہوں انہیں ”تمیمہ“ کہنا قرآن و سنت کی ہنک ہے۔ اس پاکیزہ کلام کو یہ برانام دینا ناروا غلو ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ قرآن کریم یا دعائیں لکھ کر لٹکانا رسول اللہ ﷺ سے کسی طرح ثابت نہیں حالانکہ اس دور میں کاغذ، قلم، سیاہی اور کاتب بھی مہیا تھے اور مریض بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آتے تھے مگر آپ نے کبھی کسی کو یہ طریقہ علاج ارشاد نہیں فرمایا۔ آپ نے انہیں دم کیا یا مختلف اذکار بتائے یا کوئی مادی علاج تجویز فرمادیا۔ آیات یا دعاؤں کو بطور تعویذ لٹکانا بعد کی بات اور اختلافی مسئلہ ہے۔ (ابن قیم: الطب النبوی، الرقیۃ) علمائے سنت کا ایک گروہ اس کا قائل و فاعل رہا ہے اور دوسرا انکاری۔ (ملاحظہ ہو آئندہ حدیث ۳۸۹۳) علمائے راسخین کی اور ہماری ترجیح یہی ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے۔ مگر کلام اللہ یا مسنون دعاؤں کو ”تمیمہ“ جیسا برانام دینا بہت بڑا ظلم ہے۔ ⑤ [تَوَلَّۃٌ] محبت کے ٹوٹنے، تعویذ اور گنڈے جادو کی قسم ہیں اور شرک ہیں۔ ⑥ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ شرکیہ و کفریہ طریقوں سے لوگوں کو جو فائدہ ہوتا ہے وہ درحقیقت شیطانی اثر ہوتا ہے۔ ⑦ واجب ہے کہ ہر مسلمان ایمان و یقین کے ساتھ مسنون اعمال اختیار کرے اور یقین رکھے کہ جلد یا بدیر شفا ہو جائے گی۔ اگر نہ ہو تو وقت نظر سے اپنا جائزہ لے کہ دعا قبول نہ ہونے کا کیا سبب ہے اور پھر صبر سے بھی کام لے اور اللہ کے ہاں اجر اور رفع درجات کا امیدوار رہے۔

۳۸۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ دَاوُدَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ
حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ
حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا رُقِيَّةَ إِلَّا
مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ».

فائدہ: دیگر صحیح روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ دم جھاڑ نظر بد، بخاریا زہریلے ڈنک میں ہے۔ نیز صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دم جھاڑ جو اسمائے الہی اور مسنون دعاؤں میں سے ہوں، کبھی امراض میں مفید ہوتے ہیں۔ بد نظری اور زہریلے ڈنک میں ان کی اہمیت اور تاثیر زیادہ ہوتی ہے۔

۳۸۸۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرخصة في ذلك، ح: ۲۰۵۷ من حديث حصين به، والحدیث صحیح موقوفاً و مرفوعاً.

۲۷- کتاب الطب

دم جھاڑ سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱۸) - بَابُ: فِي الرُّقَى

باب: ۱۸- دم جھاڑ کا بیان

(التحفة ۱۸)

۳۸۸۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ السَّرْحِ - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ - وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ: مُحَمَّدٌ بْنُ يُونُسَ - ابْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ثَابِتِ ابْنِ قَيْسٍ - قَالَ أَحْمَدُ: وَهُوَ مَرِيضٌ - فَقَالَ: «اُكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ»، ثُمَّ أَخَذَ تُرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي قَدَحٍ ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

48

۳۸۸۵- جناب یوسف بن محمد یا محمد بن یوسف بن ثابت بن قیس بن شماس اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے..... احمد نے کہا: جبکہ وہ مریض تھے..... تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: [اُكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ] ”اے لوگوں کے پالنے والے! اس تکلیف کو ثابت بن قیس بن شماس سے دور فرما دے۔“ پھر آپ نے وادی بطنان کی مٹی لی اسے ایک پیالے میں ڈالا پھر اس پر پانی پھونک کر ڈالا اور پھر اسے اس پر چھڑک دیا۔

قال أَبُو دَاوُدَ: قَالَ ابْنُ السَّرْحِ: يُونُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ الصَّوَابُ. امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا: ابن السرح نے راوی کا نام یوسف بن محمد ذکر کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

☀️ ملحوظہ: یہ روایت پانی وغیرہ پر دم کرنے کے لیے بطور دلیل پیش کی جاتی ہے۔ ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے لیکن یوسف بن محمد کو ان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔

۳۸۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: ۳۸۸۶- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۳۸۸۵- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۸۵۶، ۱۰۸۸۹، وعمل اليوم والليلة، ح: ۱۰۴۰، ۱۰۱۷ من حديث عبد الله بن وهب به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۱۸ * يوسف بن محمد لم يوثقه غير ابن حبان.

۳۸۸۶- تخريج: أخرجه مسلم، السلام، باب: لا بأس بالرقى ما لم يكن فيه شرك، ح: ۲۲۰۰ من حديث عبد الله بن وهب به.

۲۷- کتاب الطب دم جھاڑ سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ: «اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًَا».

کہ ہم جاہلیت میں دم جھاڑ کیا کرتے تھے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے دم مجھے بتاؤ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ شرک نہ ہو۔“

فائدہ: ایسے دم جن کے الفاظ مفہوم و معنی میں واضح ہوں، شرک کا شائبہ نہ ہو اور تجربے سے مفید ثابت ہوئے ہوں تو ان سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے۔

۳۸۸۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْمِصْبِصِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنْ الشَّافِعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي: «أَلَا تَعْلَمِينَ هَذِهِ رُقِيَّةُ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ».

۳۸۸۷- حضرت شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”تم اسے نملہ (بچوں کی پسلیوں پر نکلنے والی پھنسیوں) کا دم کیوں نہیں سکھا دیتی ہو جیسے کہ اسے لکھنا سکھایا ہے۔“

نوائد و مسائل: ① یہ دم کیا تھا؟ کسی مستند حدیث میں اس کے الفاظ نقل نہیں ہوئے۔ تاہم اس سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی دم تجربے سے مفید ثابت ہو چکا ہو اور اس میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں اور ان کا معنی و مفہوم واضح ہو تو اس دم کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم۔ ② عورتوں کو لکھنا پڑھنا سیکھنا کھانا جائز ہے۔

۳۸۸۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

۳۸۸۸- جناب سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم

۳۸۸۷- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۳۷۲/۶ عن علي بن مسهر، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۵۴۳ من حديث عبد العزيز بن عمر به، وللحديث طرق أخرى عند النسائي في الكبرى، ح: ۷۵۴۲، والحاكم: ۴/۱۴۴ وغيرهما.

۳۸۸۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۸۶/۳، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۰۸۶، ۱۰۸۷۳، وعمل اليوم والليلة، ح: ۲۵۷، ۱۰۳۴ من حديث عبد الواحد به، وصححه الحاكم: ۴/۴۱۳، ووافقه الذهبي، ولبعض الحديث شواهد * الراباب حديثها حسن على الراجح.

۲۷- کتاب الطب

الْوَاحِدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي جَدَّتِي الرَّبَابُ قَالَتْ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ: مَرَرْتُ بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاعْتَسَلْتُ فِيهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا، فَتُبِّحِي ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّدُ» - قَالَتْ - فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي: وَالرُّفَى صَالِحَةٌ فَقَالَ: «لَا رُقِيَّةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدَغَةٍ».

دم جھاڑے متعلق احکام و مسائل
ایک ندی کے پاس سے گزرے تو میں اس میں داخل ہو گیا اور غسل کیا۔ باہر نکلا تو بخار چڑھا ہوا تھا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی گئی تو آپ نے فرمایا: ”ابو ثابت کو کہو کہ اسے دم کر دے۔“ (رباب کہتی ہے) کہ میں نے (سہل بن حنیف سے) عرض کیا: آقا! کیا دم مفید ہوتے ہیں؟ فرمایا: ”دم بد نظری سانپ کے کاٹے اور بچھو کے ڈنک ہی میں مفید ہوتے ہیں۔“

قال أَبُو دَاوُدَ: الْحُمَةُ مِنَ الْحَيَاتِ وَمَا يَلْسَعُ.
امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: [الْحُمَةُ] کا لفظ سانپ اور ہر ڈسنے والے موذی جانور پر بولا جاتا ہے۔

🌞 **نوٹ:** بقول صاحب بذل الجود [قَالَتْ فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي] کے جملے میں ”قَالَتْ“ کا لفظ کسی ناخ کی غلطی ہے اور روایت موطا مالک راجح یہ ہے کہ حضرت سہل کو عامر بن ربیع کی نظر لگی تھی تو ان سے ان کے وضو کا پانی لے کر ان پر چھڑکا گیا تھا۔ (موطا امام مالک، العین، باب الوضوء من العین)

۳۸۸۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيجٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ الْعَبَّاسُ: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا رُقِيَّةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ يَرْقَأُ»

۳۸۸۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دم ان چیزوں ہی سے ہوتا ہے بد نظری، زہریلے جانور کے ڈنک اور بہتے خون سے۔“

لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ، وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ.
عباس (عبری) نے ”بد نظری“ کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس حدیث کے الفاظ سلیمان بن داؤد کے ہیں۔

۳۸۸۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم في المستدرک: ۴/ ۴۱۳ من حديث شريك القاضي به، وعن مع ذلك صححه الحاكم على شرط مسلم، وللحديث شاهد ضعيف عند ابن أبي شيبة: ۷/ ۳۹۳، وانظر الحديث المتقدم: ۳۸۸۴.

۲۷- کتاب الطب دم جھاڑ سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فائدہ: ”بتے خون سے دم“ کا مفہوم یہ ہے کہ جاری خون رک جاتا ہے۔ امام سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس عبارت میں گویا سوال کا جواب ہے کہ دم کے بعد کیا ہوگا تو اس کا جواب یوں دیا کہ ”بہتا خون رک جائے گا۔“ (عون المعبور)

(المعجم ۱۹) - بَابُ: كَيْفَ الرُّقَى
(التحفة ۱۹)

۳۸۹۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جناب ثابت بنانی سے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ کا (سکھایا ہوا) دم نہ کروں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے کہا: [اللَّهُمَّ! رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَأْسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا] ”اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے دکھوں کے دور کرنے والے! اشفا عنایت فرما تو ہی شافی ہے تیرے سوا کوئی شفا نہیں دے سکتا“ اسے شفا دے ایسی شفا جو کوئی بیماری نہ رہنے دے۔“

۳۸۹۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ يَعْنِي لِثَابِتٍ: أَلَا أَرْفِقُكَ بِرُقِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَقَالَ: «اللَّهُمَّ، رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا».

۳۸۹۱- حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ مجھے بڑا سخت درد ہو رہا تھا قریب تھا کہ مجھے ہلاک کر دے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”درد کی جگہ پر سات بار اپنا داہنا ہاتھ پھیرو اور یوں کہو: اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أُجِدُّ“ میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس تکلیف سے جس میں میں مبتلا ہوں۔“ چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ نے میری تکلیف دور کر

۳۸۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ السَّلْمِيُّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ: أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: عُثْمَانُ: وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يَهْلِكُنِي قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «امْسَحْهُ بِبِمِصْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ

۳۸۹۰- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب رقية النبي ﷺ، ح: ۵۷۴۲ عن مسدد به.

۳۸۹۱- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الطب، باب: كيف يدفع الوجع عن نفسه، ح: ۲۰۸۰ من حديث مالك به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۴۲/۲، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۵۲۲ من حديث يزيد بن خصيفة، ومسلم، ح: ۲۲۰۲ من حديث نافع بن جبير به.

۲۷- کتاب الطب

دم چھڑے متعلق احکام و مسائل

دی۔ تب سے میں اپنے گھر والوں اور دوسروں کو یہ دم بتاتا آ رہا ہوں۔

مَا أَجِدُ قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ، فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي، فَلَمْ أَزَلْ أَمُرُّ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ.

۳۸۹۲- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں

۳۸۹۲- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ

نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”تم میں

مَوْهَبِ الرَّمْلِيِّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ [زِيَادَةَ]

سے جس کو کوئی تکلیف ہو جائے یا اس کا بھائی بیمار ہو

ابن مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ،

جائے تو اسے یوں دم کرے [رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي

عَنْ فَصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ:

السَّمَاءِ تَقْدَسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ اشْتَكَى

وَالْأَرْضِ، كَمَا رَحِمْتِكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ

مِنْكُمْ شَيْئًا أَوْ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ: رَبَّنَا اللَّهُ

رَحِمْتِكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا

الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقْدَسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي

أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَ

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا رَحِمْتِكَ فِي

شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ] ”ہمارا رب

السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحِمْتِكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ

اللہ ہے جو آسمان میں ہے۔ (اے اللہ!) تیرا نام مقدس

لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ،

ہے آسمان اور زمین میں تیرا حکم نافذ ہے تیری رحمت

أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِنْ

جس طرح آسمان میں (عام) ہے زمین میں بھی (عام)

شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ، فَيَبْرَأُ.

کر دے ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر دے تو پاک

لوگوں کا رب ہے اپنی رحمت اور شفا کا ایک حصہ اس

بیماری پر نازل فرما دے۔“ تو وہ شفا پا جائے گا۔“

ملفوظ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دم کے بارے میں اور بہت سی صحیح احادیث میں مسنون دم موجود ہیں اور

خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں لہذا یہ کوشش کی جائے کہ مریض پر وہی کچھ دم کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ سے

ثابت ہو۔ تاہم معنی کے لحاظ سے اس روایت کے الفاظ اچھے ہیں۔

۳۸۹۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

۳۸۹۳- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ

۳۸۹۲- تخریج: [سناده ضعیف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۸۷۷، وعمل اليوم والليلة، ح: ۱۰۳۸ من

حديث الليث بن سعد به * زيادة بن محمد منكر الحديث (تقريب)، وأخطأ الحاكم فذكره في المستدرک:

۳۸۹۲/۱ و ۲۱۸، ۲۱۹، ورد عليه الذهبي.

۳۸۹۳- تخریج: [سناده ضعیف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب دعاء الفرع في النوم... الخ، ح: ۳۵۲۸ من

حديث محمد بن إسحاق به، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم ۵۴۸/۱ * محمد بن إسحاق مدلس وعنعن.

اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ڈر یا گھبراہٹ کے موقع پر انہیں یہ کلمات سکھایا کرتے تھے: [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ] ”میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی ناراضی سے اس کے بندوں کی شرارتوں سے شیطانوں کے دوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔“ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے سمجھ دار بچوں کو یہ کلمات سکھایا کرتے تھے اور جو نا سمجھ ہوتے انہیں لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے۔

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ» وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ.

🌟 فائدہ: ہمارے فاضل محقق نے اس روایت کو سنداً ضعیف کہا ہے تاہم شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ اس روایت میں دعا کے کلمات حسن درجہ کے ہیں البتہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا عمل کہ وہ اسے لکھ کر بچوں کے گلوں میں ڈال دیا کرتے تھے۔ ضعیف ہے۔ دیکھیے: (ضعیف سنن ابی داود) اس لیے اس سے گلے وغیرہ میں تعویذ لگانے کے جواز پر استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

۳۸۹۴- جناب یزید بن ابوعبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ (بن اکوع) رضی اللہ عنہ کی چنڈی پر تلوار لگنے کا نشان دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا نشان ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ مجھے خیر کے روز لگی تھی اور لوگ کہنے لگے کہ سلمہ تو گیا! تو مجھے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے مجھ پر تین بار پھونک ماری (جس میں ہلکا سا لعاب وہن بھی تھا) تو اس کے بعد سے اب تک مجھے اس کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

۳۸۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ: أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ؟ فَقَالَ: أَصَابَتْهُ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ فَأَتَى بِي النَّبِيُّ ﷺ، فَنَفَثَ فِي ثَلَاثِ نَفَثَاتٍ، فَمَا اسْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

۳۸۹۵- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

۳۸۹۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

۳۸۹۴- تخریج: أخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة خيبر، ح: ۴۲۰۶ عن مكِّي بن إبراهيم به.

۳۸۹۵- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب رقية المريض بالمعوذات والنفث، ح: ۲۱۹۴ عن زهير بن حرب ۴۰

۲۷- کتاب الطب

دوم جہاز سے متعلق احکام و مسائل

کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو نبی ﷺ اپنا لعاب لیتے پھر اسے مٹی لگاتے اور یوں فرماتے: «تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا» بِإِذْنِ رَبَّنَا [”مٹی ہماری زمین کی ہمارے ایک کے لعاب کے ساتھ شفا پائے ہمارا مریض ہمارے رب کے حکم سے۔“]

وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ لِلْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى، يَقُولُ [ﷺ] بِرِيقِهِ، ثُمَّ قَالَ بِهِ فِي التُّرَابِ: «تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبَّنَا».

🌞 فوائد و مسائل: ① صحیح بخاری میں اس دعا کی ابتدا میں [بسم اللہ] کا لفظ آیا ہے۔ جب کہ [بِرِيقَةٍ] کے بجائے [وَرِيقَةٍ] کا لفظ آیا ہے۔ (صحیح البخاری، الطب، حدیث: ۵۷۳۶) ② علامہ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دم کرنے والا اپنی انگلی اپنے لعاب سے تر کر کے اس پر مٹی لگالے اور پھر تکلیف والی جگہ پر یا مریض پر پھیرے اور یہ کلمات کہتا جائے۔



54

۳۸۹۶- جناب خارجہ بن حلت تمیمی اپنے چچا (علاقہ بن صحرار سلیطی التمیمی رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا۔ پھر واپس لوٹے تو ایک قوم کے پاس سے گزرے ان کے ہاں ایک مجنون آدمی تھا جو زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے گھر والوں نے ان سے کہا: تحقیق ہمیں خبر ملی ہے کہ تمہارا یہ صاحب (رسول اللہ ﷺ) خیر کے ساتھ آیا ہے۔ تو کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس سے تم اس کا علاج کر دو؟ چنانچہ میں نے اس کو سورۃ فاتحہ سے دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر انہوں نے مجھے سوکھریاں دیں تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر دی۔ آپ نے پوچھا: ”کیا بس یہی؟“ مسدود نے دوسرے موقع پر

۳۸۹۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوْتَقٍ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ أَهْلُهُ: إِنَّا حُدِّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تَدَاوُونَهُ فَرَقِيَّتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ، فَأَنْتَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «هَلْ إِلَّا هَذَا». وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: «هَلْ قُلْتُ غَيْرَ هَذَا؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: «حُذْمَا فَلَعَمْرِي لِمَنْ أَكَلَّ

❧ والبخاري، الطب، باب رقية النبي ﷺ، ح: ۵۷۴۵ من حديث سفیان بن عیینة به.

۳۸۹۶- تخریج: [إسناده حسن] تقدم، ح: ۳۴۲۰، وأخرجه أحمد: ۲۱۰/۵ عن يحيى القطان به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، وانظر الحديث الآتي.

۲۷- کتاب الطب

دم جھاڑ سے متعلق احکام و مسائل

بِرْفِیَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتُ بِرْفِیَّةٍ حَقًّا۔

کہا: ”کیا تم نے اس کے علاوہ بھی کچھ پڑھا تھا؟“ میں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”لے لو۔“ قسم میری عمری! لوگ باطل دم جھاڑ سے کھاتے ہیں جبکہ تم ایسے دم سے کھا رہے ہو جو حق ہے۔“

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا اپنی عمری قسم کھانا آپ کی خصوصیت ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ (الحجر: ۷۲) ”تیری عمری قسم! وہ تو اپنی بدمستی میں سرگردان ہیں۔“ تفصیل کے لیے گزشتہ حدیث: ۳۴۲۰ کے فوائد و مسائل ملاحظہ ہوں۔

۳۸۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ قَالَ: فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غَدَوَةٌ وَعَشِيَّةٌ كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بَرَأْفَهُ ثُمَّ تَفَلَّ فَكَأَنَّمَا أُشِيطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُسَدِّدٍ۔

۳۸۹۷- جناب خارجہ بن صلت اپنے چچا (حضرت علاقہ بن صحار سلطی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے (اور ایک مریض کو) تین دن تک صبح و شام سورۃ فاتحہ سے دم کرتے رہے۔ جب وہ اسے پوری پڑھ لیتے تو اپنا لعاب جمع کر کے مریض پر پھونک دیتے۔ اس سے وہ گویا اپنے بندھن سے کھل گیا۔ اس پر ان لوگوں نے ان کو کچھ مال دیا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے..... اور پھر مذکورہ بالا حدیث مسدد کی مانند روایت کیا۔

فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اسلام لانے کے بعد پہلے ہی دن سے اپنے رزق میں حلال حرام کے امتیاز کا داعیہ اور جذبہ پیدا ہو جاتا تھا۔ اور وہ اس میں انتہائی احتیاط کرتے تھے اور یہی چیز دعاؤں کی قبولیت و تاثیر کا انتہائی اہم عنصر ہے۔

۳۸۹۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ

۳۸۹۸- جناب سہیل بن ابوصالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے قبیلۃ اسلم کے ایک شخص سے سنا اس نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے صحابہ میں سے

۳۸۹۷- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۳۴۲۰۔

۳۸۹۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۴۳۰، وعمل اليوم والليلة، ح: ۵۹۴ من حديث زهير، وأحمد: ۴۴۸/۳ من حديث سهيل به، وله طريق آخر في الموطأ (يحيى): ۹۵۱/۲۔

۲۷- کتاب الطب - دم بھاڑ سے متعلق احکام و مسائل

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِدُعْتِ اللَّيْلَةِ فَلَمْ أَنْمَ حَتَّى أَصْبَحْتُ. قَالَ: «مَاذَا؟» قَالَ: عَقَرْتُ. قَالَ: «أَمَّا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ حِينَ أُمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.»

ایک صحابی آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آج رات ڈنک لگنے کی وجہ سے میں صبح تک سو نہیں سکا ہوں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تھا؟“ اس نے بتایا کہ بچھو تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تم شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتے: [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ] ”میں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے۔“ تو تمہیں ان شاء اللہ کوئی ضرر نہ پہنچتا۔“

🌞 فائدہ: اصل شرعی اور مسنون ”تعویذ“ یہی اذکار ہیں جو بندے کو اپنے رب سے جوڑ دیتے ہیں اور انسان اپنے اللہ کی حفاظت اور امان میں آجاتا ہے۔ ان میں بنیادی بات ایمان، یقین، رزق حلال اور صدق مقال ہے۔ اور یہ تعویذ صبح و شام دونوں وقت پابندی سے پڑھنا چاہیے اور بچوں پر دم کرنے چاہئیں، لکھ کر لٹکانے کا رواج بہت بعد میں ہوا ہے۔ عہد خیر القرون میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔



۳۸۹۹- حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَارِقٍ يَعْنِي ابْنَ مُحَاثِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِلَدِيغٍ لَدَعَتْهُ عَقْرَبٌ قَالَ: فَقَالَ: «لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يُلْدَغْ أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ.»

۳۸۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جسے بچھونے ڈنک مارا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اگر اس نے [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ] کے کلمات پڑھے ہوتے تو اسے ڈنک نہ لگتا“ یا فرمایا: ”اسے دکھ نہ پہنچتا۔“ (اس دعا کا معنی اوپر ذکر ہو چکا ہے)

۳۹۰۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ

۳۹۰۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب نبی ﷺ کا ایک گروہ ایک سفر میں تھا کہ

۳۸۹۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۴۳۵، وعمل اليوم والليلة، ح: ۵۹۹ من حديث بقية به، ورواه يونس وابن أخي الزهري عن الزهري به، وهو صرح بالسماع (الكبرى، ح: ۱۰۴۳۴)، وعمل اليوم والليلة، ح: ۵۹۸.

۳۹۰۰- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۳۴۱۸.

دم جھاڑ سے متعلق احکام و مسائل

انہوں نے ایک عرب قبیلہ کے پاس پڑاؤ کیا۔ ان لوگوں میں سے کسی نے کہا: ہمارے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے تو تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے جو ہمارے اس آدمی کے لیے مفید ہو؟ صحابہ میں سے کسی ایک نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! میں دم کیا کرتا ہوں، لیکن بات یہ ہے کہ ہم نے تم لوگوں سے مہمانی طلب کی تھی تو تم نے انکار کر دیا تھا۔ سو میں بھی دم نہیں کروں گا حتیٰ کہ تم مجھے اس کا عوض دو۔ چنانچہ انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ دینا تسلیم کیا، تو وہ اس کے پاس گئے اور اس پر سورہ فاتحہ سے دم کیا۔ اس اثنا میں وہ اس پر لعاب بھی پھونکتے جاتے تھے حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو گیا گویا کہ بندھن سے کھل گیا ہو۔ چنانچہ ان لوگوں نے عوضانہ جو طے کیا تھا پورے کا پورا دے دیا، تو ساتھیوں نے کہا: اسے آپس میں تقسیم کر لو۔ مگر دم کرنے والے نے کہا: نہیں، تقسیم مت کرو حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچیں گے اور آپ سے مشورہ کریں گے۔ چنانچہ وہ اگلی صبح رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں کہاں سے خبر ملی تھی کہ یہ دم ہے؟ تم نے خوب کیا، انہیں آپس میں تقسیم کر لو اور میرا حصہ بھی رکھو۔“

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ؛ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ انْطَلَقُوا فِي سَفَرَةٍ سَافَرُواهَا فَتَزَلُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْبَاءِ الْعَرَبِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغٌ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَنَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: نَعَمْ وَاللَّهِ! إِنِّي لِأَرْقِي وَلَكِنْ اسْتَصَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُصَيِّقُونَا، مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا، فَجَعَلُوا لَهُ قُطِيعًا مِنَ الشَّاءِ، فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ أُمَّ الْكِتَابِ وَيَتَقَلُّ حَتَّى بَرَأَ كَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ. قَالَ: فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ. فَقَالُوا: اقْتَسِمُوا. فَقَالَ الَّذِي رَقَى: لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَنَسْتَأْذِنَهُ، فَعَدُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ، أَحْسَنْتُمْ، اقْتَسِمُوا، وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسْهُمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مسافر مہمان کی ضیافت واجب ہے بالخصوص جہاں اور وسائل مہیا نہ ہوں۔ ② مشرک کا علاج اور اسے دم کرنا جائز ہے۔ ③ اگر کوئی حق ضیافت سے بخل کرے تو اس سے اپنا حق وصول کر لینا جائز ہے۔ (جیسے کہ گزشتہ احادیث: ۳۷۸ وغیرہ میں گزرا ہے)۔ ④ دم کرنے کے لیے معاوضہ طے کر لینا جائز ہے۔ ⑤ مشکوک رزق سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ ⑥ سورہ فاتحہ ایک شاندار تیر بہدف دم ہے۔ اس سورت کو سورہ شفا بھی کہتے ہیں۔ ⑦ دم کا تعلق دم کرنے والے کے ایمان، یقین اور عزیمت سے ہے اور اسی طرح دم کروانے والا بھی۔ اس لیے اگر اجتہادی اور قیسی دم جھاڑ شرعی اصول و ضوابط کے منافی نہ ہوں تو اس سے استفادہ میں کوئی حرج نہیں۔

۲۷- کتاب الطب

۳۹۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا: إِنَّا أَنْبِئْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ، فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقِيَّةٍ، فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهَا فِي الْفُيُودِ. قَالَ: فَقُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: فَجَاؤُوا بِمَعْتُوهُ فِي الْفُيُودِ قَالَ: فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غَدُوَّةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمْتُهَا أَجْمَعُ بِرَأْفِي ثُمَّ أَثْقُلُ. قَالَ: فَكَأَنَّمَا نُشِطُ مِنْ عِقَالٍ. قَالَ: فَأَعْطَوْنِي جُعْلًا. فَقُلْتُ: لَا، حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «كُلُّ فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بِرُقِيَّةً حَقًّا».



۳۹۰۲- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَكَى يَمْرَأَةً فِي نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَيَنْفُثُ،

۳۹۰۱- جناب خارجہ بن صلت تمیمی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے روانہ ہوئے اور ایک عرب قبیلہ کے ہاں پڑاؤ کیا۔ انہوں نے کہا: تحقیق ہمیں خبر ملی ہے کہ تم اس آدمی کے پاس سے کوئی خیر لے کر آئے ہو تو کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دم ہے کہ ہمارے ہاں ایک مجنون ہے جو زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ چنانچہ وہ اس مجنون کو زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا لے آئے۔ میں اس پر تین روز تک صبح شام سورۃ فاتحہ پڑھتا رہا۔ جب میں سورت مکمل کرتا تو اپنا لعاب جمع کرتا اور اس پر پھونک دیتا تھا۔ اس نے کہا: پھر گویا کہ وہ اپنے بندھن سے کھل گیا۔ اور انہوں نے مجھے اس کا عوضانہ دیا۔ میں نے کہا: نہیں، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھا لو۔ میری عمر کی قسم! لوگ تو باطل دموں کا عوض کھاتے ہیں اور تم حق دم کا بدل کھا رہے ہو۔“

۳۹۰۲- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہو جاتے تو معوذات ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک

۳۹۰۱- [تخریج: حسن] تقدم، ح: ۳۸۹۷، ۳۴۲۰، وأخرجه أحمد: ۵/۲۱۱، ح: ۲۲۱۸۰ عن محمد بن جعفر به، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۸۷۱، وفي عمل اليوم والليلة، ح: ۱۰۳۲.

۳۹۰۲- [تخریج: أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ح: ۵۰۱۶، ومسلم، السلام، باب رقية المريض بالمعوذات والنفس، ح: ۲۱۹۲ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۲/۹۴۲، ۹۴۳.

۲۷- کتاب الطب کزور کو موٹا کرنے کی تدبیر کا بیان

فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ لِيْتَهُ - پھر جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں انہیں آپ پر پڑھتی اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے جسم پر پھیرتی اس امید سے کہ ان میں برکت ہے۔

🌅 فوائد و مسائل: ① قرآن کریم روحانی اور عقیدے کی بیماریوں کی شفا ہونے کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں کی بھی شفا ہے۔ ② حدیث میں مذکور برکت قراءت قرآن یا رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک کی ہے یا دونوں ہی مراد ہو سکتی ہیں۔ ③ بیوی اپنے شوہر کو دم کر سکتی ہے۔ ④ اگر کوئی عورت کسی غیر محرم مرد کو دم کرنے تو ہاتھ نہ پھیرے۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ فِي السُّمْنَةِ (التحفة ۲۰)

باب: ۲۰- کسی نحیف کو موٹا کرنے کی تدبیر

۳۹۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرَادَتْ أُمِّي أَنْ تُسَمِّنِّي لِذُخُولِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: فَلَمْ أَقْبَلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيدُ، حَتَّى أَطْعَمَنِي الْقَثَاءَ بِالرُّطْبِ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَأَحْسَنِ السَّمَنِ.

۳۹۰۳- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری والدہ نے چاہا کہ میں قدرے موٹی ہو جاؤں تاکہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے گھر بھیجا جاسکے۔ مگر مجھے ان کی حسب منشا کسی چیز سے فائدہ نہ ہوا حتیٰ کہ انہوں نے مجھے لکڑی اور کھجور ملا کر کھلائی تو اس سے میں خوب موٹی تازی ہو گئی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ...) كِتَابُ الْكَهَانَةِ وَالتَّطْيِيرِ (التحفة ...)

کہانت اور بدفالی سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۲۱) - بَابُ: فِي الْكُهَانِ (التحفة ۲۱)

باب: ۲۱- غیب کی باتیں بتانے والے
(کاہن) کے پاس جانا

۳۹۰۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کاہن کے پاس گیا جو غیب کی خبریں دیتا ہو اور پھر اس کی تصدیق کی یا اپنی بیوی کے پاس اس کے ایام حیض میں گیا یا اس کی دہر میں مباشرت کی تو وہ محمد ﷺ پر نازل کردہ دین سے بری ہوا۔“

۳۹۰۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَكِيمِ الْأَثَرَمِ، عَنْ أَبِي نَمِيمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَتَى كَاهِنًا» قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ: «فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ». ثُمَّ اتَّفَقَا «أَوْ أَتَى امْرَأَةً - قَالَ مُسَدَّدٌ: امْرَأَتَهُ - حَائِضًا، أَوْ أَتَى امْرَأَةً - قَالَ مُسَدَّدٌ: امْرَأَتَهُ - فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِيَءَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ».

🌞 نوائد و مسائل: ① کاہنوں یعنی مستقبل اور غیب کی خبریں بتانے والوں، نجومیوں، دست شناسوں اور اس قماش کے لوگوں کے پاس جانا ان سے خبریں دریافت کرنا اور پھر ان کی تصدیق کرنا حرام ہے۔ ② ایام حیض میں مباشرت حرام ہے ہاں اگر کسی کو اپنے اوپر ضبط ہو یا بڑی عمر کا آدی ہو تو اس کے لیے بیوی کے ساتھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ③ غیر فطری طریقے سے مباشرت بھی حرام ہے۔

۳۹۰۴- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، الطهارة، باب ماجاء في كراهية إتيان الحائض، ح: ۱۳۵ من حديث يحيى القطان به، وذكر كلاماً، ورواه ابن ماجه، ح: ۶۳۹ * حكيم الأثرم حسن الحديث، وللحديث شواهد عند مسلم، ح: ۲۲۳۰، والحاكم ۸/۱ وغيرهما.

-- کتاب الکھانة والتطير

(المعجم ۲۲) - باب: فِي النُّجُومِ
(التحفة ۲۲)

باب: ۲۲- علم نجوم کا بیان

۳۹۰۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے نجوم کا کوئی علم سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا، چنانچہ جو اس میں اپنا حصہ بڑھانا چاہتا ہے بڑھالے۔“

۳۹۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُسَدَّدُ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ أَقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السَّحَرِ زَادَ مَا زَادَ».

🌞 فائدہ: علم نجوم سے مراد وہ علم ہے جس کے ذریعے سے غیب کی خبریں اور اوقات کے سعد، نحس یا امور کے مفید یا غیر مفید وغیرہ ہونے کی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں وہ لوگ ان کے موثر ہونے کا اعتقاد بھی رکھتے تھے۔ حالانکہ نہ ان سے مستقبل کے حالات معلوم ہو سکتے تھے اور نہ وہ موثر ہی ہوتے تھے۔ اس لیے شریعت نے اس کہانت سے لوگوں کو روکا اور اس پر سخت وعید بیان فرمائی۔ تاہم اگر ستاروں کے ذریعے سے اوقات معلوم کیے جائیں یا راستے اور متیں متعین کی جائیں تو یہ بالاتفاق جائز ہے۔ حدیث کے آخری جملے میں تہدید اور انذار (ڈرانے) کا معنی ہے۔



۳۹۰۶- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحَدِيثِيَّةِ فِي أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «قَالَ: أَضْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي»

۳۹۰۶- حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام حدیبیہ میں ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب کہ رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟“ صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میرے بندوں میں سے کچھ مجھ پر ایمان لائے ہیں اور

۳۹۰۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب تعلم النجوم، ح: ۳۷۲۶ عن ابن أبي شيبه به، وهو في المصنف: ۴۱۴/۸.

۳۹۰۶- تخریج: أخرجه البخاري، الأذان، باب: يستقبل الإمام الناس إذا سلم، ح: ۸۴۶ عن القعني، ومسلم، الإيمان، باب بيان كفر من قال: مطرنا بالنوء، ح: ۷۱ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۱/۱۹۲.

کہانت اور بدفالی سے متعلق احکام و مسائل

کچھ کافر ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے یہ کہا کہ ہمیں اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ملی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لائے اور ستارے کے کافر ہوئے ہیں۔ اور جنہوں نے کہا کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے سے بارش ملی ہے تو وہ مجھ سے کافر ہوئے اور ستارے پر ایمان لائے۔“

-- کتاب الکھائۃ والتطیر

وَكَاذِبٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكُوكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكُوكَبِ.

نوائد و مسائل: ① ستاروں وغیرہ کو زمین یا مخلوق میں بذاتہ موثر سمجھنا شرک ہے۔ ② ہر قسم کے واقعات و حوادث صرف اور صرف اللہ عز وجل کی مشیت و ارادہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ ③ داعی حق، مرشد اور استاذ کو چاہیے کہ عوام کو واقعات عالم میں تدبیر کا درس دیا کرے اور اس سے توحید کا اثبات کرے اور شرک و طواغیت کی تردید کیا کرے۔

باب: ۲۳۔ رمل یعنی لکیریں کھینچ کر کوئی نتیجہ نکالنا اور پرندوں کو اڑا کر فال لینا

(المعجم ۲۳) - بَابُ فِي الْخَطِّ وَرَجْرِ الطَّيْرِ (التحفة ۲۳)

۳۹۰۷۔ جناب قطن بن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ”عیافہ، طیرہ اور طرُق جادو اور کہانت میں سے ہیں۔“ طرُق سے مراد پرندے اڑانا اور عیافہ سے مراد لکیریں کھینچنا ہے۔

۳۹۰۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَوْفٌ: حَدَّثَنَا حَيَّانُ، قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ: حَيَّانُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا قَطْنُ ابْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْعِيَافَةُ وَالطَّيْرَةُ وَالطَّرُقُ مِنَ النَّجَبِ» الطَّرُقُ الرَّجْرُ وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ.

فائدہ: [طیرہ] کے معنی ہیں کہ پرندوں کی آوازوں یا کسی بھی پسندیدہ یا نا پسندیدہ چیز کو دیکھ کر فال یا بدفالی لینا۔ اور ظاہر ہے کہ شریعت میں ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔

۳۹۰۸۔ عوف (بن ابی جلیلہ اعرابی) کہتے ہیں کہ ”عیافہ“ سے مراد پرندے اڑانا اور ”طرُق“ سے مراد زمین پر لکیریں کھینچنا ہے۔

۳۹۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: قَالَ عَوْفٌ: الْعِيَافَةُ رَجْرُ الطَّيْرِ وَالطَّرُقُ الْخَطُّ يُخَطُّ فِي الْأَرْضِ.

۳۹۰۷۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۷۷/۳ عن يحيى القطان، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۱۱۰۸ من حديث عوف الأعرابي به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۲۶ * حبان وثقه ابن حبان وحده. ۳۹۰۸۔ تخریج: [إسناده صحيح].

-- کتاب الکھائتہ والتطیر -- کہانت اور بدقالی سے متعلق احکام و مسائل

🌞 توضیح: دور جاہلیت میں ایسے ہوتا تھا کہ آدمی گھر سے نکلتا تو کسی پرندے کو اپنی دائیں جانب اڑتا دیکھتا تو اسے اپنے لیے سعد (باعث برکت) سمجھتا اور اگر وہ بائیں جانب جا رہا ہوتا تو اسے نحس (بے برکت) سمجھتا۔ اس مقصد کے لیے وہ لوگ کبھی پرندے کو از خود بھی اڑاتے تھے۔ کسی بھی صاحب ایمان کے لیے یہ عمل ناجائز ہے۔

۳۹۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمِمَّا رَجُلٌ يَخْطُو؟ قَالَ: «كَانَ نَبِيٍّ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ».

۳۹۰۹- حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں کچھ لوگ ہیں جو لکیریں کھینچتے ہیں (ان سے کچھ نتائج نکالتے ہیں) تو آپ نے فرمایا: ”(اللہ کے) انبیاء میں سے ایک نبی لکیریں کھینچا کرتے تھے۔ چنانچہ جس کی لکیریں اس کے موافق ہوں وہ درست ہے۔“

🌞 توضیح: لکیروں کا علم ابتدا میں ایک نبی کے پاس تھا، مگر بعد میں یہ جاری نہیں رہ سکا۔ تو اب کوئی کیونکر دعویٰ کر سکتا ہے کہ یہ بالکل وہی ہے جو اس نبی کے پاس تھا، بلکہ اس کے وہم اور مشتبه ہونے کا یقین ہے۔ اس لیے اس سے بچنا واجب ہے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ فِي الطَّيْرِ (التحفة ۲۴)

باب: ۲۴- بدشگونی کا بیان

۳۹۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الطَّيْرَةُ شِرْكٌ، الطَّيْرَةُ شِرْكٌ، ثَلَاثًا وَمَا مِثْلًا إِلَّا، وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ».

۳۹۱۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدشگونی شرک ہے۔ بدشگونی شرک ہے۔“ تین بار فرمایا۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی وہم ہو ہی جاتا ہے، مگر اللہ عز و جل اسے توکل کی برکت سے زائل کر دیتا ہے۔

۳۹۰۹- تخریج: أخرجه مسلم، المساجد، باب تحريم الكلام في الصلوة... الخ، ح: ۵۳۷ من حديث الحجاج الصواف به، وتقديم، ح: ۹۳۰.

۳۹۱۰- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، السير، باب ماجاء في الطيرة، ح: ۱۶۱۴، وابن ماجه، ح: ۳۵۳۸ من حديث سفيان به، وتابعه شعبة عند الطيالسي، ح: ۳۵۶، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۲۷، والحاكم ۱/۱۸.

- کتاب الکھانہ والتطير - کہانت اور بدفالی سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فائدہ: ذہن میں بے ساختہ اگر کسی بدشگونی کا کوئی وہم آئے تو یہ معاف ہے۔ چاہیے کہ بندہ اس کے خلاف کرتے ہوئے اللہ عزوجل پر توکل کرے۔

۳۹۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
الْعَسْفَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا : حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ ،
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا
صَفَرَ وَلَا هَامَةَ » . فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ : مَا بَالُ
الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الطُّبَّاءُ
يَخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ يُجْرِبُهَا . قَالَ :
« فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ ؟ » قَالَ مَعْمَرٌ : قَالَ
الزُّهْرِيُّ : فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ
سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : « لَا يُورَدَنَّ مُمْرِضٌ
عَلَى مُصْبَحٍ » . قَالَ : فَرَأَجَعَهُ الرَّجُلُ ،
قَالَ : أَلَيْسَ قَدْ حَدَّثْتَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :
« لَا عَذْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ ؟ » قَالَ : لَمْ
أُحَدِّثْكُمْوه . قَالَ الزُّهْرِيُّ : قَالَ أَبُو
سَلَمَةَ : قَدْ حَدَّثَ بِهِ وَمَا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
نَبِيَّ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرَهُ .

۳۹۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مرض متعدی نہیں نہ بدشگونی ہے نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے نہ مردے کی کھوپڑی میں سے کوئی آلو وغیرہ نکلتا ہے۔“ ایک بدوی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ان اونٹوں کے متعلق کیا کہیں گے جو ریگستان میں ہرنیوں کے مانند ہوتے ہیں مگر ان میں کوئی خارش زدہ اونٹ آلمتا ہے تو سب کو خارش والا کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بھلا پہلے کوس نے بیماری لگائی تھی؟“ معمر نے کہا کہ زہری نے ایک آدمی کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”کسی بیمار کو صحت مند کے ساتھ ہرگز نہ ملاؤ۔“ تو اس آدمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے ہمیں یہ حدیث بیان نہیں کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی نہ کوئی صفر کا مہینہ منحوس ہے اور نہ کسی مردے کی کھوپڑی سے آلو نکلتا ہے۔“ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے تمہیں ایسی کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ زہری نے کہا کہ ابو سلمہ نے کہا: حدیث تو انہوں نے بیان کی تھی اور میں نے نہیں سنا کہ حضرت ابو ہریرہ کو اس حدیث کے سوا کبھی کوئی حدیث بھولی ہو۔

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے اعرابی کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے سمجھایا کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی

۳۹۱۲- تخریج: أخرجه البخاري، الطب؛ باب: لا هامة، ح: ۵۷۷۰ من حديث معمر، ومسلم، السلام، باب: لا عذوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر... الخ، ح: ۲۲۲۰ من حديث الزهري به.

-- کتاب الکھانۃ والتطیر -- کہانت اور بدقالی سے متعلق احکام و مسائل

مشیت سے ہوتا ہے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ایک خارش زدہ اونٹ نے باقی اونٹ بھی خارش زدہ کر دیے ہیں بلکہ سب کچھ اللہ کی طرف سے اور اس کی مشیت سے ہوتا ہے۔ ایک گلے میں کتنے ہی اونٹ ہوتے ہیں جو اس مرض سے محفوظ بھی رہتے ہیں۔ ⑤ بیمار اونٹ کو صحت مند کے ساتھ ملانے کی ممانعت اس غرض سے ہے کہ کم علم لوگ لالینی اوہام میں مبتلا نہ ہوں۔ ⑥ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا پہلے حدیث بیان کر کے اس کا انکار کرنا کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ بھول جانا بشری تقاضا ہے۔

۳۹۱۲- حَدَّثَنَا الْقُعْنَبِيُّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا عَذْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوَّءَ وَلَا صَفَرَ » .
۳۹۱۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی، نہ کسی مردے سے کوئی آؤ نکلتا ہے نہ کسی ستارے کی کوئی تاثیر ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے۔“

🌞 توضیح: ① اہل عرب کے توہمات میں یہ بات بھی تھی کہ اگر کوئی قتل ہو جائے اور اس کا بدلہ نہ لیا جائے تو اس مردے کی کھوپڑی سے ایک پرندہ (آؤ) نکلتا ہے جو اس کے اوپر منڈلاتا رہتا ہے اور آواز لگاتا ہے: پیاس پیاس۔ اگر بدلہ لے لیا جائے تو وہ مطمئن ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔ اس وہم کی بنا پر وہ لوگ جیسے بھی بن پڑتا بدلہ لینے پر اصرار کرتے تھے۔ ② کچھ لوگ صفر کے مہینے کو منحوس جانتے تھے اور اس میں اہم کام سرانجام نہیں دیتے تھے۔ اس کا ایک دوسرا مفہوم اگلی روایت ۳۹۱۳ میں آ رہا ہے۔

۳۹۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ابْنِ الْبُرْقِيِّ : أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي الْقُعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ وَعُثْبَةُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « لَا غَوْلَ » .
۳۹۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی جن بھوت نہیں (کہ جنگلوں میں مختلف شکلوں سے لوگوں کو راہ سے بھٹکائے)۔“

۳۹۱۴- قَالَ أَبُو دَاوُدَ : قُرِئَ عَلَى

۳۹۱۲- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر... الخ، ح: ۱۰۶/۲۲۲۰.
بعد، ح: ۲۲۲۱ من حديث العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب به.
۳۹۱۳- تخریج: [إسناده حسن] انفرد به أبو داود.
۳۹۱۴- تخریج: [إسناده صحيح] انفرد به أبو داود.

-- کتاب الکھانۃ والتطیر

کہانت اور بدفالی سے متعلق احکام و مسائل

الْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمُ أَشْهَبُ قَالَ: سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِهِ: «لَا صَفَرَ؟» قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُحِلُّونَ صَفَرَ، يُحِلُّونَهُ عَامًّا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَفَرَ».

حارث بن مسکین کے سامنے حدیث پڑھی گئی، اشہب نے تمہیں بتلایا کہ امام مالک رحمہ اللہ سے [لَا صَفَرَ] کا مفہوم پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: دور جاہلیت میں لوگ ماہ صفر کو ایک سال حلال قرار دے لیتے تھے اور ایک سال حرام، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”صفر میں تبدیلی صحیح نہیں۔“

۳۹۱۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا عَذْوَى وَلَا طِيرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ الصَّالِحُ، وَالْفَالُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ».

۳۹۱۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ کوئی بدفالی ہے البتہ نیک شگون مجھے بھلی لگتی ہے۔ نیک شگونی (کی ایک صورت یہ ہے کہ) آدمی کوئی اچھا کلمہ سن لے۔“

توضیح: ”نیک فال“ جیسے کہ نبی ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اہل مکہ کے نمائندے ”سہیل بن عمرو“ کی آمد پر فرمایا تھا: ”اب تمہارا معاملہ ”سہل“ (آسان) ہو گیا ہے۔“ (صحیح البخاری، الشروط، حدیث: ۲۷۳۱-۲۷۳۲)

۳۹۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ: قَوْلُهُ «هَامٌ؟» قَالَ: كَانَتْ الْجَاهِلِيَّةُ تَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ فَيُدفَنُ إِلَّا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ هَامَةٌ. قُلْتُ: فَقَوْلُهُ «صَفَرَ؟» قَالَ: سَمِعْنَا أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْتَشِئُمُونَ بِصَفَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَفَرَ». قَالَ مُحَمَّدٌ: وَقَدْ سَمِعْنَا مَنْ يَقُولُ: هُوَ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ، فَكَانُوا يَقُولُونَ هُوَ يُعْدِي، فَقَالَ: «لَا صَفَرَ».

۳۹۱۶- محمد بن راشد نے [ہام] کی وضاحت میں کہا: اہل جاہلیت سمجھتے تھے کہ مردہ جب دفن کیا جاتا ہے تو اس کی قبر سے ایک الونکلتا ہے۔ [صفر] کے متعلق پوچھا تو کہا: اہل جاہلیت (اس مہینہ) صفر کو منحوس سمجھتے تھے تو نبی ﷺ نے اس کی نفی فرمادی۔ محمد بن راشد نے کہا: ہم نے کئی لوگوں سے سنا ہے کہ اس سے مراد ”پیٹ کا درد“ ہے اور وہ اسے متعدی سمجھتے تھے تو فرمایا گیا کہ ”کوئی صفر نہیں۔“

۳۹۱۸- تخریج: [إسناده حسن]

۳۹۱۹- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب الفأل، ح: ۵۷۵۶ عن مسلم بن إبراهيم، ومسلم، السلام، باب الطيرة والفأل وما يكون فيه من الشؤم، ح: ۲۲۲۴ من حديث قتادة به.

-- کتاب الکھاتہ والتطیر --

-- کھات اور بدفالی سے متعلق احکام و مسائل --

۳۹۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی کلمہ سنا جو آپ کو پسند آیا تو آپ نے فرمایا: ”ہم نے تمہاری فال تمہارے منہ (کے الفاظ سے لی ہے۔“

۳۹۱۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ سَهْلٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ كَلِمَةً فَأَعْجَبَتْهُ؛ فَقَالَ: «أَخَذْنَا فَأَلَّكَ مِنْ فَيْك».

۳۹۱۸- جناب عطاء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں: ”صفر سے مراد پیٹ کا درد ہے۔“ جرتن نے پوچھا کہ ”ہامہ“ کیا ہے؟ تو کہا کہ لوگ سمجھتے ہیں یہ پرند انسانی روح ہوتا ہے جو چیختا چلاتا رہتا ہے۔ حالانکہ، انسانی روح نہیں ہوتا بلکہ کوئی زمینی جانور ہے۔

۳۹۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يَقُولُ نَاسٌ: الصَّفَرُ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ. قُلْتُ: فَمَا الْهَامَةُ؟ قَالَ: يَقُولُ نَاسٌ الْهَامَةُ الَّتِي تَصْرُخُ هَامَةً النَّاسِ، وَلَيْسَتْ بِهَامَةٍ الْإِنْسَانِ إِنَّمَا هِيَ دَابَّةٌ.

۳۹۱۹- جناب عروہ بن عامر رحمہ اللہ قرشی سے روایت کرتے کہ نبی ﷺ کی مجلس میں [طیرہ] ”بدفالی“ ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”ان میں بہترین شگون ہے اور یہ (بدفالی کے ادہام) کسی مسلمان کو (اپنے کام سے مت روکیں، اگر کوئی شخص کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے چاہیے کہ یوں کہے: [اللّٰهُمَّ! لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ] أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ“ اے اللہ! تیرے سوا کوئی کسی طرح ا کوئی بھلائی نہیں لاسکتا اور تیرے سوا کوئی کسی برائی روک نہیں سکتا، برائی کا دور ہونا اور بھلائی کا حاصل ہونا تیری مدد ہی سے ممکن ہے۔“

۳۹۱۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ أَحْمَدُ الْقُرَشِيُّ قَالَ: ذُكِرَتِ الطَّيْرَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَحْسَنُهَا الْقَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ! لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ».

۳۹۱۷- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد ۲/۳۸۸، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ح: ۲۹۱ من حديث وهب به * رجل مجهول، وله شاهد حسن عند أبي الشيخ في أخلاق النبي ﷺ، ص: ۲۵۱.

۳۹۱۸- تخریج: [إسناده صحيح] انفرد به أبو داود.

۳۹۱۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۱۳۹/۸ من حديث سفیان الثوري به * سفیان وحبیب بن ا ثابت عننا.

-- کتاب الکھانۃ والتطیر

۳۹۲۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْثَنَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَطْبِئُ مِنْ شَيْءٍ، وَكَانَ إِذَا بَعَثَ غَامِلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهِ، فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ بَرُّنِي بِشَرِّ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ بُنِي كَرَاهِيَةً ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِذَا دَخَلَ نَزِيَّةً سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهَا نَوَّحَ بِهَا وَرُبِّي بِشَرِّ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُبِّي كَرَاهِيَةً ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ.

۳۹۲۰- جناب عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کبھی کسی شے سے بدشگونی نہیں لیا کرتے تھے۔ آپ جب کسی شخص کو عامل بنا کر بھیجتے تو اس کا نام دریافت فرماتے۔ سو اگر اس کا نام پسند آ جاتا تو خوش ہوتے اور خوشی کا اثر چہرے پر ظاہر ہوتا اور اگر نام پسند نہ آتا تو اس کا اثر بھی آپ کے چہرے پر ظاہر ہوتا۔ اور آپ جب کسی (نئی) بستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام پسند آتا تو خوش ہوتے اور خوشی کا اثر چہرے پر دکھائی دیتا اور نام پسند نہ آتا تو اس کی کراہت کا اثر (بھی) آپ کے چہرے پر ظاہر ہوتا۔

فائدہ: ”نام“ بچوں کے ہوں یا شہروں کے، ہمیشہ عمدہ الفاظ و معانی کے حامل ہونے چاہئیں۔ نیز اپنی خدمت اور کام وغیرہ کے لیے اچھے نام والے افراد کا اہتمام کرنا مستحب ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۲۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى أَنَّ لِحْضَرَمِيَّ بْنَ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا هَامَةَ وَلَا عَدَوَى وَلَا طَيْرَةَ، وَإِنْ تَكُنِ الطَّيْرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي لَقَرَسٍ وَالْمَرْأَةِ وَالْذَّارِ».

۳۹۲۱- حضرت سعد بن مالک ؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”کسی مردے سے کوئی اونٹ نہیں لکھتا نہ کوئی مرض متعدی ہوتا ہے اور نہ بدشگونی ہے اگر ہو بھی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہو سکتی ہے۔“

توضیح: بدشگونی اور بدفالی اگر ہو تو بھی تو ان مذکورہ تین اشیاء میں ممکن ہے، لیکن یہ کوئی یقینی نہیں۔ بخلاف اس

۳۹۲۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۴۷/۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۸۸۲۲ من حديث هشام بن عبد الله الدستوائي به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۳۰، وله شواهد ضعيفة، وحديث ابن ماجه، ح: ۳۵۳۶ يغني عن قتادة عن.

۳۹۲۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۷۴/۱ من حديث أبان بن يزيد العطار به، وصححه ابن حبان (إحسان)، ح: ۶۰۹۴، وأورده الضياء في المختارة: ۳/۱۶۲-۱۶۴ * يحيى هو ابن أبي كلير.

-- کتاب الکھانۃ والتطیر

کھانت اور بدقالی سے متعلق احکام و مسائل

عقیدے کے جواہل جاہلیت میں معروف تھا۔ سواری بیوی اور گھر اگر دین و دنیا میں مفید مطلب نہ ہوں تو ان کے بدل لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ناموافق اور خراب سواری کو اپنے لیے دردر بنائے رکھنا یا بیوی جھگڑالو ہو خدمت گار نہ ہو اور نہ دینی امور میں معاون ہی ہو تو ہر وقت کے حزن و ملال کو پالتے رہنا اور اسی طرح گھر جو تنگ ہو ماحول خراب ہو ہمسائے اچھے نہ ہوں تو اس میں انکے رہنا کسی طرح قرین مصلحت نہیں۔

۳۹۲۲- حَدَّثَنَا الْقُعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ

۳۹۲۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدشگونی گھر بیوی اور گھوڑے میں ہوتی ہے۔“

عن ابنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمِ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جناب حارث بن مسکین کے سامنے حدیث پڑھی گئی جبکہ میں حاضر تھا، انہیں کہ گیا کہ آپ کو ابن قاسم نے خبر دی، جبکہ امام مالک رحمہ اللہ سے گھوڑے اور گھر کی بدشگونی کے بارے میں پوچھ گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کتنے ہی گھروں میں لوگوں نے رہائش اختیار کی تو وہ ہلاک ہو گئے پھر دوسرے قیام پذیر ہوئے تو وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ یہی اس کی توضیح ہے جیسے کہ ہم سمجھتے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مَسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ. قِيلَ لَهُ: أَخْبَرَكَ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الشُّؤْمِ فِي الْفَرَسِ وَالْأَرْسِ؟ قَالَ: كَمْ مِنْ دَارٍ سَكَنَهَا قَوْمٌ فَهَلَكُوا ثُمَّ سَكَنَهَا آخَرُونَ فَهَلَكُوا فَهَذَا تَفْسِيرُهُ فِيمَا نَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ.



امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھر کی چٹائی اس عورت سے کہیں بہتر ہے جو بانجھ ہو۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَصِيرٌ فِي الْبَيْتِ خَيْرٌ مِنْ أَمْرَأَةٍ لَا تَلِدُ.

ملوظہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث: [الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ.....] دو طرح سے مروی ہے۔ ایک میں حتیٰ

۳۹۲۲- تخریج: [صحیح] أخرجه مسلم، السلام، باب الطيرة والفأل وما يكون فيه من الشوم، ح: ۱۲۲۵ عن القعنبي، والبخاري، النكاح، باب ما يتقى من شوم المرأة، ح: ۵۰۹۳ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۷۳/۲، وقول مالك أخرجه البيهقي: ۱/۸۴۰ عن أبي داود به، ولفظه عند البخاري وغيره: إن كان الشوم في شيء... الخ واللفظان صحيحان.

۱۔ کتاب الکھانۃ والتطیر کہانت اور بدقالی سے متعلق احکام و مسائل

طور پر نحوست کا ذکر ہے۔ دوسری میں: [إِنْ تَمَنَّاهُ الشُّؤْمُ.....] کے الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر نحوست ہو سکتی ہے تو ان تین چیزوں میں ہو سکتی ہے، یعنی ان کا باعث شمس ہونا یقینی نہیں ہے، تاہم امکان ضرور ہے۔ اور وہ نحوست یہی ہے کہ عورت بد زبان ہو، گھوڑا سرکش وغیرہ ہو، اسی طرح گھر کی نحوست یہ ہے کہ بڑوسی اچھے نہ ہوں وغیرہ۔

۳۹۲۳- جناب فروہ بن مُسَک دُرُومِی نے بیان کیا کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے ہاں ایک زمین ہے جسے [أَبْنِیْن] کہا جاتا ہے۔ اس میں ہمارے کھیت ہیں اور یہ ہمارے غلہ اگانے کی جگہ ہے، مگر وبا والی ہے یا کہا کہ بڑی سخت وبا والی جگہ ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے چھوڑ دو۔ وبا والی جگہ میں رہنے سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔“

۳۹۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَثَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَجِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فِرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرْضٌ عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا أَرْضُ أَبْنِیْنِ هِيَ أَرْضٌ رِيضًا وَمِيرَتًا وَإِنَّهَا وَبَتْهُ أَوْ قَالَ: وَبَاؤَهَا شَدِيدٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعَهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرْفِ التَّلَفَ».

۳۹۲۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں تھے اس میں ہم بہت سے افراد تھے اور وہاں ہمارے اموال بھی بہت تھے۔ پھر ہم ایک دوسرے گھر میں منتقل ہوئے تو ہمارے افراد کم ہو گئے اور اموال میں بھی قلت ہو گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے چھوڑ دو، یہ برا گھر ہے۔“

۳۹۲۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثِيرٍ فِيهَا عَدَدُنَا وَكَثِيرٌ فِيهَا أَمْوَالُنَا، فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرَى كُلُّ فِيهَا عَدَدُنَا وَقَلَّتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَرُوهَا ذَمِيمَةً».

۳۹۲۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۵۱/۳ عن عبد الرزاق به، وهو في المصنف، (جامع معمر)،

۲۰۱۶۸ * يحيى بن عبد الله بن بجير مستور (تقريب)، وشيخه لم يسم.

۳۹۲۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۹۱۸ من حديث بشر بن عمر الزهراني به، وأورده الضياء في المختارة: ۴/ ۳۶۴، ح: ۱۵۲۹ * عكرمة بن عمار مدلس وعنعن، وقال البخاري: في إسناده نظر.

-- کتاب الکھانۃ والتطیر -- کہانت اور بد فالی سے متعلق احکام و مسائل

☀ فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ گھر چھوڑنے کا حکم اس لیے دیا کہ تجربے سے اس گھر کا بے برکت ہونا ثابت ہو گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی اس قسم کی صورت سامنے آئے تو وہاں اس حکم نبوی کے مطابق عمل کر لینا بہتر ہے۔ اور بعض شارحین نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں گھر بدلنے کا حکم اس لیے دیا تاکہ وہ اس وہم کا شکار نہ ہوں کہ انہیں یہ نقصان اس گھر کی وجہ سے پہنچا ہے۔

۳۹۲۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ کھانے کے پیالے میں ڈال دیا اور فرمایا: ”اللہ پر اعمتا اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔“ (ہم بھی تمہارے ساتھ کھاتے ہیں۔)

۳۹۲۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُثَنَّدِ، عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ يَدَ مَجْدُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقُضْعَةِ وَقَالَ : «كُلْ ثِقَةً بِاللَّهِ وَتَوَكَّلًا عَلَيْهِ» .

☀ ملحوظہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ تاہم صاحب ایمان و یقین کے لیے مباح ہے کہ بیمار آدمی کے ساتھ مل کر کھائے اور ایک مسلمان گھرانے اور معاشرے میں کسی مریض کو غیر مسلموں، خصوصاً ہندوؤں کی طرح بالکل اچھوت بنا چھوڑنا حرام ہے۔



۳۹۲۵- تخریج: [مسندہ ضعیف] أخرجه الترمذي، الأطعمة، باب ماجاء في الأكل مع المجذوم، ح: ۸۱۷ وابن ماجه: ۳۵۴۲ من حديث يونس بن محمد به، وقال الترمذي: "غريب"، وصححه الحاكم: ۴/۱۳۶، ۳۷، ووافقه الذهبي * مفضل بن فضالة ضعيف.

غلام آزاد کرنے کی اہمیت و فضیلت

انسانی تاریخ میں غلام بنانے اور رکھنے کا تصور بہت قدیم ہے۔ یہ وہ معاشرتی رواج ہے جو جاہلیت پر مبنی ہے جس کے باعث ایک آزاد فرد دوسرے شخص کی غلامانہ ملکیت میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایرانی، رومی، بابلی اور یونانی تہذیبیں انسانی تاریخ کی قدیم ترین تہذیبیں ہیں۔ یہ لوگ غلام رکھنے اور غلام بنانے کے قائل و فاعل رہے ہیں حتیٰ کہ بعض مذاہب میں بھی اس قبیح رسم پر عمل درآمد ہوتا رہا ہے۔ اس دور میں کئی طریقوں سے آزاد انسانوں کو غلام بنالیا جاتا تھا، مثلاً منڈیوں میں خرید و فروخت کے ذریعے سے، والدین کا خود بچوں کو فروخت کر دینا، ظالمانہ طریق پر ان کا اغوا، مقروض کو غلام بنانے کی رسم، معاشی اغراض کے لیے بلا معاوضہ مزدوروں کا حصول، ہوس پرستی اور عیش پسندی کے لیے آزاد عورتوں کو باندیاں بنانا، نیز جنگ کی صورت میں مغلوب اور مفتوح فوج اور قوم کے افراد کو قبضے میں لے کر غلام بنانا یا پھر محض لوٹ مار کے ذریعے سے دوسری اقوام اور قبائل کے لوگوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ لینا..... یہ سب ظالمانہ اقدامات غلام سازی کے لیے مدتوں استعمال ہوتے رہے۔ اور پھر ان غلاموں کے ساتھ جو بہیمانہ سلوک

روا رکھا جاتا تھا وہ نگ انسانیت رہا ہے۔ اس سلسلے میں مختلف تہذیبوں اور سلطنتوں میں ان غلاموں سے جو سلوک روا رکھا جاتا رہا ہے اس کا بیان اور مطالعہ بہت روح فرسا ہے۔ کم اور مضرت غذا کھلانا، پاؤں میں بیڑیاں ڈالنا، جسم کو آگ سے داغنا، غیر مناسب محنت و مشقت روا رکھنا، الٹا لٹکا دینا، سخت مار پیٹ کرنا، کمر پر بھاری پتھر رکھ کر مشقت لینا، اپنی باندیوں سے پیشہ کرانا، غلاموں کے پیٹ چاک کر کے ان کے اندر پاؤں رکھ کر حرارت حاصل کرنا، بھوکے درندوں کے سامنے پھینک کر ان کی بے بسی کا تماشا دیکھنا، اپنی افواج میں خطرے والے معاملات میں شرکت کرنے کے لیے ان کو استعمال کرنا جیسے غیر انسانی اور غیر اخلاقی اقدام شامل ہیں۔

بالآخر اسلام آیا اور اس نے بڑی حکمت کے ساتھ اس رواج کے خاتمے کے لیے مدبرانہ اقدامات اختیار کیے، چنانچہ اب دنیا سے قدیم غلامی کے اثرات تقریباً ناپید ہیں۔ مگر ذہنی، فکری اور اقتصادی غلامی کے جال پھیلانے کا مذموم رویہ بڑی استعماری قوتوں کے ہاں جاری ہے، جو محض اپنی عسکری اور ٹیکنالوجیکل قوت کے باعث کمزور قوموں کے ساتھ درندگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اسلام نے انسانی شرف کی توہین کے منابع و مصادر کو ختم کیا۔ غلام بنانے کی صرف ایک صورت کو ناگزیر تاریخی مجبوری کی حالت میں باقی رکھا ہے، یعنی کفار کے ساتھ اعلانیہ جنگ اور اس کی اصل وجہ ”ادلے کا بدلہ“ ہے۔ جسے قرآن کریم کی اصطلاح میں: ﴿وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا﴾ (الشوری: ۴۰) ”برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔“ کہتے ہیں: اس اعلانیہ جنگ میں ہاتھ آنے والے کفار کے متعلق بھی اسلامی شریعت میں چار پانچ طرح کے معاملات ہو سکتے ہیں۔ ① احسان کرتے ہوئے بلا عوض چھوڑ دینا۔ ② عوض اور بدل لے کر چھوڑ دینا۔ ③ جنگی قیدیوں کے ساتھ تبادلہ کر لینا۔ ④ غلام بنالینا۔ ⑤ یا مصلحت ہو تو قتل کر دینا۔ صرف اس ایک صورت کے سوا غلام لوٹڈی بنانا قطعاً حرام ہے۔۔۔۔۔ اور پھر ان غلاموں کو جو حقوق اسلام نے دیے ہیں کسی مذہب و ملت میں ان کا کوئی تصور نہیں۔ حتیٰ کہ خطاب و تکلم میں انہیں عبدی اور امتی (میرا بندہ، میری باندی) کہنا بھی ناجائز ہے بلکہ فتائی اور فتائیہ کے الفاظ استعمال کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ بالخصوص مسلمان غلاموں کو ”بھائی اور خادم“ قرار دیا گیا اور کوئی ایسی مشقت لینے سے روک دیا گیا ہے جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو۔ کھانے، پینے اور لباس میں ان سے برابری کا معاملہ کرنے کی تلقین



۲- کتاب العتق غلام آزاد کرنے کی اہمیت و فضیلت

کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[اُخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ] (صحیح البخاری، الإيمان، حدیث: ۳۰، و صحیح مسلم، الإيمان، حدیث: ۱۶۶۱) ”وہ تمہارے بھائی اور خادم ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارا ماتحت بنا دیا ہے۔ تو جس کسی کا بھائی کسی کے ماتحت ہو تو چاہیے اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اسے وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور انہیں ان کی طاقت سے زیادہ کسی کام کی تکلیف مت دو اور اگر مکلف کرو تو پھر ان کی مدد بھی کرو۔“

اسلام کے علاوہ دوسری تہذیبوں اور مذاہب میں غلامی کے اثرات کا مطالعہ کریں، تو ایک حیرت انگیز نتیجہ سامنے آتا ہے۔ قرآن مجید کی کسی ایک آیت میں بھی غلاموں کی خرید و فروخت کا کوئی تصور موجود نہیں۔ البتہ ان کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی طرف توجہ ضرور دلائی گئی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ صرف عہد نبوی کے ۸۲ غزوات و سرایا میں ۶۵۶۴ مخالفین قیدی یا غلام بنائے گئے ان میں سے ۶۳۴۲ قیدیوں کو نبی ﷺ نے اپنے اسوۂ حسنہ کے اخلاقی پہلو کے باعث صحابہ کی مشاورت سے بغیر کسی معاوضے یا شرط کے آزادی کا پروانہ عطا فرمایا۔ ان تمام قیدیوں میں سے صرف دو قیدی ایسے تھے جنہیں ان کے سابقہ جرائم کی پاداش میں قتل کیا گیا۔ ۲۱۵ قیدیوں کے بارے میں تاریخ کے اوراق خاموش ہیں۔ مگر اسلام کی عفو عام کی تعلیم کے باعث یقین ہے کہ ان سے بھی حسن سلوک کا معاملہ کیا گیا ہوگا۔ استسراق نے استسراق (غلام بنالینے) کے حوالے سے مسلمانوں کے بارے میں جو الزام تراشی کی ہے اس کی حقیقت مذکورہ اعداد و شمار سے بخوبی سمجھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح باندیوں یا مملک یمین کے بارے میں شریعت کے قواعد اس درجہ حکیمانہ ہیں کہ کوئی احمق ہی ان پر انگشت نمائی کر سکتا ہے۔ عالمی تہذیبوں اور مذاہب کی تاریخ میں یہ شرف صرف اسلام کو حاصل ہے کہ اس نے غلامی کی مروجہ رسم کو اس درجہ درست کیا کہ جس پر عمل درآمد نے وہ صحت مندر روایت قائم کی کہ دوسری تہذیبوں اور مذاہب سے بھی اس کے اثرات کے خاتمے کا اظہار ملتا ہے۔ مسلمانوں میں یہ غلام اس درجہ تمدنی ترقی کر گئے اور انہوں نے علمی سطح پر وہ کمال

حاصل کر لیا کہ اسلامی ریاستوں کے بڑے بڑے مناصب ان کی تحویل میں آ گئے۔ عہد صحابہ اور اموی اور عباسی عہد میں اس کی تفصیلی مثالیں دیکھی جاسکتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی اس مظلوم طبقہ کے حقوق کی نگہداشت کی تعلیم دی ہے۔ اس ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد بھی رسم غلامی پر کس قدر ضرب کاری کی حیثیت رکھتا ہے: [مَتَى اسْتَعْبَدْتُ النَّاسَ وَ قَدْ وَلَدْتُهُمْ اُمَّهَاتُهُمْ اَحْرَارًا] ”تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنالیا ہے حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا تھا۔“

اسلامی معاشرے میں غلاموں کو یہ شرف و احترام کس بنا پر حاصل ہوا؟ یہ اسلامی تعلیمات و ہدایات ہی کا نتیجہ تھا اور یہ ہدایات ایسی ابدی ہیں کہ اگر کسی دور میں پھر کسی وجہ سے غلامی کی کوئی صورت پیدا ہوئی تو اسلام کی تعلیمات اس وقت بھی ان کی چارہ جوئی کے لیے موجود ہوں گی۔ مثلاً غلاموں کو آزاد کرنا اسلام میں بہت بڑی فضیلت اور اجر و ثواب کا کام ہے۔ مختلف تقصیرات کی حلافی اور کفارات میں غلاموں کو آزاد کرنا دین کا حصہ بنادیا گیا ہے تاکہ یہ انسانی طبقہ بھی سر بلند ہو جائے۔ مثلاً قسم توڑ دینا، بیوی سے ظہار کر لینا، رمضان کے دن میں مباشرت کرنا یا کفارہ قتل وغیرہ میں غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب دی گئی ہے بلکہ بعض اوقات تو حاکم کو بھی حق حاصل ہوتا ہے کہ کسی کے غلام کو جبرا آزاد کر دے۔ یعنی جب مالک اس پر ناروا ظلم کرتا ہو۔ ایسے ہی کوئی محرم رشتے دار کسی کا غلام بن جائے تو از خود آزاد ہو جائے گا۔ بہر حال اسلامی تاریخ کا یہ زریں کارنامہ ہے کہ انسانی تاریخ میں موجود صدیوں کی اس قبیح رسم کو غیر محسوس انداز میں اس طرح ختم کیا کہ اب تقریباً بالکل ناپید ہے۔ مزید برآں یہ کہ جو غلام اس وقت تھے ان کو مسلمانوں نے وہ عزت دی جو شاید ہی کہیں دی گئی ہو۔ انہیں آزاد مسلمانوں کے امام، مفتی، قاضی، امیر لشکر اور حاکم تک بنایا گیا اور انہیں کلیدی مناصب تفویض کیے گئے۔ برصغیر کی اسلامی تاریخ میں خاندان غلاماں کے نام سے جو عہد حکومت ملتا ہے وہ اسلامی ریاست و معاشرت میں غلاموں کی صورت حال کی ایک روشن مثال ہے۔ اب غیر مسلموں کا یہ شور و غوغا کرنا کہ اسلام غلام بنانے کا حامی یا داعی ہے جہالت اور تعصب کے سوا کچھ نہیں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۸) - كِتَابُ الْعِتْقِ (التحفة ۲۳)

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ فِي الْمَكَاتِبِ
يُؤَدِّي بَعْضَ كِتَابَتِهِ فَيُعْجَزُ أَوْ يَمُوتُ
(التحفة ۱)

باب: ۱- ایسا مکاتب جو اپنی کتابت کا کچھ
حصہ ادا کر چکا ہو اور باقی سے عاجز آجائے
یا وفات پا جائے

☀ فائدہ: مالک اور غلام کا آپس میں یہ معاہدہ کہ غلام اس قدر رقم ادا کر کے آزاد ہو جائے گا۔ ”مُكَاتَبٌ“ کہلاتا ہے
اور ایسے غلام کو اس معاہدے کے دوران ”مکاتب“ (تا پرزہ کے ساتھ) کہتے ہیں۔

۳۹۲۶- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْبَةَ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ
ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُكَاتَبُ
عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ دَرَاهِمٌ».

۳۹۲۶- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ
اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”مکاتب پر جب تک اس کی کتابت (طے شدہ رقم) کا
ایک درہم بھی باقی ہو وہ غلام ہے۔“

۳۹۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:
حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا
عَبَّاسُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ

۳۹۲۷- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ
اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”جس غلام نے سواوقیہ پر کتابت کا عہد کیا ہو اور سب ادا

۳۹۲۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۱۰/۳۲۴ من حديث أبي داود به، وانظر الحديث الآتي.

۳۹۲۷- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۲/۱۸۴ عن عبد الصمد به، ورواه الترمذي، ح: ۱۲۶۰، وابن ماجه، ح: ۲۵۱۹، والنسائي في الكبرى، ح: ۵۰۲۶، والحديث السابق شاهد له.

۲۸- کتاب العتق

أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوْاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ، وَأَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ دِينَارٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ دَنَانِيرٍ فَهُوَ عَبْدٌ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَيْسَ هُوَ عَبَّاسُ الْجَرِيرِيِّ، قَالُوا: هُوَ وَهُمْ، وَلَكِنَّهُ هُوَ شَيْخٌ آخَرُ.

۳۹۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نُبَهَانَ مَكَاتِبَ لِأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ لِإِحْدَاكُم مَّكَاتِبٌ فَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ».

(المعجم ۲) - بَابُ: فِي بَيْعِ الْمَكَاتِبِ إِذَا فُسِّخَتِ الْمَكَاتِبُ (التحفة ۲)

۳۹۲۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ، فَإِنْ

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل
کر دیا ہو صرف دس اوقیہ باقی رہ گئے ہوں تو وہ غلام ہے اور جس غلام نے سو دینار پر کتابت کی ہو اور سب ادا کر چکا ہو صرف دس دینار باقی ہوں تو وہ غلام ہے۔“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (عمرو بن شعیب کا شاگرد) عباس الجریری یہ وہم ہے بلکہ یہ کوئی اور شیخ ہے۔

۳۹۲۸- ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”تم میں جب کسی کا غلام مکاتب ہو جائے اور اس کے پاس اس قدر مال ہو جو وہ ادا کر سکتا ہو تو تمہیں چاہیے کہ اس سے پردہ کرو۔“

باب: ۲- مکاتب کی فروخت کا مسئلہ جب کہ معاہدہ کتابت فسخ کر دیا گیا ہو

۳۹۲۹- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئی وہ ان سے اپنے معاہدہ کتابت کے سلسلے میں مدد چاہتی تھی اور اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کر پائی تھی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا: اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں کہ تیری کتابت میں ادا کروں اور تیرا ولاء مجھے

۳۹۲۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البيوع، باب ما جاء في المكاتب إذا كان عنده ما يؤدي، ح: ۱۲۶۱، وابن ماجه، ح: ۲۵۲۰ من حديث سفیان بن عیینة به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۲۱۴، والحاكم: ۲/۲۱۹، ووافقه الذهبي * نيهان حسن الحديث على الراجح، انظر، ح: ۴۱۱۲.

۳۹۲۹- تخریج: أخرجه البخاري، المكاتب، باب ما يجوز من شروط المكاتب ... الخ، ح: ۲۵۶۱، وح: ۲۷۱۷، ومسلم، العتق، باب بيان أن الولاء لمن أعتق، ح: ۶/۱۵۰۴ عن قتيبة به.



غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

حاصل ہو تو میں یہ کرنے کو تیار ہوں۔ اس نے جا کر اپنے گھر والوں (مالکوں) سے بات کی تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا: اگر وہ (عائشہ) تجھ پر خرچ کر کے ثواب لینا چاہیں تو لے لیں مگر ولاء ہمارے ہی لیے رہے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی تو آپ نے ان سے فرمایا: ”اسے خرید لو اور پھر آزاد کر دو۔ ولاء اسی کا ہوتا ہے جو آزاد کرے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ایسی ایسی شرطیں کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو کوئی ایسی شرط کرے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہیں، اگرچہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کی شرط برحق اور مضبوط ہے۔“ (یعنی اس کے ماسوا باطل ہیں۔)

۳۹۳۰- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنی کتابت کے سلسلے میں مدد لینے کے لیے آئی اور کہا: تحقیق میں نے اپنے گھر والوں سے نو اوقیہ پر مکاتبت کر لی ہے ہر سال ایک اوقیہ ادا کیا کروں گی۔ چنانچہ آپ میری کچھ مدد کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تیرے گھر والے (مالک) پسند کریں تو تیری یہ ساری رقم میں یکشت انہیں دے دیتی ہوں اور تمہیں آزاد کر دیتی ہوں اور تیرا ولاء میرے لیے ہوگا۔ تو وہ ان کے پاس گئی۔ اور (ہشام نے) زہری کی روایت کے مانند بیان کیا۔

اس روایت میں نبی ﷺ کے فرمان کے آخر میں یہ

أَحْبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونَ لَوْلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بَرِيرَةَ أَهْلِهَا، فَأَبَوْا وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا لَوْلَاؤُكَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِتَّبَاعِي فَأَعْتَقِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أُعْتِقَ». ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا بَالُ أَنْاسٍ يَشْتَرِطُونَ شَرْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرَطَ اللَّهُ أَحَقَّ وَأَوْثَقُ».

۳۹۳۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةُ مُنْتَعِينَ فِي مُكَاتَبَتِهَا، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ لِعَلِيٍّ عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَّةً لِعَيْنِي، فَقَالَتْ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكَ أَنْ تَحْدَثَ عِدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكَ وَيَكُونَ لَوْلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا وَسَأَقِ الْحَدِيثَ نَحْوَ الزُّهْرِيِّ.

زَادَ فِي كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ فِي آخِرِهِ: «مَا

۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

بَالَ رِجَالٍ يَقُولُ أَحَدُهُمْ: أَعْتَقْتُ يَا فُلَانُ! اضافہ ہے: ”لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ ایک کہتا ہے کہ اے وَالْوَلَاءُ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ“۔ فلاں! تم آزاد کرو اور ولاء میرا رہا حالانکہ ولاء اسی کا ہوتا ہے جو آزاد کرے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① غلام کو آزاد کرنے پر غلام اور اس کے مالک کے مابین جو ربط و نسبت قائم ہوتی ہے اسے ”ولاء“ کہتے ہیں (واؤ کے فتح کے ساتھ) اور اس کی حیثیت شریعت میں ”نسب“ کی مانند ہوتی ہے۔ آزاد کرنے والے کو مولیٰ متعق (تاکے کسرہ کے ساتھ۔ یعنی آزاد کرنے والا) اور آزاد کیے جانے والے کو مولیٰ متعق کہتے ہیں۔ (تاکے فتح کے ساتھ یعنی آزاد کیا جانے والا)۔ نیز وہ مال جو کوئی غلام یا آزاد کردہ غلام چھوڑ مرے وہ بھی ولاء ہی کہلاتا ہے۔ ② اس موضوع کی احادیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا محض مکاتبت کی رقم ادا نہ کرنا چاہتی تھیں بلکہ اسے خرید کر آزاد کرنا چاہتی تھیں۔ جیسے کہ مندرجہ احادیث میں آیا ہے۔ پہلی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [إِبْتَاعِي فَأَعْتِقِي] ”اسے خرید لو اور آزاد کرو۔“ اور دوسری حدیث میں ہے: [أَنْ أَعْدَّهَا عِدَّةً وَاحِدَةً] ”میں یکمشت ادا کروں۔“ اس توضیح سے مکاتبت کا معاہدہ منسوخ شمار ہوگا۔ ③ وعظ و نصیحت کے لیے حکیمانہ اسلوب اختیار کرنا چاہیے۔ کسی کو برسر عام براہ راست خطاب کر کے ٹوکنا خلاف مصلحت ہوتا ہے۔ ④ سنت کے مطابق کیے جانے والے تمام اعمال ”کتاب اللہ“ میں سے ہیں۔ کیونکہ سنت قرآن کریم کی توضیح و تشریح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر: ۷) ”اور جو کچھ رسول تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔“ ﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: ۸۰) ”جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔“ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد: ۳۳) ”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل مت کرو۔“

۳۹۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَقَعْتُ جُوبَيْرِيَةَ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ فِي سَهْمٍ ثَابِتٍ

۳۹۳۱- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جویریہ بنت حارث بن مصطلق حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہما یا ان کے پچازاد کے حصے میں آئی۔ چنانچہ جویریہ نے اپنے بارے میں مکاتبت کر لی۔ یہ بہت خوبصورت خاتون تھی اور ہر آنکھ کو بھلی لگتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی کہ

۳۹۳۱- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۲۷۷/۶ من حديث ابن إسحاق به، وصرح بالسماع، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۰۵.


ابن قیس بن شماس، او ابن عمّ لہ، فَكَاتَبَتْ عَلَى نَفْسِهَا، وَكَانَتْ امْرَأَةً مَلَا حَةً تَأْخُذُهَا الْعَيْنُ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَاءَتْ تُسَالُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي كِتَابَتِهَا، فَلَمَّا قَامَتْ عَلَى الْبَابِ فَرَأَتْهَا كَرِهَتْ مَكَانَهَا وَعَرَفَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا جُوزِيرَةٌ بِنْتُ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَمْرِي مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ، وَإِنِّي وَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَإِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي فَجِئْتُكَ أَسْأَلُكَ فِي كِتَابَتِي، فَهَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهَلْ لَكَ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ؟» قَالَتْ: وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَوْدِي عَنْكَ كِتَابَتِكَ وَأَتَزَوَّجُكَ». قَالَتْ: قَدْ فَعَلْتُ. قَالَتْ: فَتَسَامَعُ تَعْنِي النَّاسَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ تَزَوَّجَ جُوزِيرَةَ فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبْيِ فَأَعْتَقُوهُمْ وَقَالُوا: أَضْهَارُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَا امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَهَ عَلَى قَوْمِهَا مِنْهَا، أُعْتِقَ فِي سَبَبِهَا مِائَةُ أَهْلِ يَثِيبٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ.

اپنی مکاتبت کے سلسلے میں آپ ﷺ سے کچھ مدد لے۔ جب یہ دروازے پر کھڑی ہوئی اور میں نے اس کو دیکھا تو مجھے اس کا کھڑا ہونا پسند نہ آیا۔ میں جان گئی کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح دیکھیں گے جیسے کہ میں نے دیکھا ہے۔ (یعنی وہ بہت خوبصورت ہے۔) اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حارث کی بیٹی جویریہ ہوں، میرا معاملہ آپ سے مخفی نہیں ہے (کہ جنگی قیدی ہوں اور لونڈی بنائی گئی ہوں) میں ثابت بن قیس بن شماس کے حصے میں آئی ہوں۔ میں نے ان سے اپنے بارے میں مکاتبت کر لی ہے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں اور میری درخواست ہے کہ مکاتبت کے سلسلے میں میری مدد فرمائیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس سے بہتر معاملہ پسند نہیں کرتی ہو؟“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میں تمہاری طرف سے تمہاری کتابت ادا کر دیتا ہوں اور تم سے شادی کر لیتا ہوں۔“ اس نے کہا: میں رضامند ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر لوگوں نے یہ خبر سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی ہے۔ چنانچہ ان سب نے جو قیدی ان کے قبضے میں تھے سب چھوڑ دیے اور ان کو آزاد کر دیا۔ وہ کہنے لگے: یہ تو رسول اللہ ﷺ کے سسرالی رشتہ دار ہیں۔ ہم نے نہیں دیکھا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور عورت اپنے خاندان کے لیے زیادہ برکت والی ثابت ہوئی ہو۔ اس کی وجہ سے قبیلہ بنو مصطلق کے ایک سو گھرانے آزاد کیے گئے تھے۔

۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا حُجَّةٌ فِي أَنَّ الْوَلِيَّ
 امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے
 کہ ولی اپنا نکاح خود کر سکتا ہے۔

 فوائد و مسائل: ① غزوہ بنی مصطلق پانچ یا چھ ہجری میں ہوا تھا۔ ② رسول اللہ ﷺ کی شادیوں کی ایک حکمت یہ بھی رہی ہے کہ اس طرح آپ ان قبائل کو اپنا حلیف اور قریبی بنالیتے تھے اور پھر ان کی دشمنی الفت میں بدل جاتی تھی۔

(المعجم ٣) - بَابُ: فِي الْعَتَقِ عَلَى
شَرْطِ (التحفة ٣)

باب: ۳- کسی کو مشروط طور پر آزاد کرنا

٣٩٣٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: أَعْتَقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدِمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا عَشِيتُ فَقُلْتُ: وَإِنْ لَمْ تَشْتَرِطْ عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا عَشِيتُ. فَأَعْتَقَنِي وَأَشْتَرِطْتَ عَلَيَّ.

۳۹۳۲- حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: میں تمہیں اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ تم زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے رہو گے۔ میں نے کہا: آپ اگر مجھ سے یہ شرط نہ بھی کریں تو میں جیتے جی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہ ہوں گا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور مجھ سے یہ شرط کر لی۔

فائدہ: غلام کو قاتل عمل عمدہ شرط پر آزاد کرنا جائز ہے۔ اور کیا عمدہ شرط تھی جو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اور حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا نے قبول کی۔

(المعجم ٤) - بَابُ: فِيمَنْ أَعْتَقَ نَصِيًّا
لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ (التحفة ٤)

باب: ۴۔ جس نے (مشرک) غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو

٣٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ
 قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
 كَثِيرٍ الْمَعْنَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ،
 عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ أَبُو

۳۹۳۳- جناب ابو یلیح (عامر) اپنے والد (اسامہ بن عمیر) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا۔ پھر یہ بات نبی ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ”اللہ کا کوئی شریک نہیں۔“ ابن کثیر نے

٣٩٣٢- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، العتق، باب من أعتق عبداً واشترط خدمته، ح: ٢٥٢٦، من حديث سعيد بن جهمان به، وصححه ابن الجارود، ح: ٩٧٦، والحاكم: ٢/ ٢١٣، ٢١٤، ووافقه الذهبي.

٣٩٣٣- تخريج: [حسن] أخرجه أحمد: ٧٥/٥، والنسائي في الكبرى، ح: ٤٩٧٠ من حديث همام به، وسند ضعيف، وللحديث شواهد، منها الحديث الآتي.

۲۱- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

الْوَلِيدُ: عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شَقِصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَيْسَ لِلَّهِ شَرِيكَ». زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ: فَأَجَارَ النَّبِيُّ ﷺ عَتَقَهُ.

فائدہ: جزوی طور پر آزاد کیے گئے غلام کو کامل آزادی دینے کی صورت نکالنی ضروری ہے جیسے کہ درج ذیل احادیث میں آ رہا ہے۔

۳۹۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شَقِصًا لَهُ مِنْ غُلَامٍ فَأَجَارَ النَّبِيُّ ﷺ عَتَقَهُ وَغَرَمَهُ بِقِيَّةِ ثَمَنِهِ.

۳۹۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخِرٍ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ» وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ.

۳۹۳۶- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ غُلَامًا كَانَ لَهُ ثَلَاثُ أَجْرٍ» وَغَرَمَهُ بِقِيَّةِ ثَمَنِهِ.

۳۹۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا (جبکہ غلام دو افراد میں مشترک تھا) تو نبی ﷺ نے اس کی آزادی کو درست قرار دیتے ہوئے اس آزاد کرنے والے پر بقیہ کی قیمت کا تاوان بھی ڈال دیا (تاکہ وہ کامل طور پر آزاد ہو جائے)۔

۳۹۳۵- جناب قتادہ اپنی سند سے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے ایسے غلام کو آزاد کر دیا ہو جو کہ اس کے اور دوسرے کے مابین مشترک ہو تو اس (آزاد کرنے والے) پر لازم ہے کہ اس کو خلاصی دلائے۔“ اور یہ ابن سوید کے لفظ ہیں۔

۳۹۳۶- جناب قتادہ نے اپنی سند سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی غلام کا اپنا حصہ

۳۹۳۴- تخریج: [صحیح] انظر الحديث الآتي، ح: ۳۹۳۸.

۳۹۳۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وأخرجه مسلم، العتق، باب ذكر سعاية العبد، ح: ۱۵۰۲ عن محمد بن المثنى به.

۳۹۳۶- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين، وأخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۱/ ۲۷۴ من حديث أبي داود به.

۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

آزاد کر دیا ہو تو اس (غلام) کو اسی کے مال سے آزاد کر جائے گا اگر اس کے پاس مال ہو۔“ ابنِ مثنیٰ نے اس سنہ میں (قنادہ کے شیخ) نصر بن انس کا نام نہیں لیا۔ اور یہ الفاظ ابنِ سوید کے ہیں۔

وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ عَتَقَ مِنْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ» وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى النَّصْرَ بْنَ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ.

🌞 فائدہ: ”اسی کے مال سے آزاد کیا جائے گا“..... اس کی وضاحت اگلی حدیث میں ملاحظہ ہو۔

باب: ۵- ان حضرات کا بیان جو اس حدیث میں غلام سے محنت مشقت کرانے کا ذکر کرتے ہیں

(المعجم ۵) - باب مَنْ ذَكَرَ السَّعَايَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ (التحفة ۵)

۳۹۳۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے ملک کو کوئی حصہ آزاد کر دیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ اسے پورے کو آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو۔ ورنہ غلام سے محنت کرائی جائے جو اس پر زیادہ سخت اور شاق نہ ہو۔“

۳۹۳۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي الْعَطَّارَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ النَّصْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَإِلَّا اسْتَشْعَى الْعَبْدَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ».

۳۹۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کسی نے (مشترک) غلام میرے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو تو اس غلام کی آزادی اس (آزاد کرنے والے) کے مال سے ہوگی بشرطیکہ اس کے پاس مال ہو اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی متوسط قیمت لگائی جائے پھر اس سے اپنے مالک کے لیے

۳۹۳۸- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ النَّصْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ

۳۹۳۷- تخریج: [صحیح] انظر، ح: ۳۹۳۴، وأخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۱۴/ ۲۷۴ من حديث أبي داود به.

۳۹۳۸- تخریج: أخرجه البخاري، العتق، باب: إذا أعتق ناصيباً في عبد وليس له مال... الخ، ح: ۲۵۲۷ مر حديث يزيد بن زريع، ومسلم، العتق، باب ذكر سعاية العبد، ح: ۱۵۰۳ من حديث سعيد بن أبي عروبة به.

۲۱- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

قیمت کے مطابق محنت کرائی جائے جو زیادہ سخت اور بھاری نہ ہو۔“

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شَقِصًا لَهُ أَوْ شَقِصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَّاهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قَوْمَ الْعَبْدِ قِيمَةً عَدْلٍ، ثُمَّ اسْتُشْعِيَ لِصَاحِبِهِ فِي قِيَمَتِهِ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (نصر بن علی اور علی بن عبداللہ) دونوں کی روایت میں ہے: [فَاسْتُشْعِيَ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ] جب کہ مذکورہ بالا الفاظ علی بن عبداللہ کے ہیں (کہ ان میں [قَوْمَ الْعَبْدِ قِيمَةً عَدْلٍ] کا بھی بیان ہے۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا: فَاسْتُشْعِيَ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ عَلِيٍّ.

فائدہ: اس حدیث میں ترغیب ہے کہ اپنا حصہ آزاد کرنے والا باقی بھی آزاد کر کے مکمل فضیلت حاصل کرے۔

85

۳۹۳۹- محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا: ہمیں یحییٰ اور ابن ابی عریب نے سعید بن ابی عریب سے بیان کیا، انہوں نے اپنی سند سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔

۳۹۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَرِيْبٍ عَنْ سَعِيدٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: اسے روح بن عبادہ نے بسند سعید بن ابی عریب روایت کیا، مگر اس میں محنت کرانے کا ذکر نہیں۔ اسی طرح جریر بن حازم اور موسیٰ بن خلف دونوں نے قتادہ سے بسند یزید بن زریع اس حدیث کے ہم معنی روایت کیا اور ان دونوں نے محنت کرانے کا ذکر کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ لَمْ يَذْكُرِ السَّعْيَاءَةَ. وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَمُوسَى بْنُ خَلْفٍ، جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَمَعْنَاهُ وَذَكَرَ فِيهِ السَّعْيَاءَةُ.

فائدہ: ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر مالک کے لیے باقی حصہ آزاد کرنا ممکن نہ ہو تو غلام ہی سے محنت کرائی جائے۔ تاکہ وہ اپنی قیمت ادا کر کے آزاد ہو جائے۔

۳۹۳۹- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۶) - بَابُ: فِيمَنْ رَوَى أَنَّهُ لَا

باب ۶- ان حضرات کا بیان جو اس حدیث میں

يُسْتَسْعَى (التحفة ۶)

غلام سے محنت نہ کرانے کا ذکر کرتے ہیں

۳۹۴۰- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ،

۳۹۴۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَاءَ لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ، فَأَعْطِيَ شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَأَعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ أَعْتَقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی (مشترک) مملوک میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو تو اس (آزاد کرنے والے) پر غلام کی عادلانہ قیمت لگائی جائے اور وہ اپنے شریکوں کے حصے انہیں ادا کر دے اور اس کی طرف سے غلام کو آزاد کیا جائے۔ ورنہ اس سے جو آزاد ہو گیا سو ہو گیا۔“



فائدہ: آزاد کرنے والے کو ترغیب و تشویق دی گئی ہے کہ اگر وہ یہ مالی بوجھ برداشت کر سکتا ہے تو کر لے اس میں

بڑی فضیلت ہے۔

۳۹۴۱- حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

۳۹۴۱- جناب نافع نے بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ: وَكَانَ نَافِعٌ رُبَّمَا قَالَ: «فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ»، وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ.

نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ ایوب کہتے ہیں کہ جناب نافع کبھی تو [فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ] کے لفظ ذکر کرتے اور کبھی نہ کرتے۔

۳۹۴۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ

۳۹۴۲- ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی۔

الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

قَالَ أَيُّوبُ: فَلَا أَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ

ایوب نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ حدیث میں یہ جملہ

۳۹۴۰- تخریج: أخرجه البخاري، العتق، باب: إذا أعتق عبدًا بين اثنين أو أمة بين الشركاء، ح: ۲۵۲۲، ومسلم، العتق، باب: من أعتق شركًا له في عبد، ح: ۱۵۰۱ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۷۷۲/۲.

۳۹۴۱- تخریج: أخرجه مسلم، الأيمان، باب من أعتق شركًا له في عبد، ح: ۴۹/۱۵۰۱ بعد، ح: ۱۶۶۷ من حديث إسماعيل ابن علي به.

۳۹۴۲- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۱۵۰۱ عن أبي الربيع سليمان بن الربيع، انظر الحديث السابق، والبخاري، العتق، باب: إذا أعتق عبدًا بين اثنين أو أمة بين الشركاء، ح: ۲۵۲۴ من حديث حماد بن زيد به.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

[وَالَا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ] نبی ﷺ کا فرمایا ہوا ہے یا نافع کی طرف سے ہے۔

مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ شَيْءٍ قَالَهُ نَافِعٌ؟ «وَالَا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ».

۳۹۴۳- نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے مملوک کا حصہ آزاد کر دیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ اسے پورے کو آزاد کرے اگر اس کے پاس اس کی قیمت کے بقدر مال ہو اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا وہی حصہ آزاد ہوا (جو کیا گیا)۔“

۳۹۴۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَغْتَقَ شِرْكَائِهِ مِنْ مَمْلُوكٍ لَهُ فَعَلَيْهِ عَقْبُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ حَقَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ نَصِيبَهُ».

۳۹۴۴- جناب نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابراہیم بن موسیٰ کی (مذکورہ بالا) روایت کے ہم معنی روایت کیا۔

۳۹۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [حَدِيثِ] إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى.

۳۹۴۵- جناب نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ روایت مالک (۳۹۴۰) کے ہم معنی بیان کیا۔ مگر اس میں: [وَالَا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ] کا ذکر نہیں۔ اس کی حدیث: [وَأُعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ] پر مکمل ہوئی ہے جو اس کے ہم معنی ہے۔

۳۹۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَوْوَرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى مَا لَيْكَ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «وَالَا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». أَنْتَهَى حَدِيثُهُ إِلَى: «وَأُعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ عَلَى مَعْنَاهُ».

۳۹۴۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا

۳۹۴۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

۳۹۴۲- تخریج: أخرجه البخاري، ح: ۲۵۲۳، ومسلم، ح: ۴۸/۱۵۰۱، بعد، ح: ۱۶۶۷ من حديث عبد الله بن عمر، انظر الحديث السابق، ح: ۳۹۴۲.

۳۹۴۴- تخریج: أخرجه البخاري، ح: ۲۵۲۵، ومسلم من حديث يحيى بن سعيد به، انظر، ح: ۳۹۴۲.

۳۹۴۵- تخریج: أخرجه البخاري، الشركة، باب الشركة في الرقيق، ح: ۲۵۰۳ من حديث جويرية بن أسماء به.

۳۹۴۶- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۵۱/۱۵۰۱، بعد، ح: ۱۶۶۷ من حديث عبد الرزاق به، انظر الحديث السابق: ۳۹۴۱.

۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

حصہ آزاد کر دیا تو اس کا باقی حصہ بھی اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا جبکہ اس کے پاس غلام کی قیمت کے بقدر مال موجود ہو۔“

الرُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًَا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مِنْهُ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ».

۳۹۴۷- جناب سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ”جب کوئی غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر وہ صاحب وسعت ہو تو اس کی طرف سے غلام کی قیمت لگا کر اسے آزاد کر دیا جائے قیمت لگانے میں کمی کی جائے نہ زیادتی۔“

۳۹۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا يُقَوِّمُ عَلَيْهِ قِيَمَةً لَا وَكُسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ يُعْتَقُ».

۳۹۴۸- ابن التلب (ملقام) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے (مشترک) مملوک میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو نبی ﷺ نے اسے باقی کا ضامن اور ذمہ دار نہیں بنایا تھا۔

۳۹۴۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ ابْنِ التَّلْبِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يُضْمَمْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ راوی (ابن التلب) ”تا“ کے ساتھ ہے۔ اور شعبہ رحمہ اللہ قدرے تو تلے تھے ”تا“ (دو نقطے والے) کو ”تا“ (تین نقطے والے) سے نمایاں نہ کر سکتے تھے۔

قال أحمد: إنما هو بالثاء، يعني التلب، وكان شعبة ألغى لم يبين الثاء من الثاء.

۳۹۴۷- تخريج: أخرجه البخاري، ح: ۲۵۲۱، ومسلم، ح: ۵۰/۱۵۰۱، بعد، ح: ۱۶۶۷ من حديث سفیان بن عیینہ به، انظر الحديث السابق، ح: ۳۹۴۰.

۳۹۴۸- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۴۹۶۹ من حديث محمد بن جعفر به، وانظر أطراف المسند: ۱/۶۴۸، ح: ۱۳۰۸، وإتحاف المهرة: ۲/۶۵۴، ح: ۲۴۴۹، وجامع المسانيد والسنن لابن كثير: ۲/۳۶۹، ۳۷۰ * ملقاه بن التلب مستور، انظر، ح: ۳۷۹۸.

(المعجم ۷) - بَابُ: فِيمَنْ مَلَكَ ذَا

رَجِمَ مَحْرَمٌ (التحفة ۷)

باب: ۷- جو کوئی اپنے کسی محرم رشتہ دار کا

مالک بن جائے

۳۹۴۹- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیاجیسے کہ حماد کا خیال ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو

کوئی اپنے محرم رشتہ دار کا مالک بن گیا ہو تو وہ آزاد ہے۔“

۳۹۴۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ

وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ

ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ

سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ مُوسَى فِي

مَوْضِعٍ آخَرَ: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ فِيمَا

يَحْسِبُ حَمَّادُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«مَنْ مَلَكَ ذَا رَجِمَ مَحْرَمٌ فَهُوَ حُرٌّ».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا کہ محمد بن بکر برسانی نے

بواسطہ حماد بن سلمہ قنادہ سے اور عاصم نے بواسطہ حسن

بصری سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ

حدیث کے مثل روایت کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ

الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ

وَعَاصِمٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ الْحَدِيثِ.امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو صرف

حماد بن سلمہ نے (مرفوع یا متصل) بیان کیا ہے اور اس

میں اسے شک بھی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَلَمْ يَحْدِثْ هَذَا الْحَدِيثَ

إِلَّا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَقَدْ شَكَّ فِيهِ.

🌟 فوائد و مسائل: ① حسن بصری رحمہ اللہ کا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہونے میں ائمہ حدیث کا

اختلاف ہے۔ تاہم یہ حدیث حسن اور بقول بعض صحیح ہے۔ ② [ذَا رَجِمَ مَحْرَمٌ] سے یہاں مراد باپ، دادا اور

اولاد اور ان کی اولاد ہے۔ ان میں ملکیت ثابت ہوتے ہی یہ از خود آزاد ہو جائیں گے البتہ دیگر رشتہ داروں کے

بارے میں اختلاف ہے۔

۳۹۵۰- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اپنے

۳۹۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۳۹۴۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأحكام، باب ما جاء فيمن ملك ذا رحم محرم، ح: ۱۳۶۵، وابن

ماجد، ح: ۲۵۲۴ من حديث حماد بن سلمة به، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۷۳، والحاكم ۲/ ۲۱۴، ووافقه الذهبي.

۳۹۵۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۸۹/۱۰ من حديث أبي داود به * قتادة ولد بعد شهادة عمر

رضي الله عنه بنيف وثلاثين سنة.

۲۸- کتاب العتق

الْأَنْبَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل
کسی قریبی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے تو وہ آزاد ہے۔

۳۹۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ.

۳۹۵۱- جناب حسن (بصری) رحمہ اللہ نے کہا: جو کوئی اپنے کسی قریبی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے تو وہ آزاد ہے۔

۳۹۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ مِثْلَهُ.

۳۹۵۲- جناب قتادہ نے جابر بن زید اور حسن (بصری) سے اسی کے مثل بیان کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَعِيدٌ أَحْفَظُ مِنْ حَمَّادٍ.

امام ابو داود رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سعید حماد کی نسبت زیادہ حفظ والے ہیں۔

(المعجم ۸) - بَابُ: فِي عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ (التحفة ۸)

باب: ۸- اُمّ ولد کو آزاد کرنا

☀ فائدہ: ایسی لونڈی جس کے شکم سے اپنے مالک کی اولاد ہو اسے ”اُمّ ولد“ کہتے ہیں۔

۳۹۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّفَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ خَطَّابِ بْنِ صَالِحٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ

۳۹۵۳- سلامہ بنت معقل بیان کرتی ہیں اور یہ بنو خارجہ قیس عیلان کی خاتون تھیں۔ کہتی ہیں کہ ایام جاہلیت میں میرا چچا مجھے لے کر آیا اور جناب بن عمرو کے ہاتھ بیچ دیا جو ابویسر بن عمرو کا بھائی تھا تو میں نے اس

۳۹۵۱- تخریج: [صحیح] رواہ یونس عن الحسن به، أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ح: ۲۰۰۷۹.

۳۹۵۲- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي ۸۹/۱۰ من حديث أبي داود به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة ۳۲/۶ * سعيد وقنادة مدلسان وعتنا.

۳۹۵۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۶۰/۶ من حديث محمد بن إسحاق به، وعنن * وأم خطاب لا تعرف (تقريب).

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

کے بیٹے عبدالرحمن بن حباب کو جنم دیا۔ پھر وہ (حباب) فوت ہو گیا تو اس کی بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! اب تجھے حباب کے قرضے میں بیچ دیا جائے گا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں بنو خارجہ قیس عیلان کی خاتون ہوں۔ ایام جاہلیت میں میرا چچا مجھے مدینے لایا تھا اور حباب بن عمروؓ جو کہ ابویسر بن عمرو کا بھائی ہے کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا۔ میں نے اس کے بیٹے عبدالرحمن بن حباب کو جنم دیا ہے۔ اور اب اس کی بیوی کہہ رہی ہے اللہ کی قسم! تجھے اس (حباب) کے قرضے کی ادائیگی میں فروخت کر دیا جائے گا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”حباب کا ولی اور وارث کون ہے؟“ بتایا گیا کہ اس کا بھائی ابویسر بن عمرو ہے۔ تو آپ نے اس کو بلا بھیجا اور فرمایا: ”اسے آزاد کر دو اور جب تمہیں معلوم ہو کہ میرے پاس غلام آئے ہیں تو میرے پاس آنا میں تمہیں اس کا عوض دے دوں گا۔“ سلامہ کہتی ہیں کہ پھر انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس غلام آئے تو آپ نے ان کو میرے عوض ایک غلام عنایت فرمادیا۔

۳۹۵۴- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ام ولد لونڈیوں کو فروخت کیا تھا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے ہمیں منع کر دیا تو ہم رک گئے۔

مَنْفَعِلِ امْرَأَةٍ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ، هَالَتْ: قَدِمَ بِي عَمِّي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَاعَنِي مِنَ الْحَبَابِ بْنِ عَمْرِو أَخِي أَبِي الْيَسْرِ بْنِ عَمْرِو، فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ مِنَ الْحَبَابِ ثُمَّ هَلَكَ، فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ: لَآنَ وَاللَّهِ! تَبَاعِينَ فِي دِينِهِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ! قَدِمَ بِي عَمِّي الْغَدِيَّةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحَبَابِ بْنِ عَمْرِو أَخِي أَبِي الْيَسْرِ بْنِ عَمْرِو، فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَبَابِ، هَالَتْ امْرَأَتُهُ: لَآنَ وَاللَّهِ! تَبَاعِينَ فِي دِينِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ وَلِيُّ الْحَبَابِ؟» قِيلَ: أَخُوهُ أَبُو الْيَسْرِ بْنُ عَمْرِو، فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ: «أَعْتَقُوهَا فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِرَقِيقٍ قَدِمَ عَلَيَّ فَاتُّوْنِي أَعُوْضُكُمْ مِنْهَا». قَالَتْ: فَأَعْتَقُونِي وَقَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقِيقٌ فَعَوَّضَهُمْ مِنِّي غُلَامًا.

۳۹۵۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عَمْرُ نَهَانَا فَانْتَهَيْنَا.

۳۹۵۴- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۳۴۷/۱۰ من حديث حماد بن سلمة به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۱۸/۲، ۱۹، ووافقه الذهبي، ولبعض حديث شاهد عند ابن ماجه، ح: ۲۵۱۷ * قيس هو ابن سعد.

۲۸- کتاب العتق غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

☀ فائدہ: ام ولد لونڈی کو بیچنا جائز ہے، یا نہیں؟ اس میں علماء کی دونوں ہی رائے ہیں۔ کچھ جواز کے قائل ہیں اور کچھ عدم جواز کے۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے کہ احتیاط کے طور پر اس کا عدم جواز ہی رائج ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (نیل الاوطار، کتاب العتق، باب ما جاء فی ام الولد) واللہ اعلم۔

(المعجم ۹) - **بَابُ: فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ** باب: ۹- مدبر غلام کی فروخت کا مسئلہ
(التحفة ۹)

☀ فائدہ: جب کوئی مالک اپنے غلام یا لونڈی کے بارے میں کہہ دے کہ یہ میری وفات کے بعد آزاد ہے تو اسے ”مدبر“ کہتے ہیں۔ (”با“ پر زبر اور شد کے ساتھ)

۳۹۵۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْطَلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرِ مَنَّهُ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَبِيعَ بِسَبْعِمِائَةٍ أَوْ بِتِسْعِمِائَةٍ.

۳۹۵۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ ایک شخص نے اپنے غلام کے بارے میں کہہ دیا کہ وہ اس کی وفات کے بعد آزاد ہوگا، جب کہ اس کے پاس اس غلام کے سوا کوئی اور مال نہ تھا، چنانچہ اس غلام کے بارے میں نبی ﷺ نے حکم دیا تو اسے سات سو یا نو سو میں فروخت کیا گیا۔

☀ فائدہ: غلام کے بارے میں یہ وصیت کرنا کہ یہ میری وفات کے بعد آزاد ہوگا بالکل مباح اور جائز ہے۔ مگر وارثوں کے حالات کے پیش نظر اگر وہ بالکل ہی مفلوک الحال ہوں تو ایسی وصیت کو فسخ بھی کیا جاسکتا ہے۔ قاضی اور حاکم کو اختیار ہے کہ وہ اسے فسخ کر دیں۔

۳۹۵۶- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَجَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَهَذَا. رَأَى: وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ: «أَنْتَ أَحَقُّ بِثَمَنِهِ، وَاللَّهُ أَغْنَى عَنْهُ».

۳۹۵۶- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی اور مزید کہا..... یعنی نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو اس کی قیمت کا زیادہ حق دار (اور محتاج) ہے جبکہ اللہ عز و جل اس کو آزاد کیے جانے سے بے پروا ہے۔“ (اسے کوئی احتیاج نہیں۔)

۳۹۵۵- تخریج: أخرجه البخاري، البيهقي، باب بيع المدبر، ح: ۲۲۳۰ من حديث إسماعيل بن أبي خالد، ومسلم، الأيمان، باب جواز بيع المدبر، ح: ۹۹۷ بعد، ح: ۱۶۶۸ من حديث عطاء به.

۳۹۵۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۵۰۰۱ من حديث الأوزاعي به.

۳۹۵۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو مذکور نامی ایک انصاری نے اپنے غلام کے بارے میں کہہ دیا کہ میری موت کے بعد وہ آزاد ہوگا..... اس غلام کا نام یعقوب تھا..... اور اس انصاری کا اس کے سوا کوئی اور مال نہ تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس غلام کو بلوایا اور فرمایا: ”اسے کون خریدتا ہے؟“ تو جناب نعیم بن عبد اللہ بن نحاس نے اس کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا چنانچہ آپ ﷺ نے یہ رقم ابو مذکور کے حوالے کی اور فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ضرورت مند ہو تو چاہیے کہ (خرچ کرنے کی) اپنے سے ابتدا کرے اگر کچھ بچ جائے تو اپنے عیال پر خرچ کرے اگر ان سے بچ رہے تو اپنے قرابت داروں پر خرچ کرے۔“ آپ ﷺ کے الفاظ: [علی ذی قرابتہ] تھے یا: [علی ذی رحمہ] اور اگر بچ رہے تو ادھر ادھر خرچ کر دے۔“

۳۹۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ عَنْ دُبَيْرٍ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيهِ؟» فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّحَّاسِ بِثَمَانِينَ مِائَةً دِرْهَمٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ، فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَفَعَلَى عِيَالِهِ، فَإِنْ كَانَ لَهَا فَضْلٌ فَفَعَلَى ذِي قَرَابَتِهِ»، أَوْ قَالَ: «عَلَى ذِي رَحِمِهِ، وَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَهُنَا وَهَهُنَا».

فوائد و مسائل: ① اگر کوئی غلام ”مذرب“ کیا چکا ہو اور احوال و ظروف اس کی اجازت نہ دیتے ہوں تو اس کی آزادی کو منسوخ کیا جاسکتا ہے اور اس کو فروخت کرنا جائز ہے۔ ② خود ضرورت مند ہوتے ہوئے صدقہ کرنا اگرچہ باعث فضیلت عمل ہے مگر دیکھا جائے کہ کیا ایسے حالات کا مقابلہ کرنا ایسے لوگوں کے لیے ممکن بھی ہے یا نہیں؟

(المعجم ۱۰) - بَابُ: فِيمَنْ أَعْتَقَ حَبِيدًا لَهُ لَمْ يَتْلُغْهُمْ التَّلْثُ (التحفة ۱۰)
باب: ۱۰- جس نے اپنے غلام موت کے وقت آزاد کر دیے ہوں جبکہ ان کی مجموعی قیمت اس کے تہائی مال سے زیادہ ہو

۳۹۵۸- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی وفات کے وقت اپنے چھ غلام

۳۹۵۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ

۳۹۵۷- تخریج: أخرجه مسلم، الزکوة، باب الابتداء في النفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، ح: ۹۹۷ من حديث إسماعيل ابن علي به، وهو في مسند أحمد: ۳/ ۳۰۵.

۳۹۵۸- تخریج: أخرجه مسلم، الأيمان، باب من أعتق شركًا له في عبد، ح: ۱۶۶۸ من حديث حماد بن زيد به.

۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

آزاد کر دیے۔ اس شخص کے پاس ان کے سوا کوئی اور مال نہ تھا۔ تو نبی ﷺ کو جب یہ خبر ملی تو آپ نے اسے بڑی سخت بات فرمائی۔ پھر ان غلاموں کو بلوایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا۔ پھر ان میں قرعہ اندازی کر کے دو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی رہنے دیا۔

أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّاهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

🌞 فوائد و مسائل: ① ”کتاب الوصایا“ میں یہ گزرا ہے کہ کسی شخص کو اپنے تہائی مال سے زیادہ میں وصیت کرنے کی اجازت نہیں ہے اسی بنیاد پر مذکورہ بالا واقعہ میں اس شخص کی غلط وصیت کو منسوخ کر کے شریعت کے مطابق عمل کیا گیا۔ ② امیر المومنین اور مسلمان عمال کا فریضہ ہے کہ مسلمان عوام الناس کے جملہ امور پر نگاہ رکھیں کہ کہیں بھی شریعت کی مخالفت نہ ہونے پائے۔ ③ غلط وصیت کو منسوخ کر کے شریعت کے مطابق عمل کرنا کرنا چاہیے۔



۳۹۵۹- جناب ابو قلابہ نے اپنی سند سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ مگر اس میں یہ جملہ نہیں ہے: ”آپ نے اسے بڑی سخت بات فرمائی۔“

۳۹۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَقُلْ: فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا.

۳۹۶۰- جناب ابو زید سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے (اپنی موت کے وقت اپنے غلام آزاد کر دیے) مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا اور کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں اس کے دفن کیے جانے سے پہلے حاضر ہوتا تو وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔“

۳۹۶۰- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، هُوَ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ: يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنَ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ».

🌞 فائدہ: یہ شدید زجر اس ظلم کی بنا پر تھی جو اس نے اپنی وصیت میں اپنے وارثوں پر کیا تھا۔

۳۹۵۹- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۳۹۶۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۴۹۷۳ من حديث خالد الطحان به * أبو زيد هو عمرو بن أخطب رضي الله عنه.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

۳۹۶۱- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی موت کے وقت چھ غلام آزاد کر دیے جب کہ اس کا ان کے سوا کوئی اور مال نہ تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان غلاموں میں قرعہ اندازی کر کے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا۔

۳۹۶۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَأَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبِدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَفْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرْقَى أَرْبَعَةً.

باب ۱۱:- جس نے اپنے مال دار غلام کو آزاد کیا ہو
(تو مال کس کا ہوگا؟)

(المعجم ۱۱) - بَابُ: فِي مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ (التحفة ۱۱)

۳۹۶۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے غلام آزاد کیا ہو اور اس کے پاس مال بھی ہو تو غلام کا مال غلام ہی کا رہے گا الایہ کہ مالک نے اس کی شرط کر لی ہو (کہ مال اسے نہیں دیا جائے گا۔“)

۳۹۶۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ وَاللَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْرَطَهُ السَّيِّدُ».

باب ۱۲:- زنا زادے کو آزاد کرنا؟

(المعجم ۱۲) - بَابُ: فِي عَتَقِ وَلَدٍ الزَّانَا (التحفة ۱۲)

۳۹۶۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”زنا زادہ تینوں میں سے سب

۳۹۶۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي

۳۹۶۱- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۴۹۷۷ من حديث حماد بن زيد، ومسلم، ح: ۱۶۶۸ من حديث محمد بن سيرين به.

۳۹۶۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، العتق، باب من أعتق عبدًا وله مال، ح: ۲۵۲۹ من حديث ابن وهب، والبخاري، ح: ۲۳۷۹ من حديث نافع به.

۳۹۶۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۴۹۳۰ من حديث جرير، وأحمد: ۳۱۱/۲ من حديث سهل بن أبي صالح به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۲/۲۱۴، ووافقه الذهبي، وزاد بعض الرواة "إذا عمل بعمل والديه".

۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

صَالِح، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَلَدُ الزَّانَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ» وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لِأَنَّ أُمَّتَعٍ بِسَوْطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ وَلَدَ زَنِيَّةٍ.

سے برا ہے۔“ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایک کوڑا اللہ کی راہ میں دے دوں وہ اس سے بہتر ہے کہ کسی زنا زادے کو آزاد کروں۔

☀ فائدہ: زنا زادے کا برا ہونا اسی صورت میں ہے جب وہ ماں باپ کی مانند بدکاری جیسے فحش اعمال کرے۔ ورنہ اس میں اس کا کوئی جرم نہیں اور عام شرعی قاعدہ یہ ہے کہ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ (الأنعام: ۱۵) ”کوئی جان کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔“ نیز اس حدیث کا سبب ورود ایک خاص واقعہ ہے کہ ایک منافق رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیا کرتا تھا، تو اس موقع پر آپ کو بتایا گیا کہ وہ زنا زادہ ہے۔ تب آپ نے مذکورہ بالا بات کہی۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی رحمہ اللہ: حدیث: ۶۷۴)

(المعجم ۱۳) - بَابُ: فِي ثَوَابِ الْعَتَقِ باب: ۱۳- غلام آزاد کرنے کا ثواب (التحفة ۱۳)

۳۹۶۴- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عُبَلَةَ، عَنْ الْغَرِيفِ بْنِ الدَّبَلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا وَائِلَةَ بْنَ الْأَشْعَثِ فَقُلْنَا لَهُ: حَدَّثَنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نَقْصَانٌ. فَغَضِبَ وَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُضَحَّفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟! قُلْنَا: إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ: «أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ».

۳۹۶۴- غریف بن دلیلی کہتے ہیں کہ ہم حضرت وائلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا: ہمیں حدیث بیان کیجیے جس میں کوئی کمی بیشی نہ ہو تو وہ غصے ہو گئے اور کہنے لگے: بلاشبہ تم میں کئی ایسے ہیں جو قرآن کی قراءت کرتے ہیں اور اس میں کمی بیشی کر جاتے ہیں حالانکہ قرآن اس کے اپنے گھر میں لٹکا ہوا ہوتا ہے؟ ہم نے کہا: ہمارا مقصد ہے کہ ایسی حدیث بیان فرمائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے کہا: ہم اپنے ایک آدمی کے سلسلے میں نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے جو قتل کی وجہ سے جہنم کا مستحق ہو چکا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی طرف سے غلام آزاد کرو اللہ عزوجل اس کے ہر عضو کے بدلے اس کا

۳۹۶۴- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/ ۴۹۰ من حديث ضمرة، والنسائي في الكبرى، ح: ۴۸۹۱ من حديث إبراهيم بن أبي عبلة، وصححه ابن حبان، ح: ۱۲۰۶، والحاكم على شرط الشيخين: ۲/ ۲۱۲، ووافقه الذهبي * الغريف حسن الحديث على الراجح.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

ایک ایک عضو آگ سے آزاد فرما دے گا۔“

☀ فائدہ: قتل کے سلسلے میں صرف غلام آزاد کر دینا کافی نہیں ہے۔ البتہ مسلمان غلام کو آزاد کرنے کی مذکورہ فضیلت اور ترغیب صحیح احادیث سے ثابت ہے جیسے کہ اگلے باب میں آ رہا ہے۔ نیز صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہر عضو کے بدلے میں اس کا ایک ایک عضو آگ سے بچا دے گا۔“ (صحیح البخاری، العتق، حدیث: ۲۵۱۷)

(المعجم ۱۴) - باب: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ
(التحفة ۱۴)
باب: ۱۳- کون سی گردن (لوٹڈی) غلام آزاد کرنا زیادہ افضل ہے؟

۳۹۶۵- جناب ابو نجیح سلمی (عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں طائف کے محل کا محاصرہ کیا۔ معاذ (بن ہشام) کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ..... ایک قلعے کا محاصرہ کیا..... اور مفہوم سب کا ایک ہے۔ ابو نجیح نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اس کے لیے ایک درجہ ہے۔“ اور پوری حدیث بیان کی۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جس مسلمان نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک ایک ہڈی کو اس آزاد کردہ کی ایک ایک ہڈی کے بدلے جہنم سے تحفظ اور بچاؤ کا ذریعہ بنا دے گا۔ اور جس عورت نے کسی مسلمان عورت کو آزاد کیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی ایک ایک ہڈی کو اس کی آزاد کردہ کی ایک ایک ہڈی کے

۳۹۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُعَذَّانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ: حَاصِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَصْرِ الطَّائِفِ. قَالَ مُعَاذٌ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: بِقَصْرِ الطَّائِفِ بِحِصْنِ الطَّائِفِ كُلُّ ذَلِكَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُ دَرَجَةٌ وَسَاقُ الْحَدِيثِ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ وَقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللَّهَ

۳۹۶۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل الرمي في سبيل الله، ج: ۱۶۳۸ من حديث معاذ بن هشام به، وقال: "صحيح"، وصححه ابن حبان، ج: ۱۶۴۵، والحاكم ج: ۱۶۱، ۹۵/۳ و ۵۰، وواقفه الذهبي * قتادة صرح بالسماع عند ابن المبارك في الجهاد، ج: ۲۱۹، والبيهقي ج: ۱۶۱/۹ * أبو نجيح هو عمرو بن سلمة رضي الله عنه.

۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

جَاعِلٌ وَقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ بَدَلِ جَهَنَّمَ سَعَةَ حَفَظَ أَوْ بَجَاؤَ كَاذِبٍ بِئْسَ مَا بَدَلُ»

🌞 فائدہ: ① جہاد فی سبیل اللہ میں ایک تیر مارنا ایک گولی چلانا یا ایک گولہ پھینکنا بھی بہت بڑی فضیلت اور درجے کا باعث ہے۔ ② غلام اور لونڈی کو آزاد کرنا فضیلت ہے مگر وہ مسلمان ہو تو بہت زیادہ افضل ہے اور مذکورہ ضمانت حاصل کرنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔

۳۹۶۶- جناب شرحبیل بن سمط کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے: ”جس نے کسی مسلمان گردن کو آزاد کیا تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کے لیے فدیہ ہوگی۔“

۳۹۶۷- جناب شرحبیل بن سمط کہتے ہیں کہ میں نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو انہوں نے مذکورہ بالا حدیث معاذ بن ہشام (۳۹۶۵) کے ہم معنی بیان کی..... اور مزید کہا: ”جس شخص نے دو مسلمان عورتوں کو آزاد کیا وہ اس کے لیے جہنم سے آزادی کا باعث ہوں گی۔ ان کی ہر دو ہڈیوں کو اس کی ایک ہڈی کا عوض بنا دیا جائے گا۔“

۳۹۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُرَحْبِيلِ بْنِ السَّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ عَبْسَةَ: حَدَّثَنَا حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ».

۳۹۶۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ شُرَحْبِيلِ بْنِ السَّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ أَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ: حَدَّثَنَا حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ مَعْنَى مُعَاذٍ إِلَى قَوْلِهِ: «وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَ مُسْلِمًا، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَ امْرَأَةً مُسْلِمَةً». وَزَادَ: «وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ



۳۹۶۶- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، الجهاد، باب ثواب من رمى بسهم في سبيل الله عز وجل، ح: ۳۱۴۴ من حديث بقیة به، وللحديث شواهد كثيرة، ورواه حريز بن عثمان عن سليمان بن عامر به، أحمد: ۳۸۶/۴.

۳۹۶۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الجهاد، باب ثواب من رمى بسهم في سبيل الله عز وجل، ح: ۳۱۴۶، وابن ماجه، ح: ۲۵۲۲ من حديث عمرو بن مرة به، وأصله عند الترمذي، ح: ۱۶۳۴، السند منقطع، وحديث: ۳۹۶۵، يعني عنه.

مُسْلِمَيْنِ إِلَّا كَانَتْ فِكَاهُهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى
مَكَانَ كُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْ عَظَامِهِ» .

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سالم نے شرحیل سے
نہیں سنا، شرحیل کی وفات صقین میں ہوئی تھی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَالِمٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ
شُرْحَيْلٍ، مَاتَ شُرْحَيْلٌ بِصَقِينٍ .

باب: ۱۵۔ صحت و عافیت کے دنوں میں غلام
آزاد کرنے کی فضیلت

(المعجم ۱۵) - بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِتْقِ
فِي الصَّحَّةِ (التحفة ۱۵)

۳۹۶۸۔ حضرت ابو الدرداء رحمہ اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص موت کے وقت آزاد
کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو پیٹ بھر
جانے کے بعد ہدیہ دے۔“

۳۹۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ:
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي
حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ عِنْدَ
الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ» .

🌟 فائدہ: اگرچہ موت کے قریب تہائی مال تک کا صدقہ یا وصیت کرنا جائز ہے مگر افضل یہ ہے جیسے کہ صحیح بخاری
میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول! صدقہ کون سا
افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تو اس حال میں صدقہ کرے کہ تو صحت مند ہو، حریص ہو (یعنی زندگی اور مال کا) غنی
رہنا چاہتا ہو اور فقیر ہو جانے سے ڈرتا ہو اور صدقہ کرنے میں سستی نہ کرے کہ جب جان حلق میں آن اٹکے تو کہنے
لگے کہ فلاں کے لیے اتنا ہے اور فلاں کے لیے اس قدر حالانکہ وہ تو (حق وراثت کی وجہ سے) فلاں کا ہو چکا۔“
(صحیح البخاری، الوصایا، حدیث: ۲۷۳۸) قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَيُؤْتِرُونَ عَلٰی
أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر: ۹) ”(اہل ایمان دوسرے حاجت مندوں کو) اپنے سے ترجیح
دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود احتیاج ہوتی ہے۔“

۳۹۶۸۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الوصايا، باب ماجاء في الرجل يتصدق أو يعتق عند الموت،
ح: ۲۱۲۳ من حديث سفیان به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه النسائي، ح: ۳۶۴۴، وصححه ابن حبان،
ح: ۱۲۱۹، والحاكم: ۲/۲۱۳، ووافقه الذهبي، وحسنه الحافظ في الفتح: ۵/۳۷۴، ورواه شعبه عن أبي إسحاق
به. أبو حبيب حسن الحديث على الراجح.

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

قرآن مجید بنی نوع انسان کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے جو عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اہل عرب اپنے مخصوص احوال و ظروف کے تحت اپنے اپنے قبائلی نظم میں اس قدر پختہ تھے کہ اس دور میں ان کے لیے دوسرے قبیلے کا اسلوب نطق و تکلم اختیار کرنا بھی مشکل ہوتا تھا۔ تو رب ذوالجلال والا کرام نے اپنی کتاب میں یہ آسانی فرمادی کہ ہر قبیلہ اپنی آسانی کے مطابق جو اسلوب چاہے اختیار کر لے۔ اور اسے ”سات حروف“ میں نازل فرمادیا۔ اس سے انہیں اس کے پڑھنے، سمجھنے اور حفظ کرنے میں بہت آسانی رہی اور اس میں اس کتاب کا ”اعجاز“ بھی تھا۔

[اُنزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ] ”قرآن کریم سات حروف (قراءتوں اور لہجوں) پر نازل کیا گیا ہے۔“ کی توضیح میں اگرچہ کافی بحث ہے مگر رائج مفہوم یہ ہے کہ جہاں کہیں کسی لفظ یا ترکیب میں کسی قبیلے کے لیے کوئی مشکل تھی وہاں قرآن کو ان کے اسلوب میں نازل فرما کر انہیں اسی میں قراءت کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ یہ مفہوم نہیں کہ ہر ہر آیت یا ہر ہر لفظ سات حروف پر مشتمل ہے۔ مثلاً

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

بقول علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ ایک معنی و مفہوم کے لیے سات حروف تک نازل کیے گئے ہیں مثلاً ایک مفہوم ”آؤ“ کے لیے مختلف الفاظ ہیں هَلُمَّ - اَقْبِلْ - تَعَالَى - اِلَيَّ - قَصْدِي - نَحْوِي - قُرْبِي وغیرہ۔ ان سب کے معنی ایک دوسرے سے از حد قریب ہیں۔

یاد دوسری توجیہ یہ ہے کہ مختلف الفاظ میں بلحاظ ان کے مفرد، تثنیہ، جمع یا مذکر، مؤنث، مخاطب یا غائب، فعل یا اسم ہونے میں فرق آیا ہے۔ یا بلحاظ اعراب مرفوع، منصوب اور مجرور ہونے میں یا مقدم مؤخر ہونے میں یا کئی حروف کی کئی بیشی میں سات طرح کے اختلافات ہیں۔ یا بلحاظ نطق وادائیگی اظہار ادغام، ہمز، تسہیل یا اشام وغیرہ میں اختلاف ہے۔ الغرض ان متنوع اختلافات سے قرآن کے معانی میں بنیادی طور پر کوئی فرق نہیں اور اس اختلاف کا یہ معنی بھی نہیں کہ ہر قوم یا قبیلہ مضمون قرآن کو اپنی تعبیر دینے میں مختار تھا۔ نہیں بلکہ یہ سب الفاظ و قراءات باسانید صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوئی ہیں اور ابتدائی تین ادوار یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں آزادی سے قراءت ہوتی رہی پھر جب دور عثمانی میں مملکت اسلامیہ کی حدود از حد وسیع ہو گئیں اور عجمی لوگ بھی مسلمان ہو گئے جو ان اختلاف الفاظ کی کہنہ و حقیقت اور سہولت سے آشنانہ تھے تو ان کے آپس میں تنازعات ہونے لگے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان قراءات کو لغت قریش تک محدود و مخصوص کر دیا جو عرب کی معتبر، نکسالی اور مقبول لغت تھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر اجماع کر لیا اور امت ایک بہت بڑے اور سنگین اختلاف سے محفوظ ہو گئی۔ والحمد للہ رب العالمین۔ و رضی اللہ عن عثمان و ارضاه۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۹) - كِتَابُ الْحُرُوفِ وَالْقِرَاءَاتِ (التحفة ۲۴)

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

باب: ۱.....

(المعجم ۱) - باب (التحفة . . .)

۳۹۶۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۳۹۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

ﷺ نے (سورہ بقرہ کی آیت: ۱۲۵ یوں) قراءت فرمائی:

النَّبِيِّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ح:

﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ("خا"

وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

کے نیچے زیر کے ساتھ بصیغہ امر پڑھا) "اور مقام ابراہیم

مَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

کو جائے نماز بنا لو۔"

خَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ

مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ۱۲۵].

فوائد و مسائل: ① اس لفظ میں دوسری قراءت "خا" پر زیر یعنی صیغہ ماضی کے ساتھ ہے اور معنی ہیں: "اور

لوگوں نے مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لیا۔" ② مقام ابراہیم بیت اللہ میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت

ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر کرتے رہے اور اس میں آپ کے قدم نقش ہیں۔

۳۹۷۰- ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان

۳۹۷۰- حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ

ہے کہ ایک شخص نے رات کو قیام کیا اور قراءت قرآن

إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ

میں اپنی آواز بلند کی۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا

"اللہ فلاں پر رحم فرمائے! اس نے آج رات مجھے کتنی ہی

أَمَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقْرَأُ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ،

آیات یاد دلادیں جن سے مجھے ذہول ہو رہا تھا۔"

فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَرْحَمُ

۳۹۷۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء كيف الطواف، ح: ۸۵۶، وح: ۸۶۲،

النسائي، ح: ۲۹۶۴، وابن ماجه، ح: ۱۰۰۸ من حديث جعفر الصادق به، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۳۹۷۰- تخریج: [إسناده صحيح] تقدم، ح: ۱۳۳۱.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

اللَّهُ فُلَانًا [كَأَيِّنْ] مِنْ آيَةٍ أَذْكَرَ نَبِيَهَا اللَّيْلَةَ
كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا».

☀️ فائدہ: ① یہ حدیث پیچھے (کتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، حدیث: ۱۳۳۱) میں گزر چکی ہے۔ اس کے فوائد و مسائل بھی ملاحظہ ہوں۔ اور رسول اللہ ﷺ کو عارضی طور پر بھول کا لاحق ہو جانا ان کے مقام نبوت کے منافی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ہے: [أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ] ”جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔“ (صحیح البخاری، الصلاة، حدیث: ۴۰۱، وصحیح مسلم، الصلاة، حدیث: ۵۷۲) ② کسی پردہ نشین کی شکل دیکھے بغیر اس کی آواز پہچان کر گواہی قبول کرنا جائز ہے۔ اور اسی طرح قاضی نابینا ہو تو اس کا آواز پہچان کر مدعی اور مدعا علیہ کے بیانات سن کر فیصلے کرنا جائز اور درست ہے۔ مگر کلی نسیان کہ حافظہ ہی خراب ہو جائے نبی کے لیے یہ ناممکن ہے۔ ③ حدیث میں وارد لفظ [كَأَيِّنْ] کئی نسخوں میں ”کائن“، بروزن ”قائم“، نقل ہوا ہے اور استدلال یہ ہے کہ قرآن مجید میں وارد ﴿وَكَايِّنْ مَنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِيثِيُونَ كَثِيرٌ...﴾ الخ (آل عمران: ۱۳۶) میں ایک قراءت ”کائن بروزن قائم“ بھی ہے۔ (ترجمہ آیت) ”بہت سے نبیوں سے ہمرکاب ہو کر بہت سے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ ست رہے اور نہ دبے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں ہی کو چاہتا ہے۔“



۳۹۷۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ: حَدَّثَنَا مِقْسَمٌ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَقُولَ﴾ [آل عمران: ۱۶۱] فِي قَطِيفَةٍ حُمْرَاءَ فَقَدْتُ يَوْمَ يَذِرُ، فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَقُولَ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

۳۹۷۱- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَقُولَ﴾ الخ اس سلسلے میں نازل ہوئی تھی کہ بدر کے دن ایک سرور رنگ کا کپڑا گم ہو گیا تھا تو کئی لوگوں نے کہہ دیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے لے لیا ہو۔ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يَقُولَ﴾ الخ ناممکن ہے کہ کوئی نبی خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا تو جو اس نے خیانت کی ہوگی اس کے ساتھ قیامت کے دن حاضر ہوگا پھر ہر شخص کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۳۹۷۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران، ح: ۳۰۰۹، قتيبة به، وقال: "حسن غريب" * بعض الناس منافقون كما في رواية الواحدي، وللحديث شواهد عند الواحدي أسباب النزول، ص: ۱۰۷ وغيره، انظر تفسير ابن كثير: ۴۳۰/۱ * خُصَيْفٌ ضَعِيفٌ.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

قال أبو داود: يَغْلُ مَفْتُوحَةُ الْيَاءِ . امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لفظ [يَغْلُ] ”یا“ پر زبر کے ساتھ ہے۔

🌟 فائدہ: [يَغْلُ] فعل مضارع معلوم (مصدر غلول) کا ترجمہ اوپر ذکر ہوا ہے۔ جبکہ اس کی دوسری قراءت بصورت مضارع مجہول یعنی ”یا“ پر پیش اور ”غین“ پر زبر کے ساتھ ہے۔ اس قراءت میں اس کا ترجمہ ہوگا: ”نبی کا یہ مقام نہیں کہ اس کی خیانت کی جائے۔“ اگر اسے مصدر اغلال سے سمجھا جائے تو اس کا مفہوم ہوگا: ”نبی کا یہ مقام نہیں کہ اس کی طرف خیانت کی نسبت کی جائے۔“

۳۹۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى : حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (ایک دعا میں) فرمایا: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ سَمِعْتُ اَنْسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْهَرَمِ» ”اے اللہ! میں بخلی اور عاجز کر دینے والے بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① قرآن مجید میں وارد ﴿وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ﴾ (الحديد: ۲۳) ”اور وہ لوگوں کو بخلی کی تلقین کرتے ہیں۔“ میں لفظ [بُخْلُ] ”با“ کے پیش اور ”خا“ کے سکون کے ساتھ ہے۔ جبکہ انصار کی لغت میں یہ لفظ ”با“ اور ”خا“ دونوں کے زبر کے ساتھ ہے۔ علاوہ ازیں ”با“ کے زبر اور ”خا“ کے سکون اور دونوں کے پیش کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے۔ ② [هَرَم] عاجز کر دینے والا بڑھاپا کہ انسان از حد عاجز ہو جائے۔ عقل و شعور اور صحت ساتھ چھوڑ جائے اور دوسروں کے لیے بھی بوجھ بن جائے۔

۳۹۷۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا حَبِیْبُ بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِیْرٍ، عَنْ إِصْمَ بْنِ لَقِیْطٍ بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ لَقِیْطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ: كُنْتُ وَافِدًا بَنِي الْمُتَنَفِّقِ، أَوْ فِي بَنِي الْمُتَنَفِّقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثًا، فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ: «لَا تَحْسَبَنَّ» يَسِينٌ وَلَمْ يَقُلْ: «لَا تَحْسَبَنَّ».

۳۹۷۴- حضرت لقیط بن صبرہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ بنی متنفق کا وفد جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تھا میں اس میں شریک تھا..... اور حدیث بیان کی..... نبی ﷺ نے فرمایا: یہ ”مت سمجھنا“ (کہ یہ بکری ہم نے تمہاری خاطر ذبح کی ہے) اور حدیث بیان کی۔ اور نبی ﷺ نے [لَا تَحْسَبَنَّ] ”(سین“ کی زیر سے) فرمایا (زبر کے ساتھ) [لَا تَحْسَبَنَّ] نہیں فرمایا تھا۔

۳۹۷۵- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۱۵۴۰ مطولاً.

۳۹۷۶- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۱۴۲.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

☀ فائدہ: یہ حدیث کتاب الطہارۃ باب فی الاستنثار، حدیث: ۱۴۲ میں گزر چکی ہے اور یہ مکہ سورہ آل عمران کی آیت: ۱۸۸ میں ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا.....﴾ میں دونوں طرح پڑھا گیا ہے یعنی سین کے زبرد اور زیر کے ساتھ۔

۳۹۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى:

۳۹۷۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنی چند کمریاں لیے جا رہا تھا کہ مسلمان اس پر جا پہنچے تو اس نے کہا: ”السلام علیکم“ مگر مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور ان چند کمریوں پر قبضہ کر لیا۔ تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ ”اور جو شخص تمہیں سلام کہے اس کے بارے میں یہ مت کہو کہ تو صاحب ایمان نہیں ہے۔ تم دنیا کی زندگانی کے مال کے متلاشی ہو؟“ اس آیت میں انہی چند کمریوں کی طرف اشارہ ہے۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لِحَقِّ الْمُسْلِمُونَ رَجُلًا فِي غُنِيمَةٍ لَهُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنِيمَةَ، فَتَرَلْتُ: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [النساء: ۹۴]: تِلْكَ الْغُنِيمَةُ.

106

☀ فوائد و مسائل: ① اس آیت کریمہ میں یہ لفظ [السلام] الف کے ساتھ اور دوسری قراءت میں الف کے بغیر ہے۔ [سَلَمَ] کے معنی ہوں گے کہ ”جو شخص تمہاری اطاعت کا اظہار کرے اس کے بارے میں یوں مت کہو کہ تو صاحب ایمان نہیں ہے۔“ ② السلام علیکم کا لفظ اسلامی شعار ہے۔ اس کے بولنے پر اسے جھوٹا سمجھ کر قتل کرنا یا اس کو کافر سمجھنا درست نہیں الا یہ کہ ایسا سمجھنے کی واضح دلیل ہو۔

۳۹۷۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ:

۳۹۷۵- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولَى الضَّرَرِ) ”مؤمنین میں سے (جہاد سے) پیٹھ رہنے والے اس حال میں کہ انہیں کوئی عذر ہو اور جہاد پر جانے والے

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ أَشْبَعُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ

۳۹۷۴- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة النساء، باب: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ ح: ۴۵۹۱، ومسلم، التفسير، باب في تفسير آيات متفرقة، ح: ۳۰۲۵ من حديث سفیان بن عیینہ به۔
۳۹۷۵- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۲۵۰۷، وأخرجه أحمد: ۱۹۰/۵ من حديث عبد الرحمن بن أبي الزناد به۔

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان
 ابیہ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ: (غَيْرُ أُولَىٰ) (بن منصور) نے [کان یقرأ] کا لفظ نہیں کہا۔
 الضَّرَر) وَلَمْ يَثُلَ سَعِيدٌ: كَانَ يَقْرَأُ۔

فائدہ: اس آیت کریمہ میں لفظ [غَيْر] زبر کے ساتھ اہل حرمین نافع ابن عامر اور کسائی کی قراءت ہے اور یہ
 حال یا سثنیٰ ہے۔ جبکہ ابن کثیر ابو عمرو حمزہ اور عاصم اسے مرفوع پڑھتے ہیں جو کہ قاعدوں کی صفت ہے۔ اور ایک
 قراءت زیر کے ساتھ بھی ہے مگر شاذ ہے۔ اس صورت میں یہ ”مؤمنین“ کی صفت یا اس سے بدل ہوگا۔

۳۹۷۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ
 أَبِي عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ
 ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 (وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ)۔
 ۳۹۷۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ:
 أَخْبَرَنِي أَبِي: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي
 عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ
 مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: (وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
 فِيهَا أَنْ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ)۔

۳۹۷۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
 کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں قراءت کی [وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ]
 (پیش کے ساتھ) یعنی سورہ مائدہ کی آیت: ۳۵ میں (وَوَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ)۔
 کو مخفف اور العین کو مرفوع پڑھا۔

۳۹۷۸- عطیہ بن سعد عوفی کہتے ہیں کہ میں نے
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر قراءت کی اور یوں پڑھا:
 ﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ﴾ (ضاد پر فتح کے
 ساتھ) تو انہوں نے فرمایا: (مِنْ ضَعْفٍ) پڑھو۔ (یعنی

۳۹۷۸- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا
 وَمِيرٌ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ
 بْنِ سَعْدِ الْعَوْفِيِّ قَالَ: قَرَأْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: ﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ

۳۹۷۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، القراءات، باب في فاتحة الكتاب، ح: ۲۹۲۹ عن محمد بن
 علاء به، وقال: "حسن غريب" * الزهري نعنن، وانظر الحديث الآتي.

۳۹۸۰- تخریج: [ضعيف] انظر الحديث السابق.

۳۹۸۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، القراءات، باب ومن سورة الروم، ح: ۲۹۳۶ من حديث
 فضيل بن مرزوق به، وقال: "حسن غريب"، وللحديث شواهد * عطية العوفی ضعيف.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

ضَعِيفٌ [فَقَالَ: (مِنْ ضَعِيفٍ)] قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا قَرَأْتُهَا عَلَيَّ، فَأَخَذَ عَلَيَّ كَمَا أَخَذْتُ عَلَيْكَ.

ضاد پر ضمہ ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت اسی طرح پڑھی تھی جیسے کہ تو نے مجھ پر پڑھی ہے تو آپ نے میری گرفت فرمائی جیسے کہ میں نے تمہاری گرفت کی ہے۔

🌞 فائدہ: قرآن مجید کے کلمات بلاشبہ عربی زبان کے ہیں اور ان کو ان کے کسی بھی لہجہ میں پڑھنا جائز ہے۔ مگر مطلوب وہی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اختیار فرمایا ہے۔

۳۹۷۹- جناب عطیہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے

انہوں نے نبی ﷺ سے (مِنْ ضَعِيفٍ) نقل کیا ہے۔ (یعنی ضاد پر ضمہ کے ساتھ۔)

۳۹۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى

الْقُطَيْبِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ هَارُونَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (مِنْ ضَعِيفٍ).

۳۹۸۰- عبدالرحمن بن ابی کی روایت ہے کہ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: (بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَحُوا) یعنی صیغہ خطاب کے ساتھ۔ جبکہ ہماری معروف قراءت صیغہ غائب کے ساتھ "فَلْيَفْرَحُوا" ہے۔ "کہہ دیجیے کہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے۔ چنانچہ اسی پر تمہیں/انہیں خوش ہونا چاہیے۔"

۳۹۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقَرِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَالَ: قَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ: (بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَحُوا).

۳۹۸۱- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی ﷺ نے قراءت فرمائی: (بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ) یعنی فَلْتَفَرَحُوا..... اور..... تَجْمَعُونَ..... دونوں صیغہ خطاب کے ساتھ پڑھے۔ جبکہ حفص کی قراءت میں غیب کے صیغے میں "فَلْيَفْرَحُوا" اور "يَجْمَعُونَ" ہے۔

۳۹۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْأَجْلَحِ،: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أَن النَّبِيِّ ﷺ قَرَأَ: (بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ).

۳۹۷۹- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق.

۳۹۸۰- تخریج: [حسن] أخرجه ابن جرير في تفسيره: ۸۸/۱۱ من حديث سفیان به، وانظر الحديث الآتي.

۳۹۸۱- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۱۲۲/۵ من حديث الأجلح به، وعلقه الترمذي، ح: ۳۷۹۳.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

۳۹۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ: «(إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرٌ صَالِحٍ)» .
کہ انہوں نے نبی ﷺ کو قراءت کرتے ہوئے سنا: (إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرٌ صَالِحٍ) یعنی "عمل" فعل ماضی اور "غیر" مفعول بہ یعنی منصوب۔

🌟 فائدہ: اس آیت کریمہ میں جمہور کی قراءت یوں ہے: «(إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرٌ صَالِحٍ)» یعنی "عمل" اِن کی خبر مرفوع۔ اور غیر اس کی صفت ہے لہذا وہ بھی مرفوع ہے۔ یہ آیت کریمہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کے بارے میں ہے کہ "اس کے عمل صالح نہیں ہیں۔" فعل ماضی میں اس کا ترجمہ ہوگا۔ "اس نے غیر صالح (برے) عمل کیے ہیں۔"

۳۹۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ: «(إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرٌ صَالِحٍ)؟ [هود: ۴۶] فَقَالَتْ: قَرَأَهَا (إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرٌ صَالِحٍ) .

قال أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ هَارُونُ النَّحْوِيُّ وَمُوسَى بْنُ خَلْفٍ عَنْ ثَابِتٍ كَمَا قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ .
امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں اس روایت کو ہارون نحوی اور موسیٰ بن خلف نے ثابت (بنانی) سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے کہ عبدالعزیز نے کہا ہے۔

۳۹۸۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ حَمْرَةَ الزَّيَّاتِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ

۳۹۸۲- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، القراءات، باب ومن سورة هود، ح: ۲۹۳۲ من حديث ثابت الباني به * حماد هو ابن سلمة .

۳۹۸۳- تخريج: [حسن] انظر الحديث السابق * أم سلمة هي أسماء بنت يزيد كما قال المحدث المفسر عبد بن حميد رحمه الله .

۳۹۸۴- تخريج: [صحيح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما جاء أن الداعي يبدأ بنفسه، ح: ۳۳۸۵ من حديث حمزة الزيات به مختصراً جداً، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۵۷۴ / ۲، ورواه مسلم، ح: ۱۷۲ / ۲۳۸۰ من حديث أبي إسحاق به مطولاً .

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

[رحمةُ اللہ عَلَیْنَا وَعَلَىٰ مُوسَىٰ] "اللہ کی رحمت ہو ہم پر اور موسیٰ پر۔ اگر وہ صبر کر لیتے تو وہ اپنے صاحب (خضر) سے بہت عجائب دیکھتے، لیکن انہوں نے خود ہی کہہ دیا: اگر اس کے بعد میں آپ سے کوئی سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ مت رکھیں۔ آپ میری طرف سے معذرت کو پہنچ چکے۔" حمزہ الزیات نے لفظ "لذنی" کو طول دے کر یعنی دال کے ضمہ اور نون کی شد کے ساتھ قلیل کر کے پڑھا۔ (یہ مضمون سورہ کہف آیت: ۷۶ کا ہے۔)

عَبَّاسٌ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا بَدَأَ بِنَفْسِهِ، وَقَالَ: «رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ مُوسَىٰ، لَوْ صَبَرَ لَرَأَىٰ مِنْ صَاحِبِهِ الْعَجَبَ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: (إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنَ لَذْنِي)» طَوَّلَهَا حَمْزَةً.



۳۹۸۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے [قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَذْنِي] کی قراءت میں "لذنی" کو قلیل کر کے پڑھا (شد کے ساتھ)

۳۹۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعُسْرِيُّ: حَدَّثَنَا أُمِّيَةُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَهَا ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنَ لَذْنِي﴾ [الكهف: ۷۶] وَثَقَّلَهَا.

۳۹۸۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے اسی طرح پڑھایا جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں پڑھایا تھا یعنی ﴿فِي عَيْنِ حَمْنَةٍ﴾ ("حا" پر فتح "میم" پر کسرہ اور اس کے بعد حمزہ۔)

۳۹۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصْبِصِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعِ أَبِي يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَقْرَأَنِي أَبِي بْنُ

۳۹۸۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، القراءات، باب ومن سورة الكهف، ح: ۲۹۳۳ من حديث أمية بن خالد، وقال: "غريب" * أبو الجارية العبدي قال الترمذي: "مجهول لا يعرف له اسم".

۳۹۸۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، القراءات، باب ومن سورة الكهف، ح: ۲۹۳۴ من حديث محمد بن دينار، وقال: "غريب" تقدم، ح: ۲۳۸۶ * محمد بن دينار اختلط في آخر عمره.

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

كَعَبَ كَمَا أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿فِي عَتَبٍ حَمْتَةٍ مُخَفَّفَةٍ﴾

فائدہ: ابن عامر حمزہ کسائی اور ابوبکر کی قراءت میں یہ لفظ [حامیہ] وارد ہے۔ [حمثۃ] کا معنی ”کچڑ“ اور [حامیہ] ”گرم“ کو کہتے ہیں۔ (مزید دیکھیے آئندہ حدیث: ۳۰۰۳)

۳۹۸۷- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت کے اعلیٰ درجات کے حامل اہل علمین کا ایک شخص اوپر سے جنتوں پر جھانکے گا تو جنت اس کے چہرے سے دمک اٹھے گی گویا کوئی چمکتا دمکتا ستارہ ہو۔“

۳۹۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ عَمْرِو النَّمِرِيُّ: أَخْبَرَنَا هَارُونُ: أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ عِلْمٍ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ بِوَجْهِهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حدیث کی روایت ایسے ہی ہے [دُرِّي] یعنی دال مضموم اور حمزہ کے بغیر۔ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما یقیناً انہی میں سے ہیں اور بڑی فضیلت والے ہیں۔

قَالَ: وَهَكَذَا جَاءَ الْحَدِيثُ (دُرِّيٌّ) مَرْفُوعَةً الدَّالِ لَا تُهْمَزُ، «وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لِمِنْهُمْ وَأَنْعَمًا».

فائدہ: سورہ نور کی آیت کریمہ ﴿كَأَنَّهُمَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ﴾ (النور: ۳۵) میں یہ لفظ ”دُرِّي“ کی معروف قراءت دال کے ضمہ ”را“ اور ”یا“ کی شد کے ساتھ ہے۔ جبکہ حمزہ اور ابوبکر اسے دال کے ضمہ اور حمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور ابوعمر اور کسائی دال کے کسرہ اور حمزہ کے ساتھ۔

۳۹۸۸- حضرت فروہ بن مُسَيِّك عَطِيفِي رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حدیث بیان کی۔ قوم میں سے ایک شخص نے کہا: اے

۳۹۸۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ

۳۹۸۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۷/۳، ۵۰، والترمذي، ح: ۳۶۵۸، وابن ماجه، ح: ۹۶ من حديث عطية العوفي به، وهو ضعيف مدلس، وقال الترمذي: "حسن"، ورواه مجالد عن أبي الوداك عن أبي سعيد به، مجمع الزوائد: ۵۴/۹، وللحديث شواهد ضعيفة.

۳۹۸۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة مباء، ح: ۳۲۲۲ من حديث أبي سامة به، وقال: "غريب حسن".

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

النَّخَعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ قُرْوَةَ
ابْنِ مُسَيْكٍ الْغُطَفِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنَا عَنْ سَبَبِ مَا هُوَ؟ أَرْضٌ
أَوْ امْرَأَةٌ؟ قَالَ: «لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ
وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةَ مِنَ الْعَرَبِ، فَتَبَايَعْنَ
سِتَّةً وَتَسَاءَمَ أَرْبَعَةً». قَالَ عُثْمَانُ:
الْغُطَفَانِي مَكَانَ الْغُطَفِيِّ، وَقَالَ: حَدَّثَنَا
[الْحُسَيْنُ] بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ.

اللہ کے رسول! آپ ہمیں بتائیں کہ سببِ علاقے کا نام
ہے یا عورت کا؟ آپ نے فرمایا: ”یہ علاقے کا نام ہے
نہ کسی عورت کا“ بلکہ عرب کا آدمی تھا جس کے دس بیٹے
تھے جن میں سے چھ یمن چلے گئے تھے اور چار نے شام
میں سکونت اختیار کر لی تھی۔“ عثمان بن ابی شیبہ نے غطفانی
کی بجائے غطفانی کہا اور سند میں ”حدثنا الحسين بن
الحكم النخعي“ کہا۔

۳۹۸۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ
وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ الْهَذَلِيُّ
عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:
أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
إِسْمَاعِيلُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةً فَذَكَرَ
حَدِيثَ الْوَحْيِ قَالَ: فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى:
﴿حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ﴾.

۳۹۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے وحی
والی حدیث بیان کی اور کہا کہ اسی سلسلے میں اللہ کا یہ فرمان
ہے: ﴿حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ﴾ ”حتیٰ کہ جب
ان فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور کی جاتی ہے۔“

🌞 فائدہ: لفظ [فزغ] ف کے ضمّ زامشد کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ جبکہ ایک قراءت میں [فرغ] مروی ہے۔
(یعنی ”ر“ غیر منقوط اور ”غ“ منقوط کے ساتھ۔) ابن عامر اور یعقوب کی قراءت میں (ز منقوط کے ساتھ)
[فزغ] بصیغہ ماضی آیا ہے۔

۳۹۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ
الْيَسَابُورِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ
الرَّازِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَذْكُرُ عَنْ
۳۹۹۰- ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
وہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کی قراءت تھی ﴿يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ﴾
ایتنی فکذبت بہا واستکبرت وکنت من

۳۹۸۹- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة سبأ، باب: ﴿حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ﴾ قالوا ماذا قال...
الخ، ح: ۴۸۰۰-۴۷۰۱ من حديث سفیان بن عیینة به * عمرو هو ابن دينار.
۳۹۹۰- تخریج: [إسناده ضعيف].

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ: (بَلَى قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ).

الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ (الزمري: ۵۹) (یعنی واحد مؤنث مخاطب کے صیغوں میں "کاف" اور "تا" کے کسرہ کے ساتھ۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا مُرْسَلٌ، الرَّبِيعُ لَمْ يُدْرِكْ أُمَّ سَلَمَةَ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث مرسل ہے۔ ربیع (بن انس) نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا۔

فائدہ: روایت ضعیف الاسناد ہے۔ جمہور کی معروف روایت مذکر کے صیغوں کے ساتھ ہے جن قراء نے مؤنث کے صیغوں کے ساتھ پڑھا ہے وہ لمحاظ لفظ [نفس] ہے جو مؤنث سائی ہے۔ آیت کریمہ کے معنی ہیں: "ہاں کیوں نہیں۔ بلاشبہ تیرے پاس میری آیات آئیں تو تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا۔"

۳۹۹۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: ۳۹۹۱- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى النَّحْوِيُّ عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُهَا: (فَرُوْحٌ وَرَيْحَانٌ) (الواقعة: ۸۹) (یعنی لفظ روح میں "را" کے ضمہ کے ساتھ۔)

۳۹۹۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ: يَعْنِي

فائدہ: جمہور کی معروف قراءت "را" کے فتح کے ساتھ ہے جس کے معنی "راحت اور آرام" کیے جاتے ہیں۔ اگر [رُوح] "را" کے ضمہ کے ساتھ پڑھا جائے تو معنی ہوں گے: "اس کی روح پھولوں اور نعمتوں میں ہوگی۔" یا "اس کے لیے رحمت، زندگی اور بقا ہوگی اور نعمتیں ہوں گی۔"

۳۹۹۲- جناب صفوان بن یعلیٰ اپنے والد یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا۔ آپ منبر پر کھڑے پڑھ رہے تھے: ﴿وَنَادَا﴾

۳۹۹۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، القراءات، باب من سورة الواقعة، ح: ۲۹۳۸ من حديث هارون بن موسى به، وقال: "حسن غريب".

۳۹۹۲- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة حم الزخرف، باب قوله: ﴿وَنَادَا يَامَالِكُ لِيَقْضَ عَلَيْنَا رَبُّكَ إِنَّكُمْ مَّا كُنْتُمْ﴾، ح: ۴۸۱۹، ومسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلوة والخطبة، ح: ۸۷۱ من حديث سفیان بن مینة به، وهو في مسند أحمد: ۴/۲۲۳.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

عن عَطَاءٍ، قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ: لَمْ أَفْهَمْ جَيِّدًا
- عن صَفْوَانَ - قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: ابْنُ يَعْلَى
عن أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمُنْبَرِ
يَقْرَأُ: ﴿وَقَادُوا يَمْكُلُ﴾ [الزخرف: ۷۷].

قال أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي بِلَا تَرْخِيمٍ -
امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا: مقصد ہے کہ ترخیم کے بغیر

پڑھا۔ (یعنی اسے مختصر کر کے ”یا مَالِ“ نہیں پڑھا)

فائدہ: تفسیر روح المعانی (۱۵۸/۱۳) میں ہے کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابن وثاب اور اعمش کی قراءت میں یہ لفظ ترخیم کے ساتھ ”یا مَالِ“ پڑھا گیا ہے۔

۳۹۹۳- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا
أَبُو أَحْمَدَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
(إِنِّي أَنَا الرَّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ).

۳۹۹۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا ہے (إِنِّي أَنَا الرَّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ) ”بلاشبہ میں ہی رزق دینے والا قوت والا اور زور آور ہوں۔“



فائدہ: سورۃ الذاریات کی آیت کریمہ: ۵۸ میں جمہور کی قراءت میں ”إِنِّي أَنَا“ کی جگہ: ”إِنَّ اللَّهَ هُوَ.....“ ہے۔

۳۹۹۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُهَا ﴿فَهَلْ مِنْ
مُذَكِّرٍ﴾ [القمر: ۱۷] يَعْنِي مُثْقَلًا.

۳۹۹۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پڑھا کرتے تھے: ﴿فَهَلْ مِنْ مُذَكِّرٍ﴾ یعنی ہدے کے ساتھ ”بھلا کوئی ہے جو نصیحت پکڑے۔“

قال أَبُو دَاوُدَ: مَضْمُومَةُ الْمِيمِ مَفْتُوحَةٌ
الدَّالِ مَكْسُورَةُ الْكَافِ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ لفظ میم کے ضمہ والے دال کے فتح اور کاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۹۳- تخريج: [صحیح] أخرجه الترمذي، القراءات، باب ومن سورة الذاریات، ح: ۲۹۴۰ من حديث
إسرائيل به، وقال: "حسن صحيح"، وللحديث طرق عند ابن حبان، ح: ۱۷۶۲ وغيره.

۳۹۹۴- تخريج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة اقتربت الساعة، باب تجري بأعيننا جزاء لمن كان كفره
ح: ۴۸۶۹ عن حفص بن عمر، ومسلم، صلوة المسافرين، باب ما يتعلق بالقراءات، ح: ۸۲۳ من حديث شعبة به.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

۳۹۹۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پڑھ رہے تھے: ﴿أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ الذِّمَارِيَّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنِّكِيرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ (أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ)﴾ (الهمزة: ۳) (یعنی شروع میں ہمزة استفہام کے ساتھ۔)

🌞 ملحوظ: جمہور کی روایت میں ہمزة کے بغیر ہے اور [یحسب] کا لفظ شامی حمزة اور عاصم کی قراءت میں سین کے فتح کے ساتھ اور دوسروں کے ہاں کسرہ کے ساتھ ہے۔ معنی آیت: ”کیا وہ سمجھتا ہے کہ بے شک اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا؟“

۳۹۹۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ : جناب ابو قلابہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا تھا: (فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُؤْتَى وَثَاقَهُ أَحَدٌ) (الفجر: ۲۵-۲۶) یعنی (يُعَذِّبُ) اور (يُؤْتَى) مجہول صیغوں کے ساتھ۔

قال أَبُو دَاوُدَ: بَعْضُهُمْ أَذْخَلَ بَيْنَ خَالِدٍ وَأَبِي قِلَابَةَ رَجُلًا . امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے خالد اور ابو قلابہ کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کیا ہے۔

۳۹۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: أُنْبِئْنِي مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَوْ مَنْ أَقْرَأَهُ مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: (فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ) نے پڑھایا تھا۔ یا کہا..... مجھے اس شخص نے پڑھایا جس کو اس شخص نے پڑھایا جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا تھا: (فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ) (ذال کے زیر یعنی مجہول صیغے کے ساتھ۔)

۳۹۹۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۱۶۹۸ من حديث عبد الملك الذماري به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۷۷۳، والحاكم ۲/۲۵۶، وتعبه الذهبي، والصواب أنه حسن.

۳۹۹۶- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۷۱/۵ من حديث شعبة به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۲/۲۵۵، وقال: "والصحابي الذي لم يسمه في إسناده قد سماه غيره: مالك بن الحويرث"، ووافقه الذهبي.

۳۹۹۷- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عاصم، اعمش، طلحہ بن مصرف، ابو جعفر یزید بن ققاع، شیبہ بن نصاح۔ نافع بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن کثیر داری، ابو عمرو بن العلاء، حمزہ زیات، عبد الرحمن اعرج، قتادہ، حسن بصری، مجاہد، حمید اعرج، عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ابوبکر یہ سبھی حضرات ﴿لَا يُعَذَّبُ وَلَا يُوثِقُ﴾ پڑھتے ہیں ("زال" اور "ثا" کے کسرۃ یعنی معروف صیغے کے ساتھ۔) مگر مرفوع حدیث میں (يُعَذَّبُ) "زال" کے فتح کے ساتھ مروی ہے۔

[قال أَبُو دَاوُدَ: قَرَأَ عَاصِمٌ وَالْأَعْمَشُ وَطَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ وَأَبُو جَعْفَرٍ يَزِيدُ بْنُ الْقَقَاعِ وَشَيْبَةُ بْنُ نَصَّاحٍ وَنَافِعُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ الدَّارِيُّ وَأَبُو عَمْرٍو بْنُ الْعَلَاءِ وَحَمْزَةُ الزِّيَّاتِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ وَقَتَادَةُ وَالْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَمُجَاهِدٌ وَحَمِيدُ الْأَعْرَجِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: (لَا يُعَذَّبُ وَلَا يُوثِقُ) إِلَّا الْحَدِيثَ الْمَرْفُوعَ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِالْفَتْحِ].

۳۹۹۸- حضرت ابوسعید خدری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ اس میں جبریل اور میکال کا ذکر تھا تو آپ نے (ان کے تلفظ میں) "جبرائیل اور میکائیل فرمایا۔"

۳۹۹۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ الطَّائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا ذَكَرَ فِيهِ جِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَقَالَ: «جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ».

۳۹۹۹- محمد بن خازم نے بیان کیا کہ جناب اعمش کی مجلس میں جبرائیل اور میکائیل کے تلفظ کی بحث چل پڑی تو اعمش نے بسند سعد طائی، عطیہ عوفی سے انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صور پھونکنے والے فرشتے (اسرافیل) کا ذکر کیا اور فرمایا: "اس کی دائیں جانب "جبرائیل" اور

۳۹۹۹- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ قَالَ: ذَكَرَ كُتِفَ قِرَاءَةُ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ الْأَعْمَشِ، فَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ الطَّائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاحِبَ



۳۹۹۸- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۹/۳ من حديث الأعمش به * عطية العوفي ضعيف.

۳۹۹۹- تخريج: [ضعيف] انظر الحديث السابق، وأخرجه أحمد: ۹/۳ عن أبي معاوية محمد بن خازم الضريه.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

الصُّورِ فَقَالَ: عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ خَلَفَ: مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَمْ أَرْفَعْ الْقَلَمَ عَنْ كِتَابَةِ الْحُرُوفِ مَا أَغْنَانِي شَيْءٌ مَا أَغْنَانِي جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ.

امام ابو داود رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ خلف کہتے ہیں: چالیس سال ہونے کو آئے ہیں کہ میں نے لکھنے سے قلم نہیں اٹھایا ہے مگر مجھے جوا بھن "جبریل اور میکائیل" کے ضبط میں ہوئی ہے کسی اور کلمہ میں نہیں ہوئی۔

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ جبریل کے تلفظ میں نولغات ہیں: ① جبریل: جیم کی زیر اور زبر کے ساتھ۔ ② جبرئیل: جیم پر زبر ہمزہ کی زیر اور لام مشدود۔ ③ جبرائیل: را کے بعد الف۔ ④ جبرائیل: الف کے بعد دو "یا" ⑤ جبرئیل: را کے بعد ہمزہ اور یا۔ ⑥ جبرئیل: جیم اور را کی زیر ہمزہ کی زیر اور لام مخفف۔ ⑦ جبرین: جیم پر زبر اور زیر اور آخر میں نون۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (تہذیب الاسماء واللغات للنووی)

117

۴۰۰۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَرَبَّمَا ذَكَرَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَقْرَءُونَ ﴿مَلِكٍ يَوْمَ الدِّينِ﴾ [الفاتحة: ۴]، وَأَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا (مَلِكٍ يَوْمَ الدِّينِ) مَرْوَانُ.

۴۰۰۰- جناب زہری رحمہ اللہ بسا اوقات ابن مسیب سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ ابو بکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم (سورہ فاتحہ میں) مَلِكٍ يَوْمَ الدِّينِ پڑھا کرتے تھے سب سے پہلا شخص ہے جس نے یہ (مَلِكٍ يَوْمَ الدِّينِ) پڑھا۔ (الف کے بغیر بروزن فاعل۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ، وَ[مِنْ] الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ.

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ سند زہری عن انس اور زہری عن سالم عن ابیہ کی بہ نسبت زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ "مَلِكٍ" کا معنی صاحب ملکیت اور "مَلِكٍ" کا معنی بادشاہ ہے۔

۴۰۰۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى ۴۰۰۱- ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ

۴۰۰۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، القراءات، باب في فاتحة الكتاب، ح: ۲۹۲۸ من حديث عبدالرزاق به معلقاً، وعند الزهري عن أنس * الزهري عن عن.

۴۰۰۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، القراءات، باب في فاتحة الكتاب، ح: ۲۹۲۷ من حديث

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

ﷺ کی قراءت کا ذکر کیا: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ- الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ- الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ- مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ آپ اپنی قراءت میں ایک ایک لفظ علیحدہ علیحدہ کر کے پڑھتے تھے۔

الْأُمَوِيُّ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا، قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ- الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ- الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ- مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے: قدیم قراءت (سلف کی قراءت) ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ ہی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ: الْقِرَاءَةُ الْقَدِيمَةُ: ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ [الفتاحہ: ۴].



فائدہ: یہ روایت سندا ضعیف ہے تاہم معاصیح ہے کیونکہ دیگر صحیح احادیث میں یہی چیز بیان ہوئی ہے کہ قرآن مجید کی قراءت میں چاہیے کہ ہر آیت پر وقف کیا جائے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے۔ انتہائی تیز پڑھنا اور آیات پر وقف نہ کرنا مسنون طریقے کے خلاف ہے۔



118

۳۰۰۲- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر بیچھے بیٹھا ہوا تھا جبکہ آپ گدھے پر سوار تھے اور سورج غروب ہونے والا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں غروب ہوتا ہے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: [فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنِ حَامِيَةٍ] ”یہ ایک گرم چشمے میں غروب ہوتا ہے۔“

۴۰۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ وَالشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا، فَقَالَ: «هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ هَذِهِ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنِ حَامِيَةٍ».

﴿یحییٰ بن سعید بن ابان الأموی بہ، وقال: "غریب، ولیس إسناده بمتصل"، وللحدیث شواهد، وحديث أحمد: ۲۸۸/۶ یغنی عنه، ولیس فیہ "بسم الله".

۴۰۰۲- تخریج: أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب صفة الشمس والقمر، ح: ۳۱۹۹، ح: ۴۸۰۲، ۴۸۰۳، ومسلم، الإيمان، باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان، ح: ۱۵۹ من حديث إبراهيم التيمي به.

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

🌞 فائدہ: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور سورہ کہف آیت: ۸۶ میں مذکور [عَيْنٍ حَمِئَةٍ] کی دوسری قراءت [عَيْنٍ

حَامِيَةٍ] ہے۔ (دیکھیے گزشتہ روایت: ۳۹۸۲)

۴۰۰۳- حضرت واصلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس آئے اور چوتھے پر تشریف لائے جو مہاجرین کے لیے مخصوص تھا تو ایک آدمی نے آپ سے پوچھا کہ قرآن کریم کی کون سی آیت سب سے بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سَنَةٌ وَلَا نَوْمٌ﴾ (یعنی آیت الکرسی)

۴۰۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى:

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ مَوْلَى ابْنِ الْأَسْقَعِ، رَجُلٌ صَدَقَ، أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُمْ فِي صَفَةِ الْمُهَاجِرِينَ، فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ: أَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَكْبَرُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سَنَةٌ وَلَا نَوْمٌ﴾ [البقرة: ۲۵۵].

🌞 فوائد و مسائل: ① آیت الکرسی اپنی فضیلت اور تاثیر کے لحاظ سے سب سے بڑی ہے ورنہ طوالت میں آیت

مُدَائِنَهُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدِينٍ.....﴾ [البقرة: ۲۸۲] اس سے زیادہ لمبی ہے۔ ② قرآن مجید سارا ہی اللہ عزوجل کی جانب سے ہے مگر مضامین کے اعتبار سے بعض آیات کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے۔ ③ لفظ [الْقَيُّوم] میں دوسری قراءت [الْقِيَام] اور [الْقِيم] بھی منقول ہے۔

۴۰۰۴- جناب شقیق سے روایت ہے کہ حضرت ابن

مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا: ﴿هَيْتُ لَكَ﴾ ”ہا“ پر زیر کے ساتھ شقیق نے کہا ہم اسے ﴿هَيْتُ لَكَ﴾ پڑھتے ہیں (یعنی ”ہا“ کے نیچے زیر کے ساتھ) تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسے مجھے پڑھایا گیا اسی طرح پڑھنا مجھے زیادہ محبوب ہے۔

۴۰۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمَنْقَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿هَيْتُ لَكَ﴾ [يوسف: ۲۳] فَقَالَ شَقِيقٌ: إِنَّا نَقْرُؤُهَا ﴿هَيْتُ لَكَ﴾ يَعْنِي فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:

۴۰۰۳- تخریج: [صحیح] أخرجه الطبراني من حديث ابن جريج به، (تفسير ابن كثير: ۴۵۱/۱)، وسنده ضعيف، وله شاهد تقدم، ح: ۱۴۶۰.

۴۰۰۴- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة يوسف، باب قوله: ﴿وَرَاودَتْهُ الْتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ...﴾ الخ، ح: ۴۶۹۲ من حديث الأعمش به.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان
أَفَرُّوْهَا كَمَا عَلَّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ .

☀ فائدہ: سورہ یوسف کی آیت ۲۳ میں مذکورہ بالا کلمے کی یہ دو قراءتیں وارد ہیں۔ جمہور کی قراءت ﴿هَيْتَ لَكَ﴾
”ہا“ پر زبر کے ساتھ ہے اور یہ عزیز مصر کی بیوی کا بول ہے جو اس نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا تھا معنی:
”لو آ جاؤ۔“

۴۰۰۵- حَدَّثَنَا هَنَادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ: إِنَّ أَنَا سَا يَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: (وَقَالَتَ هَيْتَ لَكَ) فَقَالَ: إِنِّي أَقْرَأُ كَمَا عَلَّمْتُ أَحَبُّ إِلَيَّ ﴿وَقَالَتَ هَيْتَ لَكَ﴾ .
۴۰۰۵- جناب شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ لوگ یہ آیت کریمہ ﴿وَقَالَتَ هَيْتَ لَكَ﴾ پڑھتے ہیں (یعنی ”ہا“ کی زیر کے ساتھ) تو انہوں نے کہا: بلاشبہ مجھے اسی طرح پڑھنا زیادہ محبوب ہے جیسے کہ مجھے سکھایا گیا ہے ﴿وَقَالَتَ هَيْتَ لَكَ﴾ (یعنی ”ہا“ پر زبر کے ساتھ)

☀ فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے معلم خود رسول اللہ ﷺ تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اسی بے مثل اطاعت کی بنا پر ہی اللہ عزوجل کی طرف سے انہیں ”رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ“ کا لقب ملا ہے۔

۴۰۰۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: (أَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ﴾ (البقرة: ۵۸) (يعني تَغْفِرُ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ)»
۴۰۰۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے بنو اسرائیل سے فرمایا: ﴿أَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ﴾ (البقرة: ۵۸) (یعنی تَغْفِرُ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ)“ کے ضمہ سے بصیغہ واحد مؤنث غائب مجہول۔

☀ فائدہ: جمہور کی معروف قراءت [تَغْفِرُ لَكُمْ] ہے (یعنی ”نون“ کے فتح سے بصیغہ جمع متکلم۔) اس صورت میں معنی ہوں گے۔ ”سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو جاؤ اور لفظ [حِطَّةٌ] پکارتے جاؤ ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے۔“

۴۰۰۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق .

۴۰۰۶- تخریج: [صحیح] * سندہ حسن، وله شاهد في صحيفة همام، ح: ۱۱۶، ومن طريقه أخرجه البخاري، ح: ۳۴۰۳، ومسلم، ح: ۳۰۱۵.



۲۹- کتاب الحروف والقراءات

۴۰۰۷- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: جعفر بن مسافر نے ابن ابی فدیك سے
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ: انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے اپنی سند سے
بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ۔ مذکورہ بالا حدیث کی مثل روایت کیا۔

۴۰۰۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے ہمیں یہ
عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى آیات پڑھ کر سنائیں ﴿سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا﴾
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا: ﴿سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا﴾ [النور: ۱]۔

- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي مُخَفَّفَةً - امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ نے ﴿فَرَضْنَاهَا﴾
حَتَّى أَتَى عَلَى هَذِهِ الْآيَاتِ۔ کا کلمہ ”را“ کی تخفیف سے پڑھا حتی کہ ان آیات پر
پہنچے (جن میں سیدہ عائشہ طیبہ کی براءت کا مضمون ہے۔)

☀ فائدہ: یہ آیت سورہ نور کی ابتدا میں ہے اس میں ”فَرَضْنَاهَا“ جمہور کی معروف قراءت ہے اور معنی ہیں: ”ہم
نے اسے فرض کیا ہے۔“ جبکہ ابن کثیر اور ابو عمر کی قراءت میں ”را“ کی تشدید کے ساتھ [فَرَضْنَاهَا] ہے اور مفہوم
ہے: ”ہم نے اسے خوب واضح اور مفصل بیان کیا ہے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۰) - كِتَابُ الْحَمَامِ (التحفة ۲۵)

حمامات (اجتماعی غسل خانوں) سے متعلق مسائل

🌞 فائدہ: پہلے زمانے میں شہروں میں بالخصوص مشرق وسطیٰ میں مخصوص انداز سے اجتماعی غسل خانے بنائے جاتے تھے جہاں موسم کے مطابق پانی وغیرہ مہیا ہوتا تھا اور بعض ایسی بیماریاں جو مالش اور غسل سے قابل علاج ہوتیں ان کا علاج بھی کیا جاتا تھا۔ ان میں مرد عورتیں سبھی آتے تھے اور پردے کا کوئی خیال نہ رکھا جاتا تھا۔ اسلام نے مرد و زن کے اختلاط اور بے پردگی کو حرام قرار دیا اور ان اجتماعی غسل خانوں کی بابت بھی اصلاحی ہدایات بیان فرمائیں۔ ذیل کے ابواب اور احادیث کا تعلق انہی اصلاحات سے ہے۔

(المعجم ۱) [بَابُ الدُّخُولِ فِي الْحَمَامِ] باب: ۱- حمام میں جانے کا بیان (التحفة ۱)

۴۰۰۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ أَبِي عُدْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ دُخُولِ الْحَمَامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَيَّازِرِ .
۴۰۰۹- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حمامات (اجتماعی اور عوامی غسل خانوں) میں جانے سے منع فرمایا۔ مگر بعد میں مردوں کو اجازت دے دی کہ چادر باندھ کر جاسکتے ہیں۔ (دوسروں کے سامنے عریاں نہ ہوں۔)

۴۰۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ : ۴۰۱۰- جناب ابو یلیح (عامر بن اسامہ رضی اللہ عنہ) سے

۴۰۰۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في دخول الحمام، ح: ۲۸۰۲، وابن ماجه، ح: ۳۷۴۹ من حديث حماد بن سلمة به، وقال الترمذي: "وإسناده ليس بذاك القائم" * أبو عذرة حسن الحديث، والسند قائم، والحمد لله.

۴۰۱۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في دخول الحمام، ح: ۲۸۰۳ من حديث شعبة به، وقال: "حسن"، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۷۵۰.

۳۰- کتاب الحمام

حمامات (اجتماعی غسل خانوں) سے متعلق مسائل

روایت ہے کہ شام کی کچھ عورتیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اہل شام میں سے ہیں۔ انہوں نے کہا: شاید تم اس علاقے کی ہو جہاں کی عورتیں حمامات میں جاتی ہیں؟ عورتوں نے کہا: ہاں! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آگاہ رہو! بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے: ”جو کوئی عورت اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے مابین جو (عزت و کرامت کا) پردہ ہے اس کو پھاڑ دیتی ہے۔“

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَمَنَّ أَنْتَن؟ قُلْنَ: مِنْ أَهْلِ الشَّامِ. قَالَتْ: لَعَلَّكُمْ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ؟ قُلْنَ: نَعَمْ. قَالَتْ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَخْلَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ».

124

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ جریر کی روایت ہے اور زیادہ کامل ہے۔ مگر جریر نے ابوالملیح [قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ] کا ذکر نہیں کیا۔ (مرسل بیان کیا)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ، وَهُوَ أَتَمُّ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَرِيرٌ أَبَا الْمَلِيحِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمان عورت کا اپنے گھر سے باہر پردے کے بارے میں غفلت برتنا حرام ہے اسی لیے ان کا عوامی غسل خانوں میں جانا حرام ہے۔ اسی پر موجودہ دور کی ایک مصیبت اور فتنہ ”بیوٹی پارلروں“ کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔ ② عورت اور اللہ کے مابین پردہ پھٹ جانے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنی عزت و کرامت کو از خود داؤ پر لگا دیتی ہے اور رسوا دوا لیل ہونے سے کسی طرح نہیں بچ سکتی۔

۴۰۱۱- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب تمہارے لیے عجم کے علاقے فتح ہوں گے اور تم وہاں ایسے گھروندے پاؤ گے جنہیں ”حمامات“ کہا جاتا ہوگا۔ تو مردان میں ہرگز نہ جائیں الا یہ کہ چادریں باندھ کر (باپردہ ہو کر جائیں)

۴۰۱۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ ابْنِ أَنْعَمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ،

۴۰۱۱- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب دخول الحمام، ح: ۳۷۴۸ من حديث عبدالرحمن بن زياد الإفريقي به، وهو ضعيف، تقدم، ح: ۲۷۰۰، ۲۶۲، وعبدالرحمن بن رافع ضعيف.

۳۰۔ کتاب الحمام حمامات (اجتماعی غسل خانوں) سے متعلق مسائل

وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ،
فَلَا يَدْخُلُهَا الرَّجَالُ إِلَّا بِالْأُزْرِ وَامْتَعَوْهَا
النِّسَاءُ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نَفْسَاءً.

(المعجم . . .) - باب النَّهْيِ عَنِ
التَّعَرِّيِ (التحفة ۲)

۴۰۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ
نُفَيْلٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
سُلَيْمَانَ الْعَرَزَمِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ يَعْلَى: أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَّازِ بِلَا
إِزَارٍ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ،
ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ حَيِّيٌّ سِتِيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ
وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتِرْ».

۴۰۱۲۔ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک کھلی
جگہ میں کپڑا باندھے بغیر نہا رہا تھا تو آپ منبر پر چڑھے
اور اللہ عزوجل کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ”اللہ عزوجل
انتہائی حیا والا اور پردہ پوش ہے، حیا اور پردہ پوشی کو پسند
کرتا ہے، سو تم میں سے جب کوئی غسل کرنے لگے تو پردہ
کر لے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کھلی جگہ میں بے لباس ہو کر غسل کرنا حرام ہے۔ واجب ہے کہ کپڑا باندھ کر نہائے۔ حتیٰ کہ
میت کو عریاں کرنا بھی جائز نہیں۔ ② داعی حضرات پر واجب ہے کہ جب لوگوں میں اور معاشرے میں کوئی خلاف
شرع بات دیکھیں تو اس پر لوگوں کو متنبہ کریں۔ ③ اللہ عزوجل کے اسمائے حسنیٰ و صفات علیا میں سے ایک ”ستیر“
بھی ہے۔ (س کی زبردست کی شد کے ساتھ۔) یعنی ”بندوں کے عیوب کی بہت زیادہ پردہ پوشی کرنے والا۔“

۴۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ
أَبِي خَلْفٍ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى،
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۴۰۱۳۔ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد سے وہ نبی ﷺ
سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۴۰۱۲۔ تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الغسل، باب الاستتار عند الغسل، ح: ۴۰۶ من حديث عبد الله بن
محمد بن نفيلى به، وانظر الحديث الآتي * عطاء ويعلى بن أمية بينهما صفوان بن يعلى كما تقدم، ح: ۱۸۱۹.

۴۰۱۳۔ تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الغسل، باب الاستتار عند الغسل، ح: ۴۰۷ من حديث الأسود بن
حامر به، ورواه أسباط بن محمد عن عبد الملك بن أبي سليمان به، (النكت الظراف: ۱۱۵/۹).

۳۰۔ کتاب الحمام حمامات (اجتماعی غسل خانوں) سے متعلق مسائل
 قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْأَوَّلُ أَتَمُّ.

۴۰۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
 عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَرْهَدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ
 جَرْهَدٌ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، أَنَّهُ قَالَ:
 جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَنَا وَفَخِذِي مُتَكَشِّفَةً
 فَقَالَ: «أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ؟»
 ۴۰۱۵۔ جناب زرعد اپنے والد عبدالرحمن بن جرہد
 سے روایت کرتے ہیں اور یہ جرہد رضی اللہ عنہما صاحب صفہ میں
 سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے
 ہاں بیٹھے ہوئے تھے اور میری ران نکلی ہو رہی تھی تو آپ
 نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران قابل ستر ہوتی
 ہے۔“ (یعنی اسے چھپانا چاہیے۔)

فائدہ: مرد کی ران ستر میں شامل ہے اس لیے چاہیے کہ کھیل وغیرہ میں لمبا جا نگلیا پہنا جائے۔ اسی طرح تنگ اور
 جسم پرف لباس یا جس سے جسم بھلکا ہو بھی جائز نہیں۔

۴۰۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ
 الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ
 قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ،
 عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَكْشِفُ فَخِذَكَ وَلَا
 تَنْظُرَ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ».

فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے، تاہم یہ بات صحیح ہے کہ عذر شرعی کے بغیر ران نکلی کرنا یا کسی کی ران دیکھنا جائز نہیں۔

(المعجم ۲) - بَابُ: فِي التَّعَرِّيِ
 (التحفة ۳)

۴۰۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: ۴۰۱۶۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں

۴۰۱۴۔ تخریج: [حسن] وللحديث شواهد كثيرة عند الترمذي، ح: ۲۷۹۷ وغيره، وصححه ابن حبان،
 ح: ۳۵۳، وعلقه البخاري قبل، ح: ۳۷۱.

۴۰۱۵۔ تخریج: [ضعیف جداً] تقدم، ح: ۳۱۴۰، وأخرجه البيهقي: ۲/۲۲۸ من حديث أبي داود به، والحديث
 السابق يغني عنه.

۴۰۱۶۔ تخریج: أخرجه مسلم، الحيض، باب الاعتناء بحفظ العورة، ح: ۳۴۱ من حديث يحيى بن سعيد بن أبيان

۳۰- کتاب الحمام

حما مات (اجتماعی غسل خانوں) سے متعلق مسائل

(ایک بار) ایک بھاری پتھر اٹھائے چلا جا رہا تھا کہ میرا کپڑا گر گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اپنے اوپر کپڑا لے لو اور برہنہ ہو کر مت چلو۔“

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: حَمَلْتُ حَجْرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَمْشِي فَسَقَطَ عَنِّي، يَعْنِي ثَوْبِي، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً».

۴۰۱۷- جناب بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ دادا

(معاویہ بن حیدر) سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں ہمارے ستروں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، کیا اختیار کریں اور کیا چھوڑیں؟ (یعنی کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟) آپ نے فرمایا: ”اپنی شرمگاہ (اور ستر) کی حفاظت کرو، صرف بیوی یا لونڈی سے اجازت ہے۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب لوگ آپس میں ملے جلے بیٹھے ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: ”جہاں تک ہو سکے کوئی تیرا ستر ہرگز نہ دیکھے۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے جب کوئی اکیلا ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ”لوگوں کی نسبت اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔“

۴۰۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى نَحْوَهُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَوْرَاتُنَا مَا تَأْتِي وَمَا نَذُرُ؟ قَالَ: «أَحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ؟ قَالَ: «إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: «اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ».

فائدہ: تنہائی میں بھی بلاوجہ رنگا ہو بیٹھنا ناجائز ہے اور تعجب ہے کہ ہمارے ہاں کے جاہل اور بدعتی و مشرک لوگ ننگ دھڑنگ بے دین اور بے شعور لوگوں کو ولی اللہ سمجھتے ہیں۔ فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاْجِعُونَ.

۴۰۱۸- جناب عبدالرحمن بن ابوسعید خدری اپنے

۴۰۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

الأموي به.

۴۰۱۷- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في حفظ العورة، ح: ۲۷۹۴ من حديث بهز بن حكيم به، وقال: "حسن"، وعلقه البخاري قبل، ح: ۲۷۸، ورواه ابن ماجه، ح: ۱۹۲۰.

۴۰۱۸- [تخریج: أخرجه مسلم، الحيض، باب تحريم النظر إلى العورات، ح: ۳۳۸ من حديث ابن أبي فديك به.

۳۰۔ کتاب الحمام

حمايات (اجتہادى غسل خانوں) سے متعلق مسائل

والد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مرد کسی دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کا ستر دیکھے۔ نہ کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔“

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي ثَوْبٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① بلا ضرورت شرعی کسی مرد کو دوسرے مرد کا اور کسی عورت کو دوسری عورت کا ستر دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح کسی مرد کا اجنبی عورت کو یا کسی عورت کا اجنبی مرد کے ستر کو دیکھنا اور بھی زیادہ حرام اور قبیح ہے۔ ② بلا ضرورت دو مردوں یا دو عورتوں کا ایک کپڑے میں لیٹنا جائز نہیں، خواہ کپڑے بھی پہنے ہوئے ہوں۔ حتیٰ کہ بچے جب دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں علیحدہ لٹانے اور سنانے کا حکم ہے، بستر یا چار پائیاں کم ہوں تو ان کا ازالہ کیا جائے۔



۴۰۱۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ یا کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ہرگز نہ لیٹے، مگر بیٹا یا باپ ہو تو جائز ہے۔“ راوی نے کہا کہ تیسری بات بھی ذکر کی تھی جو میں بھول گیا۔

۴۰۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنِ الْجَرِيرِيِّ، وَحَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الطَّفَاوَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ، وَلَا امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ، إِلَّا إِلَى وَلَدٍ أَوْ وَالِدٍ». قَالَ: وَذَكَرَ الثَّالِثَةَ فَتَسِيَّتْهَا.

لباس کی اہمیت اور احکام و مسائل

اسلام شرم و حیا اور عفت و عصمت کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ شرم و حیا کی حفاظت کے لیے اسلام نے نظام ستر و حجاب انسانیت کو دیا ہے، لباس جہاں زیب و زینت کا باعث ہے وہاں شرم و حیا کی حفاظت میں مؤثر ترین ہتھیار بھی ہے، لہذا اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ان مقاصد کے حصول کے لیے لباس پہننے کا حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يٰۤاٰدَمُ خُذْ وَاٰزِيْنَتُكَ مِمَّا فِىْ هٰذِهِۦٓ اَرْضٍ ۙ كُلِّ مَمْسٰجِدٍ﴾ (الأعراف: ۳۱) ”اے اولاد آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو۔“ اس لیے ہر وہ لباس جو شرم و حیا کی ضمانت فراہم کرے اور حسن و جمال کا باعث بنے اس کو پہننے کی اجازت دی گئی ہے۔ ان دو خوبیوں والے لباس کی بدولت مسلم امت دوسرے لوگوں پر ممتاز دکھائی دیتی ہے۔ دوسری کوئی بھی تہذیب یا مذہب اسلامی نظام حیا اور لباس جیسا منفرد اور اعلیٰ نظام پیش کرنے سے قاصر ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يٰۤاٰدَمُ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلٰیْكَ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْأِتَکُمْ وَ رِیْشًا وَ لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ﴾ (الأعراف: ۳۲) ”اے بنی آدم! بے شک ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس پیدا کیا ہے جو تمہاری

شرم گاہیں چھپاتا ہے اور زینت کا باعث بھی ہے اور تقوے کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے۔“
 محسن انسانیت، رحمتِ دو عالم ﷺ نے اپنی امت کو لباس کے متعلق شاندار آداب سکھائے ہیں جنہیں اختیار کر کے مسلمان حسن و آرائش، شرم و حیا کی حفاظت اور اخروی سعادت حاصل کر سکتا ہے، ان سنہری آداب کو ملحوظ رکھنا ہر مسلمان کی خوش بختی ہے۔ جبکہ ان آداب کو ترک کر کے اقوام مغرب کی نفس پرستی کی پیروی کرنا اور ان جیسا لباس زیب تن کرنا، ان جیسی شکل و شباہت اختیار کرنا، سراسر گمراہی اور ضلالت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ آمین۔

تاجدارِ مدینہ ﷺ کی زبانِ اقدس سے ارشاد ہونے والے چند آداب درج ذیل ہیں:

① مسلمانوں کا لباس دو بنیادی ضروریات کے لیے ہوتا ہے۔ ستر پوشی اور زینت کا اظہار، لہذا ایسا لباس جو فخر و مباہات یا غرور و تکبر کی علامت سمجھا جاتا ہو یا جس سے ستر پوشی کی ضرورت پوری نہ ہوتی ہو اسے پہننا غلط اور ناجائز ہوگا۔ ارشادِ نبوی ہے: [كُلُّوْا وَاَشْرَابُوْا وَابْسُوْا وَتَصَدَّقُوْا فِيْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَلَا مَخِيْلَةٍ] (سنن ابن ماجہ، اللباس، حدیث: ۳۶۰۵، وعلقہ البخاری فی اول کتاب اللباس، و مسند احمد: ۱۸۲/۲) ”کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ خیرات کرو مگر اسراف اور تکبر کیے بغیر۔“

② مردوں کے لیے سونا اور ریشمی لباس پہننا حرام ہے۔ جبکہ عورتوں کے لیے یہ دونوں چیزیں حلال ہیں، لہذا وہ اپنی زیب و زینت کے لیے انہیں استعمال کر سکتی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: [حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُوْرٍ اُمَّتِيْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ] (جامع الترمذی، اللباس، باب ماجاء فی الحریر والذهب للرجال، حدیث: ۱۷۲۰) ”میری امت کے مردوں پر ریشمی لباس اور سونا پہننا حرام کر دیا گیا ہے اور عورتوں کے لیے حلال ہے۔“

③ لباس کو اتنا لمبا رکھنا کہ وہ زمین پر گھسٹتا رہے یہ تکبر اور بڑائی کی علامت ہے۔ لہذا ایسا لباس پہننا بھی حرام قرار دے دیا گیا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: [مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ مِنَ الْاَزَارِ فِي النَّارِ] (صحیح البخاری، اللباس، باب ما اسفل من الکعبین فهو فی النار، حدیث: ۵۷۸۷) ”جو کپڑا ٹخنوں سے نیچے چلا جائے وہ جہنم میں لے جاتا ہے۔“

④ شریعتِ اسلامی نے اپنے پیروکاروں کے لیے سفید لباس کو پسند کیا ہے جو وقار کی علامت ہے، ارشادِ نبوی



۳۱- کتاب اللباس لباس کی اہمیت اور احکام و مسائل

ہے: [الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفَيْنَا فِيهَا مَوْتَاكُمْ] (جامع الترمذی)
الآدب، باب ماجاء فی لبس البیاض، حدیث: (۲۸۱۰) ”سفید لباس پہنؤ یہ زیادہ پاک صاف ہوتا ہے
اور اپنے مردوں کو اسی میں کفن دو۔“

① مسلمان عورتوں کو ایسا لباس پہننے کا حکم دیا گیا ہے جو زیادہ سادہ، زیادہ باحیا اور زیادہ باوقار ہو۔ لہذا مغرب
زدہ فیشن کی پیروی میں تنگ و چست، باریک اور شفاف لباس پہننا مسلمان عورتوں کے لیے جائز نہیں۔
ایسا لباس پہننے والیوں کو خصوصاً رسول اکرم ﷺ نے ڈرایا ہے۔ ارشاد گرامی ہے: ”جہنم کے دو گروہ میں
نے نہیں دیکھے (یعنی ابھی نمودار نہیں ہوئے) ان میں ایک گروہ وہ عورتیں ہیں جو لباس پہننے کے باوجود نکلی
ہوں گی۔ (نہایت باریک اور شفاف لباس زیب تن کریں گی جن سے اعضاء واضح نظر آئیں گے)۔ یہ
عورتیں جنت کی خوشبو تک نہ پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو دور دور تک آئے گی۔ (صحیح مسلم،
اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات..... الخ، حدیث: ۲۱۲۸)

② اسلامی لباس کا ایک اہم اصول مردوزن کے لباس میں نمایاں فرق کا ہونا ہے۔ لہذا جو مرد و عورتوں جیسا یا
عورتیں مردوں جیسا لباس پہنتی ہیں ان کے لیے سخت وعید وارد ہے۔

③ سونے کی انگوٹھی، چین یا گھڑی وغیرہ پہننا مردوں کے لیے حرام ہے۔ البتہ چاندی استعمال کر سکتا ہے۔

④ ایسا تنگ اور بند لباس پہننا جس میں سے بوقت ضرورت ہاتھ باہر نہ نکل سکیں، منع ہے۔

⑤ ایک جوتا پہن کر چلنا منع ہے۔

⑥ لباس یا جوتا وغیرہ پہنتے وقت دائیں طرف سے پہننا شروع کرے اور اتار تے وقت بائیں جانب سے
شروع کرے۔

⑦ نیا لباس پہنتے وقت اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے شکر کے اظہار کے لیے دعا پڑھنا چاہیے۔

⑧ مسلمان بھائی کو نیا لباس پہنے دیکھ کر مسنون دعا دینی چاہیے۔

⑨ کنگھی کرتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا اور سر کے درمیان سے مانگ نکالنا سنت ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۱) - كِتَابُ اللَّبَاسِ (التحفة ۲۶)

لباس سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) [بَابُ مَا يَقُولُ : إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا
جَدِيدًا] (التحفة ۱)

۴۰۲۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ :
أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ
أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ :
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ
بِاسْمِهِ : إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً، ثُمَّ يَقُولُ :
«اللَّهُمَّ ! لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ،
أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَ
شَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ» [اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے تو نے
مجھے یہ پہنایا ہے میں تجھ سے اس کی خیر اور بھلائی کا
سوال کرتا ہوں اور اس بھلائی کا جس کے لیے اسے بنایا
گیا ہے میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس
شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔“

قال أبو نضرة : وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ
إِذَا لَبَسَ أَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهُ : تَبْلِي
وَيُخْلِفُ اللَّهُ تَعَالَى .
ابو نضرہ نے کہا: نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جب
کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اسے یوں دعا دی جاتی: [تَبْلِي وَ
يُخْلِفُ اللَّهُ تَعَالَى] ”اللہ کرے تم اسے خوب (استعمال
کر کے) پرانا کرو اور اللہ اس کے بعد اور بھی عنایت

فرمائے۔
۴۰۲۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ما يقول إذا لبس ثوبًا جديدًا، ح: ۱۷۶۷ من
حديث عبد الله بن المبارك به، وقال: "حسن غريب صحيح".

🌟 فوائد و مسائل: ① نیا کپڑا پہننے پر مذکورہ بالا دعا پڑھنا مسنون اور مستحب ہے۔ اسی طرح کپڑا پہننے والے کو بھی دعا دی جائے۔ ② کپڑا ہو یا کوئی اور چیز..... ہر ایک میں بھلائی اور برائی کے دونوں پہلو ہوتے ہیں۔ کپڑے میں بھلائی یہ ہے کہ انسان کے لیے ستر اور زینت ہو۔ موسم کے مطابق مفید ہو۔ انسان اسے پہن کر خیر کے کاموں میں مشغول ہو تو یہ اس کی بھلائی ہے اور اس کے برخلاف میں اس کی برائی ہے۔ مزید یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسان اسے پہن کر دکھلا داکرے اور اتراتا پھرے تو اور بھی قبیح ہے۔

۴۰۲۱۔ مسدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا بواسطہ تجریری کے، انہوں نے اپنی سند سے مذکورہ بالا کی مانند روایت کیا۔

۴۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۴۰۲۲۔ مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں محمد بن دینار نے بیان کیا بواسطہ تجریری کے، انہوں نے اپنی سند سے مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کیا۔

۴۰۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: عبد الوہاب ثقفی نے اپنی سند میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور حماد بن سلمہ نے کہا: عن الجُریري عن ابی العلاء عن النبی ﷺ۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبَا سَعِيدٍ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: حماد بن سلمہ اور (عبد الوہاب) ثقفی دونوں کا سماع ایک جیسا ہے۔ (دونوں مرسل بیان کرتے ہیں۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالثَّقَفِيُّ سَمَاعُهُمَا وَاحِدٌ.

۴۰۲۳۔ جناب سہل اپنے والد معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کھانا کھانے کے بعد یوں دعا کرے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ]

۴۰۲۳۔ حَدَّثَنَا نَصِيرُ بْنُ الْقُرَجِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ

۴۰۲۱۔ تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۴۰۲۲۔ تخریج: [حسن] انظر الحديثين السابقين.

۴۰۲۳۔ تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ح: ۳۴۵۸ من حديث هبة الله بن يزيد به، وقال: 'حسن غريب'، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۲۸۵، وصححه الحاكم: ۱۹۲/۴، ۱۹۳، ورده النعمي، وقال: 'أبو مرحوم ضعيف، وهو عبد الرحيم بن ميمون' * أبو مرحوم حسن الحديث، وثقه الجمهور.

۳۱- کتاب اللباس

نئے لباس سے متعلق احکام و مسائل

الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ [”حمد اس اللہ کی جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری کسی کوشش و قوت کے مجھے یہ رزق عنایت فرمایا۔“ تو اس کے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“ فرمایا: ”اور جو کوئی کپڑا پہنے پھر یہ دعا کرے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ] ”حمد اس اللہ کی جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری کسی کوشش اور قوت کے مجھے یہ عنایت فرمایا۔“ تو اس کے اگلے اور پچھلے (سب) گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

ابن أنس، عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال: «مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ». قَالَ: «وَمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ حدیث حسن درجے کی ہے مگر اس میں [وَمَا تَأَخَّرَ] ”پچھلے گناہ“ کے الفاظ صحیح نہیں ہیں۔

(علامہ البانی رحمہ اللہ) ② کھانا کھا کر اور لباس پہننے ہوئے مذکورہ بالا یا دوسری مسنون دعائیں پڑھنا انتہائی مستحب عمل ہے۔ اس سے یہ نعمتیں انسان کے لیے بابرکت ہو جاتی ہیں اور بندہ ان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ بلکہ مزید انعامات ربانی کا مستحق قرار پاتا ہے۔ کیونکہ ارشاد باری ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (ابراہیم: ۷) ”اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔“



(المعجم ۲) - بِمَاتٍ: فِي مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا (التحفة ۲)

باب ۲- نیا لباس پہننے والے کو دعا دینا

۴۰۲۴- حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید بن عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی سی دھاری دار اونی چادر بھی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اس کا زیادہ حق دار کون ہے؟“ تو صحابہ خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔“ اسے لایا گیا تو یہ آپ نے اسے اوڑھادی۔ پھر

۴۰۲۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْجَرَّاحِ الْأَذْيَنِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَتْهُ بِكِسْوَةٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ صَغِيرَةٌ، فَقَالَ: «مَنْ تَرَوْنَ أَحَقَّ بِهَذِهِ»، فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: «إِثْنُونِي بِأُمِّ خَالِدٍ»، فَأَتَتْهُ بِهَا

۳- کتاب اللباس

قیص پہننے کا بیان

فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهَا ثُمَّ قَالَ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي» فرمایا: [أَبْلِي وَأَخْلِقِي] ”اللہ کرے تم اسے خوب پہنو اور پرانا کرو۔“ آپ نے یہ دوبار فرمایا۔ اور آپ ﷺ اس چادر کی سرخ یا زرد دھاریاں دیکھنے لگے اور فرماتے جاتے تھے: [سَنَاهَ سَنَاهَ يَا أُمَّ خَالِدٍ] اور یہ لفظ حبشی زبان میں ”خوبصورت“ کے معنی میں آتا ہے۔ (یعنی

بہت خوبصورت بہت خوبصورت ہے اے ام خالد!)

فائدہ: ① نیا کپڑا پہننے والے کو مذکورہ وعادینا مسنون اور مستحب ہے۔ اس میں ضمنا کپڑا پہننے والے کے لیے صحت و عافیت اور لمبی زندگی کی دعا ہے کہ وہ اس سے خوب استفادہ کرے حتیٰ کہ وہ پرانا ہو جائے۔ روایت میں مذکور صیغہ مؤنث کے لیے ہیں۔ مذکر کے لیے یوں بھی کہے جاسکتے ہیں: [أَبْلِي وَأَخْلِقِي]

باب ۳- قیص پہننے کا بیان

(المعجم ۳) - باب مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ

(التحفة ۳)

۳۰۲۵- ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ کو تمام کپڑوں میں سے قیص زیادہ پسند تھی۔

۴۰۲۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى:

أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ ابْنِ خَالِدٍ الْحَنْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثَّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمِيصُ.

۳۰۲۶- ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

کہ رسول اللہ ﷺ کو قیص سے بڑھ کر اور کوئی کپڑا زیادہ پسند نہیں تھا۔

۴۰۲۶- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ:

أَخْبَرَنَا أَبُو ثُمَيْلَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَمِيصٍ.

۴۰۲۵- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في القميص، ح: ۱۷۶۲ من حديث الفضل بن الولي به، وقال: "حسن غريب".

۴۰۲۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۲۴۱، والآداب، ح: ۷۳۶ من حديث أبي داود به.

۳۱- کتاب اللباس

قبائین کا بیان

ﷺ فائدہ: اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ چادر اوڑھنے کی نسبت قمیص میں پردہ زیادہ ہوتا ہے اور چادر کی طرح اسے

لپٹنے اور سنبھالنے کا اہتمام بھی نہیں کرنا پڑتا۔ واللہ اعلم۔

۴۰۲۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

الْحَنْظَلِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ،

عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ،

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، قَالَتْ: كَانَتْ يَدُكُمْ

قَمِيصَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الرُّسْغِ.

(المعجم ۴) - باب ما جاء في الأُقبية

(التحفة ۴)

۴۰۲۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ

ابْنُ خَالِدٍ بْنُ مَوْهَبٍ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ

يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ

مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْبِيَةً

وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا

بَنِي! انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، قَالَ: اذْخُلْ فَادْعُهُ لِي،

قَالَ: فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا،

فَقَالَ: «حَبَابُتُ هَذَا لَكَ»، قَالَ: فَتَنَظَّرَ

إِلَيْهِ. - زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ: مَخْرَمَةُ، ثُمَّ اتَّفَقَا

- قَالَ: [أ] رَضِيَ مَخْرَمَةُ قَالَ قُتَيْبَةُ: عَنْ

باب: ۴- قبائین (پہنے) کا بیان

۴۰۲۸- حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے قبائیں تقسیم کیں مگر مخرمہ کو کچھ نہ

دیا۔ تو مخرمہ نے کہا: اے بیٹے! چلو ہم رسول اللہ ﷺ

کی خدمت میں چلتے ہیں۔ تو میں ان کے ساتھ چل پڑا۔

پھر انہوں نے مجھ سے کہا: اندر جاؤ اور آپ ﷺ کو بلا

لاؤ۔ چنانچہ میں نے آپ کو بلایا تو آپ تشریف لے

آئے اور آپ انہی قبائوں میں سے ایک اوڑھ لے ہوئے

تھے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ میں نے تمہارے لیے چھپا

رکھی تھی۔“ پس مخرمہ نے اسے دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”کیا مخرمہ راضی ہے۔“ قتیبہ نے سند میں

”ابن ابی ملیکہ“ کہا اور اس کا نام نہیں لیا۔

۴۰۲۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في القمص، ح: ۱۷۶۵ من حديث معاذ

ابن هشام به، وقال: "حسن غريب".

۴۰۲۸- تخریج: أخرجه البخاري، الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب: كيف يقبض العبد والمتاع؟

ح: ۲۵۹۹، ومسلم، الزكوة، باب إعطاء المؤلفة ومن يخاف على إيمانه... الخ، ح: ۱۰۵۸ عن قتيبة به.

ابن ابی مُلَیْکَةَ، لَمْ یُسَمَّوْا .

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ضروریات اور ان کا مزاج خوب سمجھتے تھے اور ان کا بخوبی خیال رکھتے تھے۔ آج بھی اور تا قیامت تمام امت کے لیے بالعموم اور مذہبی و دینی رہنماؤں کے لیے بالخصوص اپنے رفقاءے کار کے لیے بھی رسول اللہ ﷺ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

باب:- شہرت والا لباس پہننا

(المعجم . . .) - بَابُ: فِي نَبْسِ

الشُّهْرَةِ (التحفة ۵)

۴۰۲۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت

ہے (آپ ﷺ نے) فرمایا: ”جس نے شہرت والا لباس پہنا اللہ عز و جل قیامت کے دن اسے اسی جیسا لباس پہنائے گا۔“ ابو عوانہ سے مزید روایت ہوا ہے: ”پھر اس کے لیے اس میں آگ بھڑکے گی۔“

۴۰۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ شَرِيكِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ الْمُهَاجِرِ الشَّامِيِّ، عَنْ ابْنِ هُرَيْرٍ، قَالَ فِي حَدِيثِ شَرِيكِ: يَرْفَعُهُ قَالَ: «مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ» زَادَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ: «ثُمَّ لَهَبَ فِيهِ النَّارُ».

۴۰۳۰- مسدود نے ابو عوانہ سے روایت کیا کہ (اللہ

اسے قیامت کے روز) ”ذلت کا لباس پہنائے گا۔“

۴۰۳۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو

عَوَانَةَ قَالَ: «ثَوْبٌ مَذْلُومٌ».

فائدہ: ”لباس شہرت“ سے مراد ایسا لباس ہے جس کے رنگ یا مخصوص تراش وغیرہ کی وجہ سے وہ دوسروں سے منفرد اور نمایاں نظر آئے۔ لوگ اس کو خاص نظروں سے دیکھیں اور پہننے والا اس کی وجہ سے اترانے اور تکبر کرنے لگے۔ تو ایسا لباس ”لباس شہرت“ کہلاتا ہے جو کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا بالخصوص جب وہ غیر مسلموں کا لباس ہو تو اس کا استعمال کرنا اور بھی قبیح ہے لہذا اس نیت سے اس قسم کا لباس پہننا شرعاً ناجائز اور حرام ہوگا۔ واللہ اعلم۔

۴۰۲۹- تخریج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب من لبس شهرة من الثياب، ح: ۳۶۰۷ من حديث أبي

عوانة به، وللحديث شواهد.

۴۰۳۰- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۳۱- کتاب اللباس

اون اور بالوں کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

۴۰۳۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۰۳۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی قوم سے

ثَابِتٌ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي

مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہوا۔“

مُنِيبُ الْجَرَشِيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ».



فوائد و مسائل: ① غیر مسلموں کا لباس جو ان کا مذہبی اور قومی شعار ہو مسلمانوں کے لیے اس کو اختیار کرنا حرام

ہے۔ علاوہ ازیں دیگر مخصوص عادات کا بھی یہی حکم ہے۔ جس میں ان کی تہذیب و ثقافت اور ان کی عیدوں اور

تہواروں میں شراکت وغیرہ بھی شامل ہیں۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی معروف کتاب ”اقتضاء الصراط المستقیم“ اس

موضوع میں ایک ممتاز اور قابل مطالعہ کتاب ہے۔ اس کتاب کا اردو میں بھی ترجمہ ”فکر و عقیدے کی گراہیاں اور

صراط مستقیم کے تقاضے“ کے نام سے دارالسلام کے زیر اہتمام چھپ چکا ہے۔ ② یہ حدیث اس بات پر واضح طور پر

دلالت کرتی ہے کہ اہل ایمان اور اہل اسلام کسی بھی معاملے میں کافروں، مشرکوں، منافقوں اور بدعتی حضرات کی

مشابہت نہ کریں۔ وہ معاملہ دین کا ہو یا دنیا کا۔ الایہ کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔ اسی طرح دین سے دور محض

دنیا دار اور بے دین لوگوں کی مشابہت سے بھی بچنا ضروری ہے۔ اسی میں ہماری فلاح و نجات ہے۔ واللہ اعلم۔



(المعجم ۵) - بَابُ: فِي بُسِ الصُّوفِ

باب: ۵- اون اور بالوں کا لباس پہننا

وَالشَّعْرِ (التحفة ۶)

۴۰۳۲ (۱) - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ

۴۰۳۲- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبِ الرَّمْلِيِّ وَحُسَيْنُ

کہ رسول اللہ ﷺ ہر تشریف لائے جبکہ آپ بالوں کی

ابْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ

بنی ہوئی کجاووں جیسے نقش والی سیاہ رنگ کی چادر اوڑھے

أَبِيهِ، عَنْ مُضْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ

ہوئے تھے۔

شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرْحَلٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ.

وقال حُسَيْنٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا.

اور حسین نے سند یوں بیان کی [حدیثنا یحییٰ بن

۴۰۳۱- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۵۰ / ۲ عن أبي النضر به مطولاً * عبد الرحمن بن ثابت حسن الحديث،

وتابعه الأوزاعي في مشكل الآثار: ۸۸ / ۱.

۴۰۳۲- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب التواضع في اللباس... الخ، ح: ۲۰۸۱ من حديث ابن أبي زائدة به.

قیمتی لباس سے متعلق احکام و مسائل

ذکر یا [یعنی ابن ابی زائدہ کی بجائے اصل نام و نسب ذکر کیا۔

۴۰۳۲- حضرت عتبہ بن عبد سلمیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لباس مانگا تو آپ نے مجھے کتان کے دو کپڑے عنایت فرمائے۔ پھر میں نے اپنے آپ کو دیکھا تو میں اپنے ساتھیوں میں عمدہ لباس والا تھا۔

۴۰۳۲ (ب) - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّبِيعِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلَمِيِّ قَالَ: اسْتَكْسَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي.

۴۰۳۳- جناب ابو بردہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھ سے کہا: اے بیٹے! اگر تم ہمیں دیکھتے جب کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہم پر بارش ہو جاتی تو تم سمجھتے کہ ہم سے بھیڑوں کی سی بو آتی ہے۔

۴۰۳۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي: يَا بُنَيَّ! لَوْ رَأَيْتُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ حَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: مقصد ہے کہ اون کے لباس کی وجہ سے۔

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَغْنِي مِنْ لِبَاسِ الصُّوفِ]

☀️ فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اون کا لباس پہننا جائز ہے، لیکن اگر نیت یہ ہو کہ لوگوں کے سامنے اپنی "صوفیت" کا اظہار ہو تو یہ ریا ہے اور حرام ہے۔

باب: قیمتی لباس پہننا

(المعجم ...) [- باب لُبْسِ الْمُرْتَفِعِ (التحفة ...)]

۴۰۳۴- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت

۴۰۳۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ:

۴۰۳۲ (ب) - تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۸۵/۴ من حديث إسماعيل بن عياش به، وصرح بالسماع، مسند الشاميين: ۴۱۵/۲، ح: ۱۶۱۰ * عقيل بن مدرک روی عنہ جماعة، ولم يوثقه غير ابن حبان فيما أعلم.

۴۰۳۳ - تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب: في لبس الصوف، ح: ۲۴۷۹ من حديث أبي عوانة، وابن ماجه، ح: ۳۵۶۲ من حديث قتادة به، وهو مدلس، ولم أجد تصريح سماعه.

۴۰۳۴ - تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الدارمي، ح: ۲۴۹۷ عن عمرو بن عون، وأحمد: ۲۲۱/۳ من حديث عمارة به، وقال أحمد في عمارة بن زاذان: "يروي عن ثابت عن أنس أحاديث مناكير".

۳۱- کتاب اللباس

موٹا لباس پہننے کا بیان

أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَادَانَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنَ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً أَخَذَهَا بِثَلَاثَةِ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا، أَوْ ثَلَاثِ وَثَلَاثِينَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا.

ہے کہ شاہ ذی یزن (بنو حمیر) نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک حُلہ (کپڑوں کا جوڑا) ہدیہ بھیجا جو اس نے تینتیس اونٹوں یا اونٹنیوں کے بدلے میں خرید ا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا۔

🕌 فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ اس لیے یہ سارا واقعہ ہی مشکوک ہے۔

۴۰۳۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اشْتَرَى حُلَّةً بِبِضْعَةِ وَعِشْرِينَ قَلُوصًا فَأَهْدَاهَا إِلَى ذِي يَزَنَ.

۴۰۳۵- اسحاق بن عبد اللہ بن حارث نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیس سے کچھ اوپر اونٹیاں دے کر ایک جوڑا خرید اور پھر ذی یزن کی طرف ہدیہ بھیج دیا۔

🕌 فائدہ: یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ تاہم عمدہ اور قیمتی لباس..... اگر اسراف کی حد تک نہ پہننا ہو اور دوسرے لوگوں پر بڑائی کا اظہار نہ ہو تو مباح ہے اور بالخصوص جب اللہ کی نعمت مال کا اظہار اور شکر کرنا مقصود ہو۔

(المعجم . . .) - باب لِبَاسِ الْغَلِيظِ (التحفة ۷)

باب: موٹا لباس پہننا

۴۰۳۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ، الْمَعْنَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءَ مِنَ التَّيِّبِ يُسْمَوْنَهَا الْمُكَلَّبَةَ، فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ! إِنَّ

۴۰۳۶- حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمیں ایک موٹا تہبند دکھایا جیسے کہ یمن میں بنتے ہیں اور ایک اونٹنی چادر جسے ”مُكَلَّبَة“ کہتے ہیں (بوجہ بیوند لگے ہونے کے یا موٹا ہونے کے اسے ملبہ کہا گیا ہے) انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی اور کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ان دو کپڑوں میں ہوئی تھی۔

۴۰۳۵- تخریج: [إسناده ضعيف] * علی بن زید بن جدعان ضعیف، والسند مرسل * إسحاق بن عبد الله بن الحارث تابعي.

۴۰۳۶- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب التواضع في اللباس . . . الخ، ح: ۲۰۸۰ من حديث سليمان بن المغيرة به، وعلقه البخاري، ح: ۳۱۰۸.

۳۱۔ کتاب اللباس _____ خز کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُضِيَ فِي هَذَيْنِ التَّوْبَتَيْنِ.

فائدہ: موئے لباس سے طبیعت میں قوت و صلابت اور مردانہ صفات آجا کر ہوتی ہیں۔ چنانچہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے حال کو موٹا لباس پہننے کا پابند کیا کرتے تھے۔ جبکہ باریک و ملائم لباس سے طبیعت میں نزاکت بڑھتی ہے۔ تاہم حسب احوال و مصالح اوئی، سوئی، موٹا یا باریک لباس پہننا مباح ہے۔

۴۰۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے

ہیں کہ جب حروریہ (خارجیوں) کا ظہور ہوا اور میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے (مجھ سے) کہا کہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں تو میں نے ایک خوبصورت یعنی حلہ زیب تن کیا۔ ابو زمیل نے کہا: حضرت ابن عباس بڑے خوب رو اور وجیہ جوان تھے۔ ابن عباس نے بتایا کہ میں ان لوگوں کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھے مرجھا کہا اور بولے اے ابن عباس! یہ حلہ کیا ہے؟ (یعنی آپ نے اسے کیونکر زیب تن کیا ہے؟) تو انہوں نے جواب دیا کہ تم مجھ پر کیا اعتراض کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو انتہائی خوبصورت حلہ زیب تن کیے دیکھا ہے۔

۴۰۳۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو نَوْرِ الْكَلْبِيِّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ: أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو زَمِيلٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَتْ الْحَرُورِيَُّةُ أُنَيْتُ عَلِيًّا فَقَالَ: ائْتِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَلَيْسَتْ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنْ حُلْلِ النِّمَنِ. قَالَ أَبُو زَمِيلٍ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا جَمِيلًا جَهِيرًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَتَيْتُهُمْ فَقَالُوا: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! مَا هَذِهِ الْحُلَّةُ؟ قَالَ: مَا نَعْيُونُ عَلِيًّا؟ لَقَدْ رَأَيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الْحُلْلِ.

امام ابوداؤد دہلوی کہتے ہیں کہ ابو زمیل کا نام سہل بن ولید حنفی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: اسْمُ أَبِي زَمِيلٍ سَهْلُ بْنُ وَلِيدٍ الْحَنْفِيُّ.

فائدہ: مصلحت کے پیش نظر عمدہ اور قیمتی لباس پہننا مستحب ہے۔ بشرطیکہ انسان کے خورد رائی اور تکبر میں جلا ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔

باب ۶۔ خز کا لباس پہننا

(المعجم ۶) - باب مَا جَاءَ فِي الْخَزِّ

(التحفة ۸)

فائدہ: اون اور ریشم کے مرکب لباس کو خز کہا جاتا ہے۔ (ابن الاثیر) جبکہ علامہ منذری دہلوی کا کہنا ہے کہ خرگوش

۴۰۳۷۔ تخریج: [صحیح] أخرجه البيهقي: ۱۷۹/۸ من حديث عمر بن يونس ۹۹.

۳۱- کتاب اللباس

خز کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

کے بالوں سے بنے لباس کو ”خز“ کہتے ہیں۔ اور اصلاً یہ لفظ خرخر گوش پر بولا جاتا ہے۔ بعض مواقع پر مطلقاً ریشم کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ خالص ریشم کا استعمال مردوں کے لیے حرام ہے۔ مخلوط اور مرکب میں اختلاف ہے جبکہ کئی صحابہ و تابعین سے مروی ہے کہ وہ حضرات اس قسم کا لباس استعمال کرتے تھے۔ جن روایات میں منع کا بیان ہے وہ اس معنی میں ہیں کہ غیر مسلم اور مرد الحلال لوگوں سے مشابہت نہ ہو۔ خرخر گوش یا اس قسم کی دیگر اشیاء سے بنے لباس پہننا جائز ہے۔ جیسے کہ آج کل کا مصنوعی ریشم ہے۔

۴۰۳۸- جناب عبداللہ بن سعد اپنے والد سعد (رازی اشکی) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے بخارا میں ایک شخص کو دیکھا جو اپنے سفید خنجر پر سوار تھا اور اس کے سر پر سیاہ خنز کی پٹری تھی۔ اس نے کہا: یہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پہنائی تھی۔ یہ لفظ عثمان (بن محمد انماطی) کے ہیں اور اس کی روایت میں ”اخبرنا“ کے لفظ ہیں۔

۴۰۳۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَخَارَى عَلَى بَعْلَةٍ يَبْضَاءَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ خَزْرَاءُ فَقَالَ: كَسَانِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا لَفْظُ عُثْمَانَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِهِ.

۴۰۳۹- عبدالرحمن بن غنم اشعری نے کہا کہ مجھے جناب ابو عامر یا ابو مالک رحمہ اللہ نے روایت کیا اور اللہ کی قسم قسم دوسری بار انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”یقیناً میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو خنز اور ریشم کو حلال سمجھیں گے۔“ پھر کچھ بیان کیا۔ اس کے بعد فرمایا: ”کئی ان میں سے قیامت تک کے لیے بندر بنا دیے

۴۰۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ الْأَشْعَرِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ، أَوْ أَبُو مَالِكٍ، وَاللَّهِ! يَمِينٌ أُخْرَى مَا كَذَّبَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيَكُونَنَّ مِنْ

۴۰۳۸- تخریج: [ضعیف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة الحاقة، ح: ۳۳۲۱ من حديث

عبدالرحمن بن عبداللہ الرازی بہ ۴۰ سعد بن عبدالرحمن الدشکي لم يوثقه غير ابن حبان.

۴۰۳۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري، الأشربة، باب ماجاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير

اسمه، ح: ۵۵۹۰ من حديث عبدالرحمن بن يزيد بن جابر به.

ریشی لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- کتاب اللباس

أَمْتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ» جائیں گے اور کئی خنزیر۔
وَذَكَرَ كَلَامًا قَالَ: «يَمَسُّهُمْ مِنْهُمْ آخَرِينَ
قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَعَشَرُونَ نَفْسًا مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ أَكْثَرَ لَبَسُوا
الْخَزَّ، مِنْهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عَازِبٍ.
امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ
میں سے بیس یا زیادہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ خنزیر پہنتے
تھے۔ ان میں حضرت انس بن مالک اور براء بن عازب
ؓ کا نام بھی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اس حدیث میں مروی لفظ ”الخرز“ (”خا“ اور ”زا“ دونوں منقوٹ) کے تین معانی ہیں جو
اوپر مذکور ہوئے ہیں۔ خالص ریشم مردوں کے لیے بالاجماع حرام ہے۔ ”الخرز والحریر“ کے مابین عطف تفسیر یا
نوعیت کے معنی میں ہے۔ مخلوط یا کسی دوسری نوعیت کا ہو تو اس سے احتراز افضل ہے تاکہ غیر مسلموں اور مرد الخال
لوگوں سے مشابہت نہ ہو۔ ② اس لفظ ”الخرز“ کی ایک روایت ”الحرز“ بھی ہے یعنی ”خا“ کسور اور ”را“ دونوں
بلا نظر۔ اس کے معنی ہیں: فرج یعنی عورت کی شرمگاہ۔ مفہوم یہ ہوا کہ وہ لوگ زنا کاری اور ریشم کے لباس کو حلال
جائیں گے۔ ③ ایسے لوگوں کو ”مسخ“ کیا جاتا یعنی ان کی شکلوں کا بدل دیا جاتا اگر حقیقتاً ہو تو اللہ عز وجل کے لیے کوئی
مشکل نہیں اور اگر معنایہ مراد ہو تو موجودہ حالات میں اباحت پسند لوگوں میں بندروں اور سؤروں کی خصوصیات مشاہدہ
کی جاسکتی ہیں کہ لوگ غیر مسلموں کی نقالی میں بے باک اور بے غیرتی اور دیوشیت میں بھی کوئی عار محسوس نہیں
کرتے۔ فالی اللہ المشتکی.

(المعجم ۷) - باب مَا جَاءَ فِي لُبْسِ
الْحَرِيرِ (التحفة ۹)

🌞 فائدہ: حریر۔ ریشم خاص قسم کا نفیس اور نرم و ملائم کپڑا جس کا تاگا ایک مخصوص کیڑے سے حاصل کیا جاتا ہے۔
یہی حقیق اور خالص ریشم ہوتا ہے۔ دیگر سب انواع اس کی مشابہ ہوتی ہیں یا مصنوعی نہ کہ حقیقی اصلی ریشم۔

۴۰۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ
حَضْرَتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے

۴۰۴۰- تخريج: أخرجه البخاري، الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب هدية ما يكره لبسها، ح: ۲۶۱۲ عن
عبد الله بن مسلمة القعنبي، ومسلم، اللباس والزينة، باب: تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ۲۰۶۸ من
حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۱۸، ۹۱۷/۲.

۳۱- کتاب اللباس

ریشی لباس سے متعلق احکام و مسائل

دروازے کے پاس ایک دھاری دار ریشی حلہ فروخت کیا جا رہا تھا۔ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور فود کے استقبال کے موقع پر جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں، زیب تن فرمایا کریں (تو بہت خوب رہے۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ کے پاس اسی قسم کے حلے آگئے تو آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی ان میں سے ایک حلہ عنایت فرمایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے یہ عطا فرما رہے ہیں حالانکہ آپ نے عطا دوالے حلے کے بارے میں ایسے ایسے فرمایا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے یہ تمہیں تمہارے اپنے پہننے کے لیے نہیں دیا ہے۔“ چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے مشرک بھائی کو جو کئے میں تھا دے دیا۔

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سَبْرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثَبَّاعٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِستَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْفُودِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ»، ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا حُلٌّ فَأَعْطَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَسَوْتِهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عَطَارِدِ مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أَكْسُهَا لِتَلْبِسَهَا»، فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخَاهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① جمعہ عید استقبال فود اور دیگر اہم تقریبات میں عمدہ لباس پہننا مستحب ہے۔ ② اصلی ریشم مردوں کے لیے حرام ہے، مصنوعی ہو تو مباح ہے۔ ③ کفار کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ ④ ریشم اور سونا وغیرہ جو ایک اعتبار سے حلال اور دوسرے اعتبار سے حرام ہیں ان چیزوں کا ہدیے میں لینا دینا اور تجارت کرنا حلال ہے۔ ⑤ غیر مسلم رشتہ داروں سے بھی صلہ رحمی کا معاملہ رکھنا چاہیے مگر خالص محبت الہی ایمان ہی کا حق ہے۔ ⑥ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے بھائی کا نام عثمان بن حکیم آیا ہے جو ان کا ماں جایا بھائی تھا۔

۴۰۴۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: ۴۰۴۱- جناب سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قصہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے (حُلَّةً سَبْرَاءَ کی بجائے) حُلَّةً اسْتَبْرَقَ کہا۔ (استبرق موٹے

۴۰۴۱- تخریج: أخرجه مسلم، من حديث ابن وهب، انظر الحديث السابق، والبخاري، الجهاد والسير، باب التجميل للوفد، ح: ۳۰۵۴ من حديث ابن شهاب الزهري به.

ریشمی لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- کتاب اللباس

اللہ، عن أبيه بهذه القصة قال: حُلَّةٌ إِسْتَبْرَقٌ، رِشْمٌ كَوَسَكْتِهٖ هِيَ۔) اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیاج (باریک ریشم) کا ایک حلہ بھجوایا اور فرمایا: ”اے فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کرلو۔“

فائدہ: ریشم موٹا ہو یا باریک سب کا حکم ایک ہے۔ اور نبی ﷺ نے اسے فروخت کرنے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ فی نفسہ وہ حلال تھا، گو مردوں کے لیے اس کا پہننا حرام تھا۔ گویا ایسی چیزیں جو ایک اعتبار سے حلال اور ایک اعتبار سے حرام ہوں ان کی تجارت جائز ہے۔

۴۰۴۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَخْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عُثْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا وَهَكَذَا، إِضْبَعَيْنِ وَثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً.

۴۰۴۳- ابوعثمان النهدي سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عقبہ بن فرقد کو لکھا کہ نبی ﷺ نے ریشم سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ اس اس قدر ہو یعنی دو تین چار انگلی کے برابر۔

فائدہ: مردوں کے لیے ریشم میں سے صرف اسی قدر مباح ہے۔ لیکن عورتوں کے لیے پوری طرح سے حلال ہے۔

۴۰۴۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَهْدَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً سَيَرَاءً، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَأَتَيْتُهُ فَأَرَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا»، فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي.

۴۰۴۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دھاری دار حلہ ہدیہ دیا گیا، جو آپ نے مجھے بھجوا دیا۔ میں اسے پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”میں نے یہ تمہیں اس لیے نہیں بھیجا کہ تم خود اسے پہن لو۔“ چنانچہ آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اسے اپنے خاندان کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۴۰۴۲- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب لبس الحرير للرجال وقدر ما يجوز منه، ح: ۵۸۲۹، ومسلم، اللباس، باب تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ۲۰۶۹ من حديث عاصم الأخول به.

۴۰۴۳- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب: تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ۲۰۷۱ من حديث شعبة به * أبو صالح الحنفي هو عبد الرحمن بن قيس، وأبو عون هو محمد بن عبيد الله الثقفي.

۳۱- کتاب اللباس

(المعجم ۸) - باب مَنْ كَرِهَهُ

(التحفة ۱۰)

ریشمی لباس سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۸- ریشم پہننے کی کراہت

۴۰۴۴- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ قستی پہنا جائے۔ (وہ ریشمی کپڑا جو مصر سے درآمد ہوتا تھا) یا زعفرانی زرد رنگ کے کپڑے پہنے جائیں یا سونے کی انگوٹھی پہنی جائے یا رکوع کی حالت میں قرآن کی قراءت کی جائے۔

۴۰۴۴- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعْصَفَرِ وَعَنْ تَحَنُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ.

۴۰۴۵- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی اور کہا کہ آپ نے رکوع اور سجدے میں قراءت قرآن سے منع فرمایا ہے۔

۴۰۴۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرُوزِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا، قَالَ: عَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

۴۰۴۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا. زَادَ: وَلَا أَقُولُ نَهَاكُم.

۴۰۴۶- ابراہیم بن عبد اللہ نے یہ روایت بیان کی (حضرت علی نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا ہے) اس میں یہ مزید بیان کیا: میں یہ نہیں کہتا کہ تم لوگوں کو منع کیا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ان احادیث سے حضرات علی ابن عمر، حذیفہ ابو موسیٰ اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہم اور تابعین میں سے حسن بصری اور ابن سیرین وغیرہ کا استدلال ہے کہ ریشم اور سونا مردوں اور عورتوں بھی کے لیے ناجائز ہے۔ مگر دیگر صحیح احادیث کی روشنی میں ریشم اور سونا عورتوں کے لیے حلال اور مردوں کے لیے حرام ہے۔ ② زعفران کا رنگ اور

۴۰۴۴- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر، ح: ۲۰۷۸ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بهي): ۸۰/۱، ورواية القعنبي، ص: ۱۲۵.

۴۰۴۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وهو في مصنف عبد الرزاق، ح: ۲۸۳۲.

۴۰۴۶- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين، وأخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۱۱۴/۱۶ من حديث أبي داود به، وسنده حسن ✽ حماد هو ابن سلمة.

ریشمی لباس سے متعلق احکام و مسائل

خوشبو عورتوں کے لیے مباح ہے لیکن مردوں کے لیے نہیں۔ ⑤ رکوع اور سجدہ تسبیح اور دعا کا مقام ہے نہ کہ تلاوت قرآن کا۔ (۱) یہ کہ قرآنی دعائیں بہ نیت دعا سجدے میں پڑھے تو جائز ہے۔

۴۰۴۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ شاہ روم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو باریک ریشم کا ایک چوندہ یہ بھیجا۔ آپ نے اسے پہنا۔ میں گویا اس کی لہراتی آستیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے اسے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ہاں بھیج دیا۔ انہوں نے اسے پہنا اور آپ کی خدمت میں آئے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے یہ تمہیں تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا ہے۔“ انہوں نے کہا: تو پھر میں اس کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اسے اپنے بھائی نجاشی کے پاس بھیج دو۔“ (یعنی شاہ حبشہ کے ہاں بھیج دو۔)

۴۰۴۸- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں سرخ رنگ کی ارغوانی زین پوش پر سوار نہیں ہوتا نہ زرد رنگ کا لباس پہنتا ہوں اور نہ ایسی قمیص پہنتا ہوں جس کی آستینیں ریشم سے کاڑھی گئی ہوں۔“ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کرنے کے دوران میں اپنی قمیص کے دامن کی طرف اشارہ کیا اور مزید کہا: ”خبردار! مردوں کی خوشبو (زینت) میں مہک ہوتی ہے رنگ نہیں ہوتا اور خبردار! عورتوں کی خوشبو (زینت) میں رنگ ہوتا ہے مہک نہیں ہوتی۔“

۴۰۴۷- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۲۹/۳ من حديث حماد بن سلمة به * علي بن زيد بن جدعان ضعيف، تقدم، ح: ۵۴.]

۴۰۴۸- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۲/۴ عن روح بن عباد به، ورواه الترمذي، ح: ۲۷۸۸ من حديث سعيد بن أبي عروبة به مختصراً، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۱۹۱/۴، ووافقه الذهبي * سعيد وقادة والحسن مدلسون وعنعنوا.]

۳۱۔ کتاب الباس

رہنشی لباس سے متعلق احکام و مسائل

قال سَعِيدٌ: أَرَأَاهُ قَالَ: إِنَّمَا حَمَلُوا قَوْلَهُ فِي طَيْبِ النِّسَاءِ، عَلَى أَنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ، فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلْتَطَيَّبْ بِمَا شَاءَتْ.

سعيد بن ابی عروبہ نے کہا: محدثین کرام عورتوں کی خوشبو کے متعلق مذکورہ فرمان کو اس معنی میں لیتے ہیں کہ جب وہ گھر سے باہر نکلیں تو ایسی خوشبو نہ لگائیں جو مہک والی ہو (کہ دوسروں کو ان کی طرف متوجہ کرے) لیکن جب اپنے شوہر کے پاس ہو تو بھی چاہے خوشبو لگالے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت بعض محققین کے نزدیک صحیح ہے علاوہ ازیں مذکورہ مسائل دیگر صحیح روایات سے بھی ثابت ہیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ ”میں یہ کام نہیں کرتا ہوں“ اس میں لطیف انداز سے افراد امت کو ان امور سے ممانعت ہے جو بلاشبہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کی وجہ سے ان کی مخالفت کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ③ مردوں کے لیے جائز نہیں کہ ایسے پاؤں اور کریمیں استعمال کریں جو ان کے رنگ و روپ کو نکھارنے والی ہوں۔ یہ صرف عورتوں کے لیے جائز ہیں۔ ④ مہک والی خوشبوئیں اور عطرمردوں کے لیے اور عورت جب تک گھر کے اندر ہو شوہر کی دلداری کے لیے استعمال کر سکتی ہے باہر جانا ہو تو اسے خوب صاف کر لے۔ ⑤ اسلام اپنے معاشرے میں ایسے کسی عمل کی اجازت نہیں دیتا جو بظاہر معمولی ہی سہی مگر دیرے دیرے بہت بڑے فتنے کا باعث ہو سکتا ہو۔ بالخصوص عصمت و عفت کا بگاڑ اور معاشرے میں فساد اللہ کی رحمت سے دوری اور اس کے شدید عقاب کا باعث بنتا ہے۔



٤٠٤٩- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ: أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ، عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقَتَبَانِيِّ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ يَعْنِي الْهَيْثَمِ ابْنَ شَفِيٍّ، قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ، رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ، لِنُصَلِّيَ بِبَيْلِيَا وَكَانَ قَاصِّهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ. قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ: فَسَبَقَنِي صَاحِبِي إِلَى

۴۰۴۹۔ ابو الحسین ہاشم بن شفی کا بیان ہے کہ میں اور میرا ایک ساتھی جس کی کنیت ابو عامر تھی اور قبیلہ معافر سے تعلق رکھتا تھا ہم روانہ ہوئے کہ بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھیں۔ ان دنوں ان لوگوں کا واعظ قبیلہ کزدکا ایک آدمی تھا جسے ابو ریحانہ کہا جاتا تھا اور وہ صحابی تھا۔ ابو الحسین نے کہا کہ میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد میں چلا گیا میں اس کے بعد پہنچا اور اس کے ساتھ جا بیٹھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے ابو ریحانہ کے وعظ سے کچھ سنا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: میں نے اسے

٤٠٤٩- [ضعیف] أخرجه النسائي، الزينة، باب النفث، ح: ٥٠٩٤ من حديث المفصل بن فضالة به، ورواه ابن ماجه، ح: ٣٦٥٥ من حديث عيَّاش بن عباس به مقتصرًا على النهي عن ركوب النمر، وحديث ابن ماجه حسن • أبو عامر المعافري لم أجد من وثقه.

الْمَسْجِدِ، ثُمَّ جِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَسَأَلَنِي: هَلْ أَذْرَكْتَ قَصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ: عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّخْبِ، وَعَنِ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَعَنِ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَشْفَلِ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، وَعَنِ النَّهْبِ، وَرُكُوبِ الثَّمُورِ وَلُبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِإِذِي سُلْطَانٍ.

کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس باتوں سے منع فرمایا ہے: ① دانت باریک کروانے سے (ان میں قدرے خلا آ جائے اور خوبصورت نظر آئیں) ② جسم گدوانے سے (کہ اس میں نقش و نگار بنائے جائیں یا نام وغیرہ لکھا جائے) ③ بال نوچنے سے (پلکوں اور چہرے کے کہ خوبصورت نظر آئے) ④ کسی مرد کا کسی دوسرے مرد کے ساتھ لپٹنے سے جبکہ انہوں نے کپڑے نہ پہنے ہوئے ہوں۔ ⑤ کسی عورت کا دوسری عورت کے ساتھ لپٹنے سے جبکہ انہوں نے کپڑے نہ پہنے ہوں۔ ⑥ عجمیوں (غیر مسلموں) کی طرح کپڑوں کے نیچے ریٹھی استر لگانے سے ⑦ یا یہ کہ کوئی عجمیوں کی طرح اپنے کندھوں پر ریٹھی چادر ڈالے ⑧ لوٹ مار کرنے سے ⑨ چیتوں کی کھال بطور گدی یا سیٹ استعمال کرنے سے اور ⑩ انگوٹھی پہننے سے سوائے اس کے کہ کوئی منصب دار ہو۔ (تو اس کے لیے جائز ہے۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الَّذِي تَقَرَّرَ بِهِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ خَبَرُ الْخَاتَمِ.

فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ تاہم مذکورہ مسائل دیگر صحیح روایات سے ثابت ہیں۔ اور انگوٹھی سے مراد وہ خاص مہر والی انگوٹھی ہے جو اصحاب حکومت اور منصب دار لوگ استعمال کرتے ہیں اور انہی کے لیے مخصوص ہوتی ہے۔ ورنہ عام انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

۴۰۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى عَنْ مِثَالِ الْأَرْجَوَانِ.

۴۰۵۰- تخريج: [صحیح] أخرجه النسائي، الزينة، وحديث عبدة، ح: ۵۱۸۷ من حديث هشام به، وصححه البزار في البحر الزخار: ۱۷۶/۲، وللحديث شواهد.



۳۱- کتاب اللباس ریشی لباس سے متعلق احکام و مسائل

فائدہ: چونکہ یزین پوش بالخصوص ریشی اور خالص سرخ رنگ کے ہوتے تھے اس لیے ممنوع ہیں۔

۴۰۵۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ وَمُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمَيْثَرَةِ الْحُمْرَاءِ.

۴۰۵۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ سونے کی انگوٹھی پہنوں یا قسّی (ریشی) لباس اختیار کروں یا زین پوش سرخ رنگ کاہوں۔

فائدہ: صحابہ اور اہل بیت سے محبت کا لازمی تقاضا ہے کہ ان کی سیرت حسنہ کی پیروی کی جائے کیونکہ وہ ہر طرح سے رسول اللہ ﷺ کے تابع تھے۔

www.KitaboSunnat.com

۴۰۵۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، صَلَّى فِي حَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَتَنَظَرُ إِلَى أَعْلَامِهَا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: «اذْهَبُوا بِحَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آفًا فِي صَلَاتِي، وَاثْنُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ».

۴۰۵۲- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک منقش اونٹنی چادر میں نماز پڑھی۔ آپ کی نظر اس کے نقوش پر پڑی تو جب نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: ”میری یہ منقش چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اس نے مجھے ابھی نماز کے دوران میں مشغول کر دیا تھا میرے لیے سادہ (انبجانی) چادر لے آؤ۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو جَهْمٍ بْنُ حُدَيْفَةَ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ بْنِ غَانِمٍ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوجہم بن حذیفہ بن عدی بن کعب بن غانم کے فرد تھے۔

فائدہ: کوئی ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے دوران میں مشغولیت کا باعث ہو اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔ بالخصوص رسول اللہ ﷺ کے لیے منقش لباس بھی حارج ہوتا تھا۔ اسی لیے آپ نے مسلمانوں کو مساجد کے سلسلے میں حکم دیا ہے کہ ان کو منقش نہ بنایا جائے۔ اسی طرح شوخ رنگ کے لباس اور مصلے سے بھی بچنا چاہیے۔

۴۰۵۱- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ما جاء في كراهية لبس المعصر للرجل والقي، ح: ۲۸۰۸، والنسائي، ح: ۵۱۶۸-۵۱۷۰ من حديث أبي إسحاق به، وصرح بالسماع، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۴۰۵۲- أخرجه البخاري، اللباس، باب الأكسية والخمائن، ح: ۵۸۱۷ عن موسى بن إسماعيل، ومسلم، المساجد، باب كراهة الصلوة في ثوب له أعلام، ح: ۵۵۶ من حديث ابن شهاب الزهري به.

۳۱- کتاب اللباس

ریشی لباس سے متعلق احکام و مسائل

۴۰۵۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي آخَرِينَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَالْأَوَّلُ أَشْبَعُ.

۴۰۵۳- عثمان بن ابی شیبہ اور ان کے دوسرے ساتھی بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے بواسطہ زہریؒ عروہ سے انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا۔ اور مذکورہ بالا روایت زیادہ جامع ہے۔

(المعجم ۹) - باب الرخصة في العلم وخيط الحرير (التحفة ۱۱)

باب ۹: کپڑے پر کوئی نقش ہوں یا ریشم کی کڑھائی ہوئی ہو تو رخصت ہے

۴۰۵۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زَيْادٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَبُو عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي السُّوقِ اشْتَرَى ثَوْبًا شَامِيًا، فَرَأَى فِيهِ خَيْطًا أَحْمَرَ فَرَدَّهُ، فَأَتَيْتُ أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا جَارِيَةُ! نَاوِلِينِي جُبَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَبَالِسَةَ مَكْفُوفَةِ الْجَنْبِ وَالْكُمَيْنِ وَالْفَرْجَيْنِ بِالذِّيَّاجِ.

۴۰۵۴- عبد اللہ ابو عمر سے روایت ہے اور یہ سیدہ اسماء دختر ابوبکرؓ کے غلام تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو بازار میں دیکھا کہ انہوں نے ایک شامی کپڑا خریدا چاہا پھر دیکھا کہ اس میں سرخ دھاگے پڑے ہیں تو انہوں نے واپس کر دیا۔ پھر میں سیدہ اسماءؓ کے پاس آیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے لونڈی کو بلایا اور کہا: میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا جبہ لے آؤ۔ تو وہ ایک طلیسان کا (موٹا دونی) جبہ لے آئی جس کا دامن دونوں کف اور دونوں طرف کے چاک موٹے ریشمی دھاگے سے کڑھے ہوئے تھے۔

فوائد و مسائل: ① عمدہ اور خوبصورت لباس اللہ عزوجل کی حلال کردہ نعمتوں میں سے ہے۔ اسے استعمال میں لانا چاہیے تاکہ اس کی نعمت کا اظہار اور شکر ادا ہو۔ ② جائز ہے کہ مرد چار انگلی کے برابر ریشم استعمال کر لے۔ ③ کپڑوں پر سادہ قسم کے نقش جو زیادہ پرکشش نہ ہوں مباح ہیں۔

۴۰۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ نَفِيلٍ: حَدَّثَنَا ۴۰۵۵- حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ

۴۰۵۳- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۹۱۴، ورواه البخاري، ومسلم من حديث سفیان بن عیینة به.
۴۰۵۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب الرخصة في العلم في الثوب، ح: ۳۵۹۴ من حديث المغيرة بن زياد به، وتقدم حاله، ح: ۳۴۱۶، وأصله عند مسلم، ح: ۲۰۶۹.
۴۰۵۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۱۸/۱ من حديث خفيف به، وهو ضعيف، تقدم،

۳۱- کتاب اللباس

ریشی لباس سے متعلق احکام و مسائل

زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ الْمُضْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ، فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيرِ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

رسول اللہ ﷺ نے صرف اسی کپڑے سے منع فرمایا ہے جو خالص ریشی ہو۔ لیکن اگر ریشی دھاگے سے کڑھائی ہوئی ہو یا اس کا تانارہ ریشی ہو تو اس کا کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے اس لیے اس کے آخری حصے ”ریشی دھاگے سے کڑھائی ہوئی ہو“ سے یہ ثابت ہونے والا استثناء صحیح نہیں۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ: فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ
لِعُذْرِ (التحفة ۱۲)

۴۰۵۶- حَدَّثَنَا الثُّمَالِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمَصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكْمَةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

۴۰۵۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دی تھی جبکہ وہ سفر میں تھے اور انہیں خارش ہو گئی تھی۔

🌞 فائدہ: اس قسم کی صورت میں علاج کی غرض سے مردوں کے لیے بھی ریشم پہننا جائز ہے۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ: فِي الْحَرِيرِ
لِلنِّسَاءِ (التحفة ۱۳)

۴۰۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي أَلَفَحٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّيْرٍ يَعْنِي

۴۰۵۷- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ریشم لیا اور اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑا اور سوتا لیا اور اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا پھر فرمایا:

۴۰۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَلْقَنِ فِي تَحْفَةِ الْمُحْتَاجِ: ۶۸۱، وَرَوَى أَحْمَدُ: ۳۱۳/۱، وَأَطْرَافُ الْمُسْتَدْرِ:

۹۵/۳ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ الْمُضْمَتِ حَرِيرًا".

۴۰۵۶- تخریج: أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الحرير في الحرب، ح: ۲۹۱۹، ومسلم، اللباس والزينة، باب إباحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكمة أو نحوها، ح: ۲۰۷۶ من حديث سعيد بن أبي عروبة به.

۴۰۵۷- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الزينة، باب تحریم الذهب علی الرجال، ح: ۵۱۴۷ عن قتيبة به، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۵۹۵، وللحديث شواهد كثيرة عند الترمذي، ح: ۱۷۲۰ وغيره.

ریشی لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- کتاب اللباس

الْعَافِقِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي».

🌞 فائدہ: تاہم بطور علاج ان کا استعمال مباح ہے جیسے کہ اوپر کی حدیث میں ریشم کا ذکر ہوا ہے یا عمومی حالات میں چار انگلی کے برابر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور سونے کا دانت لگوانا بھی جائز ہے یا جیسے کہ روایات میں آتا ہے کہ ایک آدمی کی ناک کٹ گئی تھی تو اسے سونے کی ناک لگوا لینے کی اجازت دی گئی۔ (حدیث: ۴۲۳۲)

۴۰۵۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمَصِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كَلْثُومِ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بُرْدًا سِيْرَاءً، قَالَ: وَالسِّيْرَاءُ الْمُضْلَعُ بِالْقَرْفِ.

۴۰۵۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَنْزِعُهُ عَنِ الْعُلَمَانِ وَنَنْزِعُهُ عَلَى الْجَوَارِي، قَالَ مِسْعَرٌ: فَسَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ.

🌞 فائدہ: بچے اپنے بچنے کی وجہ سے اگرچہ شرعی احکام کے مکلف نہیں ہوتے مگر والدین اور سرپرست یقیناً مکلف ہوتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ شرعی حدود کا پابند ہوتے ہوئے حتی الامکان بچوں سے بھی عمل کروائیں اور اللہ کے ہاں اجر کے مستحق بنیں۔

۴۰۵۸- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الزينة، باب ذكر الرخصة للنساء في لبس السراويل، ح: ۵۲۹۹ عن عمرو بن عثمان به، وقال ابن حجر: "صحیح مشهور عن الزبيدي"، تعليق التعليق: ۶۳/۵، ورواه البخاري، ح: ۵۸۴۲ من حديث الزهري به مختصراً.

۴۰۵۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۵۵۹/۱۴ من حديث أبي داود به.

۳۱- کتاب اللباس

(المعجم ۱۲) - بَابُ: فِي لُبْسِ الْحَبْرَةِ

(التحفة ۱۴)

۴۰۶۰- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ

الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْنَا

لِأَنَسٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ: أَيُّ اللَّبَاسِ كَانَ

أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ أَعْجَبَ إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: الْحَبْرَةُ.



فائدہ: یہ [حبرہ] ”دھاری دار چادریں“ بالخصوص یمن میں بنتی تھیں۔ ان کی پسندیدگی کی وجہ غالباً ان کی مضبوطی اور میل خور ہونا تھی۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ: فِي الْبَيَاضِ

(التحفة ۱۵)

۴۰۶۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ:

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ

خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبُسُوءُ مِنْ

ثِيَابِكُمُ الْبَيْضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ،

وَكَفَنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، وَإِنْ خَيْرَ أَكْحَالِكُمْ

الْإِثْمِدُ، يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ».



فائدہ: مستحب ہے کہ انسان سفید کپڑے پہنا کرے اور میت کو بھی سفید کفن دیا جائے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ: فِي الْخُلُقَانِ وَفِي

غَسْلِ الثُّوبِ (التحفة ۱۶)

۴۰۶۲- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا

باب: ۱۴- پرانے (میلے کپلے اور گھٹیا) کپڑے

پہننے (کی کراہت) اور کپڑے دھونے کا بیان

۴۰۶۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

۴۰۶۰- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب فضل لباس الثياب الحبرة، ح: ۲۰۷۹ عن هذبة، والبخاري،

اللباس، باب البرود والحبرة والشملة، ح: ۵۸۱۲ من حديث همام به.

۴۰۶۱- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۳۸۷۸.

۴۰۶۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب تسكين الشعر، ح: ۵۲۳۸ من حديث الأوزاعي

154

The Real Muslims Portal

منقش، سفید اور پرانے کپڑوں سے متعلق احکام و مسائل

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے بکھرے سے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اسے کوئی چیز نہیں ملتی کہ اس سے اپنے بالوں کو سنوار لے؟“ اور آپ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس کے کپڑے میلے ہو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اسے کوئی چیز نہیں ملتی کہ اس سے اپنے کپڑے دھو لے؟“

مُسْكِينٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَهُ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَى رَجُلًا شَعْبًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ: «أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَا يُسْكِنُ بِهِ شَعْرَهُ؟» وَرَأَى رَجُلًا آخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: «أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ؟».

🌞 فائدہ: لازم ہے کہ مسلمان اپنے جسم اور اپنے لباس کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھا کرے۔ میلا پھیلا رہنا اور بالوں کو نہ سنوارنا زہد ہے نہ سادگی بلکہ جہالت اور غفلت کی علامت ہے جو کسی باوقار مسلمان کے لائق نہیں۔ اسلام انتہائی صاف ستھرا دین ہے اور اپنے پیروکاروں سے بھی صفائی کا تقاضا کرتا ہے نیز اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال ہی کو پسند فرماتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ] (مسند احمد: ۴/۱۳۳۱۳۳) ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ حسین و جمیل ہے اور جمال یعنی حسن و خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔“

۴۰۶۳- جناب ابوالاحوص (عوف) اپنے والد (مالک بن نضله رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے گھٹیا کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تمہارے پاس مال ہے؟“ میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا کس قسم کا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام ہر طرح کا مال عنایت فرمایا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”جب اللہ نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعت اور احسان کا اثر تجھ پر

۴۰۶۳- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي ثَوْبٍ دُونِ فَقَالَ: «أَلَيْكَ مَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «مِنْ أَيِّ الْمَالِ؟» قَالَ: قَدْ آتَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، قَالَ: «فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرْ أَثَرُ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ».

۴۰۶۳- به، وصرح بالسماع المسلسل في التمهيد ۵/۵۲، ولم يكن من المدلسين.

۴۰۶۳- تخریج: [استاده صحیح] أخرجه النسائي، الزينة، باب الجلاجل، ح: ۵۲۲۶ من حديث زهير بن معاوية

به • أبو إسحاق صرح بالسماع، وروى عنه شعبة وغيره.

۳۱- کتاب اللباس - زرد اور سبز رنگ کے لباس پہننے کا بیان

نظر آنا چاہیے۔“

☀ فائدہ: مستحب ہے کہ انسان اپنی حیثیت کے مطابق مناسب لباس وغیرہ استعمال کرے اور اللہ کا شکر ادا کرے مگر لازم ہے کہ بہت زیادہ مال داری کا اظہار بھی نہ ہو کیونکہ اس طرح دیگر مسلمانوں میں حسرت اور محرومی کے جذبات پیدا ہو سکتے ہیں جو ناپسندیدہ امر ہے۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ: فِي الْمَضْبُوعِ
بِالصُّفْرَةِ (التحفة ۱۷)

۴۰۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبِغُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتَّى تَمْتَلِيءَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَصْبِغُ بِالصُّفْرَةِ؟ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْبِغُ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا. وَقَدْ كَانَ يَصْبِغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ.

۳۰۶۳- جناب زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی ڈاڑھی زرد رنگ سے رنگا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے کپڑے بھی اس رنگ سے بھر جاتے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ زرد رنگ سے کیوں رنگتے ہیں؟ انہوں نے کہا: تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ اسی سے (اپنے بال یا کپڑے) رنگتے تھے اور انہیں اس سے بڑھ کر اور کوئی رنگ زیادہ محبوب نہ تھا اور وہ اپنے سب کپڑے اسی سے رنگتے تھے حتیٰ کہ پگڑی بھی۔

☀ فوائد و مسائل: ① یہاں زرد رنگ سے مراد ”دوس“ ہے۔ یہ زرد رنگ کی گھاس ہوتی ہے جو قدرے زعفران سے مشابہ ہوتی ہے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی عادات میں بھی رسول اللہ ﷺ کی اقتداء پسند کرتے تھے اور حبان رسول کو ایسے ہی ہونا چاہیے۔ مگر صورت حال اب بہت بگڑتی جا رہی ہے کہ لوگ فرائض اور واجبات شرعیہ کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ: فِي الْخُضْرَةِ
(التحفة ۱۸)

۴۰۶۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حضرت ابو یوسف (رقاعہ بن یثرب) رضی اللہ عنہ

۴۰۶۴- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب الخضاب بالصفرة، ح: ۵۰۸۸ من حديث عبدالعزيز الدراوردي به * وزيد بن أسلم صرح بالسماع، ولم يكن من المدلسين على الراجح.

۴۰۶۵- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، صلوۃ العیدین، باب الزينة للخطبة للعیدین، ح: ۱۵۷۳ من حديث عبيدالله بن إباد به، وحسنه الترمذي، ح: ۲۸۱۲، وابن حبان، ح: ۱۵۲۲، وابن الجارود، ح: ۷۷۰، ۴۱

۳- کتاب اللباس۔ سرخ رنگ کے بلبوسات سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ: أَخْبَرَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رَمَثَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ أَخْضَرَيْنِ. بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کے ہاں گیا تو میں نے آپ پر سبز رنگ کی دھاری دار دو چادریں دیکھیں۔

☀️ فائدہ: سبز رنگ ایک پسندیدہ رنگ ہے۔ قرآن مجید نے اہل جنت کے ریشم کے سبز لباس کا ذکر فرمایا ہے: ﴿عَالِيَهُمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٌ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ﴾ (الدھر: ۳۱) ”ان کی اوپر کی پوشاک باریک سبز ریشم اور موٹے ریشم کی ہوگی۔“ مگر سبز یا کسی اور رنگ کو بطور شعار و علامت ہمیشہ کے لیے اختیار کر لینا قطعاً صحیح نہیں۔ صرف سفید رنگ کی ترغیب ثابت ہے۔

(المعجم ۱۷) - باب: فِي الْحُمْرَةِ
باب: ۱۷- سرخ رنگ کا بیان (التحفة ۱۹)

۴۰۶۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَارِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: هَبَطْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَالْتَمَتِ إِلَيَّ وَعَلَيَّ رِبْطَةٌ مَضْرَجَةٌ بِالْعُصْفَرِ فَقَالَ: «مَا هَذِهِ الرِّبْطَةُ عَلَيْكَ؟» فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ، فَأَتَيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنَوَّرَ اللَّهُمَّ فَقَدَفْتُهَا فِيهِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْعَدَدِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! «مَا فَعَلْتَ الرِّبْطَةَ»، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «أَفَلَا كَسَوْتَهَا بَعْضَ أَهْلِكَ؟ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ». ۴۰۶۶- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک گھائی سے نیچے اترے۔ آپ میری طرف متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ میں نے ایک اکھری چادر لی ہوئی تھی جو ہلکے عصفری رنگ سے رنگی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا: ”تم نے یہ کیسی چادر اپنے اوپر لی ہوئی ہے؟“ میں آپ کی ناپسندیدگی کی وجہ سمجھ گیا۔ پھر میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا اور وہ اپنا تنور دکھا رہے تھے تو میں نے اس چادر کو اس میں دے مارا۔ پھر میں اگلے دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا: ”عبداللہ! اس چادر کا کیا ہوا؟“ میں نے آپ کو بتلایا تو آپ نے فرمایا: ”تو نے اسے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کیوں نہ دے دیا؟ عورتوں کو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔“

۴۰۶۶ والحاکم: ۲/۴۲۶، ۶۰۷، وواضعہ الذہبی.

۴۰۶۶- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۷۰۸ مختصراً، وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۳۲۳ من حديث أبي داود به، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۶۰۳ من حديث عيسى بن يونس به.

۳۱- کتاب اللباس

سرخ رنگ کے ملبوسات سے متعلق احکام و مسائل

۴۰۶۷- ہشام بن الغاز نے وضاحت کی کہ

[الْمُضَرَّجَةُ] سے مراد یہ ہے کہ وہ چادر نہ بہت سرخ رنگ کی تھی اور نہ گلابی۔

۴۰۶۸- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ

الْجَنْصِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: قَالَ هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ الْغَزَا: الْمُضَرَّجَةُ الَّتِي لَيْسَتْ بِمُشَبَّعَةٍ وَلَا مُوَرَّدَةٍ.

۴۰۶۸- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما

بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا بالفاظ ابو علی اللؤلؤی میرا خیال ہے کہ مجھ پر کسم کے رنگ کا گلابی کپڑا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ تو میں چلا گیا اور اسے جلاؤ الا تو نبی ﷺ نے پوچھا: ”تم نے اپنے کپڑے کا کیا کیا؟“ میں نے کہا: میں نے اسے جلاؤ الا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ تو نے اپنے گھردالوں میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دیا؟“

۴۰۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ

الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، - قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللَّوْلُؤِيُّ أَرَاهُ: وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مَضْبُوعٌ بِعُضْفَرٍ مُوَرَّدًا - فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَاَنْطَلَقْتُ فَأَخْرَقْتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ؟» فَقُلْتُ: أَخْرَقْتُهُ، قَالَ: «أَفَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ؟».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: اس روایت کو ثور نے خالد سے روایت کیا تو [موَرَّد] کہا۔ (گلابی سے رنگ کی چادر تھی)۔ اور طاؤس نے [مُعْضَفَر] کہا ہے (کسم کے رنگ سے رنگی ہوئی تھی)۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدٍ فَقَالَ: مُوَرَّدٌ، وَطَاوَسٌ قَالَ: مُعْضَفَرٌ.

☀️ فائدہ: زعفرانی اور عصفرا رنگ عورتوں کی زینت کا حصہ ہے، اس لیے مردوں کو جائز نہیں۔

۴۰۶۹- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں

کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا جس پر سرخ رنگ کے دو کپڑے تھے اس نے آپ کو سلام کیا مگر آپ

۴۰۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُرَابَةَ:

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ

۴۰۶۷- تخريج: [إسناده ضعيف] * الوليد بن مسلم لم يصرح بالسماع.

۴۰۶۸- تخريج: [إسناده ضعيف] * إسماعيل بن عياش عن عن، وشعبة وثقه ابن حبان وحده.

۴۰۶۹- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في كراهية لبس المعصفر للرجال

والنسي، ح: ۲۸۰۷ من حديث إسحاق بن منصور به، وقال: "حسن غريب" * قال أحمد في أبي يحيى

القتات: "روى عنه إسرائيل أحاديث مناكير كثيرة، وأما حديث سفيان عنه فمقارب".

۳۱- کتاب اللباس سرخ رنگ کے بلبوسات سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَجْلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَجْلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

🌞 فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ تاہم یہ واضح ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شرعی مخالفت کا مرتکب ہو رہا ہو تو زبانی نصیحت کے علاوہ ایک انداز یہ بھی ہے کہ اس کے سلام کا جواب نہ دیا جائے تاکہ اسے خوب نصیحت ہو اور وہ اپنے غلط عمل سے باز آ جائے جیسا کہ غزوہ تبوک سے عذرا پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔

۴۰۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ رَوَّاحِلِنَا وَعَلَى إِبِلِنَا أَكْسِيَةَ فِيهَا خُيُوطٌ عَنْهُمْ حُمْرٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أَرَى هَذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْنَكُمْ؟» فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَقَرَّ بَعْضُ إِبِلِنَا، فَأَخَذْنَا الْأَكْسِيَةَ فَنَزَعْنَاهَا عَنْهَا.

۴۰۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ: وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمَضَمُ يَعْنِي ابْنَ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ

۴۰۷۰- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آپ نے ہماری سواریوں اور اونٹوں پر زین پوش دیکھے جن میں سرخ رنگ کی اون کے دھاگے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں نہیں دیکھ رہا کہ یہ سرخ رنگ تم پر غالب آ رہا ہے؟“ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان پر ہم اس قدر جلدی سے اٹھے کہ اس سے ہمارے کچھ اونٹ بھی بھاگ کھڑے ہوئے اور ہم نے اپنی وہ چادریں ان سے اتار لیں۔

۴۰۷۱- بنو اسد کی ایک خاتون کا بیان ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں تھی اور ہم گیارہ گیارہ کے ساتھ ان کے کپڑے رنگ رہے تھے۔ ہم یہ کام کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ جب آپ

۴۰۷۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۶/۳ من حديث محمد بن عمرو بن عطاء به * رجل من بني حارثة مجهول، قاله المنذري.

۴۰۷۱- تخریج: [إسناده ضعيف] * حرث مجهول (تقريب).

نے گیر و دیکھا تو لوٹ گئے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے یہ بات دیکھی تو جان گئیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ کام پسند نہیں آیا ہے تو انہوں نے کپڑوں کو دھو ڈالا اور سب سرخی کو چھپا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اندر جھانکا پس جب آپ نے کچھ نہ دیکھا تو اندر آ گئے۔

عُبَيْدٌ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الْأَبَجِ السَّلِيلِيِّ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ: كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَضِيعُ ثِيَابًا لَهَا بِمَعْرَةٍ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى الْمَعْرَةَ رَجَعَ، فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبٌ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَرِهَ مَا فَعَلْتُ، فَأَخَذْتُ فَغَسَلْتُ ثِيَابَهَا وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَعَ فَاطْلَعَ، فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ.

باب: ۱۸- سرخ رنگ کی رخصت کا بیان

(المعجم ۱۸) - **بَابُ: فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (التحفة ۲۰)**

۴۰۷۲- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال آپ کے کانوں کی لوڑوں تک آتے تھے۔ اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ سرخ رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ اس سے زیادہ خوبصورت منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

۴۰۷۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ التَّمَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ، وَرَأَيْتُهُ فِي خُلَّةٍ حُمْرَاءَ لَمْ أَرُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.

🌞 فائدہ: نیچے آنے والی حدیث میں وضاحت ہے کہ آپ کا یہ سرخ جوڑا خالص سرخ رنگ کا نہیں تھا بلکہ اس میں سرخ رنگ کی دھاریاں تھیں جسے ”برد“ کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد (فصل فی ملبسہ ﷺ: ۱۳۲/۱) میں اس کی بھی توجیہ پیش کی ہے۔

۴۰۷۳- جناب ہلال بن عامر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کومٹی میں دیکھا جب کہ آپ اپنے فخر پر سے خطبہ

۴۰۷۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هَلَالِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَنْىَ يَخْطُبُ عَلَى بَعْلَةٍ

۴۰۷۲- تخریج: أخرجه البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ح: ۳۵۵۱ عن حفص بن عمر، ومسلم، الفضائل، باب في صفة النبي ﷺ... الخ، ح: ۲۳۳۷ من حديث شعبة به، وانظر، ح: ۴۱۸۳. ۴۰۷۳- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۱۹۵۶، وأخرجه أحمد: ۴۷۷/۳ عن أبي معاوية الضريه.

۳۱- کتاب اللباس

سیاہ رنگ کے لباس اور کپڑے کی کناری کا بیان
دے رہے تھے اور آپ نے سرخ رنگ کی دھاری دار
چادر لی ہوئی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے آگے تھے جو
آپ کی بات لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔

وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرٌ، وَعَلَيْهِ أَمَامَةٌ يُعْبَرُ عَنْهُ.

(المعجم ۱۹) - بَابُ: فِي السَّوَادِ
(التحفة ۲۱)

۳۰۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:
أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ: صَبَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ بُرْدَةً
سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا، فَلَمَّا عَرَقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ
الصُّوفِ، فَقَذَفَهَا، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ:
وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرَّيْحُ الطَّيِّبَةُ.

۳۰۷۴- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
کہ میں نے نبی ﷺ کے لیے ایک چادر کو سیاہ رنگ سے
رنگ دیا، آپ نے اسے پہنا، مگر جب اس میں پسینہ آیا
تو آپ نے اس میں اون کی بساند محسوس کی تو اتار پھینکا۔
راوی نے کہا کہ آپ ﷺ کو عمدہ خوشبو ہی پسند آتی تھی۔

باب: ۲۰- کپڑے کی کناری کا مسئلہ

(المعجم ۲۰) - بَابُ: فِي الْهَذَبِ
(التحفة ۲۲)

۳۰۷۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا
يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ أَبِي خِدَاشٍ، عَنْ
أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ
سَلِيمٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٍ
بِشَمْلَةٍ وَقَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ.

۳۰۷۵- حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ
آپ گھٹنوں کو اٹھائے کپڑا لپیٹے بیٹھے تھے اور شملے
(چادر) کی کناری آپ کے قدموں پر پڑی تھی۔

فائدہ: یہ روایت سداضعیف ہے۔ تاہم کپڑے کے اطراف میں اگر کچھ دھاگے بطور زینت کے بڑھائے گئے
ہوں اور انہیں خاص انداز میں ٹانگا گیا ہو تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۰۷۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۳۲/۶، والنسائي في الكبرى، ح: ۹۶۶۱ من حديث همام به

* قتادة مدلس وعنن.

۴۰۷۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۳۶/۳ من حديث أبي داود، والنسائي في الكبرى،
ح: ۹۶۹۱ من حديث يونس بن عبيد به * عبدة أبو خدش مجهول الحال.

۳۱- کتاب اللباس

پگڑی باندھنے کا بیان

(المعجم ۲۱) - بَابُ: فِي الْعَمَائِمِ

باب: ۲۱- پگڑی باندھنے کا بیان

(التحفة ۲۳)

۴۰۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ .

۴۰۷۶- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

وَمُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

ہیں کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو

قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

آپ پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی۔

جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ

وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ .

۴۰۷۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ:

۴۰۷۷- جناب جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ، عَنْ

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ

جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ .

کو منبر پر دیکھا آپ پر سیاہ پگڑی تھی اس کے کنارے کو

قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ وَعَلَيْهِ

آپ نے اپنے کندھوں کے درمیان لڑکایا ہوا تھا۔

عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ .



☀️ فائدہ: پگڑی کا استعمال مستحب ہے۔ زمانہ قدیم سے شرفاء پگڑی باندھتے آئے ہیں حتیٰ کہ روایات میں آتا ہے کہ

فرشتوں کو بھی پگڑی باندھنے دیکھا گیا تھا۔ (مسند رک حاکم: ۳/۳۷۱) اس کی صورتیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ نیز سیاہ رنگ

کے لباس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایام محرم میں اور کسی مصیبت کے وقت میں سیاہ رنگ کا لباس پہننے سے احتراز

کرنا ضروری ہے کیونکہ سیاہ رنگ اور سیاہ لباس کو سوگ کے اظہار کی علامت بنا لیا گیا ہے جیسا کہ بعض لوگ عشرہ محرم

میں ایسا کرتے ہیں جب کہ اظہار سوگ کے اس طریقے یا علامت کی کوئی شرعی بنیاد نہیں ہے۔

۴۰۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ:

۴۰۷۸- ابو جعفر بن محمد بن علی بن رکانہ اپنے والد

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ

سے روایت کرتے ہیں کہ رکانہ نے نبی ﷺ سے کشتی کی

الْعُسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ

تھی تو نبی ﷺ نے اس کو پچھاڑ دیا تھا۔ رکانہ نے کہا: میں

عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ

نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”ہمارے اور

۴۰۷۶- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في العمامة السوداء، ح: ۱۷۳۵ من حديث

حماد بن سلمة به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه مسلم، ح: ۱۳۵۸ من طريق آخر من أبي الزبير به.

۴۰۷۷- تخریج: أخرجه مسلم، الحج، باب جواز دخول مكة بغير إحرام، ح: ۴۵۳/۱۳۵۹ عن الحسن بن علي به.

۴۰۷۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، اللباس، باب العمام على القلا نس، ح: ۱۷۸۴ عن قتيبة به،

وقال: "حسن غريب، وإسناده ليس بالقائم، ولا نعرف أبا الحسن العسقلاني ولا ابن ركانة".

۳۱- کتاب اللباس

کپڑے میں لپٹ جانے کا بیان

النَّبِيُّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ رُكَاةٌ: وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «فَرَّقْ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ».

۴۰۷۹- حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پگڑیاں باندھنی اور اس کے کناروں کو میرے آگے کی طرف اور پیچھے کی جانب لٹکا دیا۔

۴۰۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُطْفَانِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَرْبُودٍ: حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ: عَمَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَبَيْنَ خَلْفِي.

باب: ۲۲- کپڑے میں پورے طور پر لپٹ جانا (جائز نہیں)

(المعجم ۲۲) - بَابُ: فِي لِبْسَةِ الصَّمَاءِ (التحفة ۲۴)

۴۰۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو انداز سے کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ آدمی کپڑا اس طرح لپیٹے کہ اس کی شرم گاہ آسمان کی جانب کھلی رہے۔ دوسرا یوں کہ کپڑا لپیٹے اور اس کا ایک کنارہ باہر نکال کر اپنے کندھے پر ڈال لے۔

۴۰۸۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ: أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ مُقْضِيًا يَفْرُجِهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَيَلْبَسَ ثَوْبَهُ وَأَحَدُ جَانِبَيْهِ خَارِجٌ وَيُلْقِي ثَوْبَهُ عَلَى عَاتِقِهِ.

🌞 فائدہ: ان صورتوں کے ناجائز اور حرام ہونے کی وجہ عریانی ہے۔ دوسری صورت کی ایک توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ بعض اوقات منکبر قسم کے لوگ اپنی چادروں کے کنارے اپنے کندھوں پر ڈال کر اتراتے ہوئے چلتے ہیں تو ان کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

۴۰۷۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۲۵۳ من حديث أبي داود به * شيخ من أهل المدينة مجهول، قاله المنذري.
۴۰۸۰- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۲/ ۳۸۰ من حديث الأعمش به، ورواه مسلم، ح: ۱۵۱۱ من حديث أبي صالح به، وتقدم شاهده، ح: ۳۳۷۷.

۳۱- کتاب اللباس

قیص کے بٹن کھولے رکھنے کا بیان

۴۰۸۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّمَاءِ، وَعَنِ الْاِخْتِيَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

۴۰۸۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صماء کے طور پر کپڑا لپیٹنے سے منع کیا ہے۔ (یعنی انسان پوری طرح سے اس میں لپٹ جائے اور ہاتھ پاؤں کچھ بھی باہر نہ ہو) اور ایک کپڑے کو اپنی کمر اور گھٹنوں پر لپیٹنے سے بھی منع کیا ہے۔



فائدہ: پہلی صورت میں انسان کسی طرح سنبھل نہیں سکتا۔ گر سکتا ہے کسی موڈی جانور اور کیڑے مکوڑے سے اپنا دفاع تک نہیں کر سکتا۔ اور اس انداز کو پنجابی زبان میں ”بولی بگل“ کہتے ہیں۔ دوسری صورت اس وقت ممنوع ہے جب اس سے اس کی شرم گاہ ظاہر ہوتی ہو۔ بعض اوقات اوباش لوگ عمد اس طرح کرتے ہیں، مگر باپردہ اور احتیاط سے ”احتیاء“ کی صورت میں بیٹھنا جائز ہے۔

باب: ۲۳- قیص کے بٹن کھولے رکھنا

(المعجم ۲۳) - بَابُ: فِي حَلِّ الْأَزْرَارِ

(التحفة ۲۵)

۴۰۸۲- حَدَّثَنَا الثُّفَيْلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا: أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عُرْوَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ، - قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ: ابْنُ قُسَيْرٍ - أَبُو مَهْلٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مَرْيَنَةَ فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ قَالَ: فَبَايَعْنَاهُ ثُمَّ أَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسَسْتُ الْخَاتَمَ، قَالَ عُرْوَةُ: فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ إِلَّا مُطْلِقِي أَزْرَارِهِمَا فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ، وَلَا يُزَرِّرَانِ أَزْرَارَهُمَا أَبَدًا.

۴۰۸۲- جناب معاویہ بن قرہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں قبیلہ مزینہ کی جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ہم نے آپ کے ساتھ بیعت کی جبکہ آپ کی قمیص کی گھنڈیاں کھلی ہوئی تھیں۔ کہتے ہیں کہ ہم نے بھی آپ سے بیعت کی۔ پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کی قمیص کے دامن میں ڈال دیا اور مہربانیت کو چھوا۔ عروہ کہتے ہیں کہ بعد ازاں میں نے معاویہ اور ان کے صاحبزادے کو جب بھی دیکھا سردی ہوتی یا گرمی ان کی قمیصوں کی گھنڈیاں کھلی ہوتی تھیں اور وہ انہیں کبھی بند نہ کرتے تھے۔

۴۰۸۱- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب النهي عن اشتمال الصماء والاختباء... الخ، ح: ۲۰۹۹ من حديث أبي الزبير به.

۴۰۸۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب حل الأزرار، ح: ۳۵۷۸، والترمذي في الشمائل، ح: ۵۹ (بتحقيق) من حديث زهير بن معاوية به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۰.



۳۱- کتاب اللباس

تہ بند شلوار اور پیٹ وغیرہ کا ٹخنے سے نیچے لٹکانے کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① بن کھلے رکھنا اگر بطور تواضع اور اتباع نبی ﷺ ہو تو مستحب اور باعث اجر ہے۔ مگر ہمارے ہاں بعض علاقوں میں یہ عمل بطور تکبر بھی ہوتا ہے جس میں یہ لوگ اپنا گریبان بھی کھلا رکھتے ہیں لہذا ان کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی عادات کو بھی اپنے عمل کا حصہ بنا لیتے تھے جو یقیناً محبت کا اظہار ہوتا تھا۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ فِي التَّقْنَعِ

(التحفة ۲۶)

باب: ۲۴- سر اور کچھ چہرہ ڈھانپنے

(ڈھانٹا بندھنے) کا بیان

۴۰۸۳- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (مکہ کے دنوں کا ذکر ہے کہ) عین دوپہر کے وقت ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ سر اور چہرہ ڈھانپنے (ڈھانٹا بندھے) رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور ایسے وقت میں آ رہے ہیں جو آپ کا معمول نہیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی آپ کو اجازت دی گئی تو آپ اندر آ گئے۔

۴۰۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سَفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهْرِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقَنَّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ واقعہ سفر ہجرت کی تیاری کے دنوں کا ہے۔ ② مرد کے لیے مباح ہے کہ موسم یا احوال کی مناسبت سے سر اور چہرہ ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں۔ کبھی حیا سے بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ ③ دوسرے کے گھر میں خواہ وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو اجازت لے کر اندر جانا چاہیے۔

(المعجم ۲۵) - بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ

(الإزار) (التحفة ۲۷)

باب: ۲۵- تہ بند شلوار اور پیٹ وغیرہ کا

ٹخنے سے نیچے لٹکانا (نا جائز ہے)

۴۰۸۴- حضرت ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

۴۰۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

۴۰۸۳- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد ۱۹۸/۶ عن عبد الرزاق به مطولاً، ورواه البخاري، اللباس، باب التقنع، ح: ۵۸۰۷ من حديث معمر به مطولاً.

۴۰۸۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الاستذنان، باب ماجاء في كراهية أن يقول عليك السلام مبتدئاً، ح: ۲۷۲۲ من حديث أبي غفار به مختصراً، وقال: "حسن صحيح"، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۱۴۹-۱۰۱۵۲، وعمل اليوم والليلة، ح: ۳۱۷-۳۲۰، وصححه الحافظ في فتح الباري: ۵/۱۱، وله طريق آخر عند ابن حبان، ح: ۸۶۶.

۳۱- کتاب الباس

166

عن أَبِي غِفَارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيُّ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَرَّتَيْنِ، قَالَ: «لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَيِّتِ، قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ». قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعْوَتُهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعْوَتُهُ أَنْتَبَهَتْكَ لَكَ، وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاحَةٍ فَضَلَّتْ رَاِحِلَتُكَ فَدَعْوَتُهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ». قَالَ: قُلْتُ: اعْهَدْ إِلَيَّ. قَالَ: «لَا تَسْبِنَ أَحَدًا». قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ خُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً. قَالَ: «وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْسَبِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ، إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ، وَإِنْ أَمُرُؤُ شَتَمَكَ وَعَيْرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرُهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ».

تہ بند شلوار اور پیٹ وغیرہ کا ٹخنے سے نیچے لٹکانے کا بیان کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی بات خوب سنتے اور مانتے تھے۔ وہ جو بھی کہتا اسے قبول کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ ﷺ میں بھی حاضر ہو گیا اور کہا [علیک السلام یا رسول اللہ] ”آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول!“ میں نے یہ دوبار کہا۔ آپ نے فرمایا: (یہ لفظ) [علیک السلام] مت کہو۔ یہ میت کا تحیہ اور سلام ہے۔ بلکہ یوں کہو: [السلام علیک]“ میں نے کہا: (کیا) آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میں اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں کہ جب تمہیں کوئی دکھ پہنچے اور تم اسے پکارو تو وہ اسے تم سے دور کر دے اگر تمہیں خشک سالی کا سامنا ہو، تم اس سے دعا کرو تو وہ تمہاری کھیتیاں اگا دے۔ جب تم کسی صحرا یا ویران اور بنجر زمین میں ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے اور تم اسے پکارو تو وہ اسے تمہیں واپس لوٹا دے۔“ میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”کسی کو گالی نہ دینا۔“ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی کسی آزاد کو نہ غلام کو، اونٹ کو نہ بکری کو۔ آپ نے فرمایا: ”کسی نیکی کو حقیر مت جاننا، اپنے بھائی سے بات کر دو تو کھلے چہرے سے بات کیا کرو بلاشبہ یہ نیکی ہے اور اپنی چادر آدھی پنڈلی تک اونچی رکھا کرو اور اگر نہ کر سکو تو ٹخنوں تک کر سکتے ہو۔ (ٹخنوں سے نیچے) چادر لٹکانے سے بچنا۔ بے شک یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی شخص تمہیں برا بھلا کہے اور تمہیں تمہاری کسی بات پر جو وہ جانتا ہو عار دلانے تو تم

تہ بند شلوار اور پینٹ وغیرہ کاٹنے سے نیچے لٹکانے کا بیان

اس کے عیب پر جو اس میں ہوا سے عار مت دلانا بلاشبہ
اس کا وبال اسی پر ہوگا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① اللہ کے رسول ﷺ کا مقام و منصب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوب جانتے اور پہچانتے تھے کہ آپ جو فرمائیں اسے سنا اور مانا جائے۔ اور اب بھی یہی ہے کہ ہر صاحب ایمان کو رسول اللہ کا جو بھی فرمان معلوم ہو جائے اس کو اپنے عمل میں لانے کی پوری کوشش کرے۔ ② سنت یہ ہے کہ قبرستان میں جاتے ہوئے اموات کو [السلام علیکم یا اهل القبور] کہا جائے۔ حدیث میں جو مذکور ہوا ہے وہ شاید عہد جاہلیت کا انداز تھا کہ وہ [علیک السلام] کہتے تھے۔ ③ مسلمان کو اپنی ہر چھوٹی بڑی اور ظاہری باطنی حاجات کے لیے صرف اور صرف اللہ کے حضور دعا کرنی چاہیے کہ وہی سننے اور قبول کرنے والا ہے۔ ④ کسی صاحب ایمان کو زیب نہیں دیتا کہ کسی چیز کو گالی دے۔ ⑤ کسی بھی نیکی کو کبھی حقیر اور معمولی نہیں جانتا چاہیے۔ ⑥ اپنے مسلمان بھائیوں سے ہمیشہ ہنسی خوشی، کشادہ دلی اور خندہ پیشانی سے ملنا چاہیے۔ ⑦ مرد کو چاہیے کہ اپنے لباس میں مردانہ صفات کا اظہار کرے جن میں سے ایک یہ ہے کہ تہ بند اور شلوار وغیرہ ٹخنوں سے اونچی ہو۔ ⑧ چادر شلوار کا ٹخنوں سے نیچے ہونا تکبر کی علامت ہے یا انسانیت کی۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ میں تکبر سے ایسے نہیں کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا ہی تکبر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صریح فرمان کو اپنے عمل میں لانے کی بجائے لایعنی عذر کرتا ہے۔ ⑨ اس قسم کے بظاہر عام اور چھوٹے اعمال پر اخلاص سے عمل کرنا دلیل ہے کہ یہ شخص صاحب ایمان ہے اگرچہ یہ اعمال چھوٹے نہیں ہیں کیونکہ ان کی برکت سے دیگر بڑے فضائل حاصل ہونے کی امید ہوتی ہے اور جو ان پر عمل نہیں کرتا اس سے کیا توقع رکھی جائے کہ وہ بڑی بھاری نیکیاں کمالے گا۔ ⑩ اپنے مسلمان بھائی کو اس کے عیب پر عار نہ دلانا بہت بڑی عزیمت کا کام ہے۔ البتہ کسی مناسب بھلے انداز سے نصیحت ضرور کرے۔

۴۰۸۵- جناب سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے تکبر سے اپنا کپڑا لٹکایا اللہ قیامت کے روز اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔“ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے تہ بند کا ایک پلو ڈھیلا ہو جاتا اور لٹک جاتا ہے اور میں اس کا خیال بھی بہت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ان میں سے نہیں ہو جو تکبر سے ایسا کرتے ہوں۔“

۴۰۸۵- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ:

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ جَانِبَيَّ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِنِّي لَأَتَعَاهِدُ ذَلِكَ مِنْهُ. قَالَ: «لَسْتُ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خِيَلًا».

۳۱- کتاب اللباس

تہ بند شلوار اور پیٹ وغیرہ کاٹنے سے نیچے لٹکانے کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① بیٹھے بیٹھے یا کام کاج میں تہ بند یا شلوار وغیرہ کا ڈھیلا ہو جانا اور ٹخنوں سے نیچے چلے جانا اس تکبر میں شمار نہیں جس کا ذکر اوپر کی حدیث میں ہوا ہے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تعلیمات نبویہ کی روشنی میں انتہائی حساس تھے کہ کسی بھی وقت ان سے کوئی مخالفت نہ ہونے پائے۔ اسی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وضاحت چاہی تھی۔ اس سے انہیں اور دیگر عام مسلمانوں کے لیے راحت ہو گئی اور شدت نہ رہی۔ مگر آخری جملے کو اپنے لیے دلیل سمجھ لینا کسی طرح جائز نہیں جیسا کہ اوپر وضاحت گزری ہے۔

۴۰۸۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ»، فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: «اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ»، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ».

۴۰۸۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اتفاق سے ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور اس کا تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”جاؤ اور وضو کرو“ چنانچہ وہ گیا اور وضو کر کے آیا۔ پھر آیا تو آپ نے فرمایا: ”جاؤ اور وضو کرو“ تو ایک آدمی نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ تھی کہ آپ نے اس کو وضو کرنے کا حکم دیا پھر آپ خاموش ہو رہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ شخص تہ بند لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ (ٹخنے سے نیچے کپڑا) لٹکانے والے (مرد) کی نماز قبول نہیں کرتا۔“



🌞 فوائد و مسائل: ① امام نووی رحمہ اللہ نے ریاض الصالحین میں اس حدیث کو صحیح مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ ② مردوں کے لیے تہ بند اور شلوار کا لٹکانا بہت قبیح اور گناہ کا کام ہے جو ان کی عبادت کی قبولیت پر اثر انداز ہو جاتا ہے۔ نماز میں اور نماز کے علاوہ ہر حال میں اس سے بچنا واجب ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: سابقہ حدیث: ۶۳۸ کے فوائد و مسائل) اور عورتوں کو نماز میں پاؤں ڈھانپنا لازم ہے (دیکھیے: سابقہ احادیث: ۶۳۹ اور ۶۴۰) اور جب غیر محرم کی نظر پڑتی ہو تو اس کا اہتمام اور بھی واجب ہے۔

۴۰۸۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ

۴۰۸۷- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے افراد سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا نام نہیں فرمائے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ انہیں پاک

۴۰۸۶- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۶۳۸، وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۱۲۱ من حديث أبي داود به.

۴۰۸۷- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان غلط تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية... الخ، ح: ۱۰۶.

من حديث شعبة به.

۳۱- کتاب الباس

تہ بند شلوار اور پینٹ وغیرہ کاٹخنے سے نیچے لٹکانے کا بیان

الْحَرُّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ». قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا؟ فَأَعَادَهَا ثَلَاثًا. قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! خَابُوا وَخَسِرُوا؟ قَالَ: «الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتُهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ» أَوْ «الْفَاجِرِ».

کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہوں گے بہت گھائے اور خسارے میں پڑے یہ لوگ؟ آپ نے اپنی بات تین بار دہرائی۔ میں نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں اے اللہ کے رسول! وہ بہت گھائے اور خسارے میں پڑے؟ آپ نے فرمایا: ”کپڑا لٹکانے والا (مرد جو ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکائے) احسان کر کے جتلانے والا اور وہ جو جھوٹی قسم سے اپنا مال بیچے۔“

🌞 فائدہ: احسان کر کے احسان جتلانا، جھوٹی قسم سے مال بیچنا اور مردوں کے لیے ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا حرام اور کبیرہ گناہ ہیں۔

۴۰۸۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَلِيمَانَ ابْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرْثِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَالْأَوَّلِ أْتَمُّ قَالَ: «الْمَنَانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ».

۴۰۸۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی۔ اور مذکورہ بالا روایت زیادہ کامل ہے۔ کہا کہ [الْمَنَانُ] سے مراد ایسا آدمی ہے جو جب بھی کوئی چیز دے تو احسان جتلانے۔

🌞 فائدہ: [مَنَان] کے دو معانی ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ [الْمَنَّة] سے ماخوذ ہو تو اس کا مفہوم ہے ”احسان جتلانے والا“ اور معروف ہے [الْمَنَّةُ تَهْدِمُ الصَّنِيعَةَ] ”احسان جتلانا نیکی کو ضائع کر دیتا ہے“ اور صدقات میں اس سے اجر ضائع ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کا مادہ [الْمَنَ] ہو تو اس کا مفہوم ”کمی کرنا“ ہے جیسے کہ آیت کریمہ میں ہے: ﴿وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ﴾ (القلم: ۳) ”آپ کے لیے بہت بڑا اجر ہے جس میں کوئی کمی نہیں۔“ اور [مَنَان] ایسا آدمی جو حق کی ادائیگی میں کمی کرے اور ناپ تول میں خیانت کرے۔ (معالم السنن وعون المعبود)

۴۰۸۹- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يُعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرِو: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرِ: قَيْسُ بْنُ بِشْرِ تَغْلِبِي نَعَى كَمَا جَعَلَ مِيرَةَ وَالِدِ نَعَى كَمَا جَعَلَ مِيرَةَ وَالِدِ نَعَى كَمَا جَعَلَ مِيرَةَ وَالِدِ

۴۰۸۸- تخریج: أخرجه مسلم من حديث يحيى القطان به، انظر الحديث السابق.
۴۰۸۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۷۹/۴ عن أبي عامر به، وصححه الحاكم: ۱۸۳/۴، ووافقه الذهبي.

میں سے ایک صاحب ہوتے تھے جنہیں ابن حنظلہ کہا جاتا تھا۔ وہ تنہائی پسند آدمی تھے لوگوں کے ساتھ بہت کم بیٹھتے تھے۔ یا تو نماز پڑھتے ہوئے یا جب فارغ ہو جاتے تو تسبیح و تکبیر میں مشغول رہتے اور پھر اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاتے۔ وہ ہمارے پاس سے گزرے جبکہ ہم حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ابودرداء نے ان سے کہا: کوئی ایک بات بیان کر دیجیے جس میں ہمارا فائدہ ہو جائے اس میں آپ کا کوئی نقصان نہیں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو بھیجا۔ جب وہ واپس آئی تو ان میں سے ایک آدمی اس مجلس میں آ گیا جہاں رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ تو اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا: کاش کہ تم ہمیں دیکھتے جب ہم دشمن سے بھڑگے تھے اور فلاں نے نیزہ مارا اور کہا: لو یہ مجھ سے اور میں غفاری جوان ہوں! تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ساتھ والے نے کہا: میں تو سمجھتا ہوں کہ اس کا اجر ضائع ہو گیا۔ یہ بات دوسرے نے سنی تو کہا: میں تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ ان دونوں کی تکرار ہونے لگی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا تو فرمایا: ”سبحان اللہ! کوئی حرج کی بات نہیں کہ اسے اجر و ثواب ملے اور اس کی تعریف بھی ہو۔“ تو میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اس بیان سے وہ بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ وہ اپنا سراٹھاتے اور پوچھتے تھے: کیا بھلا یہ فرمان آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا؟ تو وہ کہتے کہ ہاں۔ اور یہ بات انہوں نے ان سے بار بار پوچھی۔ (اس دوران

التَّغْلِبِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ إِنَّمَا هُوَ صَلَاةً، فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلُهُ. قَالَ فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ. قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ: لَوْ رَأَيْنَا حِينَ التَّقِيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوَّ فَحَمَلَ فُلَانٌ فَطَعَنَ فَقَالَ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعُلَامُ الْغِفَارِيُّ كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ؟ قَالَ: مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ فَسَمِعَ بِذَلِكَ آخَرُ فَقَالَ: مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَتَنَارَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللَّهِ! لَا بَأْسَ أَنْ يُوجَرَ وَيُحَمَّدَ» فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ فَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ، وَيَقُولُ أَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: لَيَبْرُكَنَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ. قَالَ: فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ لَا



تہ بند شلوار اور پینٹ وغیرہ کا ٹخنے سے نیچے لکانے کا بیان

يَقْبِضُهُمَا»، ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو
الذَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ:
قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَعِمَ الرَّجُلُ خُرَيْمٌ
الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ»،
فَبَلَغَ ذَلِكَ خُرَيْمًا فَعَجَلَ فَأَخَذَ شِفْرَةً فَقَطَعَ
بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ
سَاقَيْهِ. ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو
الذَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ. فَقَالَ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ
قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ، فَأَصْلِحُوا رَحَالَكُمْ
وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ، حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ
شَامَةٌ فِي النَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُحِبُّ
الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ».

میں وہ ان کے قریب بھی ہوتے جا رہے تھے) حتیٰ کہ
میں سمجھا کہ شاید یہ ان کے گھٹنوں پر بیٹھ جائیں گے۔ وہ
صحابی ایک اور دن ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت
ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کوئی ایک بات بیان کر
دیجیے جس میں ہمارا فائدہ ہو اور آپ کا کوئی گھانا نہیں ہو
گا، تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا:
”گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے اپنا
ہاتھ صدقہ میں کھول رکھا ہو اور بند نہ کرتا ہو۔“ وہ صحابی
ایک اور دن ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابودرداء
رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کوئی کلمہ خیر فرما دیجیے اس میں ہمارا
فائدہ ہوگا اور آپ کا کوئی خسار نہیں، تو انہوں نے بیان
کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خریم اسدی بہترین
آدمی ہے اگر اس کے پٹے (سر کے بال) لمبے نہ ہوں اور
اپنے تہ بند کو نہ لکائے۔“ یہ بات خریم کو پہنچی تو انہوں
نے جلدی سے چھری پکڑی اور اپنے بالوں کو کانوں تک
کاٹ لیا اور اپنے تہ بند کو آدھی پنڈلی تک اونچا کر لیا۔ وہ
صحابی ایک اور دن ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت
ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کوئی ایک بات فرمائیں جو
ہمارے لیے نفع مند ہو اور اس میں آپ کا کوئی نقصان
نہیں، تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا
آپ فرماتے تھے: ”تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس
پہنچنے والے ہو۔ چنانچہ اپنی سوار یوں کو درست کر لو اپنے
لباس کی اصلاح کر لو حتیٰ کہ ایسے ہو جاؤ گویا کہ تم ان میں
سے بہت نمایاں افراد ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حیائی (کی
بات یا کام) اور عداوت ایسا کرنے کو پسند نہیں فرماتا ہے۔“

۳۱- کتاب اللباس

تکبر اور بڑائی کی برائی کا بیان

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کو ابو نعیم نے ہشام سے روایت کرتے ہوئے یہ لفظ یوں کہے: [حَتَّى تَكُونُوا كَالشَّامَةِ فِي النَّاسِ]

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: «حَتَّى تَكُونُوا كَالشَّامَةِ فِي النَّاسِ».

باب: ۲۶- تکبر اور بڑائی کی برائی کا بیان

(المعجم ۲۶) - باب مَا جَاءَ فِي الْكِبَرِ

(التحفة ۲۸)

۴۰۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: بڑائی میری (ادپر کی) چادر ہے اور عظمت میری (نیچے کی) چادر ہے چنانچہ جو کوئی ان میں سے کسی ایک کو بھی کھینچنے کی کوشش کرے گا (میرا شریک ہونے کی کوشش کرے گا) میں اسے جہنم میں جھونک دوں گا۔“

۴۰۹۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَنَادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْمَعْنَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ مُوسَى: عَنْ سَلْمَانَ الْأَعْرُ، وَقَالَ هَنَادٌ: عَنْ الْأَعْرَ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ هَنَادٌ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: الْكِبَرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَارَعَني وَاجِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① رداء: اس چادر کو کہتے ہیں جو انسان اپنے جسم کے اوپر کے حصے پر اوڑھتا ہے اور ”ازار“ نیچے کی چادر کو کہتے ہیں جو بطور تہ بند استعمال ہوتی ہے۔ ② اللہ عزوجل کی تمام تر صفات پر ہمارا ایمان ہے اور ہم انہیں بلا کیف اور بلا تشبیہ تسلیم کرتے ہیں۔ کمال کبریائی اور عظمت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو زیبا ہے۔ اور انہیں ”رداء اور ازار“ سے تعبیر کرنے کا مفہوم..... واللہ اعلم بقول علامہ منذری..... یہ ہے کہ جس طرح مخلوق میں سے کوئی کسی غیر کو اپنی رداء یا ازار میں شریک نہیں کرتا تو اللہ عزوجل کا مقام بے انتہا بے انتہا بلند و بالا ہے۔

۴۰۹۱- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس

۴۰۹۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ

۴۰۹۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الزهد، باب البراءة من الكبر والتواضع، ح: ۴۱۷۴ عن هناد، به، وله شاهد عند مسلم، ح: ۲۶۲۰.
۴۰۹۱- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب تحريم الكبر وبيان، ح: ۹۱ من حديث الأعمش به.

۳۱- کتاب اللباس

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الْقُسْمَلِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ مِثْلَهُ.

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قسمی نے اعمش سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

☀ فائدہ: ”نکبر“ جو اللہ تعالیٰ کے انکار اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے معنی میں ہو۔۔۔ کسی صورت معاف نہیں ہے اور عام انداز کا نکبر جو لوگوں کی طبیعت میں ہوتا ہے کہ وہ دوسروں پر بڑائی کا اظہار کرتے ہیں جیسے کہ اگلی حدیث میں اس کا ذکر آ رہا ہے۔۔۔ وہ بھی ایک قبیح خصلت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے تو اس کی سزا بھی جنت سے محرومی ہے اور ”ایمان“ خواہ معمولی ہی ہو اس کی جزا جنت ہے۔ اگر گناہوں پر سزا ہوئی تو ان شاء اللہ بالآخر بفضل اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر لیا جائے گا۔ گویا ”مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا“ کا مطلب ہمیشہ کے لیے داخل نہ ہونا ہے۔ عارضی طور پر بطور سزا داخل ہونا ممکن ہے۔

۴۰۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَجُلٌ حُبِّبَ إِلَيَّ الْجَمَالُ وَأُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَاهُ حَتَّى مَا أَحِبُّ أَنْ يَفُوقَنِي أَحَدٌ إِلَّا قَالَ: بِشْرَاكِ نَعْلِي، وَإِنَّمَا قَالَ: بِشْشَعِ نَعْلِي أَفَمِنْ الْكِبَرِ ذَلِكَ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنَّ الْكِبَرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ».

۴۰۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور وہ ایک خوبصورت آدمی تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے خوبصورتی پسند ہے اور مجھے یہ حاصل بھی ہے جیسے کہ آپ دیکھ رہے ہیں حتیٰ کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی جوتے کے تسمے میں بھی مجھ سے بڑھ جائے۔ اور اس نے لفظ [بِشْرَاكِ نَعْلِي] کہا یا [بِشْشَعِ نَعْلِي] کیا یہ کیفیت نکبر اور بڑائی میں سے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ نکبر یہ ہے جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو حقیر جانے۔“

☀ فوائد و مسائل: ① لوگوں کو اپنے سے حقیر جانتا اور حق واضح ہو جانے کے بعد اسے ٹھکرا دینا اور اس پر عمل نہ کرنا انتہائی کبیرہ گناہ ہے۔ ② ظاہری زیب و زینت کی اشیاء کی خواہش اور انہیں اختیار کرنا ممنوع نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ

۴۰۹۲- تخريج: [صحیح] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۵۵۶ عن محمد بن المثنى به، وصححه الحاكم: ۱/ ۱۸۱، ۱۸۲، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد، منها الحديث السابق.

۳۱- کتاب اللباس

مرد کی تہ بندے متعلق احکام و مسائل

نے فرمایا: ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (الاعراف: ۳۲) ”کہیے کس نے حرام کیا اللہ کی زینت کو جو اس نے پیدا کی اپنے بندوں کے لیے اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں، کہیے یہ نعمتیں اصل میں ایمان والوں کے لیے ہیں دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن خاص انہی کے واسطے ہیں۔“

(المعجم ۲۷) - بَابُ: فِي قَدْرِ مَوْضِعِ

باب: ۲۷- مرد کی چادر شلو اور کہاں تک

(الإزار (التحفة ۲۹)

ہونی چاہیے؟

۴۰۹۳- جناب علاء بن عبد الرحمن اپنے والد سے

۴۰۹۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا

روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت

شُعْبَةُ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تہ بند کے متعلق دریافت کیا۔ تو

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ؟

انہوں نے کہا کہ صاحب علم و خبر سے تمہارا واسطہ پڑا

فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”مسلمان کا تہ بند

﴿إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا

آدھی پنڈلی تک ہوتا ہے۔ آدھی پنڈلی سے ٹخنوں تک

حَرَجٌ - أَوْ: لَا جُنَاحَ - فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ

کے مابین میں کوئی حرج نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہودہ

الْكَعْبَيْنِ. مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي

آگ میں ہے، جس نے تکبر سے اپنا تہ بند گھسیٹا اللہ تعالیٰ

النَّارِ. مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ﴾.

اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مردوں کا اپنی شلواری تہ بند یا پاجامے وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے۔ اور اپنی غفلت اور

جہالت کی لالچی تاویلات میں الجھنا تکبر ہے۔ ② ٹخنوں سے نیچے..... پاؤں..... یا..... لٹکنے والا کپڑا..... جہنم میں

ہیں اور کپڑا اپنے پہننے والے کو بھی ساتھ گھسیٹ لے گا۔ ③ اللہ عز وجل کا بندے کی طرف نہ دیکھنا اظہار غضب کی

علامت ہے۔

۴۰۹۴- جناب سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے

۴۰۹۴- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ:

والد سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسبال“

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ

یعنی (حد سے زیادہ) کپڑا الٹا تہ بند، قمیص اور پٹری سبھی

أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ

۴۰۹۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب موضع الإزار أين هو؟ ح: ۳۵۷۳ من حديث

العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب به .

۴۰۹۴- تخریج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب طول القميص كم هو؟ ح: ۳۵۷۶، والنسائي،

ح: ۵۳۳۶ من حديث حسين الجعفي به .

۳۱- کتاب اللباس

عورتوں کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

میں (ممنوع) ہے۔ جس نے تکبر سے ان میں سے کچھ بھی لٹکایا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر خیلے گا۔ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

عن النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْإِسْبَاتُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ. مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۰۹۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ تہ بند کے بارے میں فرمایا ہے قمیص کے بارے میں بھی اس کا یہی حکم ہے۔

۴۰۹۵- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْإِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيصِ.

۴۰۹۶- جناب عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تہ بند باندھے دیکھا کہ ان کے تہ بند کا اگلا حاشیہ ان کے پاؤں کی پشت کو چھو رہا ہوتا اور پیچھے کی جانب سے اوپر کواٹھا ہوتا تھا۔ میں نے کہا کہ آپ تہ بند اس انداز سے کیوں باندھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح باندھتے دیکھا ہے۔

۴۰۹۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتِرُزُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدِّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ. قُلْتُ: لِمَ تَأْتِرُزُ هَذِهِ الْإِزْرَةَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْتِرُزُهَا.

☀ فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی عام عادات میں بھی آپ ﷺ کی پیروی کرتے تھے۔ اور اب اہل زمان کی حالت کیا ہے کہ صریح شرعی احکام و فرامین کی مخالفت کر کے بھی بڑے اعلیٰ درجے کے ”مومن“ بنتے ہیں۔

باب: ۲۸- عورتوں کے لباس کا بیان

(المعجم ۲۸) - بَابُ: فِي لِبَاسِ

النِّسَاءِ (التحفة ۳۰)

۴۰۹۷- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں کی

۴۰۹۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:

۴۰۹۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۱۰/۲ من حديث عبد الله بن المبارك به.

۴۰۹۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البغوي في الأنوار، ح: ۷۶۷ (بتحقيقي) من حديث يحيى القطان، والنسائي في الكبرى، ح: ۹۶۸۱ من حديث محمد بن أبي يحيى به.

۴۰۹۷- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال، ح: ۵۸۸۵ من حديث شعبة به.

۳۱۔ کتاب اللباس عورتوں کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

أَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، مُشَابِهَاتِ اخْتِيَارِ كَرِيں۔
وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ.

🌞 فائدہ: ”لعت“ کوئی معمولی کلمہ نہیں ہے۔ کسی بھی ایمان دار اور صاحب علم و خبر کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی زجر و توبیخ یا دھمکی نہیں۔ اس کے لفظی معنی یہ ہیں: ”اللہ کی رحمت سے دوری“ اور وہ بھی سید الرسل، سید الاولین والآخرین ﷺ کی زبان سے اس لیے اہل ایمان کو اپنی عادات کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے اور چھوٹے بچے بچیوں کے معاملہ میں بھی متنبہ ہونا چاہیے کہ اگرچہ وہ خود مکلف نہیں ہوتے لیکن والدین تو ایمان و شریعت کے مکلف ہیں اس لیے بڑے تو بڑے چھوٹے لڑکوں کو لڑکیوں والاباس پہنانا یا لڑکیوں کو لڑکوں والاباس پہنانا ناجائز اور حرام ہے۔

۴۰۹۸۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ایسے مرد پر جو عورت
سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جیسا لباس پہنے اور ایسی عورت پر جو مردوں جیسا لباس
لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ. پہنے۔

۴۰۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَوْيْنٌ وَبَعْضُهُ قَرَأَتْ عَلَيْهِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابن جریج، عن ابن أبي مليكة قال: قِيلَ لِعَائِشَةَ: إِنَّ أَمْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ، فَقَالَتْ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ.

🌞 فائدہ: عورتوں کے لیے جب لباس اور جوتے تک میں مردوں کی مشابہت لعنت کا کام ہے تو دیگر امور نشست و برخاست انداز گفتگو بال اور بے حجابی وغیرہ سبھی اس میں شامل ہیں۔

(المعجم ۲۹) - بَابٌ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يُذِينَكَ عَلَيْهِنَ مِنْ جَلِيصِينَ﴾
باب: ۲۹۔ فرمان الہی: ﴿يُذِينَكَ عَلَيْهِنَ﴾ کی تفسیر
[الأحزاب: ۵۹] (التحفة ۳۱)

۴۰۹۸۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۲۵/۲ عن أبي عامر به، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۹۲۵۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۵۵، والحاكم: ۱۹۴/۴، على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

۴۰۹۹۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الحميدي، ح: ۲۷۳ (بتحقيقي) عن سفيان بن عيينة به * ابن جريج عن، ولم أجد ما يشهد له.

۳۱- کتاب اللباس عورتوں کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فائدہ: سورۃ احزاب کی آیت ۵۹ میں ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ وَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَ كَذَلِكَ اللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ ”اے نبی! اپنی بیویوں، صاحبزادیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں یہ (بات) اس کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں ایذا نہ پہنچائی جائے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔“ [جلابیب] جلباب کی جمع ہے اور ایسی بڑی چادر کو کہتے ہیں جو عام اور ہنسی کے اوپر لی جاتی ہے جس سے پورا بدن ڈھک جائے۔ ”اپنے اوپر چادر لٹکانے“ سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نکلتے وقت گھونگٹ نکال لے جس سے چہرے کا بیشتر حصہ چھپ جائے اور نظریں جمع کر چلنے سے راستہ بھی نظر آتا جائے۔ برقع اسی جلباب کی ترقی یافتہ صورت ہے۔

۴۱۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ، فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ النَّورِ عَمَدَنَ إِلَى حُجُورٍ أَوْ حُجُوزٍ شَكَ أَبُو كَامِلٍ، فَشَقَّقْنَهُنَّ فَاتَّخَذْنَهُنَّ خُمُرًا.

۴۱۰۰- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصار کی عورتوں کا ذکر کیا۔ ان کی تعریف کی اور ان کے اچھے اعمال بیان کیے اور کہا: جب سورۃ نور نازل ہوئی تو ان عورتوں نے پردوں کے کپڑے یا مردوں کی چادریں لیں۔ ابوکامل کو لفظ حُجُور یا حُجُوز میں شک ہوا ہے..... اور انہیں پھاڑ کر اپنے لیے پردے کی چادریں بنالیا۔

🌞 فائدہ: مومنات کے متعلق صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے سورۃ نور میں وارد احکام پردہ پر بخوبی عمل کیا۔ جو کہ آیت نمبر ۳۱ میں مذکور ہیں: ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ.....﴾

۴۱۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ نَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ خُنَيْمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلَى رُؤُسِهِنَّ

۴۱۰۱- ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب عورتوں کے متعلق یہ حکم نازل ہوا ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ ”وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں۔“ تو انصاری عورتیں جب باہر نکلتیں تو ایسے لگتا کہ ان کے سروں پر کوئے بیٹھے ہوں۔ ان سیاہ چادروں کی وجہ سے

۴۱۰۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۸۸/۶ من حديث أبي عوانة به * إبراهيم بن المهاجر حسن الحديث على الراجح.

۴۱۰۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه عبدالرزاق في تفسيره: ۱۰۱/۲، ح: ۲۳۷۷ عن معمر به.

عورتوں کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- کتاب اللباس

جو وہ اپنے سروں پر لینے لگی تھیں۔

الْغِرْبَانِ مِنَ الْأَكْسِيَةِ.

باب: ۳۰- آیت کریمہ ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ کی تفسیر

(المعجم ۳۰) - بَابُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ [النور: ۳۱] (التحفة ۳۲)

۴۱۰۲- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ سابق مہاجر خواتین پر رحم فرمائے۔ جب اللہ کا یہ حکم نازل ہوا ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ تو انہوں نے ان کی موٹی موٹی چادریں پھاڑ کر اپنی اوڑھنیاں بنالیں۔ ابن صالح نے (اکنف کی بجائے) اُكْنَفَ مُرُوطِهِنَّ کہا ہے۔

۴۱۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: ح: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالُوا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَارِفِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى، لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ شَقَقْنَ اُكْنَفَ، قَالَ ابْنُ صَالِحٍ: اُكْنَفَ مُرُوطِهِنَّ فَاحْتَمَرْنَ بِهَا.



☀ فائدہ: یہ سورہ نور میں آیت حجاب (۳۱) کا ایک حصہ ہے۔ معنی ہے ”ان عورتوں کو چاہیے کہ اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے ٹکڑے مارے رہیں۔“

۴۱۰۳- ابن شہاب نے یہ روایت اپنی سند سے مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کی ہے۔

۴۱۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ.

باب: ۳۱- عورت اپنی زینت سے کیا کچھ کھلا رکھ سکتی ہے؟

(المعجم ۳۱) - بَابُ: فِيمَا تُبْدِي الْمَرْأَةُ مِنْ زِينَتِهَا (التحفة ۳۳)

۴۱۰۲- تخریج: [صحیح] أخرجه البيهقي: ۲/ ۲۳۴ من حديث أبي داود به، ورواه البخاري، التفسير، سورة النور، باب: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾، ح: ۴۷۵۸ من طريق آخر عن الزهري به. ۴۱۰۳- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۳۱- کتاب اللباس عورتوں کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۰۴- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ان کی بہن) اسماء دختر ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے ہاں آئیں اور انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے اپنا منہ موڑ لیا اور فرمایا: ”اے اسماء! بچی جب جوان ہو جائے تو جائز نہیں کہ اس سے کچھ نظر آئے سوائے اس کے اور اس کے اور آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ فرمایا۔“

۴۱۰۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُؤَمِّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَانِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خَالِدٍ - قَالَ يَعْقُوبُ: ابْنِ دُرَيْكِ - عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِفَاقٌ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «يَا أَسْمَاءُ! إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتْ الْمَحِيضَ لَمْ يَصْلَحْ لَهَا أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا»، وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفِّهِ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت مرسل ہے۔ خالد بن دُرَیْک نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا۔ اور سعید بن بشیر قوی نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا مُرْسَلٌ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكِ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ. [وَسَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ لَيْسَ بِالْقَوِيَّ].

🌞 فائدہ: بعض علماء اس حدیث سے عورت کے لیے چہرہ نگار رکھنے کا اثبات کرتے ہیں جو صحیح نہیں۔ کیونکہ احتمال ہے کہ یہ ارشاد حجاب کے احکام نازل ہونے سے پہلے کا ہو۔ نیز یہ روایت مرسل ہے جیسے کہ امام ابو داود رحمہ اللہ نے واضح فرمایا ہے اور اس کا ایک راوی سعید بن بشیر از دی ضعیف ہے۔ دیکھیے: (تقریب التہذیب) نیز اگلی (حدیث: ۴۱۰۶) میں ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے پاؤں چھپانے کے لیے مضطرب ہوتی تھیں اور حدیث ۴۱۱۷ میں آ رہا ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنی چادر کا پلو لمبا کرنے کا پوچھا تو آپ ﷺ نے ایک بالشت بتایا۔ اس پر انہوں نے عذر کیا کہ اس طرح تو پاؤں ننگے ہوں گے..... جب امت کی یہ مائیں جو تمام عورتوں کے لیے انتہائی عظیم قابلِ قدر مومنہ ہیں ان کا یہ حال ہے کہ وہ پاؤں ننگے ہونے سے پریشان ہوتی ہیں تو کس طرح باور کیا جاسکتا ہے کہ وہ چہرہ ننگے کرنے کو جائز سمجھتی ہوں گی اور کسی کے لیے (عورت ہو یا مرد) اس کا چہرہ ہی منع حسن و قبح ہوتا ہے۔ جبکہ امت کے مردوں کو حکم دیا گیا کہ ضرورت کی چیز طلب کرنی ہو تو منہ اٹھائے گھروں کے اندر مت گھس جایا کرو بلکہ ﴿فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ

۴۱۰۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲/۲۲۶ و ۷/۸۶ من حديث أبي داود به * الوليد بن مسلم لم يصرح بالسماع، سعيد بن بشير ضعيف (تقريب)، قال محمد بن عبدالله بن نمير: يروى عن قتادة المنكرات، وقال الساجي: حدث عن قتادة بمنكبر، و قتادة عن ابن صح السند إليه، وللحديث شواهد ضعيفة، المراسيل لأبي داود، ح: ۴۳۷، والبيهقي وغيرهما.

۳۱- کتاب اللباس عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل

وَرَأَى حَجَّابًا (الاحزاب: ۵۳) ”یعنی اوٹ کے پیچھے سے طلب کیا کرو۔“ کئی صحیح اور صریح احادیث میں ہے: ”غیر محرم کو اجنبی عورتوں کے ہاں جانا جائز نہیں۔“ اور شوہر کے رشتہ دار مردوں کا گھر میں بے باکانہ اندر آ جانا بھی جائز نہیں بلکہ [الْحَمُّ الْمَوْتُ] (جامع الترمذی، الرضاع، حدیث: ۱۱۷۱) ”مرد کے رشتہ دار دیور اور جیٹھ وغیرہ عورت کے لیے موت ہیں۔“ (مسئلہ حجاب اور چہرے کے پردے کی تفصیل اور شرافی بحث تفسیر اضواء البیان از علامہ محمد امین شفق علی رحمہ اللہ، سورۃ احزاب میں ملاحظہ ہو۔)

(المعجم ۳۲) - بَابُ: فِي الْعَبْدِ يَنْظُرُ
إِلَى شَعْرِ مَوْلَاتِهِ (التحفة ۳۴)
باب: ۳۲- غلام کے لیے جائز ہے کہ وہ
اپنی مالکہ کے بالوں کو دیکھ سکتا ہے

۴۱۰۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ
مُوهَبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ
النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ، فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ
يَحْجُمَهَا. قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ
أَخَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ.

۴۱۰۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین
سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے سیکنی لگوانے کی اجازت
چاہی۔ تو آپ نے ابو طیبہ کو فرمایا کہ اسے سیکنی لگائے۔
راوی نے کہا: میرا خیال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا
کہ وہ ان کا رضاعی بھائی تھا یا نابالغ لڑکا تھا۔



🌞 نوادہ و مسائل: ① نابالغ بچے جو ابھی عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ نہ ہوئے ہوں اور زرخید غلام کا ایک ہی
حکم ہے۔ لہذا بوقت ضرورت عورت کے لیے جائز ہے کہ اپنی زینت اس کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے۔ ② خواتین کے
علاج معالجہ کے لیے اسلامی معاشرے میں خواتین طبیبات (لیڈی ڈاکٹرز) کا اہتمام کرنا بہت ضروری ہے تاکہ انہیں
اجنبی مرد ڈاکٹروں کے سامنے نہ ہونا پڑے۔ ③ عورت کے بال اس کی باطنی زینت کا حصہ ہیں جو وہ کسی غیر محرم کے
سامنے ظاہر نہیں کر سکتی۔

۴۱۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى:
حَدَّثَنَا أَبُو جُمَيْعٍ سَالِمُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ثَابِتٍ،
عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ قَدْ
وَهَبَهُ لَهَا. قَالَ: وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا
قَتَعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رَجُلٌ لَهَا، وَإِذَا

۴۱۰۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے ایک غلام لائے جو آپ نے ان
کو ہبہ کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایسا
کپڑا تھا کہ وہ اگر اسے سر پر لپیٹیں تو ان کے پاؤں تک
نہ پہنچتا تھا، اور اگر پاؤں کو چھپاتیں تو سر پر نہ رہتا تھا۔

۴۱۰۵- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب: لكل داء دواء، واستحب التداوي، ح: ۲۲۰۶ عن قتيبة به.
۴۱۰۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۹۵/۷ من حديث أبي داود به.

۳۱- کتاب اللباس

عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل
پس جب نبی ﷺ نے اس کی اس الجھن کو دیکھا تو فرمایا:
”تمہارے لیے کوئی حرج کی بات نہیں تمہارے سامنے
صرف تمہارے والد ہیں اور تمہارا غلام۔“

عَطَّتْ بِهِ رَجُلَيْنِهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا، فَلَمَّا رَأَى
النَّبِيُّ ﷺ مَا تَلْقَى قَالَ: «إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ
بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكَ وَغَلَامُكَ».

☀ فائدہ: غلام سے پردہ واجب نہیں بلکہ رخصت ہے۔

(المعجم ۳۳) - بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:
﴿غَيْرِ أُولَى الْإِرْبَةِ﴾ [النور: ۳۱]
(التحفة ۳۵)

☀ فائدہ: سورۃ نور کی آیت حجاب (۳۱) میں جن لوگوں سے پردہ نہ کرنے کا بیان ہے ان میں ﴿غَيْرِ أُولَى الْإِرْبَةِ﴾ کا بھی ذکر ہے۔ یعنی ایسے بڑے بوڑھے مرد جنہیں اب عورتوں کی کوئی خواہش نہ ہو۔ لیکن بڑی عمر کے باوجود اگر محسوس ہو کہ فکری طور پر یہ آدمی عورتوں سے دلچسپی رکھتا ہے تو اس سے پردہ کرنا لازمی ہے۔ انسان کی گفتگو اور نشست برخاست سے اس کے ذوق و مزاج کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں ہوتا۔ جیسے کہ درج ذیل حدیث میں مذکور ہے۔

۴۱۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ
الزُّهْرِيِّ وَهَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ
النَّبِيِّ ﷺ مُحَنَّتٌ فَكَانُوا يَعْدُونَهُ مِنْ غَيْرِ
أُولَى الْإِرْبَةِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا
وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَتَعْتُ امْرَأَةً،
فَقَالَ: إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلْتُ بِأَرْبَعٍ، وَإِذَا
أَذْبَرَتْ أَذْبَرْتُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:
«أَلَا أَرَى هَذَا يَعْلَمُ مَا هَهُنَا؟ لَا يَدْخُلَنَّ
عَلَيْكُنَّ هَذَا» فَحَجَبُوهُ.

۴۱۰۷- أخرجه مسلم، السلام، باب منع المخنث من الدخول على النساء الأجانب، ح: ۲۱۸۱ من
حديث معمر به.

۴۱۰۷- أخرجه مسلم، السلام، باب منع المخنث من الدخول على النساء الأجانب، ح: ۲۱۸۱ من
حديث معمر به.

۳۱- کتاب اللباس

عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام ومسائل

ہیں) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہ بھی ان عورتوں کی مخفی باتیں جانتا ہے“ آئندہ یہ تمہارے ہاں ہرگز نہ آیا کرے۔“ چنانچہ اسے روک دیا گیا۔

🌞 فوائد ومسائل: ① ایسے بھجورے جن میں مردانہ میلانات ہوں انہیں گھروں میں نہیں آنے دینا چاہیے اور یہی حکم ہے ایسے لوگوں کا جو نامرد یا مقطوع الذکر ہوں، اسی طرح نوعمر قریب البلوغ بچوں کا بھی یہی حکم ہے۔ ② نیز جدید آلات ٹی وی وی آر فلمیں یا گانے بجانے والی چیزیں جو شہوانی جذبات کی انگلیٹ کریں ان کا گھروں میں رکھنا اور استعمال فتنہ فساد کا باعث ہے۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے گھروں کو ان فواحش سے پاک رکھیں۔

۴۱۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ.

۴۱۰۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ. زَادَ: وَأَخْرَجَهُ فَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ جُمُعَةٍ يَسْتَطِيعُ.

۴۱۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ: فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ إِذَا يَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ، فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ فَيَسْأَلُ ثُمَّ يَرْجِعُ.

🌞 فائدہ: اگر کسی آدمی کی باقاعدہ کفالت کا اہتمام نہ ہو تو اسے مانگ کر گزارہ کرنے کی اجازت ہے۔ مگر فاشی پھیلانے کی نہیں۔

۴۱۰۸- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبدالرزاق به، انظر الحديث السابق.

۴۱۰۹- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين.

۴۱۱۰- تخریج: [صحیح] انظر، ح: ۴۱۰۷.

۳۱- کتاب اللباس

عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۳۴) - بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:

باب: ۳۴- اللہ کے فرمان: ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾

يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ کی تفسیر

[النور: ۳۱] (التحفة ۳۶)

☀ فائدہ: یہ سورہ نور کی آیت حجاب (۳۱) کے ابتدائی الفاظ ہیں۔ معنی یہ ہیں کہ ”مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔“

۴۱۱۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

۴۱۱۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ

الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ کی

وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ

تفسیر میں فرمایا: (یہ عام حکم تھا۔ پھر بڑی عمر کی بوڑھی

عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ

عورتوں کے حق میں) اسے منسوخ کر کے انہیں اس حکم

يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ الْآيَةَ فَنَسَخَ

سے مستثنیٰ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ

وَاسْتَنْبَيْ مِنْ ذَلِكَ ﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ

..... الخ﴾ یعنی بڑی عمر کی بوڑھی عورتیں جنہیں اب

الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا﴾ الْآيَةَ [النور: ۶۰]۔

نکاح کی خواہش نہ ہو..... (ان پر پردے کے احکام کی

پابندی نہیں ہے۔)



☀ فائدہ: اس آیت کریمہ کے اگلے الفاظ بڑے اہم ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلْيَسَّ عَلَيَّ جُنَاحُ أَنْ

يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ﴾ (سورہ نور: ۶۰) ”اگر وہ اپنے کپڑے اتار

رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والی نہ ہوں۔ تاہم اس میں احتیاط کریں تو بہت افضل

ہے۔“ جب بڑی عمر کی عورتوں کو اظہار زینت حرام اور ناجائز ہے تو جو ان دوشیزاؤں کے لیے اور زیادہ حرام ہے۔

۴۱۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ:

۴۱۱۲- ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ

میں نبی ﷺ کی خدمت میں موجود تھی جبکہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

قَالَ: حَدَّثَنِي نَبَاهُ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ

بھی وہیں تھیں کہ حضرت ابن ام کلتوم رضی اللہ عنہما آگئے۔ اور یہ

سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ

ان دنوں کی بات ہے جبکہ ہمیں پردے کے احکام دے

مَيْمُونَةُ، فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْنُومٍ، وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ

۴۱۱۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۹۳/۷ من حديث أبي داود به.

۴۱۱۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في احتجاب النساء من الرجال،

ح: ۲۷۷۸ من حديث عبدالله بن المبارك به، وقال: "حسن صحيح" * نهان وثقه الذهبي في الكاشف، والترمذي،

وابن حبان، والحاكم، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن، انظر، ح: ۳۹۲۸.

۳۱- کتاب اللباس

عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل

دیے گئے تھے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس سے پردہ کرو۔“ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ ناپینا نہیں ہے، ہمیں دیکھتا نہیں اور پہچانتا بھی نہیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو کیا تم بھی اندھی ہو تم اسے نہیں دیکھتی ہو؟“

أَمَرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِحْتَجِبَا مِنْهُ»، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا؟ أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ!».

امام ابو داود فرماتے ہیں: یہ حکم ازواج نبی ﷺ کے لیے خاص تھا۔ جبکہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزارنے کا کہا گیا تھا اور نبی ﷺ نے اسے فرمایا تھا: ”ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزارو وہ ناپینا آدمی ہے، تم اس کے ہاں اپنے کپڑے اتار سکو گی۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً، أَلَا تَرَى إِلَى اعْتِدَادِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: «اعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكَ عِنْدَهُ»؟.

🌞 فائدہ: اگر یہ روایت حسن ہے، جیسا کہ ہمارے فاضل محقق رحمہ اللہ نے کہا ہے، تو پھر اس کی یہ توجیہ صحیح ہے جو امام ابو داود رحمہ اللہ نے فرمائی ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم سے پردے کا جو حکم دیا گیا تھا، وہ صرف ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لیے خاص تھا عام مسلمان خواتین کے لیے یہ ضروری نہیں ہے اور بعض متقیین کے نزدیک یہ روایت ہی ضعیف ہے۔ بہر حال دونوں صورتوں میں یہ روایت قابل حجت نہیں۔

۴۱۱۳- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جب کوئی اپنے غلام کی اپنی باندی سے شادی کر دے تو اب اس باندی کے ستر کی طرف نہ دیکھے۔“

۴۱۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَيْمُونِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى عَوْرَتِهَا».

۴۱۱۴- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جب کوئی اپنی خادمہ کی اپنے غلام یا نوکر

۴۱۱۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُرَزِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

۴۱۱۳- تخريج: [حسن] انظر الحديث الآتي، وأخرجه البيهقي: ۲/ ۲۲۶ من حديث أبي داود به.
۴۱۱۴- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۱۸۷ من حديث المزني به، وانظر الحديث السابق.

۳۱- کتاب اللباس

عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام ومسائل

عن جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ [أَوْ] عَبْدَهُ أَوْ أُجِيرَهُ فَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَا دُونَ السَّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ».

سے شادی کر دے تو اب اس خادمہ کی ناف سے لے کر گھٹنے سے اوپر تک کے حصہ کو مت دیکھے۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَصَوَابُهُ سَوَارٌ بْنُ دَاوُدَ الْمُرِّي الصَّيْرَفِيُّ، وَهَمَّ فِيهِ وَكَيْعٌ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سند میں راوی (داؤد بن سوار) کا صحیح نام سوار بن داؤد مزنی صیرفی ہے۔ اس میں وکیع کو وہم ہوا ہے۔

☀ فائدہ: مالک کو حق حاصل ہے کہ اپنی باندی سے جنسی فائدہ حاصل کرے۔ مگر جب وہ اپنے اس حق سے دستبردار ہو گیا اور اس کی شادی کر دی تو اس کے لیے اس باندی کے خاص ستر کو دیکھنا بھی حرام ہو گیا۔

(المعجم ۳۵) - بَابُ: كَيْفَ الْاِخْتِمَارُ
(التحفة ۳۷)

۴۱۱۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ وَهْبٍ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ: «لَيْتَهُ لَا لَيْتَيْنِ».

۳۱۱۵- ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ اس کے ہاں آئے اور وہ سر پر اوڑھنی لپیٹ رہی تھیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”ایک بل دو۔ دو نہیں۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: مَعْنَى قَوْلِهِ: «لَيْتَهُ لَا لَيْتَيْنِ» يَقُولُ: لَا تَعْتَمِ مِثْلَ الرَّجُلِ لَا تُكْرِرُهُ طَاقًا أَوْ طَاقَيْنِ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مفہوم یہ ہے کہ اوڑھنی کو اس طرح مت لپیٹے کہ مردوں کی پگڑی محسوس ہو۔ کپڑے کو دو بل مت دے۔

☀ فائدہ: عورتوں کو مردوں کے ساتھ کسی طرح کی مشابہت جائز نہیں۔

(المعجم ۳۶) - بَابُ: فِي لُبْسِ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ (التحفة ۳۸)

باب: ۳۶- عورتوں کے لیے باریک لباس کا بیان

۴۱۱۵- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۹۶/۶ عن عبد الرحمن بن مهدي به، وصححه الحاكم: ۱۹۴/۴، ووافقه الذهبي * حبيب بن أبي ثابت عن عمن.

۳۱- کتاب اللباس

عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل



فائدہ: ”قَبَاطِي“ جمع ”قُبَاطِيَّة“ (قاف پر پیش کے ساتھ) مصر میں بننے والے باریک سفید کپڑے کو کہتے تھے۔ اس کی نسبت مصری قوم ”قبط“ (قاف کے نیچے زیر) کی طرف ہے۔ اہل مصر کو ”قبطی“ (قاف کی زیر سے) اور ان کے ہاں بننے والے کپڑے کو خلاف قیاس ”قُبَاطِيَّة“ کہا گیا ہے۔ (یعنی قاف پر پیش کے ساتھ۔) (النبایہ)

۳۱۱۶- حضرت وحید بن خلیفہ کلبی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مصر کے سفید باریک کپڑے لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے بھی عنایت فرمایا اور کہا: ”اس کے دو ٹکڑے کر لو ایک کی تم قمیص بنا لو اور دوسرا اپنی اہلیہ کو دے دو وہ اس کو اپنی اوڑھنی بنا لے۔“ پھر جب میں نے پشت پھری تو آپ نے فرمایا: ”اپنی بیوی کو کہنا کہ اس کے نیچے کوئی اور کپڑا لگا لے کہ اس کے جسم کو ظاہر نہ کرے۔“

۴۱۱۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَحِيَّةَ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبَاطِيٍّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبَاطِيَّةً فَقَالَ: «اصْدَعْهَا صِدْعَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهِ»، فَلَمَّا أَذْبَرَ قَالَ: «وَأُمِرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصْفُهَا».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو یحییٰ بن ایوب نے روایت کیا تو (موسیٰ بن جبیر کے استاذ کا نام) عباس بن عبید اللہ بن عباس بیان کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ فَقَالَ: عَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ.

فائدہ: ایسا باریک لباس جو سر کے بال یا جسم کو نمایاں کرے پہننا جائز نہیں الا یہ کہ ستر کا خاص اہتمام کیا گیا ہو۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ: فِي قَدْرِ الذَّنْبِ (التحفة ۳۹)

باب: ۳۷- عورت اپنی چادر کا پلوکس قدر لمبا رکھے؟

۴۱۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

۴۱۱۶- تخریج: [حسن] أخرجه الطبراني في الكبير ۴/ ۲۲۵، ح: ۴۱۹۹ من حديث ابن لهيعة به، وللحديث شواهد عند الحاكم: ۴/ ۱۸۷ وغيره، حديث يحيى بن أيوب، رواه الحاكم.

۴۱۱۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۲۴/ ۱۴۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۲/ ۹۱۵، ورواه النسائي، ح: ۵۳۴۰، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۵۱.

رسول اللہ ﷺ نے جب تہبند کا ذکر کیا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عورت کے متعلق پوچھا کہ وہ اسے کس قدر لباس کرے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک بالشت لٹکا لے۔“ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس سے تو اس کے پاؤں ننگے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: ”ایک ہاتھ لٹکا لے اور اس سے زیادہ نہ کرے۔“

مَا لَيْكَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «تُرْخِي شِبْرًا» قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِذَا يَتَكَشَّفُ عَنْهَا. قَالَ: «فَدِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ».

☀ فائدہ: عورت کو گھر سے باہر اپنے ننگے اور پاؤں بھی پردے میں رکھنے کا اہتمام کرنا واجب ہے۔

۴۱۱۸- نافع نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

۴۱۱۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ یہ روایت ابن اسحاق اور ایوب بن موسیٰ نے بواسطہ نافع سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَاقَ وَأَيُّوبُ ابْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ.

۴۱۱۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امہات المؤمنین کو اجازت دی کہ اپنی چادروں کے پلو ایک بالشت لمبے رکھا کریں۔ پھر انہوں نے مزید لمبے کرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ایک اور بالشت بڑھانے کا فرمایا۔ چنانچہ وہ ہمیں اس کا کہیں تو ہم ان کے لیے ان چادروں کے پلو ایک ایک ہاتھ لمبے رکھتے۔

۴۱۱۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الذَّلِيلِ شِبْرًا ثُمَّ اسْتَرَدَّاهُ فَرَادَهُنَّ شِبْرًا فَكُنَّ يُرْسِلْنَ إِلَيْنَا فَتَذَرُغُ لَهُنَّ ذِرَاعًا.

۴۱۱۸- تخریج: [إسناده صحيح] انظر الحديث السابق، وأخرجه النسائي، الزينة، باب ذيل النساء، ح: ۵۳۴۱ من حديث عبيد الله بن عمر به.

۴۱۱۹- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر، ح: ۴۱۱۷، وأخرجه ابن ماجه، اللباس، باب ذيل المرأة كم يكون؟ ح: ۳۵۸۱ من حديث سفیان الثوري به * زيد العمي ضعيف، وحديث أبي داود: ۴۱۱۷ يغني عنه.

۳۱- کتاب اللباس

مردہ جانوروں کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فائدہ: عورتوں کے لیے چادروں کی یہ لمبائی مردوں کی قمیصوں کے مقابلے میں ہے نہ کہ زمین کے مقابلے میں۔ (عون المعبود)

(المعجم ۳۸) - بَابُ: فِي أَهْبِ الْمَيْتَةِ
(التحفة ۴۰)

۴۱۲۰- ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہماری ایک باندی کو صدقہ کی ایک بکری ہدیہ کی گئی پھر وہ مر گئی۔ نبی ﷺ اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”تم نے اس کے چڑے کو رنگ کیوں نہیں لیا؟ اس سے کوئی فائدہ اٹھا لیتے؟“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”حرام تو اس کا کھانا ہے۔“

۴۱۲۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، - قَالَ مُسَدَّدٌ وَوَهْبٌ - : عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ : أَهْدَيْ لِمَوْلَاةٍ لَنَا شَاةً مِنَ الصَّدَقَةِ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : «أَلَا دَبَعْتُمْ إِبَاهَا؟ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا» قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ : «إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا» .

۴۱۲۱- معمر نے بواسطہ زہری بیان کیا (لیکن زہری کی اس حدیث کی سند میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اس کے چڑے سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا؟“ اور اس میں رنگنے کا ذکر نہیں کیا۔

۴۱۲۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدٌ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرْ مَيْمُونَةَ قَالَ: فَقَالَ: «أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِبَاهَا؟ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الدِّبَاغَ» .

🌞 فائدہ: حلال جانور اگر مر جائے تو اس کا کھانا حرام ہے۔ مگر چڑے کو رنگ کر استعمال کر لینا بغیر کسی شک و شبہ کے جائز ہے۔ جیسے کہ اگلی روایات میں آ رہا ہے۔

۴۱۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

۴۱۲۲- معمر کہتے ہیں کہ جناب (ابن شہاب) زہری

۴۱۲۰- تخریج: أخرجه مسلم، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، ح: ۳۶۳ من حديث سفیان بن عیینة، والبخاری، الزکوة، باب الصدقة علی موالی أزواج النبی ﷺ، ح: ۱۴۹۲ من حديث الزهري به.
۴۱۲۱- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.
۴۱۲۲- تخریج: [إسناده صحيح] انظر، ح: ۴۱۲۰.

۳۱- کتاب اللباس مردہ جانوروں کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

فَارِسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاحَ، وَيَقُولُ: يُسْتَمْتَعُ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

ڈنٹھ: (حلال جانور کے چمڑے کو) رنگنے کا انکار کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر حال میں فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ يَذْكُرِ الْأَوْزَاعِيُّ، وَيُونُسُ، وَعَقِيلٌ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ الدِّبَاحَ، وَذَكَرَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَحَفْصُ بْنُ الْوَلِيدِ: ذَكَرُوا الدِّبَاحَ.

امام ابوداؤد ڈنٹھ کہتے ہیں کہ زہری کی اس روایت میں اوزاعی، یونس اور عقیل نے رنگنے کا ذکر نہیں کیا۔ جبکہ زبیدی نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ایسے ہی سعید بن عبدالعزیز اور حفص بن ولید نے بھی رنگنے کا ذکر کیا ہے۔

🌟 فائدہ: جناب زہری کے قول کا مفاد یہ ہے کہ حلال مردہ جانور کے بے رنگے چمڑے کو پہننا جائز ہے۔

۴۱۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعْلَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهَّرَ».

۴۱۲۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”چمڑے کو جب رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔“

۴۱۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

۴۱۲۴- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھایا جائے..... (یعنی) جب اسے رنگ لیا جائے۔

🌟 فائدہ: حلال جانور اگر مردار ہو جائے تو اس کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

۴۱۲۳- تخریج: أخرجه مسلم، الحیض، باب طهارة جلود الميتة بالدبغ، ح: ۳۶۶ من حديث سفیان به .

۴۱۲۴- تخریج: [ضعیف] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب لبس جلود الميتة إذا دبغت، ح: ۳۶۱۲، والنسائي، ح: ۴۲۵۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۴۹۸/۲ * أم محمد بن عبدالرحمن لم أجد من وثقها غير ابن حبان، وقال الأثرم: "غير معروفة" (الجواهر النقي: ۱/۱۷).

۳۱- کتاب اللباس

مردہ جانوروں کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۲۵- حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ ایک گھریں آئے تو ایک مشکیزہ لکے دیکھا۔ تو آپ نے پانی طلب فرمایا: تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ مشکیزہ مردار (جانور کے چمڑے کا) ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس کو رنگ دیا جانا اس کی پاکیزگی ہے۔“

۴۱۲۶- عالیہ دختر سبیح بیان کرتی ہیں کہ اُحد کی جانب میری بکریاں ہوتی تھیں۔ ہوا یہ کہ وہ مرنا شروع ہو گئیں تو میں ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اگر تم ان کے چمڑے اتار لیا کرو تو ان سے فائدہ اٹھاؤ گی۔ کبھی ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا یہ حلال ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ قریش کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے وہ ایک بکری گھسیٹے جا رہے تھے جیسے کہ گدھا ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تم اس کا چمڑا ہی اتار لیتے۔“ انہوں نے کہا: یہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے پانی اور قرظ پاک کر دیتا ہے۔“ (قرظ کیکر کی مانند ایک درخت ہوتا ہے جو چمڑا صاف کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔)

۴۱۲۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَتَى عَلَى بَيْتٍ فَإِذَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ: «دَبَّاعُهَا طَهَّرَهَا».

۴۱۲۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ يَعْنِي ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَرْظٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِي غَنَمٌ بِأَحُدٍ فَوَقَعَ فِيهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِي مَيْمُونَةُ: لَوْ أَخَذْتَ جُلُودَهَا فَانْتَفَعْتَ بِهَا. فَقَالَتْ: أَوْ يَحِلُّ ذَلِكَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ قَرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةَ لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا» قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُطَهَّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرْظُ».

۴۱۲۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الفرع والعتيرة، باب جلود الميتة، ح: ۴۲۴۸ من حديث قتادة به، ورواه شعبة عنه، وصححه الحافظ ابن حجر في التلخيص الحبير: ۴۹/۱، والحاكم: ۱۴۱/۴، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد * الحسن البصري عن عن، والحديث السابق: ۴۱۲۳ يغي عنه.

۴۱۲۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الفرع والعتيرة، باب ما يبدى به جلود الميتة، ح: ۴۲۵۳ من حديث عبد الله بن وهب به، وحسنه ابن الملقن في تحفة المحتاج: ۲۲۰/۱، ح: ۱۳۱، وللحديث شواهد.

مردہ جانوروں کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فائدہ: درج ذیل باب کے بعد والے باب میں درندوں کی کھالوں سے ممانعت کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف حلال جانوروں کی کھال ہی رنگنے سے پاک ہوتی ہے نہ کہ حرام جانوروں اور درندوں کی کھالیں۔

(المعجم ۳۹) - باب مَن رَوَى أَنْ لَا يُسْتَنْفَعَ بِأَهَابِ الْمَيْتَةِ (التحفة ۴۱)

باب: ۳۹- ان حضرات کی دلیل جو کہتے ہیں کہ مردار کے چمڑے سے فائدہ حاصل نہ کیا جائے

۴۱۲۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ: «أَنْ لَا تَسْتَمْعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ».

۴۱۲۷- جناب عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے انہوں نے کہا: قبیلہ جہینہ کے علاقے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ کا ایک خط پڑھ کر سنایا گیا جبکہ میں نوعمر جوان لڑکا تھا: ”یہ کہ مردار کے چمڑے یا اس کے پٹھوں سے فائدہ مت اٹھاؤ۔“

☀️ فائدہ: ظاہر ہے کہ رنگے بغیر مردار کا چمڑا استعمال کرنا جائز نہیں۔ علاوہ ازیں دیگر اجزاء کا حکم مردار ہی کا ہے۔

۴۱۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ: أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَنَاسٌ مَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ - رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ - قَالَ الْحَكَمُ: فَدَخَلُوا وَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجُوا إِلَيَّ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُكَيْمٍ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى جُهَيْنَةَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ: أَنْ لَا تَسْتَمْعُوا مِنْ

۴۱۲۸- حکم بن عتبہ کہتے ہیں کہ میں اور کئی لوگ عبد اللہ بن عکیم کے ہاں گئے وہ قبیلہ جہینہ کے فرد تھے۔ حکم نے کہا: دوسرے لوگ اندر چلے گئے جب کہ میں دروازے پر بیٹھا رہا۔ چنانچہ جب وہ میرے پاس واپس آئے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ عبد اللہ بن عکیم نے انہیں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے قبیلہ جہینہ کی طرف ایک خط لکھا تھا: ”مردار کے چمڑے یا اس کے پٹھوں سے فائدہ مت اٹھاؤ۔“

۴۱۲۷- تخريج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب من قال لا يستفَع من الميتة بأهَاب ولا عصب، ح: ۳۶۱۳، والنسائي، ح: ۴۲۵۴ من حديث شعبة، والترمذي، ح: ۱۷۲۹ من حديث الحكم بن عتيبة به، وصرح بالسماع عند أحمد: ۳۱۱/۴، ورواه القاسم بن مخيمرة و هلال الوزان عن عبد الله بن عكيم به، وحسنه الترمذي، والبيهقي: ۱/۱۸، وللحديث شواهد.

۴۱۲۸- تخريج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۱/۱۵ من حديث أبي داود به.

۳۱- کتاب اللباس چیتوں اور درندوں کے چمڑوں سے متعلق احکام و مسائل

الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ .

قال أَبُو دَاوُدَ: قَالَ النَّضَرُ بْنُ شُمَيْلٍ: يُسَمَّى إِهَابًا مَا لَمْ يَذْبَغْ فَإِذَا ذُبِغَ لَا يُقَالُ لَهُ إِهَابٌ، إِنَّمَا يُسَمَّى شَتًّا وَقِرْبَةً .

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نضر بن شمیل نے کہا کہ بے رنگے چمڑے کو [اہاب] کہتے ہیں۔ رنگ دیے جانے کے بعد اسے [اہاب] نہیں کہتے بلکہ [شتن] اور [قربۃ] کہتے ہیں۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ: فِي جُلُودِ النَّمُورِ وَالسَّبَاعِ (التحفة ۴۲)

۴۱۲۹- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكَيْعٍ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَرَكِبُوا الْحَزَّ وَلَا النَّمَارَ» .

۴۱۲۹- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خز (ریشم) کے کپڑے اور چیتے کی کھال کو اپنی گدی مت بناؤ۔“ (انہیں بطور زین یا زین پوش استعمال نہ کرو۔) ابن سیرین نے کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت حدیث میں متہم نہیں تھے۔ (ان کی سیاسی آراء سے کسی کو اختلاف ہو تو الگ بات ہے ورنہ فرامین رسول ﷺ کے نقل میں نہایت قابل اعتماد تھے۔)

فائدہ: چیتے اور تمام درندوں کی کھالوں کا یہی حکم ہے کہ انہیں استعمال کرنا ناجائز ہے خواہ رنگی ہوئی بھی ہوں۔ ان کا لباس بنانا یا بطور سیٹ استعمال کرنا جائز نہیں۔

۴۱۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَأِيكَةَ»

۴۱۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس جماعت میں چیتے کی کھال ہو اس کے ساتھ (رحمت کے) فرشتے نہیں چلتے۔“

۴۱۲۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب ركوب النمر، ح: ۳۶۵۶ من حديث وكيع به، وحسنه النووي في رياض الصالحين، ح: ۸۱۱.

۴۱۳۰- تخریج: [إسناده ضعيف] * قتادة عنن، وعمران هو ابن داور القطان، وأبو داود هو الطيالسي، قلت: وحديث البخاري، ح: ۲۵۵۵ لا يشهد له، هو غير هذا المتن.

۳۱- کتاب اللباس چیتوں اور درندوں کے چمروں سے متعلق احکام و مسائل

رُقَّةٌ فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ .



فائدہ: شریعت کی مخالفت ایک نجس عمل ہے۔ جو اپنے ظاہری اور باطنی برے اثرات سے خالی نہیں رہتی۔

۴۱۳۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ الْجُمَيْي: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ قَالَ: وَقَدْ الْمَقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرَبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قَنْسَرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمَقْدَامِ: أَعْلِمْتُ أَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ تُوْفِّيَ فَرَجَّعَ الْمَقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ فَلَانٌ: أَتَعُدُّهَا مُصِيبَةً؟ فَقَالَ لَهُ: وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجْرِهِ، فَقَالَ: «هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنِّي عَلِيٍّ»، فَقَالَ الْأَسَدِيُّ: جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ . قَالَ: فَقَالَ الْمَقْدَامُ: أَمَّا أَنَا فَلَا أُبْرِخُ الْيَوْمَ حَتَّى أَغِيظَكَ وَأَسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ! إِنْ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي، وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي . قَالَ: أَفْعَلُ . قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ! هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ! هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ! هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السَّبَاعِ وَالرُّكُوبِ

۴۱۳۱- جناب خالد بن معدان سے روایت ہے کہ حضرت مقدم بن معدی کرب، عمرو بن اسود اور قبیلہ بنو اسد کا ایک آدمی جو اہل قمرین میں سے تھا، حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے۔ معاویہ نے مقدم سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں؟ تو مقدم نے ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ پڑھا۔ تو ایک آدمی نے ان سے کہا: کیا تم اس کو مصیبت سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں ان کی وفات کو مصیبت کیوں نہ سمجھوں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی گود میں بٹھایا تھا اور کہا تھا: ”یہ (حسن) مجھ سے ہے اور حسین علی سے!“ اسدی آدمی نے کہا: دکھتا کوئلہ تھا جسے اللہ عزوجل نے بجھا دیا۔ مقدم نے کہا: مگر (میں تو ایسی بات نہیں کہتا جو اس اسدی نے کہی ہے) میں آج تمہیں غصہ دلا کے رہوں گا اور وہ کچھ سناؤں گا جو تمہیں برا لگے۔ پھر کہا: اے معاویہ! اگر میں سچ کہوں تو میری تصدیق کرنا اور اگر غلط کہوں تو تردید کر دینا۔ معاویہ نے کہا: ایسے ہی کروں گا۔ مقدم نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ کہا ہاں۔ مقدم نے پھر کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تمہیں خبر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے روکا ہے؟

۴۱۳۱- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، الفرع والعتيرة، باب النهي عن الانتفاع بجلود السباع، ح: ۴۲۶۰ عن عمرو بن عثمان به رواية بقية عن بحير صحيحة لأنها من كتابه .

چیتوں اور درندوں کے چمڑوں سے متعلق احکام و مسائل

انہوں نے کہا: ہاں۔ حضرت مقدم نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سوار ہونے سے روکا ہے؟ کہا: ہاں۔ مقدم نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ سب کچھ تمہارے گھر میں دیکھا ہے اے معاویہ! اس پر معاویہ نے کہا: اے مقدم! مجھے معلوم تھا کہ میں تجھ سے ہرگز نہیں بچ سکوں گا۔ خالد بن معدان نے بیان کیا کہ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقدم کے لیے اس قدر انعام کا حکم دیا جو اس کے دوسرے دوستا تھیوں کے لیے نہیں تھا اور ان کے بیٹے کے لیے دوسو دلوں میں حصہ مقرر کر دیا۔ چنانچہ حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔ مگر اسدی نے جو وصول کیا اس میں سے کسی کو کچھ نہ دیا۔ معاویہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا: مقدم کھلے ہاتھ کے خئی آدمی ہیں اور اسدی اپنے مال کی خوب حفاظت کرنے والا ہے۔

عَلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَوَاللَّهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ! فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أُنْجُو مِنْكَ يَا مُقَدَّمُ! قَالَ خَالِدٌ: فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبِيهِ وَفَرَضَ لَابْنِهِ فِي الْمَائَتَيْنِ فَفَرَقَهَا الْمُقَدَّمُ عَلَى أَصْحَابِهِ، قَالَ: وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيَّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ. فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: أَمَّا الْمُقَدَّمُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ، وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لَشَيْئِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حق بات کہنے میں بڑے جری تھے۔ حضرت مقدم رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہ کی امارت سے کوئی خوف نہ آیا اور بے دھڑک حق بات کہہ دی۔ ② اس مکالمے کے شروع میں جو آیا ہے: ”ایک آدمی نے کہا“ اس کے قائل شاید حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہی ہوں۔ جسے ادباً مبہم رکھا گیا ہے۔ (عون السعدی) ③ ہوامیہ اور اہل بیت کے خاندانوں میں سیاسی امور میں ان کے خاص رجحانات تھے۔ یہ تاریخ اسلام کا انتہائی پریشان کن دور تھا جو گزر گیا۔ اب ہم تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا گو ہیں اور کسی کے متعلق اپنے دل میں کوئی بغض نہیں رکھتے۔ ایک مؤرخ کو حسب وقائع کسی بھی جانب میلان کا حق حاصل ہے مگر خیال رہے کہ دوسری جانب بھی جلیل القدر صحابہ ہیں..... رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَارْضَاهُمْ..... ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (الحشر: ۱۰) ④ درندوں کی کھالیں اور ان کی گدیاں استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور ایسے ہی مردوں کے لیے سونا اور ریشم بھی مباح نہیں۔ ⑤ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق جو ذکر ہوا کہ ان کے گھر میں ریشم اور درندوں کی کھالیں استعمال ہوتی تھیں تو شاید فرامین رسول ﷺ کی کوئی تاویل کرتے ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

۳۱- کتاب اللباس - جو توں سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ أَنَّ
إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ
حَدَّثَاهُمَا الْمَعْنَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ، عَنْ
قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أَسَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ:
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ.

۴۱۳۲- جناب ابو یحییٰ بن اسماعیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

🌟 فائدہ: درندوں کی کھالیں رنگی ہوئی ہوں یا بے رنگی سب کا یہی حکم ہے۔

(المعجم ۴۱) - بَابُ: فِي الْإِنْتِعَالِ
(التحفة ۴۳)

۴۱۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ
الْبُرَّازُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ
عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: «أَكْثِرُوا مِنَ
النَّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ».

۴۱۳۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا: ”جو تے خوب پہنا کرو بلاشبہ آدمی جب تک جوتا پہنے ہو تو (گویا) وہ سوار ہوتا ہے۔“

🌟 فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سفر میں بالخصوص جوتا عمدہ اور نمایاں ہونا چاہیے۔

۴۱۳۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ نَعْلَ
النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قَبْلَانِ.

۴۱۳۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے جوتے میں دو پٹیاں ہوتی تھیں۔

🌟 فائدہ: ایک پٹی اٹوٹے کے ساتھ سے اور دوسری درمیانی اور ساتھ والی انگلی کے درمیان سے ہوتی ہوئی پاؤں کی

۴۱۳۲- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، الفرع والعتيرة، باب النهي عن الانتفاع بجلود السباع، ح: ۴۲۵۸ من حديث يحيى القطان به، ورواه الترمذي، ح: ۵/۱۷۷۰ من حديث ابن أبي عروبة به، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۷۵، والحاكم: ۱/۱۴۸، ووافقه الذهبي، وله شاهد حسن عند البيهقي: ۲۱/۱.

۴۱۳۳- تخریج: [صحیح] أخرجه ابن عدي في الكامل: ۴/۱۵۸۷ من حديث عبدالرحمن بن أبي الزناد، ومسلم، اللباس، باب استحباب لبس النعال وما في معناها، ح: ۲۰۹۶ من حديث أبي الزبير به، وتابعه الحسن عند البخاري في التاريخ الكبير: ۴۴/۸.

۴۱۳۴- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب: قبلان في نعل، ومن رأى قبلاً واحداً واسعاً، ح: ۵۸۵۷ من حديث همام به.

۳۱- کتاب اللباس

جو توں سے متعلق احکام و مسائل

پشت پر عرض میں لگی پٹی سے جاملتی تھی جسے شرک کہا جاتا ہے۔ (عون المعبود)

۴۱۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

۴۱۳۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہو کر جوتا پہنے۔

☀️ فائدہ: ظاہر ہے کہ یہ حکم ان جو توں سے متعلق ہے جنہیں ہاتھ کی مدد سے پہننا ہوتا ہے اور جو جوتے بلا تکلف پہنے جاسکتے ہوں ان کے لیے بیٹھنے کی کوئی وجہ نہیں۔

۴۱۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ، لِيَنْتَعِلَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعَهُمَا جَمِيعًا».

۴۱۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص ایک جوتے میں مت چلے چاہیے کہ دونوں پہنے یا دونوں اتار دے۔“

۴۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يُضْلِحَ شِسْعَهُ، وَلَا يَمْشِي فِي خُفٍّ وَاحِدٍ، وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ».

۴۱۳۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو جب تک اسے درست نہ کر لے ایک جوتے میں نہ چلے نہ ایک موزے میں چلے اور نہ بائیں ہاتھ سے کھائے۔“

۴۱۳۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۲۷۳ من حديث أبي داود به * أبو الزبير عن، وللحديث شواهد ضعيفة كلها.

۴۱۳۶- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب: لا يمشي في نعل واحدة، ح: ۵۸۵۵ عن عبد الله بن مسلمة القنبي، ومسلم، اللباس، باب استحباب لبس النعل في الميلى أولاً... الخ، ح: ۲۰۹۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۱۶/۲.

۴۱۳۷- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب النهي عن اشتغال الصماء... الخ، ح: ۲۰۹۹ من حديث زهير بن معاوية به.



۳۰- کتاب اللباس جوتوں سے متعلق احکام و مسائل

فائدہ: ایک جوتا پہننے سے جسم کا توازن بگڑنے کے علاوہ آدمی پر ابھی لگتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۳۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارُونَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي نَهْيَكٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مِنَ الشَّنَةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعُهُمَا بِجَنْبِهِ.

۴۱۳۸- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا: سنت یہ ہے کہ آدمی جب بیٹھے تو اپنے جوتے اتار لے اور اپنے پہلو میں رکھ لے۔

۴۱۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ، وَلْتَكُنِ الْيَمِينُ أَوْلَهُمَا ثَنَلُ وَآخِرُهُمَا تُنَزَعُ».

۴۱۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں (طرف) سے ابتدا کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے دایاں پاؤں پہننے میں پہلے اور اتارنے میں آخری ہونا چاہیے۔“

۴۱۴۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيْمَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ: فِي طَهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَنَعْلِهِ.

۴۱۴۰- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام کاموں میں جہاں تک ہو سکتا دائیں جانب کو پسند فرماتے تھے۔ وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں۔

۴۱۳۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۹۰ عن قتيبة به * عبدالله بن هارون حجازي مجهول (تقريب)، ولم أجد من وثقه.

۴۱۳۹- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب: ينزع نعله اليسرى، ح: ۵۸۵۶ عن عبدالله الفعني، ومسلم، اللباس، باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولاً... الخ، ح: ۲۰۹۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۱۶/۲.

۴۱۴۰- تخریج: أخرجه البخاري، الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل، ح: ۱۶۸ عن حفص بن عمر، ومسلم، الطهارة، باب التيمن في الطهور وغيره، ح: ۲۶۸ من حديث شعبة به.

۳۱- کتاب اللباس

بستروں سے متعلق احکام و مسائل

مسلم بن ابراہیم نے مسواک کا بیان بھی کیا مگر [فی شَانِهِ كُلِّهِ] ”تمام کاموں“ کا ذکر نہیں کیا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو معاذ نے شعبہ سے روایت کیا تو اس میں مسواک کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَسِوَاكِهٖ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فِي شَانِهِ كُلِّهِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مُعَاذٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: سِوَاكَهٖ.

۴۱۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”جب تم لباس پہنویا وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے شروع کیا کرو۔“

۴۱۴۱- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدُوا بِأَيْمَانِكُمْ».

☀ فائدہ: ہر اچھے کام میں دائیں جانب کا خیال رکھنا ایک اسلامی ادب اور شعار ہے۔

باب ۴۲- بستروں کا بیان

(المعجم ۴۲) - بَابُ: فِي الْفُرُشِ

(التحفة ۴۴)

۴۱۴۲- سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بستروں کا ذکر کیا تو فرمایا: ”ایک بستر آدمی کا دوسرا بیوی کا اور تیسرا مہمان کا ہے اور چوتھا شیطان کے لیے ہے۔“

۴۱۴۲- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْأَعْمَشِيُّ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِيءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفُرُشَ فَقَالَ: «فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَفِرَاشٌ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ».

☀ فائدہ: گھر کے افراد اور مہمانوں کی آمد کے لحاظ سے بستروں کا اہتمام کرنا حق ہے۔ اس سے زیادہ اسراف، فخر و مباہات اور زینت محض ہے جو باعث وبال ہے۔

۴۱۴۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الطهارة، باب التيمن في الوضوء، ح: ۴۰۲ عن النفيلى به * الأعمش عنعن في هذا اللفظ، وصححه ابن خزيمة بلفظ "بأيمانه"، ح: ۱۷۸، وسنده صحيح، وابن حبان، ح: ۱۴۵۲، ۱۴۷.

۴۱۴۲- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب كراهة ما زاد على الحاجة من الفراش واللباس، ح: ۲۰۸۴ من حديث عبد الله بن وهب به.



۳۱- کتاب اللباس

بستروں سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۴۳- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گیا تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ایک تکیے کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ عبد اللہ بن جراح نے کہا: آپ اپنے بائیں پہلو سے سہارا لیے ہوئے تھے۔

۴۱۴۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ فَرَأَيْتُهُ مُتَّكِئًا عَلَى وَسَادَةٍ زَادَ ابْنُ الْجَرَّاحِ: عَلَى يَسَارِهِ.

امام ابو داؤد نے کہا: اس روایت کو اسحاق بن منصور نے بھی اسرائیل سے روایت کیا (تو کہا کہ) آپ بائیں پہلو سے سہارا لیے ہوئے تھے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ أَيْضًا: عَلَى يَسَارِهِ.

🌞 فائدہ: تکیے کا سہارا لے کر بیٹھنا مباح ہے۔ کوئی تکبر کی بات نہیں ہے۔ نیز اس مقصد کے لیے گھر میں حسب ضرورت تکیے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

199

۴۱۴۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یمن سے آئے ہوئے کچھ رفقاء سفر کو دیکھا جن کی سوار یوں کے پالان چڑے کے تھے تو انہوں نے کہا: جو شخص چاہتا ہے کہ ایسے لوگوں کو دیکھے جو رسول اللہ ﷺ کے رفقاء سفر کے بہت زیادہ مشابہ ہوں تو وہ انہیں دیکھ لے۔

۴۱۴۴- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ الشَّرِيٍّ عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ رَأَى رُفْقَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ رَحَالُهُمْ الْأَدَمُ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبِهِ رُفْقَةً كَانُوا بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَؤُلَاءِ.

🌞 فائدہ: لوازم زندگی کا مہیا کرنا اور عمدہ نوعیت کا حاصل کر لینا کوئی معیوب نہیں ہے، بلکہ اسلام اس کی تائید کرتا ہے۔

۴۱۴۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ”کیا تمہارے

۴۱۴۵- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُثَنِّكِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

۴۱۴۳- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذی، الأدب، باب ماجاء في الاتكاء، ح: ۲۷۷۰ من حدیث اسرائیل وإسحاق بن منصور به، وقال: "حسن غریب"، وهو فی مسند أحمد: ۱۰۲/۵.

۴۱۴۴- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۲۰/۲ من حدیث إسحاق بن سعید به.

۴۱۴۵- [تخریج: أخرجه البخاری، النکاح، باب الأنماط ونحوها للنساء، ح: ۵۱۶۱، ومسلم، اللباس، باب جواز اتخاذ الأنماط، ح: ۲۰۸۳ من حدیث سفیان بن عیینة به.

۳۱- کتاب اللباس

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟» قُلْتُ: وَأَنْتَى لَنَا الْأَنْمَاطُ؟ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ».

بستروں سے متعلق احکام و مسائل
انماط (حاشیہ دار بستر یا ان کی چادریں) ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہمارے لیے انماط کہاں؟ آپ نے فرمایا: ”عنقریب تم انماط (خوبصورت نفیس حاشیہ دار بستر یا چادریں) حاصل کرو گے۔“

🌞 فائدہ: مسلمان کا بستر بھی صاف ستھرا اور نفیس ہو تو زہد کے خلاف نہیں۔

۴۱۴۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ وَسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ - ابْنُ مَنِيعٍ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ، ثُمَّ اتَّفَقَا - : مِنْ أَدَمٍ حَسَّوْهَا لَيْفٌ.

۴۱۴۶- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک تکیہ تھا۔ ابن مَنِيع نے کہا..... تکیہ چمڑے کا تھا جس پر آپ رات کو سوتے تھے پھر روایت کے اگلے الفاظ بیان کرنے میں دونوں راوی متفق ہیں..... اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

🌞 فائدہ: ضروریات زندگی میں کفایت اور قناعت سے کام لینا چاہیے۔

۴۱۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَعْنَى ابْنَ حَيَّانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ ضِجْعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَدَمٍ حَسَّوْهَا لَيْفٌ.

۴۱۴۷- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گدا چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

۴۱۴۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُهَا حِيَالَ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ.

۴۱۴۸- ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرا بچھونا نبی ﷺ کی جائے نماز کے سامنے ہوتا تھا۔

۴۱۴۶- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب التواضع في اللباس . . . الخ، ح: ۲۰۸۲ من حديث أبي معاوية الضريبه.

۴۱۴۷- تخریج: [صحیح] أخرجه ابن ماجه، الزهد، باب ضجاع آل محمد ﷺ، ح: ۴۱۵۱ من حديث سليمان ابن حيان الأحمر، ومسلم، ح: ۲۰۸۲، وانظر الحديث السابق من حديث هشام به.

۴۱۴۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، إقامة الصلوات، باب من صلى وبينه وبين القبلة شيء، ح: ۹۵۷ من حديث يزيد بن زريع به.

۳۱- کتاب اللباس پردے لٹکانے کا بیان
 ﷺ فوائد و مسائل: ① جائز ہے کہ شوہر اور بیوی کا اپنا اپنا علیحدہ بستر ہو۔ ② نمازی کے آگے اگر کوئی سویا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(المعجم ۴۳) - بَابُ: فِي اتِّخَاذِ
 السُّتُورِ (التحفة ۴۵)

۴۱۴۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ فَوَجَدَ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا فَلَمْ يَدْخُلْ، قَالَ: وَقُلْ مَا كَانَ يَدْخُلُ إِلَّا بَدَأَ بِهَا، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَرَأَاهَا مُهْتَمَّةً فَقَالَ: مَا لَكَ؟ قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَلَمْ يَدْخُلْ. فَأَنَاهُ عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فَاطِمَةَ اسْتَدَّتْ عَلَيْهَا أَنَّكَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا؟ قَالَ: «وَمَا أَنَا وَالْدُّنْيَا؟ وَمَا أَنَا وَالرَّحْمُ؟» فَذَهَبَ إِلَى فَاطِمَةَ وَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: قُلْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: مَا تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: «قُلْ لَهَا فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلَانٍ».

۴۱۴۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے ان کے دروازے پر پردہ دیکھا تو آپ اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بہت کم ایسے ہوتا کہ آپ گھر جائیں (اور ان کے ہاں نہ جائیں) اور پھر ان کے ہاں سے ابتدا کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ غمگین ہیں۔ پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: نبی ﷺ میرے ہاں آئے تھے مگر اندر داخل نہیں ہوئے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور کہا: اے اللہ کے رسول! فاطمہ کو یہ بات بڑی گراں گزری ہے کہ آپ اس کے ہاں گئے مگر اندر داخل نہیں ہوئے۔ آپ نے فرمایا: ”میں کیا اور دنیا کیا؟ (مجھے دنیا سے کیا سروکار؟) میں کیا اور نقش دار پردے کیا؟“ (میرا ان سے کیا واسطہ) چنانچہ وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور اسے رسول اللہ ﷺ کی بات بتلائی۔ پس انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اے کہو کہ اسے بنی فلاں کے پاس بھیج دے۔“

۴۱۵۰- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ۴۱۵۰- ابن فضیل نے اپنے والد سے یہ حدیث بیان

۴۱۴۹- تخریج: أخرجه البخاري، الهبة وفضلها، باب هدية ما يكره لبسها، ح: ۲۶۱۳ من حديث فضيل بن غزوان به، وانظر الحديث الآتي.
 ۴۱۵۰- تخریج: أخرجه البخاري من حديث محمد بن فضيل بن غزوان به، انظر الحديث السابق.

۳۱- کتاب اللباس

صلیب کا نشان مٹانے سے متعلق احکام و مسائل

الْأَسَدِيُّ : حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا كِي تَوَكَّاهَا: بِرَدِّهِ نَقَشَ وَارْتَحَا.
الْحَدِيثُ قَالَ : وَكَانَ سِتْرًا مَوْشِيًّا .

🌞 فائدہ: مقرب لوگوں کو بعض مباح چیزیں بھی ناروا ہوتی ہیں اور اہل خانہ کے پردے کے لیے کپڑا لگانا اگر واقعی ضرورت ہو تو اس کا اہتمام کرنا واجب ہے۔ مگر بے مقصد زیب و زینت کے لیے دیواروں پر پردے لگانا یعنی کام ہے جو اسراف اور تہذیر میں آتا ہے واجبی پردے کے لیے بھی سادہ کپڑے پر قناعت کرنی چاہیے۔ مسلمان کو غیر ضروری زینت دنیا میں مشغول ہو جانا کسی طرح مفید نہیں۔

(المعجم ۴۴) - باب مَا جَاءَ فِي الصَّلِيبِ فِي الثَّوْبِ (التحفة ۴۶)
باب: ۴۴- کپڑے پر صلیب کا نشان ہوتا (مٹانا واجب ہے)

۴۱۵۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : ۴۱۵۱- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
حَدَّثَنَا أَبَانُ : حَدَّثَنَا يَحْيَى : حَدَّثَنَا عِمْرَانُ کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کوئی بھی چیز دیکھتے جس پر
ابنُ حِطَّانٍ عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ صلیب کا نشان ہوتا تو اسے کاٹ ڈالتے تھے۔
لَا يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصْلِيبٌ إِلَّا قَضَبَهُ .



🌞 فائدہ: گھر میں کپڑے پر غیر جاندار چیزوں کی تصویر ہو تو کوئی حرج نہیں۔ مگر صلیب کا نشان بے روح ہی سہی چونکہ اس کی عبادت ہوتی ہے اس لیے اس کا زائل کرنا واجب ہے۔ اسی طرح ایسے درخت اور پہاڑ وغیرہ جن کی لوگ عبادت کرتے ہوں ان کی تصاویر لگانا بھی درست نہیں ہے۔

(المعجم ۴۵) - بَابُ فِي الصُّوْرِ (التحفة ۴۷)
باب: ۴۵- تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۵۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ : ۴۱۵۲- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ نے
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُدْرِكٍ ، عَنْ أَبِي فرمایا: ”جس گھر میں تصویر یا کتیا جی ہو اس میں فرشتے
زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ داخل نہیں ہوتے۔“
نُجَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ : «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ»

۴۱۵۱- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب نقض الصور، ح: ۵۹۵۲ من حديث يحيى بن أبي كثير به .

۴۱۵۲- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۲۲۷، وأخرجه ابن ماجه، اللباس، باب الصور في البيت، ح: ۳۶۵۰، والنسائي، ح: ۲۶۲ من حديث شعبة به .

وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ.

🌞 فائدہ: یہ حدیث پیچھے نمبر ۲۲۷ میں گزر چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ ہو۔

۴۱۵۳- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ يَكِيَّةَ : حَدَّثَنَا

خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ يَغْنِيٍّ ابْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : « لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تِمْنَالٌ » وَقَالَ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ نَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ ؟ فَاَنْطَلَقْنَا فَقُلْنَا : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ! إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِكَذَا وَكَذَا ، فَهَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ ذَلِكَ ؟ قَالَتْ : لَا ، وَلَكِنْ سَأَحَدُكُمْ بِمَا رَأَيْتُهُ فَعَلَ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَعَازِيهِ وَكُنْتُ أَتَحَيَّنُ قَوْلَهُ ، فَأَخَذْتُ نَمَطًا كَانَ لَنَا فَسَرَّزْتُهُ عَلَى الْعَرَضِ فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعَزَّكَ وَأَكْرَمَكَ ، فَنَظَرَ إِلَيَّ الْبَيْتِ فَرَأَى النَّمَطَ فَلَمْ يَرِدَّ عَلَيَّ شَيْئًا وَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ ، فَأَتَى النَّمَطَ حَتَّى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ : « إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا فِيمَا رَزَقْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَاللِّينَ » . قَالَتْ :

۴۱۵۳- حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس گھر میں کتا ہو یا بت وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“ زید بن خالد نے ابو طلحہ سے کہا: چلو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں پوچھتے ہیں۔ چنانچہ ہم چل دیے۔ ہم نے کہا: اے ام المؤمنین! ابو طلحہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے یوں یوں بیان کرتے ہیں۔ کیا آپ نے بھی نبی ﷺ کو یہ بیان کرتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ لیکن میں تمہیں وہ بتاتی ہوں جو میں نے انہیں کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک سفر میں تشریف لے گئے۔ مجھے آپ کی واپسی کا انتظار تھا۔ میں نے اپنا ایک حاشیہ دار پردہ لیا اور اسے شہتیر کے ساتھ لٹکا دیا۔ جب آپ تشریف لائے تو میں نے استقبال کیا اور عرض کیا: [السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ] احمد اس اللہ کی جس نے آپ کو عزت اور اکرام سے نوازا ہے۔ آپ نے گھر پر نظر ڈالی تو وہ حاشیہ دار پردہ دیکھا اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے آپ کے چہرے پر ناگواری محسوس ہوئی۔ پھر آپ اس حاشیہ دار پردے کی طرف آئے اور اسے اتار پھینکا پھر فرمایا: ”بے شک اللہ نے ہمیں ہمارے رزق میں یہ حکم نہیں دیا کہ اینٹوں اور پتھروں کو کپڑے پہناتے پھریں۔“ کہتی

۴۱۵۳- تخريج: أخرجه مسلم، اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان... الخ، ح: ۲۱۰۶ من حديث سهيل بن أبي صالح به.

۳۱- کتاب اللباس

تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

فَقَطَعَتْهُ، وَجَعَلَتْهُ وَسَادَتَيْنِ وَحَشَوْنَهُمَا لَيْفًا، فَلَمْ يُنْكَرْ ذَلِكَ عَلَيَّ.

ہیں چنانچہ میں نے اس کو پھاڑ کر دو ٹکے بنا لیے اور ان میں کھجور کی چھال بھر دی۔ تو اس پر آپ نے مجھے کچھ نہیں کہا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر اس پردے میں کوئی جاندار تصاویر سمجھی جائیں تو پھاڑ دینے سے زائل ہو گئیں اور انہیں نیچے وغیرہ میں استعمال کرنا جائز ہو گیا۔ ② بے مقصد طور پر دیواروں پر پردے لگانا اسراف اور فضول خرچی ہے جو قطعاً حرام ہے۔ ③ کتا اگر رکھوالی کے لیے ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ ④ ذی روح اشیاء کی تصاویر یا ان کے بت گھروں اور دکانوں وغیرہ میں رکھنے حرام ہیں۔ ان کی وجہ سے رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ⑤ یہ حدیث غیر شرعی اور منکر کام کرنے والے کو اس کے سلام کا جواب نہ دینے پر بھی دلالت کرتی ہے۔ ⑥ یہ حدیث صدیق اکبر ﷺ کی بیٹی صدیقہ وعقیقہ کا نجات ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عظمت اور فضیلت پر بھی دلالت کرتی ہے کہ وہ ہر حال میں رسول اللہ ﷺ کو راضی اور خوش رکھنے کے لیے مستعد رہتی تھیں اور آپ کی رضامندی آپ کی اطاعت ہی سے حاصل ہو سکتی تھی..... اور ہے۔



۴۱۵۴- جریر نے سہیل سے اپنی سند سے اسی مذکورہ حدیث کی مثل روایت کیا۔ اس میں ہے کہ زید بن خالد نے کہا: میری اماں جان! اس (ابو طلحہ انصاری) نے مجھے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس روایت کی سند میں سعید بن یسار کے متعلق ہے کہ یہ بنو نجار کے غلام تھے۔

۴۱۵۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أُمَّه! إِنَّ هَذَا حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَقَالَ فِيهِ: سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي النَّجَّارِ.

۴۱۵۵- حضرت ابو طلحہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔“ جناب بُسر بن سعید نے کہا: پھر ایسے ہوا کہ (اس حدیث کے راوی یعنی ہمارے شیخ) زید بن خالد بیمار ہو گئے اور ہم ان کی عیادت کو گئے تو دیکھا کہ ان کے دروازے پر پردہ ہے اور اس میں تصویر تھی۔

۴۱۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ». قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ، فَقُلْتُ

۴۱۵۴- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۱۵۵- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب من كره القعود على الصور، ح: ۵۹۵۸، ومسلم، اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان... الخ، ح: ۲۱۰۶ عن قتيبة به.

تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

لُعْبِدَ اللَّهُ الْخَوْلَانِي رَيْبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ: إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ؟

میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا، جو کہ ام المومنین سیدہ ميمونه رضی اللہ عنہا کے پروردہ تھے، بھلا زید نے گزشتہ دن تصویروں کے متعلق حدیث بیان نہیں کی تھی؟ تو عبید اللہ نے کہا: تو کیا تم نے سنا نہیں تھا جبکہ انہوں نے کہا تھا: الا یہ کہ کسی کپڑے پر کوئی نقش و نگار ہو۔

🌟 فائدہ: بنیادی بات یہی ہے کہ ذی روح اشیاء کی تصویروں اور صلیب یا معبودان باطلہ کے نشانات کو بطور زینت لگانا ناجائز ہے۔ لیکن اگر کپڑے پر یا کسی ایسی حالت میں ہوں جہاں ان کی اہانت ہو رہی ہو تو مباح ہے۔ تاہم بچنا پھر بھی افضل ہے۔

۴۱۵۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يُعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِيٍّ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُو كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا، فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى مُجِئَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهَا.

۴۱۵۶- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے موقع پر حکم دیا جبکہ آپ خود وادی بطناء میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ کعبہ میں جائیں اور اس میں موجود سب تصویروں کو مٹا ڈالیں۔ چنانچہ نبی ﷺ ان تصویروں کے مناد دیے جانے تک اس میں داخل نہیں ہوئے تھے۔

🌟 فائدہ: کچھ لوگ کیمرے کی تصویروں کو جائز کہتے ہیں اور ان تصویروں کو ہی ناجائز سمجھتے ہیں جن کا جسم ٹھوس اور سایہ دار ہو تو اس حدیث میں ان کی تردید ہے کہ دیواروں پر بنی تصویروں کا کوئی جسم نہ تھا اور انہیں مٹانے کا حکم دیا گیا۔ عرف اور لغت کے مفہوم میں جو چیز تصویر ہے وہ بفرمان نبی ﷺ حرام ہے۔ خواہ ان کا جسم اور سایہ ہو یا نہ ہو۔ شیشے میں آنے والا عکس عرفاً تصویر نہیں کہلاتا، مگر اسے کیمرے وغیرہ سے محفوظ کر لینا تصویر کہلاتا ہے۔ اور یہی حکم وید یولم وغیرہ کا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: ۴۱۵۷- ام المومنین سیدہ ميمونه رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

۴۱۵۶- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۲۶۸/۷ من حديث أبي داود به، وأصله عند الترمذي، ح: ۱۷۴۹ بلفظ آخر.

۴۱۵۷- تخريج: أخرجه مسلم، اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان... الخ، ح: ۲۱۰۵ من حديث ابن وهب به.

۳۱- کتاب اللباس

تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

نبی ﷺ نے فرمایا: ”تحقیق جبرائیل علیہ السلام نے آج رات مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا، مگر ملاقات کو نہ آئے۔“ مجھے خیال آیا کہ ہماری چارپائی کے نیچے کتے کا پلا موجود ہے (کہیں یہ ہی مانع نہ ہوا ہو) تو اس کے نکالنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے پانی لیا اور اپنے ہاتھ سے اس جگہ چھڑک دیا۔ پھر جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: ”بے شک ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو یا تصویر ہو۔“ پھر صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا، حتیٰ کہ آپ چھوٹے بانگوں کے کتوں کو بھی مارنے کا حکم دیتے تھے، البتہ بڑے بانگوں کے کتوں کو چھوڑ دیتے تھے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرْتَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعْدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي» ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جُرُوءٌ كُلِّبَ تَحْتَ بَسَاطِ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ، فَلَمَّا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَالَ: «إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ» فَأُصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ كُلِّ الْحَايِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كُلَّ الْحَايِطِ الْكَبِيرِ.



۴۱۵۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے ہاں آیا تھا مگر اندر آنے سے میرے لیے یہ امر مانع تھا کہ (آپ کے گھر کے) دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں تصویروں والا پردہ تھا اور کتا بھی تھا چنانچہ آپ گھر میں تصویر کے متعلق حکم دیجیے کہ اس کا سر کاٹ دیا جائے اور درخت کی مانند ہو جائے اور پردے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے کاٹ کر دو تکیے بنا لیے جائیں جو پھینکے جائیں اور پاؤں سے روندے جائیں اور کتے کے متعلق

۴۱۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَانِي جِبْرَائِيلُ فَقَالَ لِي: أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ سِثْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كُلِّبٌ، فَمُرَّ بِرَأْسِ التَّمَاثِيلِ الَّذِي فِي [بَابِ] الْبَيْتِ يُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرَّ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ

۴۱۵۸- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ما جاء أن الملائكة لا تدخل بيتاً فيه صورة ولا كلب، ح: ۲۸۰۶ من حديث يونس، والسنائي، ح: ۵۳۶۷ من حديث مجاهد به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۸۷.

فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مَبْنُودَتَيْنِ تُوْطَأَنَّ وَتُزَّ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ» فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِذَا الْكَلْبُ لِحَسَنِ أَوْ حُسَيْنٍ كَانَ تَحْتَ نَضْدٍ لَهُمْ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ.

فرمائیے کہ اسے نکال باہر کیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا۔ یہ کتا حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کا تھا جو ان کے تحت کے نیچے تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور اسے نکال باہر کیا گیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَالنَّضْدُ شَيْءٌ تُوضَعُ عَلَيْهِ الثِّيَابُ شِبْهُ السَّرِيرِ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ [النَّضْدُ] سے مراد وہ شے ہے جس پر کپڑے رکھے جاتے ہیں اور وہ چارپائی کے مشابہ ہوتی ہے۔

☀️ فائدہ: شریعت کا کوئی بھی حکم اپنی برکات سے خالی نہیں۔ جس شخص کا آئینہ دل ایمان و عمل صالح سے جس قدر زیادہ شفاف ہوگا اسے اسی قدر اس کی خیرات و برکات کا حصہ بھی ملے گا۔ ورنہ یقیناً محرومی ہے اور باوجود عمومی اعمالِ حسنہ کے برکات سے محروم رہنا اور فتنوں کی یلغار ہونا ان منکرات ہی کا نتیجہ ہے جو ہم سے جانتے بوجھتے یا غفلت سے سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ ونسأل اللہ السلامة۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۲) - کتاب التَّرجُلِ (التحفة ۲۷)

بالوں اور کنگھی چوٹی کے احکام و مسائل

(المعجم ۱) [بَابُ النَّهْيِ عَنْ كَثِيرٍ مِنَ

الْإِرْفَاءِ] (التحفة ۱)

باب ۱- بہت زیادہ کنگھی چوٹی

(اور زیب وزینت) کی ممانعت کا بیان

۴۱۵۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

۳۱۵۹- سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے

سوائے اس کے کہ ایک دن چھوڑ کر ہو۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى

عَنِ التَّرجُلِ إِلَّا غَبًا .

🌞 فائدہ: اس روایت کی سند میں کچھ ضعف ہے تاہم وہ سنن نسائی کی صحیح روایت سے دُور ہو جاتا ہے جس میں ہے۔

[كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنِ الْإِرْفَاءِ، قُلْنَا: وَمَا الْإِرْفَاءُ؟ قَالَ: التَّرجُلُ كُلُّ يَوْمٍ] (سنن النسائي،

الزينة، باب النهي عن القزع، حديث: ۵۰۶۱) ”اللہ کے نبی ﷺ ہمیں (سنن النسائي،

إِرْفَاءُ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”روزانہ کنگھی کرنا۔“ گویا روزانہ کنگھی کرنا اور بٹنا سنوارنا منوع ہے۔ علاوہ ازیں

مسلمان مرد یا عورت کا اپنی زیب وزینت ہی میں گن رہنا شرعی ذوق و مزاج کے خلاف ہے اور اس حدیث میں مذکور

یہ نفی بالخصوص اس دور کی ثقافت کے پیش نظر ہے کہ وہ لوگ لمبے بال رکھتے تھے اور پھر انہیں کھولنے سنوارنے میں

خاص محنت کرنی پڑتی تھی اور وقت بھی بہت صرف ہوتا تھا۔ اور آج کل بھی عورتوں ہی میں نہیں، مردوں میں بھی

بناؤ سنگار کا شوق اور رواج روز افزوں ہے، اس لیے بننے سنوارنے کا یہ شوق فراوان یقیناً ناپسندیدہ ہے نیز اسراف

وتہذیر کا بھی مصداق ہے جو ایک شیطانی کام ہے، اس لیے اس کی اجازت ضرور ہے لیکن اعتدال کے ساتھ اور ایک

دن چھوڑ کر۔

۴۱۵۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ما جاء في النهي عن الترجل إلا غبا،

ح: ۱۷۵۶، والنسائي، ح: ۵۰۵۸ من حديث هشام بن حسان به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وصححه ابن

حبان، ح: ۱۴۸۰ * هشام بن حسان عن، وحديث النسائي: ۱۳۲/۸، ح: ۵۶۱ يغني عنه، وسنده صحيح.

۳۲- کتاب الترجل

۴۱۶۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْمَازِنِيُّ : أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ : أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَحَلَ إِلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمَضَرٍ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلَكِنِّي سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ . قَالَ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : كَذَا وَكَذَا . قَالَ : وَمَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا وَأَنْتَ أَمِيرُ الْأَرْضِ ؟ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاءِ . قَالَ : فَمَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ جِذَاءً ؟ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا .

زیب وزینت سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۶۰- حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا جبکہ وہ مصر میں (امیر) تھے۔ وہاں پہنچے تو ان سے کہا: میں تمہیں بلا وجہ ملے نہیں آیا ہوں بلکہ میں نے اور تم نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی مجھے امید ہے کہ وہ تمہیں خوب یاد ہوگی۔ انہوں نے کہا: کونسی حدیث؟ فرمایا: فلاں فلاں! پھر کہا اور کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں پراگندہ سر دیکھ رہا ہوں حالانکہ تم اس علاقے کے امیر ہو؟ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تحقیق رسول اللہ ﷺ ہمیں بہت زیادہ اسباب عیش جمع کرنے اور بہت زیادہ زیب وزینت سے منع فرمایا کرتے تھے۔ پھر پوچھا: کیا وجہ ہے کہ تمہارے جوتے نہیں ہیں؟ کہا کہ نبی ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی رہا کریں۔

☀ فائدہ: یہ روایت بھی معنا صحیح ہے کیونکہ صحیح روایات میں ہر وقت زیب وزینت ہی میں لگے رہنے سے منع ہی فرمایا گیا ہے جیسا کہ ماقبل کی حدیث کے فوائد میں وضاحت کی گئی ہے۔ بنا بریں حقیقی زہد یہی ہے کہ انسان وسائل ہوتے ہوئے اسباب عیش اور دنیا کی زیب وزینت میں گمن نہ ہو جائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں استعمال بھی کرے مگر کبھی کبھی ان سے الگ بھی رہے تاکہ انسان تنعم کا عادی نہ بن پائے۔

۴۱۶۱- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : ذَكَرَ

۳۱۶۱- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دن آپ ﷺ کے سامنے دنیا کا (اسباب عیش و تنعم کا) ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلاشبہ

۴۱۶۰- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۲/۶ عن يزيد بن هارون به، ورواه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۶۸ من حديث أبي داود، والنسائي، ح: ۵۲۴۱ من حديث الجريري به * يزيد سمع من الجريري بعد اختلاطه، وحديث النسائي: ۱۸۵/۸، ح: ۵۲۴۱ يغني عنه .

۴۱۶۱- [تخریج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، الزهد، باب من لا يؤبه له، ح: ۴۱۸ من حديث عبد الله بن أبي أُمَامَةَ به.

۳۲- کتاب الترجل

زیب وزینت سے متعلق احکام و مسائل

سادگی ایمان کا حصہ ہے بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ یعنی زیب وزینت اور تنعم کو چھوڑ دینا۔

أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنْ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ، إِنْ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيمَانِ» يَعْنِي: التَّقَطُّلُ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے راوی حدیث کے متعلق کہا کہ یہ ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری ہیں..... رحمہ اللہ.....

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ أَبُو أَمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ.

(المعجم ۲) - بَابُ: فِي اسْتِحْبَابِ الطَّيِّبِ (التحفة ۲)

باب: ۲- خوشبو استعمال کرنا مستحب ہے

۴۱۶۲- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک خاص مرکب خوشبو تھی آپ اس سے خوشبو لگایا کرتے تھے۔

۴۱۶۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سُكَّةٌ يَنْطِيبُ مِنْهَا.

🌞 فائدہ: ”سُكَّةٌ“ کا ایک دوسرا ترجمہ بھی کیا گیا ہے یعنی شیشی بوتل جس میں خوشبو رکھی جاتی تھی۔

(المعجم ۳) - بَابُ: فِي إِصْلَاحِ الشَّعْرِ (التحفة ۳)

باب: ۳- بالوں کو بنا سنوار کر رکھنے کا بیان

۴۱۶۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بال رکھے ہوں تو چاہیے کہ انہیں بنا سنوار کر رکھے۔“

۴۱۶۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ».

۴۱۶۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي في الشمائل، ح: ۲۱۵ (بتحقيقي) من حديث أبي أحمد الزبير بن به. ۴۱۶۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۴۵۵ من حديث عبد الرحمن بن أبي الزناد به، وحسنه الحافظ في الفتح: ۳۶۸/۱۰.

۳۲- کتاب الترجل ... عورتوں کے مہندی لگانے سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فائدہ: ہال رکھے ہوں تو انہیں سنوار کر رکھنا لازم ہے مگر باقاعدہ اہتمام کے ساتھ دھونے اور تیل لگکھی کے لیے ایک دن کا وقفہ ہونا چاہیے۔

(المعجم ۴) - بَابُ فِي الْخِضَابِ باب: ۴- عورتوں کے لیے مہندی کا بیان للنِّسَاءِ (التحفة ۴)

۴۱۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَامٍ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحَنَاءِ، فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ، كَانَ حَبِيبِي ﷺ يَكْرَهُ رِيحَهُ.

۴۱۶۳- کریمہ بنت ہمام بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں، کیونکہ میرے حبیب ﷺ کو اس کی بو ناپسند تھی۔

قال أَبُو دَاوُدَ: تَعْنِي خِضَابَ شَعْرِ الرَّأْسِ. امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس عورت کا مقصد سر کے بالوں کو مہندی لگانا تھا۔

۴۱۶۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي غِنَطَةُ بِنْتُ عَمْرِو الْمُجَاشِعِيَّةُ قَالَتْ: حَدَّثَنِي عَمَّتِي أُمُّ الْحَسَنِ عَنْ جَدَّتِهَا، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ ابْنَةَ عُثْبَةَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! بَايَعَنِي. قَالَ: «لَا أَبَايَعُكَ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكَ، كَأَنَّهُمَا كَفَا سَبْعٌ».

۴۱۶۵- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند دختر عتبہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! مجھ سے بیعت لے لیجیے! آپ نے فرمایا: ”میں اس وقت تک تمہاری بیعت نہیں لوں گا جب تک کہ تم اپنی ہتھیلیوں کو رنگ نہ لویو تو گویا درندے کی ہتھیلیاں ہیں۔“

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے اس لیے عورتوں کے لیے ہاتھوں کا مہندی سے رنگنا ضروری یعنی فرض و واجب نہیں

۴۱۶۴- تخریج: [ضعیف] أخرجه النسائي، الزينة، باب كراهية ریح الحناء، ح: ۵۰۹۳ من حديث علي بن المبارك قال: حدثني كريمة بنت همام به الخ * كريمة لم أجد من وثقها.

۴۱۶۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي ۸۶/۷ من حديث أبي داود به، وقال ابن حجر: "وفي إسناده مجهولات ثلاث" (التلخيص الحبير: ۲/۲۳۶)، يعني غبطة وأم الحسن وجدتها.

ہے جیسا کہ اس روایت سے متبادر ہوتا ہے تاہم مردوں سے امتیاز کے لیے عورت کا مہندی لگانا دوسرے دلائل سے ثابت ہے اس لیے اس کے استحباب (پسندیدہ عمل ہونے) میں کوئی شک نہیں مگر اس کا استعمال اس طرح جائز نہیں جیسے آج کل ہاتھوں، کلائیوں اور پاؤں پر بھی تیل بوئے بنائے جاتے ہیں کہ جس نے نہ بھی دیکھنا ہو وہ بھی دیکھے۔ یہ صورت حال صریحاً حرام ہے کہ عورت غیروں کے لیے خواہ مخواہ کشش کا باعث بنتی ہے۔

۴۱۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّورِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَصْمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَوْمَاتُ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرِ، بِيَدِهَا كِتَابٌ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ: «مَا أَدْرِي أَيْدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ». قَالَتْ: بَلْ امْرَأَةٌ. قَالَ: «لَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَعَيَّبْتُ أَظْفَارِي» يَعْنِي بِالْحِجَاءِ.

۳۱۶۶- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا، اس کے پاس آپ کے لیے ایک خط تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: ”مجھے نہیں معلوم کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا؟“ اس نے کہا: عورت کا، آپ نے فرمایا: ”اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو رنگ لیتی۔“ یعنی مہندی لگاتی۔

🌞 فائدہ: مستحب ہے کہ عورت کے کم از کم ناخن مہندی سے رنگے ہوئے ہوں تاکہ مردوں سے نمایاں رہے۔ ناخن پالش بھی لگائی جاسکتی ہے، مگر بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اس سے طہارت حاصل نہیں ہوتی کیونکہ پالش پانی کو جسم تک نہیں پہنچنے دیتی لیکن مہندی میں یہ بات نہیں ہے اس لیے ناخن پالش سے اجتناب ضروری ہے۔ یہ روایت بعض حضرات کے نزدیک ”حسن“ ہے۔

(المعجم ۵) - بَابُ: فِي صَلَةِ الشَّعْرِ (التحفة ۵)

باب: ۵- بالوں کو مزید بال لگا کر لمبا کرنا

۴۱۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَضْرَتِ امِيرِ مُعَاوِيَةَ

۴۱۶۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الزينة، باب الخضاب للنساء، ح: ۵۰۹۲ من حديث مطيع بن ميمون به، وهو لين الحديث (تقريب)، وصفية بنت عسمة لا تعرف (أيضاً)، وقال أحمد في العلل: "هذا حديث منكر" (التلخيص الحبير ۲/ ۲۳۷).


۴۱۶۷- تخریج: أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب بعد باب حديث الغار، ح: ۳۴۶۸ عن عبد الله القعني، ومسلم، اللباس، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة... الخ، ح: ۲۱۲۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى) ۲/ ۹۴۷.

۳۲- کتاب الترجل

وگ سے متعلق احکام و مسائل


بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے سنا جس سال کہ انہوں نے حج کیا۔ انہوں نے منبر پر سے اپنے محافظ کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا پکڑا اور کہا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ اس طرح کی چیزوں سے منع فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل تبھی ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان کا استعمال شروع کر دیا۔“

مَالِكٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ - عَامَ حَجَّ - وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَازَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرِ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! أَتَيْنَ عُلَمَاءُكُمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاءً وَهُمْ».

 فوائد و مسائل: ① بالوں کو دوسرے بال لگا کر لمبا کرنا حرام ہے جیسے کہ آج کل وگ کا رواج ہے۔ ② اللہ کی شریعت اور انبیاء ﷺ کی تعلیم سے بغاوت کی بنا پر تو میں ہلاک کر دی جاتی ہیں۔

۴۱۶۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.

۴۱۶۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اس عورت پر جو کسی کے بالوں میں بال جوڑے اور اس عورت پر جو یہ کام کروائے اور اس عورت پر جو جسم گودے اور اس پر جو اپنا جسم گدوائے۔

 فائدہ: جن گناہوں پر لعنت کی وعید سنائی گئی ہو وہ کبیرہ گناہ کہلاتے ہیں ایسے گناہ خاص توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے توبہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ انسان ان سے باز رہنے کا عزم بھی کرے۔

۴۱۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ

۴۱۶۹- (امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے بواسطہ محمد بن عیسیٰ اور عثمان بن ابی شیبہ روایت کیا) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”لعنت کی ہے اللہ نے ان عورتوں پر جو جسم گودیں اور گدوائیں۔“ محمد بن عیسیٰ نے کہا: اور جو بال

۴۱۶۸- تخريج: أخرجه البخاري، اللباس، باب المستوشمة، ح: ۵۹۴۷ عن مسدد، ومسلم، اللباس، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة... الخ، ح: ۲۱۲۴ من حديث يحيى بن سعيد القطان به.

۴۱۶۹- تخريج: أخرجه البخاري، اللباس، باب المتفلجات للحسن، ح: ۵۹۳۱، ومسلم، اللباس، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة... الخ، ح: ۲۱۲۵ عن عثمان بن أبي شيبة به.

۳۲- کتاب الترجل

الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ - قَالَ مُحَمَّدٌ :
وَالْوَاصِلَاتِ ، وَقَالَ عُثْمَانُ :
وَالْمُتَمَصِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا - وَالْمُتَقَلِّلَاتِ
لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ . قَالَ : فَبَلَغَ
ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا : أُمُّ
يَعْقُوبَ - زَادَ عُثْمَانُ : كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ
- ثُمَّ اتَّفَقَا - فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ : بَلَّغْنِي عَنْكَ
أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ -
قَالَ مُحَمَّدٌ : وَالْوَاصِلَاتِ ، قَالَ عُثْمَانُ :
وَالْمُتَمَصِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا - وَالْمُتَقَلِّلَاتِ -
قَالَ عُثْمَانُ : لِلْحُسْنِ - الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ
اللَّهُ . قَالَ : وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى . قَالَتْ :
لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحِي الْمُصْحَفِ فَمَا
وَجَدْتُهُ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ ! لَئِنْ كُنْتُ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ
وَجَدْتِيهِ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴾
[الحشر: ۷] فَقَالَتْ : إِنِّي أَرَى بَعْضَ هَذَا
عَلَى امْرَأَتِكَ ، قَالَ : فَادْخُلِي فَاَنْظُرِي ،
فَدَخَلَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ [فَقَالَ] : مَا رَأَيْتُ .
وَقَالَ عُثْمَانُ : فَقَالَتْ : مَا رَأَيْتُ ، فَقَالَ : لَوْ
كَانَ ذَلِكَ مَا كَانَتْ مَعَنَا .

وگ سے متعلق احکام ومسائل

جوڑ کر لے کر لیں۔ عثمان نے کہا: اور جو چہرے کے بال
اکھڑیں..... پھر دونوں شیخ روایت میں متفق ہیں..... اور
جو حسن کی خاطر دانتوں میں خلا کروائیں اللہ کی خلقت کو
تبدیل کریں۔ یہ بات بخواسد کی ایک عورت کو پہنچی جسے
ام یعقوب کہا جاتا تھا۔ عثمان نے یہ اضافہ بیان کیا: اور
اس نے پورا قرآن پڑھ رکھا تھا..... پھر دونوں شیخ
روایت میں متفق ہیں..... وہ خاتون حضرت عبداللہ بن
مسعود کے پاس آئی اور کہا: مجھے آپ سے یہ بات پہنچی
ہے کہ آپ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو جسم گودیں
اور گدوائیں۔ محمد نے کہا: اور جو بال جوڑ کر لے کر لیں۔
اور عثمان نے کہا: اور جو چہرے کے بال اکھڑیں۔ پھر
دونوں روایت میں متفق ہیں۔ اور جو دانتوں میں خلا
کروائیں۔ عثمان نے کہا: زینت کی خاطر اللہ کی خلقت
کو بدلنے والیاں ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ نے کہا: مجھے کیا ہوا کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر
رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور یہ اللہ کی کتاب میں
بھی وارد ہے۔ وہ بولی: تحقیق میں نے پورا قرآن جو دو
گتوں کے درمیان میں ہے پڑھا ہے مجھے تو اس میں یہ
حکم نہیں ملا ہے، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر تو نے
پڑھا ہوتا تو یقیناً پالیتی۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿وَمَا
آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾
”اور رسول جو کچھ تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے
روک دیں اس سے رک جاؤ۔“ عورت نے کہا: میں ان
میں سے کئی چیزیں تمہاری بیوی پر بھی دیکھتی ہوں۔
انہوں نے کہا: اندر جاؤ اور دیکھ لو۔ چنانچہ وہ اندر گئی اور

وگ سے متعلق احکام و مسائل

پھر باہر آ گئی۔ انہوں نے پوچھا: کیا دیکھا ہے؟
..... عثمان نے کہا:..... عورت نے کہا: میں نے کچھ نہیں
دیکھا، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر یہ ہوتا تو ہمارے
ساتھ نہ ہوتی۔



فوائد و مسائل: ① مذکورہ امور باعث لعنت اور کبیرہ گناہ ہیں ان سے بچنا واجب اور ان کا ارتکاب حرام ہے۔
② دعوت دین کا کام کرنے والوں کو لوگ انتہائی باریک نظر سے دیکھا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ اپنے قول کے
خود اولین عامل اور نمونہ ہوں بلاشبہ اس کے بغیر ان کی دعوت غیر معیاری ہو جاتی ہے اس لیے مبلغ اور داعی حضرات و
خواتین کو خود باعمل ہونا چاہیے۔ اور انہیں ہمیشہ اس سخت ترین قرآنی وعید کو مد نظر رکھنا چاہیے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۚ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ (الصف: ۳۶) ③ حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس معیار پر پورے اترتے تھے اور انہوں نے اپنے ایمانی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:
اگر ان کی بیوی خلاف شریعت کاموں کی مرتکب ہوتی تو ان کے اہل میں نہ ہوتی۔ ④ سورہ حشر کی آیت: ۷ پوری
شریعت کی جامع آیت ہے اور حجیت حدیث کی بنیادی دلیل بھی۔



۳۱۷۰- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لعنت

کی گئی ہے اس عورت پر جو بال جوڑے اور جڑوائے جو
چہرے کے بال اکھیڑے اور اکھڑوائے اور جو جسم گودے
یا گدوائے بغیر کسی بیماری کے۔

۴۱۷۰- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا

ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ
صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ، عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ
وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ
وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ.

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ [وَاصِلَة] سے مراد وہ
عورت ہے جو دوسری عورتوں کے بال جوڑتی ہو اور
[مُسْتَوْصِلَة] وہ ہے جو یہ کام کروائے۔ [نَامِصَة] وہ
ہے جو ابروؤں کے بالوں کو نوچتی اور انہیں باریک بناتی
ہو اور [مُتَنَمِّصَة] وہ ہے جو یہ کام کروائے۔ [وَاشِمَة]
وہ ہے جو چہرے کی جلد پر سرے یا سیاہی سے تل وغیرہ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَتَفْسِيرُ الْوَاصِلَةِ الَّتِي
تَصِلُ الشَّعَرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ.
وَالْمُسْتَوْصِلَةُ: الْمَعْمُولُ بِهَا.
وَالنَّامِصَةُ: الَّتِي تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتَّى
تُرْفِقَهُ. وَالْمُتَنَمِّصَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا.
وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي تَجْعَلُ الْخِيْلَانَ فِي

خوشبو سے متعلق احکام و مسائل

۳۲- کتاب الترجل

وَجَهِهَا بِكُحْلِ أَوْ مِدَادٍ. وَالْمُسْتَوِشِمَةُ بِتَاتِي هَوَاوِرٍ [مُسْتَوِشِمَةٌ] وَهِيَ جَوِيَّةٌ كَامِرَةٌ قَوَاتِي هَوَاوِرٍ.
الْمَعْمُولُ بِهَا.

🌞 فائدہ: اگر کسی بیماری وغیرہ کے سبب سے کسی عورت کے بال جھڑ جائیں تو مناسب حد تک وگ وغیرہ استعمال کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۷۱- جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے کہا کہ

۴۱۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ

دھاگوں سے بنی چوٹی (موباف) میں کوئی حرج نہیں۔

زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْقَرَامِلِ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا کہ گویا سعید رحمہ اللہ کی رائے

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَأَنَّهُ يَذْهَبُ أَنَّ

یہ تھی کہ بالخصوص عورتوں کے بال (اور بال لگا کر) جوڑنا

الْمَنْهِي عَنْهُ شُعُورُ النِّسَاءِ.

ہی منع ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: اور ایسے ہی امام احمد رحمہ اللہ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَانَ أَحْمَدُ يَقُولُ:

کہتے تھے کہ دھاگوں کی چوٹی کا کوئی حرج نہیں ہے۔

الْقَرَامِلُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

🌞 فائدہ: یہ قول سنداً ضعیف ہے تاہم موباف (دھاگوں کی بنی چوٹی) کے استعمال میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا

جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ کے قول سے بھی واضح ہے۔ واللہ اعلم۔

باب: ۶- خوشبو واپس کرنا درست نہیں

(المعجم ۶) - بَابُ: فِي رَدِّ الطِّيبِ

(التحفة ۶)

۴۱۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۱۷۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے خوشبو پیش کی جائے تو وہ

وَهَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْنَى: أَنَّ أَبَا عَبْدِ

اسے واپس نہ کرے۔ بلاشبہ اس کی مہک عمدہ ہوتی ہے

الرَّحْمَنِ الْمُقْرَى حَدَّثَهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

اور اس میں کوئی بوجھ بھی نہیں ہوتا۔“

أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ،

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ

۴۱۷۱- تخریج: [ضعیف] * شريك القاضي عنعن.

۴۱۷۲- تخریج: أخرجه مسلم، الألفاظ من الأدب وغيرها، باب استعمال المسك وأنه أطيب الطيب... الخ،

ح: ۲۲۵۳ من حديث المقرئ به مختصراً، ورواه النسائي، ح: ۵۲۶۱.

۳۲- کتاب الترجل

خوشبو سے متعلق احکام و مسائل

فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ طَيِّبُ الرِّيحِ خَفِيفُ
الْمَحْمَلِ».

☀ فائدہ: خوشبودار پھول یا عطر کوئی بڑا بھاری بوجھ نہیں ہوتا جو ناقابل برداشت ہو اور کوئی اتنا بڑا احسان بھی نہیں ہوتا کہ اس کا عوض دینا کچھ مشکل ہو۔ یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کو رد کیوں کیا جائے۔ (علامہ حیدر الزمان)

(المعجم ۷) - بَابُ: فِي طَيِّبِ الْمَرْأَةِ
لِلخُرُوجِ (التحفة ۷)

باب: ۷- عورت باہر جاتے ہوئے
خوشبو نہ لگائے

۴۱۷۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: أَخْبَرَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثَيْمُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اسْتَعْطَرَّتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَيَهِيَ كَذَا وَكَذَا» قَالَ قَوْلًا شَدِيدًا.

۴۱۷۳- سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی عورت خوشبو لگا کر کسی قوم پر سے گزرتی ہے تاکہ وہ اس کی خوشبو پالیں تو وہ ایسی اور ایسی ہے۔“ آپ نے بڑی سخت بات فرمائی۔

☀ فائدہ: عورت کو خوشبو لگا کر باہر نکلنا حرام ہے۔ سنن نسائی اور جامع ترمذی کی روایات میں ایسی عورت کے لیے زانیہ اور بدکارہ ہونے کا ذکر ہے۔ دیکھیے: (سنن النسائي، الزينة، حدیث: ۵۱۲۹ و جامع الترمذی، الأدب، حدیث: ۲۷۸۶)

۴۱۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى أَبِي رُحْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَقِيتُهُ امْرَأَةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحُ الطَّيِّبِ يَنْفُخُ وَلَذِيْلُهَا إِعْصَارٌ، فَقَالَ: يَا أُمَّةَ الْجَبَّارِ جِئْتِ مِنَ الْمَسْجِدِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ.

۴۱۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ایک عورت ملی انہوں نے اس سے عطر کی خوشبو محسوس کی اور اس کی چادر کا پلو غبار بھی اڑاتا آ رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا: اے بکبار کی بندی! بھلا تو مسجد سے آئی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: تو کیا اسی کے لیے تو نے خوشبو لگائی تھی؟ کہنے لگی ہاں۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے محبوب

۴۱۷۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذی، الأدب، باب ماجاء في كراهية خروج المرأة متعطرة، ح: ۲۷۸۶ من حدیث یحیی القطان به، وقال: "حسن صحیح"، ورواه النسائي، ح: ۵۱۲۹.

۴۱۷۴- تخریج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب فتنه النساء، ح: ۴۰۰۲ من حدیث سفیان به * عاصم بن عیادہ ضعیف، وتابعه عبد الرحمن بن الحارث بن أبی عیاد، عند البیهقی ۱۳۳/۳، ۱۳۴، وللحدیث شواهد.

۳۲- کتاب الترجل زعفران کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبَتْ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ جَبِيَّ أَبَا الْقَاسِمِ رضي الله عنه يَقُولُ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ لِامْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهَذَا الْمَسْجِدِ حَتَّى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ».

ابوالقاسم رضي الله عنه سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”جو عورت اس مسجد کے لیے خوشبو لگا کر آئے اس کی نماز قبول نہیں حتیٰ کہ واپس جائے اور اس اہتمام سے غسل کرے جیسے کہ وہ جنابت سے کرتی ہے۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْإِعْصَارُ غُبَارٌ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا: [اعصار] کا مفہوم ہے

[غبار]

🌞 فائدہ و مسائل: ① جہاں فتنے کا اندیشہ نہ ہو وہاں اجنبی عورت سے براہ راست خطاب کر کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا حق ہے۔ بالخصوص بڑی عمر کے بزرگوں کے لیے یہ عمل کوئی عیب شمار نہیں ہوتا۔

② عورتوں کو جائز نہیں کہ خوشبو لگا کر باہر نکلیں خواہ مسجد ہی جانا ہو۔

۴۱۷۵- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلْقَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِخُورًا فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ». قَالَ ابْنُ نَفِيلٍ: «الْآخِرَةُ».

۴۱۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس عورت نے خوشبو کی دھونی لی ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو۔“

ابن نفیل نے [عشاء الآخرة] کے لفظ روایت کیے۔

🌞 فائدہ: عود و لوبان کی خوشبو کا ایک انداز عرب میں یہ ہے کہ وہ لوگ اس کی دھونی لیتے ہیں۔ اس سے اس کی خوشبو ان کے جسم اور کپڑوں میں بس جاتی ہے۔ جو بہت ہلکی ہوتی ہے اور بھلی لگتی ہے، جب ہلکی خوشبو حرام ہے تو تیز خوشبو اور بھی زیادہ فحش ہوگی۔

(المعجم ۸) - بَابُ: فِي الْخَلْقِ
لِلرِّجَالِ (التحفة ۸)

باب: ۸- مردوں کے لیے زعفران کا استعمال

🌞 فائدہ: [خَلْق] سے مراد ایسی خوشبو ہے جو زعفران اور دیگر خوشبوؤں سے مرکب ہو۔ اور اس پر سرفنی اور زردی غالب ہو۔ بعض احادیث میں اس کی اباحت اور بعض میں نہی وارد ہے، اس لیے کئی علماء نے اس کی احادیث کو دوسری

۴۱۷۵- تخریج: أخرجه مسلم، الصلوة، باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة... الخ، ح: ۴۴۴ من حديث أبي علقمة عبدالله بن محمد به.

۳۲- کتاب الترجل

زعفران کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

احادیث کے لیے ناخ سمجھتے ہیں۔ (عون المعبود)

۴۱۷۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ
عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ
قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي لَيْلًا وَقَدْ تَشَقَّقَتْ
يَدَايَ فَخَلَّتُونِي بِزَعْفَرَانٍ، فَغَدَوْتُ عَلَى
النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ
يُرْحَبْ بِي وَقَالَ : « اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا
عَنْكَ » ، فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ وَقَدْ بَقِيَ
عَلَيَّ مِنْهُ رَدْعٌ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ
يُرْحَبْ بِي وَقَالَ : « اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا
عَنْكَ » ، فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَرَحَّبَ بِي وَقَالَ : « إِنَّ
الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ بِخَيْرٍ
وَلَا الْمُتَضَمِّنُ بِالزَّعْفَرَانِ وَلَا الْجُنُبِ »
وَرَحَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا نَامَ أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ
أَنْ يَتَوَضَّأَ .

۴۱۷۶- سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں
(سفر سے واپس آیا اور) رات کو اپنے گھر والوں کے ہاں
پہنچا جب کہ میرے ہاتھ پھٹ چکے تھے تو انہوں نے
مجھے زعفران لگا دی۔ میں صبح کے وقت نبی ﷺ کی
خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے مجھے
جواب دیا نہ خوش آمدید کہا بلکہ فرمایا: ”جاؤ اور اسے اپنے
آپ سے دھو کر آؤ۔“ چنانچہ میں گیا اور اسے دھو ڈالا اور
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اس کا کچھ اثر اور داغ
مجھ پر باقی رہ گیا تھا۔ میں نے سلام پیش کیا تو آپ نے
مجھے جواب دیا نہ خوش آمدید کہا اور فرمایا: ”جاؤ اور اسے
اپنے آپ سے دھو کر آؤ۔“ چنانچہ میں گیا اور اسے
(دوبارہ) دھو کر حاضر خدمت ہوا اور سلام کہا تو آپ نے
مجھے جواب دیا اور خوش آمدید بھی کہا۔ اور فرمایا: ”بلاشبہ
فرشتے کافر کے جنازے پر خیر کے ساتھ حاضر نہیں
ہوتے اور نہ ایسے آدمی کے پاس آتے ہیں جس نے
زعفران لگائی ہو اور نہ جنبی کے پاس آتے ہیں۔“ البتہ جنبی
کے لیے رخصت دی کہ جب وہ سونا یا کھانا پینا چاہے تو
وضو کر لے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے تاہم اس روایت میں مذکور باتیں دیگر صحیح احادیث سے
ثابت ہیں علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو بھی اعلیٰ الغیب (۹۱/۱) میں حسن کہا ہے۔ ② نبی عن المنکر کا
ایک انداز یہ بھی ہے کہ گناہ کے مرتکب کے سلام کا جواب نہ دیا جائے اور بات چیت ترک کر دی جائے۔ مگر ظاہر ہے
کہ سلام چھوڑ دینا ایک سزا ہے اور اس کے لیے پہلے متعلقہ شخص کا عذر دور کر دینا ضروری ہے یعنی دین سمجھانے میں
محنت کی گئی ہو تبھی یہ سزا دینی چاہیے اور پھر یہ انداز وہیں کامیاب اور مفید ہوتا ہے جب متعلقہ فرد دینی اعتبار سے خوب

۴۱۷۶- تخریج : [إسناده ضعيف] تقدم ، ح : ۲۲۵ مختصراً ، وسيأتي ، ح : ۴۶۰۱ ، وأخرجه البيهقي : ۳۶/۵ من
حديث أبي داود به .

زعفران کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

۳۲- کتاب الترجل

سمجھ دار اور حساس ہو۔ غمی آدمی اس سے کچھ اور بھی مفہوم لے گا۔ و نسال اللہ العافیه۔ (۵) مردوں کو زعفران کے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے۔

۳۱۷۷- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے زعفران لگائی اور مذکورہ بالا قصہ بیان کیا۔ اور پہلی حدیث زیادہ کامل ہے۔ اس روایت میں دھونے کا ذکر ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عطاء سے پوچھا: کیا وہ اس وقت احرام میں تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، مقیم تھے۔

۴۱۷۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ - زَعَمَ عُمَرُ أَنَّ يَحْيَى سَمَى ذَلِكَ الرَّجُلَ فَتَسَيَّ عُمَرُ اسْمَهُ - أَنَّ عَمَارًا قَالَ : تَخَلَّفْتُ بِهَذِهِ الْفِصَّةِ ، وَالْأَوَّلُ أَتَمَّ بِكَثِيرٍ فِيهِ ذِكْرُ الْغَسْلِ ، قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ : وَهُمْ حُرْمٌ ؟ قَالَ : لَا ، الْقَوْمُ مُقِيمُونَ .

🌞 فائدہ: بعض محققین نے اس روایت کو بھی حسن کہا ہے، لہذا معلوم ہوا کہ زعفران کی ممانعت محض احرام کی وجہ سے نہ تھی بلکہ مردوں کے لیے عام حالات میں بھی ممنوع ہے۔

۳۱۷۸- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم پر معمولی سی خلوق بھی لگی ہو۔“

۴۱۷۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ الْأَسَدِيُّ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْبٍ الْأَسَدِيُّ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : سَمِعْنَا أَبَا مُوسَى يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خُلُوقٍ» .

۴۱۷۷- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/ ۳۲۰ من حديث ابن جريج، والبيهقي: ۵/ ۳۶ من حديث أبي داود به * فيه رجل مجهول .

۴۱۷۸- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۲/ ۱۸۲، ۱۸۳ من حديث أبي داود به، ورواه أحمد: ۴/ ۴۰۳ عن محمد بن عبد الله الزبيري الأسدي به بلون آخر * زيد وزیاد جدا الربیع مجهولان (تقریب) .

۳۲- کتاب الترجل

زعفران کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں سند میں وارد ربیع بن انس کے نانا دادا سے مراد ید اور زیاد ہیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: جَدَّاهُ زَيْدٌ وَزِيَادٌ.

۴۱۷۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: أَنَّ حَمَادَ بْنَ

۳۱۷۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ مرد زعفران لگائیں۔ اور اسماعیل (بن ابراہیم) سے یہ لفظ مروی ہے: [أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ]

زَيْدٍ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ، وَقَالَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ: أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ.

🌞 فائدہ: عورتوں کے لیے گھر کے اندر خاوند کے سامنے زعفران یا دیگر خوشبوؤں کا استعمال جائز ہے۔

۴۱۸۰- سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے لوگوں کے پاس فرشتے نہیں آتے ہیں۔ کافر کی لاش اور جس نے خلوق (زعفران سے مرکب خوشبو) لگائی ہو اور جنہی آدمی الایہ کہ وضو کر لے۔“

۴۱۸۰- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرُبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: جِيفَةُ الْكَافِرِ، وَالْمُتَضَمِّحُ بِالْخُلُقِ، وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ».

۴۱۸۱- حضرت ولید بن عقبہ (ابن ابی معیط) نے

کہا: جب اللہ کے نبی ﷺ نے مکہ فتح کیا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو آپ کے پاس لانے لگے۔ آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔

۴۱۸۱- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الرَّقِئِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ

۴۱۷۹- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب نهى الرجل عن التزعفر، ح: ۲۱۰۱ من حديث حماد بن زيد به.

۴۱۸۰- تخریج: [إسناده ضعيف] وللحديث شواهد ضعيفة عند البرار، (كشف: ۳۵۵/۱)، والهيثمى في مجمع الزوائد: ۵/۷۲، ۱۷۶ * الحسن البصري مدلس، ولم يسمع من عمار.

۴۱۸۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه العقيلي في الضعفاء: ۲/۳۱۹ من حديث عمر بن أيوب، وأحمد:

۳۲/۴ من حديث جعفر بن برقان به * عبدالله الهمداني مجهول، وخبره منكر، قاله ابن عبد البر.



۳۲- کتاب الترجل

بالوں سے متعلق احکام و مسائل

مجھے بھی آپ کے پاس لایا گیا، مگر مجھ پر خلوق (مركب زعفران) لگی تھی۔ تو آپ نے اس وجہ سے میرے سر پر ہاتھ نہ پھیرا۔

قَالَ: لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلُ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُؤُسَهُمْ قَالَ: فَجِئْتُ بِبِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسْنِي مِنْ أَجْلِ الْخُلُقِ.

۳۱۸۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ اس پر زرد رنگ کا نشان تھا۔ اور بہت کم ایسے ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کسی پر کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھیں اور براہ راست اسے کچھ کہیں۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم اسے کہہ دو کہ اپنے پر سے اسے دھو ڈالے (تو بہت بہتر ہو۔“)

۴۱۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا سَلْمُ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلَّ مَا يُوَاجِهُهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ شَيْءٌ يَكْرَهُهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: «لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ هَذَا عَنْهُ».

باب: ۹- بالوں کا بیان

(المعجم ۹) - باب ما جاء في الشعر (التحفة ۹)

۳۱۸۳- حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی نے زلفیں رکھی ہوں، سرخ جوڑا پہنا ہو اور رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر خوبصورت ہو۔ محمد بن سلیمان نے مزید کہا: آپ ﷺ کی زلفیں کندھوں تک آتی تھیں۔

۴۱۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَكِّيَّهِ.

۴۱۸۲- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۳۳/۳، والترمذي في الشمائل، ح: ۳۴۵ (بتحقيق)، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ح: ۲۳۵، والكبير، ح: ۱۰۶۴ من حديث حماد بن زيد به، وانظر، ح: ۴۷۸۹ * سلم بن قيس العلوي البصري ضعيف (تقريب).

۴۱۸۳- تخريج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۰۷۲، وأخرجه مسلم، ح: ۹۲/۲۳۳۷ من حديث وكيع به، ورواه البيهقي في دلائل النبوة: ۱/۲۲۳ من حديث أبي داود به.

۳۲- کتاب الترجل

بالوں سے متعلق احکام و مسائل

امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا: اسرائیل نے ابو اسحاق سے روایت کیا کہ آپ ﷺ کے بال آپ کے کندھوں کو چھوتے تھے اور شعبہ نے کہا کہ کانوں کی لوؤں تک آتے تھے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَذَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، وَقَالَ شُعْبَةُ: يَبْلُغُ شَحْمَةُ أُذُنَيْهِ.

۴۱۸۴- حضرت براء رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے بال رکھے ہوئے تھے جو آپ کے کانوں کی لوؤں تک آتے تھے۔

۴۱۸۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ.

۴۱۸۵- سیدنا انس رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال آپ کے کانوں کی لوؤں تک آتے تھے۔

۴۱۸۵- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ.

امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا: اس میں شعبہ کو وہم ہوا ہے۔

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَمَّ شُعْبَةُ فِيهِ].

۴۱۸۶- حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال آپ کے کانوں کے درمیان تک آتے تھے۔

۴۱۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

۴۱۸۷- ام المومنین سیدہ عائشہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال ”وَقْرَه“ سے زائد اور ”جُمَہ“

۴۱۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ نَفِيلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ

۴۱۸۴- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۰۷۲، وانظر الحديث السابق.

۴۱۸۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب اتخاذ الشعر، ح: ۵۰۶۴ من حديث عبدالرزاق، والترمذي في الشمائل، ح: ۲۹ (بتحقيقي) من حديث معمر به.

۴۱۸۶- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب صفة شعر النبي ﷺ، ح: ۲۳۳۸ من حديث إسماعيل ابن علي به.

۴۱۸۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في الجملة واتخاذ الشعر، ح: ۱۷۵۵ من حديث عبدالرحمن بن أبي الزناد به، وقال: "حسن صحيح غريب"، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۶۳۵.



بالوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۲- کتاب الترجل

ابن عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوْقَ الْوُفْرَةِ وَدُونَ الْجُمَّةِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① سر کے بال جب کانوں کی لوؤں تک آئیں تو [وُفْرَہ] اور جب کندھوں تک پہنچیں تو [جُمَّہ] کہلاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان کو [لَمَّہ] سے تعبیر کرتے ہیں۔ ② مردوں کو مذکورہ بالا مختلف اندازوں میں بال رکھنا جائز ہے بشرطیکہ مقصد نبی ﷺ کا اتباع ہو۔

(المعجم ۱۰) - باب مَا جَاءَ فِي الْفَرْقِ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۰- مانگ نکالنے کا بیان

۴۱۸۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ - يَعْنِي يَسْدُلُونَ أَشْعَارَهُمْ - وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ رُؤُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعْجِبُهُ مُوَافَقَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ، فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدُ.

۴۱۸۸- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کتاب اپنے بالوں کو ایسے ہی سیدھا (پیچھے کی طرف) چھوڑ دیا کرتے تھے جب کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کو جن امور میں کوئی حکم نہ دیا گیا ہوتا آپ ان میں اہل کتاب کی موافقت کرنا پسند فرماتے تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بال سیدھے رکھنے شروع کیے مگر بعد میں مانگ نکالنے لگے۔

🌞 فائدہ: واضح ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا مانگ نکالنا اللہ کے حکم سے تھا اگرچہ مشرکین بھی نکالا کرتے تھے۔ پس مشرکین اور کفار کی وہی مشابہت ناجائز ہے جو ان کی دینی اور خاص قومی علامت ہو۔

۴۱۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: أَنَّ ابْنَ أَبِي حَتْمٍ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوْقَ الْوُفْرَةِ وَدُونَ الْجُمَّةِ».

۴۱۸۹- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں مانگ نکالنے لگتی تو آپ کے سر کے پتھوں بچ سے نکالتی اور آپ

۴۱۸۸- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب الفرق، ح: ۵۹۱۷، ومسلم، الفضائل، باب صفة شعره ﷺ وصفاته وحليته، ح: ۲۳۳۶ من حديث إبراهيم بن سعد به.

۴۱۸۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۹۰ / ۶ من حديث محمد بن إسحاق به.

۳۲- کتاب الترجل

بالوں سے متعلق احکام و مسائل

ابن الزُبَيْر عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَفْرِقَ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَدَعْتُ الْفَرْقَ مِنْ يَافُوحِهِ وَأَرْسِلُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

کی پیشانی کے بالوں کو آپ کی آنکھوں کے سامنے لٹکاتی (یعنی پھر انہیں آدھوا دھ کر دیتی۔)

🌞 فائدہ: ٹیڑھی مانگ نکالنا اسوۂ رسول ﷺ کے خلاف اور مشرکین و کفار کی موافقت اور مشابہت ہے اس لیے مسلمانوں کو اس بدعات سے باز رہنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ] (سنن ابی داود، اللباس، حدیث: ۴۰۳۱) ”جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا تو وہ انہی میں سے ہوگا۔“

(المعجم ۱۱) - بَابُ: فِي تَطْوِيلِ الْجُمَةِ (التحفة ۱۱)

باب: ۱۱- بالوں کو بہت زیادہ لمبا کر لینا

۴۱۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَشَفِيَانُ بْنُ عُقْبَةَ السَّوَائِيُّ، هُوَ أَخُو قَبِيصَةَ، وَحَمِيدُ بْنُ خُوَارٍ عَنْ شَفِيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ذَبَابٌ ذَبَابٌ». قَالَ: فَارْجَعْتُ فَجَزَرْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ».

۴۱۹۰- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے بال بہت لمبے تھے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمانے لگے: ”نخوست ہے، نخوست ہے۔“ چنانچہ میں واپس گیا اور انہیں کاٹ ڈالا اور پھر اگلے دن حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: ”میں نے تجھے کوئی بری بات نہیں کہی تھی اور اب یہ بہتر ہے۔“

🌞 فائدہ: لمبے بال رکھے جاسکتے ہیں جیسے کہ گزشتہ باب میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے بیان میں گزرا ہے۔ مگر مردوں کے بالوں کا کندھوں سے نیچے ہونا جائز نہیں۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَضْفَرُ شَعْرَهُ (التحفة ۱۲)

باب: ۱۲- مرد اپنے لمبے بالوں کو گوندھ لے تو جائز ہے

۴۱۹۰- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب كراهية كثرة الشعر، ح: ۳۶۳۶، والنسائي، ح: ۵۰۵۵ من حديث معاوية، وشفيان بن عتبة به * شفيان الثوري صرح بالسمع عند النسائي.

۳۲- کتاب الترجل

بالوں سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۹۱- سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی ﷺ مکہ تشریف لائے تو ان کے بالوں کی چار لٹیں تھیں جو گوندھی ہوئی تھیں۔

۴۱۹۱- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ: «قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ. تَغْنِي عَقَائِصَ».

باب: ۱۳- سر منڈوا دینا جائز ہے

(المعجم ۱۳) - بَابُ: فِي حَلْقِ الرَّأْسِ (التحفة ۱۳)

۴۱۹۲- حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر) نبی ﷺ نے آل جعفر کو تین دن تک کچھ نہ کہا، پھر ان کے پاس آئے اور فرمایا: ”آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔“ پھر فرمایا: ”میرے بھتیجیوں کو میرے پاس بلاؤ۔“ پس ہمیں لایا گیا، گویا ہم چڑیا کے بچے تھے۔ (یعنی ہمارے سروں کے بال کھڑے ہوئے تھے) تو آپ نے فرمایا: ”میرے پاس حجام کو بلاؤ۔“ تو آپ نے اس سے کہا اور اس نے ہمارے سر منڈ ڈالے۔

۴۱۹۲- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْمَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ: «لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ» ثُمَّ قَالَ: «ادْعُوا لِي بَنِي أَخِي» فَجِئَءَ بَنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ، فَقَالَ: «ادْعُوا لِي الْحَلَاقَ» فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُؤُوسَنَا.

🌟 فائدہ: بچوں کے بال منڈ دینے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح مردوں کو بھی جائز ہے۔

باب: ۱۳- بچوں کی زلفوں کا بیان

(المعجم ۱۴) - بَابُ: فِي الصَّبِيِّ لَهُ ذُوَابَةٌ (التحفة ۱۴)

۴۱۹۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ

۴۱۹۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ:

۴۱۹۱- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، اللباس، باب دخول النبي ﷺ مكة، ح: ۱۷۸۱ من حديث سفیان به، وقال: "غريب"، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۶۳۱ * سفیان وابن أبي نجیح عننا، وقال البخاري: "لا أعرف لمجاهد سماعاً من أم هانئ".

۴۱۹۲- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب حلق رؤوس الصبيان، ح: ۵۲۲۹ من حديث وهب بن جرير به، وصححه النووي على شرط البخاري، ومسلم (رياض الصالحين، ح: ۱۶۴۲).

۴۱۹۳- [تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب كراهة الفرع، ح: ۲۱۲۰ من حديث عثمان، والبخاري، اللباس،

۳۲- کتاب الترجل

بالوں سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ نے ”قزع“ سے منع فرمایا ہے۔ اور قزع سے مراد یہ ہے کہ بچے کے سر سے کچھ بال مونڈ دیے جائیں اور کچھ چھوڑ دیے جائیں۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ - قَالَ أَحْمَدُ: كَانَ رَجُلًا صَالِحًا - قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ، وَالْقَزَعُ: أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهِ.

🌞 فائدہ: ہمارے ہاں آج کل ”برگر کٹ“ کے نام سے جو آدھا سر مونڈ دیا جاتا ہے اس حدیث کی روشنی میں جائز نہیں۔

۳۱۹۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”قزع“ سے منع فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ بچے کا سارا سر مونڈ دیا جائے اور کوئی ایک لٹ باقی رکھی جائے۔

۴۱۹۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ وَهُوَ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ لَهُ ذُوَابَةٌ.

🌞 فائدہ: اہل بدعت میں یہ مروج ہے کہ وہ اپنے بعض پیروں اور بزرگوں کے نام سے کچھ بال نہیں کاٹتے ایک لٹ باقی رکھتے ہیں تو ان کا یہ عمل حرام ہے کیونکہ یہ نہی بغیر اللہ ہے۔

۳۱۹۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے کچھ بال مونڈ دیے گئے تھے اور کچھ چھوڑے ہوئے تھے تو آپ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور کہا: ”اس کے سارے بال مونڈ دویا سارے رکھو۔“

۴۱۹۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: «اُحْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوْ اُتْرِكُوهُ كُلَّهُ».

◀ باب القزع، ح: ۵۹۲۰ من حديث عمر بن نافع به، وهو في مسند أحمد: ۴/ ۳۹.

۴۱۹۴- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۰۱/ ۲ من حديث حماد بن سلمة به.

۴۱۹۵- [تخریج: [صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب الرخصة في حلق الرأس، ح: ۵۰۵۱ من حديث عبدالرزاق به، وهو في مصنف عبدالرزاق، ح: ۱۹۵۶۴، ومسند أحمد: ۸۸/ ۲، ورواه مسلم، ح: ۲۱۲۰ من حديث عبدالرزاق به مختصراً، ولم يذكر اللفظ.

۳۲- کتاب التبرجل مونچھیں کتروانے سے متعلق احکام و مسائل

فائدہ: مسلمانوں کو مشرکین اور کفار کی تقلید و نقالی سے احتراز کرنا واجب ہے۔ بچوں کا معاملہ ان کے والدین اور سرپرستوں سے متعلق ہے۔ ان پر لازم ہے کہ بچوں کے لباس اور حجامت میں اسلامی ثقافت کو ملحوظ خاطر رکھا کریں۔ اور یہ معاملہ جب بچوں میں ناجائز ہے تو بڑوں کے لیے بطریق اولیٰ ناجائز ہوگا۔

(المعجم ۱۵) - باب مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ (التحفة ۱۵)

۴۱۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَاتِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي: لَا أَجْزُهَا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُ بِهَا.

۳۱۹۶- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری لمبی لمبی زلفیں تھیں۔ میری والدہ نے مجھ سے کہا: انہیں مت کاٹو، رسول اللہ ﷺ انہیں (پیارے) کھینچتے تھے اور پکڑ لیا کرتے تھے۔

۴۱۹۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ حَسَّانَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ: وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غَلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَكَ عَلَيْكَ وَقَالَ: اخْلُقُوا هَذَيْنِ أَوْ قُصُوهُمَا فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ.

۳۱۹۷- حجاج بن حسان نے بیان کیا کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے۔ میری بہن مغیرہ نے بیان کیا کہ تم ان دنوں نو عمر بچے تھے اور تمہارے بالوں کی دو ٹہلیں تھیں۔ تو انہوں نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا اور تمہارے لیے برکت کی دعا کی اور فرمایا: انہیں مونڈ ڈالو یا کتر والو۔ بلاشبہ یہ یہودیوں کی علامت ہے۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ: فِي أَخَذِ الشَّارِبِ (التحفة ۱۶)

فائدہ: مونچھوں کے بالوں کا وہ حصہ جو ہونٹوں کے عین اوپر ہوتا ہے [شوارب] کہلاتا ہے۔ اور اطراف کو [اسبال] کہتے ہیں۔ درج ذیل احادیث شوارب سے متعلق ہیں۔

۴۱۹۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۴۸۵ من حديث أبي داود به * ميمون ابن عبدالله مجهول (تقریب).
۴۱۹۷- تخریج: [ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۴۸۳ من حديث أبي داود به * أخت الحجاج المغيرة لم أجد من وثقها، حالها مجهول.

۳۲- کتاب الترجل

موتجھیں کتروانے سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۹۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِثَانُ، وَالْأُظْفَارُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ».

۴۱۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ”فطری امور پانچ ہیں یا فرمایا کہ پانچ باتیں فطرت سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف کی صفائی، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں کتروانا۔“

🌞 فائدہ: ① ”امور فطرت“ یعنی وہ اعمال جن کا اختیار کرنا اس قدر اہم ہے کہ گویا وہ جملی اور خلقی امور ہوں۔ نیز تمام انبیائے کرام علیہ السلام نے بھی ان کا التزام کیا ہے جن کی اقتدا کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ ② صحیح مسلم کی ایک روایت میں دس امور کا ذکر ہے۔ جو یہ ہیں: مونچھیں کتروانا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی دینا، ناخن تراشنا، جوڑوں کا دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف کی صفائی کرنا، استنجا کرنا اور کلی کرنا۔ (صحیح مسلم، الطہارۃ، حدیث: ۲۱۱) ③ ان سب امور کا اختیار کرنا واجب ہے اور یہ اسلامی شرعی شعار بھی ہیں۔ اور اللہ عز و جل کا حکم ہے ﴿ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ ”دین میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔“ (البقرہ: ۲۰۸) کچھ احکام کو مان لینا اور کچھ کو چھوڑ دینا اہل ایمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ ان امور میں تقصیر کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ ④ زیر ناف کے لیے استرا استعمال کرنا اور بغلوں کے بالوں کو نوچنا ہی سنت ہے۔ اگرچہ دوسرے طریقوں سے بھی یہ عمل ہو سکتا ہے۔

۴۱۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْفَاءِ الشَّارِبِ وَإِعْقَاءِ اللَّحْيَةِ.

۴۱۹۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے مونچھیں مونڈوانے اور ڈاڑھیوں بڑھانے کا حکم دیا ہے۔

۴۲۰۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ كَيْفَ

۴۲۰۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا:

۴۱۹۸- أخرجه البخاري، اللباس، باب قص الشارب، ح: ۵۸۸۹، ومسلم، الطهارة، باب خصال الفطرة، ح: ۲۵۷ من حديث سفیان بن عيينة به.

۴۱۹۹- أخرجه مسلم، الطهارة، باب خصال الفطرة، ح: ۲۵۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۴۷/۲، ورواه البخاري، ح: ۵۸۹۲، ۵۸۹۳ من حديث نافع به نحو المعنى.

۴۲۰۰- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ما جاء في توقيت تقليم الأظفار وأخذ الشارب، ح: ۲۷۵۸ من حديث صدقة الدقيقي به، وهو ضعيف وحديث جعفر بن سليمان عند مسلم، ح: ۲۵۸ يعني عنه.

۳۲- کتاب الترحل مونچیں کتروانے سے متعلق احکام و مسائل

انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے حد مقرر کر دی تھی کہ زیر ناف کی صفائی، ناخن تراشنے، مونچیں کاٹنے اور بغلوں کے بال اکھیڑنے کا عمل چالیس دن میں ایک بار (ضرور) کر لیا جائے۔

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ الدَّقِيقِي: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: وَقَّتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَلْقَ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ، وَقَصَّ الشَّارِبِ، وَتَنَفَّ الْأَبْطُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، مَرَّةً.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: اس روایت کو جعفر بن سلیمان نے بواسطہ ابوعمران حضرت انس سے روایت کیا، مگر نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔ اور کہا: ”ہمارے لیے یہ حد مقرر کی گئی تھی۔“ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ أَنَسٍ، لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: وَقَّتْ لَنَا، وَهَذَا أَصَحُّ.

[صَدَقَةُ: لَيْسَ بِالْوَقْيِ]. [اور صدقہ دقیقہ قوی راوی نہیں ہے]

فائدہ: یہ روایت سندا ضعیف ہے تاہم چالیس دن کی مدت کی بابت صحیح مسلم میں روایت موجود ہے۔ دیکھیے: (صحیح مسلم، الطہارۃ، باب حصال الفطرۃ، حدیث: ۲۵۸۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو بھی صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے: صحیح ابوداؤد، کتاب و باب مذکور) لہذا معلوم ہوا کہ چالیس دن کی مدت زیادہ سے زیادہ ہے۔ اس سے آگے بڑھنا جائز نہیں۔

۴۲۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ نَفَيْلٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، وَقَرَأَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ عَلَى أَبِي الزُّبَيْرِ، وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَعْقِي السَّبَالَ إِلَّا فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ.

۴۲۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حج اور عمرے کے علاوہ ڈاڑھیوں کو چھوڑا رکھتے تھے۔

فائدہ: یعنی حج اور عمرے میں ہم کچھ کاٹ لیا کرتے تھے ان کے علاوہ کسی اور موقع پر ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔ لیکن یہ روایت ہی صحیح نہیں ہے۔ اس لیے حج اور عمرے کے موقع پر بھی ڈاڑھی کا کاٹنا جائز نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْأَسْتِحْدَادُ: حَلْقُ الْعَانَةِ. امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ [الْأَسْتِحْدَادُ] کا مفہوم زیر ناف بالوں کی صفائی ہے۔

۴۲۰۱- تخریج: [إسناده ضعيف] * وحسنه الحافظ في الفتح: ۳۵۰/۱۰، ولكن أبا الزبير عنعن.

۳۲- کتاب الترجل

(المعجم ۱۷) - بَابُ: فِي تَنْفِ الشَّيْبِ

(التحفة ۱۷)

۴۲۰۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى؛

ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

الْمَعْنَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَتَّبِعُوا الشَّيْبَ، مَا مِنْ

مُسْلِمٍ يَتَّبِعُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ» قَالَ عَنْ

سَفْيَانَ: «إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ»،

وَقَالَ فِي حَدِيثٍ يَحْيَى: «إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ

بِهَا حَسَنَةً، وَحَطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيئَةٌ».



232

فائدة: سفید بال ڈاڑھی میں ہوں یا سر میں انہیں اکھیرنا جائز نہیں ہے اور نہ کالا رنگ جائز ہے جیسے کہ اگلے باب میں مذکور ہے۔

باب: ۱۸- خضاب لگانے کا بیان

(المعجم ۱۸) - بَابُ: فِي الْخِضَابِ

(التحفة ۱۸)

۴۲۰۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلِيمَانَ بْنِ

يَسَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ

قَالَ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ

فَخَالِفُوهُمْ».

۳۲۰۳- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان

کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”یہودی اور عیسائی اپنے

بالوں کو نہیں رنگتے پس تم ان کی مخالفت کیا کرو۔“ (یعنی

رنگا کرو۔)

۴۲۰۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۷۵/۲ عن يحيى القطان به، ورواه الترمذي، ح: ۲۸۲۱، وابن

ماجه، ح: ۳۷۲۱، والنسائي، ح: ۵۰۷۱ من حديث عمرو بن شعيب به * ابن عجلان صرح بالسمع، وللحديث طرق كثيرة.

۴۲۰۳- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب الخضاب، ح: ۵۸۹۹، ومسلم، اللباس، باب: في مخالفة

اليهود في الصبغ، ح: ۲۱۰۳ من حديث سفیان بن عیینة به.

۳۲- کتاب الترجل سفید بال نوچنے اور خضاب لگانے سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فائدہ: اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض علماء نے کہا ہے کہ سفید بالوں کو مہندی وغیرہ سے رنگنا واجب ہے۔ لیکن دوسرے علماء نے اس امر کو استحباب پر محمول کیا ہے، یعنی رنگنا بہتر ہے، لیکن بالوں کو سفید ہی رہنے دینا، یہ بھی جائز ہے۔

۴۲۰۴- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد) ابوفانہ کو لایا گیا تو ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال ٹھامہ ہوئی کی مانند سفید تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انہیں کسی رنگ سے بدل دو اور سیاہی سے بچو۔“

۴۲۰۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَتَى بِأَبِي فُحَّافَةَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَاللَّغَامَةِ بَيَاضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ».

🌞 فائدہ: سر یا ڈاڑھی کے سفید بالوں کو کالے رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے۔

۴۲۰۵- سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تحقیق سب سے بہتر چیز جس سے یہ سفید بال رنگے جاتے ہیں مہندی اور کتم ہے۔“

۴۲۰۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ».

🌞 فائدہ: [کتم] ایک خاص پہاڑی بوٹی ہے جو بالخصوص یمن میں پائی جاتی ہے۔ اس کے پتے بطور خضاب استعمال کیے جاتے ہیں اور اس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے خالص سیاہ نہیں ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہندی

۴۲۰۴- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب استحباب خضاب الشيب بصفرة وحمرة، وتحريمه بالسواد، ح: ۲۱۰۲ عن ابن السرح به.

۴۲۰۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في الخضاب، ح: ۱۷۵۳ من حديث عبدالله بن بريدة به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۶۲۲، والنسائي، ح: ۵۰۸۳، وصححه ابن حبان: ۱۴۷۵، وهو في مصنف عبدالرزاق (جامع معمر)، ح: ۲۰۱۷۴، وسماع معمر من الجريري قبل تغيره (الكواكب النيرات، ص: ۳۶).

۳۲- کتاب الترجل

سفید بال نوپنے اور خضاب لگانے سے متعلق احکام و مسائل

اور کتم یا ان کا مرکب خضاب جائز ہے۔

۴۲۰۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ: أَخْبَرَنَا إِيَادُ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هُوَ ذُو وَفَرَةٍ بِهَا رَدْعُ حِجَاءٍ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَحْضَرَانِ.

۴۲۰۶- حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپ کے بال کانوں تک تھے ان میں مہندی کے رنگ کی جھلک تھی اور آپ دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے تھے۔

۴۲۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبَجَرَ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِي رَمْثَةَ فِي هَذَا الْحَبَرِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَرِنِي هَذَا الَّذِي يَظْهَرُكَ فَإِنِّي رَجُلٌ طَيِّبٌ، قَالَ: «اللَّهُ الطَّيِّبُ بَلْ أَنْتَ رَجُلٌ رَفِيقٌ، طَيِّبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا».

۴۲۰۷- ایاد بن لقیط نے حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میرے والد نے آپ سے عرض کیا: یہ جو آپ کی کمر پر ہے مجھے دکھائیں میں طیب (معالج) ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”طیب تو اللہ ہے تم رفیق (تسل) دینے والے اور نرمی کرنے والے ہو۔ طیب وہ ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔“

🌞 فائدہ: حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ کے والد کا اشارہ آپ ﷺ کی کمر پر مہر نبوت کی طرف تھا جس کی حقیقت سے وہ اس وقت تک واقف نہیں ہوئے تھے۔

۴۲۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِي رَمْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَأَبِي فَقَالَ لِرَجُلٍ أَوْ لِأَبِيهِ: «مَنْ هَذَا؟» قَالَ: ابْنِي، قَالَ: «لَا تَجْنِي عَلَيْهِ»، وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِجَاءِ.

۴۲۰۸- حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے ایک شخص سے یا میرے والد سے (میرے متعلق پوچھا) کہ ”یہ کون ہے؟“ انہوں نے کہا: یہ میرا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ تیرا قصور نہیں اٹھائے گا۔“ (یعنی ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔) اور آپ نے اپنی

۴۲۰۶- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۰۶۵.

۴۲۰۷- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۲۰۸- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين، وأخرجه ابن الأثير في أسد الغابة: ۵/ ۱۹۳، ۱۹۴ من حديث أبي داود به.

سفید بال نوچنے اور خضاب لگانے سے متعلق احکام و مسائل
ڈاڑھی مہندی سے رنگی ہوئی تھی۔

☀ فائدہ: قرآن مجید میں ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ (بنی اسرائیل: ۱۵) ”کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔“ یہ قاعدہ آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی ہے۔ جرم کی سزا اصل مجرم ہی کو دینی چاہیے نہ کہ اس کے عزیز واقارب کو۔ یہ جو ہمارے ہاں بسا اوقات پولیس والے اصل مجرم کی بجائے یا مجرم کے فرار ہو جانے پر اس کے باپ یا بیٹے یا کسی دوسرے عزیز رشتہ دار کو پکڑ لیتے ہیں تو یہ شرعاً ناجائز ہے نیز اخلاقی اور قانونی طور پر بھی اس کا کوئی جواز نہیں لیکن چونکہ ان لوگوں کے دلوں میں اللہ کا کوئی ڈر خوف ہے نہ اخلاقی اور قانونی تقاضوں کا کوئی لحاظ اس لیے یہ لوگ ایسی قبیح اور گندی حرکتیں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں نہایت ہی دردناک عذاب ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۴۲۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے خضاب کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ نے اپنے بال نہیں رنگے۔ لیکن حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے رنگے ہیں۔

☀ فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے سر یا ڈاڑھی میں اس قدر سفیدی نہیں آئی تھی کہ باقاعدہ رنگنے کی ضرورت پڑتی۔ چند گنتی کے بال ضرور سفید ہوئے تھے جنہیں رنگا بھی گیا تھا مگر سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے چونکہ رنگتے نہیں دیکھا اس لیے انکار فرمایا۔ دیگر صحابہ نے رنگتے دیکھا ہے تو بیان بھی کیا ہے۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ فِي خِضَابِ
الصُّفْرَةِ (التحفة ۱۹)

۴۲۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ

۴۲۱۰- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سستی (رنگی ہوئی کھال سے بنے ہوئے) جوتے استعمال کیا کرتے تھے اور اپنی ڈاڑھی کو ورس اور زعفران بھی لگاتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی

۴۲۰۹- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب ما يذكر في الشيب، ح: ۵۸۹۵، ومسلم، الفضائل، باب شيبه ﷺ، ح: ۱۰۳/۲۳۴۱ من حديث حماد بن زيد به.

۴۲۱۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الزينة، باب تصفير اللحية بالورس والزعفران، ح: ۵۲۴۶ من حديث عمرو بن محمد به.

۳۲- کتاب الترجل

سفید بال نوپنے اور خضاب لگانے سے متعلق احکام و مسائل

النَّعَالَ السَّبِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرَسِ
وَالرَّغْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

🌞 فائدہ: بعض علماء نے ان احادیث کی روشنی میں ورس اور زعفران کی نمی کو تنزیہ پر محمول کیا ہے۔

۴۲۱۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک آدمی کا گزر ہوا جس نے اپنے بال مہندی سے رنگے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: ”یہ کیا خوب ہے!“ پھر دوسرا آدمی گزرا جس نے مہندی اور کتم (بولی) سے رنگے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ اس سے بڑھ کر عمدہ ہے۔“ پھر ایک اور گزرا جس نے زرد رنگ سے رنگے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: ”یہ ان سب سے عمدہ ہے۔“

۴۲۱۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِجَاءِ فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هَذَا!» قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِجَاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا»، فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرِ، فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ».

236

باب ۲۰- کالے خضاب کا حکم

(المعجم ۲۰) - باب مَا جَاءَ فِي

خَضَابِ السَّوَادِ (التحفة ۲۰)

۴۲۱۲- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آ خر زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو سیاہ رنگ سے اپنے بال رنگیں گے جیسے کبوتروں کے سینے ہوتے ہیں یہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔“

۴۲۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ».

۴۲۱۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب الخضاب بالصفرة، ح: ۳۶۲۷ من حديث

إسحاق بن منصور به * حميد بن وهب ضعيفه البخاري، وابن حبان، والعقيلي، ولم أجد من وثقه.

۴۲۱۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب النهي عن الخضاب بالسواد، ح: ۵۰۷۸ من

حديث عبيد الله بن عمرو الرقي به، وقال البغوي: "عبدالكريم هو الجزري" (شرح السنة: ۹۲/۱۲، ح: ۳۱۸۰).

ہاتھی دانت سے متعلق احکام و مسائل

۳۲- کتاب الترحل

☀ فائدہ: بالوں کی سفیدی کو سیاہی میں بدلنا حرام ہے۔ مردوں اور عورتوں سب کے لیے ایک ہی حکم ہے۔ مہندی یا کتم سے جائز ہے۔

باب: ۱۲- ہاتھی دانت سے فائدہ اٹھانا

(المعجم ۲۱) - بَابُ: فِي الْإِنْتِفَاعِ

بِالْعَاجِ (التحفة ۲۱)

۴۲۱۳- سیدنا ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے روانہ ہوتے تو اپنے اہل کے جس فرد سے سب سے آخر میں ملاقات کرتے وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں۔ اور جب واپس آتے تو سب سے پہلے سیدہ فاطمہ ہی کے ہاں تشریف لاتے۔ آپ اپنے ایک غزوہ سے واپس آئے جبکہ سیدہ فاطمہ نے اپنے دروازے پر ناٹ یا پردہ لٹکایا ہوا تھا اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو چاندی کے کنگن پہنائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ تشریف لائے مگر اندر نہیں گئے۔ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گمان ہوا کہ آپ کے اندر نہ آنے کا سبب یہی ہے جو انہوں نے دیکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے پردہ پھاڑ دیا اور بچوں سے کنگن اتار لیے اور ان کے سامنے ہی انہیں توڑ ڈالا تو وہ روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے۔ آپ نے ان دونوں سے وہ لے لیے اور فرمایا: ”اے ثوبان! انہیں فلاں گھر والوں کے پاس لے جاؤ۔“ جو اہل مدینہ میں سے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ لوگ (فاطمہ علیٰ حسن حسین رضی اللہ عنہما) میرے اہل بیت ہیں مجھے یہ بات پسند نہیں کہ یہ اپنی نیکیوں کی جزا اسی دنیا میں کھالیں۔ اے ثوبان!

۴۲۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُعَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ الشَّامِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِهِيِّ، عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرَ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةُ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةُ فَقَدِمَ مِنْ غَرَاةٍ لَهُ، وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا. وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَلَبَّيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ وَلَمْ يَدْخُلْ، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مَتَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى، فَهَتَكَتِ السِتْرَ وَفَكَتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ بَيْنَهُمَا فَأَنطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمَا يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا وَقَالَ: «يَا ثُوبَانُ! اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ» - أَهْلُ بَيْتِ الْمَدِينَةِ - «إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا، يَا ثُوبَانُ! اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارِينَ مِنْ عَاجٍ».

۴۲۱۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۷۵/۵ من حديث عبدالوارث بن سعيد به * سليمان المنبهي مجهول الحال، لم يوثقه غير ابن حبان، وحيد الشامي مجهول الحال.

ہاتھی دانت سے متعلق احکام و مسائل
فاطمہ کے لیے عصب (منکوں) کا ایک ہار اور ہاتھی دانت
کے دو کنگن خرید لانا۔“

🌞 فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم ہاتھی کے دانتوں کی بابت صحیح بخاری میں امام زہری رحمہ اللہ سے منقول ہے:
[فِي عِظَامِ الْمَوْتَى نَحْوُ الْفَيْلِ وَغَيْرِهِ أَذْرَكْتُ نَاسًا مِنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ يَمْتَشِطُونَ بِهَا، وَيَذْهَبُونَ فِيهَا لَا يَرَوْنَ بِهِ نَاسًا، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَابْرَاهِيمُ لَا بَأْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ] (صحیح البخاری، الوضوء)
باب ما يقع من النجاسات في السمن والماء قبل حديث: (۲۳۵) ”ہاتھی دانت اور دیگر مرداروں کی ہڈیوں
کے سلسلے میں سلف کے کئی علماء کو میں نے پایا کہ ہاتھی دانت وغیرہ سے بنی کنگیاں استعمال کرتے اور ان سے بنے
برتنوں میں تیل ڈالتے اور اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔ ابن سیرین اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ ہاتھی دانت کی تجارت
میں کوئی حرج نہیں۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۳) - كِتَابُ الْخَاتَمِ (التحفة ۲۸)

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - باب ما جاء في اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ (التحفة ۱)

۴۲۱۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا کہ عجمی بادشاہوں کو خط لکھیں۔ تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ لوگ مہر کے بغیر خط نہیں پڑھتے۔ تو آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ کلمات کندہ تھے: [محمد رسول اللہ]

۴۲۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ الرَّوَّاسِيُّ: حَدَّثَنَا عَيْسَى عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى بَعْضِ الْأَعَاجِمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْرَأُونَ كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

🌞 فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی محض زینت کے لیے نہیں تھی بلکہ بطور مہر استعمال ہوتی تھی۔

۴۲۱۵- قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث عیسیٰ بن یونس کے ہم معنی روایت کی۔ اس میں اضافہ ہے: پھر یہ انگوٹھی آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ آپ کی وفات ہو گئی پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

۴۲۱۵- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدِيثَ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ. زَادَ: فَكَانَ فِي يَدِهِ حَتَّى قُبِضَ، وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ، وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى قُبِضَ،

۴۲۱۴- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب نقش الخاتم، ح: ۵۸۷۲ من حديث سعيد بن أبي عروبة به.

۴۲۱۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۳۴۲ من حديث أبي

داود به.

۳۳- کتاب الخاتم

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آئی۔ اور پھر وہ ایک کنویں کے کنارے بیٹھے تھے کہ اتفاقاً اس میں گر گئی۔ تو انہوں نے حکم دیا اور اس کا سارا پانی نکالا گیا۔ مگر لوگ اسے تلاش کرنے سے عاجز رہے۔

وَفِي يَدِ عُثْمَانَ، فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ بئرٍ إِذْ سَقَطَ فِي الْبئرِ فَأَمَرَ بِهَا فَنَزَحَتْ فَلَمْ يُقَدَّرْ عَلَيْهِ.

۴۲۱۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔

۴۲۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَرَقٍ فَضَّهُ حَبَشِيٌّ.

🌞 فائدہ: حبشی نگینے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کی بناوٹ کا انداز حبشی تھا یا پھر حبشے کا تھا۔ کالے رنگ کی وجہ سے اسے حبشی کہا گیا ہے۔

۴۲۱۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی ساری کی ساری چاندی کی تھی اس کا نگینہ بھی اسی ہی سے تھا۔

۴۲۱۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ كُلُّهُ فَضَّةٌ مِنْهُ.

۴۲۱۸- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (پہلے پہل) رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ پتھری کی جانب رکھنا شروع کیا اور اس میں [محمد رسول اللہ] کے الفاظ کندہ کروائے تو صحابہ نے بھی

۴۲۱۸- حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَضَّهُ مِمَّا

۴۲۱۶- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب: في خاتم الورق فضة حبشي، ح: ۲۰۹۴ من حديث ابن وهب، والبخاري، اللباس، باب بعد باب خاتم الفضة، ح: ۵۸۶۸ من حديث يونس به.

۴۲۱۷- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء ما يستحب في فص الخاتم، ح: ۱۷۴۰ من حديث زهير بن معاوية به، وقال: "حسن صحيح غريب"، ورواه النسائي، ح: ۵۲۰۳.

۴۲۱۸- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب خاتم الفضة، ح: ۵۸۶۶ من حديث أبي أسامة، ومسلم، اللباس، باب لبس النبي ﷺ خاتماً من ورق... الخ، ح: ۲۰۹۱ من حديث عبيد الله بن عمر به.

سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ جب آپ نے یہ دیکھا کہ لوگوں نے بھی (ویسی ہی انگوٹھیاں) بنوالی ہیں تو آپ نے اپنی انگوٹھی اتار پھینکی اور فرمایا: ”میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔“ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس میں بھی [محمد رسول اللہ] کے الفاظ نقش کروائے۔ آپ کے بعد یہ انگوٹھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پہنی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہنی۔ پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پہنی حتیٰ کہ اریس نامی کنویں میں گر گئی۔

يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَنَقَشَ فِيهِ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ، فَلَمَّا رَأَوْهُمْ قَدْ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ وَقَالَ: «لَا أَلْبِسُهُ أَبَدًا»، ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقَشَ فِيهِ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ لَبَسَ الْخَاتَمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ لَبَسَهُ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ، ثُمَّ لَبَسَهُ عُثْمَانُ حَتَّى وَقَعَ فِي بَيْرِ أَرِيسَ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے اس وقت تک لوگوں نے کوئی اختلاف نہیں کیا حتیٰ کہ انگوٹھی ان کے ہاتھ سے گر گئی۔ (اس کے بعد اختلافات نے بھی سراٹھایا۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَلَمْ يَخْتَلِفِ النَّاسُ عَلَى عُثْمَانَ حَتَّى سَقَطَ الْخَاتَمُ مِنْ يَدِهِ.

۴۲۱۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس خبر میں بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی میں [محمد رسول اللہ] کے کلمات کندہ کروائے اور فرمایا: ”کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح اپنی انگوٹھی کا نقش نہ بنوائے۔“ پھر حدیث بیان کی۔

۴۲۱۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ فِي هَذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ: «لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقَشِ خَاتَمِي هَذَا». ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ.

🌞 فائدہ: اس نقش کی حیثیت چونکہ سرکاری تھی اس لیے اس جیسے نقش کی انگوٹھی بنوانے سے روک دیا گیا۔ اس نقش کی سرکاری حیثیت کی وجہ سے ہی بعد میں اسے خلفائے ثلاثہ بھی استعمال کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وہ گم ہو گئی تو انہوں نے اسی نقش جیسی والی انگوٹھی دوبارہ بنوائی، البتہ بعض ائمہ کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے انگوٹھی کے گم ہونے والی روایت صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۳- کتاب الخاتم

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

۴۲۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زَيْادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَاتَّخَذَ عُثْمَانُ خَاتَمًا وَنَقَشَ فِيهِ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: فَكَانَ يَخْتَمُ بِهِ، أَوْ يَتَخَتَّمُ بِهِ.

۴۲۲۰- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔ (ابن عمر نے) فرمایا: (پھر وہ انگوٹھی گم ہو گئی) تو لوگوں نے اسے تلاش کیا مگر نہ پاسکے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک (نئی) انگوٹھی بنوائی جس میں ”محمد رسول اللہ“ کے کلمات نقش کروائے۔ چنانچہ وہ اسی سے مہر کیا کرتے تھے یا اسے پہنا کرتے تھے۔

(المعجم ۲) - باب مَا جَاءَ فِي تَرْكِ

الْخَاتَمِ (التحفة ۲)

۴۲۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَوْثٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا، فَصَنَعَ النَّاسُ فَلَبِسُوا، وَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَرَحَ النَّاسُ.

۴۲۲۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ہاتھ میں صرف ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی تو لوگوں نے بھی بنوا کر پہن لیں۔ نبی ﷺ نے وہ اتار پھینکی تو لوگوں نے بھی اتار پھینکیں۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو زہری سے زیاد بن سعد شعیب اور ابن مسافر نے روایت کیا۔ اور ان سب کا بیان ہے کہ انگوٹھی چاندی کی تھی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، زَيَْادُ بْنُ سَعْدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ مَسْفَرٍ كُلُّهُمْ قَالَ: مِنْ وَرَقٍ.

ملوظ: بعض شارحین (امام نووی وغیرہ) نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے جو انگوٹھی پہن رکھی تھی وہ سونے کی تھی جیسا کہ دوسری روایات سے ثابت ہے اس لیے اسے چاندی کی انگوٹھی کہنا امام زہری کا وہم ہے۔ واللہ اعلم۔ (عون المعبود)

(المعجم ۳) - باب مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ (التحفة ۳)

باب ۳- سونے کی انگوٹھی کا بیان

۴۲۲۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الزينة، باب نزع الخاتم عند دخول الخلاء، ح: ۵۲۲۰ من حديث أبي عاصم به.

۴۲۲۱- تخریج: [صحيح] تقدم، ح: ۴۲۱۶.

۴۲۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ: الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخُلُقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ، وَالتَّخْتُمَ بِالذَّهَبِ، وَالتَّبْرُجَ بِالزَّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا، وَالضَّرْبَ بِالْكَعَابِ، وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوَّذَاتِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَعَزَلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ - أَوْ غَيْرِ - مَحَلِّهِ، - أَوْ عَنْ مَحَلِّهِ - وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرِ مُحَرَّمِهِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: انفرد بإسناد هذا الحديث أهل البصرة. والله أعلم.

☀ فائدہ: مذکورہ باتوں سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

(المعجم ۴) - باب مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ

الْحَدِيدِ (التحفة ۴)

۴۲۲۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَعْنَى: أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ السُّلَمِيِّ الْمُرَوِّزِيِّ أَبِي

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

۴۲۲۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ نبی ﷺ کو دس باتیں ناپسند تھیں (حرام سمجھتے تھے): زرد رنگ کی مرکب خوشبو یعنی خلوق، سفید بالوں کا (سیاہ) رنگ تبدیل کر دینا، چادر گھسٹنا، سونے کی انگوٹھی پہننا، بغیر موقع مناسب کے زینت کا اظہار کرنا، گوٹیوں سے کھیلنا، شرعی معذات کے سوا دوسرے دم جھاڑ، مکے کو ڈیاں وغیرہ لگانا، غیر حلال میں منی ڈالنا اور چھوٹے بچے میں خرابی ڈالنا، مگر آپ ﷺ اسے حرام نہ کہتے تھے۔ (مراد ہے ایام رضاعت میں بچے کی ماں سے مباشرت کرنا۔)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو مسند روایت کرنے میں اہل بصرہ منفرد ہیں۔ واللہ اعلم.

باب: ۴- لوہے کی انگوٹھی کا بیان

۴۲۲۳- جناب عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا جب کہ اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا: ”مجھے کیا ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو پاتا

۴۲۲۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الزينة، باب الخضاب بالصفرة، ح: ۵۰۹۱ من حديث المعتمر به.

۴۲۲۳- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في خاتم الحديد، ح: ۱۷۸۵ من حديث زيد بن حباب به، وقال: "غريب"، ورواه النسائي، ح: ۵۱۹۸، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۶۷، وناقشه الحافظ في الفتح * عبدالله بن مسلم حسن الحديث على الراجح.

۳۳- کتاب الخاتم

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

ہوں؟“ تو اس نے وہ انگوٹھی اتار بیچنی۔ وہ دوبارہ آیا تو لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوا تھا، آپ نے فرمایا: ”کیا بات ہے کہ میں تجھ پر دوزخیوں کا زیور دیکھتا ہوں؟“ تو اس نے وہ بھی اتار بیچنی۔ پھر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کس چیز سے انگوٹھی بنواؤں؟ آپ نے فرمایا: ”چاندی کی بنواؤ مگر مشقال سے کم رکھنا“ (مشقال مساوی ہے ۲۵ گرام کے)

محمد بن عبد العزیز نے ”عبد اللہ بن مسلم“ کا نام ذکر نہیں کیا (بلکہ السلمی المروزی کہا) جبکہ حسن بن علی نے ”السلمی المروزی نہیں کہا (بلکہ صرف عبد اللہ بن مسلم کہا۔)

طَبِيبَةً، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبِّهِ، فَقَالَ لَهُ: «مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ؟»، فَطَرَحَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ: «مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ جِلْيَةً أَهْلِ النَّارِ»، فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: «اتَّخِذْهُ مِنْ وَرَقٍ وَلَا تَتِمَّهُ مِثْقَالًا» وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ: عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يَقُلْ الْحَسَنُ: السَّلْمِيُّ الْمَرْوَزِيُّ.

🌞 فائدہ: اس مقدار کی حد تک چاندی کی انگوٹھی مرد کے لیے جائز ہے۔



۴۲۲۴- ایاس بن حارث بن معقیب نے اپنے دادا معقیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا..... خیال رہے کہ ایاس کے نانا کا نام ”ابو ذباب“ ہے..... انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی لوہے کی تھی جس پر چاندی کا طمع کیا گیا تھا۔ کہا کہ بسا اوقات وہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ راوی نے کہا کہ حضرت معقیب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی انگوٹھی کے محافظ تھے۔

۴۲۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُو عَتَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ نُوحُ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِيَّاسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَقِّبِ - وَجَدَهُ مِنْ قَبْلِ أُمِّهِ أَبُو ذُبَابٍ - عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ حَدِيدٍ، مَلُوءٍ عَلَيْهِ فِصَّةٌ. قَالَ: فَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِي. قَالَ: وَكَانَ الْمُعَقِّبُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ.

🌞 فائدہ: لوہے کی انگوٹھی کو جس چیز سے طمع کیا گیا وہ اسی کے حکم میں ہوگی، سونا ہو یا چاندی۔ اور مردوں کے لیے چاندی جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۲۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الزينة، باب لبس خاتم حديد ملوي عليه فبضة، ح: ۵۲۰۸ من حديث سهل بن حماد به.

۴۲۲۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنِ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُلْ: اللَّهُمَّ! اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَادْكُرْ بِالْهُدَايَةِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ، وَادْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ». قَالَ: وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ أَوْ فِي هَذِهِ - لِلسَّبَايَةِ وَالْوُسْطَى، شَكَّ عَاصِمٌ - وَنَهَانِي عَنِ الْقَسِيَّةِ وَالْمِثْرَةِ.

۴۲۲۵- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”یہ دعا کیا کرو [اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَ سَدِّدْنِي] ”اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور سیدھا رکھ۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہدایت“ میں راستے پر سیدھا چلنے اور ”سداد“ میں تیر کا نشانے پر لگنے کے معنی پیش نظر رکھا کرو۔“ پھر شہادت والی یا درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے مجھے اس میں یا اس میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ یہ شک عاصم کو ہوا ہے..... اور آپ نے مجھے قسی اور میثرہ سے بھی منع فرمایا۔

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَقُلْنَا لِعَلِيٍّ: مَا الْقَسِيَّةُ؟ قَالَ: ثِيَابٌ تَأْتِيْنَا مِنَ الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ مُضَلَّعَةٌ فِيهَا أُمْتَالُ الْأَثْرَجِ. قَالَ: وَالْمِثْرَةُ شَيْءٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِيُعُولِيَهُنَّ.

ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ”قسی“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: اس سے مراد نارنگی کی طرح منقش کپڑے ہیں جو ہمارے پاس شام یا مصر سے آتے تھے اور ”میثرہ“ سے مراد وہ گدیاں ہیں جو عورتیں اپنے شوہروں کے لیے بناتی تھیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ بالا دعا ایک مختصر اور جامع دعا ہے اور دعاؤں میں ادنیٰ سے اعلیٰ مراتب تک تمام معانی کو اپنے ذہن میں رکھنا مستحب ہے یعنی دنیا کی نعمتوں کے ساتھ آخرت اور آخرت کے ساتھ دنیا کی نعمتوں کا تصور۔ ② حدیث میں فرمائی گئی ہدایت سے بعض لوگوں نے ”تصور شیخ“ کا جواز کشید کرنے کی کوشش کی ہے جو کسی طرح جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔ عبادات میں تصور اللہ رب العالمین ہی کا مطلوب ہے الا یہ کہ درود شریف پڑھتے ہوئے یا کسی کے لیے مغفرت وغیرہ کی دعا کرتے ہوئے جو تصور آتا ہے وہ ایک الگ چیز ہے۔ ③ انگشت شہادت یا بیچ والی انگلی میں انگوٹھی پہننا درست نہیں ہے۔ ④ [قسی] یا [قز] کی ممانعت ریشم کی وجہ سے اور [میثرہ] کی ممانعت سرخ رنگ اور رچی لوگوں کی مشابہت کی بنا پر ہے۔

۴۲۲۵- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب لبس القسي قبل، ح: ۵۸۳۸ تعليقاً، ومسلم، اللباس، باب النهي عن التخنم في الوسطى والتي تليها، ح: ۲۰۷۸ / ۶۴ بعد، ح: ۲۰۹۵ من حديث عاصم بن كليب به.

۳۳- کتاب الخاتم

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۵- انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی جائے
یا بائیں میں؟

(المعجم ۵) - باب مَا جَاءَ فِي التَّحَنُّمِ
فِي الْيَمِينِ أَوْ الْيَسَارِ (التحفة ۵)

۴۲۲۶- سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے (مرفوعاً) اور ابوسلمہ بن
عبدالرحمن نے (مرسلًا) بیان کیا کہ نبی ﷺ انگوٹھی دائیں
ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔

۴۲۲۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ
بِلَالٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ
ابن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ شَرِيكَ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يَتَحَنَّمُ فِي يَمِينِهِ.

🌞 فائدہ: سنت اور مستحب یہ ہے کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی جائے اور چھنگلیا یا ساتھ والی انگلی میں پہنی جائے۔

۴۲۲۷- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ
بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور اس کا نگینہ اندر
تھیلی کی جانب ہوا کرتا تھا۔

۴۲۲۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنِي
أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ
نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يَتَحَنَّمُ فِي يَسَارِهِ، وَكَانَ فَصُّهُ فِي بَاطِنِ
كَفِّهِ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا کہ ابن اسحاق اور اسامہ بن
زید نے نافع سے مذکورہ سند سے یہ روایت کیا: ”دائیں
ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ
وَأُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ
بِإِسْنَادِهِ: فِي يَمِينِهِ.

🌞 فائدہ: بائیں ہاتھ والی روایت ضعیف ہے صحیح اور محفوظ دائیں ہاتھ کا بیان ہے۔

۴۲۲۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الزينة، باب موضع الخاتم من اليد... الخ، ح: ۵۲۰۶ من
حديث عبد الله بن وهب به.

۴۲۲۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۳۷۵ من حديث أبي داود به،
والحديث شاذ * حديث أسامة بن زيد عند مسلم، ح: ۲۰۹۱ بالاختصار، وروى مسلم، ح: ۲۰۹۵ عن أنس
قال: "كان خاتم النبي ﷺ في هذه وأشار إلى الخنصر من يده اليسرى".

۳۳- کتاب الخاتم گھونگر والے پازیب پہننے سے متعلق احکام و مسائل

۴۲۲۸- حَدَّثَنَا هَنَادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى .
۴۲۲۸- نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى .

🌟 فائدہ: یہ ایک صحابی کا عمل ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کا عمل اوپر بیان ہوا ہے۔ اور وہی قائل اتباع ہے جیسا کہ اگلی روایت میں بھی آرہا ہے۔ ممکن ہے نبی ﷺ کے عمل سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بے خبر رہے ہوں، ورنہ وہ کبھی بھی اس کے برعکس عمل نہ کرتے۔

۴۲۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلَى الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَوْفَلٍ [ابْنِ الْحَارِثِ] بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمًا فِي خِنْصَرِهِ الْيُمْنَى، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ هَكَذَا، وَجَعَلَ فَصَّهُ عَلَى ظَهْرِهَا. قَالَ: وَلَا يُخَالُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَّا قَدْ كَانَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ كَذَلِكَ .
۴۲۲۹- محمد بن اسحاق نے روایت کیا کہا کہ میں نے صلت بن عبداللہ بن نوفل بن عبدالمطلب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ میں نے کہا: یہ کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی انگوٹھی اسی طرح پہنا کرتے تھے۔ اور اس کا تگینہ باہر کی طرف رکھتے تھے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی انگوٹھی ایسے ہی پہنا کرتے تھے۔

🌟 فائدہ: مستحب اور مسنون یہ ہے کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں پہنی جائے۔

(المعجم ۶) - باب مَا جَاءَ فِي الْجَلَالِ (التحفة ۶)

۴۲۳۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ - عامر بن عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ

۴۲۲۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۳۶۳ من حديث أبي داود به .
۴۲۲۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في لبس الخاتم في اليمن، ح: ۱۷۴۲ من حديث محمد بن إسحاق به، وحسنه البخاري .
۴۲۳۰- تخریج: [إسناده ضعيف] * مولاة لهم مجهولة، وعامر لم يدرك عمر بن الخطاب، قاله المنذري، (الترغيب والترهيب: ۷۶/۴) .

۳۳- کتاب الخاتم

سُونے کے دانتوں اور زیورات سے متعلق احکام و مسائل

ہماری ایک لوٹری زبیر کی ایک لڑکی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں لے گئی۔ اس لڑکی کے پاؤں میں گھوگرہ تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کاٹ ڈالا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”ہر گھٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔“

وَابِرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ؛ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ عَلِيٌّ ابْنُ سَهْلٍ: ابْنُ الزُّبَيْرِ - أَخْبَرَهُ: أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ، فَقَطَعَهَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا».

۴۲۳۱- بیان حضرت عبدالرحمن بن حیان انصاری کی لوٹری بیان کرتی ہے کہ میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹھی ہوئی تھی کہ ان کے پاس ایک لڑکی بھیجی گئی جس نے آواز دار گھوگرہ پہنے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے کہا: اسے میرے پاس مت لاؤ ورنہ اس کے گھوگرہ کاٹ ڈالو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”جس گھر میں گھٹی ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“

۴۲۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ بُنَاتَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَيَّانٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهَا إِذْ دُخِلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، وَعَلَيْهَا جَلَاجِلٌ يَصُوتُنَّ، فَقَالَتْ: لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُدْخِلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ».



🌞 فائدہ: چھوٹے بچوں سے لاڈ پیرا ایک فطری تقاضا ہے اور شرعی حق بھی مگر شرعی تقاضوں کو پیش نظر رکھنا فرض ہے۔ اور گھٹی والے زیورات سے بچنا چاہیے حتیٰ کہ جانوروں کی گردنوں یا پاؤں میں بھی گھٹیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ یہ دونوں روایات اگرچہ سداضعیف ہیں۔ تاہم گھوگرہ وغیرہ کا استعمال دیگر صحیح روایات کی رُو سے ممنوع ہیں اسی لیے بعض حضرات نے حدیث (۴۲۳۱) کی تحسین بھی کی ہے، کیونکہ نفس مسئلہ ثابت ہے۔

باب: ۷- دانتوں کو سونے سے بندھوانا جائز ہے

(المعجم ۷) - باب مَا جَاءَ فِي رِبْطِ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ (التحفة ۷)

۴۲۳۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۶/ ۲۴۲ عن عباد بن عباد به * بنانة لا تعرف، وابن جريج عنن.

۳۳- کتاب الخاتم

سونے کے دانتوں اور زیورات سے متعلق احکام و مسائل

۴۲۳۲- عبد الرحمن بن طرفة نے بیان کیا کہ معمر کہ

کلاب میں میرے دادا عرفجہ بن اسعد کی ناک کٹ گئی تھی۔

تو انہوں نے چاندی کی بنوائی مگر اس میں بو پڑ گئی تو نبی

ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے سونے کی ناک بنوائی۔

۴۲۳۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ الْمَعْنَى،

قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ: أَنَّ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ بْنَ

أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكَلَابِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا

مِنْ وَرَقٍ فَأَنْثَرَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ

فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ.

☀ فائدہ: [کلاب] کاف پر پیش کے ساتھ کوفہ اور بصرہ کے مابین ایک جگہ کا نام ہے۔ دور جاہلیت میں یہاں دو

معمر کے ہوئے تھے۔ ایک بار بنو مکہ اور بنو تغلب کے درمیان اور دوسری بار بنو قیس اور اہل بصرہ کے مابین رن پڑا تھا۔

عرفجہ اسی دوسری بار میں شریک ہوئے تھے۔ اس حدیث سے استدلال یہ ہے کہ سونے کے دانت وغیرہ بنوانا جائز

ہے۔ خواہ مرد بنوائے یا عورت مگر زیور صرف عورتوں کے لیے جائز ہے۔

۴۲۳۳- یزید بن ہارون اور ابو عاصم دونوں نے

کہا: ہمیں ابو الاشہب نے بواسطہ عبد الرحمن بن طرفہ سے

انہوں نے عرفجہ بن اسعد سے مذکورہ بالا کے ہم معنی

روایت کیا۔ یزید نے کہا کہ میں نے ابو الاشہب سے

پوچھا: کیا عبد الرحمن بن طرفہ نے اپنے دادا عرفجہ کو پایا

تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

۴۲۳۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا:

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

طَرْفَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ بِمَعْنَاهُ. قَالَ

يَزِيدُ: قُلْتُ لِأَبِي الْأَشْهَبِ: أَذْرَكَ عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ جَدَّهُ عَرْفَجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۴۲۳۴- عبد الرحمن بن طرفہ نے عرفجہ بن اسعد سے

انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ عرفجہ (.....) کی ناک

کٹ گئی تھی (مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کیا۔

۴۲۳۴- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ:

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ، عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ

أَسْعَدَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عَرْفَجَةَ، بِمَعْنَاهُ.

۴۲۳۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في شد الأسنان بالذهب، ح: ۱۷۷۰،

والنسائي، ح: ۵۱۶۵ من حديث أبي الأشهب به، وقال الترمذي: "حسن غريب"، وصححه ابن حبان،

ح: ۱۴۶۶.

۴۲۳۳- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۲/ ۴۲۵ من حديث أبي داود به.

۴۲۳۴- تخریج: [حسن] انظر الحديثين السابقين، وأخرجه البيهقي: ۲/ ۴۲۶ من حديث أبي داود به.

۴۳۷۹- جناب علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نماز کے ارادے سے نکلی تو راستے میں اسے ایک مرد ملا جو اس پر چڑھ بیٹھا اور اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کی وہ چیخی چلائی اور وہ چلا گیا۔ پھر عورت کے پاس سے ایک اور آدمی گزرا تو وہ بولی کہ یہی وہ ہے جس نے میرے ساتھ ایسے ایسے کیا ہے۔ مہاجرین کی ایک جماعت وہاں سے گزری تو عورت نے کہا: بے شک اس آدمی نے میرے ساتھ ایسے ایسے کیا ہے۔ تو وہ گئے اور اسے پکڑ لائے جس کے بارے میں اس نے گمان کیا کہ اس نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے۔ وہ اسے پکڑ کر عورت کے پاس لائے تو اس نے کہا: ہاں یہی وہ ہے۔ پس وہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ جب آپ نے اس کے متعلق حکم دیا (یعنی حد لگانے کا) تو اصل مجرم جو عورت کے ساتھ ملوث ہوا تھا کھڑا ہو گیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! اس کا مجرم میں ہوں۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا: ”تم جاؤ اللہ نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔“ اور اس آدمی کے متعلق اچھے کلمات فرمائے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: یعنی اس آدمی کے متعلق جو (شے میں) پکڑا گیا تھا۔ اور جو مرکب ہوا تھا اس کے متعلق فرمایا کہ ”اسے رجم کر دو۔“ پھر فرمایا: ”اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر یہ (توبہ) اہل مدینہ کرتے تو بھی قبول کر لی جاتی۔“

۴۳۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا الْفَرَّائِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ، فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ، وَانْطَلَقَ، وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، وَمَرَّتْ عِصَابَةُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، فَاَنْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَنْتُ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا، فَأَتَوْهَا بِهِ فَقَالَتْ: نَعَمْ هُوَ هَذَا، فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا صَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا: ادْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ، وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي الرَّجُلَ الْمَأْخُودَ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: «ارْجُمُوهُ»، فَقَالَ: «لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقَبِلَ مِنْهُمْ».

www.KitaboSunnat.com

۴۳۷۹- تخریج: [استادہ حسن] أخرجه الترمذی، الحدود، باب ما جاء في المرأة إذا استكرهت على الزنا، ح: ۱۴۵۴ عن محمد بن يحيى بن فارس الذهلي به، وقال: "حسن غريب صحيح"، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۲۳.

فَلْيُطَوِّقْهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْقِصَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا».

۴۲۳۷- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ (فاطمہ یا خولہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عورتو! کیا تمہیں زیور بنانے کے لیے چاندی کافی نہیں ہے۔ خبردار! جس عورت نے سونے کا زیور پہنا اور اسے ظاہر کیا تو اسے اسی سے عذاب دیا جائے گا۔“

۴۲۳۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ أُحْبَبٍ لِحَدِيثَةٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْقِصَّةِ مَا تَحْلِينَ بِهِ، أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحْلَى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ».

۴۲۳۸- حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس عورت نے اپنے گلے میں سونا پہنا قیامت کے روز اسے اسی کی مثل آگ پہنائی جائے گی۔ اور جس عورت نے اپنے کان میں سونے کی بالی پہنی تو قیامت کے دن اسے اسی کے مثل آگ کی بالی پہنائی جائے گی۔“

۴۲۳۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ حَدَّثَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقْلَدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلْدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ، جُعِلَ فِي أُذُنِهَا مِثْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

🌟 فائدہ: مذکورہ دونوں روایات ضعیف ہیں، لیکن دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ عورت کو اپنے گلے، کان یا ہاتھوں میں سونے کا زیور پہننا جائز ہے، اس لیے منع کی روایات ضعیف یا منسوخ ہیں۔

۴۲۳۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الزينة، باب الكراهية للنساء في إظهار الحلي والذهب، ح: ۵۱۴۰، ۵۱۴۱ من حديث منصور به * امرأة رباعي مجهولة، وأخت حذيفة بن اليمان اسمها فاطمة.

۴۲۳۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الزينة، باب الكراهية للنساء في إظهار الحلي والذهب، ح: ۵۱۴۲ من حديث يحيى بن أبي كثير به * محمود بن عمرو وثقه ابن حبان وحده فهو مجهول الحال.

۳۳- کتاب الخاتم

زیورات سے متعلق احکام و مسائل

۴۲۳۹- حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے

۴۲۳۹- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ:

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کے چمڑے کی گدی یا زین پوش پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور سونا پہننے سے بھی منع کیا ہے الا یہ کہ معمولی ہو۔

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مَيْمُونِ الْقَنَادِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النَّمَارِ وَعَنْ ثُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابو قلابہ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو قِلَابَةَ لَمْ يَلْقَ مُعَاوِيَةَ.

☀ فائدہ: سونے کے بارے میں تمام روایات کے مجموعے سے چند باتیں واضح ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ اس کا جواز تو ضرور ہے لیکن ہمارے معاشرے میں اس کے استعمال کی جو صورتیں ہیں وہ سخت محل نظر ہیں مثلاً زیورات بنانے اور استعمال کرنے کا شوق تو عام ہے لیکن اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف توجہ بہت کم ہے چندنی صد عورتیں ہی اس کا اہتمام کرتی ہیں ظاہر بات ہے کہ اس طرح کا زیور جہنم ہی کا ایندھن ہے۔ اَعَادَنَا اللَّهُ مِنْهُ۔ ثانیاً اصحاب حیثیت لوگوں کی خواتین کو نئے نئے زیورات بنانے کا اتنا شوق ہوتا ہے کہ وہ خاندان کی ہر تقریب اور ہر شادی پر کپڑوں کی طرح زیورات کا بھی نیا سیٹ تیار کروانا ضروری سمجھتی ہیں اسی طرح کئی کئی سوتولہ سونا زیورات کی شکل میں امراء کے گھروں میں پڑا ہے جس کی مجموعی مالیت اربوں سے متجاوز ہو کر شاید کھربوں تک پہنچتی ہو۔ یوں قوم کا اتنا بڑا سرمایہ کسی مصرف میں نہیں آتا۔ اگر کم از کم اتنے بڑے سرمائے کی زکوٰۃ ہی نکالی جاتی رہے تو غریب عوام کو بہت فائدہ ہو سکتا ہے اور اس کے انجماد کے مضرات کچھ کم ہو سکتے ہیں۔ ثالثاً شادی کے موقع پر حسب استطاعت زیورات کا بنانا ضروری سمجھ لیا گیا ہے اور اس کے بغیر شادی کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ اس تصور نے بھی کم تر حیثیت کے لوگوں کو مصیبت میں ڈالا ہوا ہے۔ ان تمام مفاسد کا حل یہی ہے جو اس حدیث میں اور دیگر روایات میں بیان ہوا ہے کہ سونے کے استعمال کو کم سے کم کیا جائے چند تولہ سونا (ساڑھے سات تولہ سے کم) زکوٰۃ سے بھی مستثنیٰ ہے۔ جس کے پاس ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ ہو وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرے اسی طرح اسے شادی کے لیے ضروری نہ سمجھا جائے اور اس کے لیے بھی جہاد کیا جائے۔ وما علينا الا البلاغ.



۴۲۳۹- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الزينة، باب تحريم الذهب على الرجال، ح: ۵۱۵۳ من حديث خالد

به، وسنده ضعيف، وله شاهد صحيح عند النسائي، ح: ۵۱۶۲.

فتنوں اور جنگوں کا بیان

فِتْنٌ : فِتْنَةٌ کی جمع ہے جس کے لغوی معنی ہیں: آزمائش، امتحان اور اختبار۔ مَلَّاحِم : مَلْحَمَةٌ کی جمع ہے جس کے لغوی معنی ہیں: جنگ و جدل اور خون ریزی۔ بعد میں کثرت استعمال کی وجہ سے فتن سے مراد ہر مکروہ چیز اور مصیبت لیا جانے لگا جیسے شرک، کفر، قتل و غارت گری وغیرہ۔ جبکہ ان سے مراد وہ خصوصی حالات ہیں جو قیامت سے پہلے پیش آئیں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے ان پیش آنے والے حالات کا خصوصی تذکرہ فرمایا ہے تاکہ آپ کی امت ان حالات میں اپنا بچاؤ کر سکے، ناصرف اپنا بچاؤ بلکہ دوسروں کی رہنمائی کا فریضہ بھی سرانجام دے سکے۔ یہ فتنے نہایت برق رفتاری سے پیش آئیں گے ایسے ایسے حیران کن فتنے ہوں گے کہ ان سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہوگا۔ ایک شخص صبح کو مومن ہوگا تو رات کو ان فتنوں کی سحر انگیزی کا شکار ہو کر کافر ہو چکا ہوگا۔ رات کو مومن تھا تو صبح تک ایمان کی دولت سے محروم ہو جائے گا اس لیے سردار دو جہاں ﷺ نے ان فتنوں کا ذکر کیا اور ان سے بچاؤ کی تدابیر بیان فرمائیں۔ قیامت سے قبل رونما ہونے والے فتنوں میں چند ایک

درج ذیل ہیں:

- ① حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا باغیوں کے ہاتھوں مظلومانہ شہید ہونا۔
- ② مسلمانوں کی باہمی جنگیں جیسا کہ جنگ جمل اور صفین میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔
- ③ باطل فرقوں کا ظہور جس سے اسلامی شان و شوکت اور رعب و دبدبہ کو یقینی نقصان ہوا۔ جیسے خوارج، معتزلہ، روافض اور قادیانی وغیرہ۔
- ④ دجال کا فتنہ عظیم جو بے شمار مخلوق کی گمراہی کا سبب بنے گا۔
- ⑤ یاجوج ماجوج کا ظہور جو کرۂ ارض پر بے حد تباہی کا باعث بنیں گے۔
- ⑥ دریائے فرات کا اپنے خزانے اگلنا۔
- ⑦ علمائے کرام کی وفات سے علم کا اٹھ جانا۔
- ⑧ عورتوں کی کثرت اور مردوں کی قلت۔
- ⑨ جھوٹے نبیوں کا ظہور۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۴) - كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَا حِمِ (التحفة ۲۹)

فتنوں اور جنگلوں کا بیان

☀ فائدہ: یعنی وہ فتنے اور جنگیں جو آخری دور میں ہوں گی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی پیش گوئی فرمائی ہے۔

(المعجم ۱) - باب ذِکْرِ الْفِتَنِ وَدَلَالِهَا
(التحفة ۱)

255

۴۲۴۰- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے۔ آپ نے اپنے اس مقام پر قیامت تک جو ہونے والا تھا سب بیان کیا اور اس میں سے کچھ نہ چھوڑا۔ یاد رکھنے والے نے اسے یاد رکھا اور بھولنے والے نے اسے بھلا دیا۔ یقیناً میرے ان ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ کے صحابہ) کو وہ یاد ہوگا اور جب ان واقعات میں سے کوئی پیش آتا ہے تو مجھے وہ سب یاد آ جاتا ہے جیسے کسی کو کسی کے چلے جانے کے بعد اس کا چہرہ یاد رہتا ہے پھر مدت بعد جب اسے دیکھتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔

۴۲۴۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس امت میں چار فتنے ہوں

۴۲۴۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَهُ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهِ مَنْ نَسِيَهِ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ.

۴۲۴۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ بَدْرِ بْنِ

۴۲۴۰- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة، ح: ۲۸۹۱ عن عثمان بن أبي شيبة، والبخاري، القدر، باب: ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا﴾، ح: ۶۶۰۴ من حديث الأعمش به.
۴۲۴۱- تخریج: [إسناده ضعيف] * رجل مجهول.

۳۴- کتاب الفتن والملاحم

فتنوں اور جنگوں کا بیان

گے اور ان کے بعد دنیا فنا ہو جائے گی۔“

عُثْمَانُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ
اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَكُونُ فِي هَذِهِ
الْأُمَّةِ أَرْبَعُ فِتَنٍ فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ».

۴۲۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ
سَعِيدٍ الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ:
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي
الْعَلَاءُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيٍّ الْعَنْسِيِّ
قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا
قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ
فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَخْلَاسِ، فَقَالَ
قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا فِتْنَةُ الْأَخْلَاسِ؟
قَالَ: «هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ
دَخْنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي،
يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي، وَإِنَّمَا أَوْلِيَايَ
الْمُتَّقُونَ، ثُمَّ يَضْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ
كَوَرِكَ عَلَى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ: لَا
تَدْعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً،
فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ
فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتَّى يَصِيرَ
النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ إِيْمَانٍ لَا
نِفَاقَ فِيهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيْمَانَ فِيهِ،
فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ
مِنْ غَدِهِ».

256

۴۲۴۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں
کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔
آپ نے فتنوں اور آزمائشوں کا ذکر فرمایا اور بہت
تفصیل سے بیان کیا حتیٰ کہ آپ نے اخلاص کے فتنے کا
بھی ذکر کیا۔ تو کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول!
اخلاص کا فتنہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بھاگم بھاگ اور
غارت گری! پھر وسعت و فراخی (مال و زر) کا فتنہ آئے
گا جس کا ظہور میرے اہل بیت کے ایک فرد کے پاؤں
تले سے ہوگا۔ اس کا دعویٰ ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ
وہ مجھ سے نہیں ہوگا۔ بلاشبہ میرے ولی اور دوست صرف
متقی لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایک آدمی پر صلح کر لیں گے جیسے
کہ سرین ہو پسی پرا (یعنی نامعقول اور نااہل ہوگا جس
طرح کہ سرین ایک پسی پر نہیں تک سکتی)۔ پھر ایک فتنہ
اٹھے گا گھنا ٹوپ اندھیرا اس امت میں سے کوئی نہیں
بچے گا مگر اسے اس کا طمانچہ پڑ کر رہے گا۔ پس جب سمجھا
جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا وہ اور بڑھ جائے گا۔ آدمی صبح
کرے گا تو مومن ہوگا اور شام ہوگی تو کافر ہو جائے گا حتیٰ
کہ لوگ دو خیموں (فریقوں) میں تقسیم ہو جائیں گے۔
ایک خیمہ ایمان کا..... جس میں کوئی نفاق نہیں ہوگا.....
اور دوسرا نفاق کا جس میں کوئی ایمان نہ ہوگا..... اور جب

۴۲۴۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۳۳/۲ عن أبي المغيرة عبد القدوس به، وصححه الحاكم:

۴۶۶/۴، ۴۶۷، ووافقه الذهبي.

یہ احوال ہوں تو دجال کا انتظار کرنا۔ آج آیا کہ کل۔“

🌞 **فوائد ومسائل:** ① پہلے فتنے کو [احلاس] سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ [جلس] کی جمع ہے۔ جس کے معنی ناٹ اور چٹائی کے ہیں جو گھر میں بچھی رہتی ہے اور جلدی اٹھائی نہیں جاتی۔ اس فتنے کو اس سے مشابہت دی گئی کہ اس کی مدت طویل ہوگی اور اس میں میل پچیل اور کالک بھی ہوگی۔ ② مال و دولت اور فراخ دستی..... میں اگر اللہ عزوجل کا شکر نہ ہو اور مال کا حق ادا نہ کیا جائے تو یہ بہت بڑا فتنہ ہے۔ ③ جاہل نابل اور نامعقول لوگوں کو اپنا حاکم بنانا اور ان پر راضی رہنا بھی ایک فتنہ ہے جو کسی کے لیے کسی خیر کا باعث نہیں بن سکتے۔ ④ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک دوست اور ولی وہی لوگ ہیں جو اصول قرآن و سنت کے مطابق متقی ہوں۔ ⑤ لوگوں کا دو خیموں اور فریقوں میں تقسیم ہونا..... جیسے کہ موجودہ دور میں دائیں بازو اور بائیں بازو کی اصطلاح رائج رہی ہے۔ جو شاید آگے چل کر مزید حقیقی معنوں میں استعمال ہو۔ واللہ اعلم

۴۲۴۳- سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی حقیقتاً بھول گئے ہیں یا بھولے بنے ہوئے ہیں۔ اللہ کی قسم! دنیا ختم ہونے تک آنے والے فتنوں کے قائد بن جن کے ساتھ تین سو یا اس سے زیادہ لوگ ہوں گے رسول اللہ ﷺ نے کسی کو نہیں چھوڑا ہے۔ آپ نے ان کے نام ان کے باپوں کے نام اور ان کے قبیلوں تک کے نام بتا دیے ہیں۔

۴۲۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ فَارِسٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ قُرُوحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَقَيْبَةَ بْنِ دُوَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: وَاللَّهِ! مَا أَدْرِي أَنَسِي أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا، وَاللَّهِ! مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَائِدٍ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا، يَبْلُغُ مَعَهُ ثَلَاثِمِائَةٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ.

🌞 **فائدہ:** اس حدیث سے اہل بدعت نے یہ استدلال کرنے کی کوشش کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب تھے۔ ان کا یہ دعویٰ ان کی جہالت کی دلیل ہے۔ علم غیب سراسر اللہ عزوجل کی خاص صفت ہے۔ رسول اللہ ﷺ جو کچھ بھی غیب کی خبریں دیتے تھے وہ سب اللہ عزوجل کی طرف سے وحی ہوتا تھا۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿عَالِمِ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا﴾ (آل عمران: ۲۶) ”وہ غیب کا جاننے والا ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کر لے.....“ ملا علی قاری رحمہ اللہ شرح فقہ اکبر میں لکھتے

۴۲۴۳- تخریج: [إسناده حسن] * عبد الله بن فروخ أبو عمر حسن الحديث، وثقه الجمهور، وإسحاق بن قبيصة صدوق.

ہیں: ”انبیاء کرام کچھ غیب نہیں جانتے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ انہیں خبر دے۔ اور علمائے احناف نے صراحت کی ہے کہ جو شخص نبی ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے۔ کیونکہ یہ بات اللہ عزوجل کے فرمان کے خلاف ہے: ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (النمل: ۶۵) ”کہہ دیجیے کہ آسمانوں والوں اور زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔“ اور بعض نے صراحت کی ہے کہ باطل کو جھٹلانا دین کے ضروری امور میں سے ہے۔ چنانچہ علم غیب صرف اور صرف اللہ عزوجل کے لیے خاص ہے۔ اور بہت سی نصوص اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں مثلاً: ﴿وَ عِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبُرِّ وَالْبَحْرِ الخ﴾ (الانعام: ۵۹) ”اور اللہ ہی کے پاس ہیں تمام مخفی اشیاء کے خزانے ان کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور وہی جانتا ہے جو کچھ تشکی میں ہے اور جو کچھ دریاؤں میں ہے.....“ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنْزِلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَ مَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (لقمان: ۳۴) ”بلاشبہ اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم وہی بارش برساتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا نہ کسی جان کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کامل علم اور صحیح خبروں والا ہے۔“ الغرض اللہ کے سوا کسی اور کے لیے کسی طرح جائز نہیں کہ اسے علم غیب سے موصوف مانا جائے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب نبی ﷺ کے سامنے وہ ایات پڑھے گئے جن میں یہ مضمون تھا کہ ”ہم میں وہ نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہے.....“ تو آپ نے فوراً ان کو روک دیا اور فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور پہلے والی بات کہو۔ الحقصر کسی صورت جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو عالم الغیب کہا جائے۔ غیب کی جتنی بھی خبریں آپ ﷺ نے دی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے اطلاع کرنے سے دی ہیں۔ غیب پر مطلع ہونے کا وحی اور الہام کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں، بحر الرائق میں ہے کہ اگر کوئی عقد نکاح میں یوں کہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی گواہی سے یہ نکاح ہوا تو نکاح نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسا آدمی کافر ہوگا کیونکہ اس نے نبی ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھا۔



۴۲۴۴- [حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي الْآخِرِ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ:

۴۲۴۳- سُبَيْعُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: بَيَّانُ كَيْفَ كَانَ زَمَانِي فِي (خُوزِسْتَانِ) تَسْتَرُّ كَالْعَلَقَةِ فَتُفْتَحُ هُوَ فِي كُوفَةِ آيَا - فِي يَهَا مِنْ نَجْرٍ حَاصِلٍ كَرْنَا جَاهِتَا تَهَا - فِي مَسْجِدٍ فِي جَلَاغِيَا تَوَيْسُ فِي وَهَانَ جَنْدَا دَمِي دَكِيحِي جَنْ كِي قَامَتِ وَ جَسَامَتِ مُتَوَسِّطِ قَسَمِ كِي تَهِي (سَاتَهْتِي) أَيْكِي أَوْرَادِي بِيْجِيَا

۴۲۴۴- [تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۵/ ۴۰۴ من حديث أبي عوانة به، وصححه الحاكم: ۴/ ۴۳۲، ۴۳۳، ووافقه الذهبي، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۸۰۳۲ * قتادة تابعه حميد بن هلال وهو ثقة.]

ہوا تھا جسے دیکھ کر آپ کہہ سکتے تھے کہ یہ حجازی آدمی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے ناپسندیدگی کے سے انداز سے دیکھا اور کہا: کیا تم انہیں نہیں جانتے ہو؟ یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حذیفہ بن یمان ہیں..... پھر حذیفہ نے بیان کیا کہ دیگر صحابہ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے متعلق سوال کیا کرتا تھا (کہ کہیں اس میں ملوث نہ ہو جاؤں) تو ان لوگوں نے ان کو غور سے دیکھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں خوب سمجھتا ہوں جو تمہیں برا لگتا ہے۔ میں نے عرض کیا تھا: اے اللہ کے رسول! یہ خیر جو اللہ نے ہمیں عنایت فرمائی ہے کیا اس کے بعد شر ہوگا جیسے کہ اس سے پہلے تھا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں نے عرض کیا: تو اس سے بچاؤ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تلوار۔“ قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا: میں (حذیفہ) نے عرض کیا: کیا تلوار سے کوئی فائدہ ہوگا؟ فرمایا: ”ہاں۔“ میں نے عرض کیا کہ کیا؟ فرمایا: ”صلح ہوگی جس میں (باطن) خیانت ہوگی دھوکا ہوگا۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”اگر زمین میں اللہ کا کوئی خلیفہ ہو اور وہ تمہاری کمر پر مارے اور تمہارا مال چھین لے تب بھی اس کی اطاعت کرنا۔ ورنہ اس حال میں مرجانا کہ تم (جنگل میں) کسی درخت کی جڑ چبا کر گزارہ کرنے والے ہو۔“ میں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”دجال آئے گا اس کے پاس نہر ہوگی اور آگ۔ جو اس کی آگ میں پڑا اس کا اجر ثابت ہوا اور اس کے

أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فِي زَمَنِ فَتَحَتْ تُسْتَرُ أَجْلِبُ مِنْهَا بَعَالًا، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ، وَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ تَعْرِفُ، إِذَا رَأَيْتَهُ، أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ. قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ وَقَالُوا: أَمَا تَعْرِفُ هَذَا؟ هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَأَحْدَقَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ، إِنِّي قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللَّهُ تَعَالَى أَيْكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: السَّيْفُ، [قَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ: فَقُلْتُ: وَهَلِ لِلسَّيْفِ - يَعْنِي مِنْ بَقِيَّةٍ -؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: قُلْتُ: مَاذَا؟ قَالَ: «هُدْنَةٌ عَلَى دَخْنٍ»، قَالَ: [قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ثُمَّ مَاذَا يَكُونُ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَ اللَّهُ تَعَالَى خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ، فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِيعَهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌ بِجَذَلِ شَجَرَةٍ». قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّتْ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ

۳۴- کتاب الفتن والملاحم

فتنوں اور جنگوں کا بیان

وَزُرُّهُ وَحُطُّ أَجْرُهُ». قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ گناہ ختم ہوئے اور جو اس کی نہر میں پڑا اس کے گناہ ثابت ہوئے اور اجر ضائع ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: قَالَ: «ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ».

پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”پھر قیامت آجائے گی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ عزوجل کی عجیب حکمت ہے کہ وہ اپنے بندوں کے دلوں میں مختلف میلانات پیدا فرماتا ہے جس میں ان کے لیے خیر اور برکت ہوتی ہے۔ عام صحابہ خیر کے متعلق سوال کرتے تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کرتے تھے اس سے ان کے علاوہ امت کو بھی بہت فائدہ ہوا۔ ② رسول اللہ ﷺ حالات کے مطابق ہر ایک کو اس کے مناسب حال جواب ارشاد فرماتے تھے۔ ③ جس شخص کو جس چیز کی رغبت ہوتی ہے وہ اس میں دوسروں سے فائق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے راز داں اور آئندہ کے بہت سے امور سے آگاہ تھے۔ ④ فتنے میں تحفظ کے لیے تلوار کا استعمال اسی صورت میں ہوگا جب خلیفہ المسلمین یا مومن مخلص قائم جہاد کرے گا۔ اس صورت میں اہل ایمان پر لازم ہوگا کہ اس کا ساتھ دیں۔ ⑤ اگر زمین میں مسلمان خلیفہ نہ ہو تو اپنے دین اور ایمان کی حفاظت کے لیے جنگ میں اکیلے پڑے رہنا اور فتنہ پردازوں سے الگ رہنا واجب ہوگا خواہ کسی قدر مشقت آئے۔ ⑥ دجال کی ظاہری آسائشیں درحقیقت ہلاکت ہوں گی اور ظاہری ہلاکت آفرینیاں اہل ایمان کے لیے باعث نجات ہوں گی۔

۴۲۴۵- خالد بن خالد یشکری نے یہ حدیث روایت

کی۔ اس میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ..... تلوار کے بعد (کیا ہوگا؟) آپ نے فرمایا: ”کچھ لوگ باقی بچیں گے جن کے دلوں میں فساد ہوگا۔ بظاہر صلح کریں گے مگر باطن میں دھوکا ہوگا.....“ پھر حدیث بیان کی۔

۴۲۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارَسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَضْرٍ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ. قَالَ: قُلْتُ: بَعْدَ السَّيْفِ؟ قَالَ: «بَقِيَّةٌ عَلَى أَفْدَاءٍ، وَهَذَنَةٌ عَلَى دَحْنٍ» ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ.

کہا کہ جناب قتادہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں پیش آنے والے فتنہ ارتداد پر معمول کیا کرتے تھے۔ [افدء، قذی] کی جمع ہے۔ اس نکتے کو کہتے ہیں جو آنکھ میں پڑ جاتا ہے۔ [هذنة] کا معنی صلح۔

۴۲۴۵- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۴۰۳/۵ عن عبد الرزاق به، وهو في المصنف له (جامع معمر

ح: ۲۰۷۱۱.

اور [دَحْن] کا معنی ہے سینے کا بغض جلن اور کرہن۔

☀ فائدہ: ان علامات کو کسی ایک فتنے سے مخصوص کرنا مشکل ہے۔ ہر فتنے میں موقع بموقع اس قسم کے حالات پیش آتے رہے ہیں..... اور آئندہ بھی آئیں گے۔ فتنہ ارتداد شہادت عثمان سبائی فتنہ خلق قرآن اور تاتاریوں کا حملہ وغیرہ..... سبھی اس میں آتے ہیں۔

۴۲۴۶- نصر بن عاصم لیثی نے بیان کیا کہ ہم بنو لیث کے چند لوگ خالد بن خالد یثکری کے ہاں گئے۔ انہوں نے پوچھا آپ کون لوگ ہیں؟ ہم نے بتایا کہ بنو لیث سے ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث معلوم کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے وہ حدیث بیان کی کہ ہم (بنو لیث کے لوگ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس لوٹے۔ جبکہ کوفہ میں جانور (خچر وغیرہ) مہنگے تھے۔ تو میں اور میرے ساتھی نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اجازت چاہی تو انہوں نے ہمیں اجازت دے دی۔ تو میں نے اپنے ساتھی (نصر بن عاصم) سے کہا کہ میں مسجد جاتا ہوں اور جب منڈی شروع ہوگی میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہاں ایک حلقہ لگا ہوا ہے گویا ان کے سر کٹے ہوئے (ہم تن گوش) ایک آدمی کی بات بڑے غور سے سن رہے ہیں۔ میں بھی ان میں جا کھڑا ہوا تو ایک آدمی میرے پہلو میں آ کھڑا ہوا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ اس نے کہا: کیا تم بصرہ کے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا: میں جان گیا ہوں اگر تم کوفہ کے ہوتے تو اس شخص کے بارے میں نہ پوچھتے۔

۴۲۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقُعَيْبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمِ اللَّيْثِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَقَالَ: مَنْ الْقَوْمُ؟ فَقُلْنَا: بَنُو لَيْثٍ أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، [قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى قَافِلِينَ وَغَلَّتِ الدَّوَابُّ بِالْكُوفَةِ قَالَ: فَسَأَلْتُ أَبَا مُوسَى أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَأَذِنَ لَنَا فَقَدِمْنَا الْكُوفَةَ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: أَنَا دَاخِلُ الْمَسْجِدِ إِذَا قَامَتِ السُّوقُ خَرَجْتُ إِلَيْكَ قَالَ: فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ إِذَا فِيهِ حَلْفَةٌ كَأَنَّمَا قُطِعَتْ رُؤُوسُهُمْ يَسْتَمْعُونَ حَدِيثَ رَجُلٍ! قَالَ: فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ إِلَيَّ جَنَبِي قَالَ: فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَبْصَرِيٌّ أَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: قَدْ عَرَفْتُ وَلَوْ كُنْتُ كُوفِيًّا لَمْ [تَسْأَلْ] عَنْ هَذَا قَالَ: فَذَنُوتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

چنانچہ میں اس گفتگو کرنے والے کے قریب ہو گیا (اور وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے) تو میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کر رہے تھے کہ لوگ تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ اور مجھے یقین تھا کہ میں خیر سے محروم نہیں رہوں گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اے حذیفہ! اللہ کی کتاب سیکھ (اور پڑھا کر) اور جو اس میں ہے اس کی پیروی کر۔“ آپ نے یہ یقین بار فرمایا۔ کہتے ہیں کہ میں نے پھر دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اے حذیفہ! اللہ کی کتاب سیکھ (اور پڑھا کر) اور جو اس میں ہے اس کی اتباع کر۔“ اور حدیث بیان کی..... اس میں ہے..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”فتنہ ہوگا اور فساد ہوگا۔“ کہتے ہیں: میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا اس شر کے بعد خیر ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”اے حذیفہ! اللہ کی کتاب سیکھو اور جو اس میں ہے اس کی اتباع کرتے رہو۔“ تین بار فرمایا۔ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول! کیا اس شر کے بعد خیر ہوگی؟ فرمایا: ”صلح ہوگی خیانت والی۔ اتفاق و اجتماع ہوگا مگر کدورت والا“..... میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! [اللَّهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ] سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”لوگوں کے دل پہلے کی سی کیفیت پر واپس نہیں آئیں گے۔“ کہتے ہیں، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟

عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَنْ يَسْبِقَنِي: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، [هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟] فَقَالَ: يَا حُذَيْفَةُ تَعْلَمُ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ فَقَالَ: يَا حُذَيْفَةُ تَعْلَمُ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ [فَذَكَرَ الْحَدِيثَ]. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: فُتْنَةٌ وَشَرٌّ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ. قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ تَعْلَمُ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: «الْهُدْنَةُ عَلَى دَخَنِ وَجَمَاعَةٍ عَلَى أَقْدَاءٍ - فِيهَا أَوْ فِيهِمْ -». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: «لَا تَرْجِعْ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «فُتْنَةٌ عَمِّيَاءَ صَمَّاءَ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ، فَإِنْ تَمَّتْ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ عَاضٌ عَلَى جِذْلِ خَيْرٍ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ».

فرمایا: ”فتنہ ہوگا اندھا اور بہرا۔ اور اس کے قائد دوزخ کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے..... تو اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مر جاؤ کہ تم کسی درخت کی جڑ کو چبانے والے ہو تو یہ کیفیت تمہارے لیے اس سے بہتر ہوگی کہ ان میں سے کسی کی اتباع کرو۔“

۴۲۴۷- شیخ بن خالد نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم ان ایام میں کوئی خلیفہ نہ پاؤ تو بھاگ جانا حتیٰ کہ مر جاؤ۔ اور اگر تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم کسی درخت کی جڑ چبانے والے ہوئے (تو یہ بہتر ہوگا۔)“ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”اگر کسی نے چاہا کہ اس کی گھوڑی بچہ بنے، تو وہ بچہ نہیں جن پائے گی کہ قیامت آجائے گی۔“ (یعنی بہت جلد ایسا ہوگا۔)

۴۲۴۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ لَوَارِثٍ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ صَخْرِ بْنِ مَذْرُ الْعَجَلِيِّ، عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ بِهَذَا لَحْدِيثٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً، فَاهْرُبْ حَتَّى مَوْتٍ، فَإِنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاثٌ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: «لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَّ فَرَسًا لَمْ يَنْتَجِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ».

☀ فائدہ: ایام فتنہ میں فتنہ پرداز لوگوں سے علیحدہ رہنا اور ان تحریکوں سے اپنے آپ کو جدا رکھنا اور قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہی واحد ذریعہ نجات ہے اور قرآن کریم کی تعلیمات اسوۂ رسول کو مستلزم ہیں۔

۴۲۴۸- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی امام کی بیعت کی ہو اور اپنے ہاتھ کا مال اور دل کا پھل (اپنا قول و قرار) اس کو دے دیا ہو تو پھر ہمت بھرا اس کی اطاعت کرے۔“

۴۲۴۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ زُهَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ لُكَعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۴۲۴۷- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۴۰۳/۵ من حديث عبد الوارث به * صخر بن بدر تابعه نصر بن عاصم، نظر الحديث السابق.

۴۲۴۸- تخریج: أخرجه مسلم، الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، ح: ۱۸۴۴ من حديث لأعمش به مطولاً.

۳۴- کتاب الفتن والملاحم

فتنوں اور جنگوں کا بیان

ﷺ قال: «مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفَقَةً بِيَدِهِ وَثَمَرَةً قَلْبِهِ، فَلْيُطِيعْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ». قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ أَذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، قُلْتُ: هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَفْعَلَ وَنَفْعَلَ، قَالَ: أَطِيعُهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْصِيهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ.

اس کی نافرمانی کرو۔

🌞 فائدہ: امام المسلمین کی بیعت، تائید اور اطاعت واجب ہے اور شرعی امور میں اس کی مخالفت حرام ہے۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔

۴۲۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ».

۴۲۵۰- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثْتُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ

۴۲۴۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۱/۲ من حديث الأعمش به، وعنن، فالسند ضعيف وللحديث شواهد معنوية عند الحاكم: ۴۳۹/۴ وغيره، غير قوله: "أفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ".

۴۲۵۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الصغير: ۴۰/۲ من حديث ابن وهب به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۵۱۱/۴، ووافقه الذهبي، وله شاهد موقوف عند الحاكم، وسنده ضعيف * جرير بن حازم له يثبت بأنه كان يلدس، والله أعلم.

لْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصِرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى
يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاخٌ.

☀ فائدہ: یہ شاید دجال کے زمانے میں ہوگا۔ واللہ اعلم.

۴۲۵۱- زہری نے بیان کیا کہ ”سلاح“ خیر کے
قریب ایک مقام کا نام ہے۔

۴۲۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ
عَنْبَسَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ:
«وَسَلَاخٌ قَرِيبٌ مِنْ خَيْرٍ».

۴۲۵۲- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے
زمین کو لپیٹا اور میں نے اس کی مشرقوں اور مغربوں کو
دیکھا اور بلاشبہ میری امت کی عمل داری وہاں تک پہنچے
گی جہاں تک اسے میرے لیے لپیٹا گیا ہے اور مجھے
سرخ و سفید (سونا چاندی) دو خزانے دیے گئے ہیں۔ اور
میں نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ میری امت
کو عام قحط سے ہلاک نہ فرمائے اور ان پر ان کے اپنے
اندر کے علاوہ باہر سے کوئی دشمن مسلط نہ ہو جو انہیں ہلاک
کر کے رکھ دے۔ تو میرے رب نے مجھے فرمایا: ”اے
محمد ﷺ! میں جب کوئی فیصلہ کرتا ہوں تو اسے رد نہیں
کیا جاتا۔ میں (تیری امت کے) ان لوگوں کو عام قحط
سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے اپنے اندر کے علاوہ
باہر سے کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو انہیں ہلاک کر
کے رکھ دے اگرچہ سب ملکوں والے ان پر چڑھ دوڑیں
(تو انہیں ہلاک نہیں کر سکیں گے)۔ (البتہ یہ آپس میں

۴۲۵۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي
'سَمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى زَوَى لِي الْأَرْضَ» أَوْ
قَالَ: «إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ، فَأَرَيْتُ
مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ
مَا زَوَى لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ
الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي
تَعَالَى لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بَسَنَةٌ بَعَامَةٌ وَلَا
يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ
فَيَسْتَبِيحَ بَيَضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي: يَا
مُحَمَّدُ! إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يَرُدُّ،
وَلَا أَهْلِكُهُمْ بَسَنَةٌ بَعَامَةٌ وَلَا أَسْلُطُ عَلَيْهِمْ
عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيَضَتَهُمْ،
وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا - أَوْ

۴۲۵۱- تخریج: [إسناده صحيح].

۴۲۵۲- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ح: ۲۸۸۹ من حديث حماد بن زيد به.

قَالَ: بِأَقْطَارِهَا - حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا، وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَيْمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُزَفَّ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي. وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «ظَاهِرِينَ» ثُمَّ اتَّفَقَا - «لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ تَعَالَى».



ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔“ (آپ ﷺ نے فرمایا) ”مجھے اپنی امت پر گمراہ اماموں کا خوف ہے۔ اور جب ان میں ایک بار تلوار پڑ گئی تو قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔ اور اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں کے ساتھ نڈل جائیں اور کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔ اور عن قریب میری امت میں کذاب اور جھوٹے لوگ ظاہر ہوں گے ان کی تعداد تیس ہوگی ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔۔۔۔۔ ابن عسلی نے کہا۔۔۔۔۔ حق پر غالب رہے گا۔ ان کا کوئی مخالف ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آ جائے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اس مضمون کی احادیث میں بشارت ہے کہ امت مسلمہ کی عملداری مشرق و مغرب کی انتہاؤں تک پہنچے گی۔ اس کا کسی قدر اظہار ہو چکا ہے اور ان شاء اللہ مزید بھی ہوگا۔ ② سرخ و سفید سے مراد سونے چاندی کی دولت ہے۔ اور فی الواقع دنیا میں مجموعی طور پر دولت کے مصادر و منابع جس قدر مسلمانوں کے پاس ہیں کسی اور امت کے پاس نہیں ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ موجودہ حالات میں مسلمان اپنی نادانی اور اللہ کے عقاب کی وجہ سے اس میں فتنے میں مبتلا ہیں اور دوسری قومیں ان کی دولت سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ③ اس امت میں کچی اور اجتماعی قحط نہیں پڑے گا، جزوی ہو سکتا ہے۔ ④ اس امت پر براہ راست کوئی دوسری قوم مسلط نہیں ہوگی وہ ہمیشہ مسلمانوں ہی میں سے کچھ لوگ ان کے خلاف استعمال کر کے ان کو مغلوب کریں گے۔ تاریخ میں یہ حقائق نمایاں اور موجودہ حالات اس کی گواہی دے رہے ہیں۔ ⑤ ائمہ مضللین (گمراہ امام) دینی ہوں یا سیاسی، یہی امت کے لیے سب سے بڑا فتنہ ہیں۔ اور عوام کا لالچ عام بالعموم اپنے ائمہ و حکام ہی کے پیرو ہوا کرتے ہیں۔ ⑥ اور اس حقیقت سے انکار نہیں کہ جب سے امت میں تلوار پڑی ہے اٹھ نہیں سکی۔ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ ⑦ بالآخر امت سے علم اٹھایا جائے گا، جہالت عام ہو جائے گی حتیٰ کہ لوگ صریح شرک جلی بلکہ بت پرستی میں مبتلا ہوں گے۔ و نَسْأَلُ اللَّهَ السَّلَامَةَ. ⑧ سیلہ کذاب سے لے کر اب تک وقتاً فوقتاً جھوٹے نبی ظاہر ہوتے رہے ہیں اور شاید اور بھی ہوں گے

۳۴- کتاب الفتن والملاحم - فتنوں اور جنگوں کا بیان

جیسے کہ ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے وقت کا ایک طاغوت ہو گزرا ہے ان کی مجموعی تعداد تو نہ معلوم کتنی ہو مگر ان میں سے تیس بہت نمایاں ہوں گے۔ ④ امت میں سے حق اور اہل حق کبھی ناپید نہیں ہوں گے۔ تھوڑے بہت ہر جگہ اپنے آپ کو ظاہر اور نمایاں رکھیں گے جو ایک تاریخی حقیقت ہے اور زبان نبوت سے آئندہ کی پیشین گوئی بھی..... والحمد لله على ذلك.

۴۲۵۳- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین باتوں سے امان دی ہے: تمہارا نبی تم پر بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ اور یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب نہیں آسکیں گے (یعنی کلی اور مجموعی طور پر) اور یہ کہ تم لوگ گمراہی پر جمع نہیں ہو گے۔“

۴۲۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي أَبِي - قَالَ ابْنُ عَوْفٍ: وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ - قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمَضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثٍ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَذْغُو عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ».

۴۲۵۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسلام کی چکی پینتیس چھتیس یا سینتیس تک چلے گی۔ پھر اگر ہلاک ہوئے تو ہلاک ہونے والوں کی یہی راہ ہوگی اور اگر ان کا دین قائم رہا تو ستر سال تک قائم رہے گا۔“ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: کیا یہ ستر سال مزید ہوں گے یا سابقہ مدت بھی اس میں شامل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”گزشتہ مدت کے ساتھ۔“

۴۲۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ بِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ يَهْلِكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ».

۴۲۵۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الخطيب في الفقيه والمتفقه ۱/ ۱۶۰ من حديث أبي داود به * شرح ابن عبيد عن أبي مالك الأشعري مرسل، (جامع التحصيل، ص: ۱۹۵).

۴۲۵۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱/ ۳۹۳ عن عبد الرحمن بن مهدي به، وصححه الحاكم: ۱/ ۵۲۱ و ۳/ ۱۱۴، ووافقه الذهبي * سفیان الثوري صرح بالسماع، وتابعه شبیان بن عبد الرحمن.

۳۴- کتاب الفتن والملاحم

لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا. قَالَ: قُلْتُ: أَمِمَّا بَقِيَ
أَوْ مِمَّا مَضَى؟ قَالَ: «مِمَّا مَضَى».

فتنوں اور جنگوں کا بیان

[قال أبو داود: مَنْ قَالَ: خِرَاشٌ. فَقَدْ
أَخْطَأَ]
امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں (ربعی بن حراش "خا" بغیر
نقطے کے ہے) جس نے خراش "خا" نقطے کے ساتھ کہا
اس نے غلطی کی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① "اسلام کی چکی" چلنے سے مراد اسلام کے نظام کا منہج نبوت پر محکم رہنا ہے۔ ① پینتیس سال
کی مدت بقول بعض شارحین آپ علیہ السلام کے فرمان سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک مکمل ہوتی ہے۔ اس کے
ایک سال بعد واقعہ جمل اور اس کے بعد پینتیسویں سال میں جنگ صفین ہوئی تھی۔ بعد ازاں خلافت بنو امیہ میں رہی
اور تقریباً ستر سال بعد بنو عباس کو منتقل ہو گئی۔ (اس حدیث کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو فتح الباری ج: ۱۳ کتاب الاحکام
حدیث: ۷۲۲۲، ۷۲۲۳)



۴۲۵۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي
شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ
الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّجُ،
وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! آيَةُ
هُوَ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ الْقَتْلُ».

(المعجم ۲) - باب التَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ
في الْفِتْنَةِ (التحفة ۲)

۴۲۵۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَامِ قَالَ:

۴۲۵۶- جناب مسلم بن ابوبکرؓ اپنے والد سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب فتنہ

۴۲۵۵- تخریج: أخرجه مسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح:
۱۱/۱۵۷ بعد، ح: ۲۶۷۲ من حديث يونس بن يزيد به، وعلقه البخاري، الفتن، باب ظهور الفتن، ح: ۷۰۶۱.
۴۲۵۶- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب نزول الفتن كمواقع الفطر، ح: ۲۸۸۷ من حديث وكيع به.

حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يَكُونُ الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرًا مِنَ الْجَالِسِ، وَالْجَالِسُ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرًا مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرًا مِنَ السَّاعِي». قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ» قَالَ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: «فَلْيَعْمِدْ إِلَى سَيْفِهِ فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلَى حَرَّةٍ، ثُمَّ لِيَنْجُو مَا اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ».

ہوگا اس میں لیٹا ہوا آدمی بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے کی نسبت بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں چلا جائے۔ اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے اور جس کی کھیتی ہو وہ اپنی زمین میں چلا جائے۔“ کہا کہ جس کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: ”وہ اپنی تلوار لے اور اس کی دھار کو پتھر پر مارے (اسے کند کر دے) اور پھر جہاں تک ہو سکے (فتنہ میں شریک ہونے سے) بچنے کی کوشش کرے۔“

☀ فائدہ: سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ عام لوگ بے دین ہو کر اپنی من مرضی کے تابع ہوتے ہوئے وقتی فوائد حاصل کرنے کے درپے ہوں گے اور دوسروں کو بھی اس پر مجبور کریں گے۔ تو ایسے حالات میں سوائے مذکورہ بالا علاج کے کہ انسان آبادیوں سے اور فرسادیوں سے دور بھاگ جائے اور کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

۴۲۵۷- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّقْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عِيَّاشٍ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْجَعِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ ابْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ لِيَقْتُلَنِي؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُنْ

۴۲۵۷- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس حدیث میں بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فرمائیے کہ اگر کوئی فتنہ پرور میرے گھر میں داخل ہو جائے اور مجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت آدم (علیہ السلام) کے (اس) بیٹے کی مانند ہو جانا۔۔۔۔۔۔ یزید بن خالد نے یہ آیت پڑھی..... ﴿لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ.....﴾ ”اگر تو نے میرے قتل کے لیے ہاتھ

۳۴- کتاب الفتن والملاحم

كَأَنَّ بَنِي آدَمَ وَتَلَا يَزِيدُ: ﴿لَيْنًا بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي﴾ الآية [المائدة: ۲۸].

فتنوں اور جنگوں کا بیان

بڑھایا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ تیری طرف نہیں بڑھاؤں گا' بے شک میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔“

۴۲۵۸- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا..... تو ابو بکرہ والی حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ فرمایا: ”اس کے مقتولین بھی آگ میں جائیں گے.....“ اس روایت میں ہے وابصہ نے پوچھا: اے ابن مسعود! یہ کب ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ”یہ ہرج (قتل اور فتنوں) کے دن ہوں گے جب کوئی آدمی اپنے ساتھ بیٹھنے والے سے بھی امن میں نہ ہوگا۔“ میں نے دن آگئے تو؟ انہوں نے کہا: اپنی زبان بند اور اپنے ہاتھ کو روک رکھنا اور اپنے گھر کی کوئی چٹائی بن جانا۔ پھر جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے تو میرے دل میں اچانک خیال آیا (کہ کہیں یہ وہی فتنہ نہ ہو) تو میں سوار ہوا حتیٰ کہ دمشق پہنچا اور جناب خیرم بن فاسک رضی اللہ عنہ سے ملا۔ میں نے ان کو سب بتایا تو انہوں نے اللہ کی قسم کھائی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ اس نے بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سنا ہے جیسے کہ مجھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تھا۔

۴۲۵۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ وَابِصَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَابِصَةَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: «فَتَلَاهَا كُلُّهُمْ فِي النَّارِ». قَالَ فِيهِ: قُلْتُ: مَتَى ذَاكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ؟ قَالَ: تِلْكَ أَيَّامُ الْهَرَجِ حَيْثُ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ. قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ الزَّمَانُ؟ قَالَ: تَكْفُفُ لِسَانَكَ وَيَدَكَ وَتَكُونُ جَلِيسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِكَ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ طَارَ قَلْبِي مَطَارَهُ فَوَكَّبْتُ حَتَّى أَتَيْتُ دِمَشْقَ فَلَقِيتُ خُرَيْمَ بْنَ قَاتِكٍ، فَحَدَّثْتُهُ، فَحَلَفَ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَمَا حَدَّثَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ.

۴۲۵۹- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

۴۲۵۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

۴۲۵۸- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۹/۱، ح: ۴۲۸۷ من حديث معمر عن إسحاق بن راشد عن سالم عن عمرو بن وابصة به * سالم غير منسوب، وشك المزي والعسقلاني في التقريب وغيرهما في تعيينه، وظن العسقلاني في تهذيب التهذيب بأنه سالم بن عجلان، ولم يذكر دليلاً، وسالم هذا مجهول الحال، ولبعض حديثه شواهد عند الحاكم: ۴/۴۲۷ وغيره.

۴۲۵۹- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب التثبت في الفتنة، ح: ۳۹۶۱ من حديث ۴۴

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اتنے سیاہ کالے جیسے اندھیری رات (یعنی حق اور باطل گڈمڈ ہو جائے گا) آدمی صبح کو مومن ہو گا اور شام کو کافر۔ شام کو مومن ہو گا اور صبح کو کافر۔ اس میں بیٹھا ہوا کھڑے ہونے والے کی نسبت بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ سواپنی کمائوں کو توڑ دینا اور تانتوں کو کاٹ پھینکنا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مارنا (اور کند کر لینا) اگر کوئی تم پر چڑھ آئے تو حضرت آدم علیہ السلام کے بہتر بیٹے کی مانند ہو جانا۔“

الْوَارِثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثُرَوَانَ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُضِيحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، فَكَسَرُوا قَسِيئَكُمْ وَقَطَّعُوا أَوْتَارَكُمْ وَأَضْرَبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَإِنْ دُخِلَ يَعْنِي، عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنِي آدَمَ».

🌞 فائدہ: حضرت آدم علیہ السلام کا بہتر بیٹا وہی تھا جس نے قتل ہونا قبول کر لیا تھا (یعنی ہابیل) اور قاتل بننے سے گریز کیا۔

۴۲۶۰- عبدالرحمن بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑے مدینے کے ایک راستے پر چل رہا تھا کہ اچانک ایک سردیکھا جو کسی چیز پر لکایا گیا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے: اس کا قاتل بڑا بد بخت ہے۔ جب آگے بڑھ گئے تو بولے..... میرا خیال ہے کہ یہ بڑا بد بخت ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے فرماتے تھے: ”جو آدمی میری امت کے کسی آدمی کو قتل کرنے کے لیے چلے تو اسے اسی طرح کرنا چاہیے یعنی اپنی گردن بڑھا دے۔ قاتل دوزخ میں ہے اور مقتول جنت میں۔“

۴۲۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَضْفَلَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنْتُ آحِذَا بَيْدِ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ أَتَى عَلَى رَأْسٍ مَنْصُوبٍ فَقَالَ: شَقِي قَاتِلُ هَذَا، فَلَمَّا مَضَى قَالَ: وَمَا أَرَى هَذَا إِلَّا [وَأ] قَدْ شَقِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ مَشَى إِلَى رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي لِيَقْتُلَهُ فَلْيَقْتُلْ هَكَذَا [يَعْنِي فَلْيَمْدُ عُنُقَهُ،

◀ عبدالوارث بہ، وحسنہ الترمذی، ح: ۲۲۰۴.

۴۲۶۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۹۶/۲ من حديث أبي عوانة به: ۱۰۰/۲ من حديث الثوري به * عبدالرحمن بن سمرہ لم يوثقه غير ابن حبان.

۳۴- کتاب الفتن والملاحم

فتنوں اور جنگوں کا بیان

فَالْقَائِلُ فِي النَّارِ، وَالْمَقْتُولُ فِي الْجَنَّةِ».

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں اس روایت کو ثوری نے
بواسطہ عون بن عبد الرحمن بن سمیر یا سمیرہ سے روایت کیا ہے اور
لیث بن ابی سلیم نے بواسطہ عون بن عبد الرحمن بن سمیرہ سے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ
عَوْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرٍ أَوْ
سُمَيْرَةَ، وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ
عَوْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرَةَ

امام ابو داود کہتے ہیں مجھے حسن بن علی نے بیان کیا
کہ ابو ولید نے یہ حدیث ابو عوانہ سے روایت کی اور کہا
کہ میری کتاب میں (راوی کا نام) ابن سمرہ درج ہے
جبکہ دوسرے راوی سمرہ اور کئی سمیرہ کہتے ہیں اور یہ کلام
ابو ولید کا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ لِي الْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي بِهَذَا
الْحَدِيثِ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، وَقَالَ: هُوَ
فِي كِتَابِي: ابْنُ سَبْرَةَ وَقَالُوا: سَمُرَةَ،
وَقَالُوا: سُمَيْرَةَ. هَذَا كَلَامُ أَبِي الْوَلِيدِ.



۴۲۶۱- سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے
کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ذر!“
میں نے جواب میں کہا: میں حاضر ہوں اے اللہ کے
رسول! حاضر ہوں۔ اور حدیث بیان کی۔ اس میں ہے:
”تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ مرے گے اور گھرا ایک غلام
کی قیمت میں ملے گا؟“ مراد ہے قبر۔ میں نے عرض کیا:
اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یا کہا: جو اللہ اور اس
کا رسول میرے لیے پسند فرمائیں۔ آپ ﷺ نے
فرمایا: ”صبر کرنا۔“ پھر مجھ سے فرمایا: ”اے ابو ذر!“ میں
نے کہا: میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تیرا کیا حال
ہوگا جب یہ مقام ”احجار زیت“ خون میں ڈوب جائے
گا؟“ میں نے کہا: جو اللہ اور اس کا رسول میرے لیے

۴۲۶۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ
الْمُسَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!»، قُلْتُ:
لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ! فَذَكَرَ
الْحَدِيثَ، قَالَ فِيهِ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا
أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ
بِالْوَصِيفِ» - يَعْنِي الْقَبْرَ - قَالَ: قُلْتُ:
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، أَوْ قَالَ: مَا خَارَ اللَّهُ
لِي وَرَسُولُهُ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ» - أَوْ
قَالَ: «تَصَبَّرْ» - ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا أَبَا

۴۲۶۱- تخریج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب التثبت في الفتنة، ح: ۳۹۵۸ من حديث حماد بن زيد به
المسعث حسن الحديث، وثقه ابن حبان، وقال صالح جزرة: "ومسعث جليل، لا يعرف في قضاة خراسان أجل منه".

۳- کتاب الفتن والملاحم

فتنوں اور جنگوں کا بیان

پسند فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”وہیں چلے جانا جہاں کے تم ہو۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنی تلوار لے کر اپنے کندھے پر نہ رکھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ”تب تو تو انہی لوگوں میں شریک ہو جائے گا۔“ میں نے عرض کیا: آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: ”اپنے گھر میں پڑے رہنا۔“ میں نے کہا: اگر کوئی میرے گھر میں گھس آئے تو؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تجھے اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک سے تم سہم جاؤ گے تو اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لینا وہ تمہارے اور اپنے گناہ سمیٹ لے گا۔“

ذَرَّ!۔ قُلْتُ: لَبَيْكَ وَسَعْدَيْكَ! قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْبَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرَقَتْ بِالْدَّمِ؟» قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا آخِذُ سَيْفِي فَأَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِي؟ قَالَ: «شَارَحْتَ الْقَوْمَ إِذَا»، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «تَلْزِمُ بَيْتَكَ». قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي؟ قَالَ: «إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شِعَاعُ السَّيْفِ، فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبْوَأُ بِأَيْمِكَ وَإِثْمِهِ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ يَذْكُرِ الْمُشْعَثُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں حماد بن زید کے علاوہ اور کسی نے مشعث بن طریف کا ذکر نہیں کیا۔

۴۲۶۲- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے آگے گھٹا ٹوپ اندھیری رات کی مانند فتنے ہیں۔ آدمی ان میں صبح کو مومن، شام کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر ہوگا، بیٹھا ہوا ان میں کھڑے ہونے والے کی نسبت بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔“ صحابہ نے کہا: تو آپ ہمیں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جانا۔“ (یعنی ان میں کسی طرح سے کوئی حصہ نہ لینا۔)

۴۲۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ فَارِسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ لِأَخْوَلٍ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، بُضِيعُ الرَّجُلِ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُبْضِيعُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ

۴۲۶۲- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۴/ ۴۰۸، ح: ۱۹۸۹۶ عن عفان به، وصححه الحاكم: ۴/ ۴۴۰، وله شاهد تقدم، ح: ۴۲۵۹.

فتنوں اور جنگوں کا بیان

۳۴- کتاب الفتن والملاحم

الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي. قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «كُونُوا أَحْلَاسَ يُبُوتِكُمْ».

۴۲۶۳- حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”بلاشبہ انتہائی خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا رہا۔ بڑا خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا رہا، اور جو ان میں مبتلا کیا گیا پھر اس نے صبر کیا، تو اس کا کیا کہنا۔“

۴۲۶۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُصَيِّصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْوَقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: أَيْمُ اللَّهِ! لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنُ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنُ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنُ، وَلَمَنْ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ، فَوَاهَا».



🌞 فائدہ: ان تمام احادیث کا خلاصہ یہی ہے کہ مسلمانوں کے درمیان آپس میں اختلاف اور جھگڑا ہو اور کسی ایک فریق کا حق پر ہونا واضح نہ ہو تو پھر ان میں حصہ لینے سے بچنا بہتر ہوگا، حتیٰ کہ قتل ہو جانا گوارا کر لینا، کسی کو قتل کرنے سے بہتر ہوگا۔

باب ۳- (فتنوں میں) زبان کو ضبط میں

(المعجم ۳) - بَابُ: فِي كَفِّ اللِّسَانِ

رکھنے کا بیان

(التحفة ۳)

۴۲۶۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عنقریب فتنہ ہوگا بہرا، گونگا اور اندھا۔ جس نے اس میں جھانکا، فتنہ اس کی طرف مائل ہوگا۔ اور اس میں زبان چلانا ایسے ہوگا جیسے کہ

۴۲۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ خَالِدُ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۴۲۶۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الطبراني في الكبير: ۲/ ۲۵۳ من حديث معاوية بن صالح به.

۴۲۶۴- تخریج: [إسناده ضعيف] * عبد الرحمن البيلمانی ضعیف، ولہ شواہد ضعیفہ عند ابن ماجہ، ح: ۳۹۶۸ وغیرہ، انظر النہایۃ فی الفتن والملاحم، ح: ۱۴۹ (بتحقیق).

الْبَيْلَمَانِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
«سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَّمَاءٌ بِكَمَاءٍ عَمِيَاءٍ، مَنْ
أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ، وَإِشْرَافُ
اللِّسَانِ فِيهَا كَوُفُوعِ السَّيْفِ».

۴۲۶۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عقرب فتنہ برپا ہوگا جو
سب عربوں کو ہلاک کر ڈالے گا، اس کے مقتول جہنم میں
جائیں گے۔ اس میں زبان سے بولنا تلوار چلانے سے
بھی سخت ہوگا۔“

۴۲۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ:
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ
طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: زِيَادٌ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَظِفُّ الْعَرَبَ،
فَتَلَاهَا فِي النَّارِ، اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ
وُفُوعِ السَّيْفِ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: اس روایت کو ثوری نے
بواسطہ طائوس سے اور اس نے اعجم سے روایت کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ
لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ الْأَعْجَمِ.

🌞 فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ تاہم ”ان حالات میں زبان سے بولنا.....“ اسی صورت میں فتنہ انگیزی ہوگی
جب کوئی کسی کی ناحق حمایت یا مخالفت کرے گا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو کسی دور میں بھی منع نہیں ہے۔

۴۲۶۶- محمد بن عیسیٰ بن طبارغ نے بیان کیا کہ
عبداللہ بن عبدالقدوس نے زیاد کے تعارف میں اسے
”زیاد سیمین گوش“ کہا یعنی چاندی کے کانوں والا۔
(کانوں کی سفیدی کی وجہ سے یہ نام رکھا۔)

۴۲۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ
الطَّبَّاعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ
قَالَ: زِيَادٌ سِيمِينٌ كَوْشٌ.

باب ۳۰- فتنوں کے ایام میں جنگل میں
نکل جانے کی رخصت

(المعجم ۴) - باب الرخصة في التبدّي
في الفتن (التحفة ۴)

۴۲۶۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذی، الفتن، باب في كف اللسان في الفتنة، ح: ۲۱۷۸، وابن
ماجه، ح: ۳۹۶۷ من حديث لَيْثِ بْنِ أَبِي سَلِيمٍ بِهِ، وَهُوَ ضَعِيفٌ قَدَمٌ، ح: ۱۰۰۶ * وَزِيَادٌ مَجْهُولُ الْحَالِ.
۴۲۶۶- تخریج: [إسناده صحيح].

۳۴- کتاب الفتن والملاحم

۴۲۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ
مَالِ الْمُسْلِمِ عَنَمًا يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ
وَمَوَاقِعَ الْمَطَرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ».

فتنوں اور جنگوں کا بیان

۴۲۶۷- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب ایسے ہو گا کہ مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کا پیچھا کرتے ہوئے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں میں پھرتا رہے گا، اپنے دین کی حفاظت میں فتنوں سے بھاگتا چلتا ہوگا۔“

☀ فائدہ: جس بندے کو اپنے رب اور اس کے دین و شریعت کی حقیقی معرفت نصیب ہو جائے اس کے لیے سب سے بڑا سرمایہ اس کا دین بن جاتا ہے اور ہر دم اسے اس کی حفاظت ہی کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ اسی بنا پر خالص مسلمان فتنوں کے ایام میں آبادیوں سے بھاگ کر جنگوں اور وادیوں میں پناہ لے گا۔ اور دین کی حفاظت بڑی عزیمت کا کام ہے جسے اللہ توفیق دے۔

باب: ۵- فتنے میں قتال ممنوع ہے

باب النہی عَنِ الْقِتَالِ فِي
الْفِتْنَةِ (التحفة ۵)

۴۲۶۸- اخف بن قیس کہتے ہیں: میں نکلنا چاہتا تھا کہ (معرکہ جمل میں) قتال میں حصہ لوں کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لے گئے تو انہوں نے کہا: واپس لوٹ جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: ”جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنمی بن جاتے ہیں۔“ کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو قاتل ہو گا مگر مقتول کا کیا قصور ہوا؟ آپ نے فرمایا: ”اس نے بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کر رکھا تھا۔“

۴۲۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ، عَنْ
الْحَسَنِ، عَنْ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ:
خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ - يَعْنِي فِي الْقِتَالِ -
فَلَقَيْتَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ
بِسَيْفَيْهِمَا فَأَقَاتِلَا وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ».
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ
الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ».

۴۲۶۷- تخریج: أخرجه البخاري، الإيمان، باب: من الدين الفرار من الفتن، ح: ۱۹ عن عبدالله بن مسلمة القعني به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۷۰/۲.

۴۲۶۸- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب: إذا تواجعا المسلمان بسيفيهما، ح: ۲۸۸۸ عن أبي كامل، والبخاري، الإيمان، باب: «وإن طافئان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما»، ح: ۳۱ من حديث حماد بن زيد به.

🌞 **فوائد ومسائل:** ① جب معاملہ کوئی واضح اور صریح نہ ہو اور دونوں جانب حق کا ایک پہلو موجود ہو تو ایسی صورت میں الگ تھک رہنا مفید تر ہوتا ہے۔ ② اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ جب دو شخص برسرِ پیکار ہوں معاملے اور نیتوں میں واضح فرق نہ ہو تو مقتول بھی قاتل کی طرح کہا گیا ہے یہ الگ بات ہے کہ ایک کا داؤ چل گیا اور دوسرا گھائل ہو گیا۔

۴۲۶۹- ایوب نے حسن سے اپنی سند سے بالاختصار مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کیا۔

۴۲۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ، بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: محمد بن متوکل کا ایک اور بھائی تھا حُسن، لیکن وہ ضعیف ہے۔

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لِمُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ الْمُتَوَكِّلِ، أَخٌ ضَعِيفٌ يُقَالُ لَهُ: حُسَيْنٌ].

باب ۶: کسی مومن کو قتل کر دینا بہت بڑا گناہ ہے

(المعجم ۶) - **بَابُ: فِي تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ** (التحفة ۶)

۴۲۷۰- خالد بن دہقان نے بیان کیا کہ ہم لوگ غزوہ قسطنطنیہ میں ذُلُفِیہ مقام پر تھے کہ اہل فلسطین کا ایک بڑا رئیس آیا جسے وہ لوگ پہچانتے تھے اور اس کا نام ہانی بن کثوم بن شریک کنانی تھا۔ اس نے عبد اللہ بن ابی زکریا کو سلام کہا اور وہ ان کا مقام و مرتبہ پہچانتا تھا۔ خالد نے بیان کیا: پھر ہمیں عبد اللہ بن ابی زکریا نے حدیث بیان کی کہا: میں نے ام درداء سے سنا وہ کہتی تھیں کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”ہر گناہ امید

۴۲۷۰- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِهْقَانَ قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِذُلْفِيَّةٍ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَلَسْطِينَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَخِيَارِهِمْ، يَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَهُ، يُقَالُ لَهُ: هَانِيُّ بْنُ كَثُومٍ بْنِ شَرِيكِ الْكِنَانِيِّ، فَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكَرِيَّا - وَكَانَ يَعْرِفُ لَهُ حَقَّهُ - قَالَ لَنَا خَالِدٌ: فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا

۴۲۶۹- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبد الرزاق به، انظر الحديث السابق، وعلقه البخاري، ح: ۷۰۸۳ من حديث معمر به.

۴۲۷۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي ۲۲/۸ من حديث أبي داود به، وصححه ابن حبان، ح: ۵۱، والمحاكم: ۳۵۱/۴، ووافقه الذهبي.

۳۴- کتاب الفتن والملاحم

قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ: سَمِعْتُ
أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: «كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا
مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا، أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا
مُتَعَمِّدًا». فَقَالَ هَانِيءٌ بْنُ كُثُومٍ: سَمِعْتُ
مَحْمُودَ بْنِ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ
بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا»،
قَالَ لَنَا خَالِدٌ: ثُمَّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا
عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ
مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصَبَّ دَمًا حَرَامًا، فَإِذَا
أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَغَ». وَحَدَّثَ هَانِيءٌ
ابْنَ كُثُومٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ
سَوَاءً.



٤٢٧١- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُبَارَكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ: قَالَ خَالِدٌ
ابْنُ دِهْقَانَ: سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى
الْعَسَايَنِيَّ عَنْ قَوْلِهِ: اعْتَطَ بِقَتْلِهِ، قَالَ:
الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي الْفِتْنَةِ فَيَقْتُلُ أَحَدُهُمْ
فَيَرَى أَنَّهُ عَلَى هُدًى، فَلَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ

٤٢٧١- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

فتنوں اور جنگوں کا بیان

ہے کہ اللہ اسے معاف فرما دے گا، مگر وہ جو شرک کی
حالت میں مر گیا یا جس نے جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل
کیا ہو۔“ تو ہانی بن کثوم نے کہا: میں نے محمود بن ربیع
سے سنا، وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے
ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ”جس نے کسی مومن کو قتل کیا
اور بلا وجہ ظلم سے قتل کیا تو اللہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں
کرے گا نفل نہ فرض۔“ خالد نے ہمیں کہا: پھر ابن ابو
زکریا نے مجھے بواسطہ ام درداء..... ابودرداء رضی اللہ عنہ سے
بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ہمیشہ بڑا
ہلکا پھلکا اور اچھے اعمال کی توفیق میں رہتا ہے جب تک
کہ کسی حرام خون کا مرتکب نہ ہو جب وہ اس کا مرتکب ہو جاتا
ہے تو اس توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔“ اور ہانی بن کثوم
نے بواسطہ محمود بن ربیع حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ
سے رسول اللہ ﷺ سے بالکل اسی کے مثل روایت کیا۔

۴۲۷۱- خالد بن دہقان نے کہا: میں نے یحییٰ بن
یحییٰ عسائی سے [اعْتَطَ بِقَتْلِهِ] کا مفہوم پوچھا تو انہوں
نے کہا کہ جو لوگ فتنے میں قتال کرتے ہیں اور ایک ان
میں سے کسی کو قتل کر دیتا ہے اور پھر سمجھتا ہے کہ وہ حق اور
ہدایت پر تھا اور اس عمل پر اللہ سے استغفار نہیں کرتا ہے۔

۳۴- کتاب الفتن والملاحم فتنوں اور جنگوں کا بیان

تَعَالَى - يَعْنِي مِنْ ذَلِكَ .

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ: فَأَعْتَبْتُ يَصُوبُ دَمَهُ صَبًا .
امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں اور مزید کہا کہ [فَاعْتَبْتُ] کا مفہوم ہے کہ خون بہاتا ہے خوب بہانا۔

۴۲۷۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ؛ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِي هَذَا الْمَكَانِ يَقُولُ: أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَقَدْ جَزَّأُوهُ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا﴾ سوره فرقان کی آیت ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ سے چھ ماہ بعد نازل ہوئی ہے۔

[النساء: ۹۳] بَعْدَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ [الفرقان: ۶۸] بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ .

۴۲۷۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَوْ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ قَالَ

۴۲۷۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب تعظيم الدم، ح: ۴۰۱۳ من حديث مسلم بن إبراهيم * حماد هو ابن سلمة، وعبد الرحمن هو القرشي المدني .

۴۲۷۳- تخریج: أخرجه البخاري، مناقب الأنصار، باب ما لقي النبي ﷺ وأصحابه من المشركين بمكة، ح: ۳۸۵۵ من حديث جرير، ومسلم، التفسير، باب قبل، باب: ۱، ح: ۳۰۲۳ من حديث منصور به .

۳۴- کتاب الفتن والملاحم - فتنوں اور جنگوں کا بیان

بدکاریوں کا ارتکاب بھی کیا ہے..... تب اللہ نے یہ ارشاد نازل کیا: ﴿لَا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ﴾ یہ آیتیں انہی مشرکین کے حق میں ہیں۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: لیکن سورہ نساء کی آیت: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ لَهُ جَهَنَّمُ.....﴾ ”یہ (مسلمان) شخص کے لیے ہے جو اسلامی احکام جانتا ہے پھر کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے تو اس کی سزا جہنم ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں.....“ سعید نے کہا میں نے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی) اس بات کا مجاہد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا: مگر جو شخص نادم ہو جائے۔ (تو اس کی توبہ قبول ہو گی۔ ان شاء اللہ)

مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ: قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ﴾ فَهَذِهِ لَأُولَٰئِكَ. قَالَ: فَأَمَّا الَّتِي فِي النَّسَاءِ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ لَهُ جَهَنَّمُ﴾ الْآيَةُ، قَالَ: الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ لَهُ جَهَنَّمُ، فَلَا تَوْبَةَ لَهُ، فَذَكَرْتُ هَذَا لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ: إِلَّا مَنْ نَدِمَ.



☀ فائدہ: مذکورہ بالا پہلی حدیث میں وارد آیت نساء کے معنی ہیں: ”اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا.....“ اور سورہ فرقان کی آیت ۶۸ کا ترجمہ ہے: ”اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل اللہ نے حرام کر دیا ہو مگر حق کے ساتھ“ اور آیت ۷۰ کے معنی ہیں: ”مگر جو توبہ کر لے ایمان لائے اور عمل صالح اختیار کرے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔“

۴۲۷۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ فِي ﴿الَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ﴾ أَهْلُ الشِّرْكِ قَالَ: وَنَزَلَ: سوره الفرقان کی آیت: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ...﴾ کی تفسیر میں بیان کیا کہ یہ مشرکین کے بارے میں ہے نیز یہ بھی نازل ہوا: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللَّهِ﴾

۴۲۷۴- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج، ح: ۱۲۲ من حديث حجاج بن محمد، والبخاري، التفسير، سورة الزمر، باب قوله: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ...﴾ الخ، ح: ۴۸۱۰ من حديث ابن جريج به.

فتنوں اور جنگوں کا بیان

۳۴- کتاب الفتن والملاحم

”اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔“

﴿يَعْبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ﴾
[الزمر: ۵۳].

۴۲۷۵- سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سورہ نساء کی آیت: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ (النساء: ۹۳) ”اور جو کوئی کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے۔“ کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا ہے۔

۴۲۷۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا﴾ قَالَ: مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

۴۲۷۶- جناب ابو مجلز سے مروی ہے کہ ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ (النساء: ۹۳) ”قاتل عمد کی سزا یہی ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے۔“ اور اگر اللہ سے معاف کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

۴۲۷۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ قَالَ: هِيَ جَزَاؤُهُ، فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْهُ، فَعَلَّ.

🌞 فائدہ: قاتل عمد کے بارے میں وارد شدہ آیات و احادیث کی روشنی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کئی علماء کہتے ہیں کہ اس کی توبہ قبول نہیں اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ تاہم سورہ الفرقان اور دیگر آیات توبہ عام ہیں اس لیے یہ آدمی بھی اگر اخلاص سے توبہ کرے تو قبولیت کی امید ہے اور پہلی بات تب ہے جب وہ بغیر توبہ کے مر جائے اور اللہ عزوجل نے معاف نہ فرمایا تو۔ اور ”خلو“ سے مراد یہاں ”لمبی مدت“ ہے، ہمیشہ ہمیشہ نہیں۔ کیونکہ یہ سزا صرف مشرکین اور کافروں کے لیے مخصوص ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸) ”اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں فرماتا کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ معاف کر دے گا، جس کے لیے چاہے گا۔“ اور صحیح حدیث ہے کہ ایک اسرائیلی نے سو آدمی قتل کر دیے۔ تو ایک عالم نے کہا: کون ہے جو تمہارے اور تمہاری توبہ کے درمیان حائل ہو سکے..... الخ (صحیح البخاری)

۴۲۷۵- تخریج: [صحیح] من حدیث المغیرة بن النعمان به، انظر الحديث السابق، وصحيح البخاري، ج: ۴۷۶۳.

۴۲۷۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي ۱۶/۸ من حدیث أبي داود به * سليمان التيمي مدلس وعنعن.

۳۴- کتاب الفتن والملاحم

فتنوں اور جنگوں کا بیان

احادیث الأنبياء، حدیث: ۳۴۷۰، وصحیح مسلم، التوبة، باب قبول توبة القتال، وانكثر قتله، حدیث: ۲۷۶۲) الغرض اسے معاف کر دیا گیا۔ جمہور سلف قبولیت توبہ کے قائل ہیں۔

(المعجم ۷) - باب مَا يُرَجَى فِي الْقَتْلِ
(التحفة ۷)
باب: ۷- (فتنہ میں) قتل ہو جانے پر مغفرت کی امید ہے

۴۲۷۷- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فتنے کے ہونے کا ذکر فرمایا اور اس کی ہیبت ناکی بیان کی۔ ہم نے عرض کیا یا لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر یہ ہمیں پہنچ گیا تو ہلاک کر ڈالے گا۔ آپ نے فرمایا: ”ہرگز نہیں۔ اس میں تمہیں قتل ہو جانا ہی کافی ہو گا۔“ سعید کہتے ہیں: پھر میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ قتل ہو گئے۔

۴۲۷۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَامٌ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَّمَ أَمْرَهَا، فَقُلْنَا - أَوْ قَالُوا -: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَيْسَ أَدْرَكَتْنَا هَذِهِ لَتَهْلِكُنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلَّا! إِنَّ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلُ». قَالَ سَعِيدٌ: فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا.

۴۲۷۸- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری اس امت پر اللہ کی رحمت ہے آخرت میں اس پر عذاب نہیں اس کا عذاب دنیا میں فتنوں، زلزلوں اور قتل کی صورت میں ہے۔“

۴۲۷۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا: الْفِتْنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ».

☀ فائدہ: آخرت میں اس امت کے اہل ایمان کے لیے ابدی عذاب نہیں ہے۔ ان کے لیے دنیا میں پیش آنے والی انفرادی اور اجتماعی آزمائشیں آخرت کے عذاب سے کفارہ بن جائیں گی۔ ان شاء اللہ.

۴۲۷۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي في دلائل النبوة: ۶/ ۴۰۷ من حديث أبي داود به.

۴۲۷۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/ ۴۱۰ من حديث كثير بن هشام به، وصححه الحاكم: ۴/ ۴۴۴، ووافقه الذهبي، حدث به المسعودي قبل اختلاطه، رواه معاذ بن معاذ عنه.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۵) - کتاب المہدی (التحفة ۳۰)

مہدی کا بیان

☀️ **فائدہ:** [مہدی] ہڈای یہدی سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، یعنی وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حق کی رہنمائی فرمائی ہو۔ اور اسی معنی میں ہے وہ مبارک شخصیت جس کی آمد کی رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی ہے۔ چاروں خلفائے راشدین کو خلفائے مہدیین کا لقب بھی دیا گیا ہے اور معنوی لحاظ سے ہر وہ شخص مہدی ہے جو ان کی سیرت کا پیروکار ہو۔ (النهاية)

283

۴۲۷۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بَعْنِي ابْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى بَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً، كُلُّهُمْ نَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ»، فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنْ نَبِيِّ ﷺ نَمَ أَفْهَمُهُ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ».

۴۲۸۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ، عَنْ

۴۲۷۹- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”یہ دین قائم رہے گا حتیٰ کہ اس پر بارہ خلیفے آئیں گے اور ان سب پر امت متفق ہوگی۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات سنی مگر میں اسے سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: ”وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔“

۴۲۸۰- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”یہ دین

۴۲۷۹- **تخریج:** [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في دلائل النبوة: ۵۱۹/۶، ۵۲۰ من حديث داود به * مروان بن

معاوية وإسماعيل بن أبي خالد عننا، والحديث الآتي يغني عنه

۴۲۸۰- **تخریج:** أخرجه مسلم، الإمارة، باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش، ح: ۱۸۲۱ من حديث داود

ابن أبي هند عن عامر الشعبي به .

۳۵- کتاب المہدی

مہدی کا بیان

بارہ خلیفوں تک معزز اور غالب رہے گا۔“ چنانچہ لوگوں نے اللہ اکبر کہا اور آواز بلند کی۔ پھر آپ نے آہستہ سے ایک بات کہی۔ تو میں نے اپنے والد سے پوچھا: ابا جان! آپ نے کیا فرمایا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: ”وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔“

جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَى أُنْتِي عَشْرَ خَلِيفَةٍ، قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً فَلْتُ لَأَبِي: يَا أَبَتِ مَا قَالَ؟ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ».

۴۲۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِهِذَا الْحَدِيثِ. زَادَ: فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا: ثُمَّ يَكُونُ مَبَادَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ الْهَرَجُ.

۴۲۸۱- اسود بن سعید ہمدانی نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ مذکورہ حدیث بیان کی..... اس میں مزید ہے کہ جب آپ اپنے گھر واپس آئے تو قریشی لوگ آپ کے پاس آئے اور پوچھا کہ پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”قتل و غارت۔“



🌞 توضیح: اس روایت کے صحیح بخاری کتاب الاحکام میں الفاظ یہ ہیں: [يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ] (حدیث: ۴۲۲۲، ۴۲۲۳) صحیح مسلم، کتاب الامارۃ میں ہیں: [إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقُضِي] ”یہ معاملہ ختم نہیں ہوگا۔“ اور ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: [لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا] ”لوگوں کا معاملہ جاری ساری رہے گا۔“ اور ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: [لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا] (حدیث: ۱۸۲۱) ”اسلام غالب رہے گا۔“ طبرانی (۲۱۵/۲) کی روایت ہے: [لَا يَزَالُ أَمْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ صَالِحًا] ”میری امت کا معاملہ صالح اور عمدہ رہے گا۔“ اس مضمون کی روایت میں اجمال ہے۔ اس کی حقیقی تعبیر اللہ ہی بہتر جانتا ہے تاہم علمائے محدثین نے مختلف انداز میں اس کی توجیہ بیان کی ہے نفع الباری کتاب الاحکام میں یہ بحث دیکھی جاسکتی ہے۔ ایک توجیہ یہ کی گئی ہے کہ اس میں دو احتمال ہیں ایک احتمال ہے کہ یہ خلفاء آپ ﷺ کے متصل بعد ہوں گے۔ دوسرا یہ ہے کہ یہ قیامت تک کی مدت میں آئیں گے اور یہ خاص خلفاء ہوں گے جن پر لوگوں کا اتفاق ہوگا اور اسلام بھی کامل طور پر نافذ ہو کر اپنی برکات ظاہر کرے گا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا رجحان یہ ہے کہ یہ خلفاء آپ ﷺ کے متصل بعد ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ (۱۰۱ ہجری) تک کل چودہ خلفاء ہوئے ہیں۔ ان میں سے معاویہ بن یزید اور مروان بن حکم کی ولایت صحیح تھی اور نہ طویل المدت۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بعد احوال

۴۲۸۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۹۲ / ۵ من حديث زهير به * الأسود بن سعيد حسن الحديث على

الراجح.

از حد متغیر ہو گئے اور ان پر خیر القرون میں سے پہلی قرن (صدی) بھی ختم ہو گئی۔ اس دور میں حضرت حسن بن علی اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور پر اعتراض آتا ہے کہ ان پر اتفاق نہ تھا اگرچہ ان کی ولایت برحق ہے مگر سیدنا حسن چھ ماہ بعد ہی خلافت سے دست بردار ہو گئے تھے۔ اور جناب عبداللہ بن زبیر شہید کر دیے گئے تو معاملہ فریق ثانی پر مجتمع ہو گیا۔ تو باقیوں کے مقابلہ میں یہ مدت معمولی اور غیر معتبر ہے لیکن اسلام من حیث المجموع غالب عزیز اور امت کا معاملہ صالح رہا۔ یہاں ایک اشکال اور سامنے آتا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک اور حدیث میں فرمایا ہے کہ خلافت ۳۰ سال تک رہے گی یہ بات بظاہر زیر بحث حدیث کے خلاف ہے اور لوگ بھی اس سے استدلال کرتے ہوئے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ۳۰ سال کے بعد کی خلافت صحیح نہیں ہیں یا وہ بادشاہتیں ہیں لیکن یہ بات صحیح نہیں۔ نہ یہ دونوں حدیثیں باہم متعارض ہیں اور نہ مذکورہ دعویٰ ہی صحیح ہے۔ حدیث میں جو الفاظ آتے ہیں وہ یہ ہیں: ”خلافت نبوت ۳۰ سال رہے گی“ پھر یہ بادشاہی اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا دے دے گا۔“ (سنن ابوداؤد، حدیث: ۴۶۳۶) اس کا مطلب ہے کہ خلافت علی منہاج النبوت ۳۰ سال تک رہے گی، لیکن بعد میں قائم ہونے والی خلافتوں میں منہاج نبوت سے کچھ انحراف آ جائے گا، ورنہ خلافت بھی رہے گی اور اسلام بھی قائم و غالب رہے گا اور ایسا ہی ہوا۔ (اس کی مزید تفصیل آگے حدیث: ۴۶۳۶ کے فوائد میں ملاحظہ فرمائیں۔)

۴۲۸۲- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر دنیا (کے فنا ہونے) میں ایک دن بھی باقی ہوا..... زائدہ بن قدامہ نے اپنی روایت میں کہا..... اللہ اس دن کو لمبا کر دے گا..... پھر سب راوی متفق ہیں..... حتیٰ کہ اللہ اس میں ایک آدمی کو اٹھائے گا جو مجھ سے ہوگا یا میرے اہل بیت میں سے ہو گا“ اس کا نام میرے نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام جیسا ہوگا۔“

۴۲۸۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ؛ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى؛ أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرِ الْمَعْنَى وَاحِدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زُرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ» - قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ: «لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ» ثُمَّ اتَّفَقُوا - «حَتَّى

۴۲۸۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما جاء في المهدى، ح: ۲۲۳۰ من حديث سفیان الثوري به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الذهبي في تلخيص المستدرک: ۴۴۲/۴.

يَعْتَرُ رَجُلًا مِّنِي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِيءُ
اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي.

فطر بن خلیفہ کی روایت میں مزید ہے: ”وہ زمین کو
عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ ظلم و زیادتی سے
بھری ہوئی ہوگی۔“

زَادَ فِي حَدِيثِ فِطْرِ: «يَمْلَأُ الْأَرْضَ
قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا».

سفیان ثوری کی روایت میں کہا: ”یہ دنیا اس وقت
تک فنا نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے
ایک آدمی عرب پر حاکم نہ بن جائے۔ اس کا نام میرے
نام کے مطابق ہوگا۔“

وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: «لَا تَذْهَبُ
أَوْ لَا تَنْقُضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ
رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِيءُ اسْمُهُ
اسْمِي».

امام ابو داؤد کہتے ہیں: عمر (بن عبید) اور ابو بکر (بن
عیاش) کے الفاظ سفیان کی روایت کے ہم معنی ہیں، لیکن
ابو بکر نے ”العرب“ کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَفْظُ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرٍ
بِمَعْنَى سُفْيَانَ. [وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ:
الْعَرَبَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ أَبِي
بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ]



۳۲۸۳- سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ
نے فرمایا: ”اگر اس زمانے سے ایک دن بھی باقی ہوا تو
اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت سے ایک آدمی کو اٹھائے گا جو
اسے عدل سے بھر دے گا جیسے کہ ظلم سے بھری ہوگی۔“

۴۲۸۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ
الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرَّةَ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، عَنْ
عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ
الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ
بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا».

۳۲۸۴- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے
رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے ”مہدی میری عترت
یعنی فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔“

۴۲۸۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا
أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ

۴۲۸۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۹۹/۱ عن الفضل بن دكين به.

۴۲۸۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب خروج المهدي، ح: ۴۰۸۶ من حديث الحسن بن عمر به.

۳۵- کتاب المہدی

مہدی کا بیان

بَيَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْمَهْدِيُّ مِنْ عِثْرَتِي
مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ».

جناب عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ میں نے ابوالمحسّن سے
سنا وہ علی بن نفیل (جو سعید بن مسیب کے شاگرد ہیں) کی
مدح کرتے تھے کہ وہ بھلے آدمی تھے۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ: وَسَمِعْتُ أَبَا
الْمَلِيحِ يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ،
وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا.

۴۲۸۵- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہدی مجھ سے (میری
نسل سے) ہوگا اس کی پیشانی فراخ اور ناک بلند ہوگی
زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ ظلم و زیادتی
سے بھری ہوگی اور سات سال تک حکومت کرے گا۔“

۴۲۸۵- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامٍ بِنِ
زَيْعٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ،
عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَهْدِيُّ مِنِّي،
أَجَلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ: يَمْلَأُ
الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ ظُلُمًا
وَجَوْرًا، وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ».

۴۲۸۶- سیدہ ام سلمہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک خلیفہ کی موت پر اختلاف
ہوگا پھر اہل مدینہ سے ایک آدمی بھاگتا ہوا مکہ پہنچے گا۔
اہل مکہ اس کے پاس آئیں گے اور اسے امامت کے
لیے کھڑا کریں گے حالانکہ وہ اس عمل کو ناپسند کرتا ہوگا اور
وہ اس کے ساتھ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان
بیعت کریں گے۔ پھر شام والوں کی طرف سے اس کے

۴۲۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:
حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ
صَاحِبِ لَهُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ
مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ،

۴۲۸۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۵۵۷/۴ من حديث عمران القطان به، وصححه على شرط
مسلم، وتعبه الذهبي * قتادة مدلس وعنن، وللحديث شواهد ضعيفة.

۴۲۸۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۱۶/۶ من حديث هشام الدستوائي به * قتادة عنن،
و"صاحب له" مجهول.

خلاف ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ لوگ جب یہ حال دیکھیں گے تو شام کے ابدال (صالحین) اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی اور اس کے ساتھ بیعت کریں گی۔ پھر قریش میں سے ایک آدمی اٹھے گا جس کا نضیاں بنو کلب میں ہوگا پھر وہ (قریشی کلبی) ان (مہدی کی بیعت کرنے والوں) کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجے گا تو وہ مہدی والے ان پر غالب آجائیں گے۔ چنانچہ بنو کلب کا یہی لشکر ہوگا (جو مغلوب ہوگا) اور خسارہ ہوگا اس کے لیے جو کلب کی قیمت میں حاضر نہ ہوگا۔ مہدی مال تقسیم کرے گا اور لوگوں میں ان کے نبی ﷺ کی سنت نافذ کرے گا اور اسلام اپنی گردن زمین پر ٹکا دے گا۔ اور پھر وہ سات سال تک رہے گا۔ اس کے بعد اس کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان اس کا جنازہ پڑھیں گے۔“

فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيَبَايَعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيَبْعَثُ إِلَيْهِ بَعَثٌ مِنَ الشَّامِ، فَيُخَسِّفُ بِهِم بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَبَايَعُونَهُ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخُوَالَهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعَثًا، فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ، وَذَلِكَ بَعَثُ كَلْبٍ، وَالْخَبِيئَةُ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةً كَلْبٍ، فَيَقْسِمُ الْمَالُ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجَرَانِهِ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ“.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامَ: «سَبْعَ سِنِينَ». وَقَالَ بَعْضُهُمْ: «سَبْعَ سِنِينَ».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: بعض راویوں نے ہشام سے ”نوسال“ روایت کیے ہیں اور بعض نے سات سال۔

🌞 فائدہ: مذکورہ احادیث میں سے بعض صحیح ہیں (جیسے حدیث: ۳۲۸۴) ہے اور بعض کی صحت و ضعف میں اختلاف ہے جیسے ۳۲۸۵ ہے۔ اور بعض ضعیف ہیں جیسے ۳۲۸۶ ہے) ان احادیث میں امام مہدی کی آمد کی پیش گوئی کی گئی ہے اور ان کی کچھ صفات کا بھی بیان ہے۔ امام مہدی کے بارے میں لوگ بالعموم افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ جس کی وجہ سے کئی لوگوں نے تو ان کی شخصیت اور آمد ہی کا انکار کر دیا ہے اور کئی طبع آزمایہ قسم کے لوگوں نے اپنی اپنی بابت مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ دونوں ہی باتیں غلط ہیں۔ امام مہدیؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول آسمانی کے وقت ظہور پذیر ہو چکے ہوں گے۔ اور یہ روایات معنوی طور پر حد تو اترو کہ پہنچی ہوئی ہیں۔ اس لیے ان کا انکار گمراہی ہے اور ان میں سے صحیح احادیث پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

۳۵- کتاب المہدی

مہدی کا بیان

۴۲۸۷- قتادہ نے یہ حدیث روایت کی اور ”نوسال“

مدت بتائی۔

۴۲۸۷- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ
بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: «تَسَعُ سِنِينَ».امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ معاذ کے علاوہ دیگر
راوی ہشام سے نوسال روایت کرتے ہیں۔قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ
هَشَامٍ: «تَسَعُ سِنِينَ».

۴۲۸۸- عبداللہ بن حارث نے سیدہ ام سلمہ ام المومنین

ؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے..... اور معاذ کی حدیث
(۴۲۸۶) کامل ہے۔

۴۲۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ
قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ، وَحَدِيثُ
مُعَاذٍ أَتَمُّ.

۴۲۸۹- سیدہ ام سلمہ ؓ نے نبی ﷺ سے زمین

میں دھنسا دیے جانے والے لشکر کا قصہ بیان کیا..... اس
میں ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس
آدمی کا کیا حال ہوگا جسے مجبوراً ان کے ساتھ نکلنا پڑا ہو
گا؟ آپ نے فرمایا: ”وہ زمین میں دھنسا تو دیا جائے گا مگر
قیامت کے دن اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

۴۲۸۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطَةِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخُسْفِ: قُلْتُ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَمُنْ كَانَ كَارِهَا؟ قَالَ:
«يُخْسَفُ بِهِمْ وَلَكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَلَى نَبْتِهِ».

☀ فائدہ: ① اللہ تعالیٰ کا عذاب جب عمومی انداز میں آتا ہے تو سب کو اپنی پلیٹ میں لے لیتا ہے، البتہ انبیاء و رسل
ؑ اور ان کے تبعین کا معاملہ بطور معجزہ اس عموم سے مستثنیٰ ہے۔ ② اضطراب و اکراہ یعنی انسان کو کسی ناپسندیدہ عمل پر
انہائی مجبور کر دیا جانا..... شریعت میں ایک معتبر عذر ہے جس کا فائدہ اگر دنیا میں حاصل نہ ہو سکے تو ان شاء اللہ
قیامت کو ضرور ملے گا۔ ③ اور اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

۴۲۸۷- تخریج: [ضعیف] انظر الحديث السابق.

۴۲۸۸- تخریج: [ضعیف] انظر الحديث السابق.

۴۲۸۹- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت، ح: ۲۸۸۲ من حديث جرير به.

۴۲۹۰- سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا..... اور اس اثنا میں انہوں نے اپنے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا..... فرمایا کہ میرا یہ فرزند سید (اور سردار) ہے جیسے کہ اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا ہے..... اور اس کی نسل سے ایک آدمی ہوگا جو تمہارے نبی ﷺ کا ہم نام ہوگا، وہ اخلاق میں ان ہی کے مشابہ ہوگا مگر شکل میں مشابہ نہیں ہوگا۔ پھر قصہ بیان کیا کہ..... وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

۴۲۹۰- سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ما وراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جسے حارث بن حراث کہا جاتا ہوگا۔ اس کے آگے ایک شخص ہوگا جسے منصور بولتے ہوں گے، وہ آل محمد کو مقام دے گا جیسے کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کو جگہ دی تھی۔ ہر مسلمان پر اس کی نصرت یا فرمایا اس کی بات کو قبول کرنا واجب ہوگا۔“

۴۲۹۰- (أ) قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدَّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ ﷺ يُشَبِّهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشَبِّهُهُ فِي الْخُلُقِ. ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً: يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا.

۴۲۹۰- (ب) وَقَالَ هَارُونُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ التَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلَى مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُورٌ يُوْطَى أَوْ يُمَكَّنُ لَأَلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا مَكَّنْتُ قُرَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَجَبَّ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ» أَوْ قَالَ: «إِجَابَتُهُ».



۴۲۹۰- أ- [إسناده ضعيف] * أبو إسحاق عن ابن أبي عمير، وأبو داود لم يذكر من حديثه.

۴۲۹۰- ب- [إسناده ضعيف] * أبو الحسن و هلال بن عمرو مجهولان.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۶) - كِتَابُ الْمَلَا حِمِ (التحفة ۳۱)

اہم معرکوں کا بیان جو امت میں ہونے والے ہیں

(المعجم ۱) - بَاب مَا يَذْكُرُ فِي قَرْنِ
الْمِائَةِ (التحفة ۱)

۳۲۹۱- جناب ابو علقمہ نے کہا کہ میرے علم و یقین کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا: ”بیشک اللہ ذو الجلال ہر سو سال کے شروع میں یا آخر میں اس امت کے اندر ایک آدمی پیدا کرتا رہے گا جو اس کے دین کو از سر نو قائم اور مضبوط کرتا رہے گا۔“

۴۲۹۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شَرَّاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمَعَاوِرِيِّ، عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا».

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو عبد الرحمن بن شریح اسکندرائی نے (معضل) بیان کیا ہے وہ شراحیل سے آگے نہیں بڑھا۔ (اس نے بعد والے راویوں کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، لَمْ يَجْزِ بِهِ شَرَّاحِيلُ.

☀ فائدہ: یہ بہت بڑا انعام ہے کہ امت میں ایسے صالحین پیدا ہوئے ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے جو دین کے معاملے میں ایسی خدمات سرانجام دیں گے جو انتہائی اہم اور ضروری ہوں گی۔ مگر یہ کوئی ضروری نہیں کہ خود انہیں بھی اس کا احساس ہو یا لوگوں میں اس سے ان کا تعارف ہو یا وہ خود اپنا چرچا کرتے پھریں..... بلکہ ان کی خدمات جلیلہ سے علما و حق میں ان کے متعلق یہ صفت جانی جائے گی۔ ممکن ہے وہ مجاہد ہو یا حاکم یا داعی۔

۴۲۹۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الحاكم في المستدرک: ۵۲۲/۴ من حديث عبد الله بن وهب به.

۳۶- کتاب الملاحم

(المعجم ۲) - باب مَا يَذْكُرُ مِنْ مَلَا حِمِ

الرُّومِ (التحفة ۲)

۴۲۹۲- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ : حَدَّثَنَا عِيسَى
ابْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ
ابْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ : مَالَ مَكْحُولٌ وَابْنُ أَبِي
زَكْرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، وَمِلْتُ
مَعَهُمْ ، فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ
الْهُذَنَةِ قَالَ : قَالَ جُبَيْرٌ : انْطَلَقْتُ بِنَا إِلَى ذِي
مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْنَاهُ
فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنْ الْهُذَنَةِ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ
صُلْحًا آمِنًا ، فَتَعْرَوْنَ أَنْتُمْ وَهُمْ ، عَدُوًّا مِنْ
وَرَائِكُمْ ، فَتَنْصَرُونَ ، وَتَغْنَمُونَ ،
وَتَسْلَمُونَ ، ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجِ
ذِي ثُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ
الصَّلِيبَ فَيَقُولُ : غَلَبَ الصَّلِيبُ ، فَيَغْضَبُ
رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدْفُئُهُ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ
تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ » .

292

رومیوں کے ساتھ برپا ہونے والے معرکوں کی اہم علامات کا بیان

باب ۲۰- رومیوں کے ساتھ برپا ہونے

والے معرکوں کا بیان

۴۲۹۳- حسان بن عطیہ کہتے ہیں کہ مکحول اور ابن ابو
زکریا خالد بن معدان کی طرف روانہ ہوئے اور میں بھی
ان کے ساتھ چل دیا۔ تو خالد نے جبیر بن نفیر سے ایک
حدیث روایت کی جو ہذنے (مصلحت) کے متعلق تھی۔ پھر
جبیر نے کہا: چلیں حضرت ذی مخر رضی اللہ عنہ کے ہاں چلتے ہیں جو
کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ ہم ان کے پاس پہنچے
تو جبیر نے ان سے ہذنے (مصلحت) کے متعلق پوچھا۔
تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے
ہوئے سنا ہے: ”تم لوگ رومیوں سے ایک پر امن
مصلحت کرو گے۔ اور پھر ان کے ساتھ مل کر اپنے پیچھے
ایک دشمن سے جنگ کرو گے، ان پر غالب رہو گے،
غنیمت پاؤ گے اور صحیح سلامت رہو گے، پھر وہاں سے
واپس لوٹو گے اور ایک میدان میں آؤ گے جس میں ٹیلے
بھی ہوں گے۔ تو عیسائیوں میں سے ایک آدمی صلیب
بلند کرے گا اور کہے گا: صلیب غالب آگئی۔ تو مسلمانوں
میں سے ایک آدمی کو غصہ آئے گا اور وہ اسے قتل کر ڈالے
گا۔ تو اس موقع پر رومی دھوکا کریں گے اور جنگ کے
لیے جمع ہو جائیں گے۔“

۴۲۹۳- حسان بن عطیہ نے یہ حدیث بیان کی اور
مزید کہا: ”مسلمان جلدی سے اپنے اسلحے کی طرف انھیں

۴۲۹۳- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ
الْحَرَّانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ

۴۲۹۲- تخریج : [سناده صحيح] تقدم ، ح : ۲۷۶۷ ، وأخرجه ابن ماجه ، الفتن ، باب الملاحم ، ح : ۴۰۸۹ من

حدیث عیسی بن یونس بہ .

۴۲۹۳- تخریج : [صحیح] انظر الحديث السابق .

۳۶- کتاب الملاح

رومیوں کے ساتھ برپا ہونے والے معرکوں کی اہم علامات کا بیان
گے اور ان سے قتال کریں گے اور اللہ انہیں شہادت سے
سرفراز فرمائے گا۔“

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ
بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ: «وَيَشُورُ
الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتُلُونَ فَيُكْرِمُ
اللَّهُ بِلَاكِ الْعِصَابَةِ بِالشَّهَادَةِ».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: اس سند میں ولید نے بواسطہ
جبیرؓ حضرت ذی جبرؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے
روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِلَّا أَنَّ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ
عَنْ جُبَيْرٍ، عَنْ ذِي مَخْبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ روحؓ، یحییٰ بن حمزہ اور
بشر بن بکر نے اوزاعی سے روایت کیا جیسے کہ عیسیٰ نے کہا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ رَوْحٌ وَيَحْيَى
ابْنُ حَمْرَةَ وَيَشْرُ بْنُ بَكْرِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ
كَمَا قَالَ عِيسَى.

باب ۳- ان معرکوں کی اہم علامات

(المعجم ۳) - بَابُ: فِي أَمَارَاتِ

الْمَلَّاحِمِ (التحفة ۳)

۴۲۹۴- حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیت المقدس کی آبادی
یثرب (مدینہ) کی بے آبادی کا پیش خیمہ ہوگی۔ اور
یثرب کی بے آبادی کے نتیجے میں بڑی جنگ ہوگی اور
اس جنگ کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہوگا۔ اور قسطنطنیہ کی فتح
کے بعد دجال آئے گا۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ
اس حدیث کے بیان کرنے والے (حضرت معاذؓ)
کی ران یا کندھے پر مارا، پھر فرمایا: ”بلاشبہ یہ واقعہ اس
طرح حق ہے جیسے کہ تم یہاں ہو یا بیٹھے ہوئے ہو۔“ مراد
حضرت معاذ بن جبلؓ تھے۔

۴۲۹۴- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ:
حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُوبَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ
يُخَامِرٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عُمَرَانُ بَيْتُ الْمَقْدِسِ
خَرَابٌ يَثْرِبُ، وَخَرَابٌ يَثْرِبُ خُرُوجُ
الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتُحُ
الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَفَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ
الدَّجَالِ»، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخِذِ الَّذِي
حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ
كَمَا أَنَّكَ هَهُنَا»، أَوْ «كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ»

۴۲۹۴- تخريج: [حسن] أخرجه أحمد: ۵/ ۲۴۵ عن هاشم بن القاسم به، وللحديث شواهد، وهو بها حسن.

۳۶- کتاب الملاحم

يَعْنِي مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ .

(المعجم ۴) - بَابُ: فِي تَوَاتُرِ

الْمَلَا حِم (التحفة ۴)

۴۲۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْقُفَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي
بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ
الْعَسَانِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ،
عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى
وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي
سَبْعَةِ أَشْهُرٍ».



۴۲۹۶- حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شَرِيحٍ
الْجُمَيْصِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ
خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي بَلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بُسَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَ
الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ،
وَيَخْرُجُ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ
عَيْسَى .

(المعجم ۵) - بَابُ: فِي تَدَاوِي الْأُمَمِ

عَلَى الْإِسْلَام (التحفة ۵)

باب: ۴- جنگوں کے مسلسل وقوع پذیر
ہونے کا بیان

۴۲۹۵- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنگ عظیم فتح قسطنطینیہ اور
دجال کی آمد سات مہینوں میں ہوگی۔“

۴۲۹۶- حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنگ عظیم اور شہر
(قسطنطینیہ) کی فتح چھ سال کے عرصے میں ہوگی اور مسیح
دجال کا نکلنا ساتویں میں ہوگا۔“

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ روایت عیسیٰ کی (مذکورہ
بالا) روایت سے صحیح تر ہے۔

باب: ۵- اسلام کے خلاف امتوں کے
ہجوم کا بیان

۴۲۹۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ماجاء في علامات خروج الدجال، ح: ۲۲۳۸،
وابن ماجه، ح: ۴۰۹۲ من حديث أبي بكر بن أبي مريم به، وهو ضعيف مختلط * يزيد بن قطيب مجهول الحال .
۴۲۹۶- تخریج: [إسناده ضعيف] * بقية لم يصرح بالسماع المسلسل، ووقع في سنن ابن ماجه وهم، الفتن، باب
الملاحم، ح: ۴۰۹۳، (تحفة الأشراف: ۴/ ۲۹۴).

۴۲۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ بَكْرٍ:

حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«يُوشِكُ الْأَمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا

تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا»، فَقَالَ قَائِلٌ:

وَمِنْ قَلِيلٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «بَلْ أَنْتُمْ

يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنْكُمْ غَنَاءٌ كَغَنَاءِ السَّيْلِ،

وَلَيَنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُذُورِ عَدُوِّكُمْ الْمَهَابَةَ

مِنْكُمْ، وَلَيَقْدِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ»،

فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟

قَالَ: «حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ».

۴۲۹۷- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: ”ایسا وقت آنے والا ہے کہ دوسری امتیں

تمہارے خلاف ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسے کہ کھانے

والے اپنے پیالے پر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔“ تو

کہنے والے نے کہا: کیا یہ ہماری ان دنوں قلت اور کمی کی

وجہ سے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”(نہیں) بلکہ تم ان

دنوں بہت زیادہ ہو گئے، لیکن جھاگ ہو گئے جس طرح

کہ سیلاب کا جھاگ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن

کے سینوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے

دلوں میں ”وہن“ ڈال دے گا۔“ پوچھنے والے نے

پوچھا اے اللہ کے رسول! وہن سے کیا مراد ہے؟ آپ

نے فرمایا: ”دنیا کی محبت اور موت کی کراہت۔“



فوائد و مسائل: ① اسلام اور مسلمانوں کی ہیبت اور غلبے کا راز کثرت عدد پر نہیں ہے بلکہ اللہ کے تقوے اور اس

کے دین کی فی الواقع پابندی میں پوشیدہ ہے۔ ② دنیا کی محبت اور آخرت سے بے فکری بہت بڑا فتنہ ہے جو افراد بلکہ

قوموں کو دنیا میں رسوا کر کے رکھ دیتا ہے اور آخرت کی خرابی اس سے بڑھ کر ہے۔

(المعجم ۶) - بَابُ فِي الْمَعْقِلِ مِنْ

الْمَلَا حِم (التحفة ۶)

۴۲۹۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنگ کے موقع پر مسلمانوں کا

خیمہ (مرکز) دمشق نامی شہر کی جانب میں واقع مقام غوطہ

ہوگا اور دمشق شام کے بہترین شہروں میں سے ہوگا۔“

۴۲۹۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ:

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ

قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ: سَمِعْتُ

جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ؛ أَنَّ

۴۲۹۷- تخریج: [حسن] أخرجه الطبراني في مسند الشاميين: ۱/ ۳۴۵، ح: ۶۰۰ من حديث عبد الرحمن بن يزيد

ابن جابر به، وله شاهد حسن عند أحمد: ۵/ ۲۷۸.

۴۲۹۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۵/ ۱۹۷ من حديث يحيى بن حمزة به، وصححه الحاكم:

۴۸۶/ ۴، ووافقه الذهبي.

فتنہ ختم کرنے کی تدبیر کا بیان

۳۶- کتاب الملاحم

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ، إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ».

۳۲۹۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب مسلمان مدینے میں گھیر لیے جائیں گے حتیٰ کہ ان کی بعید ترین چھاؤنی اس وقت سلاح مقام پر ہوگی۔“

۴۲۹۹- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثْتُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصِرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاخٌ».

۳۳۰۰- جناب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سلاح کا مقام خیبر کے قریب ہے۔

۴۳۰۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنَبَسَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَسَلَاخٌ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ.

🌞 فائدہ: قیامت کے قریب ایسا ہوگا جب اسلام اطراف عالم سے سٹ سٹا کر مدینہ میں محصور ہو جائے گا۔

(المعجم ۷) - باب اَرْتِفَاعُ الْفِتْنَةِ فِي الْمَلَا حِمِ (التحفة ۷)

۳۳۰۱- یحییٰ بن جابر طائی رحمہ اللہ سے روایت ہے جب کہ ہارون بن عبد اللہ کی سند میں..... یحییٰ حضرت عوف بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس امت میں دو تلواریں ہرگز

۴۳۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

۴۲۹۹- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۴۲۵۰.

۴۳۰۰- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۲۵۱.

۴۳۰۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۶/۶ عن الحسن بن سوار به * يحيى بن جابر لم يلق عوف بن مالك، (جامع التحصيل، ص: ۲۹۷).

۳۶- کتاب الملاحم۔ ترکوں اور حبشہ کے کافروں سے چھیڑ چھاڑ کا بیان

ابن سُلَیْمٍ عَنْ یَحْیٰی بْنِ جَابِرٍ الطَّائِفِیِّ - قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ - عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيِّفَيْنِ: سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا».

جمع نہیں فرمائے گا کہ ایک تلوار ان کے آپس میں چلے اور دوسری ان کا دشمن چلائے۔“

فائدہ: مسلمانوں کا آپس میں لڑنا بھڑنا بہت بڑا فتنہ ہے مگر اس امت پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ جب بھی باہر کا کوئی دشمن ان پر حملہ آور ہوگا تو مسلمان آپس میں اکٹھے ہو جایا کریں گے۔ معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے داخلی تنازعات کو ختم کرنے کے لیے مشترک بڑے دشمن سے جہاد کا عمل جاری رکھا جانا ضروری ہے۔ ویسے بھی جہاد کے حالات ہر دور میں موجود رہیں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ مسلمان اس فریضہ جہاد کی ادائیگی میں کوتاہی کریں گے۔ بعض محققین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(المعجم ۸) - بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنْ تَهْيِيجِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ (التحفة ۸)

باب: ۸- ترکوں اور حبشہ کے کافروں سے بلا وجہ چھیڑ چھاڑ منع ہے

۴۳۰۲- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ السَّيِّبَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَكِينَةَ - رَجُلٍ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ - عَنْ رَجُلٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ، وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ».

۴۳۰۲- نبی ﷺ کے ایک صحابی سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حبشیوں سے تعرض نہ کرو جب تک کہ وہ تمہارے درپے نہ ہوں اور ترکوں کو بھی چھوڑے رہو جب تک کہ وہ تمہیں چھوڑے رہیں۔“

فائدہ: مسلمانوں کی جمیعت اگر مجتمع نہ ہو تو یہی حکم ہے ورنہ ﴿فَاتَّبِعُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً﴾ (التوبة: ۳۶) پر عمل لازم ہے اور خیر القرون میں اس پر عمل ہوا ہے واللہ اعلم۔

(المعجم ۹) - بَابُ: فِي قِتَالِ التُّرْكِ (التحفة ۹)

باب: ۹- ترک کافروں کے ساتھ جنگ کا بیان

۴۳۰۲- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، الجهاد، باب غزوة الترك والحبشة، ح: ۳۱۷۸ من حديث ضمرة بن ربيعة به * السيباني هو أبو زرعة يحيى بن أبي عمرو، وله شاهد حسن، انظر نيل المصنوع، ح: ۴۳۰۹.

۳۶- کتاب الملاحم

ترک کافروں سے جنگ کا بیان

۴۳۰۳- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ مسلمانوں کی ترکوں سے جنگ نہ ہو جائے۔ یہ ایسے لوگ ہوں گے کہ ان کے چہرے ڈھالوں کی مانند ہوں گے، جن پر چڑا وغیرہ لگایا گیا ہو۔ اور ان کا لباس بالوں کا ہوگا۔“

۴۳۰۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا

يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكََنْدَرَانِيَّ عَنْ سَهْلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَابِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرُكَ، قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمَطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ».

☀ فائدہ: ترکوں کے چہرے پر گوشت گول اور چوڑے ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے انہیں چمڑے منڈھی ڈھالوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

۴۳۰۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ تم (مسلمان) ایک قوم سے جنگ نہ کرو جن کے جوڑے بالوں کے ہوں گے۔ اور اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ تم ایک قوم سے جنگ نہ کرو جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناکیں چھٹی ہوں گی ان کے چہرے گویا ڈھالیں ہوں گی جن پر چڑا وغیرہ لگا ہوتا ہے۔“

۴۳۰۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ السَّرْحِ

وَعَبْرُهُمَا قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ - قَالَ ابْنُ السَّرْحِ - : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَابِلُوا قَوْمًا يَعَالُهُمُ الشَّعْرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأَنْوَفِ كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ».

۴۳۰۵- جناب عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے

بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی ایک حدیث میں فرمایا: ”ایک قوم تم سے جنگ کرے گی جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی یعنی ترک۔ فرمایا: تم انہیں تین بار دھکیلو گے حتیٰ کہ جزیرہ عرب کے کنارے پر پہنچا دو

۴۳۰۵- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ

التَّنِيسِيِّ: حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثٍ: «يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرُكَ،

۴۳۰۳- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل... الخ، ح: ۲۹۱۲ عن قتیبہ بہ .

۴۳۰۴- تخریج: أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب قتال الذين يتعطلون الشعر، ح: ۲۹۲۹، مسلم، الفتن،

باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى... الخ، ح: ۲۹۱۲ من حديث سفیان بن عیینہ بہ .

۴۳۰۵- تخریج: [إسناده ضعيف] * بشير بن المهاجر لين الحديث، وضعفه الجمهور .



بصرے کا بیان

۳۶- کتاب الملاحم

گے۔ پہلی دفعہ دھکیلنے میں ان میں سے جو بھاگ جائیں گے نجات پا جائیں گے دوسری دفعہ میں کچھ بچ جائیں گے اور کچھ ہلاک ہوں گے۔ لیکن تیسری بار میں ان کا صفایا کر دیا جائے گا۔“ یا اسی کی مانند بیان فرمایا۔

قَالَ: تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتَّى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، فَأَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ، وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ، وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُونَ» أَوْ كَمَا قَالَ.

باب: ۱۰- بصرے کا بیان

(المعجم ۱۰) - بَابُ: فِي ذِكْرِ الْبَصْرَةِ

(التحفة ۱۰)

۴۳۰۶- جناب مسلم بن ابوبکرہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا، بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ زیریں علاقے کی زمین میں اتریں گے جسے بصرہ کہتے ہوں گے جو دریائے دجلہ کے کنارے آباد ہوگا اور اس پر ایک پل ہوگا۔ اس کی آبادی بہت زیادہ ہوگی اور یہ مہاجرین کا شہر ہوگا۔“

۴۳۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ النَّاسُ مِنْ أُمَّتِي بِغَائِطٍ، يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ، عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دَجْلَةٌ، يَكُونُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِينَ».

ابن یحییٰ نے بیان کیا کہ ابو عمر نے کہا: ”یہ مسلمانوں کا شہر ہوگا، پس جب آخری زمانہ ہوگا تو بنو قنطورا (ترک) یہ ان کے جد اعلیٰ کا نام ہے) آئیں گے، ان کے چہرے چوڑے اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی حتیٰ کہ وہ اس دریا کے کنارے اتریں گے تو اس شہر کے لوگ تین جماعتوں میں بٹ جائیں گے: ایک جماعت بیلوں کی دُوس پکڑ لے گی اور جنگلوں میں نکل جائے گی اور اس

قَالَ ابْنُ يَحْيَى: قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: «وَتَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْأَعْيُنِ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطِّ النَّهْرِ، فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ، فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرَبِيَّةِ وَهَلَكُوا، وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ

۴۳۰۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۰/۵ من حديث سعيد بن جهمان به .

۳۶- کتاب الملاحم

بصرے کا بیان

لَا نَفْسِهِمْ وَكَفَرُوا، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيَقَاتِلُونَهُمْ وَهُمْ الشُّهَدَاءُ۔

طرح وہ ہلاک ہوں گے۔ دوسری جماعت اپنے لیے امان طلب کرے گی اور وہ کافر ہو جائیں گے۔ اور تیسری جماعت وہ ہوگی جو اپنی اولاد (کی پروا نہ کرتے ہوئے انہیں) اپنی پیٹھوں پیچھے چھوڑ کر ان کے ساتھ قتال کرے گی اور یہی لوگ عظیم شہداء ہوں گے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① خلافت عباسیہ کے آخری خلیفہ متعصم باللہ (صفر ۲۵۶ھ) کے دور میں یہ واقعات ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔ ② جب کفار مسلمانوں پر ہجوم کر آئیں تو جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے فرار ہلاکت اور کفار کی پناہ میں آنا کفر ہے۔ اور نجات اس کے لیے ہے جو اس موقع پر اپنے جان مال کی بازی لگا دے۔ ③ حدیث میں وارد علامات بغداد پر منطبق ہوتی ہیں۔

۴۳۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى الْحَنَاطُ، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا أَنَسُ! إِنَّ النَّاسَ يَمْضُرُونَ أَمْصَارًا، وَإِنَّ مَضْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهَا الْبَصْرَةُ أَوِ الْبُصَيْرَةُ فَإِنَّ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسَبَاحُهَا وَكَلَاءُهَا وَسَوْقُهَا وَبَابُ أُمَرَائِهَا، وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا، فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ، وَقَوْمٌ يَسْتُونُ يُضْبِحُونَ قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ»۔

۴۳۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحٍ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ:

۴۳۰۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: ”اے انس! لوگ کئی شہر آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر کا نام بصرہ یا بصیرہ ہوگا اگر تم اس کے پاس سے گزر دیا اس میں داخل ہو تو وہاں کی سببخ (کلرزودہ زمین) اور ”کلاء“ مقام سے دور رہنا اس کے بازاروں اور اس کے امراء کے دروازوں سے بھی بچنا اس کے اطراف و جوانب کو اختیار کرنا۔ بلاشبہ اس زمین میں خسف (دھنس جانا) پتھروں کی بارش اور زلزلے ہوں گے۔ اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو (شام کو) صحیح سلامت ہوں گے مگر صبح کریں گے تو بندر اور سور بن چکے ہوں گے۔“

۴۳۰۷- تخریج: [إسناده ضعيف] * شك الراوي في السند، ولبعض الحديث شاهد ضعيف جدًا عند ابن عدي: ۱۷۳۱/۵۔

۴۳۰۸- تخریج: [إسناده ضعيف] * إبراهيم بن صالح ضعيف، ضعفه الدارقطني، والجمهور۔

۳۶- کتاب الملاحم

سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا: إِلَى جَنْبِكُمْ قَرِيَّةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبْلَةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولَ هَذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ؟ سَمِعْتُ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ رضي الله عنه يَقُولُ: «إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ، لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ.

(المعجم ۱۱) - باب ذِكْرِ الْحَبْشَةِ
(التحفة ۱۱)

۴۳۰۹- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبُعْدَاذِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اتْرُكُوا الْحَبْشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَثْرَ الْكُفَّةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ».

(المعجم ۱۲) - بَابُ أَمَارَاتِ السَّاعَةِ
(التحفة ۱۲)

۴۳۱۰- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ:

علامات قیامت کا بیان

لیے روانہ ہوئے تو اتفاق سے ہم سے ایک آدمی نے پوچھا: تمہارے قریب پہلو میں اُبلتہ نامی کوئی بستی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں تو اس نے کہا: تم میں سے کون میرا ضامن بنتا ہے کہ وہ میرے لیے مسجد عشار میں دو یا چار رکعتیں پڑھے اور کہے کہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہیں؟ میں نے اپنے خلیل ابو القاسم رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے: ”اللہ عز وجل قیامت کے دن مسجد عشار سے شہداء کو اٹھائے گا۔ شہدائے بدر کے ساتھ ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی نہیں اٹھے گا۔“

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مسجد دریا کے کنارے پر ہے۔

باب: ۱۱- (کفار) حبشہ کا بیان

۴۳۰۹- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”(کفار) حبشہ جب تک تم سے تعرض نہ کریں تم بھی انہیں چھوڑے رہو۔ بلاشبہ کعبے کا خزانہ نکالنے والا ایک حبشی ہی ہوگا جس کی پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔“

باب: ۱۲- علامات قیامت

۴۳۱۰- جناب ابو زرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک جماعت

۴۳۰۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۷۱/۵ من حديث زهير بن محمد به، وصححه الحاكم: ۴۵۳/۴، ووافقه الذهبي.
۴۳۱۰- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب: في خروج الدجال ومكته في الأرض... الخ، ح: ۲۹۴۱ من ۴۴

مدینہ منورہ میں مروان (بن حکم) کے ہاں گئی۔ انہوں نے اس سے علامات قیامت کے سلسلے میں سنا کہ سب سے پہلے دجال نکلے گا۔ کہتے ہیں پھر میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ہاں حاضر ہوا اور انہیں یہ بتایا تو عبداللہ نے کہا: اس نے تمہیں کچھ نہیں بتایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”بے شک ان علامات میں سب سے پہلے یہ ہے کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا یا چاشت کے وقت ”جانور“ ظاہر ہوگا جو بھی پہلے ہو اور دوسرا اس کے بعد ہو جائے گا۔“

حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التِّيمِّيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ إِلَى مَرْوَانَ بِالْمَدِينَةِ فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ فِي الْآيَاتِ: أَنَّ أَوَّلَهَا الدَّجَالُ. قَالَ: فَانْصَرَفْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَمْ يَقُلْ شَيْئًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، فَأَيُّهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْآخَرَى عَلَى إِثْرِهَا».

حضرت عبداللہ نے کہا: اور قدیم کتابیں ان کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ ان میں سے پہلی علامت سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: - وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ - وَأَظُنُّ أَوَّلَهُمَا خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

☀ فائدہ: [خروج دابہ] قیامت سے پہلے کی علامات میں سے ایک اہم علامت ایک مخصوص جانور کا ظہور بھی ہے جو لوگوں سے باتیں کرے گا، اس کا آنا عین حق ہے اور قرآن مجید میں ارشاد الہی ہے: ﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ﴾ (النمل: ۸۲) ”جب ان پر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔“ بعض روایات میں اس جانور سے مراد جاسا لیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: تفسیر ابن کثیر و قرطبی وغیرہ)

۴۳۱۱- حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے کمرے کے سائے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ ہم نے قیامت کا ذکر کیا اور ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ

۴۳۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَهَنَّادٌ، الْمَعْنَى، قَالَ مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُرَاتُ الْقَرَارِ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ - وَقَالَ هَنَّادٌ: عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ - عَنْ

«حَدِيثُ أَبِي حَيَّانَ بِهِ»

۴۳۱۱- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب: في الآيات التي تكون قبل الساعة، ح: ۲۹۰۱ من حديث فرات القزاز به.

علامات قیامت کا بیان

۳۶- کتاب الملاحم

نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک ہرگز نہیں آئے گی جب تک کہ اس سے پہلے دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں۔ سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا، جانور کا نکلنا، یا جوج ماجوج کا ظہور، دجال کا خروج، عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی آمد دھان یعنی دھواں، تین جوانب میں زمین کا دھنسیا جانا، ایک مغرب میں دوسرا مشرق میں اور تیسرا جزیرۃ العرب میں اور ان کے آخر میں یمن سے یعنی وسط عدن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر میں چلا لے جائے گی (علاقہ شام میں جمع کر دے گی۔“)

حَذَفَةُ بْنُ أَبِي الْعَفَّارِيِّ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا نَتَحَدَّثُ فِي ظِلِّ عُرْفَةِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَّرْنَا السَّاعَةَ فَأَرْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ تَكُونَ، أَوْ لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ قَبْلَهَا عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ، وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ، وَالذَّجَالِ، وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَالذَّخَانُ، وَثَلَاثُ خُسُوفٍ: خُسُوفٍ بِالْمَغْرِبِ، وَخُسُوفٍ بِالْمَشْرِقِ، وَخُسُوفٍ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ، تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ».

۴۳۱۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ سورج اپنی مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو لے۔ چنانچہ جب یہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو زمین پر بسنے والے سب ایمان لے آئیں گے اور یہ وہی وقت ہوگا (جس کا سورۃ الانعام میں ذکر ہے) ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ﴾ ”کسی جان کو اس کا ایمان اگر اس نے اس سے پہلے ایمان نہ قبول کیا ہو یا ایمان کے ساتھ اچھے عمل نہ کیے ہوئے“ نفع آور نہ ہوگا۔“

۴۳۱۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضِيلِ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاكَ حِينٌ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾﴾ الْآيَةِ [الأنعام: ۱۵۸].

۴۳۱۲- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان، ح: ۱۵۷ من حديث محمد بن فضيل بن غزوان، والبخاري، التفسير، سورة الأنعام، باب: ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا﴾، ح: ۴۶۳۵ من حديث عمارة ابن القعقاع به.

۳۶- کتاب الملاحم دجال کے ظہور کا بیان

☀ فائدہ: ایمان وہی مفید اور مقبول ہے جو بالغیب ہو حقائق آخرت کا مشاہدہ کر لینے کے بعد ایمان کسی طور مفید نہ ہوگا۔ آخرت میں بھی کفار یہی کہیں گے: ﴿رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ﴾ (السجدہ: ۱۲) ”اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب ہمیں واپس لوٹا دے تو نیک عمل کریں گے ہم نے یقین کر لیا ہے۔“ لیکن دنیا میں دوبارہ آنا ممکن نہیں ہوگا۔

(المعجم ۱۳) - باب حَسْرَةُ الْفِرَاتِ عَنْ كَنْزِ (التحفة ۱۳)
باب: ۱۳- دریائے فرات سے خزانہ ظاہر ہونے کا بیان

۴۳۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْفِرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا».

۴۳۱۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب دریائے فرات سونے کا ایک خزانہ ظاہر کرے گا تو جو وہاں حاضر ہو اس میں سے کچھ نہ لے۔“

۴۳۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ».

۴۳۱۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کیا۔ مگر اس روایت میں ہے: ”سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کرے گا۔“

☀ فائدہ: ان تمام علامات کی حقیقی تعبیر تو اپنے وقت پر ظاہر ہوگی بہر حال بالا بحال ہمارا ان سب پر ایمان ہے۔

(المعجم ۱۴) - باب خُرُوجِ الدَّجَالِ (التحفة ۱۴)
باب: ۱۴- دجال کا ظہور

☀ فائدہ: دَجَالِ بروزنِ فَعَالِ دَجَلَ سے اسمِ مبالغہ ہے، معنی ہیں بہت بڑا جھوٹا دھوکے باز خُطوطِ ملط کر دینے

۴۳۱۳- تخریج: أخرجه البخاري، الفتن، باب خروج النار، ح: ۷۱۱۹ عن عبد الله بن سعيد الكندي، ومسلم، الفتن، باب: لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب، ح: ۲۸۹۴ من حديث عقبة بن خالد به .
۴۳۱۴- تخریج: أخرجه البخاري عن الكندي، ومسلم من حديث عقبة بن خالد به، انظر الحديث السابق.

۳۶- کتاب الملاحم دجال کے ظہور کا بیان

والا اور فرجی۔ جھوٹے نبیوں کو بھی ”دجالون کذابون“ کہا گیا ہے اور اصطلاحاً یہ مراد ہے کہ ایک شخص قیامت کے قریب ظاہر ہوگا جو اپنی الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور مختلف شعبہ دے دکھا کر لوگوں کو ان کے دین سے فریب میں ڈالے گا۔ اور معنوی اعتبار سے جس چیز یا شخص پر یہ معنی ثابت ہوں وہ دجال ہے اور ان کی تعداد بہت زیادہ ہو سکتی ہے مگر یہ آخری دجال سب سے بڑھ کر ہوگا۔

۴۳۱۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ جِرَاشٍ قَالَ: اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَالِ أَعْلَمُ مِنْهُ، إِنَّ مَعَهُ بَحْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ، فَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ، مَاءٌ، وَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ، نَارٌ، فَمَنْ أَذْرَكَ مِنْكُمْ ذَلِكَ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَسْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً.

۴۳۱۵- ربیع بن حراش کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما دونوں اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں دجال اور اس کے ساتھ جو کچھ ہوگا اس سے خوب باخبر ہوں بے شک اس کے ساتھ پانی کا سمندر اور آگ کا دریا ہوگا جسے تم آگ سمجھتے ہو گے وہ پانی ہوگا اور جسے تم پانی سمجھ رہے ہو گے وہ آگ ہوگی۔ چنانچہ تم میں سے جو یہ پائے اور پانی پینا چاہے تو اس سے جسے وہ آگ سمجھتا ہوگا بلاشبہ وہ اسے پانی ہی پائے گا۔

قال أبو مسعود البدری: هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ.

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی فرماتے سنا ہے۔

۴۳۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أُنْذِرَ أُمَّتَهُ الدَّجَالَ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا، وَإِنَّهُ أَعْوَرٌ وَإِنَّ رَبَّكُمْ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

۴۳۱۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ”جو بھی کوئی نبی مبعوث ہوا ہے اس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے دجال سے ڈرایا ہے۔ خبردار! وہ کاننا ہوگا اور تمہارا رب کاننا نہیں ہے بے شک دجال کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کافر۔“

۴۳۱۵- تخریج: أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ح: ۳۴۵۰، ومسلم، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ۲۹۳۴ من حديث رباعي به.

۴۳۱۶- تخریج: أخرجه البخاري، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ۷۱۳۱، ومسلم، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ۲۹۳۳ من حديث شعبة به.

۳۶- کتاب الملاحم

[مَكْتُوبًا] كَافِرٌ» .

۴۳۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ «كَ ف ر» .
 ۳۳۱۷- محمد بن شعیب نے بواسطہ محمد بن جعفر شعبہ سے روایت کیا کہ (یوں لکھا ہوگا) ”ک ف ر“۔

۴۳۱۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: «يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ» .
 ۳۳۱۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث میں بیان کیا کہ..... ”اسے ہر مسلم پڑھ سکے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دجال ایک ایسا خطرناک فتنہ ہے کہ تمام انبیاء اپنی امتوں کو اس سے ڈراتے رہے ہیں۔ ہمیں بھی اس سے تحفظ کے لیے باقاعدہ نماز میں پڑھنے کے لیے دعا سکھائی گئی ہے جس میں صراحت ہے: [اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ الخ] (صحیح البخاری، الدعوات، حدیث: ۳۶۱۸) ② ایمان و اسلام کی برکت سے مسلمان اس کی پیشانی پر سے ”کفر“ پڑھ لے گا۔ ③ دجال ایک آنکھ سے کانٹا ہوگا۔ اس کے اس عیب کی تفصیل اور کثرت سے اس کا تذکرہ اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنی الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور جو اپنا عیب دور کرنے پر قادر نہ ہو وہ اپنے آپ کو معبود کہلائے، کسی طرح معقول نہیں ہو سکتا۔ نیز اس سے استدلال یہ ہے کہ اللہ عز و جل کی دو آنکھیں ہیں۔ جیسی کہ اس کی شان کو لائق ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ (الشوری: ۱۱) ”مخلوقات میں کوئی بھی اس کا مثل نہیں ہے۔“ قرآن مجید میں اللہ عز و جل کے لیے آنکھ کا ذکر موجود ہے۔ (الف) ﴿وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا﴾ (الطور: ۴۸) ”اپنے رب کے حکم سے صبر کیجیے بلاشبہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔“ (ب) ﴿وَحَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ الْأَوْحِ وَ دُسْرِهِ نَحْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ﴾ (القمر: ۱۳/۱۳) ”ہم نے اس (نوح علیہ السلام) کو تختوں پر سوار کیا جو میٹھوں سے جڑے ہوئے تھے۔ وہ (کشتی) ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی یہ بدلہ تھا اس کا جس کا ان لوگوں نے کفر کیا تھا۔“ (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلے میں فرمایا: ﴿وَالْقَبْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي وَ لِيُتَضَنَّ عَلَى عَيْنِي﴾ (طہ: ۳۹) ”میں نے تم پر اپنی محبت ڈال دی تاکہ میری آنکھوں کے سامنے تمہاری پرورش ہو۔“ ④ دجال کی پیشانی پر (ک-ف-ر) لکھا ہوگا جسے ہر صاحب ایمان پڑھ سکے گا۔ عین ممکن ہے کہ یہ حروف ہی لکھے ہوئے ہوں یا مجازی معنی مراد ہیں کہ اس کی شکل اس قدر گندی اور منحوس ہوگی کہ ایمانداروں کو اسے جھوٹا اور فریبی سمجھنے میں قطعاً کوئی مشکل نہ ہوگی۔ اور مومن کے لیے اس کے ایمان کی یہ بہت بڑی برکت ہے کہ اسے اپنے دینی امور میں خاص بصیرت دی جاتی

۴۳۱۷- تخریج: أخرجه مسلم عن محمد بن المثنى به، انظر الحديث السابق.

۴۳۱۸- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۱۰۳/۲۹۳۳ من حديث عبد الوارث به، انظر الحديث السابق: ۴۳۱۶.

دجال کے ظہور کا بیان

۳۶- کتاب الملاحم

ہے جو اس کے ایمان کے لیے کسی صورت مضر ہو سکتے ہوں۔

۴۳۱۹- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے

تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دجال کے متعلق سنے تو اس سے دور رہے اللہ کی قسم! آدمی اس کے پاس آئے گا جب کہ وہ سمجھتا ہوگا کہ وہ صاحب ایمان ہے مگر ان شبہات کی بنا پر جو اس کی طرف سے اٹھائے جائیں گے اس کی اتباع کر بیٹھے گا۔“

۴۳۱۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ بِالذِّجَالِ فَلْيَنْتَأْ عَنْهُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيَهُ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيَبْعَثُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ، أَوْ لِمَا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ» هَكَذَا قَالَ.

☀ فائدہ: فتنہ پرور اور گمراہ افراد یا اس قسم کی چیزوں سے دور رہنے ہی میں امان ہے۔ تاہم اظہار حق اور ابطال باطل کے لیے ایسے لوگوں کے پاس جانا حق ہے۔ لیکن سطحی قسم کے مسلمان ان کے بھڑے میں آکر گمراہ ہو سکتے ہیں، لہذا ان سے دور رہنا ضروری ہے اور اپنے ایمان میں رسوخ پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

۴۳۲۰- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ میں نے تمہیں دجال کے متعلق (بہت کچھ) بتایا ہے۔ (اس کے باوجود) مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تم نے اسے نہ سمجھا ہو (یا درکھنا) مسیح دجال ٹھکنے قد والا باہر کوٹھی ٹیڑھی پنڈلیوں والا اور بہت گھٹکھریا لے بالوں والا ہوگا ایک آنکھ سے کانا ہوگا جو کہ مٹی ہوئی ہوگی نہ تو ابھری ہوئی اور نہ گہری ہوگی پھر بھی تمہیں کوئی شبہ ہو تو یاد رکھنا کہ تمہارا رب کا نا نہیں ہے۔“

۴۳۲۰- حَدَّثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ: حَدَّثَنَا بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ جُنَادَةَ ابْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الذِّجَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا، إِنَّ مَسِيحَ الذِّجَالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ، أَفْحَجٌ، جَعْدٌ، أَعْوَرٌ، مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَ بِنَائِيَّةٍ وَلَا جَحْرَاءَ، فَإِنْ أُلِيسَ عَلَيْكُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ».

۴۳۱۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴/ ۴۳۱ من حديث حميد بن هلال به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۴/ ۵۳۱.

۴۳۲۰- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۵/ ۳۲۴ عن حيوة بن شريح، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۷۶۴ من حديث بقیة به، وللحديث شواهد.

دجال کے ظہور کا بیان

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمرو بن اسود کو منصب قضا سونپا گیا تھا۔

۴۳۲۱- حضرت نواس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ”اگر وہ میرے ہوتے ہوئے تم میں ظاہر ہوا تو میں تمہاری طرف سے اس کا مقابلہ کروں گا۔ اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو پھر ہر شخص خود اپنا دفاع کرنے والا ہے۔ ہر مسلمان کے لیے اللہ عز وجل ہی میرا خلیفہ ہے۔ چنانچہ تم میں سے جو کوئی اسے پائے تو اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے یہی تمہارے لیے اس کے فتنے سے امان ہوں گی۔“ ہم نے پوچھا کہ وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ”چالیس دن۔ (ان میں سے) ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا اور باقی دن تمہارے دنوں کے برابر ہوں گے۔“ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ دن جو ایک سال کے برابر ہوگا کیا ہمیں اس میں ایک دن رات کی نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں اس کے لیے تم لوگ اندازہ لگالینا۔“ پھر دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے پاس عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے پس وہ اسے باب لُد کے پاس پائیں گے اور اس کا کام تمام کر دیں گے۔“

۳۶- کتاب الملاحم

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: عَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَلِيَ الْقَضَاءَ.

۴۳۲۱- حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدَّمَشْقِيُّ الْمُؤَدَّى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ فَقَالَ: «إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرُؤُ حَاجِبُ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاحِشِ سُورَةِ الْكَهْفِ؛ فَإِنَّهَا جَوَارِكُكُمْ مِنْ فَتْنَتِهِ». قُلْنَا: وَمَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ، قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ». فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؟ قَالَ: «لَا، أَقْدَرُوا لَهُ قَدْرَهُ، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدَ فَيَقْتُلُهُ».



فوائد و مسائل: ① دجال کا مقابلہ ایمان راسخ کے بعد سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھنے سے ممکن ہوگا اور فی الواقع عیسیٰ علیہ السلام ہی اسے قتل کریں گے۔ ② ایام کی طوالت کا سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذہن میں جو اہم سوال اٹھا وہ نمازوں کی ادائیگی کا تھا کیونکہ مومن اور نماز دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اس سوال جواب میں قطب ثمالی و جنوبی

۴۳۲۱- تخريج: أخرجه مسلم، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ۲۹۳۷ من حديث الوليد بن مسلم به.

دجال کے ظہور کا بیان

۳۶- کتاب الملاحم

کے علاقے کے مسلمانوں کے اشکال کا جواب ہے کہ ان کے ہاں دن رات چھ چھ مہینے کے ہوتے ہیں تو انہیں اندازے سے نمازیں پڑھنی چاہئیں۔

۴۳۲۲- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے مذکورہ
حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: بالاکي مانند بیان کیا اور نمازوں کا ذکر بھی اسی کے ہم معنی
نَحْوَهُ، وَذَكَرَ الصَّلَوَاتِ، مِثْلَ مَعْنَاهُ. بیان کیا۔

۴۳۲۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ».

۴۳۲۳- حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہشام دستوائی نے
قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ».

فائدہ: حفظ کرنے سے مراد ان کو اپنا ورد بنانا ہے بالخصوص ہر جمعے کے دن تلاوت کرنا جیسے کہ دیگر روایات میں آتا ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلی روایت جس میں ابتدائی آیات کا ذکر ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ اور عدد میں بھی یہ روایات زیادہ ہیں۔ نیز سابقہ حدیثوں اس بھی اس کی مؤید ہے۔

۴۳۲۴- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا سَيْدَانَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَدَّثَنَا

۴۳۲۲- [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج ياجوج وماجوج، ح: ۴۰۷۷ من حديث أبي زرعة السيباني به مطولاً.
۴۳۲۳- [إسناده حسن] أخرجه مسلم، صلوة المسافرين، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي، ح: ۸۰۹ من حديث همام بن يحيى به.

۴۳۲۴- [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۰۶/۲ من حديث همام به * قتادة صرح بالسمع عند أحمد: ۴/۲

ﷺ نے فرمایا: ”میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے، اور وہ اترنے والے ہیں جب تم انہیں دیکھو گے تو پہچان جاؤ گے کہ درمیانی قامت والے ہیں اور رنگ ان کا سرخ و سفید ہوگا، ہلکے زرد رنگ کے لباس میں ہوں گے، ایسے محسوس ہوگا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو حالانکہ نمی (پانی) لگا نہیں ہوگا۔ (انتہائی نظیف اور چمک دار رنگ کے ہوں گے) وہ لوگوں سے اسلام کے لیے قتال کریں گے، صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ دیگر سب دینوں کو ختم کر دے گا۔ وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہو گی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔“

هَمَامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَعْنِي عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُصَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصْبَهُ بَلَلٌ، فَيَقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَذُقُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ وَيَضَعُ الْحِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَلِكَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَيَمُوتُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ».



🌞 توضیح: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہودیوں کے مکر و فریب اور حملے سے محفوظ فرما کر آسمان پر اٹھالیا تھا۔ یہ مضمون صریح و صحیح احادیث کے علاوہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿.....وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ.....﴾ (النساء: ۱۵۷) ”انہوں نے نہ انہیں قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا، بلکہ انہیں شبہ میں ڈال دیا گیا۔“ ﴿بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ.....﴾ (النساء: ۱۵۸) ”بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا ہے۔“ (اسی طرح سورہ آل عمران آیت ۵۵ میں بھی ہے۔) پھر قیامت کے قریب جب دجال کا ظہور ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دمشق میں نزول ہوگا، دجال کو قتل کریں گے اور اسلام اور شریعت محمدی کا مل طور پر نافذ کریں گے اور چالیس برس تک یہ فریضہ سرانجام دیں گے۔ ان کا نزول احادیث صحیحہ کے علاوہ قرآن مجید میں بھی وارد ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنَّهُ لَعَلَّمَ لِّلشَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا﴾ (الزخرف: ۲۱) ”اور بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی علامات میں سے ہیں تو اس میں ہرگز شبہ نہ کریں۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ (النساء: ۱۵۹) ”اور اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔“ اور یہ اعتراض کہ نبوت ختم ہو چکی اور محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تو اس کا جواب

ان احادیث میں مذکور ہے کہ آنجناب شریعت محمدیہ کی تحفید ہی فرمائیں گے جیسے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا گیا: ”اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔“ (مسند احمد: ۱۳/۳۸)

باب: ۱۵- جساسة کا بیان

(المعجم ۱۵) - بَابُ: فِي خَبَرِ

الْجَسَاسَةِ (التحفة ۱۵)

☀ فائدہ: یہ ایک حیوان ہے جو ایک سمندری جزیرے میں دیکھا گیا ہے اور اسے ”جساسة“ اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ دجال کی خبریں پوچھتا تھا۔

۴۳۲۵- حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر فرمادی۔ پھر تشریف لائے اور فرمایا: ”مجھے تمیم داری کی باتوں نے روک لیا تھا۔ وہ بیان کر رہے تھے کہ سمندری جزیروں میں سے ایک جزیرے میں ایک آدمی تھا اور میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہی تھی۔ پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں ”جساسة“ ہوں اس محل میں چلے جاؤ میں وہاں گیا تو اس میں ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اور اوپر نیچے اچھل رہا تھا۔ میں نے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں دجال ہوں۔ کیا عربوں کا نبی آ گیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: کیا ان لوگوں نے اس کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی؟ میں نے کہا: نہیں بلکہ اطاعت کی ہے۔ اس نے کہا: یہ ان کے لیے بہتر ہے۔“

۴۳۲۵- حَدَّثَنَا الثُّفَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا

عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَّرَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: «إِنَّهُ حَبَسَنِي حَدِيثُ كَانَ يُحَدِّثُنِيهِ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ عَنْ رَجُلٍ كَانَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ: فَإِذَا أَنَا بِأَمْرَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا، قَالَ: مَا أَنْتَ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَاسَةُ، أَذْهَبَ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ، فَأَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ مُسْلَسَلٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْتَرُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: أَنَا الدَّجَالُ، خَرَجَ نَبِيُّ الْأُمِّيِّينَ بَعْدُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَطَاعُوهُ أَمْ عَصَوْهُ؟ قُلْتُ: بَلْ أَطَاعُوهُ قَالَ: ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ».

۴۳۲۶- حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

۴۳۲۶- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي

۴۳۲۵- تخريج: [حسن] للحديث شواهد، انظر الرقم الآتي: ۴۳۲۶.

۴۳۲۶- تخريج: أخرجه مسلم، الفتن، باب قصة الجساسة، ح: ۲۹۴۲ عن حجاج بن أبي يعقوب الشاعر به.

يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ حُسَيْنًا الْمُعَلَّمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ شَرَّاحِيلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُنَادِي: إِنَّ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَ: «لِيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ»، ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «إِنِّي مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَهْبَةٍ وَلَا رَغْبَةٍ، وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ أَنْ تَمِيمَا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَالِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَجُذَامٍ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ وَأَرْفَتُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ، فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرَةِ الشَّعْرِ. قَالُوا: وَبِئْسَ مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي هَذَا الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ. قَالَ: لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا رَجُلًا فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً، فَانْطَلَقْنَا



کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے کو منادی کرتے ہوئے سنا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ تو میں بھی چل آئی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو منبر پر تشریف لائے اور آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”ہر شخص اپنی جگہ پر بیٹھا رہے۔“ پھر فرمایا: ”کیا جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں ڈرانے یا خوشخبری سنانے کے لیے جمع نہیں کیا ہے۔ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے کہ تمہیں داری عیسائی تھا، میرے ہاں آیا، بیعت کی اور اسلام قبول کیا اور اس نے مجھے ایک بات بیان کی ہے جو میری بات کی تائید میں ہے جو میں نے تمہیں دجال کے متعلق کہی ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ایک جہاز میں سوار ہوا اس کے ساتھ قبیلہ لُحْم اور جذام کے تین آدمی تھے۔ جہاز کو طوفانی موجوں نے آ لیا جو انہیں ایک مہینہ تک پریشان کیے رہیں..... اور وہ سورج غروب ہونے کے وقت ایک جزیرے کے پاس پہنچے اور ایک چھوٹی کشتی میں سوار ہو کر جزیرے میں جا اترے۔ تو انہیں ایک جانور ملا جس کی دم بھاری اور جسم پر بہت بال تھے۔ انہوں نے کہا: کم بخت! تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جسارہ ہوں۔ اس گرجے میں ایک آدمی ہے اس کے پاس جاؤ وہ تمہاری خبروں کا بہت مشتاق ہے۔ جب اس نے ہمارے سامنے آدمی کا نام لیا تو ہم اس سے ڈر گئے کہ یہ کہیں شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے چلے اور اس

سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدِّيَرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ
إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدَّهُ وَثَاقًا
مَجْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ
وَسَأَلَهُمْ عَنْ نَحْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُعَرَ
وَعَنْ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ. قَالَ: إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ
[الدَّجَالُ] وَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي
الْخُرُوجِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَإِنَّهُ فِي بَحْرِ
الشَّامِ، أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا، بَلْ مِنْ قِبَلِ
الْمَشْرِقِ مَا هُوَ»، مَرَّتَيْنِ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قِبَلَ
الْمَشْرِقِ. قَالَتْ: حَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

گرے میں داخل ہوئے تو ایک بہت بڑا انسان دیکھا
اس قدر بڑا انسان ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا جسے بڑی سختی
سے باندھا گیا تھا اور اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ
بندھے ہوئے تھے.....“ اور حدیث بیان کی..... اس
نے ان سے (شام کے) نخلستان بيسان، چشمہ زغر اور نبی
امی ﷺ کے متعلق پوچھا..... اور کہا کہ میں ہی مسیح
(دجال) ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت مل جائے
گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دجال شام یا یمن کے سمندر
میں ہے، نہیں بلکہ مشرق کی طرف میں ہے۔“ دو بار
فرمایا..... آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ
فرمایا۔ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے یہ
حدیث رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ہے..... اور بقیہ
حدیث بیان کی۔

☀ فائدہ: مذکورہ دونوں روایات صحیح ہیں، اس لیے ان میں بیان کردہ باتوں پر ایمان رکھنا چاہیے۔

۴۳۲۷- حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
کہ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف
لائے اور آپ جمعہ کے علاوہ منبر پر نہ آتے تھے۔ مگر اس
دن منبر پر آئے۔ پھر یہ قصہ بیان کیا۔

۴۳۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمَرُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَامِرٍ
قَالَ: أَخْبَرْتَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا
يَصْعَدُ عَلَيْهِ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَبْلَ يَوْمَيْدٍ، ثُمَّ
ذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن صُدْرَان بصری ہیں

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: ابْنُ صُدْرَانَ بَصْرِيٌّ

۴۳۲۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم... الخ،
ح: ۴۰۷۴: من حديث إسماعيل بن أبي خالد به * مجالد ضعيف، تقدم، ح: ۲۸۵۱، وأصل الحديث صحيح عند
مسلم، ح: ۲۹۴۲ وغيره من حديث عامر الشعبي به دون قوله: "أن النبي ﷺ صلى الظهر".

۳۶- کتاب الملاحم

عَرِقَ فِي الْبَحْرِ مَعَ ابْنِ مَسُورٍ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهُمْ غَيْرُهُ.

۴۳۲۸- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ: «إِنَّهُ بَيْنَمَا أَنَا سِرُّونَ فِي الْبَحْرِ فَنَقِدَ طَعَامَهُمْ فَرَفَعَتْ لَهُمْ جَزِيرَةٌ، فَخَرَجُوا يُرِيدُونَ الْخُبْرَ فَلَقِيَتْهُمْ الْجَسَّاسَةُ» - فَقُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَ: امْرَأَةٌ تَجُرُّ شَعْرَ جِلْدِهَا وَرَأْسِهَا - قَالَتْ: فِي هَذَا الْقَصْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَسَأَلَ عَنْ نَحْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُعَرَ. قَالَ: هُوَ الْمَسِيحُ فَقَالَ لِي ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا مَا حَفِظْتُهُ. قَالَ: شَهِدَ جَابِرٌ أَنَّهُ هُوَ ابْنُ صَائِدٍ. قُلْتُ: فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ. قَالَ: وَإِنْ مَاتَ! قُلْتُ: فَإِنَّهُ قَدْ أَسْلَمَ. قَالَ: وَإِنْ أَسْلَمَ! قُلْتُ: فَإِنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ، قَالَ: وَإِنْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ.



ابن صائد کا بیان

جو ابن مسور کے ساتھ سمندر میں ڈوب گئے تھے اور اس کے علاوہ اور کوئی محفوظ نہیں رہا تھا۔

۴۳۲۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ”کچھ لوگ سمندر میں جا رہے تھے کہ ان کا کھانا ختم ہو گیا، تو انہیں ایک جزیرہ دکھائی دیا۔ وہ روٹی کی تلاش میں اسی میں چلے گئے تو جاسہ سے ان کی ملاقات ہو گئی۔“ ولید بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا: جاسہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا: ایک عورت ہے جو اپنے جسم اور سر کے بال کھینچ رہی تھی۔ اس نے کہا: اس محل میں اور حدیث بیان کی۔ اور (محل والے آدمی نے) ان سے بیسان کے نخلستان اور زغر کے چشمے کے متعلق معلوم کیا۔ کہا: وہی مسیح (دجال) ہے۔ ابن ابوسلمہ نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث میں ایک بات ہے جو مجھے یاد نہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ یہی ابن صائد ہے۔ میں نے کہا: وہ تو مر چکا ہے۔ کہا اگر چہ مر گیا ہے۔ میں نے کہا: اس نے اسلام قبول کیا تھا۔ کہا اگر چہ اسلام قبول کیا تھا۔ میں نے کہا: وہ تو مدینے میں بھی داخل ہوا تھا۔ کہا اگر چہ مدینے میں بھی داخل ہوا تھا۔

باب: ۱۶- ابن صائد کا بیان

(المعجم ۱۶) - باب خبر ابن الصائِدِ

(التحفة ۱۶)

فائدہ: علامہ ابن اثیرؒ ”النباہیہ“ میں لکھتے ہیں کہ یہ ایک یہودی تھا یا ان کے ساتھ ملا جلا رہتا تھا۔ اس کا نام صافؒ کہا گیا ہے۔ اس کے پاس کہانت اور جادو کا علم تھا اور اپنے وقت میں اللہ کے ایمان دار بندوں کے لیے ایک امتحان تھا

۴۳۲۸- تخریج: [إسناده حسن] * ابن أبي سلمة هو عمر، والقائل لهذه المقولة هو الوليد.

تاکہ جو ہلاک ہو دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور جو زندہ رہے دلیل کے ساتھ زندہ رہے۔ اکثر کہتے ہیں کہ یہ مدینہ میں مراور یہ بھی کہا گیا ہے کہ واقعہ حرہ کے موقع پر اسے گم پایا گیا اور پھر ملا نہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۳۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَائِدٍ فِي نَقَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أُطَمِ بْنِ مَعَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟» قَالَ: فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَائِدٍ فَقَالَ: «أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ». ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا يَأْتِيكَ؟» قَالَ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «خُلَطٌ عَلَيْكَ الْأَمْرُ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئَةً»، وَخَبَأَ لَهُ ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ﴾ [الدخان: ۱۰]. قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخَانُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَخْسَأُ فَلَنْ تَعْدُو قَدْرَكَ»، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عَنْقَهُ،

۴۳۲۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے چند صحابہ کی معیت میں ابن صائد کے پاس سے گزرے۔ ان صحابہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اور وہ (ابن صائد مدینہ میں) بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور نو عمر لڑکا تھا۔ اسے پتہ نہ چلا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کمر پر اپنا ہاتھ مارا پھر اس سے کہا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ راوی کہتا ہے کہ ابن صائد نے آپ کی طرف دیکھا پھر اس نے جواب دیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اُمی لوگوں (عرب) کے رسول ہیں۔ پھر ابن صائد نے نبی ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔“ پھر نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ”تیرے پاس کیا آتا ہے؟“ بولا: میرے پاس سچا آتا ہے اور جھوٹا بھی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر معاملہ خلط ملط کر دیا گیا ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے۔“ جبکہ آپ نے اپنے دل میں یہ آیت خیال فرمائی تھی ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ﴾ ابن صائد نے کہا: وہ ”الدُّخَان“ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دفع ہو تو اپنی قدر سے ہرگز آگے نہیں بڑھ

۳۶- کتاب الملاحم

ابن سائد کا بیان

سکتا۔“ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ وہی ہوا تو تم اس پر ہرگز مسلط نہیں ہو سکتے۔ یعنی دجال..... اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر اس کے قتل میں خیر نہیں۔“

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنْ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ يَعْني الدَّجَالُ وَإِنْ لَا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِي قَتْلِهِ».

۴۳۳۰- سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: اللہ کی قسم! مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح دجال (یہی) ابن صیاد ہی ہے۔

۴۳۳۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى ابْنَ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: وَاللَّهِ! مَا أَشْكُ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ ابْنُ صَيَّادٍ.

۴۳۳۱- محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا: آپ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ اس بات پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے قسم اٹھاتے تھے مگر رسول اللہ ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

۴۳۳۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَالَ، فَقُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللَّهِ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ بِاللَّهِ تَعَالَى عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۴۳۳۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حِزْہِ والے دن ابن صیاد کو گم پایا۔

۴۳۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

۴۳۳۰- تخریج: [إسناده صحيح].

۴۳۳۱- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب ذكر ابن صياد، ح: ۹۴/۲۹۲۹، والبخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب من رأى ترك النكير من النبي ﷺ حجة... الخ، ح: ۷۳۵۵ من حديث عبيد الله بن معاذ به.

۴۳۳۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۵/۱۶۰، ح: ۳۷۵۲۰ عن عبيد الله بن موسى به * سليمان الأعمش عن، وسالم هو ابن أبي الجعد.



☀ فائدہ: ذی الحجہ ۲۳ھ میں یزید بن معاویہ نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی تھی اور اس پر مسلط ہوا تھا۔ اسی واقعہ کو تاریخ نے ”یوم الحرة“ کے نام سے یاد رکھا ہے۔ اس دن کی بابت بہت سی باتیں مشہور ہیں، ان میں سے اکثر غیر معتبر ہیں۔

۴۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ تمیں (انتہائی جھوٹے) دجال نہ آجائیں ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

۴۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَالًا كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى».

☀ فائدہ: اس گنتی سے مراد وہ معروف متنبی ہیں جن کا معاملہ مشہور ہوگا مثلاً مسیلہ کذاب، اسود عسی، طلحہ بن خویلد، سجاح التمیمی، مختار بن ابی عبید ثقفی، حارث الکذاب (عبدالملک بن مروان کے زمانے میں) اور علاوہ ازیں نہ معلوم کتنے ہوں گے۔ ہندوستان میں ظاہر ہونے والا مرزا غلام احمد قادیانی بھی اسی صنف کا آدمی تھا یعنی جھوٹا دجال۔

۴۳۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ تمیں انتہائی جھوٹے فریبی (دجال) نہ آجائیں۔ ان میں سے ہر ایک اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولتا ہوگا۔“

۴۳۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَابًا دَجَالًا كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ».

۴۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ يَهَذَا الْخَبَرِ: قَالَ: فَذَكَرَ

۴۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ يَهَذَا الْخَبَرِ: قَالَ: فَذَكَرَ

۴۳۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴۵۷/۲، ح: ۹۸۹۹ من حديث العلاء بن عبد الرحمن به.

۴۳۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۵۰/۲ من حديث محمد بن عمرو بن علقمة الليثي به.

۴۳۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في دلائل النبوة: ۴۸۴/۶ من حديث أبي داود به * مغيرة بن مقسم مدلس وعنن.

۳۶- کتاب الملاحم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

نَحْوُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَتُرَى هَذَا مِنْهُمْ يَعْنِي (بن ابی عبید ثقفی) کو انہی میں سے سمجھتے ہیں؟ انہوں نے الْمُخْتَارَ؟ قَالَ عُبَيْدَةُ: أَمَا إِنَّهُ مِنَ الرُّءُوسِ. کہا: یہ تو ان سب کے سرداروں میں سے ہے۔

☀️ فائدہ: یہ روایت اگرچہ سداضعیف ہے، لیکن ”نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا“ امت کا اجتماعی فریضہ ہے۔ اگر اس کی ادائیگی میں سستی، غفلت یا اعراض ہونے لگے تو یہ بہت بڑا فتنہ ہے اور خلیفۃ المسلمین کو اس مقصد کے لیے اگر قاتل کرنا پڑے تو حق ہے جیسے کہ سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے کیا تھا۔ تو اسی مناسبت سے یہ احادیث ان ابواب میں ذکر کی گئی ہیں۔

(المعجم ۱۷) - باب الأمر والنہی

باب ۱۷- امر بالمعروف اور

نہی عن المنکر کا بیان

(التحفة ۱۷)

۴۳۳۶- حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی

ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پہلا پہلا نقص اور عیب جو بنو اسرائیل میں داخل ہوا یہ تھا کہ ان میں سے کوئی دوسرے سے ملتا تو اسے کہتا تھا: ارے! اللہ سے ڈر اور جو کر رہے ہو اس سے باز آ جاؤ، یہ تمہارے لیے حلال نہیں۔ پھر اگلے دن ملتا تو اس کے لیے اس کا ہم نوالہ ہم پیالہ اور ہم مجلس ہونے میں اسے کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی۔ جب ان کا یہ حال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایک دوسرے پر دے مارا (ان کے اندر اختلاف) تنازع اور بغض و حسد پیدا ہو گیا۔ ان میں سے اتفاق و اتحاد اور الفت اٹھالی گئی) پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿لَعَنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ ”بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داود اور عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے

۴۳۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ: يَا هَذَا! اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ فَلَا يَمْنَعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَشَرِيئَهُ وَقَعِيدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ: ﴿لَعَنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَيَقُولُونَ﴾ [المائدة: ۷۸-۸۱]، ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللَّهِ! لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذَنَّ عَلَى يَدَيِ

۴۳۳۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن باب: ومن سورة المائدة، ح: ۳۰۴۷، وابن

ماجه، ح: ۴۰۰۶ من حديث علي بن بذيمة به * السند منقطع كما تقدم، ح: ۱۲۴۴، ۱۴۱۷.

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

الظَّالِمِ، وَلَتَأْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا،
وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا۔

کو برے کاموں سے جو دہ کرتے تھے روکتے نہ تھے۔ جو کچھ بھی وہ کرتے تھے یقیناً بہت برا تھا۔ ان میں سے اکثر کو آپ دیکھیں گے کہ وہ کافروں سے دوستیاں کرتے ہیں، بہت برا ہے وہ جو انہوں نے اپنے لیے آگے بھیج رکھا ہے کہ اللہ ان سے ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ اگر ان کا اللہ پر نبی پر اور اس پر جو اس کی طرف نازل کیا گیا، ایمان ہوتا تو یہ ان کافروں سے دوستیاں نہ رکھتے لیکن اکثر ان میں سے فاسق ہیں۔“ پھر فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! تمہیں بالضرورت نیکی کا حکم کرنا ہوگا، برائی سے روکنا ہوگا، ظالم کا ہاتھ پکڑنا ہوگا اور اسے حق پر لوٹانا اور حق کا پابند کرنا ہوگا۔“

🌞 ملاحظہ: یہ روایت تو سنداً ضعیف ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ اگر فاسقوں، ظالموں اور اہل بدعت کے ساتھ اللہ فی اللہ بغض نہ رکھا جائے اور مقاطعہ نہ ہو بلکہ ان کے ساتھ آزادانہ اختلاط ہو یوں کہ شرعی غیرت بھی اٹھ جائے تو اس کا عقاب انتہائی شدید ہوتا ہے جیسے کہ بنی اسرائیل کی تاریخ اور امت اسلامیہ کی موجودہ صورت حال سے ظاہر ہے۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ۔

۴۳۳۷- حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا

۴۳۳۷- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مانند روایت کیا۔ اور مزید کہا: ”ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل ایک دوسرے پر دے مارے گا (تمہارے اندر اختلاف و تفرق ڈال دے گا) اور پھر اسی طرح لعنت کرے گا جیسے کہ ان کو لعنت کی تھی۔“ (اپنی رحمت سے دور کرے گا۔)

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو محارب بنی نے بسند علاء بن مسیب، عبد اللہ بن عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم افطس سے انہوں نے ابو عبیدہ سے

أَبُو شِهَابٍ الْحَنَاطُ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. زَادَ: «أَوْ لِيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبٍ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ، ثُمَّ لِيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ».

قال أبو داؤد: رَوَاهُ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ الْعَلَاءِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ، عَنْ

۳۶- کتاب الملاحم

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ اور خالد طحان نے بواسطہ علاء عمرو بن مرہ سے اور اس نے ابو عبیدہ سے روایت کیا۔

عَبْدُ اللَّهِ. وَرَوَاهُ خَالِدُ الطَّحَّانُ عَنْ الْعَلَاءِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْهٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ.

۴۳۳۸- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ الْمَعْنَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ أَنْ حَمَدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُونَهَا عَلَى غَيْرِ مَوَاضِعِهَا: ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵] قَالَ: عَنْ خَالِدٍ وَإِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ». وَقَالَ عَمْرُو عَنْ هُشَيْمٍ: وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيَّرُوا ثُمَّ لَا يُغَيَّرُوا إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ».



۴۳۳۸- جناب قیس (بن ابی حازم) نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (اپنے خطبے میں) اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: ”اے لوگو! تم یہ آیت کریمہ پڑھتے تو ہو: ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾“ اے ایمان والو! اپنی فکر کرو جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہو اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔“ مگر اس کے معنی و مفہوم غلط سمجھتے ہو۔ خالد نے روایت کیا..... ہم نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”بلاشبہ لوگ جب کسی کو ظلم کرتا دیکھیں اور پھر اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہوتا ہے کہ اللہ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔“ اور عمرو (بن عون) نے ہشیم سے روایت کرتے ہوئے کہا: حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس قوم میں اللہ کی نافرمانی کے کام ہوں اور وہ انہیں روکنے پر قادر ہوں مگر منع نہ کرتے ہوں تو قریب ہوتا ہے کہ اللہ اس سبب سے ان سب کو اپنے عقاب کی لپیٹ میں لے لے۔“

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو..... اسی طرح جیسے کہ خالد نے..... روایت کیا ہے۔ ابو اسامہ اور ایک بڑی جماعت نے بیان کیا ہے۔ جبکہ شعبہ نے یوں بیان کیا: ”جس کسی قوم میں نافرمانیاں ہوتی

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ - كَمَا قَالَ خَالِدٌ - أَبُو أَسَامَةَ وَجَمَاعَةٌ. قَالَ شُعْبَةُ فِيهِ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ».

۴۳۳۸- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب: ومن سورة المائدة، ح: ۳۰۵۷، وابن ماجه، ح: ۴۰۰۵ من حديث إسماعيل بن أبي خالد به، وصرح بالسماع عند أحمد: ۵/۱، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۳۶- کتاب الملاحم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

ہوں اور معاصی سے بچنے والوں کی تعداد زیادہ..... اور دوسروں کی کم ہو..... (اور پھر بھی وہ نہ روکیں تو ان سب پر عقاب آنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔“)

🌞 فوائد و مسائل: ① سورہ مائدہ کی مذکورہ بالا آیت ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ.....﴾ الخ میں ذکر کی گئی بات: ”جب تم راہ راست پر چل رہے ہو.....“ اسی صورت میں صحیح ہو سکتی ہے جب اہل ایمان شریعت کا تقاضا پورا کرتے ہوئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے رہے ہوں اور پوری قوت سے اس عمل میں منہمک اور مشغول ہوں۔ اگر اس سے اعراض اور پہلو تہی ہو تو ”راہ راست پر ہونا“ خوش فہمی سے بڑھ کر نہیں۔ واللہ اعلم۔ ② امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اہم ترین فریضے سے غفلت اور اس میں سست روی کا عقاب سب لوگوں کو اپنی لپٹ میں لے لیتا ہے۔ سورہ الانفال میں فرمایا گیا ہے: ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ (انفال: ۲۵) ”اور اس فتنے، وبال اور عقاب سے ڈرو جو تم میں سے محض ظالموں ہی کو نہ آئے گا۔“ (بلکہ دوسروں کو بھی اپنی لپٹ میں لے لے گا۔)

321

۴۳۳۹- حضرت جریر بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”جو کوئی ایسی قوم میں ہو کہ ان میں اللہ کی نافرمانیاں کی جا رہی ہوں اور وہ لوگ ان کی اصلاح اور ان کے بدلنے پر قادر ہوں اس کے باوجود وہ ان کی اصلاح نہ کریں اور انہیں نہ بدلیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کے مرنے سے پہلے عذاب دے گا۔“

۴۳۴۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

۴۳۳۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو لَاحُوصٍ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، أَظْنُهُ عَنْ بِنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يَفْعَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يَغَيِّرُوا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوتُوا».

۴۳۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ

۴۳۳۹- [تخریج: [إسناده ضعيف] رواه البيهقي: ۹۱/۱۰ عن شعبة عن أبي إسحاق عن عبيد الله بن جرير عن أبيه... الخ ولم يشك، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۳۹، ۱۸۴۰ * عبيد الله بن جرير مجهول الحال، لم يوثقه غير ابن حبان، وللحديث شواهد ضعيفة عند عبد الغني بن عبد الواحد المقدسي في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ح: ۲۱، ۲۰ وغيره.

۴۳۴۰- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان... الخ، ح: ۴۹ عن محمد بن العلاء أبي كريب به.

۳۶- کتاب الملاحم

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ،
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَعَنْ قَيْسِ بْنِ
مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ
يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ». وَقَطَعَ هَذَا بَقِيَّةَ
الْحَدِيثِ، وَفَاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ: «فَإِنْ لَمْ
يَسْتَطِعْ فَلْيَسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ
فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَوْعَفُ الْإِيمَانِ».

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان
”تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے اور وہ اسے اپنے
ہاتھ سے بدل دینے اور اس کی اصلاح کی طاقت رکھتا ہو
تو اسے چاہیے کہ ہاتھ سے اس کی اصلاح کرے“.....
ہنا دینے یہ حدیث یہیں تک بیان کی۔ جبکہ ابن علاء نے
بقیہ کو یوں پورا کیا..... ”اگر یہ ہمت نہ ہو تو زبان سے
روکے اگر زبان سے روکنے کی ہمت نہ ہو تو پھر اپنے دل
سے برا جانے اور یہ ایمان کی سب سے کمزور کیفیت ہے۔“



🌞 فائدہ: گھرانے اور خاندان کے بڑے علاقے اور شہر کے حاکم اور ایک مملکت میں حاکم اعلیٰ کو یہ اختیارات
حاصل ہوتے ہیں کہ وہ اپنے زیر اثر حلقے میں پائی جانے والی برائیوں کا بزور قوت قلع قمع کرے..... اور علماء اور دیگر
اہل نظر پر واجب ہے کہ برائی کا برائی ہونا واضح کریں اور اس کے برے انجام سے ڈرائیں۔ اور جو یہ کام بھی نہ کر سکیں
تو کم از کم دل سے تو ضرور برا جانیں۔ ورنہ اس کے بعد ایمان کا کوئی ذرہ باقی نہیں رہتا۔ خیال رہے کہ ”دل سے برا
جانے“ کا مفہوم یہ ہے کہ ان لوگوں کے دل میں یہ عزم موجود ہو کہ اگر آج نہیں تو کل کلاں جب بھی موقع ملا اس
برائی کو اکھڑ کر مٹا دیں گے..... اور اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے اور وہی توفیق دینے والا ہے۔

۴۳۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ
دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُثْبَةَ
ابْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ
جَارِيَةَ اللَّحْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ
الشَّعْبَانِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيَّ
فَقُلْتُ: يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾ قَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ! لَقَدْ

۴۳۴۱- ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت
ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو ثعلبہ! آپ اس آیت
کریمہ ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ﴾..... الخ کے سلسلے میں
کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے اس کے
متعلق فی الواقع صاحب علم و خبر سے پوچھا ہے۔ میں
نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا تو
آپ نے فرمایا تھا: ”بلکہ تمہیں چاہیے کہ نیکی کا حکم دیے

۴۳۴۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب: ومن سورة المائدة، ح: ۳۰۵۸ من حديث
عبدالله بن المبارك به، وقال: "حسن غريب"، ورواه ابن ماجه، ح: ۴۰۱۴، وصححه الحاكم: ۳۲۲/۴، ووافقه
الذهبي.

جاؤ اور برائی سے روکتے رہو حتیٰ کہ جب دیکھو کہ حرص اور بخل کی اتباع ہونے لگی ہے لوگ خواہشات نفسانی کے درپے ہو گئے ہیں اور دنیا ہی کو ترجیح دینے لگے ہیں (آخرت کو بھول گئے ہیں) اور ہر رائے والا اپنی رائے اور بات ہی کو ترجیح دیتا ہے۔ (اس پر خوش اور اصرار کرتا ہے) تو پھر اپنے آپ کو لازم پکڑ لو اور عوام کی فکر چھوڑ دو (دوسروں کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں دے گی)۔ بلاشبہ تمہارے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں ان میں (دین و شریعت پر) صبر کرنا (اس پر ثابت قدم رہنا) ایسے ہوگا جیسے آگ کا انگارہ پکڑنا۔ ان لوگوں میں (دین کے تقاضوں پر) عمل کرنے والے کو اس جیسے پچاس عالموں کا ثواب ملے گا۔“ (عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ عتبہ کے علاوہ) مجھے دوسرے نے بتایا کہ حضرت ابو ثعلبہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان لوگوں میں سے پچاس عالموں کے برابر ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارے پچاس عالموں کے برابر۔“

سَأَلْتُ عَنْهَا خَيْرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «بَلِ اتَّبِعُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤَثَّرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ يَعْنِي بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ زَوَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ. وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ. قَالَ: «أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ».



۴۳۴۲- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے

روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا اس زمانے میں کیا حال ہوگا.....“ یا فرمایا: ”عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگوں کو خوب چھان لیا جائے گا (اہل ایمان اور اچھے آدمی اٹھالیے جائیں گے) اور چھان بورا باقی رہ جائے گا (بے دین اور ذلیل لوگ باقی رہ جائیں گے) جن کے عہد و مواعید میں بے وفائی اور

۴۳۴۲- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ؛ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ»، أَوْ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يُعْرِضُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةٌ، تَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرَجَتْ عُهْدُهُمْ

۴۳۴۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب الثبوت في الفتنة، ح: ۳۹۵۷ من حديث عبدالعزیز ابن ابی حازم به، وصححه الحاكم: ۱۵۹/۲، ۴۳۵/۴، ووافقه الذهبي.

۳۶- کتاب الملاحم

وَأَمَّا نَأْتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، فَقَالُوا: كَيْفَ بَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «تَأْخُذُونَ مَا تَعْرِفُونَ، وَتَذَرُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتَقْبِلُونَ عَلَى أَمْرِ خَاصَّتِكُمْ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَامَّتِكُمْ».

امرتو بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان
امانتوں میں خیانت ہوگی اور ان میں اس طرح سے
اختلاف ہو جائے گا.....“ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں
کی انگلیوں کو ایک دوسری کے اندر ڈال کر دکھایا.....
صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو ہم کیا کریں؟ آپ
نے فرمایا: ”جو نیکی ہو اس پر عمل پیرا ہونا اور جو برائی ہو
اس سے دور رہنا اور خاص اپنی اصلاح کی فکر کرنا اور
اپنے عام لوگوں کو چھوڑ دینا۔“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت حضرت
عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے کی
سندوں سے وارد ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَكَذَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

🌞 فائدہ: یہ کیفیت بالکل آخری دور کی ہے جب دین و ایمان اور خیر و صلاح کی بات پر کان نہیں دھرا جائے گا۔ تب
یہی حکم ہے کہ انسان اپنی فکر کرے لیکن اس سے پہلے اشاعت حق کے لیے اپنی وسعت بھرا فرد اور میدان کی تلاش
جاری رکھنا لازمی ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ و ائمہ کی سیرتوں سے نمایاں ہے۔



۴۳۴۳- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ارد
گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا۔ آپ
نے فرمایا: ”جب تم دیکھو کہ لوگ اپنے عہد و مواعید میں
بے وفائی کرنے لگے ہیں امانتوں کا معاملہ انتہائی خفیف
اور ضعیف ہو گیا ہے (لوگ خائن بن گئے ہیں) اور ان کی
آپس کی حالت اس طرح ہو گئی ہے۔“ اور آپ نے اپنی
انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر ڈال کر دکھایا (اختلافات
بہت بڑھ گئے ہیں) عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اٹھ کر آپ
کے قریب ہو گیا اور عرض کیا: اللہ مجھے آپ پر فدا ہونے

۴۳۴۳- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:
حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ أَبِي
الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ قَالَ:
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ:
بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ ذَكَرَ
الْفِتْنَةَ فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرَجَتْ
عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوا هَكَذَا»،
وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ
فَقُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ

۴۳۴۳- [تخریج: [مسندہ حسن] أخرجه أحمد: ۲/۲۱۲ عن الفضل بن دكين به، ورواه النسائي في الكبرى،
ح: ۱۰۰۳۳، وعمل اليوم والليلة، ح: ۲۰۵، وصححه الحاكم: ۴/۲۸۲، ۲۸۳، ووافقه الذهبي.

۳۶- کتاب الملاحم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

فَإِذَاكَ؟ قَالَ: «الزُّمُّ بَيْنَكَ وَامْلِكُ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةٍ نَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ»۔
والایاتے! میں ان حالات میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے گھر کو لازم پکڑنا اپنی زبان کا مالک بن جانا (خاموش رہنا) اور نیکی پر عمل کرنا اور برائی سے بچنا اور اپنی ذات کی فکر کرنا اور عام لوگوں کی فکر چھوڑ دینا۔“

☀ فائدہ: عہد اور وعدے میں بے وفائی اور امانت میں خیانت..... جہاں نفاق کی علامتیں ہیں وہاں ایام فتن کی بھی علامات ہیں۔ کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ ان عیوب میں ملوث ہو، خواہ حالات کیسے ہی دگرگوں کیوں نہ ہوں۔ جب مشکلات اس قدر بڑھ جائیں کہ ان کا مقابلہ انتہائی کٹھن ہو جائے تب دوسروں کی فکر سے آزاد ہونے کی اجازت ہے، ورنہ اس سے پہلے صاحب ایمان کو جائز نہیں کہ دوسروں سے بے فکر ہو کر اپنے میں مگن ہو کر زندگی گزارے۔

۴۳۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاسِطِيِّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ» أَوْ «أَمِيرٍ جَائِرٍ»۔
۴۳۴۴- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ انسان جابر حاکم یا ظالم امیر کے سامنے حق و انصاف کا کلمہ کہہ کرے۔“

☀ فائدہ: جہاں معروف معنی میں حاکم اور سلطان ظالم اور جابر ہوتے ہیں حق کی بات انہیں گوارا نہیں ہوتی، وہاں معاشرہ اور سوسائٹی بھی ”سلطان جائر“ کے معنی میں ہے کہ صاحب ایمان اپنے بھائی بندوں اور اہل معاشرہ کی رسم و ریت کے برخلاف جرأت و ثابت قدمی کے ساتھ حق کی بات کہے اور حق پر عمل کر کے دکھائے، یہ بہت بڑا جہاد ہے۔ بعض اوقات حکام کے سامنے بات کہنا آسان مگر برادری اور سوسائٹی کی ریت اور ان کے چلن کا مقابلہ انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً معروف اسلامی شعائر ڈاڑھی بڑھانا، چادر شلوار کاٹنوں سے اونچا رکھنا اور عورت کا پردہ کرنا ایسے اعمال ہیں کہ کوئی بھی صاحب علم و ایمان ان کے وجوب سے جاہل نہیں، مگر معاشرے کی ریت کے خلاف چلنا کچھ لوگ انتہائی گراں سمجھتے ہیں..... واللہ المستعان!

۴۳۴۴- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما جاء أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر، ح: ۲۱۷۴، وابن ماجه، ح: ۴۰۱۱ من حديث إسرائيل به، وقال الترمذي: "حسن غريب"، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد عند ابن ماجه، ح: ۴۰۱۲ وغيره.

۳۶- کتاب الملاحم

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

۴۳۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: جَنَابُ عُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ كُنْدِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِهِ
أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زَيَْادٍ
الْمَوْصِلِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ
الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ
كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَّرَهَا - وَقَالَ مَرَّةً:
أُنْكِرَهَا - كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ
غَابَ عَنْهَا فَرَضِيهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا».

۴۳۴۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زَيَْادٍ، عَنْ
عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ: «مَنْ
شَهِدَهَا فَكَّرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا».

۴۳۴۷- حضرت عدی بن عدی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ
سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا۔ کہا: ”جو اس
میں حاضر تھا مگر اس نے اسے مکروہ اور ناپسند جانا تو وہ
ایسے ہوا جیسے کہ اس سے غائب اور دور رہا ہو۔“

🌞 فائدہ: ایسے انداز پر دل کی خواہشات پر بھی مواخذہ ہوگا..... ﴿وَلَكِنْ يُوَاحِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ﴾
(البقرہ: ۲۲۵) ”لیکن اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے اعمال پر تمہارا مواخذہ کرے گا۔“ بعض محققین نے اس روایت کو
حسن قرار دیا ہے۔

۴۳۴۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ
وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ - وَهَذَا
لَفْظُهُ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ أَبِي
الْبَحْتَرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ
يَقُولُ - وَقَالَ سُلَيْمَانُ: قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ
مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

۴۳۴۷- نبی ﷺ کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی
نے بیان کیا ”نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگ اس وقت تک
ہرگز ہلاک نہیں ہوں گے جب تک کہ ان کے گناہوں اور
عیبوں کی کثرت نہ ہو جائے یا ان کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔“

۴۳۴۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ۱۷/۱۳۹ من حديث أبي بكر بن عياش به، وهو
ضعيف كما تقدم، ح: ۳۰۶۹، وانظر الحديث الآتي.
۴۳۴۶- تخریج: [إسناده ضعيف] * السند مرسل قاله المنذري.
۴۳۴۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴/۲۶۰ من حديث شعبة به.

قیامت کے آنے کا بیان

۳۶- کتاب الملاحم

- : «لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يَعْذِرُوا - أَوْ يَعْذِرُوا - مِنْ أَنْفُسِهِمْ» .

باب: ۱۸- قیامت کے آنے کا بیان

(المعجم ۱۸) - باب قِيَامِ السَّاعَةِ

(التحفة ۱۸)

۴۳۴۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری ایام میں ہمیں ایک دن عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ”دیکھو کہ تمہاری اس رات میں اب جو کوئی روئے زمین پر موجود ہے سو سال کے بعد ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔“ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بارے میں وہم میں پڑ گئے ہیں..... یعنی یہ احادیث جو صحابہ کرام سو سال کے بارے میں روایت کرتے ہیں (کہ شاید سو سال بعد قیامت ہی آجائے گی انہوں نے کہا) حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تو صرف یہ فرمایا تھا کہ آج جو روئے زمین پر موجود ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔ مقصد یہ تھا کہ یہ صدی ختم ہو جائے گی۔

۴۳۴۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَيْتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا، لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ». قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ - فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ - عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ، وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ، يُرِيدُ أَنْ يَنْحَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ.

🌅 فوائد و مسائل: ① فی الواقع اصحاب نبی میں سے کوئی شخص ایک صدی سے آگے نہیں بڑھا، سبھی وفات پا گئے تھے..... تو اس کے بعد صحابیت کا دعویٰ کرنے والے کا دعویٰ غلط محض ہوا جیسے کہ رتن ہندی کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ اس نے پانچ سو سال بعد صحابی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ ② اس حدیث کی روشنی میں جناب خضر کے متعلق بھی استدلال لیا جاتا ہے کہ وہ بھی وفات پا گئے ہیں مگر ان کے بالمقابل دوسرے کہتے ہیں کہ وہ اس موقع پر زمین پر موجود ہی نہ تھے اس لیے کہ حیات خضر پر کوئی مستند دلیل نہیں ہے۔

۴۳۴۸- تخریج: أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب بيان معنى قوله ﷺ على رأس مائة سنة... إلخ، ح: ۲۵۳۷ من حديث عبد الرزاق به، وهو في المصنف (جامع معمر)، ح: ۲۰۵۳۴، ومسند أحمد: ۸۸/۲، ورواه البخاري، ح: ۱۱۶ من حديث الزهري به.

۳۶- کتاب الصلاح

قیامت کے آنے کا بیان

۴۳۴۹- حضرت ابو ثعلبہ حنظلہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن کی مہلت سے عاجز نہیں رکھے گا۔“

۴۳۴۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يُعْجِزَ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ».

۴۳۵۰- حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے رب کے ہاں اس بات سے عاجز نہ ہوگی کہ وہ اسے آدھے دن تک مؤخر فرما دے۔“ حضرت سعدؓ سے پوچھا گیا کہ آدھے دن کی مدت کس قدر ہے؟ انہوں نے کہا: پانچ سو سال۔

۴۳۵۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخَّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ». قِيلَ لِسَعْدٍ: وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ؟ قَالَ: خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ.

🌞 فائدہ: اس کے کئی مفہوم بیان کیے گئے ہیں ان میں ایک مفہوم یہ ہے کہ اس کا تعلق یوم قیامت سے ہے یعنی اس روز اللہ تعالیٰ غریبوں کو پہلے جنت میں بھیج دے گا اور مال داروں کو ان سے ملنے میں پانچ سو سال کی مدت لگ جائے گی۔ یہ بات دوسری احادیث میں بھی بیان کی گئی ہے۔

۴۳۴۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن جرير الطبري في تاريخه: ۱/۱۶ من حديث عبدالله بن وهب، وأحمد: ۴/۱۹۳ من حديث معاوية بن صالح به، وصححه الحاكم: ۴/۴۲۴ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.
۴۳۵۰- تخریج: [إسناده ضعيف] لاقطاعه، والحديث السابق: ۴۳۴۹ ينفى عنه.

حدود اور تعزیرات کا بیان

حدود حد کی جمع ہے۔ لغت میں ”حد“ اس رکاوٹ کو کہتے ہیں جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو اور انہیں آپس میں خلط ہونے سے مانع ہو۔ اصطلاح شرع میں اس سے مراد وہ خاص سزائیں ہوتی ہیں جو بلحاظ حقوق اللہ مخصوص غلطیوں اور نافرمانیوں پر ان کے مرتکبین کو دی جاتی ہیں اور یہ اللہ یا اس کے رسول کی طرف سے مقرر ہیں۔ ان سزاؤں کو ”حد“ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سزائیں لوگوں کو ان نافرمانیوں کے ارتکاب سے مانع ہوتی ہیں اور تعزیرات ان سزاؤں کو کہتے ہیں جو مقرر نہیں ہیں بلکہ قاضی یا حاکم مجاز اپنی صواب دید سے حالات کے مطابق مختلف جرائم پر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے چند شنیع جرائم کی سزائیں مقرر فرمادی ہیں جو لوگوں کو جرائم کے ارتکاب سے روکتی ہیں۔ اس لیے انہیں حدود کہا جاتا ہے۔ وہ جرائم اور ان کی سزائیں درج ذیل ہیں:

① چوری: مسلمان کا مال حرمت والا ہے اسے چرانے والے کی سزا تھکنا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ﴾ (المائدة: ۳۸)

”اور تم چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو یہ اللہ کی طرف سے اس گناہ کی عبرت ناک سزا ہے جو انہوں نے کیا۔“

② تہمت لگانا: پاک دامن مسلمان پر جھوٹی تہمت لگانا موجب سزا ہے جو کہ ۸۰ کوڑے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً﴾ (النور: ۴) ”تو تم انہیں اسی کوڑے مارو۔“

③ زنا: اس قبیح اور شنیع جرم کی بڑی سخت سزا مقرر کی گئی ہے۔ اگر شادی شدہ شخص یہ جرم کرے تو اسے پتھروں سے رجم کرنے کا حکم دیا گیا اور اگر کنوارا ہو تو سو کوڑے اس کی سزا ہے۔ (صحیح مسلم، الحدود، باب حد الزانی، حدیث: ۱۶۹۰)

④ بغاوت اور ارتداد: اگر کوئی شخص اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے تو اس کی گردن اڑادی جائے۔ باغیوں کے خلاف مسلح جدوجہد کی جائے گی تا آنکہ وہ مسلمان امام کی اطاعت میں واپس آجائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ.....﴾ الآية ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کے لیے بھاگ دوڑ کرتے ہیں، ان کی سزا تو صرف یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔ یہ دنیا میں ان کے لیے ذلت ہے اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔“ (المائدہ: ۳۳)

⑤ قتل: عدم صلح کی صورت میں اس جرم کے مرتکب شخص کی سزا بھی قتل ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَكُتِبْنَا عَلَيْهِمْ فَأَيُّهَا أَتَى النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ ”اور ہم نے ان کے ذمہ یہ بات تورات میں مقرر کر دی تھی کہ جان کے بدلے جان ہے۔“ (المائدہ: ۳۵)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۷) - كِتَابُ الْخُدُودِ (التحفة ۳۲)

حدود اور تعزیرات کا بیان

(المعجم ۱) - باب الْحُكْمِ فِيمَنْ ارْتَدَّ
(التحفة ۱) باب ۱- مرتد یعنی دین اسلام سے پھر جانے والے کا حکم

☀ فائدہ: ”مرتد ہونا یا ارتداد“..... کسی عاقل بالغ مسلمان (مرد و عورت) کے بغیر کسی جبر و اکراہ کے اسلام سے منکر ہو جانے کو کہتے ہیں۔ کوئی بچہ یا مجنون ایسی بات کہے تو اس کا اعتبار نہیں اور اگر کوئی کسی کے جبر و اکراہ سے ایسا کہنے کرنے پر مجبور ہو جائے تو معاف ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أَكْرَهَ وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ (النحل: ۱۰۶) ”جس نے ایمان لے آنے کے بعد اللہ سے کفر کیا سوائے اس کے جسے مجبور کر دیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن رہا۔“

331

۴۳۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ؛ أَنَّ عَلِيًّا أُحْرِقَ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَمْ أَكُنْ لِأُحْرِقَهُمْ بِالنَّارِ، إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ» وَكُنْتُ قَاتِلَهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ». فَبَلَغَ ذَلِكَ

۴۳۵۱- جناب عکرمہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بعض لوگوں کو جو دین اسلام سے مرتد ہو گئے تھے آگ سے جلوا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا کہ میں انہیں آگ سے نہ جلواتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”اللہ کے عذاب سے عذاب مت دو“ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق قتل کرتا۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جو اپنا دین بدل لے اسے قتل کر دو۔“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے

۴۳۵۱- تخریج: أخرجه البخاري، استنباط المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب حكم المرتد والمرتدة واستنباطهم، ح: ۶۹۲۲ من حديث أيوب السخيتاني به، وهو في مسند أحمد: ۲/ ۲۱۷، ح: ۱۸۷۱.

عَلِيًّا فَقَالَ: وَيَيْحَ [أُمّ] ابْنِ عَبَّاسٍ - کہا: کیا خوب ہیں ابن عباس! (یا ابن عباس کی ماں!)

🌞 فوائد و مسائل: ① آگ سے عذاب دینا اللہ عزوجل کے لیے خاص ہے۔ کسی بھی شخص کو جائز نہیں کہ کسی مجرم کو آگ سے سزا دے خواہ اس کا جرم کس قدر بڑا ہو۔ اور دین اسلام سے مرتد ہو جانے والے کی سزا قتل ہے۔ ② آیت کریمہ ﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ.....﴾ (البقرة: ۲۵۶) ”دین میں جبر واکراہ نہیں.....“ کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کو جبراً اسلام میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ جہاد و قتال اسلام کے غلبہ اور اس کی راہ میں موجود رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے ہے۔ اگر کوئی شخص مسلمان نہیں ہونا چاہتا تو اسے جزیہ دے کر مسلمانوں کے ماتحت رہنا ہوگا۔ لیکن اگر کوئی اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس پر اسلام کے تمام احکام و فرائض لازم آتے ہیں اور واپسی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ اگر یہ راہ کھلی رکھی جائے تو یہ دین نہیں بچوں کا کھیل بن کر رہ جائے گا اس لیے اسلام قبول کرنے والے کو سوچ سمجھ کر یہ اقدام کرنا چاہیے کہ اب واپسی ناممکن ہے اور اس حقیقت سے مشرکین مکہ اور تمام اہل جاہلیت آگاہ تھے کہ اسلام قبول کر لینے کے معنی یہ ہیں کہ اپنی سابقہ طرز زندگی کے بالکل برعکس ایک نیا طرز زندگی اپنانا پڑے گا۔ اس مسئلے کو دوسرے انداز سے بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ مرتد ہونا بغاوت ہے اور بغاوت کسی بھی مذہب و ملت قانون اور حکومت میں ناقابل معافی جرم سمجھا جاتا ہے۔

۴۳۵۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: أخبرنا أبو معاوية عن الأعمش، عن عبد الله بن مرة، عن مسروق، عن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: «لا يحل دم رجل مسلم يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله إلا بإحدى ثلاث: الثيب الزاني، والنفس بالنفس، والتارك لدينه المفارق للجماعة».

۴۳۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: سیدنا عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اس کا خون حلال نہیں ہے سوائے اس کے کہ تین باتوں میں سے کسی ایک کا مرتکب ہو: شادی شدہ ہو کر زنا کرے جان کے بدلے جان اور جو دین (اسلام) چھوڑ دے اور جماعت (ملت اسلام) سے الگ ہو جائے۔“

۴۳۵۲- تخریج: أخرجه مسلم، القسامة والمحارین، باب ما یباح به دم المسلم، ح: ۱۶۷۶ من حدیث أبی معاویة الضریر، والبخاری، الدیات، باب قول الله تعالى: ﴿ان النفس بالنفس...﴾، ح: ۶۸۷۸ من حدیث الأعمش به.

۴۳۵۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب الصلب، ح: ۴۰۵۳ من حدیث إبراهيم بن طهمان به.

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اس کا خون حلال نہیں سوائے اس کے کہ تین باتوں میں سے کسی ایک کا مرتکب ہو: شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے، تو اسے پتھروں سے رجم کیا جائے گا، کوئی اللہ اور اس کے رسول کے خلاف ہتھیار اٹھا کر نکلے تو اسے قتل کیا جائے گا یا سولی چڑھایا جائے گا یا ملک بدر کر دیا جائے یا کوئی کسی جان کو مار ڈالے تو اسے اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔“

الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُثَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ، وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُتْنَى مِنَ الْأَرْضِ، أَوْ يُقْتَلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا».

۴۳۵۴- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ میرے ساتھ بنو اشعر کے دو آدمی اور بھی تھے ایک میری دائیں جانب تھا اور دوسرا بائیں جانب۔ ان دونوں نے کام (کسی منصب اور ذمہ داری) کا سوال کر دیا اور نبی ﷺ خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”اے ابو موسیٰ!“ یا فرمایا: ”اے عبد اللہ بن قیس تیرا کیا خیال ہے؟“ میں نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! انہوں نے مجھے اپنے دل کی بات نہیں بتائی تھی اور مجھے خیال نہ تھا کہ یہ کسی منصب کے طلب گار ہیں اور گویا میں رسول اللہ ﷺ کی مسواک کی طرف دیکھ رہا ہوں جو آپ کے ہونٹ کے نیچے تھی جس سے وہ اوپر کواٹھ سا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”ہم کسی کو اپنا کام ہرگز

۴۳۵۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: قَالَ مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي، فِكِلَاهُمَا سَأَلَا الْعَمَلَ وَالنَّبِيَّ ﷺ سَأَكْتُ، فَقَالَ: «مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى!» أَوْ «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ!» قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا، وَمَا شَعَرْتُ أَنْتَهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ. قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِ تَحْتَ شَفَتَيْهِ قَلَصْتُ. قَالَ: «لَنْ

۴۳۵۴- تخریج: أخرجه البخاري، استنباه المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب حكم المرتد والمرتدة واستتابتهم، ح: ۶۹۲۳ عن مسدد، ومسلم، الإمارة، باب النهي عن طلب الإمارة والحرص عليها، ح: ۱۸۲۴ من حديث يحيى القطان به.

نہ سوئیں گے۔“ یا فرمایا: ”ہم ایسے کسی شخص کو اپنا کام نہیں دیتے میں جواز خود اس کا طلب گار ہو لیکن اے ابو موسیٰ!“ یا فرمایا: ”اے عبد اللہ بن قیس! تم جاؤ۔“ اور انہیں یمن کی طرف بھیج دیا۔ پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھی بھیج دیا۔ جب معاذ ان کے پاس پہنچے تو ابو موسیٰ نے کہا: تشریف لائے۔ اترے اور انہیں تکلیف پیش کیا۔ لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اچانک دیکھا کہ ان کے ہاں ایک آدمی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا: اسے کیا ہے؟ کہا کہ یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا لیکن دوبارہ اپنے باطل دین کی طرف پھر گیا (مرتد ہو گیا) ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہیں بیٹھوں گا۔ یہ فیصلہ ہے اللہ اور اس کے رسول کا ابو موسیٰ نے کہا: بیٹھ جائے ہاں (فیصلہ یہی ہے)۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہیں بیٹھوں گا۔ یہ فیصلہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ انہوں نے تین بار کہا۔ چنانچہ ابو موسیٰ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر وہ دونوں قیام اللیل (رات کی نماز) کے متعلق بات چیت کرتے رہے۔ ان میں سے ایک یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سوتا ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں۔ یا کہا کہ قیام کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور اپنی نیند میں اسی چیز کا امیدوار ہوتا ہوں جس کی مجھے اپنے قیام میں امید ہوتی ہے۔ (یعنی اجر و ثواب کی)۔

نَسْتَعْمِلُ - أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ - عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ، وَلَكِنْ أَذْهَبَ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى! أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ! «فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ مُعَاذٌ قَالَ: أَنْزِلْ وَأَلْقَى لَهُ وَسَادَةً فَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوْتَقٌ. قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ، ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ، دِينَ السَّوْءِ. قَالَ: لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ، فَضَاءَ اللَّهُ وَرَسُولِهِ. قَالَ: أَجْلِسْ، نَعَمْ. قَالَ: لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ فَضَاءَ اللَّهُ وَرَسُولِهِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ تَذَاكُرًا قِيَامَ اللَّيْلِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا - مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ - : أَمَّا أَنَا فَأَنَا مُؤْمِنٌ وَأَقُومُ، أَوْ أَفُومُ وَأَنَا مُؤْمِنٌ وَأَقُومُ فِي نَوْمِي مَا أُرْجُو فِي قَوْمِي.

🌞 فوائد و مسائل: ① اس حدیث میں بظاہر یہی ہے کہ اس مرتد سے توبہ نہیں کرائی گئی۔ مگر درج ذیل روایت میں ہے کہ اس سے توبہ کرائی گئی تھی اور جمہور یہی کہتے ہیں۔ ② مہمان کا حق ہے کہ اس کی عزت افزائی کی جائے۔

۳۷- کتاب الحدود مرد کا حکم

④ منکرات (اللہ کی نافرمانی اور گناہوں کے کاموں) پر انکار میں ٹال مٹول اور ڈھیل کا انداز اختیار نہیں کرنا چاہیے۔
 ⑤ حدود شرعیہ جاری کرنے میں بھی بلاوجہ تاخیر کرنا مناسب نہیں۔ ⑥ مباح اور جائز اعمال پر بھی نیت صالح کی بنا پر انسانوں کو اجر و ثواب ملتا ہے مثلاً نیند بندے کے لیے راحت کا فطری عمل ہے مگر جب یہ نیت ہو کہ نیند کے بعد فلاں نیک کام کروں گا تو یہ نیند بھی اجر و ثواب کا عمل بن جاتی ہے۔

۴۳۵۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب یمن میں (عامل) تھا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے اور ایک آدمی تھا جو یہودی تھا اس نے اسلام قبول کیا مگر پھر اسلام سے مرتد ہو گیا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے کہا: میں اپنی سواری سے اس وقت تک نہیں اتروں گا جب تک کہ اسے قتل نہ کر دیا جائے۔ دونوں (طلحہ اور بریدہ) میں سے ایک نے کہا: اور اس شخص کو اس سے پہلے تو بہ کر لینے کا کہا گیا تھا۔



🌞 فائدہ: مرتد کو موقع دینا چاہیے کہ وہ توبہ کر لے اگر دوبارہ اسلام قبول کر لے تو بہتر در نہ قتل ہوگا۔

۴۳۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حضرت ابو بردہ نے یہ قصہ بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک آدمی پیش کیا گیا جو اسلام سے مرتد ہو چکا تھا۔ تو آپ اسے تقریباً بیس رات دعوت دیتے رہے۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو انہوں نے بھی اسے دعوت دی مگر اس نے انکار کر دیا تو اس کی گردن مار دی گئی۔

قال أبو داود: رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عن أبي بردة، لَمْ يَذْكُرِ الْإِسْتِثَابَةَ. وَرَوَاهُ

۴۳۵۵- تخریج: [إسناده حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۲۰۶/۸ من حديث أبي داود به.

۴۳۵۶- تخریج: [إسناده صحيح] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۲۰۶/۸ من حديث أبي داود به.

۳۷- کتاب الحدود

مرتد کا حکم

کرانے کا بیان نہیں۔ اور ابن فضیل نے بواسطہ شیبانی، سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ سے روایت کیا تو اس میں بھی توبہ کرانے کا ذکر نہیں ہے۔

ابن فضیل عن الشَّيْبَانِيِّ، عن سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عن أَبِيهِ، عن أَبِي مُوسَى، لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْإِسْتِثْنَاءَ.

۴۳۵۷- جناب قاسم (بن عبدالرحمن ہذلی) نے یہ

قصہ بیان کیا۔ اس میں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے اس وقت تک نہ اترے جب تک کہ اس کی گردن نہ مار دی گئی اور اس شخص سے توبہ نہ کروائی۔

۴۳۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا

أَبِي: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ الْقَاسِمِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: فَلَمْ يَنْزِلْ حَتَّى ضَرَبَ عُنُقَهُ وَمَا اسْتَنَابَهُ.

🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے اور اوپر والی روایت میں اس سے توبہ کرانے کا بیان صحیح سند سے ثابت ہے۔

۴۳۵۸- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عبداللہ بن سعد بن ابوسرح رسول اللہ ﷺ کا کاتب تھا۔ تو شیطان نے اسے بہکا لیا اور وہ کفار سے جا ملا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے امان طلب کر لی، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے امان دے دی۔

۴۳۵۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكَفَّارِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ، فَأَجَارَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

🌞 فوائد و مسائل: ① کوئی مرتد تنفیذ حد سے پہلے توبہ کر لے تو اس کی توبہ مقبول ہے۔ ② فتنے سے ہمیشہ اللہ کی پناہ

مانگتے رہنا چاہیے شیطان کے پھندے بے شمار ہیں۔

۴۳۵۹- حضرت سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن آیا تو عبداللہ بن سعد

۴۳۵۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا أَشْبَاطُ

۴۳۵۷- تخریج: [ضعیف] * قاسم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود ثقہ عابد، وینظر عن رواه هذا الأثر.

۴۳۵۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب توبة المرتد، ح: ۴۰۷۴ من حديث علي بن الحسين بن واقد به.

۴۳۵۹- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۲۶۸۳، وأخرجه النسائي، تحريم الدم، باب الحكم في المرتد، ح: ۴۰۷۲ من حديث أحمد بن محمد بن المفضل به.

ابْنُ نُضْرٍ قَالَ: زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُضْعَبِ
ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ
فَتْحِ مَكَّةَ اخْتَبَأَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي
سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَجَاءَ بِهِ حَتَّى
أَوْفَقَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
بَايَعُ عَبْدُ اللَّهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا،
كُلُّ ذَلِكَ يَأْبَى، فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ
عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «أَمَّا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ
رَشِيدٌ، يَقُومُ إِلَى هَذَا حِينَ رَأَيْتُ كَفَفْتُ
يَدَيَّ عَنْ بَيْعَتِهِ، فَيَقْتُلُهُ»، فَقَالُوا: مَا نَذَرِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا فِي نَفْسِكَ، أَلَا أَوْمَأْتُ
إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ؟ قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيِّ أَنْ
تَكُونَ لَهُ خَائِنَةٌ الْأَعْيُنُ».

بن ابوسرح سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں چھپ گیا
پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسے لے آئے حتیٰ کہ نبی ﷺ کے
سامنے لاکھڑا کیا اور درخواست کی: اے اللہ کے رسول!
عبداللہ سے بیعت لے لیجیے۔ آپ نے اپنا سراٹھایا اور
اس کی طرف دیکھا، تین بار ایسے ہوا، آپ ہر بار انکار
فرماتے رہے، تیسری بار کے بعد آپ نے اس سے
بیعت لے لی۔ پھر اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور
فرمایا: ”کیا تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں تھا کہ جب میں
نے اس کی بیعت لینے سے اپنا ہاتھ روک رکھا تھا تو وہ
اس کی طرف اٹھتا اور اسے قتل کر ڈالتا؟“ صحابہ نے کہا:
اے اللہ کے رسول! ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ کے جی
میں کیا ہے؟ آپ ہمیں اپنی آنکھ سے اشارہ فرما دیتے۔
آپ نے فرمایا: ”کسی نبی کو لائق نہیں کہ اس کی آنکھ
خیانت والی ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کے رسول اس کے دین اور اسلام سے مرتد ہو جانے والے کی سزا قتل ہے۔ ② آنکھ سے
خفی اشارہ کرنا آنکھ کی خیانت ہے جو کسی بھی صاحب دین کے لیے روا نہیں اور یہ بہت بڑا عیب ہے۔ ③ اللہ تعالیٰ
کے فضل و عنایت کی کوئی انتہا نہیں، حضرت عبداللہ بن سعد بن ابوسرح سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے رضائی بھائی تھے بعد از
اسلام کچھ عرصہ کے لیے مرتد بھی ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے ابتدا میں ان کے قتل کا حکم بھی دیا تھا مگر اللہ کی توفیق
اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سفارش سے فتح مکہ کے دن ان کی توبہ قبول کر لی گئی تھی۔ اور ان کا اسلام بہت عمدہ رہا۔
سیدنا عثمان کے دور میں مصر کے والی رہے۔ افریقہ ذات الصواری اور اسود کے غزوات ان کی اہم مہمات میں سے
ہیں۔ (الاصابہ)

۴۳۶۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا
حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: رَوَيْتُ عَنْ
حَضْرَتِ جَرِيرِ (بن عبداللہ بجلي) رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا
آپ فرماتے تھے: ”جب کوئی غلام شرک کی طرف بھاگ

۴۳۶۰- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب العبد يأتى إلى أرض الشرك... الخ، ح: ۴۰۵۷
عن قتية به، ورواه مسلم، ح: ۷۰ من طريق آخر عن الشعبي به.

۳۷- کتاب الحدود

نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے کا حکم

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ جَاءَ تَوَاسٍ كَاخُونٍ حَلَالٍ هُوَ»
إِلَى الشَّرِكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ».

🌞 فائدہ: شرک سے مراد دارالحرب اور مشرکین کا علاقہ ہے۔ دارالحرب میں باقاعدہ اقامت حرام ہے اگر ایسا آدمی اسلام ہی سے مرتد ہو جائے تو معاملہ اور بھی سخت ہو جاتا ہے۔

(المعجم ۲) - باب الْحُكْمِ فِيمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ (التحفة ۲)

باب ۲: نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے کا حکم

۴۳۶۱- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک نابینا تھا اس کی ایک ام ولد (ایسی لونڈی جس سے اس کی اولاد تھی) اور وہ نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی اور برا بھلا کہتی تھی۔ وہ اسے منع کرتا تھا مگر مانتی نہ تھی، وہ اسے ڈانٹتا تھا مگر سمجھتی نہ تھی۔ ایک رات وہ نبی کریم ﷺ کی بدگوئی کرنے اور آپ کو گالیاں دینے لگی تو اس نابینے نے ایک برچھا لیا، اسے اس لونڈی کے پیٹ پر رکھ کر اس پر اپنا بوجھ ڈال دیا اور اس طرح اسے قتل کر ڈالا۔ اس لونڈی کے پاؤں میں ایک چھوٹا بچہ آ گیا اور اس نے اس جگہ کو خون سے لت پت کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ سے اس قتل کا ذکر کیا گیا اور لوگ اکٹھے ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ”میں اس آدمی کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے یہ کارروائی کی ہے اور میرا اس پر حق ہے کہ کھڑا ہو جائے“ تو وہ نابینا کھڑا ہو گیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اس کے قدم لرز رہے تھے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے آ بیٹھا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میں اس کا قاتل ہوں۔ یہ آپ کو گالیاں بکتی اور برا بھلا کہتی تھی۔ میں اس کو منع کرتا تھا

۴۳۶۱- حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ مُوسَى الْخُثَلِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَامِ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمٌّ وَلَدَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ، فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَرْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتُ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ، وَتَشْتِمُهُ، فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا، فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ فَلَطَخَتْ مَا هُنَاكَ بِالدَّمِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: «أَشْهَدُ اللَّهَ! رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ، لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ» قَالَ: فَقَامَ الْأَعْمَى يَنْحَطِّي النَّاسَ وَهُوَ يَنْزِلُ، حَتَّى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتِمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا

نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے کا حکم

مگر باز نہ آتی تھی۔ میں اسے ڈانٹتا تھا مگر سمجھتی نہ تھی۔ میرے اس سے دو بچے بھی ہیں جیسے کہ موتی ہوں اور وہ میرا بڑا اچھا ساتھ دینے والی تھی۔ گزشتہ رات جب وہ آپ کو گالیاں دینے لگی اور برا بھلا کہنے لگی تو میں نے چہرہ الیا اسے اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر اپنا بوجھ ڈال دیا حتیٰ کہ اس کو قتل کر ڈالا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! گواہ ہو جاؤ اس لونڈی کا خون ضائع ہے۔“

فَلَا تَنْتَهِي، وَأَزْجُرْهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلَ اللَّؤْلُؤَيْنِ، وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً، فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةُ جَعَلَتْ تَشْتِمُكَ وَتَقْعُ فِيكَ، فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا، وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا أَشْهَدُوكُمْ أَنَّ دَمَهَا هَدَرَ».

☀ فائدہ: نبی ﷺ کے شاتم کی سزا قتل ہے۔ اس پر کوئی قصاص ہے نہ دیت۔ قاتل کا یہ عمل اس کی غیرت ایمانی کا اظہار اور باعث اجر و فضل ہوگا۔ لیکن یہ کام بواسطہ حکومت ہونا چاہیے تاکہ قتل نہ بن جائے۔

۴۳۶۲- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی اور آپ کے بارے میں نازیبا الفاظ بولتی تھی۔ تو ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون ضائع قرار دیا۔

۴۳۶۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقْعُ فِيهِ، فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَمَهَا.

۴۳۶۳- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ وہ کسی آدمی پر ناراض ہوئے اور بہت زیادہ ناراض ہوئے۔ میں نے کہا: اے خلیفہ رسول! اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن مار ڈالوں؟ تو میری اس بات نے ان کا سب غصہ زائل کر دیا۔ پھر وہ وہاں سے اٹھ کر گھر چلے گئے اور مجھے بلوا بھیجا اور کہا: تم نے ابھی ابھی کیا کہا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ

۴۳۶۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَنَصِيرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ:

۴۳۶۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۷/ ۶۰ و ۲۰۰ من حديث أبي داود به * جرير هو ابن عبد الحميد.

۴۳۶۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب ذكر الاختلاف على الأعمش في هذا الحديث، ح: ۴۰۸۲ من حديث يزيد بن زريع به.

۳۷- کتاب الحدود

ڈاکٹر رہنری اور لوٹ مار کی سزاؤں کا بیان

میں نے کہا تھا: مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں۔ فرمایا: اگر میں تجھے ایسے کہہ دیتا تو کیا واقعی تم یہ کر گزرتے؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: نہیں! اللہ کی قسم! حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بشر کو یہ مقام حاصل نہیں۔

كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ فَتَغَيَّظَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاسْتَدَّ عَلَيْهِ قَوْلْتُ: تَأْذَنُ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ! أَضْرِبُ عُقْقَهُ؟ قَالَ: فَأَذْهَبْتُ كَلِمَتِي غَضَبُهُ، فَقَامَ فَدَخَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: مَا الَّذِي قُلْتَ آتِفًا؟ قُلْتُ: أَتَذَنُ لِي أَضْرِبُ عُقْقَهُ. قَالَ: أَكُنْتُ فَاعِلًا لَوْ أَمَرْتُكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَا وَاللَّهِ! مَا كُنْتُ لِيَسِيرَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا لَفْظُ يَزِيدَ.

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: أَيْ: لَمْ يَكُنْ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْ يَقْتُلَ رَجُلًا إِلَّا بِإِحْدَى الثَّلَاثِ الَّتِي قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُفِّرَ بَعْدَ إِيْمَانٍ أَوْ زِنَا بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتَلَ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ، وَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَقْتُلَ».

امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا: یہ لفظ یزید بن زریع کے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا: یعنی ابو بکر کو کوئی حق نہیں کہ کسی کو قتل کرے سوائے اس کے کہ تین میں سے کوئی ایک بات ہو جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے: ”ایمان کے بعد کفر شادی شدہ ہونے کے بعد زنا اور کسی جان کو کسی جان کے بدلے کے بغیر قتل کر ڈالنا اور نبی ﷺ کو حق تھا کہ وہ کسی کو قتل کر ڈالیں۔“

☀️ فائدہ: نبی ﷺ کے بعد کسی بھی شخصیت کا یہ مقام و مرتبہ اور حق نہیں کہ اس کی مخالفت یا بے ادبی کرنے والے کی جان ماری جائے خواہ کوئی کتنا ہی بڑا بادشاہ ہو یا عزیز و محترم۔

(المعجم ۳) - باب مَا جَاءَ فِي الْمُحَارَبَةِ (التحفة ۳)

☀️ فائدہ: دارالاسلام میں کوئی گروہ مسلح ہو کر آمادہ بغاوت ہو جائے، امن عامہ کو خراب کرے، دہشت گردی پھیلانے، قتل و غارت ڈھائے، لوگوں کی عزتیں پامال کرے، مال لوٹے، کھیت باغات اجاڑے یا حیوانات کو قتل کرے وغیرہ الغرض دین و اخلاق اور نظام و قانون کی دھجیاں اڑانے کی کوئی مسلح کوشش حرابہ اور محاربہ کہلاتی ہے۔ (فقہ السنۃ)

۴۳۶۴- حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ: ۴۳۶۴- حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے مروی

۴۳۶۴- تخريج: أخرجه البخاري، الوضوء، باب أحوال الإبل والدواب والغنم ومرايضها، ج: ۲۳۳ عن سليمان ۴۴

ڈاکٹر ہزنی اور لوٹ مار کی سزاؤں کا بیان

ہے کہ قبیلہ عکَل یا غریبہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ انہیں مدینے کی آب و ہوا اور اس نہ آئی (اور بیمار ہو گئے) تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو چند اونٹیاں عنایت فرمائیں اور حکم دیا کہ وہ ان کا پیشاب اور دودھ پیئیں۔ چنانچہ وہ (باہر چراگاہ میں) چلے گئے۔ جب تندرست ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور جانور ہٹا لے گئے۔ دن کے پہلے پہر ہی نبی ﷺ کو ان کی خبر مل گئی تو آپ ﷺ نے ان کے تعاقب میں اپنے آدمی بھیجے۔ جب دن خوب چڑھ آیا تو انہیں لے آیا گیا۔ آپ نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے گئے۔ ان کی آنکھوں میں گرم لوہے کی سلاخیں پھیری گئیں اور پتھر ملی زمین میں پھینک دیے گئے وہ پانی مانگتے تھے مگر نہ دیا گیا۔

ابو قلابہ نے کہا: ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیے ایمان لانے کے بعد کفر کیا اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔ (یعنی ان کے ساتھ اس سخت ترین معاملے کی وجہ ان کے یہی قصور تھے۔)

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ قَوْمًا مِنْ عُكَلٍ - أَوْ قَالَ: مِنْ غُرَيْبَةَ - قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَنَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلِفَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَبْوَالِهَا فَإِنْ طَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَاسْتَأْفَوْا النَّعَمَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ خَبَرَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي آثَارِهِمْ، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِئَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِّرَ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ.

قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: فَهُؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۴۳۶۵- جناب ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنی سند سے یہ حدیث بیان کی اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے سلاخوں کا حکم دیا، انہیں گرم کیا گیا اور پھر ان کی آنکھوں میں پھیر دیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور انہیں داغ نہ دیا (کہ خون ہی بند ہو جائے اور انہیں یکدم قتل نہ کیا گیا۔)

۴۳۶۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ: فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُخِمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقُطِعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ.

ابن حرب بہ، ورواه مسلم، القسامة والمحاربين، باب حكم المحاربين والمرتدين، ج: ۱۶۷۱ من حديث أيوب عن أبي رجاء عن أبي قلابة به.

۴۳۶۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۳۷- کتاب الحدود

۴۳۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُهَيْلَانَ: أَخْبَرَنَا ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ: فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَلَبِهِمْ قَافَةً فَأَتَيْ بِهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا﴾ [المائدة: ۳۳].

ڈاکٹر برنی اور لوٹ مار کی سزاؤں کا بیان

۴۳۶۶- جناب ابو قلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے تعاقب میں مخبروں (کھوجیوں) کو بھیجا تو انہیں لے آیا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلے میں یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.....﴾ ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد پھیلائیں (ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی چڑھا دیے جائیں یا الٹی اطراف سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔“

۴۳۶۷- جناب ثابت قنادہ اور حمید نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی کہا: الٹی طرف سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے۔ (حدیث کے شروع میں کہا: وہ اونٹوں کو بانک لے گئے اور اسلام سے مرتد ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان میں سے ایک کو دیکھا کہ وہ پیاس کے مارے اپنے منہ سے زمین کو کاٹ رہا تھا حتیٰ کہ وہ (اسی حالت میں) مر گئے۔

۴۳۶۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَقَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ [قال: فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ، وَقَالَ فِي أَوَّلِهِ: اسْتَأْفُوا الْإِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ] قَالَ أَنَسٌ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ عَطَشًا حَتَّى مَاتُوا.

☀ فائدہ: ایسے مجرموں کو اذیت ناک طریقے سے مارنا ہوتا ہے اور یہ کسی ترس اور رحم کے حق دار نہیں رہتے۔

۴۳۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ

۴۳۶۸- جناب قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مذکورہ بالا کی مانند روایت کی اور مزید کہا: پھر مثلاً

۴۳۶۶- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين .

۴۳۶۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، أبواب الطهارة، باب ماجاء في بول ما يؤكل لحمه، ح: ۷۲، والنسائي، ح: ۴۰۳۹ من حديث حماد بن سلمة به مختصراً، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۴۳۶۸- تخریج: أخرجه البخاري، الزكوة، باب استعمال إبل الصدقة وألبانها لأبناء السبيل، ح: ۱۵۰۱ من حديث شعبة عن قتادة، وأحمد: ۸۷۷/۳ من حديث هشام به، حديث سلام بن مسكين رواه البخاري، ح: ۵۶۸۵.

ڈاکٹر رہبرنی اور لوٹ مار کی سزاؤں کا بیان

قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَنِعَ كَرِّ دِيَاغِيَا۔ اور اس روایت میں ”الٹی اطراف نَحْوَهُ. زَادَ: ثُمَّ نُهِى عَنِ الْمُثَلَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ: مِنْ خِلَافٍ۔

وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَسَلَّامِ بْنِ مَسْكِينٍ، عَنْ ثَابِتٍ جَمِيعًا عَنْ أَنَسٍ لَمْ يَذْكُرْ: مِنْ خِلَافٍ وَلَمْ أَجِدْ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ إِلَّا فِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ۔

☀ فائدہ: یہ سزا قرآنی حکم کے مطابق ہے۔ قرآن مجید کی نص سورہ مائدہ کی آیت ۳۳ میں یہ حکم بصراحت موجود ہے اور اس عمل کو مشلہ بھی نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ یہ حد شرعی ہے اور ان لوگوں سے قصاص کا معاملہ کیا گیا تھا۔ اور مشلہ جس کی ممانعت آئی ہے وہ قتل کر دینے کے بعد تش کے اعضاء کاٹنا ہے جو اسلام میں کسی طرح جائز نہیں۔

۴۳۶۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هَلَالٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ - قَالَ أَحْمَدُ: هُوَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ أَنَسًا أَغَارُوا عَلَى إِبْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَأْفَوْهَا، وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، وَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤْمِنًا، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَأَخْذُوا، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ. قَالَ: وَنَزَلَتْ

۳۳۶۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالا اور انہیں ہانک لے گئے اسلام سے مرتد ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کیا جو صاحب ایمان تھا۔ تو آپ نے ان کا تعاقب کروایا اور انہیں پکڑ لیا گیا۔ پھر آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیں پھیریں، کہا کہ ان ہی لوگوں کے معاملے میں آیت محاربہ اتری ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ الخ اور یہی وہ لوگ تھے جن کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حجاج بن یوسف کو بتایا تھا جب کہ اس نے ان سے یہ پوچھا تھا۔

۴۳۶۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي من حديث ابن وهب به، انظر الحديث الآتي * عبد الله بن عبيد الله لم يوثقه غير ابن حبان.

ڈاکٹر رہنمائی اور لوٹ مار کی سزاؤں کا بیان

۳۷- کتاب الحدود

فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ، وَهُمْ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْحَجَّاجَ حِينَ سَأَلَهُ.

🌞 فائدہ: حجاج بن یوسف تاریخ اسلام کا معروف عالم حکمران ہو گزرا ہے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سب سے شدید ترین سزا جو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو دی وہ کیا تھی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کو یہ مذکورہ واقعہ بیان کیا اس پر حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا: کاش وہ اسے یہ بیان نہ کرتے کیونکہ اسی سے اس نے اپنے لیے غلط دلیل لی۔

(صحیح البخاری، الطب، باب الدواء بالبان الإبل، حدیث: ۵۶۸۵)

۴۳۷۰- جناب ابو زناد سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اونٹنیاں چوری کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیں پھیریں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر عتاب فرمایا اور یہ آیت نازل کی ﴿إِنَّمَا جَزَاؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.....﴾ الخ (المائدہ: ۳۳)

۴۳۷۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَطَعَ الَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ وَسَمَلُ أَعْيُنِهِمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿إِنَّمَا جَزَاؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسَعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا﴾ الْآيَةَ.

۴۳۷۱- امام محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ یہ عمل احکام حدود نازل ہونے سے پہلے کا ہے، یعنی جو حدیث انس میں مذکور ہوا ہے۔

۴۳۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ الْحُدُودُ يَعْنِي حَدِيثَ أَنَسٍ.

۴۳۷۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

۴۳۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ

۴۳۷۰- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب ذكر اختلاف طلحة بن مصرف ومعاوية بن صالح... الخ، ح: ۴۰۴۷ عن ابن السرح به * محمد بن عجلان عن عن، والسند مرسل.

۴۳۷۱- تخريج: أخرجه البخاري، الطب، باب الدواء بأبوال الإبل، ح: ۵۶۸۶ عن موسى بن إسماعيل به * قتادة صرح بالسماح.

۴۳۷۲- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب ذكر اختلاف طلحة بن مصرف ومعاوية بن صالح، ح: ۴۰۵۱ من حديث علي بن الحسين بن واقد به.



ثَابِت: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّخَوِيِّ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿إِنَّمَا جَزَاؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ ﴿”ان لوگوں کی سزا جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا اسلئے طور سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے“ یہ تو ہوئی ان کی دنیاوی ذلت اور خواری اور آخرت میں ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔ ہاں جو لوگ اس سے پہلے توبہ کر لیں کہ تم ان پر اختیار پاؤ تو یقیناً مانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔“ یہ آیت مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ تو جو ان میں سے پہلے توبہ کر لے یہ آیت اس کے حق میں اس بات کی مانع نہیں ہے کہ جو جرم اس نے کیا ہے اس کی سزا اس پر لاگو نہ ہو۔

🌞 فوائد و مسائل: ① دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ یہ آیت کریمہ عکس اور عینہ کے لوگوں کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی اور معروف فقہی قاعدہ ہے کہ احکام میں ”عموم الفاظ کا اعتبار کیا جاتا ہے نہ کہ خاص اسباب کا۔“ ② مجرم اگر قابو پائے جانے سے پہلے توبہ کر لے تو امید ہے کہ حقوق اللہ معاف ہو جائیں، مگر حقوق العباد معاف نہیں ہوتے، دیکھیے: (الروضة الندية، ۲۴۰/۲ وغیرہ)

باب: ۴- اللہ کی حدود میں سفارش کرنا

(المعجم ۴) - بَابُ: فِي الْحَدِّ يُشْفَعُ فِيهِ (التحفة ۴)

۴۳۷۳- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ بْنِ عَبْدِ

۴۳۷۳- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کو بنو مخزوم کی اس عورت کی بہت فکر ہوئی

اللہ بن مَوْهَبِ الْهُمْدَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي؛

۴۳۷۳- تخریج: أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب ذكر أسامة بن زيد رضي الله عنه، ح: ۳۷۳۲، ومسلم، الحدود، باب قطع السارق الشريف وغيره، والنهي عن الشفاعة في الحدود، ح: ۱۶۸۸ عن قتبية به مختصراً ومطولاً.

۳۷- کتاب الحدود

اللہ کی حدود میں سفارش کرنے کا بیان

جس نے چوری کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں کون بات کر سکتا ہے؟ یعنی رسول اللہ ﷺ سے۔ کہنے لگے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی یہ جرأت نہیں کر سکتا، وہ نبی ﷺ کے چہیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسامہ! کیا اس حد میں سفارش کرتے ہو جو اللہ کی حدود میں سے ہے؟“ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا: ”تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے کہ ان میں جب کوئی معزز آدمی چوری کر لیتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ اور اللہ قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔“

ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَحْزُومَةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبُّ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أُسَامَةُ! أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى!؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَأَيْمُ اللَّهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا».



🌞 نوائد و مسائل: ① مقدمہ عدالت میں پہنچ جانے کے بعد شرعی حدود کو ٹالنے کے لیے سفارش کرنا بہت بڑا گناہ اور جرم ہے۔ ② قانون معاشرے کے سب افراد کے لیے برابر ہونا چاہیے۔ ③ گزشتہ قوموں کی ہلاکت کا ایک اہم سبب ان میں رائج طبقاتی امتیاز بھی تھا، اسلام نے سختی کے ساتھ اس سے روکا ہے۔

۴۳۷۴- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ امْرَأَةٌ مَحْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجَحِّدُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا - وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ

۴۳۷۴- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنو مخزوم کی ایک عورت تھی جو چیزیں مانگ کر لے جاتی اور پھر ان سے مکر جاتی تھی۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور مذکورہ بالا حدیث لیث کے مانند قصہ بیان کیا۔ کہا: چنانچہ نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا۔

۴۳۷۴- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۱۶۸۸/۱۰ من حديث عبدالرزاق به، انظر الحديث السابق، ورواه البخاري، ح: ۳۴۷۵ من حديث الزهري.

اللَّيْثُ قَالَ - : فَقَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهَا .

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن وہب نے یہ حدیث بواسطہ یونس زہری سے روایت کی اور اسی طرح کہا جیسے کہ لیث نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کے در میں فتح مکہ کے دنوں میں چوری کر لی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ فِيهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ: إِنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ .

اور لیث نے بواسطہ یونس ابن شہاب سے اپنی سند سے روایت کیا تو کہا: ایک عورت کوئی چیز مانگ کر لے گئی۔ مسعود بن اسود نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مانند روایت کیا کہا: اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کے گھر سے ایک چادر چوری کی۔

وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: اسْتَعَارَتْ امْرَأَةً وَرَوَى مَسْعُودُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ قَالَ: سَرَقَتْ قَطِيفَةً مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا: اور ابو زبیر نے سیدنا جابر رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ ایک عورت نے چوری کر لی پھر سیدہ زینب دختر رسول اللہ ﷺ کے ہاں جا کر پناہ لے لی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ، فَعَادَتْ بِزَيْنَبِ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

اور سفیان بن عیینہ نے اسے بواسطہ ایوب بن موسیٰ عن زہری عن عروہ عن عائشہ رحمہا روایت کیا۔ اور سفیان سے روایت کرنے والوں میں الفاظ روایت کا اختلاف ہے ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ وہ عورت چیزیں مانگ کر لے جاتی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ وہ چوری کرتی تھی اور شعب ابیہ بواسطہ زہری عن عروہ عن عائشہ رحمہا بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ وہ عورت چیزیں مانگ کر لے جاتی تھی اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ اور جب اسماعیل بن امیہ اور اسحاق بن راشد دونوں زہری سے بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس عورت نے نبی ﷺ کے گھر سے چوری کی تھی اور باقی حدیث مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی۔

[وَرَوَاهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَاخْتَلَفَ عَلَى سُفْيَانَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: تَسْتَعِيرُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: سَرَقَتْ وَقَالَ شُعَيْبُ بْنُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اسْتَعَارَتْ امْرَأَةً. الْحَدِيثُ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ جَمِيعًا عَنْ الزُّهْرِيِّ: سَرَقَتْ مِنْ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ نَحْوَهُ.]

۳۷- کتاب الحدود

حدود اور قابل حد جرم سے متعلق احکام و مسائل

☀️ **فوائد و مسائل:** ① مانگی چیز کا انکار لغوی یا اصطلاحی طور پر ”چوری“ نہیں ہے، مگر صحیح حدیث میں اس کا رد وائی پر ہاتھ کاٹنے کا حکم ثابت ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ شرعی طور پر چوری کے حکم میں ہے اور شریعت اصطلاحات سے اولیٰ ترین ہے۔ ② اور ممکن ہے کہ اس عورت نے مانگی چیز کا انکار کیا ہو اور چوری بھی کی ہو تبھی اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الروضة الندية)

۴۳۷۵- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ - نَسَبُهُ جَعْفَرٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ» .

۴۳۷۵- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عزت دار لوگوں کی لغزشیں معاف کر دیا کرو سوائے اس کے کہ شرعی حدود ہوں۔“

☀️ **فائدہ:** شرعی حدود بلا استثناء عام و خاص سب پر لاگو ہوتی ہیں۔ اس سے کم درجے کی غلطیاں اگر غفلت سے یا پہلی بار سرزد ہوں اور قاضی یا منتظمین محسوس کریں کہ زبانی تنبیہ ہی کافی ہے تو انہیں معاف کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے لیکن اگر کوئی عادی مجرم ہو یا اس کے معاملے سے محسوس ہو کہ وہ اپنے عمل پر کوئی عار محسوس نہیں کر رہا ہے تو سزا دینی چاہیے۔

(المعجم ۶) - **بَابُ : يُعْفَى عَنِ الْحُدُودِ مَا لَمْ تَبْلُغِ السُّلْطَانُ (التحفة ۵)** باب ۶- حدود کا مقدمہ اگر قاضی یا حاکم تک نہ پہنچا ہو تو معاف کیا جاسکتا ہے

۴۳۷۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

۴۳۷۶- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حدود کے معاملات کو آپس ہی میں ایک دوسرے کو معاف کر دیا کرو لیکن جو مقدمہ حد مجھ تک پہنچ گیا تو پھر اس کی تفہید

۴۳۷۵- **تخریج:** [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۲۹۴ عن عبد الملك به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۲۰، ورواه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۶۵ من حديث محمد بن أبي بكر به.

۴۳۷۶- **تخریج:** [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، قطع السارق، باب ما يكون حرزاً وما لا يكون، ح: ۴۸۹۰ من حديث عبد الله بن وهب به، وصححه الحاكم: ۳۸۳/۴، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد معنوية، انظر، ح: ۴۳۹۴ * ابن جريج عن عمن، وحديث: ۴۳۹۴ يعني عنه.

۳۷- کتاب الحدود حدود اور قابل حد جرم سے متعلق احکام و مسائل

ابن العاص؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَأَجِبْ»
«تَعَاَفُوا الْخُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجِبَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت سند اضعیف ہے تاہم یہ حدیث معنوی شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے تحقیق میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔ دیکھیے حدیث طحاوی کی تخریج و تحقیق۔ ② قاضی اور حاکم کو قطعاً روایتیں کہ حدود شرعیہ کی تنفیذ میں ٹال مٹول سے کام لے۔ ③ خود مجرم یا اس کو دیکھنے والے گواہوں پر واجب نہیں کہ یہ معاملہ قاضی تک پہنچائیں۔ اگر معاملہ قابل سزا اور قابل معافی ہو تو اس اعتماد پر کہ مرتکب جرم آئندہ محتاط رہے گا اس سے درگزر کیا جاسکتا ہے۔

(المعجم ۷) - باب السَّرِّ عَلَى أَهْلِ
الْخُدُودِ (التحفة ۶)

۴۳۷۷- یزید بن نعیم اپنے والد (نعیم بن ہزال سلمی
رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی ﷺ
کے پاس آیا اور آپ کے سامنے چار بار اعتراف و اقرار
کیا (کہ اس نے زنا کیا ہے) تو آپ ﷺ نے اس کو رجم
کرنے کا حکم دیا اور ہزال سلمی سے فرمایا: ”اگر تو اس پر
اپنے کپڑے سے پردہ ڈال دیتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا۔“

۴۳۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ:
عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ
فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَقَالَ
لِهَازِلٍ: «لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ».

۴۳۷۸- جناب ابن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ہزال سلمی نے ماعز سے کہا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس
جائے اور اپنے معاملے کی خبر دے۔

۴۳۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ:
عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ
فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَقَالَ
لِهَازِلٍ: «لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ».

(المعجم ۸) - بَابُ: فِي صَاحِبِ الْحَدِّ
يُجِيءُ فَيُقَرَّرُ (التحفة ۷)

باب: ۸- قابل حد جرم کا مرتکب اگر خود
حاضر ہو کر اقرار کر لے تو؟

۴۳۷۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲۱۷/۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۲۰۵ من حديث سفیان الثوري به، ورواية يحيى القطان عنه محمولة على السماع، وصححه الحاكم: ۳۶۳/۴، ووافقه الذهبي.
۴۳۷۸- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۳۳۱/۸ من حديث أبي داود به.

۳۷- کتاب الحدود

حدود اور قابل حد جرم سے متعلق احکام و مسائل

۴۳۷۹- جناب علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نماز کے ارادے سے نکلی تو راستے میں اسے ایک مرد ملا جو اس پر چڑھ بیٹھا اور اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کی وہ چیخی چلائی اور وہ چلا گیا۔ پھر عورت کے پاس سے ایک اور آدمی گزرا تو وہ بولی کہ یہی وہ ہے جس نے میرے ساتھ ایسے ایسے کیا ہے۔ مہاجرین کی ایک جماعت وہاں سے گزری تو عورت نے کہا: بے شک اس آدمی نے میرے ساتھ ایسے ایسے کیا ہے۔ تو وہ گئے اور اسے پکڑ لائے جس کے بارے میں اس نے گمان کیا کہ اس نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے۔ وہ اسے پکڑ کر عورت کے پاس لائے تو اس نے کہا: ہاں یہی وہ ہے۔ پس وہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ جب آپ نے اس کے متعلق حکم دیا (یعنی حد لگانے کا) تو اصل مجرم جو عورت کے ساتھ ملوث ہوا تھا کھڑا ہو گیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! اس کا مجرم میں ہوں۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا: ”تم جاؤ اللہ نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔“ اور اس آدمی کے متعلق اچھے کلمات فرمائے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: یعنی اس آدمی کے متعلق جو (شعبے میں) پکڑا گیا تھا۔ اور جو مرتکب ہوا تھا اس کے متعلق فرمایا کہ ”اسے رجم کر دو۔“ پھر فرمایا: ”اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر یہ (توبہ) اہل مدینہ کرتے تو بھی قبول کر لی جاتی۔“

۴۳۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

فَارِسٍ: حَدَّثَنَا الْفَرَزْدَايِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ، فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ، وَانْطَلَقَ، وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَنْتُ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا، فَأَتَوْهَا بِهِ فَقَالَتْ: نَعَمْ هُوَ هَذَا، فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا صَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا: اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ، وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا.



قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي الرَّجُلَ الْمَأْخُودَ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: «ارْجُمُوهُ»، فَقَالَ: «لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقَبِلَ مِنْهُمْ».

۴۳۷۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء في المرأة إذا استكرهت على الزنا، ح: ۱۴۵۴ عن محمد بن يحيى بن فارس الذهلي به، وقال: "حسن غريب صحيح"، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۲۳.

حدود اور قابل حد جرم سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ أَشْبَاطُ بْنُ نَصْرِ
إِمَامُ ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو اسباط
بن نصر نے بھی سماک سے روایت کیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اسلامی معاشرے کا یہ مفہوم کہ اس کے سب افراد گناہوں اور غلطیوں سے مبرا ہوتے ہیں درست نہیں بلکہ درست یہ ہے کہ اسلامی معاشرے میں شرعی طرز معاشرت کا چلن غالب ہوتا ہے۔ اگر کسی سے کوئی جرم ہو جائے تو اس کے بارے میں شرعی قانون پر پورا پورا عمل بھی کیا جاتا ہے۔ ② مجرم جب از خود اقرار کرے اور تحقیق سے ثابت ہو کہ اس کے اقرار میں کوئی شبہ نہیں تو اس پر شرعی حد نافذ ہوگی مگر اس روایت کے سلسلے میں علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”راخ یہ ہے کہ یہ شخص رجم نہیں کیا گیا تھا۔ اور لفظ [ارجموہ] ”اسے رجم کر دو“ صحیح نہیں۔

(المعجم ۹) - بَابُ: فِي التَّلْقِينِ فِي
الْحَدِّ (التحفة ۸)

باب: ۹- قاضی اقرار کرنے والے کو اس
کے اقرار سے منحرف کرے

۴۳۸۰- حضرت ابوامیہ مخزومی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے از خود اعتراف کیا مگر مال اس کے پاس سے نہیں ملا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: ”میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہوگی۔“ اس نے کہا: کیوں نہیں (یعنی کی ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین بار ایسے ہی کہا۔ پھر آپ نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا۔ پھر پیش کیا گیا تو آپ نے اس سے فرمایا: ”اللہ سے معافی مانگو اور توبہ کرو۔“ اس نے کہا: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما لے۔“ تین بار فرمایا۔

۴۳۸۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أُتِيَ بِلِصٍّ قَدْ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يَوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «مَا إِخَالَكَ سَرَقْتَ؟» قَالَ: بَلَى، فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيءٌ بِهِ، فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَتُبُّ إِلَيْهِ»، فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. فَقَالَ: «اللَّهُمَّ! تُبُّ عَلَيْهِ»، ثَلَاثًا.

امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو عمرو بن عاصم نے بواسطہ ہمام رحمہ اللہ اسحاق بن عبد اللہ سے روایت

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

۴۳۸۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الحدود، باب تلقين السارق، ح: ۲۵۹۷، والنسائي، ح: ۴۸۸۱ من حديث حماد بن سلمة به، وسنده ضعيف.

۳۷- کتاب الحدود حدود اور قابل حد جرم سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ: عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ - رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ - كَرْتِے ہوئے یوں کہا: ابوامیہ جو کہ انصاری آدمی تھے وہ عن النَّبِيِّ ﷺ. نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① معلوم ہوا کہ قابل حد جرم میں اگر کوئی از خود اقرار کر رہا ہو تو مستحب ہے کہ اس انداز سے بات کی جائے کہ وہ اپنے اقرار سے منحرف ہو جائے اور حد لگنے سے بچ جائے۔ ② حد لگنے کے بعد بھی مجرم کو استغفار اور توبہ کی ترغیب دی جانی چاہیے کیونکہ اگر کوئی ان حدود پر راضی نہ ہو اور اپنے جرم کو درست سمجھتا ہو تو یہ حد اس کے لیے کفارہ نہیں بن سکتی۔ جبکہ صاحب ایمان و تسلیم کے لیے حدود کفارہ ہوتی ہیں۔ (صحیح البخاری 'الحدود' باب: الحدود كفارة' حدیث: ۶۷۸۳)

(المعجم ۱۰) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ
يَعْتَرِفُ بِحَدٍّ وَلَا يُسَمِّيهِ (التحفة ۹)
باب: ۱۰- اگر کوئی صراحت کیے بغیر قابل
حد جرم کا اقرار کر لے تو؟

۴۳۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ:
حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ
الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ قَالَ:
حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا
فَأَقِمْهُ عَلَيَّ. قَالَ: «تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ؟»
قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ
صَلَّيْنَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «اذْهَبْ فَإِنَّ اللَّهَ
قَدْ عَفَا عَنْكَ».

۴۳۸۱- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے
اللہ کے رسول! میں نے حد کا ارتکاب کیا ہے۔ (جرم
قابل حد ہے) مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا:
”کیا بھلا تو نے آتے وقت وضو کیا تھا؟“ اس نے کہا:
جی ہاں! آپ نے فرمایا: ”کیا تو نے ہمارے ساتھ مل کر
نماز پڑھی ہے؟“ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا:
”جاؤ اللہ نے تجھے معاف کر دیا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جرم کی صراحت کے بغیر کسی حد کا اقرار کرنے سے کوئی حد لگو نہیں ہو سکتی۔ ② جب کسی دل
میں ایمان جاگزیں ہو جاتا ہے اور اسے اپنی آخرت کی فکر ہوتی ہے تو وہ ہر طرح سے کوشش کرتا ہے کہ اس دنیا
سے پاک صاف ہو کر اللہ کے حضور پیش ہو۔ ③ وضو نماز باجماعت اور ہر طرح کے اعمال صالحہ انسان کی چھوٹی موٹی
تقصیرات کا کفارہ بنتے رہتے ہیں۔

۴۳۸۱- تخریج: أخرجه مسلم، التوبة، باب قوله تعالى: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾، ح: ۲۷۶۵ من حديث
أبي عمار، وابن خزيمة، ح: ۳۱۱ من حديث الأوزاعي به.

(المعجم ۱۱) - بَابُ فِي الْامْتِحَانِ

بِالضَّرْبِ (التحفة ۱۰)

باب: ۱۱- ملزم کو تحقیق کی غرض سے مارنا

۴۳۸۲- ازہر بن عبد اللہ حرازی سے روایت ہے کہ قبیلہ کلاع کے لوگوں کا کچھ مال چوری ہو گیا۔ انہوں نے کچھ جولاہوں پر اس کا الزام لگایا۔ ان لوگوں کو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ صحابی رسول کے پاس لایا گیا تو انہوں نے ان کو کئی دن قید میں رکھا پھر چھوڑ دیا۔ مال والے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: آپ نے ان لوگوں کو مارے پیٹے اور تحقیق و تفتیش کے بغیر ہی چھوڑ دیا ہے۔ تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر چاہو تو میں انہیں مارتا ہوں اگر تمہارا مال مل گیا تو بہتر ورنہ اس کا بدلہ تمہاری پیٹھوں سے لوں گا جس قدر ان کو مارا ہو گا تمہیں بھی ماروں گا۔ انہوں نے کہا: کیا یہ آپ کا فیصلہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کا فیصلہ ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے۔

۴۳۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ: حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ: أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ سَرَقَ لَهُمْ مَتَاعٌ فَأَتَهُمُوا أَنَا سَا مِنْ الْحَاكِمَةِ، فَأَتُوا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ، فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ، فَأَتُوا النُّعْمَانَ فَقَالُوا: خَلَيْتَ سَبِيلَهُمْ بِغَيْرِ ضَرْبٍ وَلَا امْتِحَانٍ، فَقَالَ النُّعْمَانُ: مَا سِئْتُمْ؟ إِنْ سِئْتُمْ أَنْ أَضْرِبَهُمْ، فَإِنْ خَرَجَ مَتَاعُكُمْ فَذَاكَ، وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَ مَا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِهِمْ، فَقَالُوا: هَذَا حُكْمُكَ؟ فَقَالَ: هَذَا حُكْمُ اللَّهِ وَحُكْمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے کلاعی لوگوں کو اپنی اس بات سے ڈرایا تھا۔ اور مقصد یہ واضح کرنا تھا کہ ملزم کو اعتراف کے بعد ہی مارنا درست ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِنَّمَا أَرْهَبُهُمْ بِهَذَا الْقَوْلِ، أَيْ لَا يَجِبُ الضَّرْبُ إِلَّا بَعْدَ الْاعْتِرَافِ.

☀ فائدہ: کسی ملزم یا متہم کو تحقیق کی غرض سے مارنا پینا فقہاء کے نزدیک اختلافی مسئلہ ہے۔ احناف اور شوافع اس کا انکار کرتے ہیں ممکن ہے کہ یہ شخص حقیقتاً بری الذمہ ہو تو سزا دینا ظلم ہوگا البتہ مالکیہ اسے جائز کہتے ہیں۔ بہر حال قاضی یا حاکم کو چاہیے کہ احوال و ظروف کی روشنی میں تحقیق کرے جیسے کہ غزوہ بدر میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے قریش کے غلام کو مارا اور اس سے خبر اگوانے کی کوشش کی تھی۔ (صحیح مسلم، الجہاد، باب غزوہ بدر، حدیث: ۱۷۷۹)

۴۳۸۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، قطع السارق، باب امتحان السارق بالضرب والحبس، ح: ۴۸۷۸ من حديث بقیة بن الولید به، وقال: "هذا حديث منكر، لا يحتج به وإنما أخرجه لتعرف" * ازہر بن عبد اللہ فی سماعہ من النعمان بن بشیر رضي الله عنه نظر، وباقي السند حسن.

۳۷- کتاب الحدود

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱۲) - بَابُ مَا يُقَطَّعُ فِيهِ

باب: ۱۲- کس قدر چوری میں ہاتھ کاٹا جائے؟

السَّارِقُ (التحفة ۱۱)

🌞 فائدہ: اصطلاح فقہاء میں ”چوری“ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کے مملوکہ مال کو اس کے محفوظ مقام سے چھپ کر اٹھا لے۔ اس طرح خیانت ڈاکہ اور چک لینا چوری کی تعریف میں نہیں آتے ان پر دوسرے انداز سے تعزیر آتی ہے۔

۴۳۸۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

۴۳۸۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

۴۳۸۳- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا کرتے تھے۔

حَبْلٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ زُرَّهْرِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

🌞 فائدہ: قابل حد چوری کا نصاب چوتھائی دینار ہے۔ دینار کا وزن آج کل کے حساب سے ۲.۵ گرام شمار کیا جاتا ہے، تو اس کا چوتھائی ۰.۶ گرام ہوا۔

۴۳۸۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ

۴۳۸۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ

۴۳۸۴- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔“

وَوَهَبُ بْنُ يَتَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا».

۴۳۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

۴۳۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

۴۳۸۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

قال أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: «الْقَطْعُ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا».

۴۳۸۳- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب حد السرقة ونصابها، ح: ۱۶۸۴ من حديث سفیان بن عیینة،

۴۳۸۵- تخریج: أخرجه البخاری، الحدود، باب قول الله تعالى: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾، ح: ۶۷۸۹ من حديث

الزهری، وهو في مسند أحمد: ۳۶/۶.

۴۳۸۴- تخریج: أخرجه البخاری، ح: ۶۷۹۰، ومسلم من حديث عبدالله بن وهب به، انظر الحديث السابق: ۴۳۸۳.

۴۳۸۵- تخریج: أخرجه البخاری، الحدود، باب قول الله تعالى: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾، ح: ۶۷۸۹.



354

۳۷- کتاب الحدود

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَافِعٌ: أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ.

رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۴۳۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ؛ أَنَّ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ سَرَقَ ثُرْسًا، مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ، ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ.

۴۳۸۶- سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا جو اس نے عورتوں والے صفہ (عورتوں کے لیے مخصوص سایہ دار مقام جہاں وہ نماز وغیرہ پڑھا کرتی تھیں) سے چرائی تھی۔ اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

🌞 فائدہ: تین درہم ان دنوں ایک دینار کے چوتھائی ہی کے برابر تھے جیسے کہ درج ذیل روایت میں آرہا ہے۔

355

۴۳۸۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ - وَهَذَا لَفْظُهُ - وَهُوَ أَتَمُّ - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَ رَجُلٍ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ دِينَارٌ أَوْ عَشْرَةُ دَرَاهِمٍ.

۴۳۸۷- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کے بدلے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَسَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ بِإِسْنَادِهِ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو محمد بن سلمہ اور سعدان بن یحییٰ نے ابن اسحاق سے اس کی سند سے روایت کیا ہے۔

«الخ»، ح: ۶۷۹۵، ومسلم، الحدود، باب حد السرقة ونصابها، ح: ۱۶۸۶ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۸۳۱/۲.

۴۳۸۶- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبد الرزاق به، انظر الحديث السابق: ۴۳۸۵، وهو في مسند أحمد: ۱۴۵/۲.

۴۳۸۷- تخریج: [إسناده ضعيف] * محمد بن إسحاق عن.

(المعجم ۱۳) - باب مَا لَا قَطْعَ فِيهِ

(التحفة ۱۲)

۴۳۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ: أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَعَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّةَ قَوَّجَدَهُ، فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ فَسَجَنَ مَرْوَانَ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَأَنْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ» فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّ مَرْوَانَ أَخَذَ غَلَامِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِيَ إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَشَى مَعَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ»، فَأَمَرَ مَرْوَانَ بِالْعَبْدِ فَأَرْسَلَ.



قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْكَثْرُ: الْجَمَارُ.

باب: ۱۳- ایسی چوری جس میں ہاتھ نہیں کٹتا

۴۳۸۸- محمد بن یحییٰ بن حبان نے بیان کیا کہ ایک غلام نے کسی کے باغ سے کھجور کا ایک پودا چوری کر کے اپنے مالک کے باغ میں لگا دیا۔ پودے والا اپنا پودا ڈھونڈنے نکلا اور اسے پالیا۔ پھر اس غلام کا مقدمہ مروان بن حکم کے ہاں پیش کر دیا جو ان دنوں مدینے کے امیر تھے۔ مروان نے غلام کو قید کر لیا اور چاہا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دے۔ تب غلام کا مالک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا اور ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا وہ فرماتے تھے: ”(درختوں پر لگے) پھل میں اور کھجور کی گری میں ہاتھ نہیں کٹتا۔“ تو اس آدمی نے کہا: تحقیق مروان نے میرے غلام کو پکڑا ہوا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اس کے پاس چلیں اور جو حدیث آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اسے بھی بتائیں۔ چنانچہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ گئے اور مروان کے پاس پہنچے اور اس کے سامنے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”پھل میں اور کھجور کی گری میں ہاتھ نہیں کٹتا۔“ چنانچہ مروان نے حکم دیا اور غلام کو چھوڑ دیا گیا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ [الکثر] سے مراد

۴۳۸۸- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، قطع السارق، باب ما لا قطع فيه، ح: ۴۹۶۶ من حديث يحيى بن سعيد الأنصاري به مختصراً، وهو في الموطأ (يحيى): ۸۳۹/۲، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۲۶، وابن حبان، ح: ۱۵۰۵، وزاد بعض الرواة في السند واسع بن حبان (وهو ثقة)، ولهذا من المزيد في متصل الأسانيد.

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

کھجور کی وہ نرم گری ہے جو اس کے تنے کے اوپر کنارے میں ہوتی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① چونکہ درخت پر لگے پھل یا کھجوروں کی گری اور اسی طرح باغ میں لگے درخت غیر محفوظ ہوتے ہیں اور اصطلاحاً چوری کی حد میں نہیں آتے۔ ان چیزوں کا بغیر اجازت یا چھپ کر لے لینا بلاشبہ جرم ہے مگر اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا بلکہ مناسب تعزیر و تنبیہ یا جرمانہ ہوگا۔ ② فرمان رسول ﷺ معلوم ہو جانے کے بعد ذاتی سیاسی یا دیگر مصالح کی ترجیح کا کوئی مقام نہیں رہ جاتا۔

۴۳۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: فَجَلَدَهُ مَرْوَانَ جَلْدَاتٍ، وَخَلَّى سَبِيلَهُ.

۴۳۹۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّمْرِ الْمُعْلَقِ فَقَالَ: «مَنْ أَصَابَ فِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَخِذٍ حُبَّةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةٌ مِثْلِيهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ الْمَجْنُونُ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ، وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ غَرَامَةٌ مِثْلِيهِ وَالْعُقُوبَةُ».

۴۳۸۹- محمد بن یحییٰ بن حبان نے اس غلام کو چند کوڑے مارے اور چھوڑ دیا۔

۴۳۹۰- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ درختوں پر لگی کھجوروں کا کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”جو ضرورت مند اپنے منہ سے کھالے لیکن پلو میں نہ باندھے تو اس پر کچھ نہیں اور اگر کوئی کچھ لے کر نکلے تو اس پر اس کا دو گنا جرمانہ اور سزا ہے اور اگر کوئی کھلیان میں محفوظ کر دینے کے بعد چرائے اور اس کی قیمت ایک ڈھال کو پہنچے تو اس میں ہاتھ کا کاٹنا ہے۔ اور جو کوئی اس سے کم میں چرائے تو اس پر چوری شدہ کا دو گنا جرمانہ اور سزا ہے۔“

۴۳۸۹- تخریج: [صحیح محفوظ] أخرجه البيهقي ۲۶۳/۸ من حديث أبي داود به، وانظر الحديث السابق.

۴۳۹۰- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۱۷۱۰، وأخرجه الترمذي، البيهقي، باب ماجاء في الرخصة في أكل الشمرة للمار بها، ح: ۱۲۸۹، والنسائي، ح: ۴۹۶۱ عن قتيبة به.

۳۷- کتاب الحدود

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْجُوحَانُ: الْجُوحَانُ. امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ [الْحَرِين] سے مراد [جُوْحَان] ہے یعنی جہاں کھجور وغیرہ خشک اور ذخیرہ کی جاتی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① درختوں پر سے کھالینے کی اجازت صرف اس کو ہے جو فی الواقع حاجت مند اور بھوکا ہو جیسے کہ کوئی مسافر ہو۔ علاقے کے مجرم ذہنیت کے لوگوں کو اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ② ایک چوتھائی دینار سے کم قیمت مال کی چوری میں قاضی کوئی مناسب سزا دے سکتا ہے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْقَطْعِ فِي الْخَلْسَةِ وَالْخِيَانَةِ (التحفة ۱۳)

باب: ۱۳-۱۴ اچک لینے اور خیانت میں ہاتھ کاٹنا

۴۳۹۱- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُتَنَهِّبِ قَطْعٌ وَمَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِتًّا».

۴۳۹۲- وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ».

۴۳۹۳- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ زَادَ: «وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ».

۴۳۹۱- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”الٹیرے کا ہاتھ نہیں کٹتا اور جو علانیہ مال لوٹے وہ ہم میں سے نہیں۔“

۴۳۹۲- اسی مذکورہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کٹتا۔“

۴۳۹۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کے مثل روایت کیا اور مزید کہا: ”اچکے کا ہاتھ نہیں کٹتا۔“

۴۳۹۱- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ما جاء في الخائن والمختلس والمتنهب، ح: ۱۴۴۸، والنسائي، ح: ۴۹۷۵، وابن ماجه، ح: ۳۹۳۵ و ۲۵۹۱ من حديث ابن جريج به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۰۲-۱۵۰۴ * ابن جريج صرح بالسماع عند الدارمي: ۱۷۵/۲، ح: ۲۳۱۵، وتابعه المغيرة بن مسلم، وأبو الزبير تابعه عمرو بن دينار.

۴۳۹۲- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۳۹۳- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين.

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں ابن جریج نے ابو زبیر سے نہیں سنی ہیں۔ اور مجھے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے یہ بات پہنچی ہے انہوں نے کہا کہ یہ احادیث ابن جریج نے یاسین الزیاتی سے سنی ہیں۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: یہ احادیث مغیرہ بن مسلم نے بھی بواسطہ ابو زبیر جابر رحمہ اللہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا الْحَدِيثَانِ لَمْ يَسْمَعْهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَبَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا سَمِعَهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ يَاسِينَ الزِّيَّاتِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَدْ رَوَاهُمَا الْمُغِيرَةُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

🌞 فائدہ: ”الیرا“ وہ ہوتا ہے جو قوت یا اسلحہ کے زور پر مال چھین لے جائے اور ”اچکا“ وہ ہوتا ہے جو بڑی تیزی اور ہشیاری سے کسی کا مال لے اڑے اور ”خائن“ اسے کہتے ہیں جو حفاظت کے لیے دیے گئے مال سے انکاری ہو جائے۔ ان پر چوری کی تعریف ثابت نہیں ہوتی۔ ”چور“ وہ ہوتا ہے جو پوشیدہ طور پر چھپ کر خاص محفوظ مقام سے کسی غیر کا مال نکال لے جائے۔ مذکورہ جرائم میں بلاشبہ دیگر سزائیں لازم آتی ہیں، لیکن ہاتھ نہیں کٹتا۔

باب: ۱۵- جو کوئی محفوظ مقام سے

چوری کرے

(المعجم ۱۵) - بَابُ: فِيمَنْ سَرَقَ مِنْ

حِرْزٍ (التحفة ۱۴)

۳۳۹۴- حضرت صفوان بن امیہ رحمہ اللہ بیان کرتے

ہیں کہ میں مسجد میں سویا ہوا تھا مجھ پر ایک منقش اونی چادر تھی۔ جس کی قیمت تیس درہم تھی۔ ایک آدمی آیا اور اس نے یہ چپکے سے مجھ سے بڑی جلدی سے نکال لی۔ پھر اس آدمی کو پکڑ لیا گیا اور نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ تو آپ نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ حضرت صفوان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا بھلا صرف تیس درہم کے بدلے میں آپ اس کا ہاتھ کاٹیں گے؟ میں اسے اس کو

۴۳۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ

فَارِسٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَادٍ بْنُ طَلْحَةَ: أَخْبَرَنَا أَصْبَاطُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خِمِصَةٍ لِي ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي، فَأَخَذَ الرَّجُلُ فَاتَيْ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقَطَّعَ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أُنْقِطِعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا؟

۴۳۹۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، قطع السارق، باب ما يكون حرًا وما لا يكون، ح: ۴۸۸۷ من حديث عمرو بن حماد به، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۲۸، ورواه ابن ماجه، ح: ۲۵۹۵ من طريق آخر عن صفوان ابن أمية به.

۳۷- کتاب الحدود

أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِيئُهُ ثَمَنَهَا، قَالَ: «فَهَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ».

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل فروخت کرتا ہوں اور قیمت کی ادائیگی ادھار کر لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے یہ اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ کیا۔“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ روایت مسند زائدا عن سماك عن جعيد بن حجير يونس ہے: حضرت صفوان سو گئے۔ طاؤس اور مجاہد کے الفاظ میں یوں ہے کہ وہ سوئے ہوئے تھے تو ایک چور آیا اور اس نے ان کی چادر ان کے سر کے نیچے سے چرائی اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن کی روایت میں ہے کہ اس نے یہ چادر سر کے نیچے سے سرکالی تو وہ جاگ گئے اور شور مچایا تو اسے پکڑ لیا گیا۔

زہری نے صفوان بن عبداللہ سے روایت کرتے ہوئے کہا: حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مسجد میں سو گئے اور اپنی چادر کو اپنے سر کے نیچے بطور تکیہ رکھ لیا۔ ایک چور آیا اور اس نے یہ چادر اڑائی تو انہوں نے اسے پکڑ لیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جُعَيْدِ بْنِ حَجِيرٍ قَالَ: نَامَ صَفْوَانٌ وَرَوَاهُ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ أَنَّهُ كَانَ نَائِمًا فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ خَمِيصَةً مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَرَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَاسْتَيْقِظَ فَصَاحَ بِهِ فَأَخَذَ.

وَرَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَتَمَّ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَخَذَ السَّارِقُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

360

🌞 فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کے لیے اس کا [حرز] یعنی محفوظ مقام اس کی مناسبت سے ہوتا ہے اور یہ چیز عرف سے جانی جاتی ہے۔ سوئے ہوئے آدمی کا کپڑا جو اس کے سر کے نیچے ہو ”اپنی محفوظ جگہ“ میں ہوتا ہے۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ: فِي الْقَطْعِ فِي الْعَارِيَةِ إِذَا جُحِدَتْ (التحفة ۱۵)

۴۳۹۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ مَخْلَدٌ: ۴۳۹۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو مخزوم کی ایک عورت چیزیں مانگ کر لے جاتی اور پھر مکر جایا کرتی تھی۔ چنانچہ نبی ﷺ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ

کاٹ دیا گیا۔

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا فَنُطِيعَتْ يَدَهَا.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو جویریہ نے بواسطہ نافع ابن عمر سے یا صفیہ بنت ابی عبید سے روایت کیا تو اس میں مزید یوں کہا: نبی ﷺ خطیبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”کیا کوئی عورت ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کر لے۔“ آپ نے یہ بات تین بار دہرائی۔ جبکہ وہ عورت سامنے موجود دیکھ رہی تھی مگر نہ وہ اٹھی اور نہ بولی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَوْ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ. زَادَ فِيهِ: وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: «هَلْ مِنْ امْرَأَةٍ تَائِبَةٍ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ»، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتِلْكَ شَاهِدَةٌ فَلَمْ تَقُمْ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس روایت کو ابن غنج نے بواسطہ نافع صفیہ بنت ابی عبید سے بیان کیا اس میں ہے کہ پھر اس پر شہادت دی گئی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ غَنْجٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ فِيهِ: فَشَهِدَ عَلَيْهَا.

۴۳۹۶- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت نے کئی معروف لوگوں کے نام سے کچھ زیورات عاریتاً لیے جب کہ وہ خود کوئی معروف نہ تھی۔ پھر وہ زیورات اس نے بیچ ڈالے تو پکڑ لی گئی اور نبی ﷺ کی خدمت میں لائی گئی تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیا۔ اور یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سفارش کی تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں جو کچھ کہنا تھا کہا۔

۴۳۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ - [تَعْنِي] حُلِيًّا - عَلَى أَلْسِنَةِ أَنْاسٍ يُعْرِفُونَ وَلَا تُعْرِفُ هِيَ، فَبَاعَتْهُ فَأُخِذَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَأَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا، وَهِيَ الَّتِي شَفَعَ فِيهَا أَسَامَةُ

۴۳۹۶- تخریج: أخرجه البخاري، الشهادات، باب شهادة القاذف والسارق والزاني... الخ، ح: ۲۶۴۸ من حديث الليث بن سعد، ومسلم، الحدود، باب قطع السارق الشريف وغيره... الخ، ح: ۱۶۸۸ من حديث يونس ابن يزيد به.

۳۷- کتاب الحدود

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

ابن زید فقال فيها رسول الله ﷺ ما قال .

٤٣٩٧- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ

وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ :

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَتْ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةً

تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجَحُّدُهُ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

بِقَطْعِ يَدِهَا ، وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنْ

اللَّيْثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ، زَادَ قَالَ : فَقَطَعَ

النَّبِيُّ ﷺ يَدَهَا .

(المعجم ١٧) - بَابُ: فِي الْمَجْنُونِ

يَسْرِقُ أَوْ يُصِيبُ حَدًّا (التحفة ١٦)

٤٣٩٨- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ

الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ : «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ : عَنِ النَّائِمِ

حَتَّى يَسْتَيْقِظَ ، وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ ،

وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبُرَ» .



باب: ۱۷- اگر کوئی مجنون اور پاگل شخص چوری

کرے یا قابل حد جرم کا ارتکاب کرے

۴۳۹۸- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمیوں سے قلم

اٹھالیا گیا ہے: سویا ہوا حتی کہ جاگ جائے دیوانہ حتی کہ

عقل مند ہو جائے اور بچے سے حتی کہ بڑا (بالغ) ہو جائے۔“

☀ فائدہ: مجنون یعنی فاجر العقل اور پاگل نابالغ بچہ اور سبیا ہوا آدمی اگر کوئی ایسا کام کر گزرے جو قابل حد ہو تو اس پر

شرعاً کوئی مواخذہ نہیں۔

٤٣٩٧- تخريج: أخرجه مسلم من حديث عبد الرزاق به، انظر الحديث السابق، وهو في مصنف عبد الرزاق،

ح: ١٨٨٣٠ .

٤٣٩٨- تخريج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، الطلاق، باب طلاق المعتوه والصغير والنائم، ح: ٢٠٤١،

والنسائي، ح: ٣٤٦٢ من حديث حماد بن سلمة به، وصححه ابن حبان، ح: ١٤٩٦، والحاكم: ٥٩/٢ على شرط

مسلم، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد، انظر، ح: ٤٤٠٠ .

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

۴۳۹۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَلْيَانَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ فَاسْتَشَارَ فِيهَا أَنَسًا، فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ تُرْجَمَ، فَمَرَّ بِهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضُوَانُ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: مَجْنُونَةٌ بَنِي فَلَانٍ زَنَتْ، فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنْ تُرْجَمَ، قَالَ: فَقَالَ: ارْجِعُوا بِهَا، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: يَا أُمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَمَا بَالُ هَذِهِ تُرْجَمُ؟ قَالَ: لَا شَيْءَ، قَالَ: فَأَرْسِلْهَا. قَالَ: فَأَرْسَلَهَا. قَالَ: فَجَعَلَ يُكَبِّرُ.

۴۳۹۹- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک پاگل عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا۔ تو انہوں نے اس کے بارے میں صحابہ سے مشورہ کیا۔ اور پھر حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس سے گزرے انہوں نے پوچھا کہ اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ بنو فلان کی پاگل عورت ہے اور اس نے زنا کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا ہے کہ اسے سنگسار کر دیا جائے۔ تو انہوں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ اسے واپس لے جاؤ اور خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں چلے آئے اور کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ نہیں جانتے کہ تین طرح کے آدمیوں سے قلم اٹھایا گیا ہے: پاگل مجنون سے حتیٰ کہ صحت مند ہو جائے اور سوئے ہوئے سے حتیٰ کہ جاگ جائے اور بچے سے حتیٰ کہ عقل مند (بالغ) ہو جائے۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ کہا: تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس مجنون عورت کو رجم کیا جانے لگا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (اب تو) اس پر کچھ نہیں ہوگا۔ کہا کہ پھر اسے چھوڑ دیں۔ چنانچہ انہوں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ اور راوی نے کہا کہ پھر وہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اللہ اکبر اللہ اکبر کہنے لگے۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ﴾ (یوسف: ۷۶) ”ہر علم والے سے بڑھ کر علم والے ہوتے ہیں۔“ یہ حقیقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی تھی۔ اور کوئی بھی صحابی انفرادی طور پر سارے علم شریعت اور علم نبوت کا جامع اور محیط نہ تھا، البتہ مجموعی طور پر علم شریعت پورے کاپورا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں موجود اور منتشر تھا جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دو اہل سنت میں جمع کیا جاتا رہا۔ اور پھر یہی حال اجتہاد ہے کہ تمام صحابہ یا ان

۴۳۹۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۳۴۳ من حديث أبي ظبيان به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۰۰۳ و ۳۰۴۸، والحاكم على شرط الشيخين: ۲/ ۵۹ و ۳۸۹، ووافقه الذهبي * الأعمش عن عن.

کے بعد ائمہ کرام یا قاضی حضرات اس وصف میں برابر نہیں تھے اس لیے کسی بھی صاحب دین کے لیے روا نہیں کہ ائمہ اربعہ یا دیگر علمائے امت کے متعلق یہ گمان رکھے کہ بس وہی علم شریعت کے کامل ترین عالم تھے یا انہی کا فتویٰ اور قول دین میں حرف آخر ہے۔ اصحاب علم پر واجب ہے کہ غیر مخصوص مسائل میں حسب صلاحیت مختلف ائمہ اور علماء کے فتوے اور اقوال جاننے کی کوشش کریں تاکہ صاحب بصیرت ہو کر فتوے دیں اور فیصلہ کریں۔ ① اصحاب علم پر واجب ہے کہ دیگر حکام علماء یا قاضیوں سے اگر کوئی غلطی ہو رہی ہو تو انہیں آگاہ کریں اور دلائل سے قائل کریں۔ اسی طرح صاحب منصب کو بھی چاہیے کہ حق کے قبول میں دریغ نہ کرے۔ ② مجنون پاگل یا چھوٹا نابالغ بچہ کوئی جرم کرے یا سوتے میں کوئی جرم ہو جائے تو اس پر شرعی حد نہیں۔

۴۴۰۰- کعب نے اعمش سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا اور کہا: (بچے سے قلم اٹھایا گیا ہے) حتیٰ کہ عقل مند ہو جائے اور مجنون سے بھی حتیٰ کہ اس سے افاقہ پا جائے۔ بیان کیا کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تکبیر کہنے لگے۔

۴۴۰۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ اس عورت کو لے کر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ اور عثمان (بن ابی شیبہ) کی روایت (۴۳۹۹) کے ہم معنی بیان کیا۔ انہوں نے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”تین افراد سے قلم اٹھایا گیا ہے: مجنون جس کی عقل مغلوب ہو حتیٰ کہ افاقہ پا جائے اور سویا ہو حتیٰ کہ جاگ جائے اور بچہ حتیٰ کہ بالغ ہو جائے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے بجا کہا اور اس عورت کو چھوڑ دیا۔

۴۴۰۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَيْضًا: حَتَّى يَعْقِلَ. وَقَالَ: وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيْقَ. قَالَ: فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ.

۴۴۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي طَبِيَّانَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بِمَعْنَى عُثْمَانَ، قَالَ: أَوْ مَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ حَتَّى يُفِيْقَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ». قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَخَلَّى عَنْهَا سَبِيلَهَا.

۴۴۰۰- تخریج: [صحیح] رواه البغوي في مسند علي بن الجعد، ح: ۷۴۱ عن شعبة عن الأعمش به موقوفًا، وعلقه الترمذي، ح: ۱۴۲۳.

۴۴۰۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۳۴۳ عن ابن السرح به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۰۰۳ وح: ۳۰۴۸ * سليمان بن مهران الأعمش عنن.

۴۴۰۲- ابو ظبیان الحنبی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے بدکاری کا ارتکاب کیا تھا۔ پس انہوں نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرے تو انہوں نے اسے پکڑا اور چھوڑ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ملی تو انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ وہ آئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ یقیناً جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”تین آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے“ بچے سے حتیٰ کہ بالغ ہو جائے اور سوائے ہونے سے حتیٰ کہ جاگ جائے اور مجنون پاگل سے حتیٰ کہ صحت مند ہو جائے۔“ اور یہ عورت بنو فلاں کی ہے اور پاگل ہے۔ شاید کہ جس نے اس کے ساتھ یہ یہ کیا ہے تو یہ اپنی اسی کیفیت میں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ نہیں جانتا (کہ یہ اسی کیفیت یعنی پاگل پن میں اس کی مرکب ہوئی ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جانتا تو میں بھی نہیں ہوں۔

۴۴۰۳- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تین طرح کے آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے“ سوائے ہونے سے حتیٰ کہ جاگ جائے بچے سے حتیٰ کہ بالغ ہو جائے اور مجنون سے حتیٰ کہ عقل مند ہو جائے۔“

۴۴۰۲- حَدَّثَنَا هَنَادٌ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ هَنَادُ الْجَنْبِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بِامْرَأَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا، فَمَرَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَهَا فَخَلَّى سَبِيلَهَا، فَأَخْبَرَ عُمَرَ فَقَالَ: ادْعُوا لِي عَلِيًّا، فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَبْرَأَ»، وَإِنَّ هَذِهِ مَعْتُوهُ بَنِي فَلَانٍ، لَعَلَّ الَّذِي آتَاهَا آتَاهَا وَهِيَ فِي بِلَائِهَا. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: لَا أَدْرِي، فَقَالَ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،: وَأَنَا لَا أَدْرِي.

۴۴۰۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ، وَعَنِ

۴۴۰۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱/ ۱۵۴، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۳۴۴ من حديث عطاء بن السائب به، واختلط.

۴۴۰۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۳/ ۸۳ و ۷/ ۳۵۹ من حديث أبي داود به * السند منقطع، وللحديث شواهد، انظر، ح: ۴۴۰۰، وحديث ابن جريج رواه ابن ماجه، ح: ۲۰۴۲.

۳۷- کتاب الحدود

الْمَجْتُونُ حَتَّى يَعْقِلَ».

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، زَادَ فِيهِ «وَالْخَرِيفُ».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت کو ابن جریج نے بواسطہ قاسم بن یزید، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے اور اس میں لفظ [الْخَرِيفُ] کا اضافہ کیا۔ یعنی وہ آدمی جو بہت زیادہ عمر کی وجہ سے عقل و شعور کی کیفیت پر قائم نہ رہتا ہو۔

🌞 فائدہ: بڑی عمر کا سٹھیا یا ہوا آدمی جو اپنے عقل و شعور میں نہ ہو، اس کا بھی یہی حکم ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ: فِي الْغَلَامِ
يُصِيبُ الْحَدَّ (التحفة ۱۷)

باب: ۱۸- نابالغ اگر قابل حد جرم کرے تو اس پر حد نہیں لگتی (نیز علامات بلوغت کا بیان)

۴۴۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ: حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ قَالَ: كُنْتُ مِنْ سَبِيِّ بَنِي قُرَيْظَةَ، فَكَانُوا يَنْظُرُونَ، فَمَنْ أَتَيْتَ الشَّعْرَ قَتَلْ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ، فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ.

۴۴۰۴- حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے تھا چنانچہ مسلمانوں نے دیکھنا شروع کیا، یعنی جس جس کے (زیر ناف) بال اگ آئے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے نہیں اگے تھے اسے قتل نہ کیا گیا، چنانچہ میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں اگے تھے۔

🌞 فائدہ: بنو قریظہ یہودی قبیلہ مدینہ کے اطراف میں آباد تھا اور یثاق مدینہ کی رو سے یثرب کے دفاع کا ذمہ دار اور پابند تھا مگر جنگ خندق کے موقع پر انہوں نے اس معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قریش مکہ کا ساتھ دیا اور شریک جنگ ہو گیا۔ مسلمانوں کے لیے یہ موقع کڑی آزمائش کا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے نصرت فرمائی اور سب ذلیل و خوار ہو کر پسپا ہو گئے۔ بعد ازاں مسلمانوں نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا تو یہ لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہو گئے۔ انہوں نے فیصلہ دیا کہ بڑے مردوں اور بالغوں کو قتل کر دیا جائے۔ عورتوں اور نابالغ بچوں کو غلام، لونڈی بنالیا جائے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے، الریحۃ المختوم)

۴۴۰۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، السير، باب ماجاء في النزول على الحكم، ح: ۱۵۸۴، والنسائي، ح: ۳۴۶۰، وابن ماجه، ح: ۲۵۴۱، ۲۵۴۲ من حديث سفیان الثوري، وسفيان بن عيينه، كلاهما عن عبد الملك به، وصححه ابن الجارود، ح: ۱۰۴۵، وابن حبان (الإحسان)، ح: ۴۷۶۰، والحاكم، ح: ۳/ ۳۵، ووافقه الذهبي.

۳۷- کتاب الحدود

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

۴۴۰۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عن عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ
قال: فَكَشَفُوا عَاتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تَنْتَبْ
فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ.

۴۴۰۵- عبد الملک بن عمیر نے یہ روایت بیان کی۔
(عطیہ نے) کہا: انہوں نے میرے زیر ناف سے کپڑا
ہٹایا اور پایا کہ میرے بال نہیں اگے ہیں تو مجھے قیدیوں
میں شامل کر دیا۔

🌟 فوائد و مسائل: ① زیر ناف کے بال اگ آنا بلوغت کی علامت ہے۔ ② شرعی ضرورت کے لیے کسی کے

زیر ناف دیکھ لینا جائز ہے، بلا ضرورت شرعی ناجائز ہے۔

۴۴۰۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ:

حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُثَيْدٍ اللَّهُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عُرِضَ يَوْمَ
أَحَدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجْزَهُ،
وَعُرِضَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ
عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَارَهُ.

۴۴۰۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی
ﷺ نے احد والے دن ان کا جائزہ لیا جبکہ ان کی عمر چودہ
سال تھی تو آپ نے ان کو جنگ میں شریک ہونے کی
اجازت نہیں دی تھی۔ اور پھر خندق والے دن ان کا
جائزہ لیا اور وہ پندرہ سال کے تھے تو آپ نے ان کو
اجازت دے دی۔

🌟 فائدہ: شرعی طور پر بالغ سمجھے جانے کے لیے پندرہ سال کی عمر کا اعتبار ہے، خواہ زیر ناف بال اگیں یا نہ احتکام ہو

یا نہ اور نابالغ کو قتل میں شریک کرنا روا نہیں۔

۴۴۰۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُثَيْدٍ اللَّهُ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عُرِضَ يَوْمَ
أَحَدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجْزَهُ،
وَعُرِضَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ
عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَارَهُ.

۴۴۰۷- نافع کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت
عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو بیان کی تو انہوں نے کہا: بلاشبہ
بچے اور بڑے میں یہی عمر حد فاصل ہے۔

باب: ۱۹- جو کوئی سفر جہاد میں چوری کر لے

تو کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے؟

(المعجم ۱۹) - بَابُ: السَّارِقُ يَسْرِقُ

فِي الْغَزْوِ أَيْقُطَعُ؟ (التحفة ۱۸)

۴۴۰۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۴۰۶- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۲۹۵۷، وأخرجه البخاري، ح: ۴۰۹۷ من حديث يحيى القطان، ومسلم،
ح: ۱۸۶۸ من حديث عبيد الله بن عمر به.

۴۴۰۷- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبدالله بن إدريس به، انظر الحديث السابق.

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

۴۴۰۸- جنادہ بن ابوامیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت بسر

بن ارطاة رضی اللہ عنہ کی معیت میں ایک سمندری مہم میں جا رہے تھے کہ ایک چور کو لایا گیا۔ اس کا نام بمصدر تھا (میم کی زیر کے ساتھ) اس نے ایک سختی اونٹنی چرائی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے: ”سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔“ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۴۴۰۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيَوْهُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْفُتَيْبَانِيِّ، عَنْ شَيْمٍ ابْنِ بَيْتَانَ وَبَرِيدِ بْنِ صُبْحٍ الْأَصْبَحِيِّ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ فِي الْبَحْرِ، فَأَتَانِي بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ: مُصَدَّرٌ قَدْ سَرَقَ بُخْتِيَّةً فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُقَطِّعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ»، وَلَوْ لَا ذَلِكَ لَقَطَعْتُهُ.

🌞 فائدہ: بسر بن ارطاة کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ دارالحرب میں حد کی تحفید ولی الامر کے فیصلے پر موقوف ہے۔ (نیل الأوطار' باب فی حد القطع وغیرہ هل یستوفی فی دار الحرب أم لا؟)

باب: ۲۰- کفن چور کا ہاتھ کاٹنا

(المعجم ۲۰) - بَابُ: فِي قَطْعِ

النَّبَاشِ (التحفة ۱۹)

۴۴۰۹- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ

ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے ابوذر! میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں اے اللہ کے رسول! اور مطیع فرماں ہوں! فرمایا: ”تیرا کیا حال ہوگا جب لوگوں کو موت آئے گی اور ان حالات میں گھر ایک غلام کے بدلے میں ملے گا؟“ اور آپ کی مراد تھی ”قبر۔“ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، یا کہا کہ جو اللہ اور اس کا رسول میرے لیے پسند فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: ”صبر کرنا۔“

۴۴۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ

ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!». قُلْتُ: لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ! قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ» يَعْنِي الْقَبْرَ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، أَوْ

۴۴۰۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء أن لا يقطع الأيدي في الغزو، ح: ۱۴۵۰ من حديث عياش بن عباس به، وقال: "غريب".

۴۴۰۹- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۴۲۶۱، وأخرجه ابن ماجه، الفتن، باب الثبت في الفتن، ح: ۳۹۵۸ من حديث حماد بن زيد به.



مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ. قَالَ: «عَلَيْكَ
بِالصَّبْرِ» أَوْ قَالَ: «تَصَبَّرْ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي
سَلِيمَانَ: يُقَطَّعُ النَّبَاشُ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى
الْمَيِّتِ بَيِّنَةً.

🌞 فوائد و مسائل: ① فی الواقع اب شہری گنجان آبادیوں میں میت کے لیے قبر کا حصول غریب آدمی کے بس سے
باہر ہو رہا ہے اور ایام فتن میں یہ مسئلہ اور بھی سنگین ہو جائے گا اور یہ پیش گویاں رسول اللہ ﷺ کی صداقت اور رسالت
کی دلیل ہیں۔ ② کفن چور کی حد اس کا ہاتھ کاٹنا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کے لیے ”گھر“ کا لفظ استعمال
فرمایا ہے۔

باب: ۲۱- چور جو بار بار چوریاں کرے

(المعجم ۲۱) - باب السَّارِقِ يَسْرِقُ

مِرَارًا (التحفة ۲۰)

369

۴۴۱۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ نے
فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ
کے رسول! اس نے تو چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا:
”اس کا (ہاتھ) کاٹ دو چنانچہ اس کا (ہاتھ) کاٹ دیا
گیا۔ پھر اسے دوبارہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اسے
قتل کر دو۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے
چوری کی ہے آپ نے فرمایا: ”اس کا (بایاں پاؤں)
کاٹ دو۔“ چنانچہ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے تیسری بار لایا
گیا تو آپ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“ صحابہ نے کہا:
اے اللہ کے رسول! اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے

۴۴۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ الْهَلَالِيِّ: حَدَّثَنَا جَدِّي عَنْ
مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ،
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ
فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
إِنَّمَا سَرَقَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ»، قَالَ:
فَقُطِّعَ، ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ:
«اقْتُلُوهُ»: فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا
سَرَقَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ». قَالَ: فَقُطِّعَ ثُمَّ
جِيءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ». فَقَالُوا:

۴۴۱۰- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، قطع السارق، باب قطع اليدين والرجلين من السارق، ح: ۴۹۸۱ عن
محمد بن عبد الله الهلالي به، وقال: "هذا حديث منكر، ومصعب بن ثابت ليس بالقوي في الحديث"، وله شاهد
صحيح عند النسائي، ح: ۴۹۸۰.

۳۷- کتاب الحدود

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

یَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا سَرَقَ، فَقَالَ: «أَقْطَعُوهُ». ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا سَرَقَ، قَالَ: «أَقْطَعُوهُ». فَأَتَيْتُ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ»، قَالَ جَابِرٌ: فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ، ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بئرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ.

فرمایا: ”اس کا (بایاں ہاتھ) کاٹ دو۔“ پھر چوتھی بار لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس کا (دایاں پاؤں) کاٹ دو۔“ پھر اسے پانچویں بار لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ہم اسے لے گئے اور اسے قتل کر ڈالا۔ پھر اسے گھسیٹ کر ایک کنویں میں ڈال دیا اور اوپر سے پتھر مارے۔

فائدہ: اس سزا کی توجیہ یہ ہے کہ شاید رسول اللہ ﷺ کو اس کی حقیقت سے مطلع کر دیا گیا تھا اسی لیے آپ شروع ہی سے اس کو قتل کرنے کا کہتے رہے کہ یہ زمین میں فساد پھیلانے والا ہے اور ایسے آدمیوں کی یہی سزا ہوتی ہے۔ قرآن مقدس میں ارشاد باری ہے: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ﴾ (المائدة: ۳۳) ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا لٹے طور سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے۔“ اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی قاضی یا حاکم دو تین چور یوں پر اس قدر شدید حکم نہیں لگا سکتا۔ یہ رسول اللہ ﷺ ہی کا خاصہ تھا کہ انہوں نے ابتدا ہی سے اس کی سرشت اور عاقبت کے بارے میں خبر دے دی۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ فِي السَّارِقِ تَعْلُقُ يَدُهُ فِي عُنُقِهِ (التحفة ۲۱)

باب: ۲۲- چور کا کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کا بیان

۴۴۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا حَبَّاحٌ عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَبَّرٍ قَالَ: سَأَلْنَا فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ

۴۴۱۱- عبد الرحمن بن محبیر سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دینا سنت ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا تو اس کا ہاتھ

۴۴۱۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء في تعليق يد السارق، ح: ۱۴۴۷ عن قتيبة به، وقال: "حسن غريب"، ورواه ابن ماجه، ح: ۲۵۸۷، والنسائي، ح: ۴۹۸۵، ۴۹۸۶، وقال: "حجاج بن أوطاة ضعيف ولا يحتج بحديثه"، وهو مدلس مشهور.

۳۷- کتاب الحدود زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ أَمِنْ السَّنَةِ هُوَ؟ قَالَ: أَتَيْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَارِقٍ فَقَطَعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِقَتْ فِي عُنُقِهِ .

فائدہ: بعض فقہاء عبرت کیلئے اس عمل کے قائل ہیں جیسے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (نیل الأوطار ۱۵۳/۴)

(المعجم . . .) - باب بَيْعِ الْمَمْلُوكِ إِذَا سَرَقَ (التحفة ۲۲) باب: کوئی غلام اگر چوری کرے تو اسے بیچ دینے کا بیان؟

۴۴۱۲- حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعَهُ وَلَوْ بِشَنٍّ».

۴۴۱۲- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مملوک غلام چوری کرے تو اسے بیچ ڈالو خواہ آدھے اوقیہ (بیس درہم) سے بیچو۔“

(المعجم ۲۳) - بابُ فِي الرَّجْمِ (التحفة ۲۳) باب: ۲۳- زانی کو سنگسار کرنے کا بیان

فائدہ: ہر وہ جنسی اتصال جو غیر شرعی بنیاد پر ہو ”زنا“ کہلاتا ہے اور شرعی حد اسی صورت میں لازم آتی ہے جب حشفہ کسی طبعی مرغوب حرام فرج میں داخل ہو جائے انزال ہو یا نہ ہو اور کسی نکاح کا شبہ بھی نہ ہو۔ ان شرطوں میں ”طبعی مرغوب“ سے مراد کسی عورت کی شرم گاہ ہے اس سے حیوانات خارج ہو جاتے ہیں۔ ”حرام فرج“ جو شرعی نکاح کے علاوہ ہو جیسے کہ بیوی کی فرج حلال ہے۔ ”بلاشبہ نکاح“ سے مقصد یہ ہے کہ اگر کہیں منکوحہ ہونے کے شبہ میں ایسا کام ہوا تو حد نہیں ہوگی۔ مزید یہ ہے اس کا مرتکب عاقل بالغ ہو۔ قاضی کے سامنے از خود اقرار کرے تو چار بار کرے۔ اور اگر کوئی گواہی دے تو ان کی تعداد چار مرد ہونا ضروری ہے جو اس فعل کے بغیر کسی احتمال کے عین یقین اور ہو بہو ہونے کی گواہی دیں۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ”فتاویٰ النبی“ سید سابق رحمہ اللہ)

۴۴۱۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ جَنَابٍ عَمْرَمَهُ سے روایت ہے کہ آیت

۴۴۱۲- [تخریج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، الحدود، باب العبد يسرق، ح: ۲۵۸۹، والنسائي، ح: ۴۹۸۳ من حديث أبي عوانة به، وقال: "عمر بن أبي سلمة ليس بالقوي في الحديث" * عمر بن أبي سلمة وثقه أكثر أهل العلم، وهو حسن الحديث.

۴۴۱۳- [تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۸/ ۲۱۰ من حديث أبي داود به.

۳۷- کتاب الحدود

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

کریمہ: ﴿وَالَّتِي يَأْتِيَنِ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ...﴾
 ”تمہاری عورتوں میں سے جو کوئی بدکاری (زنا) کا ارتکاب
 کریں تو ان پر اپنے میں سے چار گواہ لاؤ، اگر وہ گواہی
 دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو یہاں تک کہ
 انہیں موت آجائے یا اللہ ان کے لیے کوئی راستہ نکال
 دے۔“ کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
 کہ آیت کریمہ میں مرد کا بیان عورت کے بعد ہے۔ پھر
 ان دونوں (مرد اور عورت) کو جمع کرتے ہوئے فرمایا:
 ﴿وَالَّذَانِ يَأْتِيَنِهَا مِنْكُمْ فَأَذُوهُمَا...﴾ اور تم میں
 سے جو یہ کام کریں تو انہیں ایذا دو پھر اگر وہ توبہ کر لیں
 اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان سے درگزر کرو۔“ پھر یہ
 حکم (سورہ نور کی) اس آیت سے منسوخ کر دیا گیا جس
 میں سو کوڑے مارنے کا بیان ہے: ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي
 فَاجْلِدُوا...﴾ ”زانی مرد اور عورت ہر ایک کو سو سو
 کوڑے مارو۔“

ثَابِتُ الْمَرْوَرِيِّ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ
 عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ،
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿وَالَّتِي يَأْتِيَنِ
 الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهَدُوا عَلَيْهِنَّ
 أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي
 الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَقَّعَنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ
 سَبِيلًا﴾ [النساء: ۱۵] وَذَكَرَ الرَّجُلُ بَعْدَ
 الْمَرْأَةِ ثُمَّ جَمَعَهُمَا فَقَالَ: ﴿وَالَّذَانِ يَأْتِيَنِهَا
 مِنْكُمْ فَتَاذُوهُمَا فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا
 فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا﴾ [النساء: ۱۶] فَنَسَخَ ذَلِكَ
 بِآيَةِ الْجَلْدِ فَقَالَ: ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ
 وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾ [النور: ۲].

🌞 فائدہ: ابتدائے اسلام میں زنا کی حد نازل ہونے سے پہلے یہی حکم تھا کہ بدکار عورتوں یا مردوں کو عمومی سزا دی
 جائے اور عورتوں کو گھروں میں بند رکھا جائے۔ بعد ازاں معروف حد نازل ہوئی۔ اور جن ممالک میں شرعی حدود نہیں
 ہیں وہاں اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

۴۴۱۴- ابن ابی نجیح نے جناب مجاہد سے روایت
 کیا کہ ”سبیل“ (راستے) سے مراد حد کا نازل کرنا
 ہے۔ سفیان نے کہا: ”ان دونوں کو سزا دو“ سے مراد
 غیر شادی شدہ مرد و عورت ہیں۔ اور ”ان کو گھر میں
 روکے رکھو“ سے مراد شادی شدہ عورتیں ہیں۔

۴۴۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
 ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ
 شَيْبِلٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ
 قَالَ: السَّبِيلُ: الْحَدُّ. قَالَ سُفْيَانُ
 فَادُّوهُمَا: الْبُكَرَانِ، فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي
 الْبُيُوتِ: الثِّبَاتِ.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۴۴۱۵- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے لے لو مجھ سے لے لو۔“ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لیے راہ نکال دی ہے۔ اگر شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ (ملوث ہو اور بدکاری) کرے تو سو کوڑے ہیں اور پتھر مارنا ہیں اور کنوارا کنواری کے ساتھ کرے تو سو کوڑے ہیں اور ایک سال کے لیے شہر بدری ہے۔“

۴۴۱۶- جناب حسن بصری نے بسند بخیر اس روایت کے ہم معنی بیان کرتے ہوئے کہا: ”سو کوڑے ہیں (غیر شادی شدہ کو) اور رجم کرنا ہے (شادی شدہ کو)۔“

۴۴۱۷- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔ تو لوگوں نے سعد بن عبادہ سے کہا: اے ابو ثابت! حدود نازل ہوئی ہیں اگر تم اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاؤ تو کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا: میں تلوار سے ان دونوں کا کام تمام کر دوں گا حتیٰ کہ دونوں ٹھنڈے ہو جائیں۔ کیا بھلا میں چار گواہ ڈھونڈنے جاؤں گا؟ تب تک تو وہ اپنا کام کر جائے گا (بدکاری کر کے بھاگ جائے گا)۔ چنانچہ وہ چلے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ابو ثابت کو دیکھا کہ ایسے ایسے کہتا ہے؟ تو

۴۴۱۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا: الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدٌ مِائَةٌ وَرَمِيَّ بِالْحِجَارَةِ، وَالْبُكَرُ بِالْبُكَرِ جَلْدٌ مِائَةٌ وَتَفِي سَنَةً».

۴۴۱۶- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَا: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنُصُورٍ، عَنْ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ قَالَا: «جَلْدٌ مِائَةٌ وَالرَّجْمُ».

۴۴۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِي: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ بْنُ خُلَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَهْبِي: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهِمٍ عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَقِّقِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ نَاسٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: يَا أَبَا ثَابِتٍ! قَدْ نَزَلَتْ الْحُدُودُ، لَوْ أَنَّكَ وَجَدْتَ مَعَ امْرَأَتِكَ رَجُلًا كَيْفَ كُنْتَ صَانِعًا؟ قَالَ: كُنْتُ ضَارِبَهُمَا بِالسَّيْفِ حَتَّى يَسْكُنَا، أَفَأَنَا

۴۴۱۵- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب حد الزنا، ح: ۱۳/۱۶۹۰ من حديث سعيد بن أبي عروبة به.

۴۴۱۶- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۱۲/۱۶۹۰ من حديث هشيم به، انظر الحديث السابق.

۴۴۱۷- تخریج: [إسناده ضعيف] * الفضل بن دلهم لين ورمي بالاعتزال (تقريب).

۳۷- کتاب الحدود

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(ایسے موقع پر) تلوار کی
گواہی کافی ہے۔“ پھر فرمایا: ”نہیں، نہیں۔ مجھے اندیشہ
ہے کہ کوئی (ویسے ہی) بحالت نشہ یا بوجہ غیرت اس کے
درپے نہ ہو جائے۔“

أَذْهَبَ فَأَجْمَعَ أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ؟ فَإِلَى ذَلِكَ قَدْ
قَضَى الْحَاجَةَ، فَاَنْطَلَقَ فَاجْتَمَعُوا عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَمْ
تَرَ إِلَى أَبِي ثَابِتٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا؟!
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَفَى بِالسَّيْفِ
شَاهِدًا». ثُمَّ قَالَ: «لَا، لَا، أَخَافُ أَنْ
يَتَّبَعَ فِيهَا السَّكَرَانُ وَالْغَيْرَانُ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا ابتدائی
حصہ وکیع نے فضل بن دہم سے انہوں نے جناب حسن
سے انہوں نے قبیصہ بن حریش سے انہوں نے سلمہ بن
محقق سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔
حالانکہ یہ سند ابن محقق کی اس روایت کی ہے جس میں ہے
کہ ایک آدمی اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کر بیٹھا تھا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى وَكِيعٌ أَوَّلَ هَذَا
الْحَدِيثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ، عَنِ
الْحَسَنِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَلَمَةَ
ابْنِ الْمُحَبِّقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنَّمَا هَذَا إِسْنَادُ
حَدِيثِ ابْنِ الْمُحَبِّقِ؛ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَلَى
جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ فضل بن دہم حافظ نہیں
ہے۔ یہ واسطہ میں قصاص تھا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ لَيْسَ
بِالْحَافِظِ كَانَ قَصَابًا بِوَاسِطَ.

🌞 فائدہ: یہ حدیث اپنے مفہوم میں صحیح احادیث کے خلاف ہے۔ صحیح احادیث کی رو سے شادی شدہ زانی کی سزا
بہر صورت (رجم) پتھروں سے مارنا ہے نہ کہ تلوار سے اور گواہوں کی عین صریح گواہی کے بغیر ایسا نہیں کیا جاسکتا اور یہ
کام بھی قاضی اور عدالت کے ذمے ہے۔

۴۴۱۸- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا: تحقیق
اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا
اور ان پر اپنی کتاب نازل کی۔ اس نازل کردہ (کتاب)

۴۴۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
التَّقِيْلِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ

۴۴۱۸- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب الاعتراف بالزنا، ح: ۶۸۲۹، ومسلم، الحدود، باب رجم
الذئب في الزنا، ح: ۱۶۹۱ من حديث الزهري به.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

میں رجم کی آیت بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا ہے اور یاد کیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے اور ان کے بعد ہم نے بھی رجم کیا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کوئی یہ نہ کہنے لگے کہ رجم والی آیت ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے ہیں اس طرح وہ اللہ کے نازل کردہ فریضہ کو ترک کر کے گمراہ نہ ہو جائیں۔ پس جس کسی مرد یا عورت نے زنا کیا ہو اور وہ شادی شدہ ہو اور گواہی ثابت ہو جائے یا حمل ہو یا اعتراف ہو تو اس پر رجم حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کہیں گے کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا ہے تو میں اس آیت کو کتاب اللہ میں درج کر دیتا۔

خَطَبَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ فِيهَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا مِنْ بَعْدِهِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ الزَّمَانُ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيُضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةِ أَنْزَلَهَا اللَّهُ، فَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا كَانَ مُحْصِنًا، إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ، أَوْ كَانَ حَمَلٌ أَوْ اعْتِرَافٌ، وَإِيمُ اللَّهِ! لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عَمْرُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكُنْتُمْ هَا.



فائدہ: نیل الاوطار میں ہے کہ مسند احمد اور طبرانی کبیر میں ابوامامہ بن سہل اپنی خالہ عجماء سے راوی ہیں کہ قرآن کریم میں یہ نازل ہوا تھا: ﴿الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَانَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَيِّنَةُ بِمَا قَضَيْتُمَا مِنَ اللَّذَّةِ﴾ اسی طرح صحیح ابن حبان میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورۃ احزاب سورۃ بقرہ جتنی تھی اور اس میں: ﴿الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ﴾ والی آیت بھی تھی، ”یعنی بعد میں اس سورت کا ایک حصہ منسوخ ہو گیا۔“ (نیل الاوطار: ۱۰۲/۱۰۳) الغرض اصحاب الحدیث کے نزدیک یہ حکم قرآن مجید اور سنت متواترہ دونوں سے ثابت ہے۔ اور یہ نسخ کی ایک صورت ہے کہ آیت کا حکم باقی اور تلاوت منسوخ ہو چکی ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ تلاوت موجود ہے مگر حکم منسوخ ہے مثلاً ﴿الْوَصِيَّةُ لِلْوَالدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ.....﴾ (البقرہ: ۱۸۰) ”ماں باپ اور وارثوں کے لیے ان کے حصے سے زیادہ وصیت منسوخ ہے“ اگرچہ اس کی تلاوت باقی ہے۔ اور تیسری صورت یہ ہے کہ حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہو چکے ہیں۔ مثلاً رضاعت میں پہلے دس چوسنیوں سے حرمت ثابت ہوتی تھی، آیت بھی تلاوت کی جاتی تھی مگر الفاظ اور حکم دونوں منسوخ ہو چکے ہیں [عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ] اب پانچ چوسنیوں سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے۔ وہ بحکم احادیث ہے نہ کہ قرآن۔ (کتاب الفقیہ والمتفقہ از خطیب بغدادی)

(المعجم . . .) - باب رَجِمَ مَاعِزِ بْنِ

باب: ماعز بن مالک کے رجم کا بیان

مَالِكٍ (التحفة ۲۴)

۴۴۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ
الْأَنْبَارِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمٍ بْنِ هَزَالٍ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ: كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي
حَجَرٍ أَبِي فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ، فَقَالَ
لَهُ أَبِي: ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ بِمَا
صَنَعْتَ، لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرَ لَكَ، وَإِنَّمَا يُرِيدُ
بِذَلِكَ رَجَاءً أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا، قَالَ:
فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ
عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ
كِتَابَ اللَّهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ فَقَالَ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ
اللَّهِ، حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ
ﷺ: «إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيمَنْ؟»
قَالَ: بِفُلَانَةٍ. قَالَ: «هَلْ ضَاغَعْتَهَا؟»
قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ بَاشَرْتَهَا؟» قَالَ:
نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ جَامَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ.
قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ، فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى
الْحَرَّةِ، فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ
فَجَرَعَ فَخَرَجَ يَسْتَدُ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ
وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ، فَنَزَعَ لَهُ بِوُظِيفٍ بَعِيرٍ
فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ
ذَلِكَ فَقَالَ: «هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ، لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۴۴۱۹- جناب یزید بن نعیم بن ہزال اپنے والد
سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک یتیم لڑکا تھا اور
میرے والد کی سرپرستی میں تھا۔ پھر وہ قبیلے کی ایک لڑکی
کے ساتھ زنا کر بیٹھا۔ تو میرے والد نے اس سے کہا کہ
رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور جو کچھ تم نے کیا ہے اس
کی انہیں خبر دو شاید وہ تیرے لیے استغفار کریں۔ اور
اس سے ان کا مقصد صرف یہی امید تھی کہ اسے کوئی راہ
مل جائے۔ چنانچہ وہ حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے
رسول! میں نے زنا کیا ہے لہذا اللہ کی کتاب کا حکم مجھ پر
نافذ فرما دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے رخ پھیر
لیا۔ اس نے پھر کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا
ہے مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ فرما دیجیے۔ آپ نے
اس سے رخ پھیر لیا۔ تو اس نے (تیسری بار) پھر کہا:
اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ مجھ پر اللہ کی
کتاب کا حکم نافذ کر دیجیے۔ حتیٰ کہ اس نے چار بار اس
طرح کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو نے چار بار یہ بات
کہی ہے تو نے کس کے ساتھ کیا ہے؟“ کہا: فلاں لڑکی
کے ساتھ۔ آپ نے پوچھا: ”تو اس کے ساتھ اکٹھے لیٹا
ہے؟“ کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: ”تو اس کے ساتھ
چٹا ہے؟“ کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: ”تو نے اس کے
ساتھ جماع کیا ہے؟“ کہا: ہاں۔ چنانچہ آپ نے اس کو
سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کو حورہ کی طرف لے
جایا گیا۔ جب اسے پتھر مارے گئے اور اس نے پتھروں
کی چوٹ محسوس کی تو برداشت نہ کر پایا اور بھاگ کھڑا

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ.

ہوا۔ تو حضرت عبداللہ بن انیس نے اس کو پایا، جبکہ دیگر ساتھی تھک گئے تھے۔ تو عبداللہ نے اس کو اونٹ کا پایا نکال مارا اور اسے قتل کر دیا، پھر نبی ﷺ کے پاس آ کر یہ سب بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا؟ شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔ شیطان کے اغوا سے زنا کر بیٹھے تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اقرار کیا اور دنیا کی سزا قبول کی۔ اللہ ان سے راضی ہو۔ کسی بھی صاحب ایمان کو کسی طرح روانہ نہیں کہ اب ان کے بارے میں کوئی نامناسب بات کہے یا دل میں رکھے۔ ② ”تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا۔“ اس جملے کا صحیح مفہوم درج ذیل حدیث میں آرہا ہے، یعنی اس میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لانے کی بات تھی کہ آپ اسے یہ سزا بھگت لینے کی تلقین فرماتے کہ یہ سزا آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت ہلکی اور آسان ہے۔

۴۴۲۰- جناب حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب نے

کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان: ”تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا؟“ مجھ کو قبیلہ اسلم کے کئی لوگوں نے بیان کیا جنہیں میں جھوٹ سے متہم نہیں سمجھتا۔ کہا کہ میرے لیے یہ حدیث واضح نہ تھی چنانچہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ماعز کو رجم کرنے والے) لوگوں سے کہا، جب انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ ماعز کو جب پتھر لگے تو وہ ان کی چوٹ برداشت نہ کر سکا تو آپ نے فرمایا: ”تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا۔“ میں یہ حدیث سمجھ نہیں سکا ہوں۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے! میں اس حدیث کے

۴۴۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ قِصَّةَ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ لِي: حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «فَهَلَّا تَرَكْتُمُوهُ» - مَنْ شِئْتُمْ مِنْ رِجَالِ أَسْلَمَ مِمَّنْ لَا أَتَهُمُ. قَالَ: وَلَمْ أَعْرِفْ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ: فَجِئْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ: إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَسْلَمَ يُحَدِّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ حِينَ ذَكَرُوا لَهُ جَزَعَ مَاعِزٍ مِنْ

۳۷- کتاب الحدود

الْحِجَارَةِ حِينَ أَصَابَتْهُ: «أَلَا تَرَ كُتُمُوهُ!»
وَمَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ! قال: يَا ابْنَ أَخِي!
أَنَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، كُنْتُ فِي مَن
رَجَمَ الرَّجُلَ، إِنَّا لَمَّا خَرَجْنَا بِهِ فَرَجَمْنَاهُ
فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ صَرَخَ بِنَا: يَا قَوْمِ
رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ قَوْمِي
قَتَلُونِي وَغَرُّونِي مِنْ نَفْسِي، وَأَخْبَرُونِي أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ قَاتِلِي!! فَلَمْ نَنْزِعْ عَنْهُ
حَتَّى قَتَلْنَاهُ، فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ: «فَهَلَّا تَرَ كُتُمُوهُ
وَجِئْتُمُونِي بِهِ» لَيْسَتْ بَت رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مِنْهُ، فَأَمَّا لِيَرْكُ حَدْ، فَلَا. قال: فَعَرَفْتُ
وَجْهَ الْحَدِيثِ.



زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل
متعلق سب لوگوں سے بڑھ کر جانتا ہوں۔ میں ان
لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اس کو رجم کیا تھا۔ جب
ہم اس کو لے کر نکلے اور اسے پتھر مارے اور اسے پتھروں
کی چوٹ پڑی تو وہ چیخ اٹھا: اے قوم! مجھے رسول اللہ
ﷺ کے پاس واپس لے چلو میری قوم نے مجھے مروا ڈالا
ہے، انہوں نے مجھے میری جان کے متعلق دھوکا دیا ہے
انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے قتل نہیں
کریں گے۔ مگر ہم اس سے پیچھے نہ ہٹے حتیٰ کہ اسے مار
ڈالا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے
اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: ”تم نے اسے
چھوڑ کیوں نہ دیا اور اسے میرے پاس کیوں نہ لے
آئے۔“ (غرض یہ تھی کہ) اللہ کے رسول اس کو ثابت
قدم رہنے کا کہتے۔ (یعنی دنیا کا عذاب، آخرت کے
مقابلے میں ہلکا اور آسان ہے۔) لیکن یہ مفہوم ہو کہ
آپ نے حد چھوڑ دینے کی غرض سے یہ کہا ہوا ہے نہیں
ہے، چنانچہ تب میں (حسن بن محمد) حدیث کا مطلب
سمجھ سکا۔



فائدہ: احادیث رسول میں کسی ایک متن کو لے کر حکم لگانے سے پیشتر اس کی تمام روایات کو پیش نظر رکھنا ضروری
ہے۔ اور طلبہ حدیث کو اس کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

۴۴۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الْحَدَّاءَ
عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ مَاعِزَ بْنَ
مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ زَنَى
فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا، فَأَعْرَضَ

۴۴۲۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: بے
شک میں نے زنا کیا ہے۔ تو آپ نے اس سے رخ
پھیر لیا۔ اس نے کئی بار ایسے کہا اور آپ اس سے اپنا منہ
پھیرتے رہے۔ پھر آپ نے اس کی قوم سے پوچھا:

٣٦- کتاب الحدود

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

عَنْهُ فَسَأَلَ قَوْمَهُ: «أَمْجَنُونَ هُوَ؟» قَالُوا: لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ. قَالَ: «أَفَعَلْتَ بِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ. فَانْطَلِقَ بِهِ فَرَجِمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

”کیا یہ مجنون اور پاگل ہے؟“ انہوں نے کہا: نہیں! اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا: ”کیا تو نے واقعی اس کے ساتھ کیا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔ چنانچہ اسے لے جایا گیا اور سنگسار کر دیا گیا اور اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی۔

فائدہ: حضرت ماعزؓ کو جب حدنگی تو اس وقت فوری طور پر جنازہ نہیں پڑھا گیا بلکہ بعد میں پڑھا گیا، جیسے کہ صحیح بخاری کی روایت میں ہے۔ (دیکھیے: (صحیح البخاری، الحدود، حدیث: ۲۸۴۰)

۴۴۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ مَا عِزَّ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، رَجُلٌ قَصِيرٌ أَغْضَلُ، لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ قَدْ زَنَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَلَعَلَّكَ قَبَلْتَهَا؟» قَالَ: لَا وَاللَّهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنَى، الْآخِرُ؟ قَالَ: فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «أَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ، لَهُ نَيْبٌ كَنْبِيبِ التَّيْسِ، يَمْنَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُتْبَةَ، أَمَا إِنَّ اللَّهَ إِنْ يُمَكِّنِي مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا نَكَلْتُهُ عَنْهُمْ».

۴۴۲۳- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ماعز بن مالک کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو میں نے اسے دیکھا کہ وہ چھوٹے قد کا موٹا آدمی تھا اس پر چادر نہیں تھی۔ اس نے اپنے اوپر چار گواہیاں دیں کہ اس نے زنا کیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ”شاید تو نے اس کا بوسہ لیا ہوگا؟“ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم! اس نالائق نے زنا کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اسے رجم کیا (یعنی حکم دیا) پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ”خبردار! ہم جب اللہ عزوجل کی راہ (جہاد) میں نکلتے ہیں تو کوئی ان میں پیچھے رہ جاتا ہے ایسے آواز نکالتا ہے جیسے کہ بکرا نکالتا ہے پھر کسی عورت کو تھوڑی سی کوئی چیز دے دیتا ہے خبردار! اگر اللہ نے مجھ کو ان میں سے کسی پر قدرت دی تو میں اسے نشان عبرت بنا دوں گا۔“

۴۴۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ۴۴۲۳- شُعْبَةَ نَسَاكٍ عَنْ رِوَايَةِ كُتُبِهِ

٤٤٢٢- تخريج: أخرجه مسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، ح: ١٦٩٢ من حديث أبي عوانة .

٤٤٢٣- تخريج: أخرجه مسلم عن محمد بن المثنى به، انظر الحديث السابق.

۳۷- کتاب الحدود

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی جبکہ پہلے والی حدیث زیادہ کامل ہے۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو دو بار واپس کیا۔ سماک کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو یہ روایت بیان کی تو انہوں نے کہا کہ آپ نے اس کو چار بار لوٹایا تھا۔

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ، قَالَ: فَزَدَهُ مَرَّتَيْنِ، قَالَ سِمَاكُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: إِنَّهُ زَدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

۴۴۲۴- شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سماک سے پوچھا کہ ”کُتْبَةُ“ کا کیا مفہوم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ”تھوڑا سا دودھ۔“

۴۴۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: فَسَأَلْتُ سِمَاكًا عَنِ الْكُتْبَةِ، فَقَالَ: اللَّبَنُ الْقَلِيلُ.

۴۴۲۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک سے کہا: ”کیا جو بات مجھے تیرے متعلق پہنچی ہے وہ حق ہے؟“ بولا کہ آپ کو میرے متعلق کیا خبر پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بنو فہل کی لڑکی کے ساتھ زنا کر بیٹھے ہو؟“ کہا کہ ہاں چنانچہ اس نے چار گواہیاں دیں۔ پھر آپ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

۴۴۲۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: «أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ؟» قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي؟ قَالَ: «بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ بَنِي فُلَانٍ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ. قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

🌞 فائدہ: ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے بلکہ قوم کے لوگوں نے اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آنے کا کہا آپ نے بھی اس سے دریافت فرمایا تو اس نے چار بار اقرار کیا تو اس پر حد قائم کی گئی۔

۴۴۲۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا، دوبار تو آپ نے

۴۴۲۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

۴۴۲۴- تخریج: [إسناده حسن].

۴۴۲۵- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، ج: ۱/۶۹۳ من حديث سماك بن حرب به.

۴۴۲۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱/۳۱۴ من حديث إسرائيل به.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

اس کو واپس بھگا دیا۔ وہ پھر آیا اور زنا کرنے کا دوبار اعتراف کیا، تب آپ نے فرمایا: ”تو نے اپنے اوپر چار بار شہادت دی ہے۔ اسے لے جاؤ اور جرم کر دو۔“

قال: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّانَا مَرَّتَيْنِ فَطَرَدَهُ، ثُمَّ جَاءَ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّانَا مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: «شَهِدْتَ عَلَى نَفْسِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، أَذْهَبُوا بِهِ فَاَرْجُمُوهُ».

۳۳۲۷- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ماعز بن مالک سے کہا: ”شاید تو نے بوسہ لیا ہو گا یا چٹکی بھری ہوگی یا (ویسے ہی) دیکھا ہوگا۔“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا بھلا تو نے اس سے فی الواقع جماع کیا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ تب آپ نے اس کو جرم کرنے کا حکم دیا۔ موسیٰ (بن اسماعیل) کی روایت میں ابن عباس کا واسطہ مذکور نہیں۔ اور یہ لفظ وہب کے ہیں۔

۴۴۲۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ: حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: «لَعَلَّكَ قَبَلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ»، قَالَ: لَا، قَالَ: «أَفَنِكَتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُوسَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهَذَا لَفْظُ وَهْبٍ.

🌞 فائدہ: اس واقعہ میں نبی ﷺ نے ہر قسم کے شکوک کا ازالہ کر لینے اور زنا کا یقین ہو جانے کے بعد جرم کرنے کا حکم دیا اور اب بھی قاضی اور حاکم کو یہی تعلیم ہے جیسے کہ اگلی حدیث میں کھلی صراحت لیے جانے کا بیان ہے۔

۳۳۲۸- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ماعز) سلمی اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے متعلق گواہی دی کہ وہ ایک عورت کے ساتھ زنا کر بیٹھا یہ گواہی اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ دی۔ ہر بار نبی ﷺ

۴۴۲۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الصَّامِتِ، ابْنَ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ:

۴۴۲۷- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب: هل يقول الإمام للمقر: لعلك لمست أو غمزت، ح: ۶۸۲۴ من حديث وهب بن جرير به.

۴۴۲۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۱۶۳ من حديث عبدالرزاق به، وهو في المصنف، ح: ۱۳۳۴۰، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۱۴، وابن حبان، ح: ۱۵۱۳.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

اس سے اپنا منہ پھیر لیتے تھے۔ پھر وہ پانچویں بار سامنے ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا: ”کیا تو نے فی الواقع اس کے ساتھ جماع کیا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے کہا: ”حتیٰ کہ تیرا ذکر اس کی فرج میں غائب ہو گیا تھا؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے کہا: ”کیا بھلا جس طرح سلائی سرے دانی میں غائب ہو جاتی ہے اور ڈول کی رسی کنویں میں چلی جاتی ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے پھر پوچھا: ”کیا بھلا جانتے بھی ہو کہ زنا کیا ہوتا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں میں اس سے حرام کام کر بیٹھا ہوں جیسے کہ شوہر اپنی بیوی سے حلال کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تو اپنی اس بات سے کیا چاہتا ہے؟“ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں۔ تب آپ نے حکم دیا تو اسے رجم کیا گیا۔ پھر آپ نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو سنا کہ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا: اس کو دیکھو کہ اللہ نے اس پر پردہ ڈالا تھا مگر اس کے نفس نے اس کو نہیں چھوڑا حتیٰ کہ پتھروں سے مارا گیا جیسے کہ کتے کو مارا جاتا ہے تو آپ ان سے خاموش رہے۔ پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے حتیٰ کہ ایک مردہ گدھے کے پاس سے گزرے جس کی ٹانگیں اوپر کو اٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ”فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟“ انہوں نے کہا: ہم یہ رہے اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! بھلا یہ بھی کوئی کھاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ابھی جو تم نے اپنے بھائی کی عزت پامال کی ہے وہ اس کے کھانے سے بدرجہ۔“

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا، أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ: «أَبُكْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُّ فِي الْمُكْحَلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا الزَّانَا؟» قَالَ: نَعَمْ، أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ امْرَأَتِهِ حَلَالًا، قَالَ: «فَمَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ؟» قَالَ: أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَأَمَرَهُ بِفَرْجِهِ، فَسَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انْظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدْعُهُ نَفْسُهُ حَتَّى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ عَنْهُمَا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجَيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرَجُلِهِ، فَقَالَ: «أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟» فَقَالَ: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «انْزِلَا فَكَلَا مِنْ جَيْفَةِ هَذَا الْحِمَارِ»، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: «فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عَرْضِ أَخِيكُمَا أَنْفَا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ مِنْهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهُ الْآنَ لَيَبِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْعَمُسُ فِيهَا».

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!
بلاشبہ وہ اب جنت کی نہروں میں ڈبکیاں لگا رہا ہے۔“

☀️ فائدہ: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بھی غیبت کرنے کو مسلمان مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا ہے۔
(سورہ حجرات: ۱۲) اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ غیبت کرنا کتنا قبیح فعل ہے۔ اور اگلی احادیث میں آرہا ہے کہ نبی ﷺ نے سزایافتہ کو غیر اور اچھے الفاظ کے ساتھ یاد فرمایا۔

۴۴۲۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِسُحْوِهِ ، زَادَ : وَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : رُبِطَ إِلَى شَجَرَةٍ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : وَوُفِّ .

۴۴۲۹- ابو زبیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد سے روایت کیا، اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند بیان کیا اور مزید کہا کہ راویوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا کہ اسے درخت سے باندھا گیا اور بعض نے کہا کہ اسے کھڑا کیا گیا۔

☀️ فائدہ: اگلی حدیث (۴۴۳۱) میں ہے کہ وہ از خود کھڑا ہو گیا تھا۔

۴۴۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ : أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّنا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ اعْتَرَفَ نَاعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ نَهَادَاتٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : «أَبِكَ

۴۴۳۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے آکر زنا کرنے کا اعتراف کیا، تو نبی ﷺ نے اس سے منہ موڑ لیا۔ اس نے پھر اعتراف کیا، تو آپ نے اعراض کر لیا حتیٰ کہ اس نے اپنے اوپر چار گواہیاں دیں۔ تب نبی ﷺ نے اس سے کہا: ”کیا تو مجنون ہے؟“ بولا نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تو شادی شدہ ہے؟“ کہنے لگا: ہاں، تب نبی ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اس کو

۴۴۲۹- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۴۴۳۰- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذی، الحدود، باب ماجاء في درء الحد عن المعترف إذا رجع، ح: ۱۴۲۹ عن الحسن بن علي به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في مصنف عبد الرزاق، ح: ۱۳۳۷، واختصره سلم: ۱۶/۱۶۹۱، ولم يسق مثته، ورواه البخاري، ح: ۶۸۲۰ من حديث عبد الرزاق به، وقال: "وصلی عليه" عني لم يصل عليه في اليوم الأول، ثم صلی عليه بعده.

۳۷- کتاب الحدود

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

جُنُونٌ؟ قال: لَا. قال: «أَحْصَنْتَ؟»
قال: نَعَمْ. قال: فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ
فِي الْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَدْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ
فَأُذِرَكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ
خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

🌞 فائدہ: حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی، مگر بعد میں جیسا کہ صحیح بخاری میں موجود ہے، دیکھیے:

(صحیح البخاری، الحدود، حدیث: ۶۸۴۰)

۴۴۳۱- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا کہ
جب نبی ﷺ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے رجم کرنے کا
حکم فرمایا تو ہم اسے بقیع کی طرف لے چلے اللہ کی قسم! نہ
ہم نے اس کو باندھا اور نہ اس کے لیے گڑھا کھودا، لیکن
وہ ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا۔ ابو بکر نے کہا کہ ہم نے
اسے ہڈیاں ڈھیلے اور ٹھیکرے مارے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا
اور ہم بھی اس کے پیچھے بھاگ لیے حتیٰ کہ وہ حرہ (پتھر پللی
زمین) کی جانب میں آ گیا اور ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا
تو ہم نے اسے اس جگہ کے بڑے بڑے پتھر مارے حتیٰ کہ
وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ راوی نے کہا کہ پھر آپ ﷺ نے اس
کے لیے نہ استغفار کیا اور نہ کسی طرح سے برا بھلا کہا۔

۴۴۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا
يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ
ابْنُ مَنِيعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا، وَهَذَا
لَفْظُهُ: عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ قَالَ: لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِ مَاعِزِ
ابْنِ مَالِكٍ خَرَجْنَا بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَوَاللَّهِ! مَا
أَوْثَقْنَاهُ وَلَا خَفَرْنَا لَهُ وَلَكِنَّهُ قَامَ لَنَا. قَالَ
أَبُو كَامِلٍ: قَالَ: فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ
وَالْخَزَفِ، فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى
أَتَى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا، فَرَمَيْنَاهُ
بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ حَتَّى سَكَتَ. قَالَ: فَمَا
اسْتَغْفَرَ لَهُ، وَلَا سَبَّهُ.

🌞 فائدہ: حجۃ الاسلام حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھنے والی روایت کو ترجیح دی ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس
مضمون کی روایات میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ جب ان کو رجم کیا گیا تھا اس وقت نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی اور جس
میں ہے کہ نماز جنازہ پڑھی تھی تو اس کا مطلب ہے کہ دوسرے دن پڑھی تھی۔ واللہ اعلم۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ
فرمائیں: (فتح الباری، کتاب الحدود، باب الرجم بالمصلى، ۱۵۹/۱۲-۱۶۰، شرح حدیث: ۶۸۴۰) امام
بخاری رحمہ اللہ سے بھی یہ سوال کیا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی تھی، کیا یہ

۴۴۳۱- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، ح: ۱۶۹۴ من حديث يزيد بن زريع به.

۳- کتاب الحدود زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

بات درست ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں! جناب معمر نے یہ بیان کیا ہے۔ ان کے سوا کسی اور نے اسے بیان نہیں کیا، دیکھیے: (صحیح البخاری، الحدود، حدیث: ۲۸۲۰)

۴۴۳۲- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنَا شَمَاعِيلُ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ نَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ رَأْسٍ بِتَمَامِهِ، قَالَ: دَهَبُوا يَسْبُونَهُ نَتَاهُمْ، قَالَ: دَهَبُوا يَسْتَعْفِرُونَ لَهُ نَتَاهُمْ، قَالَ: «هُوَ رَجُلٌ أَصَابَ ذَنْبًا حَسِيئَهُ اللَّهُ».

۴۴۳۲- مجری نے ابو نضرہ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا، لیکن اس کی روایت مکمل نہیں ہے۔ راوی نے کہا کہ: لوگ اسے گالیاں دینے لگے تو آپ ﷺ نے ان کو منع کیا۔ (پھر) وہ اس کے لیے استغفار کرنے لگے تو آپ نے ان کو منع کر دیا اور کہا ”یہ ایسا آدمی ہے جس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور اللہ ہی اس کا حساب لینے والا ہے۔“



فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ کسی مسلمان نے خواہ کسی قدر گناہ کیا ہو اس کے لیے استغفار کرنا جائز ہے۔ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے لیے بھی بعد میں نماز جنازہ پڑھی گئی تھی جیسا کہ صحیح بخاری میں صراحت ہے دیکھیے: (صحیح البخاری، الحدود، حدیث: ۲۸۲۰)

۴۴۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنِ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ لَحَارِثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ غَيَّالَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَنْكَهَ مَا عَزَا.

۴۴۳۳- جناب سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ماعز بن مالک کا منہ سونگھا تھا (کہ کہیں شراب نہ پی رکھی ہو)۔

فائدہ: از خود اقراری کے لیے یہ یقین کر لینا ضروری ہے کہ کہیں نشے میں نہ ہو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نشے اور بے ہوشی کے اعمال معتبر نہیں ہوتے۔

۴۴۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ - جناب عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے

۴۴۳۲- تخریج: [إسناده ضعيف] * السند مرسل.

۴۴۳۳- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، ح: ۱۶۹۵ من حديث يحيى بن يعلى به.

۴۴۳۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۱۶۷ من حديث بشير بن المهاجر به، وهو حسن الحديث.

۳۷- کتاب الحدود

الْأَهْوَازِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا
بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا أَصْحَابَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْعَامِدِيَّةَ وَمَاعِزَ بْنَ
مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا بَعْدَ اغْتِرَافِهِمَا - أَوْ قَالَ:
لَوْ لَمْ يَرْجِعَا بَعْدَ اغْتِرَافِهِمَا - لَمْ يَطْلُبَهُمَا
وَأِنَّمَا رَجَمَهُمَا عِنْدَ الرَّابِعَةِ.

۴۴۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
وَمُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صُبَيْحٍ - قَالَ عَبْدَةُ:
أَخْبَرَنَا - حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
ابْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ
اللَّجْلَاجِ حَدَّثَهُ: أَنَّ اللَّجْلَاجَ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَغْتَمِلُ فِي الشُّوقِ فَمَرَّتْ
امْرَأَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا فَتَارَ النَّاسُ مَعَهَا وَتُرْتُ
فِي مَن ثَارَ، وَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ
يَقُولُ: «مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكَ؟» فَسَكَتَتْ،
فَقَالَ شَابٌّ حَدَّوْهَا: أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ! فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: «مَنْ أَبُو هَذَا
مَعَكَ؟» فَقَالَ الْفَتَى: أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ!
فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ
يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ، فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا،
فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَحْصَنْتَ؟» قَالَ:
نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا بِهِ،



زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل
روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے صحابہ کہا کرتے
تھے: کاش غامدی عورت اور ماعز بن مالک اعتراف کے
بعد ہی رجوع کر لیتے..... یا یوں کہا اگر وہ دونوں
اعتراف کے بعد آپ کی خدمت میں نہ آتے..... تو آپ
ان کو طلب نہ کرتے آپ نے ان کو چوتھے اعتراف پر
رجم کیا تھا۔

۴۴۳۵- حضرت لجلان جلیل اللہ سے روایت ہے انہوں
نے کہا کہ وہ بازار میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ ایک
عورت بچے کو اٹھائے گزری تو لوگ جوش میں اٹھ
کھڑے ہوئے اور اٹھنے والوں میں میں بھی اٹھا اور نبی
ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ ﷺ اس عورت سے
دریافت فرما رہے تھے: ”یہ جو (بچہ) تیرے ساتھ ہے
اس کا باپ کون ہے؟“ تو وہ خاموش رہی۔ ایک جوان جو
اس کے ساتھ تھا بولا: میں اس کا باپ ہوں اے اللہ کے
رسول! آپ اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا:
”یہ جو (بچہ) تیرے ساتھ ہے اس کا باپ کون ہے؟“
اس جوان نے کہا: میں اس کا باپ ہوں اے اللہ کے
رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے ارد گرد کھڑے
لوگوں کی طرف دیکھا آپ ان سے اس جوان کے
متعلق پوچھ رہے تھے تو انہوں نے کہا: ہم اس کے متعلق
اچھا ہی جانتے ہیں۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ”کیا
تو شادی شدہ ہے؟“ اس نے کہا: ہاں تب آپ نے اس
کے متعلق حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ راوی نے کہا: ہم

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

اسے لے کر نکلے اور اس کے لیے گڑھا کھودا اور اس کو اس میں گاڑ دیا۔ پھر پتھروں سے مارا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر ایک آیا جو اس سنگسار شدہ کے متعلق پوچھنے لگا۔ ہم اس کو نبی ﷺ کے پاس لے گئے اور ہم نے عرض کیا کہ یہ آدمی آیا ہے اور اس خبیث کے متعلق پوچھتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تو اللہ عزوجل کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر پاکیزہ ہے۔“ تب معلوم ہوا کہ وہ آدمی اس کا والد تھا تو ہم نے اس کی اس سنگسار شدہ کے غسل اور کفن و دفن میں مدد کی۔ راوی نے کہا: مجھے یاد نہیں کہ نماز کا بھی کہا یا نہیں؟ اور یہ روایت عبدہ کی ہے اور کامل ہے۔

فَحَفَرْنَا لَهُ حَتَّى أَمَكْنَا، ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتَّى هَدَأَ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ عَنِ الْمَرْجُومِ، فَاَنْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْنَا: هَذَا جَاءَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبِيثِ، فَقَالَ ﷺ: «لَهُوَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ»، فَإِذَا هُوَ أَبُوهُ، فَأَعْتَاهُ عَلَى غُسْلِهِ وَتَكْفِينِهِ وَدَفْنِهِ، وَمَا أَذْرِي قَالَ: وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟ وَهَذَا حَدِيثٌ عَبْدَةٌ، وَهُوَ أَنَّهُ.

🌟 فائدہ: ① رجم کرنے کے لیے گڑھا کھودا جاسکتا ہے۔ ② سنگسار شدہ کو برائی سے یاد کرنا اچھا نہیں ہے۔

۴۳۳۶- خالد بن الجلاح نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کا کچھ حصہ روایت کیا۔

۴۴۳۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَقَالَ هِشَامٌ: مُحَمَّدٌ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيُّ - عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ.

۴۴۳۷- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ بدکاری

۴۴۳۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ عَتَّامٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ

۴۴۳۶- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۴۴۳۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۳۹/۵ من حديث أبي حازم به.



۳۷- کتاب الحدود

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

کی ہے اس نے اس عورت کا نام بھی لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو بلا بھیجا اور اس سے اس واقعہ کے متعلق دریافت کیا تو اس نے بدکاری سے انکار کیا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اس آدمی کو حد کے (سو) کوڑے لگائے اور اس عورت کو چھوڑ دیا۔

سَعِيدٌ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَأَقْرَّ عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاها لَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ، فَأُنْكِرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنْتً، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا.



فائدہ: یعنی اس کو غیر شادی شدہ زانی کی حد (سو کوڑے) لگائی گئی۔ لیکن اگلی روایات میں صراحت ہے کہ یہ معلوم ہونے پر کہ یہ شخص تو شادی شدہ ہے اسے سنگساری کی سزا دی گئی۔

۴۴۳۸- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ بدکاری کی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے حد کے کوڑے مارے گئے۔ پھر بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپ نے حکم دیا تو اسے سنگسار کیا گیا۔

۴۴۳۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، الْمَعْنَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَدَ الْحَدَّ ثُمَّ أَخْبَرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو محمد بن بکر یزسانی نے ابن جریج سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کیا ہے۔ اور ابو عاصم نے ابن جریج سے ابن وہب کی مانند روایت کیا اور اس نے نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔ کہا کہ ایک آدمی نے زنا کیا تو اس کے شادی شدہ ہونے کا معلوم نہ ہوا تو اس کو کوڑے مارے گئے۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے تو رجم کیا گیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ مَوْفُوقًا عَلَى جَابِرٍ، وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ يَنْحُو ابْنَ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ: إِنَّ رَجُلًا زَنَى، فَلَمْ يُعْلَمْ بِإِخْصَانِهِ فَجَلَدَ ثُمَّ عَلِمَ بِإِخْصَانِهِ فَرُجِمَ.

۴۴۳۹- جناب ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے بدکاری کی اور معلوم نہ ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے تو اس کو کوڑے

۴۴۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبِزْازُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

۴۴۳۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۲۱۱ عن قتيبة به * ابن جريج عنن.

۴۴۳۹- تخریج: [ضعيف] انظر الحديث السابق، أخرجه البيهقي: ۲۱۷/۸ من حديث أبي داود به.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل
مارے گئے۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے تو اس کو
رجم کیا گیا۔

باب: ۲۴- قبیلہ جہینہ کی عورت کا ذکر جس کو
نبی ﷺ نے سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا

جَابِرٌ: أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَلَمْ يُعْلَمْ
بِأَخْصَانِهِ، فَجُلِدَ ثُمَّ عُلِمَ بِأَخْصَانِهِ فُرْجِمَ.
(المعجم ۲۴) - بَابُ: فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي
أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ
(التحفة ۲۵)

۴۴۴۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ، أَنَّ
هَشَامًا الدَّسْتَوَائِيَّ وَأَبَانَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَانَاهُمُ،
الْمَعْنَى، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ
أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ
امْرَأَةً - قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ: مِنْ جُهَيْنَةَ -
آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ
حُبْلَى، فَذَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلِيًّا لَهَا، فَقَالَ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحْسِنِ إِلَيْهَا»، فَإِذَا
وَضَعَتْ فَجِئْ بِهَا، فَلَمَّا أَنْ وَضَعَتْ جَاءَ
بِهَا، فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا
ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فُرْجِمَتْ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَصَلُّوا
عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُصَلِّي
عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ؟ فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ! لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِّمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ
مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ
أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا».

۴۴۴۰- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں آئی..... ابان کی
روایت میں ہے کہ وہ قبیلہ جہینہ سے تھی..... اس نے کہا
کہ میں نے زنا کیا ہے اور حمل سے ہوں۔ تو رسول اللہ
ﷺ نے اس کے ولی کو طلب کیا اور اس سے فرمایا: ”اس
کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور جب بچے کی ولادت ہو
جائے تو اس (عورت) کو لے آنا۔“ چنانچہ جب بچے کی
ولادت ہو گئی تو وہ اسے لے آیا۔ تو نبی ﷺ نے حکم دیا
اور اس پر اس کے کپڑے سخت کر کے باندھ دیے گئے
پھر آپ نے اس کے متعلق حکم دیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔
پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اس پر نماز (جنازہ)
پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ
اس پر نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟
آپ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے! اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے
اہل مدینہ کے ستر آدمیوں میں تقسیم کر دیں تو انہیں بھی
کافی ہو جائے اور کیا بھلا تم نے اس سے بڑھ کر بھی کوئی
دیکھا ہے کہ اس نے اپنی جان قربان کر دی ہے؟“

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

لَمْ يَقُلْ عَنْ أَبَانٍ: فَشَكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا. ابان سے ”کپڑے سخت کر کے باندھنے“ کی بات مروی نہیں ہے۔

۴۴۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: فَشَكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا يَعْنِي فَشُدَّتْ.

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی شخص کا قاضی اور امام کے روبرو خود اعتراف کرنا کہ اس نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے، بہت بڑی ہمت اور عزیمت کی بات ہے جو اس کے صاحب ایمان ہونے کی دلیل ہے۔ ② عورت اگر زنا سے حاملہ ہو تو وضع حمل بلکہ بچے کے سنبھلنے تک اس کی حد کو مؤخر کر دینا چاہیے۔ ③ عورت کو حد لگانے سے پہلے اس کے کپڑے مضبوطی سے باندھ لینے چاہئیں تاکہ بے پردہ نہ ہو۔ ④ سنگسار شدہ پر نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے، لیکن اگر وہ فق و فجور میں مشہور ہو تو امام اور دیگر اشراف اس میں شریک نہ ہوں تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔



۴۴۴۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ امْرَأَةً يَعْنِي مِنْ غَامِدَ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ فَجَرْتُ فَقَالَ: «ارْجِعِي»، فَرَجَعَتْ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْعَدُوُّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: لَعَلَّكَ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللَّهِ! إِنِّي لَحَبْلِي، فَقَالَ لَهَا: «ارْجِعِي»، فَرَجَعَتْ، فَلَمَّا كَانَ الْعَدُوُّ أَتَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: «ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي»، فَرَجَعَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فَقَالَتْ: هَذَا قَدْ

۴۴۴۲- جناب عبداللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بنو غامد کی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں نے بدکاری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”واپس چلی جا۔“ تو وہ لوٹ گئی۔ پھر جب اگلا دن ہوا تو وہ آپ کے پاس آگئی اور بولی: شاید آپ مجھے اسی طرح لوٹا دینا چاہتے ہیں جس طرح آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کیا تھا۔ اللہ کی قسم! میں حاملہ ہوں (یعنی زنا سے) آپ نے اس سے فرمایا: ”جا واپس چلی جا۔“ تو وہ لوٹ گئی۔ پھر جب اگلا دن ہوا تو وہ پھر آپ کی خدمت میں آگئی تو آپ نے اس سے فرمایا: ”واپس چلی جا حتیٰ کہ تیرے بچے کی ولادت ہو جائے۔“ تو وہ واپس لوٹ گئی۔ جب بچہ پیدا

۴۴۴۱- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وأخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۱۲۹/۲۴ من حديث أبي داود به.
۴۴۴۲- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، ح: ۱۶۹۵ من حديث بشير بن المهاجر به.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

وَلَدَتْهُ، فَقَالَ: «ارْجِعِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَقْطُمِيهِ»، فَجَاءَتْ بِهِ وَقَدْ قَطَمَتْهُ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ يَأْكُلُهُ، فَأَمَرَ بِالصَّبِيِّ فَدْفَعَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَأَمَرَ بِهَا فَحْفِرَ لَهَا، وَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، وَكَانَ خَالِدٌ فِيمَنْ يَرْجُمُهَا فَرَجَمَهَا بِحَجَرٍ فَوَقَعَتْ قَطْرَةً مِنْ دِمِهَا عَلَى وَجْنَتِهِ فَسَبَّهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْلًا يَا خَالِدُ!، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَعُفِرَ لَهُ»، وَأَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا فَدْفِنَتْ.

ہوا تو وہ بچے کو لے کر آگئی اور کہنے لگی: یہ رہا وہ اس کو میں نے جنم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”واپس جا اور اس کو دودھ پلاحتی کہ تو اس کا دودھ چھڑا دے۔“ وہ پھر اسے لے کر آئی جب کہ اس نے اس کا دودھ چھڑا دیا تھا بچے کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جسے وہ کھا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے بچے کے متعلق حکم دیا جو مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے حوالے کر دیا گیا اور آپ نے اس عورت کے متعلق حکم دیا تو اس کے لیے گڑھا کھودا گیا اور حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں تھے جو اسے پتھر مار رہے تھے۔ انہوں نے اس کو ایک پتھر مارا تو اس سے خون کا ایک قطرہ ان کے رخسار پر جا لگا اس کی وجہ سے انہوں نے اس کو برا بھلا کہا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”خالد ذرا ٹھہرو (اس کو برا بھلا مت کہو) قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے اس قدر توبہ کی ہے کہ اگر کوئی ظالم بھتا لینے والا بھی اس قدر توبہ کرتا تو بخش دیا جاتا۔“ اور آپ نے اس کے متعلق حکم دیا چنانچہ اس پر نماز (جنازہ) پڑھی گئی اور پھر اسے دفن بھی کیا گیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① فوائد اور پرکی روایت میں مذکور ہو چکے ہیں۔ مزید یہ کہ جس مسلمان کو حد لگائی جا رہی ہو اس کو برا بھلا کہنا جائز نہیں۔ ② بھتا لینا کبیرہ گناہ اور حرام ہے۔ ③ ولد الزنا بحیثیت انسانی جان کے ایک معصوم جان ہے اس میں اس کا اپنا کوئی قصور و عیب نہیں حکومت اسلامیہ کے ذمے ہے کہ ایسے بچے کے دودھ پلانے پالنے پوسنے اور عمدہ تعلیم و تربیت کا معقول انتظام کرے اور اخراجات برداشت کرے۔ ④ ایسا شخص اپنے نسب کے اعتبار سے اگرچہ عام لوگوں میں عزت نہیں پاتا لیکن اگر کسی طرح منصب امامت (صغریٰ یا کبریٰ) پر آجائے تو اس کے اعمال صحیح اور درست ہوں گے اور اس کی اقتدا بھی صحیح ہوگی۔

۳۷- کتاب الحدود

۴۴۴۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ امْرَأَةً فَحَفَرَ لَهَا إِلَى التَّنْدَةِ.

قال أبو داود: أَفْهَمَنِي رَجُلٌ عَنْ عُثْمَانَ.

قال أبو داود: قال الغساني: جُهَيْنَةُ وَغَامِدُ وَبَارِقُ وَاحِدٌ.

۴۴۴۴- قال أبو داود: حَدَّثْتُ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، زَادَ: ثُمَّ رَمَاهَا بِحَصَاةٍ مِثْلَ الْحِمَصَةِ ثُمَّ قَالَ: «ارْزُمُوا وَاتَّقُوا الْوُجْهَ»، فَلَمَّا طَفِئَتْ أَخْرَجَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ فِي التَّوْبَةِ نَحْوَ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ.

۴۴۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ،

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۴۴۴۳- ابن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک عورت کو رجم کیا تو اس کے لیے سینے تک گڑھا کھودا گیا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے یہ حدیث ایک آدمی نے سچائی۔ (وہ عثمان سے کما حقہ نہیں سمجھ سکے تھے۔)

امام ابوداؤد نے (مزید) کہا کہ غسانی نے کہا کہ جہینہ غامد اور بارق تینوں ایک ہی قبیلے (کے نام) ہیں۔

۴۴۴۴- زکریا بن سلیم نے اپنی سند سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا اور مزید کہا: پھر (نبی ﷺ نے) اسے ایک کنکری ماری جیسے کہ چنا ہوا فرمایا: ”مارو لیکن چہرہ بچاؤ۔“ جب وہ ٹھنڈی ہو گئی تو اس کو گڑھے سے نکالا اور اس پر نماز (جنازہ) پڑھی اور اس کی توبہ میں اس طرح بیان کیا جیسے کہ حضرت بریدہ رحمہ اللہ کی حدیث میں ہے۔ (۴۴۴۴)

۴۴۴۵- سیدنا ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ ایک نے کہا: اے اللہ کے

۴۴۴۳- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۶/۵ عن وكيع به، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۷۲۰۹، وسنده ضعيف * فيه رجل مجهول، والحديث السابق يعني عنه.

۴۴۴۴- [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۲/۵ عن عبد الصمد به، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۷۲۰۹ * شيخ أبي داود مجهول.

۴۴۴۵- أخرجه البخاري، الأيمان والنذور، باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ؟ ح: ۶۶۳۳، ۶۶۳۴ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۸۲۲/۲، ورواه مسلم، ح: ۱۶۹۸ من حديث ابن شهاب الزهري به.



زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

رسول! ہم میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ اور دوسرے نے کہا..... اور وہ اس سے بڑھ کر سمجھدار تھا..... ہاں اے اللہ کے رسول! ہم میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیں اور مجھے اجازت دیں کہ بات کروں۔ آپ نے فرمایا: ”کہو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں نوکر تھا..... عسیف کے معنی ہیں: نوکر، مزدور..... تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے، میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور اپنی ایک لوٹدی نذیدی ہے۔ پھر میں نے اہل علم سے معلوم کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے شہر بدری ہے اور سنگساری اس کی بیوی پر ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ تیری بکریاں اور تیری لوٹدی تجھے واپس ہوں گی۔“ اور اس کے لڑکے کو سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا اور انیس اسلامی کو فرمایا کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائے اگر وہ اعتراف کر لے تو اس کو سنگسار کر دے، چنانچہ اس نے اعتراف کر لیا تو اس نے اس کو سنگسار کر دیا۔

عن أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَقَالَ الْآخَرُ: وَكَانَ أَفْقَهُهُمَا - أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَائْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ، قَالَ: تَكَلَّمْ، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا - وَالْعَسِيفُ: الْأَجِيرُ - فَرَزَنِي بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي، ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي إِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى، أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدُّ إِلَيْكَ»، وَجَلَدَ ابْنَتَهُ مِائَةً وَغَرَبَهُ عَامًا، وَأَمَرَ أَنْ يُنْسَا الْأَسْلِمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةً الْآخَرَ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا، فَاعْتَرَفَتْ فَجَرَمَهَا.

🌞 فوائد و مسائل: ① قاضی کو یہ حق حاصل ہے کہ مقدمے کے فریقین میں سے کسی سے بھی مقدمہ سننے کی ابتدا کر سکتا ہے۔ ② جب کسی ادنیٰ درجے کے مفتی نے فتویٰ دیا ہو تو اس سے بڑھ کر اعلیٰ صاحب علم سے رجوع کر لینا کوئی معیوب نہیں ہے اور پہلے کا فتویٰ دینا بھی کوئی عیب نہیں۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے سب فیصلے اور فرامین کتاب اللہ کی تفسیر ہونے کی بنا پر کتاب اللہ ہی کا حصہ ہیں، بشرطیکہ صحیح سند سے ثابت ہوں۔ ④ ہر ایسی صلح یا بیع جو غیر شرعی اصولوں پر ہوئی ہو، ٹوٹ جاتی ہے اور اس سلسلے میں لیا گیا تاوان بھی واپس کرنا ہوتا ہے۔ ⑤ غیر شادی شدہ زانی پر سو

۳۷- کتاب الحدود زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

کوڑے اور ایک سال شہر بدری ہے۔ ⑤ شادی شدہ زانی پر صرف رجم ہے کوڑے نہیں۔ ⑥ زانی کی جہ سے میاں بیوی کے درمیان فرقت نہیں آ جاتی۔ ⑧ حاکم یا قاضی کا نائب حدود کی تحفید کر سکتا ہے۔ (خطابی)

(المعجم ۲۵) - بَابُ: فِي رَجْمِ
الْيَهُودِيِّينَ (التحفة ۲۶)

باب: ۲۵- دو یہودیوں کے سنگسار
کیے جانے کا قصہ

۴۴۴۶- سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتایا کہ ہمارے ایک مرد اور عورت نے بدکاری کی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ”تم لوگ زنا کے سلسلے میں تورات میں کیا پاتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ہم انہیں بے عزت کرتے ہیں اور انہیں کوڑے مارے جاتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ بلاشبہ اس میں رجم کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ تورات لے آئے اور اسے کھولا تو ان میں سے ایک نے اپنا ہاتھ رجم والی آیت پر رکھ لیا پھر اس کے آگے پیچھے سے پڑھنے لگا۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اپنا ہاتھ اٹھا۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس میں رجم والی آیت موجود تھی۔ تو وہ بولے: سچ ہے اے محمد! (ﷺ) اس میں رجم کی آیت موجود ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا اور انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس مرد کو دیکھا کہ وہ اس عورت کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھکتا تھا۔

۴۴۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأْنِ الزَّانِي؟» قَالُوا: نَفْضُحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، فَأَتَوْا بِالتَّوْرَةِ فَنَشَرُوهَا، فَجَعَلَ أَحَدُهُمْ يَدُهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْزُقْ يَدَكَ، فَرَفَعَهَا، فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَخْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَ الْحِجَارَةَ.



۴۴۴۶- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب أحكام أهل الذمة وإحصانهم إذا زنوا، ورفعوا إلى الإمام، ج: ۶۸، ۱، ومسلم، الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنى، ج: ۱۶۹۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۸۱۹/۲.

۳۱- کتاب الحدود۔ زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① شرعی احکام کو باطل کرنا یا انہیں چھپانا یہودیوں کی صفت ہے۔ ② اہل کتاب اور دیگر کفار کے نکاح قابل اعتبار اور صحیح ہوتے ہیں ورنہ انہیں شادی شدہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ ③ رجم کا حکم سابقہ ملت موسوی میں بھی رائج تھا مگر بعد کے لوگوں نے اسے معطل کر چھوڑا تھا۔ ④ جس کو سنگسار کیا جانا ہو اس کو باندھنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ (خطابی)

۴۴۴۷- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک یہودی کو لے کر گزرے اس کا چہرہ کالا کیا ہوا تھا اور وہ اسے گھما پھر رہے تھے۔ تو آپ نے انہیں قسمیں دے کر ان سے پوچھا: ”تمہاری کتاب میں زانی کی حد کیا ہے؟“ انہوں نے یہ بات اپنے ایک آدمی کی طرف تحویل کر دی۔ تو نبی ﷺ نے اس کو قسم دے کر پوچھا: ”تمہاری کتاب میں زانی کی حد کیا ہے؟“ اس نے کہا: سنگسار کرنا، لیکن جب ہمارے شرفاء میں زنا کاری عام ہو گئی تو ہم نے نامناسب جانا کہ شریف (صاحب حیثیت) کو چھوڑ دیا جائے اور گھٹیا (غریب) پر حد قائم کی جائے، سو ہم نے اس کو ترک کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر فرمایا: ”اے اللہ! میں وہ پہلا شخص ہوں جو تیری کتاب کے اس حکم کو زندہ کر رہا ہوں جسے انہوں نے مردہ کر چھوڑا تھا۔“

🌞 فائدہ: کسی مردہ سنت کو زندہ کرنا اور اس پر عمل کرنا کرنا بہت بڑی عزیمت کا کام ہے۔ اور اس کی فضیلت میں

وارد ہے کہ بعد میں اس پر عمل کرنے والے سب لوگوں کے ثواب کے برابر اس پہلے آدمی کو ثواب ملتا ہے۔ (صحیح مسلم، الزکاة: حدیث: ۱۰۱۷)

۴۴۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے

۴۴۴۷- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنا، ح: ۱۷۰۰ من حديث الأعمش به.

۴۴۴۸- تخریج: أخرجه مسلم من حديث أبي معاوية الضرير به، وانظر الحديث السابق.

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ
اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مَرَّ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَهُودِيٌّ مُحْتَمٍ
مَجْلُودٌ، فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: «هَكَذَا تَجِدُونَ
حَدَّ الزَّانِي؟» قَالُوا: نَعَمْ، فَدَعَا رَجُلًا مِنْ
عُلَمَائِهِمْ قَالَ لَهُ: «نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ
التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى، أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ
الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟» فَقَالَ: اللَّهُمَّ! لَا،
وَلَوْ لَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبِرْكَ، نَجِدُ
حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِنَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي
أَسْرَافِنَا، فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الرَّجُلَ الشَّرِيفَ
تَرْكُنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقْمَنَّا عَلَيْهِ
الْحَدَّ فَقُلْنَا: تَعَالَوْا فَتَجْتَمِعْ عَلَى شَيْءٍ
نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ، فَاجْتَمَعْنَا
عَلَى التَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ وَتَرَكْنَا الرَّجْمَ،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ
أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ»، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ،
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَتْلُوهَا الرُّسُلُ لَا
يَعْزُوكَ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ فِي الْكُفْرِ﴾ -
إِلَى قَوْلِهِ - ﴿يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا
فَحَدُّهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَأَحْذَرُوا﴾ - إِلَى قَوْلِهِ
- ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ
الْكَافِرُونَ﴾ - فِي الْيَهُودِ، إِلَى قَوْلِهِ -
﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ
الظَّالِمُونَ﴾ - فِي الْيَهُودِ، إِلَى قَوْلِهِ -

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک ایسے یہودی کا
گزر ہوا جس کا منہ کالا کیا ہوا تھا اور اس کو مارا بھی جا رہا
تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور پوچھا: ”کیا تم زانی کی
حد ایسے ہی پاتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے
ان کے ایک عالم کو بلایا اور اس سے فرمایا: ”میں تجھے اس
اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ
پر تورات نازل کی! کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی حد
ایسے ہی پاتے ہو؟“ اس نے کہا: یا اللہ! نہیں۔ اگر آپ
نے مجھے یہ قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ ہم اپنی
کتاب میں زانی کی حد رجم ہی پاتے ہیں، لیکن ہمارے
شرفاء میں یہ زنا بہت بڑھ گیا تو ہم جب کسی شریف
(باثر شخص) کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے تھے اور اگر کمزور کو
پکڑتے تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ پھر ہم نے کہا: آؤ
کسی ایسی بات پر متفق ہو جائیں جو ہم شریف اور کمزور
سب پر نافذ کر سکیں۔ چنانچہ ہم منہ کالا کرنے اور دھول
دھپے پر متفق ہو گئے اور رجم کرنا چھوڑ دیا، تو رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں وہ پہلا آدمی ہوں جو
تیرے حکم کو زندہ کر رہا ہوں جبکہ انہوں نے اس کو مردہ کر
چھوڑا تھا۔“ پھر آپ نے اس زانی کے متعلق حکم دیا تو
اسے رجم کر دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے (سورۃ مائدہ کی)
آیات (۳۱...۳۲...۳۳) نازل فرمائیں۔ (ترجمہ) ”اے
رسول! جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں آپ ان کے
بارے میں غم نہ کریں..... تا..... وہ کہتے ہیں کہ اگر تم کو
یہ حکم ملے (کوڑے مارنے کا) تو قبول کر لینا۔ اگر یہ نہ
ملے تو اس سے دور رہنا..... تا..... اور جو اللہ کے نازل

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

کرہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہ کافر ہیں..... یہ یہودیوں کے بارے میں ہے..... تا..... اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہ ظالم ہیں۔ یہ یہودیوں کے بارے میں ہے..... تا..... اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہ فاسق ہیں.....“

یہ سب آیات کفار کے متعلق ہیں۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَٰسِقُونَ﴾ [المائدة: ۴۱-۴۷].

قال: هي في الكفار كلها، يعني هذه الآية.

فائدہ: اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق عمل اور فیصلہ نہ کرنا اور صلاحیت ہوتے ہوئے معاشرے میں اس کی تنفیذ نہ کرنا کفر ہے، ظلم ہے اور فسق ہے۔

۴۴۴۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت آئی اور وہ رسول اللہ ﷺ کو وادی ثقف میں بلا لے گئے۔ تو آپ ان کے پاس ایک گھر میں گئے جو ان کا مدرسہ تھا۔ انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! ہم میں سے ایک آدمی نے ایک عورت سے زنا کیا ہے سو آپ ان میں فیصلہ کر دیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک تکیہ رکھ دیا آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: ”تورات لے آؤ۔“ تو اسے لے آیا گیا۔ آپ نے تکیہ اپنے نیچے سے نکالا اور تورات کو اس پر رکھا۔ پھر فرمایا: ”میں تجھ پر ایمان لایا ہوں اور اس ذات پر بھی جس نے تجھے اتارا ہے۔“ پھر فرمایا: ”اپنا بڑا عالم لے آؤ۔“ تو ایک نوجوان کو لے آیا گیا۔ پھر رجم کا قصہ بیان کیا جیسے کہ مالک عن نافع کی حدیث (۴۴۴۶) میں بیان ہوا ہے۔

۴۴۴۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّ رَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَتَى نَفَرٌ مِنْ يَهُودٍ، فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْثَفِّ، فَأَتَاهُمْ فِي بَيْتِ الْمَدْرَاسِ، فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ رَجُلًا مِمَّنَّا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَحْكُمْ بَيْنَهُمْ، فَوَضَعُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «اِئْتُونِي بِالتَّوْرَةِ»، فَأُتِيَ بِهَا، فَتَرَخَ الْوَسَادَةَ مِنْ تَحْتِهَا وَوَضَعَ التَّوْرَةَ عَلَيْهَا، وَقَالَ: «آمَنْتُ بِكَ وَبِمَنْ أُنْزَلَكَ»، ثُمَّ قَالَ: «اِئْتُونِي بِأَعْلَمِكُمْ»، فَأُتِيَ بِفَتَى شَابٍّ، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ الرَّجْمِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① سابقہ کتب تورات، زبور، انجیل میں اگرچہ تحریف ہو چکی ہے مگر بالا جمال ان کے مُنَزَّل مَن

اللہ ہونے پر ہمارا ایمان ہے۔ ② اور ان کا ادب و احترام بھی واجب ہے۔ اور بے حرمتی کرنا حرام ہے۔

۴۴۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى:

۳۳۵۰- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور یہ عمر

کی روایت ہے اور زیادہ کامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ

یہودیوں میں ایک مرد اور عورت نے زنا کیا تو ان میں

سے بعض نے بعض سے کہا: چلو اس نبی کے پاس چلتے

ہیں، بیشک یہ نبی ہے جو نرمی اور تخفیف کے ساتھ مبعوث

ہوا ہے۔ اگر اس نے رجم کے علاوہ کوئی اور فتویٰ دیا تو ہم

اسے قبول کر لیں گے اور اس کو اللہ کے ہاں دلیل بنا لیں

گے۔ ہم کہیں گے کہ یہ تیرے ایک نبی کا فتویٰ تھا۔

چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ مسجد میں اپنے

صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ کہنے لگے: اے ابوالقاسم!

آپ کی ایسے مرد اور عورت کے بارے میں کیا رائے ہے

جنہوں نے زنا کیا ہو؟ آپ ﷺ نے ان سے کوئی بات

نہ کی حتیٰ کہ آپ ان کے اس گھر میں آئے جس میں ان کا

مدرسہ تھا۔ آپ دروازے پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

”میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ

ﷺ پر تورات نازل کی ہے تم لوگ شادی شدہ زانی کے

متعلق تورات میں کیا پاتے ہو؟“ انہوں نے کہا کہ منہ

کالا کیا جائے گدھے پر الٹا کر کے بٹھایا جائے اور مارا

پیٹا جائے..... ”التَّجْبِيْہ“ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں زنا

کاروں کو گدھے پر یوں بٹھایا جائے کہ ان کی پشت ایک

دوسرے کی طرف ہو اور انہیں پھرایا جائے..... اور ایک

نوجوان ان میں خاموش رہا۔ جب نبی ﷺ نے اس کو

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مَزَيْنَةَ ح:

وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْسَةُ:

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ:

سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مَزَيْنَةَ يَمِّنُ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ

وَيَعِيهِ، ثُمَّ اتَّفَقَا: وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَهَذَا

حَدِيثٌ مَعْمَرٍ وَهُوَ أَتَمُّ - قَالَ: زَنَى رَجُلٌ

مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةً، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ:

اذهَبُوا بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُ نَبِيٌّ بُعِثَ

بِالتَّخْفِيفِ، فَإِنْ أَفْتَانَا بِفُتْيَا دُونَ الرَّجْمِ

قَلْنَاهَا وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللَّهِ، قُلْنَا: فُتْيَا

نَبِيِّ مِنْ أَنْبِيَائِكَ قَالَ: فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ

جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالُوا:

يَا أَبَا الْقَاسِمِ! مَا تَرَى فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ

زَنَيَا، فَلَمْ يُكَلِّمَهُمْ كَلِمَةً حَتَّى أَتَى بَيْتَ

مِذْرَاسِهِمْ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ:

«أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى

مُوسَى، مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ عَلَى مَنْ

زَنَى إِذَا أُحْصِنَ؟» قَالُوا: يُحَمَّمُ وَيُجَبَّهُ

وَيُجْلَدُ، - وَالتَّجْبِيْہُ: أَنْ يُحْمَلَ الرَّائِيَانِ

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

خاموش دیکھا تو آپ نے اس کو بڑی سخت قسم دی۔ تو اس نے کہا: اے اللہ.....! جب آپ نے ہمیں قسم دے دی ہے تو (حقیقت یہ ہے کہ) ہم تورات میں رجم ہی پاتے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس بات کی ابتدا کیسے ہوئی کہ تم لوگوں نے اللہ کے حکم میں رخصت اپنا لی؟“ اس نے کہا کہ ہمارے ایک بادشاہ کے قریبی نے زنا کیا تو اس نے رجم کو اس سے ٹال دیا۔ پھر ایک دوسرے قبیلے میں کسی نے زنا کیا تو اس نے اس کو رجم کرنا چاہا۔ تو اس کی قوم اس کے آڑے آگئی اور کہنے لگی کہ جب تک تم اپنا آدمی نہ لاؤ اور اسے رجم نہ کر دو ہمارے آدمی کو رجم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے آپس میں اس سزا پر اتفاق کر لیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں تورات کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں، چنانچہ آپ نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔“



زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ سورہ مائدہ کی آیت: ۳۳ ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَ نُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا﴾ انہیں کے سلسلے میں اتری تھی۔ اور نبی ﷺ انہی میں سے تھے۔ (جو اللہ کے حکم بردار اور ہدایت و نور کے مطابق فیصلہ کرنے والے تھے۔)

۴۴۵۱- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا جو شادی شدہ تھے..... اور یہ ان دونوں کی بات ہے جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لے آئے تھے..... اور ان یہودیوں میں تورات

عَلَى حِمَارٍ وَيُقَابِلُ أَقْفَيْتَهُمَا وَيُطَافُ بِهِمَا - قَالَ: وَسَكَتَ شَابٌّ مِنْهُمْ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ سَكَتَ أَلْطَفَ بِهِ النَّشْدَةَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ! إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَةِ الرَّجْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَمَا أَوَّلُ مَا ارْتَحَضْتُمْ أَمْرَ اللَّهِ؟» قَالَ: زَنَى ذُو قَرَابَةِ مِنْ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِنَا فَأَخْرَجَهُ الرَّجْمُ، ثُمَّ زَنَى رَجُلٌ فِي أُسْرَةٍ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ رَجْمَهُ، فَحَالَ قَوْمُهُ ذُونَهُ وَقَالُوا: لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتَّى تَجِيءَ بِصَاحِبِكَ فَتَرْجِمَهُ، فَأَصْلَحُوا عَلَى هَذِهِ الْعُقُوبَةِ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فإِنِّي أَحْكُمُ بِمَا فِي التَّوْرَةِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا».

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَبَلَّغْنَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَ نُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا﴾ [المائدة: ۴۴] كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهُمْ.

۴۴۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ

کے مطابق (زانیوں پر) رجم فرض تھا، مگر انہوں نے اسے چھوڑ کر انہیں ذلیل و رسوا کرنا اختیار کر لیا تھا کہ اسے تار کو لگی رسی سے سو بار مارا جائے اور گدھے پر پھیلی جانب منہ کر کے بٹھایا جائے۔ تو ان کے کئی علماء اکٹھے ہوئے اور انہوں نے دوسرے کچھ لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا کہ آپ سے زانی کی حد کے متعلق پوچھیں اور حدیث بیان کی۔ اس میں کہا کہ..... چونکہ وہ اہل یہود آپ کے دین پر نہ تھے کہ آپ ان کا فیصلہ کرتے اس لیے آپ کو اس میں اختیار دیا گیا، فرمایا: ﴿فَإِنْ جَاءَوكَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ ”اگر وہ آپ کے پاس آ جائیں تو ان میں فیصلہ کریں یا اعراض کر جائیں۔“

يُحَدِّثُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: زَنَى رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَقَدْ أَحْصَيْنَا - حِينَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ - وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ مَكْتُوبًا عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرَةِ، فَتَرَكُوهُ وَأَخَذُوا بِالتَّجْبِيهِ يُضْرَبُ مِائَةً بِحَبْلِ مَطْلَبِي بَقَارٍ، وَيُحْمَلُ عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ مِمَّا يَلِي دُبُرَ الْحِمَارِ، فَاجْتَمَعَ أَحْبَابٌ مِنْ أَحْبَابِهِمْ، فَبَعَثُوا قَوْمًا آخَرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: سَلُوهُ عَنْ حَدِّ الزَّانِي - وَسَاقِ الْحَدِيثِ، قَالَ فِيهِ: قَالَ: وَلَمْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ دِينِهِ - فَيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ، فَخِيرَ فِي ذَلِكَ قَالَ: ﴿فَإِنْ جَاءَوكَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾.

۴۴۵۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر آئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے دو بڑے عالموں کو لے آؤ۔“ پس وہ صوریہ کے دو بیٹوں کو لے آئے آپ نے انہیں قسم دے کر پوچھا کہ تم ان کے بارے میں تورات میں کیا پاتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: تورات میں ہم یہ پاتے ہیں کہ جب چار آدمی گواہی دے دیں کہ انہوں نے مرد کے ذکر کو عورت کی فرج میں ایسے دیکھا ہے جیسے سرے دانی میں سلائی ہوتی ہے تو انہیں رجم کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: ”تو تمہیں ان کو

۴۴۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: مُجَالِدٌ أَخْبَرَنَا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَتِ الْيَهُودُ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَنِيًّا، قَالَ: «إِثْنُونِي بِأَعْلَمَ رَجُلَيْنِ مِنْكُمْ»، فَاتَوَّه بَابَنِي صُورِيَا، فَتَشَدَّهُمَا كَيْفَ تَجِدَانِ أَمْرَ هَذَيْنِ فِي التَّوْرَةِ؟ قَالَا: نَجِدُ فِي التَّوْرَةِ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ، أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمَكْحُولَةِ رُجْمًا. قَالَ: «فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ

۴۴۵۲- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الأحكام، باب شهادة أهل الكتاب بعضهم على بعض، ح: ۲۳۷۴ من حديث مجالد بن سعيد به، وهو ضعيف تقدم، ح: ۲۸۵۱.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

رجم کرنے میں کیا مانع ہے؟“ انہوں نے کہا: ہماری اپنی حکومت تو نہیں ہے اس لیے قتل کرنا ہمیں برا لگتا ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے گواہ طلب کیے تو وہ چار گواہ لے کر آئے۔ انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے مرد کے ذکر کو عورت کی فرج میں ایسے دیکھا ہے جیسے سرے دانی میں سلائی ہو، تو نبی ﷺ نے ان کو رجم کرنے کا حکم دیا۔

تَرَجُمُوهُمَا؟ قَالَ: ذَهَبَ سُلْطَانُنَا، فَكَرِهْنَا الْقَتْلَ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشُّهُودِ فَجَاءُوا بِأَرْبَعَةٍ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمُكْحَلَةِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِهِمَا.

☀ فائدہ: اہل کتاب اور دیگر غیر مسلموں کی آپس میں گواہیاں معتبر ہوتی ہیں۔

۴۴۵۳- ابراہیم اور شععی نے نبی ﷺ سے اس کی مانند روایت کیا۔ مگر اس میں گواہوں کو طلب کرنے اور ان کے گواہی دینے کا بیان نہیں ہے۔

۴۴۵۳- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكُرْ: فَدَعَا بِالشُّهُودِ فَشَهِدُوا.

۴۴۵۴- ابن شبرمہ نے شععی سے اس کی مانند روایت کیا۔

۴۴۵۴- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ ابْنِ شُبْرَمَةَ، عَنْ الشَّعْبِيِّ بِنَحْوِ مِثْلِهِ.

۴۴۵۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہودیوں کے ایک مرد اور عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا رجم کروایا تھا۔

۴۴۵۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُصْصِصِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: [حَدَّثَنَا] ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةً زَنِيًّا.

☀ فائدہ: یہودی مرد و عورت کے بارے میں جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا مذکورہ روایات میں بعض میں تو یہ بیان ہوا ہے کہ ان کی سزا کی بابت انہوں نے آکر پہلے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور بعض میں ہے کہ انہوں نے انہیں اپنی طرف سے مقرر کردہ سزا دی اور سزا کے دوران میں ان کا گزر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے

۴۴۵۳- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي ۲۳۱/۸ من حديث أبي داود به، والسند مرسل.

۴۴۵۴- تخريج: [ضعيف] انظر الحديث السابق، أخرجه البيهقي ۲۳۱/۸ من حديث أبي داود به.

۴۴۵۵- تخريج: أخرجه مسلم، الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنا، ج: ۱۷۰۱ من حديث حجاج بن محمد به.

۳۷- کتاب الحدود - محرم عورت سے زنا کرنے سے متعلق احکام و مسائل

ان سے زنا کاری کی سزا پوچھی۔ اس کی توجیہ میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ یا تو الگ الگ دو واقعے ہیں یا پہلے انہوں نے اپنے طور پر فوری سزا دے لی اور پھر بعد میں سوال جواب ہوئے جب ان کا گزر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوا۔ واللہ اعلم۔ (عون المعبود)

(المعجم ۲۶) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَزْنِي
بِحَرِيمِهِ (التحفة ۲۷)

باب: ۲۶- جو کوئی اپنی کسی محرم عورت سے زنا کرے؟

۴۴۵۶- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں اپنے گم شدہ اونٹ ڈھونڈ رہا تھا کہ اونٹ سواروں یا گھوڑ سواروں کا ایک قافلہ آیا ان کے ساتھ جھنڈا تھا۔ چونکہ مجھے نبی ﷺ کے ہاں ایک مقام حاصل تھا اس وجہ سے اعرابی لوگ میرے ارد گرد پھرنے لگے۔ پھر وہ ایک قبہ پر آئے وہاں سے انہوں نے ایک مرد کو نکالا اور اس کی گردن اڑادی۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ نکاح کیا ہے۔

۴۴۵۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَطُوفُ عَلَى إِبِلٍ لِي ضَلَّتْ، إِذْ أَقْبَلَ رَكْبٌ أَوْ فَوَارِسٌ مَعَهُمْ لَوَاءٌ فَجَعَلَ الْأَعْرَابُ يُطِيفُونَ بِي؛ لِمَنْزِلَتِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذَا أَتَوْا قُبَّةً فَاسْتَخَرُجُوا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوا عُنُقَهُ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَذَكَرُوا: أَنَّهُ أُغْرَسَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ.

🌞 فائدہ: باپ کی منکوحہ بیٹی کے لیے ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔ سورۃ النساء: آیت ۲۲ میں بالصراحت وارد ہے: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ اور اس جرم کی سزا قتل ہے۔

۴۴۵۷- جناب یزید بن براء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے اپنے چچا سے ملا جب کہ ان کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی کے

۴۴۵۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قُسَيْطٍ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةً، فَقُلْتُ لَهُ: أَبْنَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ:

۴۴۵۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۲۳۷/۸ من حديث أبي داود به .

۴۴۵۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، النكاح، باب نكاح ما نكح الآباء، ح: ۳۳۳۴ من حديث عبيد الله بن عمرو به، وصححه ابن الجارود، ح: ۶۸۱، ورواه الترمذي، ح: ۱۳۶۲، وابن ماجه، ح: ۲۶۰۷، وله طرق عند ابن حبان، ح: ۵۱۶، والحاكم: ۱۹۱/۲ وغيرهما .

بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے سے متعلق احکام و مسائل

بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً أَبِيهِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَأَخْذَ مَالَهُ. کی گردن مار دوں اور اس کا مال لے لوں۔

🌞 فائدہ: جس نے جانتے بوجھتے بغیر کسی اشتباہ کے اپنی کسی محرم سے نکاح کیا ہو یا بدکاری کی ہو تو اس کی حد قتل ہے۔

باب: ۲۷- جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی

سے زنا کرے

(المعجم ۲۷) - بَابُ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي

بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ (التحفة ۲۸)

۴۴۵۸- حبیب بن سالم سے روایت ہے کہ ایک شخص جس کا نام عبدالرحمن بن حنین تھا اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ ملوث ہو گیا۔ اس کا مقدمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا جبکہ وہ کوفہ کے امیر تھے۔ تو انہوں نے کہا: میں تیرے بارے میں رسول اللہ ﷺ والا فیصلہ کروں گا۔ اگر اس (عورت) نے اس لونڈی کو تیرے لیے حلال کر دیا تو میں تجھے سو کوڑے ماروں گا۔ اگر وہ حلال نہ کرے تو پتھروں سے سنگسار کروں گا۔ چنانچہ اس عورت نے اسے اس کے لیے حلال کر دیا۔ تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے مارے۔

جناب قتادہ نے کہا: میں نے حبیب بن سالم کو لکھا تو انہوں نے مجھے یہ روایت لکھ بھیجی۔

۴۴۵۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْقُطَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ: أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُنَيْنٍ، وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، فَرَفَعَ إِلَى النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ وَهُوَ أَمِيرُ عَلَى الْكُوفَةِ، فَقَالَ: لَا قُضِيَنَّ فِيكَ بِقُضِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ مِائَةً، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ، فَوَجَدُوهُ قَدْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجَلَدَهُ مِائَةً.

قَالَ قَتَادَةُ: كَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهَذَا.

۴۴۵۹- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ: ”جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ ملوث ہو جائے تو اگر بیوی نے اسے اس کے لیے حلال

۴۴۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْقُطَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ

۴۴۵۸- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، النكاح، باب إحلال الفرج، ح: ۳۳۶۳ من حديث أبان بن العطار به، وأعله الترمذي، ح: ۱۴۵۲، وللحديث شواهد، والرواية عن الكتاب صحيحة ما لم يثبت الجرح القادح في السند.

۴۴۵۹- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، ح: ۳۳۶۲ عن محمد بن بشار به، وانظر الحديث السابق.

۳۷- کتاب الحدود

بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے سے متعلق احکام و مسائل
کر دیا ہو تو اس (شوہر) کو سو کوڑے مارے جائیں اور
اگر حلال نہ کرے تو میں اسے رجم کروں گا۔“

سَالِم، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ: «إِنْ
كَانَتْ أَحْلَتْهَا لَهُ جُلْدَ مِائَةٍ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ
أَحْلَتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ».

۴۳۶۰- حضرت سلمہ بن محقق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے ملوث ہو گیا ہو اس
سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ اگر اس
شوہر نے لونڈی کو مجبور کیا ہو تو وہ لونڈی آزاد ہوگی اور
اس (شوہر) پر لازم ہوگا کہ اس کی مالکہ کو اسی جیسی لونڈی
مہیا کرے۔ اور اگر لونڈی از خود راضی تھی تو یہ اسی (شوہر)
کی ہوئی اور شوہر پر لازم ہوگا کہ اس کی مالکہ کو اسی جیسی
لونڈی لا کر دے۔

۴۴۶۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ
قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ
حُرَيْثٍ، عَنْ سَلَمَةَ بِنِ الْمُحَبِّقِ: أَنَّ رَسُولَ
الله ﷺ قَضَى فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ
امْرَأَتِهِ، إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ
وَعَلَيْهِ لِسِيدَتِهَا مِثْلُهَا، وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ
فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسِيدَتِهَا مِثْلُهَا.

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یونس بن عبید عمرو بن
دینار منصور بن زاذان اور سلام نے حسن بصری سے یہ
حدیث مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کی ہے۔
یونس اور منصور نے اپنی سند میں قبیسہ (بن حریث) کا
ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ
وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ
وَسَلَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ،
لَمْ يَذْكُرْ يُونُسُ وَمَنْصُورٌ: قَبِيصَةَ.

۴۳۶۱- حضرت سلمہ بن محقق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے
مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا۔ مگر یوں کہا کہ اگر
لونڈی راضی تھی تو یہ اس شوہر کی ہوئی اور اس کی قیمت
کے برابر مال اس کی مالکہ کو دینا ہوگا۔

۴۴۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ
الدَّرَهَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ،
عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَلَمَةَ بِنِ
الْمُحَبِّقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ:

۴۴۶۰- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، النكاح، باب إحلال الفرج، ح: ۳۳۶۵ من حديث عبد الرزاق به *
والحسن صرح بالسماع عند البيهقي: ۲۴۰ / ۸.

۴۴۶۱- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه النسائي، النكاح، باب إحلال الفرج، ح: ۳۳۶۶ من
حديث سعيد بن أبي عروبة، وابن ماجه، ح: ۲۵۵۲ من حديث الحسن البصري به.



لواطت کی سزا سے متعلق احکام و مسائل

۳۷- کتاب الحدود

وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ
لَسِيْدَتِهَا.

🌞 فائدہ: بیوی کی مملوکہ لوٹری سے زنا کے بارے میں صحابہ کے اقوال مختلف ہیں۔ شیخ شوکانی رحمہ اللہ نے سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو ترجیح دی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بیوی کی ملکیت میں شوہر کے تصرف کی وجہ سے ایک شبہ موجود ہے اس لیے رجم نہ کیا جائے۔ واللہ اعلم۔ (عون)

(المعجم ۲۸) - بَابُ: فِيمَنْ عَمِلَ عَمَلٌ
قَوْمِ لُوطٍ (التحفة ۲۹)

۴۳۶۲- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے تم پاؤ کہ وہ قوم لوط کا سا
عمل کرتے ہیں تو فاعل اور مفعول (دونوں) کو قتل کر دو۔“

405

۴۴۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ
عَلِيٍّ الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرَمَةَ،
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ
فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ».

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن بلال نے
بواسطہ عمرو بن ابو عمرو اسی کی مانند روایت کیا۔ اور عباد بن
منصور نے بواسطہ عکرمہ حضرت ابن عباس سے مرفوعاً
روایت کیا۔ نیز ابن جریر نے بسند ابراہیم عن داود بن
حصین عن عکرمہ عن ابن عباس مرفوعاً روایت کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مِثْلَهُ، وَرَوَاهُ
عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ، وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ
عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ.

۴۳۶۳- جناب سعید بن جبیر اور مجاہد سیدنا ابن عباس

۴۴۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

۴۴۶۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء في حد اللوطي، ح: ۱۴۵۶، وابن
ماجه، ح: ۲۵۶۱ من حديث عبد العزيز الدراوردي به، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۲۰، والحاكم: ۳۵۵/۴،
ووافقه الذهبي، وأورده الضياء في المختارة: ۱۲/۲۰۴-۲۰۶ وح: ۲۲۰-۲۲۳.

۴۴۶۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۲۳۲/۸ من حديث أبي داود به، * حديث عاصم يأتي،
برقم: ۴۴۶۵.

۳۷- کتاب الحدود

چوپائے سے بد فعلی سے متعلق احکام و مسائل

ہجرت سے روایت کرتے ہیں کہ کنوارا اگر قوم لوط کا سا کام کرتا پایا جائے تو اسے سنگسار کیا جائے۔

رَأْهُوِيَه: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ حُثَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدًا يُحَدِّثَانِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي الْبَكْرِ يُوجَدُ عَلَى اللَّوْطِيَّةِ؟ قَالَ: يُوجَدُ.

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عاصم (بن ابی الجود) کی حدیث (جو آگے آرہی ہے۔ ۴۳۶۵) عمرو بن ابی عمرو کی حدیث (۴۳۶۳) کو ضعیف کرتی ہے۔

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعَّفُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرِو.]

🌞 فائدہ: خلاف وضع فطری عمل کرنے پر مذکورہ بالا روایات کی روشنی میں دونوں ہی طرح کے فتوے دیے جاتے ہیں۔

باب: ۲۹- جو کوئی چوپائے سے بد فعلی کا مرتکب ہو؟

(المعجم ۲۹) - بَابُ: فِيمَنْ أَتَى بِهِيمَةً (التحفة ۳۰)

۴۳۶۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی کسی چوپائے سے بد فعلی کرے اس شخص کو قتل کر دو اور اس کے ساتھ اس چوپائے کو بھی مار ڈالو۔“ (عکرمہ کہتے ہیں) میں نے ان (ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے کہا کہ چوپائے کے قتل کی وجہ کیا ہے؟ کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے مکروہ جانا کہ اس کا گوشت کھایا جائے جبکہ اس کے ساتھ ایسا کام کیا گیا ہے۔

۴۴۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرِو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى بِهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ». قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ؟ قَالَ: مَا أَرَاهُ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا، وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ.

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ روایت قوی نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَيْسَ هَذَا بِالْقَوِيِّ.

۴۳۶۵- ابوزین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

۴۴۶۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَنَّ

۴۴۶۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ما جاء فيمن يقع على البهيمه، ح: ۱۴۵۵، وابن

ماجه، ح: ۲۵۶۴ من حديث عبدالعزيز الدراوردي به.

۴۴۶۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، ح: ۱۴۵۵ معلقاً من حديث عاصم بن بهدلة به، وأعله النسائي



مرد کے زنا کے اقرار اور عورت کے انکار سے متعلق احکام و مسائل
کرتے ہیں کہ جو شخص چوپائے سے بدفعی کرے اس پر
حد نہیں ہے۔

شَرِيكَمَا وَأَبَا الْأَخْوَصِ وَأَبَا بَكْرٍ بَنَ عَيَّاشٍ
حَدَّثُوهُمْ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الَّذِي يَأْتِي
الْبَهِيمَةَ حَدٌّ.

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عطاء نے بھی ایسے ہی
کہا ہے۔ حکم کہتے ہیں کہ اس کو کوڑے لگائے جائیں مگر
اس تعداد میں کہ حد کو نہ پہنچیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا قَالَ عَطَاءٌ، وَقَالَ
الْحَكَمُ: أَرَى أَنْ يُجْلَدَ وَلَا يُبْلَغَ بِهِ الْحَدُّ.

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایسا آدمی زانی کی
مانند ہے۔

وَقَالَ الْحَسَنُ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي.

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عاصم کی حدیث عمرو بن
ابو عمرو کی روایت (۴۳۶۴) کو ضعیف کرتی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعَّفُ
حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو.

☀ فائدہ: مندرجہ بالا بدفعی کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے۔ قائل کو حد یا تعزیر دونوں طرح کے فتوے فقہاء سے مروی
ہیں۔ اور جانور کے متعلق یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

باب: ۳۰- جب مرد زنا کا اقرار کرے مگر عورت
انکار کرے.....؟

(المعجم ۳۰) - بَابُ: إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ
بِالزَّانَا وَلَمْ تُقَرِّ الْمَرْأَةُ (التحفة ۳۱)

۴۳۶۶- حضرت سہل بن سعد رحمہ اللہ سے روایت ہے
ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اس نے ایک
عورت کے ساتھ زنا کرنے کا اقرار کیا۔ اس نے آپ
کے سامنے اس عورت کا نام بھی لیا تو رسول اللہ ﷺ نے
اس عورت کو بلوایا اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا

۴۴۶۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ
ابْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا أَنَاهُ فَأَقَرَّ
عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاها لَهُ، فَبَعَثَ

❖ في الكبرى، ح: ۷۳۴۱ بعله غير قاذحة، وهذا الأثر لا يضعف الحديث المتقدم باللفظين: ۴۴۶۲، ۴۴۶۴ لأنه
محمول على من لم يحصن، والحديث محمول على من أحصن، والله أعلم.

۴۴۶۶- [تخریج: صحیح] تقدم، ح: ۴۴۳۷، وأخرجه أحمد: ۳۳۹/۵ من حديث أبي حازم،
والبيهقي: ۲۲۸/۶ من حديث أبي داود به.

۳۷- کتاب الحدود مرد کے زنا کے اقرار اور عورت کے انکار سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَأَنْكَرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنْتٌ، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا.

🌞 فائدہ: امام مالک اور امام شافعی رحمہما اس حدیث کی روشنی میں کسی معین عورت سے زنا کا اقرار کرنے والے کو حد لگانے کا حکم دیتے ہیں جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حد قذف کے قائل ہیں۔

۴۴۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَاضٍ الْأَبْنَوِيِّ عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَقْرَأَهُ، أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ، أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا، ثُمَّ سَأَلَهُ النَّبِيَّ عَلَى الْمَرْأَةِ؛ فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفَرِيَّةِ ثَمَانِينَ.

۴۴۶۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بکر بن لیث کا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔ اس نے چار بار یہ اقرار کیا۔ تو آپ نے اس کو سو کوڑے لگائے۔ اس لیے کہ وہ غیر شادی شدہ تھا۔ پھر اس سے عورت پر گواہی لی تو عورت نے کہا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! یہ جھوٹ بولتا ہے۔ پھر آپ نے اس کو تہمت کی حد اسی کوڑے لگائی۔



۳۱- جو شخص کسی عورت سے جماع کے

علاوہ سب کچھ کرے پھر پکڑے جانے

سے پہلے تو بہ کر لے

(المعجم ۳۱) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ مَا دُونَ الْجَمَاعِ فَيَتَوَبُّ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَهُ الْإِمَامُ (التحفة ۳۲)

۴۴۶۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ عَنْ

۴۴۶۸- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: بے شک

۴۴۶۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۳۴۸ من حديث موسى بن هارون به، وقال: "منكر"، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۵۱، والحاكم: ۳۷۱، ۳۷۰/۴ ورد عليه الذهبي بقوله: "القاسم ضعيف" * أقول: القاسم بن فياض ضعيف ضعفه الجمهور.

۴۴۶۸- تخریج: أخرجه مسلم، التوبة، باب قوله تعالى: ﴿إِنْ الْحَسَنَاتِ يَذْهَبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾، ح: ۲۷۶۳ من حديث أبي الأحوص به، ورواه البخاري، ح: ۵۲۶ من طريق آخر عن عبدالله بن مسعود به.

غیر شادی شدہ لوٹڈی کے زنا سے متعلق احکام و مسائل

مدینے سے باہر میں نے ایک عورت سے بوس و کنار کیا ہے مگر مجامعت نہیں کی ہے اور اب میں آپ کے سامنے حاضر ہوں تو جو چاہے مجھے سزا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ نے تیری پردہ پوشی کی تھی اگر تو بھی اپنے آپ پر پردہ ڈالے رکھتا (تو بہتر تھا)۔ تو نبی ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ تو وہ آدمی چلا گیا۔ نبی ﷺ نے اس کے پیچھے آدمی بھیجا اور اسے طلب کیا پھر اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ﴾..... ”دن کے دونوں اطراف میں نماز قائم کر اور رات کے اوقات میں بھی۔ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے۔“ قوم میں سے ایک آدمی بولا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ اسی کے لیے خاص ہے یا سب لوگوں کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ”سبھی لوگوں کے لیے ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① افضل یہی ہے کہ انسان اپنے گناہ پر پردہ ڈالے اور اللہ کے حضور کثرت سے توبہ و استغفار کرے اور آئندہ کے لیے محتاط رہنے کا عزم کرے۔ ② جو لوگ اللہ کے خوف سے گناہوں سے پاک ہونے کے لیے اپنے آپ کو حد کے لیے پیش کریں ان کا مقام بہت بلند ہے۔ ③ نماز اور دیگر نیکیاں انسان کے عام گناہوں کا ازالہ کرتی رہتی ہیں جبکہ کبائر سے توبہ لازمی ہے۔

باب: ۳۲- غیر شادی شدہ لوٹڈی

زنا کرے تو.....؟

(المعجم ۳۲) - بَابُ: فِي الْأَمَةِ تَزْنِي

وَلَمْ تُحْصَن (التحفة ۳۳)

۳۳۶۹- سیدنا ابو ہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما

سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا گیا کہ غیر

۴۴۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

۴۴۶۹- تخریج: أخرجه البخاري، البيهقي، باب بيع العبد الزاني، ح: ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ومسلم، الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنا، ح: ۱۷۰۳/۳۲ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يعني): ۸۲۶/۲.

۳۷- کتاب الحدود

غیر شادی شدہ لونڈی کے زنا سے متعلق احکام و مسائل

شادی شدہ لونڈی اگر زنا کرے تو (اس کا کیا حکم ہے)؟
آپ نے فرمایا: ”اگر زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر
پھر زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر زنا کرے تو
کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر زنا کرے تو اسے بیچ ڈالو خواہ ایک
رسی ہی کے بدلے ہو۔“

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ
حَالِدِ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ
عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَن. قَالَ: «إِنْ
زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا،
ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ
فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ».

ابن شہاب نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ تیسری بار میں
کہا یا چوتھی بار یہ کہا (کہ اسے بیچ ڈالو)۔ [الضفیر]
کے معنی ہیں: ”رسی۔“

قال ابنُ شِهَابٍ: لَا أَذْرِي فِي الثَّلَاثَةِ
أَوِ الرَّابِعَةِ. وَالضَّفِيرُ: الْحَبْلُ.

🌞 فائدہ: غلام اور لونڈی کی حد آزاد کی حد سے آدھی ہوتی ہے، یعنی پچاس کوڑے اور ڈرے۔ ارشاد باری تعالیٰ
ہے: ﴿فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ (النساء: ۲۵) ”اگر یہ
لونڈیاں فحش کاری کریں تو ان پر آدھوں کی سزا کا نصف ہے۔“

۴۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی

ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے
تو چاہیے کہ اسے حد لگائے اور عار نہ دلانے اور تین بار
تک ایسا کرے اگر چوتھی بار بھی کرے تو اسے حد لگائے
اور ایک رسی کے بدلے بیچ ڈالے۔“ یا فرمایا: ”بالوں کی
رسی کے عوض بیچ دے۔“

۴۷۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ
الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «إِذَا زَنَتْ أَمَةٌ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْلِدْهَا وَلَا
يُعَبِّرْهَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنْ عَادَتْ فِي
الرَّابِعَةِ فَلْيُجْلِدْهَا وَلْيَبِيعْهَا بِضَفِيرٍ أَوْ
بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ».

🌞 فوائد و مسائل: ① لونڈی کا مالک ہی اس بات کا مکلف ہے کہ اسے حد لگائے اور صرف زبردستی یا عار دلانے
پر کفایت نہ کرے کہ حد شرعی کو موقوف کر دے۔ ② ”عار نہ دلانے“ کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بہت زیادہ عار
نہ دلانے۔ کیونکہ بعض اوقات بعض طبیعتیں اس انداز سے اور زیادہ ڈھیٹ ہو جاتی ہیں اور ان کے منفی جذبات ابھر
آتے ہیں اور پھر عدا اگناہ کرنے پر آمادہ ہوتی ہیں۔ یہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے۔ ③ بد فطرت غلام کو کراپنے سے دور
کردینا چاہیے۔

۴۴۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ نَفِيلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهَذَا الْحَدِيثِ. قَالَ فِي كُلِّ مَرَّةٍ: «فَلْيَضْرِبْهَا، كِتَابَ اللَّهِ، وَلَا يُتْرَبْ عَلَيْهَا». وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ: «فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَضْرِبْهَا، كِتَابَ اللَّهِ، ثُمَّ لْيَبْعَهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعْرِ».

(المعجم ۳۳) - بَابُ: فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْمَرِيضِ (التحفة ۳۴)

۴۴۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ ابْنُ سَهْلٍ بْنُ حُنَيْفٍ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أَضْنَيْ فَعَادَ جِلْدَةً عَلَى عَظْمٍ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ جَارِيَةً لِيَعْضِيَهُمْ، فَهَشَّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالُ قَوْمِهِ يَعُودُونَهُ أَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ وَقَالَ: اسْتَمْتُوا لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةٍ دَخَلْتُ عَلَيَّ، فَذَكِّرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالُوا: مَا

۴۴۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی۔ اس پر ہر باریوں کہا: ”اے مارے۔ (حد لگائے) یہ اللہ کی کتاب کا حکم ہے اور عارمت دلائے (یعنی عار دلانے پر کفایت نہ کرے۔)“ اور چوتھی بار فرمایا: ”اگر پھر بھی ایسا کرے تو اسے مارے یہ کتاب اللہ کا حکم ہے پھر اسے فروخت کر ڈالے خواہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی ہو۔“

باب: ۳۳- مریض آدمی کو حد لگانا

۴۴۷۲- جناب ابوامامہ بن سہل بن حنفیہ کہتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے بعض انصاری صحابیوں نے بیان کیا کہ ان کا ایک آدمی بیمار ہو گیا اور اس قدر نحیف ہو گیا کہ بس ہڈیوں پر چڑھا رہا تھا۔ اس کے پاس کسی کی لونڈی آئی اسے دیکھ کر اسے جوش آ گیا اور پھر اس سے جماع کر بیٹھا۔ جب اس کی قوم کے لوگ اس کی عیادت کے لیے گئے تو اس نے انہیں اپنی یہ بات بتائی اور کہا کہ میرے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرو بے شک میرے پاس ایک لونڈی آئی تھی اور میں اس سے جماع کر بیٹھا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا اور بتایا کہ ہم نے اس جیسا بیمار کوئی نہیں دیکھا اگر ہم اسے آپ کے پاس اٹھا کر بھی

۴۴۷۱- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۲۴۴ من حديث محمد بن سلمة به، ورواه البخاري، ح: ۶۸۳۹، ومسلم، ح: ۱۷۰۳ من حديث سعيد بن أبي سعيد المقبري به.
۴۴۷۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن الجارود، ح: ۸۱۷ من حديث يونس بن يزيد الأيلي به.

۳۷۔ کتاب الحدود

مریض کی حد سے متعلق احکام و مسائل

لائیں تو اس کی ہڈیاں جدا ہو جائیں گی، وہ تو بس ہڈیوں پر چڑا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے بھجور کی ایک ایسی ڈالی حاصل کرو جس میں باریک سوشائیں ہوں وہ اسے ایک ہی مار دو۔“

رَأَيْنَا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضَّرِّ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهِ لَوْ حَمَلْنَا إِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ، مَا هُوَ إِلَّا جِلْدٌ عَلَى عَظْمٍ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذُوا لَهُ مِائَةً شِمْرًاخَ فَيَضْرِبُوهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً.

🌟 فائدہ: اللہ کی شریعت سے بڑھ کر انسان کے لیے اور کہیں راحت اور آسائش نہیں ہے، انتہائی نحیف اور مریض آدمی کے ساتھ حد جاری کرنے میں مناسب حیلہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔

۴۷۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آل رسول ﷺ کی ایک لونڈی نے بدکاری کی۔ آپ نے فرمایا: ”اے علی! جاؤ اور اس کو حد لگاؤ۔“ کہتے ہیں کہ میں چلا تو معلوم ہوا کہ اس سے خون بہہ رہا ہے جو رکتا ہی نہیں ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آگیا۔ آپ نے پوچھا: ”اے علی! کیا فارغ ہو گئے ہو؟“ میں نے عرض کیا: میں اس کے پاس گیا تھا مگر اس سے خون بہہ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دے۔ حتیٰ کہ اس کا خون رک جائے۔ اس کے بعد اس کو حد لگانا اور اپنے غلاموں کو بھی حد لگایا کرو۔“

۴۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فَجَرْتُ جَارِيَةً لِأَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «يَا عَلِيُّ! أَنْطَلِقِي فَأَقِمِ عَلَيْهَا الْحَدَّ»، فَأَنْطَلَقْتُ فَإِذَا بِهَا دَمٌ يَسِيلُ لَمْ يَنْقَطِعْ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: «يَا عَلِيُّ! أَفَرَعْتَ؟» فَقُلْتُ: أَتَيْتُهَا وَدُمُهَا يَسِيلُ، فَقَالَ: «دَعِهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دُمُهَا ثُمَّ أَقِمِ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ».

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابوالاحوص نے عبد الاعلیٰ سے ایسے ہی روایت کی ہے۔ اور شعبہ نے عبد الاعلیٰ سے روایت کی تو اس میں کہا: ”جب تک وضع حمل نہ ہو جائے حد نہ لگانا۔“ اور پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى فَقَالَ فِيهِ: قَالَ: «لَا تَضْرِبُهَا حَتَّى تَضَعَ» وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

🌟 فائدہ: زنا سے حاملہ عورت کو وضع حمل کے بعد حد لگائی جائے۔

۴۷۳۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۸۹/۱، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۲۶۸ من حديث عبد الأعلى بن عامر الثعلبي به، وهو ضعيف، وحديث مسلم: ۱۷۰۵ يعني عنه.

۴۷۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ التَّمِيمِيُّ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمُسَمَعِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمُنْبَرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ وَتَلَا - تَعْنِي الْقُرْآنَ - فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمُنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضَرَبُوا حَدَّهُمْ.

🌞 فائدہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کا بیان سورہ نور کی ابتدا میں آیا ہے۔

۴۷۵- حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بِهِذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَائِشَةَ، قَالَ: فَأَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ مِمَّنْ تَكَلَّمُوا بِالْفَاحِشَةِ حَسَانُ ابْنِ ثَابِتٍ وَمِسْطُوحُ بْنُ أَثَاثَةَ. قَالَ التَّمِيمِيُّ: وَيَقُولُونَ الْمَرْأَةُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① تہمت کی حد اسی دُرے (کوڑے) ہیں۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معصوم عن الخطا تھے اور ہمارے لیے ضروری ہے کہ ان کے لیے ہمیشہ دعا کیا کریں۔ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (الحشر: ۱۰)

۴۷۴- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة النور، ح: ۳۱۸۱، وابن ماجه، ح: ۲۵۶۷ من حديث محمد بن أبي عدي به، وقال الترمذي: "حسن غريب" * محمد بن إسحاق صرح بالسماع عند البيهقي: ۲۵۰/۸.

۴۷۵- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۲۵۰/۸ من حديث أبي داود به.



۳۷- کتاب الحدود

(المعجم ۳۵) - باب: في الحد في
الخمر (التحفة ۳۶)

۴۴۷۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رُكَّانَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ،
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَقْتِ فِي
الْخَمْرِ حَدًّا.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ
فَلَقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ، فَاُنْطَلِقَ بِهِ إِلَى
النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا حَادَى بِدَارِ الْعَبَّاسِ
انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ،
فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَضَحِكَ وَقَالَ
أَفْعَلَهَا؟ وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا وَمِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ
الْمَدِينَةِ، حَدِيثُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هَذَا.

۴۴۷۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ
شَرِبَ، فَقَالَ: «اَضْرِبُوهُ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:

شراب نوشی کی حد سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۳۵- شراب نوشی کی حد کا بیان

۳۳۷۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی ﷺ نے شراب نوشی کی حد متعین نہیں کی تھی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے شراب پی
لی اس سے اسے نشہ ہو گیا اور گلی میں لہر لہرا کے چلنے لگا۔
پھر اسے نبی ﷺ کے ہاں لے چلے۔ جب وہ حضرت
عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے آیا تو وہ گھوم کر ان کے گھر
میں چلا گیا اور ان سے جا چمٹا۔ نبی ﷺ کو یہ بتایا گیا تو
آپ ہنس پڑے اور پوچھا: ”کیا واقعی اس نے اس طرح
کیا ہے؟“ اور پھر اس کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حسن بن علی کی اس
حدیث کی روایت میں اہل مدینہ متفق ہیں۔

۳۳۷۷- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے
شراب پی تھی تو آپ نے فرمایا: ”اے مارو“ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم میں سے کسی نے اسے
ہاتھ سے مارا کسی نے جوتے سے مارا اور کسی نے کپڑے



۴۴۷۶- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۵۲۹۰ عن محمد بن المثنى به * ابن جريج صح
بالسماع عنده، وصححه الحاكم: ۳۷۳/۴، ووافقه الذهبي.
۴۴۷۷- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب الضرب بالجريد والنعال، ح: ۶۷۷۷ عن قتيبة به.

شراب نوشی کی حد سے متعلق احکام و مسائل

فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِتَعْلِيهِ
وَالضَّارِبُ بِتَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ
الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ
الشَّيْطَانُ».

فائدہ: انسان خطا کا پتلا ہے چاہیے کہ خطا کار کو احسن انداز سے نصیحت کی جائے۔ اس انداز کی ڈانٹ ڈپٹ کہ اس کے منفی جذبات کو ابھارے مناسب نہیں اس سے گویا شیطان کی مدد ہوتی ہے۔

۴۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ
أَبِي نَاجِيَةَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَحْيُوهُ بْنُ
شُرَيْحٍ وَابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ بِإِسْنَادِهِ
وَمَعْنَاهُ، قَالَ فِيهِ بَعْدَ الضَّرْبِ: ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا ضَحَايَةَ: «بَكْتُوهُ»،
فَاقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ: مَا اتَّقَيْتَ اللَّهَ، مَا
حَشَيْتَ اللَّهَ، وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ. وَقَالَ فِي آخِرِهِ: «وَلَكِنْ
قُولُوا: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ! اَرْحَمَهُ»
وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ الْكَلِمَةَ وَنَحْوَهَا.

۴۷۸- یحییٰ بن ایوب، حیوہ بن شریح اور ابن لہیعہ
نے ابن ہاد سے اس کی سند سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم
معنی بیان کیا۔ اس روایت میں مارنے کے ذکر کے بعد
یوں ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا:
”اے ذرا شرم دلاؤ تنبیہ کرو۔“ چنانچہ وہ اسے اس
طرح کہنے لگے۔ تجھے اللہ کا خوف نہ آیا۔ تو اللہ سے ڈرا
نہیں۔ تجھے اللہ کے رسول ﷺ سے حیاء نہ آئی۔ پھر اس کو
چھوڑ دیا اور روایت کے آخر میں ہے..... ”لیکن یوں
کہو: اے اللہ! اس کو معاف کر دے۔ اے اللہ! اس پر
رحم فرما۔“ اور بعض راویوں نے اسی قسم کے الفاظ زیادہ
کیے ہیں۔

فائدہ: حد شرعی لگ جانے کے بعد ایسے شخص کے لیے استغفار اور رحمت کی دعا کرنی چاہیے۔ برے انداز میں
تذلیل کے الفاظ بولنا جائز نہیں، کیونکہ اس سے بعض اوقات منفی رد عمل کی نفسیات کو انگیزت ملتی ہے اور پھر کئی لوگ اپنی
برائی سے باز آنے کی بجائے اس پر اور ڈھیٹ ہو جاتے ہیں۔ اسی مفہوم کو ”شیطان کی مدد“ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۴۷۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَالِكٍ بِإِسْنَادِهِ سَعِيدٌ عَنْ رَوَيْتِ

۴۷۸- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۷۹- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب ما جاء في ضرب شارب الخمر، ح: ۶۷۷۳، ومسلم،
الحدود، باب حد الخمر، ح: ۱۷۰۶ من حديث هشام الدستوائي به.

حَدَّثَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ، الْمَعْنَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا وَلَّى عُمَرُ، دَعَا النَّاسَ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ دَنَوْا مِنَ الرَّيْفِ - وَقَالَ مُسَدَّدٌ: مِنَ الْفَرَى وَالرَّيْفِ - فَمَا تَرَوْنَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: نَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ كَأَخَفِ الْحُدُودِ فَجَلَدَ فِيهِ ثَمَانِينَ.



قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ جَلَدَ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ أَرْبَعِينَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ضَرَبَ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ.

شراب نوشی کی حد سے متعلق احکام و مسائل

ہے کہ نبی ﷺ نے شراب نوشی کی حد میں کھجور کی چھڑیوں اور جوتوں سے مارا ہے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس درے (کوڑے) لگائے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے صحابہ کو بلایا اور ان سے مشورہ چاہا کہ لوگ اپنے کھیتوں اور زمینوں میں چلے گئے ہیں۔ (یعنی جہاں کھجوریں اور انگور وغیرہ کی فراوانی ہے اور وہ شراب پینے لگے ہیں) مسدود کے الفاظ میں ہے کہ لوگ بستیوں اور زمینوں میں چلے گئے ہیں..... تو تم لوگ شراب کی حد کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم سمجھتے ہیں کہ آپ اسے سب سے ہلکی حد کی مانند کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے اس میں اسی درے (کوڑے) لگائے۔

امام ابو داود و ترمذی کہتے ہیں کہ ابن ابی عروہ نے بواسطہ قتادہ نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے کھجور کی چھڑیوں اور جوتوں سے چالیس ضربیں لگائیں۔ جبکہ شعبہ نے قتادہ سے بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کیا تو کہا کہ آپ ﷺ نے کھجور کی دو شاخوں سے تقریباً چالیس ضربیں لگائیں۔

🌞 فائدہ: فقہاء کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عمل میں پہلی چالیس ضربوں کو حد اور مزید چالیس کو تعزیر پر محمول کیا گیا ہے اور علمائے حق و فقہائے عظام امور شرعیہ میں اپنی مرضی سے کچھ نہیں کہتے ہیں بلکہ اجتہادی امور میں اصحاب علم و رائے سے گہرا مشورہ کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔

۴۴۸۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ بْنُ مُسْرَهْدٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

شراب نوشی کی حد سے متعلق احکام و مسائل

نے اس پر گواہی دی۔ ایک نے کہا کہ میں نے اس کو شراب پیتے دیکھا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میں نے اس کو قے کرتے دیکھا ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس نے شراب پی تبھی قے کی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس کو حد لگاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس کو حد لگاؤ۔ تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کی حرارت اسی کے حوالے کریں جو اس کی ٹھنڈک سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ (اشارہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی کو یہ کڑوا سیلا کام کرنا چاہیے) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا کہ اس کو حد لگاؤ۔ تو اس نے کوڑا لیا اور مارنے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گھٹنے جاتے تھے۔ جب چالیس کو پہنچے تو کہا کہ بس کافی ہے۔ نبی ﷺ نے چالیس ضربیں ماری تھیں۔ (حصین نے کہا) میرا خیال ہے کہ یوں کہا: ابوبکر نے چالیس اور عمر نے اسی ضربیں ماریں اور سب ہی سنت ہے اور یہ مجھے زیادہ محبوب ہے۔

۴۳۸۱- حصین بن منذر سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ شراب کی حد میں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس ضربیں ماریں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اسی (۸۰) سے پورا کیا اور سب ہی سنت ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اسمعی نے [وَلَّ حَارَّهَا الخ] کا مفہوم یہ بیان کیا کہ اس معاملے کی سختی اور شدت اسی کے سپرد ہونی چاہیے جو اس کی نرمی

اللہ الدَّانَاجُ: حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُثَنِّرِ الرَّقَاشِيُّ هُوَ أَبُو سَاسَانَ قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَاتَّيَّ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَأَاهُ شَرِبَهَا يَعْنِي الْخَمْرَ، وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَأَاهُ يَتَقَيَّأُهَا، فَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأُهَا حَتَّى شَرِبَهَا، فَقَالَ لِعَلِيِّ: أَقِمَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ عَلِيُّ لِلْحَسَنِ: أَقِمَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلَّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا، فَقَالَ عَلِيُّ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَقِمَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَأَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ وَعَلِيُّ يَمُدُّ، فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ، قَالَ: حَسْبُكَ، جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ - أَحْسِبُهُ قَالَ: وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ - وَعُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سَنَةٍ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ.

۴۴۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ الدَّانَاجِ، عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُثَنِّرِ، عَنْ عَلِيِّ قَالَ: جَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَمَلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سَنَةٍ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ الْأَضْمَعِيُّ: وَلَّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا: وَلَّ شَدِيدَهَا مَنْ تَوَلَّى هَيِّئَهَا.

۴۴۸۱- تخریج: أخرجه مسلم من حديث سعيد بن أبي عروبة به، انظر الحديث السابق.

۳۷- کتاب الحدود

بار بار شراب پینے والے کی حد سے متعلق احکام و مسائل
اور راحت سے مستفید ہوتا ہے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حصین بن منذر ابو ساسان
اپنی قوم کا سردار تھا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا كَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ
حُصَيْنُ بْنُ الْمُنْدَرِ أَبُو سَاسَانَ.

(المعجم ۳۶) - بَابُ: إِذَا تَتَابَعَ فِي

شُرْبِ الْخَمْرِ (التحفة ۳۷)

باب: ۳۶- جو شخص بار بار شراب پیے

۴۴۸۲- سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(شرابی) جب شراب
پیں تو انہیں درے لگاؤ پھر اگر پیں تو درے لگاؤ پھر
اگر پیں تو درے لگاؤ پھر اگر پیں تو قتل کر دو۔“

۴۴۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ
ذَكْوَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ
فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ
إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا
فَاقتُلُوهُمْ».

فائدہ: امام ترمذی رحمہ اللہ کتاب العلل میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے ترک یعنی منسوخ ہونے پر علماء کا اجماع
ہے۔ اور اس حدیث کی تاویل یہ ہے کہ اس سے مراد ”سخت مار“ ہے۔ اور اگلی حدیث (۴۴۸۵) کو اس کا ناخ سمجھا جاتا
ہے۔ علامہ زیلعی رحمہ اللہ نے بحوالہ ابن حبان لکھا ہے کہ قتل کا حکم اس کے لیے ہے جو اس کی حلت کا قائل ہو اور حرمت کو
قبول نہ کرتا ہو۔ (معون المجرور)

۴۴۸۳- جناب نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... اور مذکورہ بالا
کے ہم معنی روایت کیا۔ انہوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ
پانچویں بار آپ نے فرمایا: ”اگر پیے تو اسے قتل کر دو۔“

۴۴۸۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ
نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
بِهَذَا الْمَعْنَى، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي

۴۴۸۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه... الخ
ح: ۱۴۴۴، وابن ماجه، ح: ۲۵۷۳ من حديث عاصم بن بهدلة به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۱۹، والذهبي فم
تلخيص المستدرک: ۴/۳۷۲.

۴۴۸۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۳۶/۲ من حديث حماد بن سلمة به، وسنده ضعيف من أجل
جهالة حميد بن يزيد، الصواب: "في الرابعة" بدل الخامسة.



۳۷- کتاب الحدود
الخامسة: «إِنْ شَرَبَهَا فَاقْتُلُوهُ».

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابو غطفیف کی روایت میں بھی پانچویں بار کا ذکر ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا فِي حَدِيثِ أَبِي غُطَيْفٍ: فِي الْخَامِسَةِ.

۴۴۸۴- سیدنا ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب وہ نشے سے مست ہو تو اسے درے لگاؤ، پھر اگر مست ہو تو درے لگاؤ، اگر چوتھی بار عا دہ کرے تو اسے قتل کر دو۔“

۴۴۸۴- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ».

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عمر بن ابی سلمہ کی روایت میں بھی ایسے ہی ہے جو وہ اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ”جب وہ شراب پیے تو اسے کوڑے لگاؤ اگر چوتھی بار پیے تو اسے قتل کر دو۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ».

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: سہیل عن ابی صالح عن ابی ہریرہ عن النبی ﷺ کی سند سے بھی یہی مروی ہے: ”اگر چوتھی بار پییں تو انہیں قتل کر دو۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا حَدِيثُ سَهِيلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُمْ».

۴۴۸۴- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الحدود، باب من شرب الخمر مرارا، ح: ۲۵۷۲، والنسائي، ح: ۵۶۶۵ من حديث محمد بن عبد الرحمن بن أبي ذئب به، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۳۱، وابن حبان، ح: ۱۵۱۷، والحاكم على شرط مسلم: ۳۷۱/۴، ووافقه الذهبي على شرط الشيخين * حديث عمر بن أبي سلمة رواه أحمد: ۵۱۹/۲ بسند حسن، وحديث سہیل صححه الحاكم: ۳۷۱/۴، ۳۷۲، ووافقه الذهبي، وحديث ابن أبي نعيم رواه النسائي في الكبرى، وحديث عبدالله بن عمرو رواه الحاكم: ۳۷۲/۴، وحديث الجدلي رواه أحمد: ۹۳/۴.



۳۷- کتاب الحدود

بار بار شراب پینے والے کی حد سے متعلق احکام و مسائل

ایسے ہی ابن ابی نعم کی روایت میں ہے جو بواسطہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے نقل ہوئی ہے۔

وَكَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسی طرح عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور شریذ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

وَكَذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْشَّرِيدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اور جدلی (عبد بن عبد) کی روایت جو بواسطہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے منقول ہے اس میں ہے: ”اگر تیسری یا چوتھی بار پیے تو اسے قتل کر دو۔“

وَفِي حَدِيثِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنْ عَادَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ
الرَّابِعَةِ، فَأَقْتُلُوهُ».

🌞 فائدہ: ”مست ہونے“ سے مراد شراب پینا ہے۔ فی الواقع ”مست ہونا“ شرط نہیں ہے جیسے کہ دیگر بہت سی احادیث میں آتا ہے۔ صرف شراب پینا ثابت ہو جائے تو اس پر حد لگے گی علمائے احناف اس مسئلے میں منفرد ہیں بقول ان کے ان گور کی شراب تھوڑی پیے یا زیادہ تو حرام اور قابل حد ہے۔ لیکن ان گور کے علاوہ دیگر اشیاء کی بنی ہوئی شرابوں میں اس قدر پیے کہ ”مست ہو جائے“ تو حرام ہے اور حد لگے گی البتہ ان کا اتنی مقدار میں پینا جائز ہے جس سے نشہ پیدا نہ ہو۔ دیگر ائمہ میں سے کسی نے ان کی تائید نہیں کی ہے۔ بلکہ نشہ آور خواہ کسی نوع سے ہو اس کا قلیل یا کثیر سب حرام ہے اور قابل حد ہے۔ نشہ سے مست ہونا شرط نہیں۔ علاوہ ازیں احادیث میں اس کی بابت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: [مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ] ”جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔“ (سنن ابی داؤد، الأشربة، حدیث: ۳۶۸۱) لہذا ہر نشہ آور چیز اس کی نوعیت خواہ کچھ ہو وہ مقدار میں تھوڑی ہو یا زیادہ حرام ہی ہے اور یہ کہنا یا سمجھنا کہ ان گور کی ہو تو حرام ہے اور دوسری قسم سے ہو تو اسے اتنی مقدار میں پینا حلال ہے جس سے نشہ پیدا نہ ہو فرمان رسول کے خلاف ہے۔



۴۴۸۵- سیدنا قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شراب پیے تو اسے کوڑے لگاؤ اگر پھر پیے تو کوڑے لگاؤ اگر پھر تیسری یا چوتھی بار پیے تو اسے قتل کر دو۔“ پھر آپ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی تو آپ نے اسے کوڑے لگائے۔ پھر دوبارہ لایا گیا تو کوڑے لگائے پھر لایا گیا تو

۴۴۸۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ
الضَّبِّي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الزُّهْرِيُّ
حَدَّثَنَا عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَأَجْلِدُوهُ، فَإِنْ
عَادَ فَأَجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَأَجْلِدُوهُ، فَإِنْ
عَادَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَأَقْتُلُوهُ»، فَأُتِيَ

۴۴۸۵- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ما جاء من شرب الخمر فاجلدوه... الخ، تحت، ح: ۱۴۴۴ من حديث الزهري به، * قبصة صحابي صغير، له رؤية، ومراسيل الصحابة مقبولة.

بار بار شراب پینے والے کی حد سے متعلق احکام و مسائل
کوڑے لگائے پھر لایا گیا تو کوڑے لگائے اور قتل چھوڑ
دیا تو اس طرح قتل سے رخصت مل گئی۔

بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ
فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ فَجَلَدَهُ
وَرَفَعَ الْقَتْلَ فَكَانَتْ رُخْصَةً.

سفیان کہتے ہیں کہ زہری نے یہ روایت اس وقت
بیان کی جب منصور بن معتمر اور مخول بن راشد ان کے
پاس بیٹھے تھے۔ زہری نے ان سے کہا کہ اہل عراق کے
پاس یہ حدیث تحفہ لے جانا۔

قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَ الزُّهْرِيُّ بِهَذَا
الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ
وَمُخَوَّلُ بْنُ رَاشِدٍ فَقَالَ لَهُمَا: كُونَا وَافِدِي
أَهْلَ الْعِرَاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو شرید
بن سوید، شرمیل بن اوس، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمر
ابو غطفہ کندی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نقل کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ
الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ وَشَرْمِيلُ بْنُ أَوْسٍ
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
وَأَبُو غُطَفَةَ الْكِنْدِيِّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۴۴۸۶- امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں
کسی پر حد قائم کروں (اور وہ مر جائے) تو کسی کی دیت
نہ دوں سوائے شراب نوش کے۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس میں کوئی حد متعین نہیں فرمائی تھی۔ یہ حد ہم نے
(مشورے سے) طے کی ہے۔

۴۴۸۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى
الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ،
عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا
أَدِي أَوْ مَا كُنْتُ أَدِي مَنْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ حَدًّا
إِلَّا شَارِبَ الْخَمْرِ، فَإِنْ رَسُولَ اللَّهُ ﷺ لَمْ
يَسُنَّ فِيهِ شَيْئًا إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قُلْنَا نَحْنُ.

🌞 فائدہ: اس مسئلے میں پچھلا باب ملاحظہ ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات سے بالاتر تھے کہ شریعت میں کوئی چیز محض
اپنی رائے سے نافذ کریں۔ انہوں نے شرعی اصولوں کے تحت اجتہاد اور مشورے سے یہ حد متعین کی۔ اور یہ اصول
بالکل حق ہے کہ حد لگانے میں مجرم کی صحت اور برداشت کا خیال رکھا جانا ضروری ہے۔

۴۴۸۷- حضرت عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۴۸۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ

۴۴۸۶- تخریج: [صحیح] * شریک لم یفرده به، وأصل الحديث رواه البخاري، ح: ۶۷۷۸، ومسلم، ح: ۱۷۰۷
من طريق آخر عن أبي حصين به.

۴۴۸۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۸۸/۴، والنسائي في الكبرى، ح: ۵۲۸۱ من حديث أسامة بن

۳۷- کتاب الحدود

بار بار شراب پینے والے کی حد سے متعلق احکام و مسائل
ہے وہ کہتے ہیں گویا کہ میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کو
دیکھ رہا ہوں آپ پالانوں میں کھڑے حضرت خالد بن
ولید رضی اللہ عنہ کا پالان تلاش کر رہے تھے کہ اچانک آپ کے
پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی۔
آپ نے لوگوں سے کہا: ”اس کو مارو۔“ چنانچہ بعض نے
اس کو جوتوں سے مارا بعض نے لاٹھی سے اور بعض نے
”مِیْتَحَہ“ سے۔ ابن وہب نے وضاحت کی کہ اس سے
مراد کھجور کی تروتازہ چھڑی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے
زمین سے کچھ مٹی لی اور اس کے منہ پر ماری۔

الْمَهْرِيُّ الْمِصْرِيُّ ابْنُ أَخِي رِشْدِينَ بْنِ
سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ
ابْنُ زَيْدٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْآنَ وَهُوَ فِي الرَّحَالِ
يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَيَبْتَغِيهِ هُوَ
كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَقَالَ
لِلنَّاسِ: «اضْرِبُوهُ» فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ
بِالنَّعَالِ، وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا، وَمِنْهُمْ
مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَحَةِ - قَالَ ابْنُ وَهْبٍ:
الْجَرِيدَةُ الرُّطْبَةُ - ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ.

۳۷۸۸- جناب عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابراہیم
والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس
ایک شرابی لایا گیا جبکہ آپ حنین میں تھے تو آپ نے
اس کے منہ پر مٹی ماری۔ پھر آپ نے اپنے صحابہ سے
فرمایا تو انہوں نے اس کو جوتوں سے اور جوآن کے ہاتھ
میں تھا اس سے مارا حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: ”بس کرو۔“
تو وہ رک گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے پر چالیس ضربیں
لگائیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ابتدائی دور میں
چالیس ضربیں ہی لگائیں اور آخری دور میں اسی (۸۰)
لگانے لگے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں طرح عمل

۴۴۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ:
وَجَدْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُقَيْلٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْأَزْهَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ بِشَارِبٍ وَهُوَ يَحْتَبِي فَحَتَّى فِي
وَجْهِهِ التُّرَابَ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَضَرَبُوهُ
بِنَعَالِهِمْ وَمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ حَتَّى قَالَ
لَهُمْ: «ارْفَعُوا»، فَرَفَعُوا، فَتَوَفَّى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ
أَرْبَعِينَ، ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ أَرْبَعِينَ صَدْرًا مِنْ

۴۴۸۸- زید بہ، وصححه الحاكم: ۴/ ۳۷۴، ۳۷۵، ووافقه الذهبي * الزهري صرح بالسماع.

۴۴۸۸- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۵۲۸۳ عن ابن السرح به.

بار بار شراب پینے والے کی حد سے متعلق احکام و مسائل
 کیا، اسی بھی اور چالیس بھی۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے
 یہ حد اسی (۸۰) دُڑوں پر پختہ کر دی۔

إِمَارَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِينَ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ
 جَلَدَ عُمَانُ الْحَدَّيْنِ كُلِّهِمَا ثَمَانِينَ
 وَأَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْحَدَّ ثَمَانِينَ.

۴۴۸۹- حضرت عبدالرحمن بن اذہر رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ کو فتح مکہ کی صبح کو
 دیکھا، میں اس موقع پر خوب جوان تھا، آپ لوگوں کے
 درمیان میں سے جا رہے تھے اور حضرت خالد بن ولید
 رضی اللہ عنہ کا پڑاؤ دریافت فرما رہے تھے کہ ایک شرابی آپ
 کے پاس لایا گیا۔ تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا تو انہوں
 نے اس کو جوان کے ہاتھ میں تھا مارا۔ بعض نے کوڑا مارا
 بعض نے لٹھی ماری، بعض نے اپنا جوتا مارا اور رسول اللہ
 رضی اللہ عنہ نے اس پر مٹی پھینکی۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا
 دور آیا تو ایک شراب نوش لایا گیا، تو انہوں نے صحابہ سے
 نبی ﷺ کا عمل دریافت فرمایا کہ انہوں نے کس قدر مارا
 تھا۔ تو انہوں نے اس کا اندازہ چالیس ضربوں کا لگایا۔
 چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس ضربیں لگائیں۔ پھر
 جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو حضرت خالد بن ولید
 رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ لوگ شراب پینے میں منہمک ہو گئے
 ہیں اور اس حد اور سزا کو وہ معمولی سمجھتے ہیں۔ انہوں نے
 کہا: صحابہ کرام آپ کے پاس ہیں ان سے دریافت
 کیجیے۔ اور آپ کے پاس دوراؤں کے مہاجر صحابہ موجود
 تھے تو آپ نے ان سے مشورہ کیا۔ انہوں نے اتفاق کیا
 کہ ایسے لوگوں کو اسی (۸۰) ضربیں لگائی جائیں۔ سیدنا
 علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تحقیق شرابی جب شراب پیتا ہے تو

۴۴۸۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ:
 حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ عَمَرَ: حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ
 زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
 أَزْهَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِدَّةَ
 الْفَتْحِ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْأَلُ
 عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَأَتَيْتُ بِشَارِبٍ
 فَأَمَرَهُمْ فَضَرَبُوهُ بِمَا فِي أَيْدِيهِمْ، فَمِنْهُمْ
 مَنْ ضَرَبَهُ بِالسَّوْطِ، وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ
 بِعَصَا، وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِنَعْلِهِ، وَحَتَّى
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّرَابَ، فَلَمَّا كَانَ أَبُو
 بَكْرٍ، أَتَيْتُ بِشَارِبٍ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ضَرْبِ
 النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي ضَرَبَ، فَحَزَرُوهُ أَرْبَعِينَ
 فَضَرَبَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ
 كَتَبَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنَّ النَّاسَ قَدْ
 انْهَمَكُوا فِي الشُّرْبِ وَتَحَاقَرُوا الْحَدَّ
 وَالْعُقُوبَةَ، قَالَ: هُمْ عِنْدَكَ فَسَلَّهُمْ -
 وَعِنْدَهُ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ - فَسَأَلَهُمْ
 فَاجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضْرِبَ ثَمَانِينَ. قَالَ:
 وَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا شَرِبَ افْتَرَى
 فَأَرَى أَنْ يَجْعَلَهُ كَحَدِّ الْفَرِيَّةِ.

حد اور تعزیر سے متعلق احکام و مسائل

جھوٹ بولنا اور تہمت لگاتا ہے، سو میں سمجھتا ہوں کہ اس حد کو تہمت کی حد کی مانند کر دیا جائے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عقیل بن خالد نے اس روایت کی سند میں زہری اور عبد الرحمن بن ازہر کے مابین عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ازہر عن ابیہ کا اضافہ کر دیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَذْخَلَ عُقِيلُ بْنُ خَالِدٍ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ وَبَيْنَ ابْنِ الْأَزْهَرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ عَنْ أَبِيهِ.

۳۷- مسجد میں حد لگانا

(المعجم ۳۷) - بَابُ: فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ

فِي الْمَسْجِدِ (التحفة ۳۸)

۴۴۹۰- حضرت حکیم بن حزام رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قصاص لینے اشعار پڑھنے اور حدیں لگانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۹۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ يَعْْنِي ابْنَ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ زُفَرِ بْنِ وَثِيْمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَفَّادَ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن دیگر شواہد کی بنا پر حسن درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ ان شواہد کی وضاحت ہمارے فاضل محقق نے تخریج و تحقیق میں کی ہے علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔ ② مساجد اس غرض سے بنائی جاتی ہیں کہ ان میں نماز پڑھی جائے تلاوت قرآن ہو اور اللہ کا ذکر کیا جائے۔ قصاص یا حدود اگرچہ شرعی امور ہیں مگر ان سے مسجد کا ادب قائم نہیں رہتا ہے۔ اسی طرح لغو اور بے ہودہ اشعار پڑھنا بھی ناجائز ہے۔ البتہ اللہ کی حمد و ثنا رسول اللہ ﷺ کی نعت اور شرعی مضامین پر مشتمل اشعار پڑھے اور سنے جاسکتے ہیں۔ جیسے کہ حضرت حسان رحمہ اللہ سے پڑھوائے جاتے تھے۔

۳۸- حد میں چہرے پر مارنا

(المعجم ۳۸) - بَابُ: فِي ضَرْبِ الْوَجْهِ

فِي الْحَدِّ (التحفة ۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے

حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

۴۴۹۰- تخریج: [سناده ضعيف] رواه أحمد: ۴۳۴/۳ من حديث الشَّعْبِيِّ به، موقوفاً، وللحديث شواهد عند ابن ماجه، ح: ۲۵۹۹ وغيره، وفي سماع زفر عن حكيم رضي الله عنه نظراً.

۳۹۔ کتاب الحدود حد اور تعزیر سے متعلق احکام و مسائل

عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ»^(۱) سے بچے۔

☀ فائدہ: کسی کو سزا دیتے ہوئے، خواہ وہ حد ہو یا غیر حد، چہرے پر مارنا ناجائز ہے، خواہ حیوان ہی کیوں نہ ہو۔

(المعجم . . .) - بَابُ فِي التَّعْزِيرِ

(التحفة ۳۹)

☀ فائدہ: مقرر و متعین سزائوں (حدود) سے کم درجہ کی سزائیں جو مجرم کے لیے بطور ملامت، سرزنش اور تنبیہ و اصلاح کے ہوں انہیں ”تعزیر“ کہتے ہیں۔ اس کی کوئی حد مقرر نہیں، یہ قاضی اور حاکم کی رائے پر موقوف ہوتی ہے۔

۴۴۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ».

۴۴۹۱- حضرت ابو بردہ (ہانی بن دینار انصاری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اللہ کی متعینہ حدود کے علاوہ کسی جرم میں دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔“

۴۴۹۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو: أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَّجِّ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

۴۴۹۲- حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا..... اور مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کیا۔

☀ فائدہ: امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ”حدود اللہ“ سے مراد وہ اوامر و نواہی ہیں جن کا تعلق

۴۴۹۱- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب: كم التعزير والأدب، ح: ۶۸۴۸ من حديث الليث بن سعد، ومسلم، الحدود، باب قدر أسواط التعزير، ح: ۱۷۰۸ من حديث بكير بن عبد الله به.

۴۴۹۲- تخریج: أخرجه البخاري، ح: ۶۸۵۰، ومسلم من حديث عبد الله بن وهب به، انظر الحديث السابق.

(۱)- اس حدیث کی تخریج آگے صفحہ ۴۲۶ پر حدیث ۴۴۹۳ کے تحت دیکھی جا سکتی ہے۔

۳۷- کتاب الحدود

حد اور تعزیر سے متعلق احکام و مسائل

آداب سے ہو جیسے کہ باپ اپنے بچے کی تادیب کرتا ہے۔ امام مالک، ابو یوسف اور ابو ثور رحمہم اللہ وغیرہ کہتے ہیں کہ تعزیر جرم کے مطابق ہوا کرتی ہے اور یہ کہ مجرم اسے کس حد تک برداشت کر سکتا ہے۔ اور اس میں اصل چیز مصلحت کو پیش نظر رکھنا ہوتا ہے اس لیے معروف حدود کی مقدار سے زیادہ مارنا جائز ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (تیسیر العلام شرح عمدة الاحکام)

۴۴۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ : حَدَّثَنَا سَيِّدَانَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مَرْوَى عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ» .
 ۴۴۹۳- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مارے تو چہرے پر عن ایہ، عن أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نہ مارے۔“

🌞 فائدہ: اس حدیث کو اس باب میں دوبارہ لانے سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ جس طرح حد میں چہرے پر نہیں مارنا، اسی طرح تعزیری سزائیں بھی چہرہ زد کو کوب سے محفوظ رہنا چاہیے۔ واللہ اعلم۔



دیت کی مشروعیت

✽ دیت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف: ”الدیۃ“ وادی فعل کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں: ”خون بہا ادا کرنا“ عرب کہتے ہیں: ودیت القتیل: أي أعطیت دیۃ ”میں نے مقتول کی دیت ادا کی“ دیت کو ”عقل“ بھی کہا جاتا ہے ”عقل“ کے معنی ”باندھنے“ کے ہیں۔ عرب کا رواج تھا کہ وہ مقتول کی دیت کے اونٹ اس کے گھر کے صحن میں باندھ دیتے تھے۔ اس لیے دیت کو ”عقل“ کہا جانے لگا۔

✽ اصطلاحی تعریف یوں کی گئی ہے: (الدیۃ مال یجب بقتل آدمی حر عن دمہ أو بجر حہ مقدر شرعاً لا باجتهاد) ”دیت سے مراد وہ مال ہے جس کی ادائیگی کسی آزاد شخص کو قتل کرنے یا زخمی کرنے کی صورت میں واجب ہے اور اس کی مقدار شریعت میں مقرر ہے۔ یہ اجتہادی مسئلہ نہیں ہے۔

✽ دیت کی مشروعیت: اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے جان و مال کو دوسروں پر محترم قرار دیا ہے۔ لہذا ان دو میں سے کسی ایک پر ظلم و زیادتی کی صورت میں ہر جانہ اور خون بہا کی صورت میں سزا مقرر کر دی گئی ہے۔ ارشادِ بانی ہے:

﴿وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ دِيَّةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ (النساء: ۹۲)
 ”اور جس نے مسلمان شخص کو غلطی سے قتل کر دیا تو مومن غلام آزاد کرے اور اولیاء (مقتول کے ورثاء) کو دیت ادا کرے۔“

رسول اکرم ﷺ نے دیت کی مشروعیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

[وَمَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ : إِمَّا يُودَىٰ وَ إِمَّا يُقَادُ] (صحیح البخاری، الدیات، باب من قتل له قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، حدیث: ۶۸۸۰)
 ”جس کا کوئی شخص قتل کر دیا جائے اسے دو چیزوں کا اختیار ہے، اسے دیت دی جائے یا قصاص دلا یا جائے۔“

* دیت کی ادائیگی: دیت کی ادائیگی کی دو صورتیں ہیں: ① اگر قاتل نے عمد قتل کیا ہے اور مقتول کے ورثاء قصاص کی بجائے دیت لینے پر راضی ہو گئے ہیں تو دیت قاتل خود ادا کرے گا۔ ② اگر قتل غلطی سے ہوا تھا یا شبہ عمد کی شکل میں تھا تو دیت قاتل کے رشتہ داروں پر ہوگی۔

* دیت کی مقدار اور تعیین: اللہ تعالیٰ نے انسانی جان کے بلاوجہ تلف کرنے پر سخت سزائیں مقرر کی ہیں۔ ایک انسانی جان کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنی بلند ہے اس کا اندازہ اس ارشاد ربانی سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ (المائدة: ۳۲)

”جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جو شخص کسی کی جان بچائے تو اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔“
 لہذا کسی محترم جان کو ختم کرنے کی سزا نہایت سخت رکھی گئی ہے لیکن اگر غلطی سے بھی کسی کی جان ضائع کر دی جائے یا اس کو زخمی کر دیا جائے تو اس پر سزائیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ مثلاً:

① اگر مقتول مسلمان آزاد مرد تھا تو اس کی دیت سواونٹ ہیں۔ اگر اونٹ میسر نہ ہوں تو ایک ہزار مثقال سونا یا بارہ ہزار درہم چاندی یا دو سو گائیں، یا دو ہزار بھیڑ بکریاں ادا کی جائیں گی۔ البتہ غلام شخص کی دیت اس کی قیمت کے برابر ہوگی۔



- ⑦ بعض انسانی اعضاء ایسے ہیں کہ جن کے تلف ہونے کی صورت میں مکمل دیت ادا کرنا پڑتی ہے۔ مثلاً عقل کا زائل ہو جانا، دونوں کان، دونوں آنکھیں، زبان، ناک، آلہ سنا سن یا خصیتین کٹنے سے قوت جماع ختم ہو جائے، ریڑھ کی ہڈی۔ ان میں سے کسی ایک کے بے کار ہو جانے پر مکمل شخص کی دیت لاگو ہوگی۔
- ⑧ مذکورہ بالا اعضاء میں سے جو جوڑے ہیں مثلاً: دو ہاتھ، دو کان وغیرہ ان میں سے ایک تلف ہو تو نصف دیت واجب ہوگی۔

- ⑨ اس کے علاوہ مختلف زخموں کی نوعیت کے لحاظ سے دیت کی مقدار مختلف ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۸) - کتاب الدیات (التحفة ۳۳)

دیتوں کا بیان

(المعجم ۱) - باب النفس بالنفس

(التحفة ۱)

۴۴۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَلِيِّ
ابْنِ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ
عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ قُرَيْظَةُ
وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ
فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ
النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ
رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فُودِيَ بِمَائَةٍ وَسَقِيَ مِنْ
تَمْرٍ، فَلَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ
النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا: اذْفَعُوهُ
إِلَيْنَا نَقْتُلَهُ، فَقَالُوا: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ النَّبِيُّ ﷺ
فَأَتَوْهُ فَتَزَلَّتْ: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُم بَيْنَهُمْ
بِالْقِسْطِ﴾ [المائدة: ۴۲] وَالْقِسْطُ:
النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، ثُمَّ نَزَلَتْ: ﴿أَفَحْكَمُ



۴۴۹۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
قریظہ اور نصیر (یہود کے دو قبیلے تھے) اور نصیر قریظہ کی
بہ نسبت زیادہ معزز تھا۔ تو جب قریظہ کا کوئی آدمی نصیر
کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اسے اس کے بدلے میں قتل
کر دیا جاتا تھا۔ اور جب نصیر کا کوئی آدمی قریظہ کے آدمی
کو قتل کر دیتا تو (مقتول کے ورثاء کو) ایک سو و سق کھجور
دیت دیتا تھا۔ پھر جب نبی ﷺ مبعوث ہوئے تو نصیر
کے آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ تو قریظہ
نے کہا: قاتل ہمارے حوالے کرو، ہم اسے قتل کریں گے۔
نصیر نے کہا: ہمارے تمہارے درمیان نبی ﷺ قاضی اور
حکم ہیں۔ تو وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے۔ تو یہ
آیات نازل ہوئیں: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُم بَيْنَهُمْ
بِالْقِسْطِ﴾ ”آپ اگر فیصلہ فرمائیں تو ان میں انصاف
سے فیصلہ فرمائیں۔“ اس میں [القسط] ”انصاف“ کا

۴۴۹۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب ذكر الاختلاف على عكرمة في ذلك،

ح: ۴۷۳۶ من حديث عبيد الله بن موسى به، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۷۲ * سلسلة سماء عن عكرمة ضعيفة كما

تقدم، ح: ۲۲۳۸، ولبعض الحديث شاهد ضعيف.

۳۸۔ کتاب الدیات جان کے بدلے جان لینے کا بیان
 المفہوم ”جان کے بدلے جان“ ہے۔ پھر دوسری آیت
 نازل ہوئی: ﴿أَفَحُكْمَ الْحَاہِلِیَّةِ یَبْعُونَ﴾ ”کیا بھلا
 یہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟“

قال أبو داود: قَرِیْظَةُ وَالنَّصِیْرُ جَمِیْعًا
 مِنْ وَلَدِ هَارُونَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.
 امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قریظہ اور نصیر دونوں
 حضرت ہارون علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔

فائدہ: قصاص کا نظام بنو اسرائیل میں بھی موجود تھا۔ اور انسانی جانیں سب برابر ہیں۔ کسی قوم یا قبیلے کو کسی پر کوئی
 فضیلت نہیں۔ اسلام نے قبیلے اور برادری کی بنیاد پر برتری کے تصور کو ختم کر دیا اور ایمان و تقویٰ کو فضیلت کا معیار قرار
 دیا۔ نیز یہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک سند اضعیف ہے تاہم دیگر محققین نے اسے صحیح کہا ہے۔

(المعجم ۲) - بَابٌ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ
 بِجَرِيرَةٍ أَبِیْهِ أَوْ أَخِیْهِ (التحفة ۲)
 باب ۲۔ کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی وغیرہ
 کے جرم میں نہیں پکڑا جاسکتا

۴۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ یُونُسَ:
 حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ یَعْنِیَ ابْنَ إِیَادٍ: حَدَّثَنَا إِیَادٌ
 عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ
 النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي:
 «أَتَبْنُكَ هَذَا؟» قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!
 قَالَ: «حَقًّا»، قَالَ: أَشْهَدُ بِهِ، قَالَ:
 فَتَسَمَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاحِبًا مِنْ تَبَنٍ
 شَبَّهِي فِي أَبِي وَمِنْ حَلَفِ أَبِي عَلَيَّ، ثُمَّ
 قَالَ: «أَمَّا إِنَّهُ لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَلَا تَجْنِیْ
 عَلَیْهِ»، وَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَزِرُ
 وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ [الأنعام: ۱۶۴]۔
 ۴۴۹۵۔ حضرت ابو رمثہ (رفاعہ بن یثرب) رحمہ اللہ
 سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ
 نبی ﷺ کے ہاں حاضر ہوا۔ آپ نے میرے والد سے
 پوچھا: ”یہ تمہارا بیٹا ہے؟“ (والد نے) کہا: ہاں رب کعبہ
 کی قسم! آپ نے فرمایا: ”سچ؟“ میرے باپ نے کہا:
 میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہنستے
 ہوئے تبسم فرمایا، کیونکہ میری مشابہت میرے باپ میں
 نمایاں تھی اور باپ نے میرے بارے میں قسم کھائی تھی۔
 پھر آپ نے فرمایا: ”خبردار! نہ یہ تیرے کسی قصور میں
 پکڑا جائے گا اور نہ تو اس کے بدلے میں۔“ پھر آپ
 نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾
 ”کوئی جان کسی جان کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔“

فائدہ: کوئی مجرم جرم کر کے بھاگ جائے اور حکومت اس کو پکڑ نہ سکے تو اس کے والدین یا عزیز و اقارب کو پکڑ لینا

۴۴۹۵۔ تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۰۶۵، وأخرجہ النسائي، ح: ۴۸۳۶ من حدیث إیاد بہ۔



۳۸- کتاب الدیات صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دینے کا بیان

صریح ظلم ہے۔ الایہ کہ وہ اس کے جرم میں شریک ہوں یا اسے بھگانے یا چھپانے والے ہوں۔ اور یہ بات اسلامی معاشرے اور اسلامی قانون کی ہے۔ جب لوگ شریعت کے پابند نہ ہوں تو شریعت بھی ان کی پابند نہیں ہو سکتی۔

(المعجم ۳) - باب الإمام يأمرُ بالعفو
فی الدّم (التحفة ۳)
باب: ۳- حاکم یا قاضی خونِ معاف کرنے کا کہہ تو کیسا ہے؟

۴۴۹۶- حضرت ابوشریح خزاعی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی کا کوئی قتل ہو گیا ہو یا اس کا کوئی عضو کوٹ گیا ہو تو اسے تین میں سے ایک کا اختیار ہے: یا تو قصاص (بدلہ) لے یا معاف کر دے یا دیت لے لے اور جو کوئی چوتھی بات چاہے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو اور جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

۴۴۹۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فَضِيلٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوَّاءِ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخَزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أُصِيبَ بِقَتْلِ أَوْ خَبَلٍ فَإِنَّهُ يَخْتَارُ إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يَقْتَصَّ وَإِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَّةَ، فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ، وَمَنْ اغْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ».

۴۴۹۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب بھی کوئی ایسا مقدمہ لایا جاتا جس میں قصاص ہوتا تو آپ معاف کرنے کا فرماتے۔

۴۴۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ إِلَيْهِ شَيْءٌ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ.

🌞 فائدہ: قاضی اور حاکم صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ از خود معاف کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ اگر معاف کریں تو بہت بڑا ظلم ہے۔ جیسے کہ ہماری حکومتوں کا معمول ہے۔

۴۴۹۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الديات، باب من قتل له قاتل فهو بالخيار بين إحدى ثلاث، ح: ۲۶۲۳ من حديث محمد بن إسحاق به، * سفیان بن أبي العوَّاء ضعيف (تقريب)، ولبعض الحديث شاهد حسن عند أحمد: ۳۲/۴.

۴۴۹۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الديات، باب العفو في القصاص، ح: ۲۶۹۲، والنسائي، ح: ۴۷۸۷ من حديث عبد الله بن بكر به.

صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دینے کا بیان

۴۴۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی قتل ہو گیا اور اس کا مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے قاتل کو مقتول کے وارث کے حوالے کر دیا۔ قاتل نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نے اس کے قتل کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے وارث سے فرمایا: ”خبردار! اگر یہ سچا ہوا پھر تو نے اس کو قتل کر دیا تو تو جہنم میں جائے گا۔“ چنانچہ اس نے اس کو چھوڑ دیا۔ راوی نے بتایا کہ وہ قاتل چمڑے کی ایک لمبی پٹی سے بندھا ہوا تھا چنانچہ وہ اپنی پٹی کو گھسیٹتا ہوا چلا گیا اور پھر اس کا نام ہی ”ذوالنسعة“ (پٹی والا) پڑ گیا۔

۴۴۹۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ، فَقَالَ الْقَاتِلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْوَلِيِّ: «أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ». قَالَ: فَخَلَّى سَبِيلَهُ. قَالَ: وَكَانَ مَكْنُوفًا بِنِسْعَةٍ، فَخَرَجَ يَجْرُ نِسْعَتَهُ، فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ.

۴۴۹۹- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک قاتل لایا گیا اس کی گردن میں چمڑے کی ایک پٹی (بندھی ہوئی) تھی۔ آپ نے مقتول کے ولی کو بلایا اور اس سے کہا: ”کیا تم معاف کرتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تم دیت لینا قبول کرتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا قتل کرو گے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اسے لے جاؤ۔“ پس جب اس نے پشت پھیری تو آپ نے (پھر) پوچھا: ”کیا معاف کرتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا

۴۴۹۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ: حَدَّثَنَا حَمْرَةُ أَبُو عُمَرَ الْعَائِدِيُّ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جِيَءَ بِرَجُلٍ قَاتِلٍ فِي عُنُقِهِ النِّسْعَةُ، قَالَ: فَدَعَا وَلِيَّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ: «أَتَعْفُو؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «أَفْتَأْخُذُ الدِّيَّةَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «أَفْتَقْتُلُ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «أَذْهَبَ بِهِ»، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ:

۴۴۹۸- [تخریج: أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في حكم ولي القاتل في القصاص والعفو، ح: ۱۴۰۷، والنسائي، ح: ۴۷۲۶، وابن ماجه، ح: ۲۶۹۰ من حديث أبي معاوية الضرير به، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۴۴۹۹- [تخریج: أخرجه مسلم، القسامة والمحاربين، باب صحة الإقرار بالقتل وتمكين ولي القاتل... الخ، ح: ۱۶۸۰ من حديث علقمة بن وائل، والنسائي، ح: ۴۷۲۸ من حديث يحيى بن سعيد القطان به.

۳۸- کتاب الدیات

صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دینے کا بیان

دیت لیتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے کہا: ”کیا قتل کرو گے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ لے جاؤ۔“ پھر چوتھی بار فرمایا: ”اگر تم اس کو معاف کر دو تو یہ اپنے اور اپنے مقتول دونوں کے گناہ اپنے سر لے گا۔“ راوی نے کہا: چنانچہ اس نے اس کو معاف کر دیا۔ واکل کہتے ہیں کہ میں نے قاتل کو دیکھا کہ وہ اپنی پٹی گھسیٹے جا رہا تھا۔

«أَتَعْفُو؟» قال: لَا، قال: «أَفْتَقْتُلُ؟» قال: نَعَمْ، قال: «أَذْهَبَ بِهِ»، فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ: «أَمَّا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِنَّمِهِ وَإِنَّكُمْ صَاحِبِهِ»، قال: فَعَفَا عَنْهُ، قال: فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجْرُ النَّسْعَةَ.

🌅 فوائد و مسائل: ① اگر مجرم کے بھاگ جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو باندھنا جائز ہے۔ ② مقتول کے ولی کو تین باتوں میں سے صرف ایک کا اختیار ہے کہ معاف کر دے یا دیت قبول کر لے یا قصاص لے۔ ③ حاکم اور قاضی کو جائز ہے کہ معاف کرنے کی ترغیب دے۔ ④ اگر قاتل قصاص میں قتل کیا جائے تو امید ہے کہ یہ اس کے لیے کفارہ بن جائے گا۔ بصورت دیگر اس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (خطابی)

۳۵۰۰- جناب علقمہ بن واکل نے یہ روایت اپنی سند سے اور مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کی۔

۴۵۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ.

۳۵۰۱- جناب علقمہ بن واکل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک حبشی کو پکڑے نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اس نے میرے بھتیجے کو قتل کر ڈالا ہے۔ آپ نے پوچھا: ”تو نے اس کو کس طرح قتل کیا تھا؟“ اس نے بتایا کہ میں نے اس کے سر پر کلہاڑا مارا تھا، لیکن اسے میرا قتل کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تیرے پاس مال ہے کہ تو اس کی دیت دے سکے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اگر میں

۴۵۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ الْحَجَّاجِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سَمَاكِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِحَبَشِيٍّ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا قَتَلَ ابْنَ أَخِي، قَالَ: «كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟» قَالَ: صَرَبْتُ رَأْسَهُ بِالْفَأْسِ وَلَمْ أُرِدْ قَتْلَهُ، قَالَ: «هَلْ لَكَ مَالٌ تُوَدِّي دِيْنَهُ؟» قَالَ: لَا، قَالَ:

۴۵۰۰- تخریج: أخرجه مسلم، انظر الحديث السابق، ورواه النسائي، ح: ۵۴۱۷ من حديث يحيى القطان به.

۴۵۰۱- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين.

صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دینے کا بیان

تجھے چھوڑ دوں، اور تو لوگوں سے مانگے اور اس کی دیت جمع کر لے (تو کیا ایسے کر سکتا ہے؟) اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تیرے مالک (یا تیری قوم والے) تجھے اس کی دیت دے سکتے ہیں؟“ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ نے مقتول کے ولی سے کہا: ”اس کو پکڑ لے۔“ چنانچہ وہ اسے قتل کرنے کے لیے لے چلا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! اگر اس نے اس کو قتل کر دیا تو اسی کی مانند ہو جائے گا۔“ تو وہ (مقتول کا ولی) قاتل کو لے کر اس جگہ پہنچ گیا جہاں سے اس نے آپ کی بات سنی تھی اور بولا: لیجیے! یہ رہا اور جو چاہیں اس کے متعلق حکم فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو چھوڑ دو یہ اپنے اور اپنے مقتول کے گناہ اپنے سر لے کر جہنمیوں میں سے ہو گا۔“ حضرت وائل نے کہا: چنانچہ اس نے اس کو چھوڑ دیا۔

«أَفَرَأَيْتَ إِنْ أَرْسَلْتَكَ تَسْأَلُ النَّاسَ تَجْمَعُ دِيْنَهُ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَمَوَالِيكَ يُعْطُونَكَ دِيْنَهُ؟» قَالَ: لَا، قَالَ لِلرَّجُلِ: «خُذْهُ» فَخَرَجَ بِهِ لِيَقْتُلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا إِنَّهُ إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ». فَبَلَغَ بِهِ الرَّجُلُ حَيْثُ يَسْمَعُ قَوْلَهُ فَقَالَ: «هُوَ ذَا فَمُرْ فِيهِ مَا شِئْتَ». فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرْسِلْهُ» - قَالَ مَرَّةً: دَعُهُ - يَبُوءُ بِأَنَّهُمْ صَاحِبِهِ وَإِثْمِهِ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ». قَالَ: فَأَرْسَلَهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① قتل کی یہ نوعیت ”خطا شبہ العمد“ تھی۔ اور اس میں دیت آتی ہے قصاص نہیں۔ ② اگر قاتل یا اس کے اولیاء دیت دینے سے قاصر ہوں تو امام (امیر) قاتل کو مقتول کے اولیاء کے حوالے کر سکتا ہے۔ ③ مسلمان کا قتل کبیرہ گناہ ہے اور اس کی سزا ابدی جہنم ہے۔ اللہ معاف فرما دے تو الگ بات ہے۔

۴۵۰۲- جناب ابو امامہ بن سہل بیان کرتے ہیں کہ

ہم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے جبکہ وہ اپنے گھر میں محصور تھے۔ گھر میں ایک ایسی جگہ تھی کہ جو وہاں داخل ہوتا مقام بلاط پر بیٹھے لوگوں کی باتیں سن سکتا تھا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس جگہ میں گئے اور پھر ہمارے پاس واپس آئے تو ان کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ

۴۵۰۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مُحْصُورٌ فِي الدَّارِ وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخَلٌ مِّنْ دَخَلِهِ سَمِعَ كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ، فَدَخَلَهُ عُثْمَانُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ

۴۵۰۲- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما جاء لا يحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث، ح: ۲۱۵۸، والنسائي، ح: ۴۰۲۴، وابن ماجه، ح: ۲۵۳۳، من حديث حماد بن زيد به، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۳۶.

۳۸- کتاب الدیات

صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دینے کا بیان

یہ (بلوئی) اب مجھے قتل کر دینے کی دھمکیاں دینے لگے ہیں۔ ہم نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ عزوجل ان کی جانب سے آپ کی کفایت کرے گا۔ انہوں نے کہا: یہ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”کسی مسلمان کا خون حلال نہیں“ سوائے اس کے کہ اس سے تین باتوں میں سے کوئی ایک صادر ہو: اسلام کے بعد کفر شادی شدہ ہونے کے بعد زنا یا قصاص کے بغیر کسی کو قتل کر دینا“ اور اللہ کی قسم! میں نے کبھی زنا نہیں کیا جاہلیت میں نہ اسلام لانے کے بعد۔ اور جب سے اللہ نے مجھے ہدایت نصیب فرمائی ہے میں نے کبھی نہیں چاہا کہ میرا اس (اسلام) کے بدلے کوئی اور دین ہوتا اور میں نے کسی کو قتل بھی نہیں کیا ہے تو پھر یہ میرے قتل کے درپے کیوں ہیں؟

مُعَيَّرٌ لَوْنُهُ فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُونَنِي بِالْقَتْلِ
أَيْضًا قَالَ: قُلْنَا: يَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ، يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: وَلِمَ يَقْتُلُونَنِي؟ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ: كُفْرٌ بَعْدَ إِسْلَامٍ،
أَوْ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بَغَيْرِ
نَفْسٍ. فَوَاللَّهِ! مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي
إِسْلَامٍ قَطُّ وَلَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي بِدِينِي بَدَلًا
مُنْذُ هَدَانِي اللَّهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فِيمَ
يَقْتُلُونَنِي».



امام ابو داؤد و ترمذی فرماتے ہیں: سیدنا عثمان اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہما دور جاہلیت ہی سے شراب چھوڑ دی تھی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا تَرَكَمَا الْخَمْرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

🌅 فائدہ: سیدنا ابوبکر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما اسلام سے پہلے ہی پاک طینت تھے۔ اسلام نے ان کی صالحیت کو اور بھی صیقل کر دیا تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وارضاهما.

۴۵۰۳- زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی سے منقول ہے اور یہ وہب بن بیان کی روایت ہے اور زیادہ کامل ہے۔ وہ (زیاد بن سعد) عروہ بن زبیر سے اپنے والد کے واسطے سے روایت بیان کرتے ہیں..... اور موسیٰ بن اسماعیل کی سند میں ہے کہ زیاد نے اپنے والد سے اور

۴۵۰۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ
إِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ
الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ ضَمِيرَةَ
الضَّمَرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانَ

۴۵۰۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب من قتل عمداً، فرضوا بالدية، ح: ۲۶۲۵ من حديث محمد بن إسحاق به، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۷۷، وحسنه الحافظ في الإصابة: ۶۴/۳ * زیاد بن ضميرة حسن الحديث على الراجح.

صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دینے کا بیان

اپنے دادا (ضمیرہ) سے روایت کیا اور یہ دونوں (سعد اور ضمیرہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معرکہ جنین میں حاضر تھے ہم وہب بن بیان کی طرف لوٹے ہیں کہ..... محکم بن جثامہ لیشی نے قبول اسلام کے بعد قبیلہ اشجع کے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ اور یہ دیت کا پہلا مقدمہ تھا جس کا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ عیینہ نے مقتول اشجعی کے بارے میں بات شروع کی کیونکہ اس کا تعلق قبیلہ غطفان سے تھا اور اقرع بن حابس نے محکم کی جانب سے بات کی کیونکہ وہ قبیلہ خندف سے تھا۔ ان لوگوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں اور بہت شور و غل اور جھگڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عیینہ! کیا تم دیت قبول نہیں کرتے ہو؟“ عیینہ نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! جب تک میں اس کی عورتوں کو بھی وہی دکھ اور اذیت نہ پہنچا لوں جو اس نے میری عورتوں کو پہنچایا ہے۔ پھر آوازیں اونچی ہو گئیں بڑا شور و غل اور جھگڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عیینہ! کیا تم دیت قبول نہیں کرتے ہو؟“ تو عیینہ نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ حتیٰ کہ بنو لیت کا ایک آدمی کھڑا ہوا جس کا نام مکبیل تھا۔ وہ ہتھیار بند تھا اور ڈھال اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس واقعے میں جواب دے اسلام میں رونما ہوا ہے اور کوئی مثال نہیں ملتی کہ گھاٹ پر آتی بکریوں میں پہلی کو پتھر مار دیا جائے تو آخری بھی بھاگ جاتی ہے۔ اور (دوسری مثال) آج ایک طریقہ اختیار کرو تو کل اسے بدل دو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پچاس اونٹ تو فوری طور پر ابھی ادا ہوں اور پچاس

وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ سَعْدِ بْنِ ضَمِيرَةَ السَّلْمِيِّ - وَهَذَا حَدِيثٌ وَهْبٍ وَهُوَ أَثَمٌ - يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ - قَالَ مُوسَى: وَجَدَهُ وَكَانَا شَهِدَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا، ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ - أَنَّ مُحَلَّمَ بْنَ جَثَامَةَ اللَّيْثِي قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعٍ فِي الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ أَوَّلَ غَيْرِ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَتَكَلَّمَ عَيْنَةُ فِي قَتْلِ الْأَشْجَعِيِّ لِأَنَّهُ مِنْ غُطَفَانَ، وَتَكَلَّمَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحَلَّمٍ لِأَنَّهُ مِنْ خَنْدَفٍ، فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغَيْرَ؟» فَقَالَ عَيْنَةُ: لَا وَاللَّهِ! حَتَّى أَذْخِلَ عَلَى نِسَائِهِ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحَزَنِ مَا أَذْخَلَ عَلَى نِسَائِي، قَالَ: ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّغَطُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغَيْرَ؟» فَقَالَ عَيْنَةُ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا، إِلَى أَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ: مُكَبِّيلٌ، عَلَيْهِ شِكَّةٌ وَفِي يَدِهِ دَرَقَةٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَمْ أَجِدْ لِمَا فَعَلَ هَذَا فِي غَرَّةِ الْإِسْلَامِ مَثَلًا إِلَّا غَنَمًا وَرَدَّتْ



قتلِ عمد میں مقتول کے درءاء کے راضی ہونے کا بیان

جب ہم مدینہ لوٹیں۔ اور یہ واقعہ آپ کے سفر کا ہے۔ (صاحب معاملہ) محکم ایک دراز قد گندم گوں آدی تھا وہ لوگوں کی ایک جانب میں بیٹھا ہوا تھا۔ لوگ اسی حالت پر تھے کہ وہ جگہ بناتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ بیٹھا جبکہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھ سے یہ کام ہو گیا جس کی آپ کو خبر ملی ہے میں اللہ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ اللہ کے رسول! میرے لیے اللہ سے استغفار فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اسلام لاتے ہی اپنے ہتھیار سے قتل کر ڈالا۔ اے اللہ! محکم کی بخشش نہ فرما۔“ یہ آپ نے بلند آواز سے کہا۔ ابوسلمہ نے مزید کہا: پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی چادر کے پلو سے اپنے آنسو پونچھ رہا تھا۔

فَرُمِي أَوَّلَهَا فَفَرَّ آخَرَهَا، اسْتَنْ الْيَوْمَ وَغَيْرَ غَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسُونَ فِي قَوْرِنَا هَذَا، وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ»، وَذَلِكَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَمُحَلَّمٌ رَجُلٌ طَوِيلٌ آدَمٌ وَهُوَ فِي طَرَفِ النَّاسِ، فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى تَخْلَصَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي بَلَغَكَ، وَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ، فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْتَلْتَهُ بِسِلَاحِكَ فِي غَرَّةِ الْإِسْلَامِ، اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلَّمٍ»، بِصَوْتٍ عَالٍ. زَادَ أَبُو سَلَمَةَ: فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَلَقَّى دُمُوعَهُ بِطَرَفِ رِذَايِهِ.

ابن اسحاق کہتے ہیں: اس کی قوم کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعد میں اس کے لیے استغفار فرمایا تھا۔

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَرَعَمَ قَوْمُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نضر بن شمیل نے [الْغَيْرِ] کا مفہوم ”دیت“ بتایا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ: الْغَيْرُ الدِّيَةُ.

🌞 فائدہ: مذکورہ بالا مثالوں سے اپنے مخاطب کو اپنے مطلب کی بات پر لانے کے لیے براہِ مختار کرنا مطلوب تھا۔ پہلی مثال میں یہ ہے کہ اگر آج اس پہلے قاتل سے قصاص لے لیا جائے تو دوسروں کو عبرت اور نصیحت ہو جائے گی۔ اور کوئی کسی کو قتل کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ اور اگر قصاص نہ لیا جائے تو دوسری مثال ہے کہ یہ بات حکمت کے خلاف ہوگی کہ ”آج ایک اصول بنائیں اور کل اسے بدل دیں۔“ چاہے کہ اہل موقف اپنایا جائے۔ اگر آج آپ نے قصاص نہ لیا اور دیت ہی پر راضی ہو گئے تو لوگ آئندہ دیت پر راضی نہ ہوں گے قصاص ہی لیا کریں گے۔ (علامہ سندھی بحوالہ عون المعبود)

باب ۴- قتلِ عمد میں مقتول کا وارث اگر دیت لینے پر راضی ہو (تو درست ہے)

(المعجم ۴) - باب وَلِيِّ الْعَمْدِ يَأْخُذُ الدِّيَةَ (الشحفة ۴)

قتل عمد میں مقتول کے ورثاء کے راضی ہونے کا بیان

۳۵۰۳- جناب ابو شریحؓ کعبیؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے بنو خزاعہ! تم نے ہذیل کا یہ آدمی قتل کیا ہے، میں اس کی دیت ادا کرتا ہوں، میری اس بات کے بعد جس کسی کا کوئی آدمی قتل کیا گیا تو اس کے وارثوں کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا کہ یا تو دیت لے لیں یا (قصاص میں) قتل کریں۔“

۴۵۰۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا شَرِيحَ الْكَعْبِيِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خَزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هَذِلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ، فَمَنْ قُتِلَ لَهُ بَعْدَ مَقَاتِلِي هَذِهِ قَتِيلٌ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ: بَيْنَ أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ أَوْ يَقْتُلُوا».

فائدہ: ایک تیسرا اختیار بھی ہے کہ ”معاف کر دیں۔“ جبکہ بعض فقہاء نے دیت لینے کو بھی معاف کرنے کی ایک صورت بیان کیا ہے۔

۳۵۰۵- سیدنا ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا: ”جس کسی کا کوئی آدمی قتل کیا گیا ہو تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے کہ یا تو دیت دیا جائے یا قصاص۔“ تب اہل یمن میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اس کا نام ابوشاہ تھا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھ دیجیے۔ (عباس بن ولید کے الفاظ ہیں)..... اُكْتُبُوا لی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوشاہ کو لکھ دو۔“ حدیث کے یہ الفاظ احمد بن ابراہیم کے ہیں۔

۴۵۰۵- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ ابْنِ شَدَّادٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُودَى، وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ»، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اكْتُبْ لِي - قَالَ الْعَبَّاسُ: اكْتُبُوا

۴۵۰۴- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في حكم ولي القاتل في القصاص والعفو، ح: ۱۴۰۶ من حديث يحيى بن سعيد القطان به، وقال: "حسن صحيح".

۴۵۰۵- تخريج: أخرجه مسلم، الحج، باب تحريم مكة وتحريم صيدها... الخ، ح: ۱۳۵۵، والبخاري، اللقطة، باب: كيف تعرف لقطة أهل مكة؟ ح: ۲۴۳۴ من حديث الأوزاعي به، ومن حديث حرب بن شداد به، أخرجه البخاري، ح: ۶۸۸۰.

۳۸- کتاب الدیات دیت لینے کے بعد قتل کرنے کا بیان

لی - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اَكْتُبُوا لِأَبِي سَاهٍ» وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: اَكْتُبُوا لِي يَعْنِي خُطْبَةً
امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد نبی ﷺ کے خطبہ کا لکھنا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قتل عمد میں قاتل سے قصاص ہوتا ہے یا پھر اگر مقتول کے وارث رضامند ہوں تو دیت بھی لے سکتے ہیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کے دور میں احادیث رسول لکھی بھی گئی ہیں۔ تاہم ان کا دائرہ بہت محدود تھا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بجا طور پر یہ سمجھتے اور عقیدہ رکھتے تھے کہ فرامین رسول ﷺ ہی ہمارے لیے معیار عمل ہیں۔

۴۵۰۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوهُ وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَّةَ».

۳۵۰۶- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا تو قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حوالہ کیا جائے وہ چاہیں تو اسے (قصاص میں) قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں۔“

🌞 فائدہ: مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ مسئلہ آگے حدیث: ۳۵۳۰ میں آ رہا ہے۔

(المعجم ۵) - باب مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ (التحفة ۵)

باب: ۵- اگر کوئی دیت لینے کے بعد بھی قتل کرے تو؟

۴۵۰۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقُ، وَأَخِيْسَبَةُ: عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا أُعْضِي

۳۵۰۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دیت لینے کے بعد قتل کیا میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔“

۴۵۰۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الديات، باب ما جاء في دية الكفار، ح: ۱۴۱۳، وابن ماجه، ح: ۲۶۵۹ من حديث عمرو بن شعيب به، وقال الترمذي: "حسن غريب".

۴۵۰۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳/۳۶۳ من حديث حماد بن سلمة به، * الحسن البصري عنن، وشك الراوي في السند.

۳۸- کتاب الديات زہر دے کر مار ڈالنے پر قصاص کا بیان
مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اخْذِ الدِّيَةِ .

🌞 فائدہ: یہ بات واضح ہے کہ یہ بہت بڑا جرم ہے کہ وارث پہلے دیت قبول کر لے پھر موقع پا کر قاتل کو یا کسی دوسرے کو قتل کر ڈالے۔ اور ابو داؤد و طیالسی کی روایت مذکورہ بالا کی شاہد اور مؤید ہے کہ ایسے مجرم سے قصاص لیا جائے گا۔ (عون المعبود)

(المعجم ۶) - بَابٌ: فِيمَنْ سَقَى رَجُلًا
سُمًّا أَوْ أَطْعَمَهُ فَمَاتَ، أَيَقَادُ مِنْهُ
(التحفة ۶)

۴۵۰۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر آلود بکری (کا گوشت) لائی تو آپ نے اس سے کھایا۔ پھر اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا: میں نے آپ کو قتل کرنا چاہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تجھے یہ کام نہ کرنے دے گا۔“ یا فرمایا: ”اللہ تجھے مجھ پر مسلط نہ ہونے دے گا۔“ صحابہ نے کہا: کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس زہر کا اثر رسول اللہ ﷺ کے حلق میں کوئے پر دیکھتا رہا۔

۴۵۰۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِئَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ، فَقَالَ: «مَا كَانَ اللَّهُ لِيُسَلِّطَكَ عَلَى ذَلِكَ»، أَوْ قَالَ: «عَلَيَّ». قَالَ: فَقَالُوا: أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: «لَا»، فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۴۵۰۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی ﷺ کو زہر آلود بکری ہدیہ کی۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: پھر نبی ﷺ نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا۔

۴۵۰۹- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبَادُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

۴۵۰۸- تخريج: أخرجه مسلم، السلام، باب السم، ح: ۲۱۹۰ عن يحيى بن حبيب، البخاري، الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب قبول الهدية من المشركين، ح: ۲۶۱۷ من حديث خالد بن الحارث به .
۴۵۰۹- تخريج: [إسناده ضعيف] * سفيان بن حسين ضعيف عن الزهري، ثقة عن غيره .

۳۸- کتاب الدیات

عن سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ - قَالَ هَارُونُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - : أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ شَاةً مَسْمُومَةً. قَالَ: فَمَا عَرَضَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذِهِ أُخْتُ مَرْحَبِ الْيَهُودِيَّةِ الَّتِي سَمَّيَ النَّبِيُّ ﷺ.

زہر دے کر مار ڈالنے پر قصاص کا بیان

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ یہودی عورت مرحب کی بہن تھی جس نے نبی ﷺ کو زہر دینے کی کوشش کی تھی۔

۴۵۱۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ اہل خیبر کی ایک یہودی عورت نے ایک بکری کو آگ پر بھون کر زہر آلود کیا اور پھر اسے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ دے دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی دقتی کا حصہ لیا اور کھانے لگے اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی اس سے کھانے لگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے ہاتھ کھینچ لو“ اور اس عورت کو بلوایا اور اس سے پوچھا: ”کیا تو نے اس بکری کو زہر آلود کیا ہے؟“ وہ یہود بولی: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس دقتی نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: ”تیرا اس سے کیا ارادہ تھا؟“ کہنے لگی میں نے کہا: اگر یہ نبی ہوا تو اسے یہ ہرگز نقصان نہیں دے گی اور اگر نبی نہ ہوا تو ہم اس سے راحت پا جائیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف کر دیا اور کوئی سزا نہ دی۔ اور آپ کے وہ صحابہ جنہوں نے اس بکری میں سے کھایا تھا ان

۴۵۱۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَحْدُثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَضْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الذَّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ارْقَعُوا أَيْدِيَكُمْ»، وَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاَهَا فَقَالَ لَهَا: «أَسَمَّيْتَ هَذِهِ الشَّاةَ؟» قَالَتْ الْيَهُودِيَّةُ مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: «أَخْبَرْتَنِي هَذِهِ فِي يَدِي، الذَّرَاعُ». قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: «فَمَا أَرَدْتَ إِلَى ذَلِكَ؟» قَالَتْ: قُلْتُ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَمْ يَضُرَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرْخَنَا مِنْهُ، فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا، وَتَوَفَّى بَعْضُ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ

زہر دے کر مار ڈالنے پر قصاص کا بیان

میں سے ایک (بشر بن براء بن معرور) وفات پا گئے اور (خود) رسول اللہ ﷺ نے اس کے کھانے کی وجہ سے اپنے کندھوں کے درمیان میں پچھنے لگوائے۔ یہ پچھنے آپ کو ابو ہند نے گائے کے سینگ اور چھری کے ساتھ لگائے۔ اور ابو ہند انصار کے قبیلہ بنی بیاضہ کا غلام تھا۔

وَاحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِي أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ؛ حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةِ وَهُوَ مَوْلَى لِبْنِي بِيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ.

۴۵۱۱- حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیر

میں ایک یہودی عورت نے رسول اللہ ﷺ کو ایک بھی ہوئی بکری ہدیہ کی..... اور حضرت جابر کی روایت کی مانند روایت کیا..... کہا کہ پھر حضرت بشر بن براء بن معرور انصاری (اس کی وجہ سے) فوت ہو گئے۔ تو آپ نے اس یہودن کو بلوایا (اور اس سے پوچھا:) ”تجھے اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟“..... تو حدیث جابر کی مانند ذکر کیا..... تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔ اور پچھنے لگوانے کا معاملہ اس میں ذکر نہیں کیا۔

۴۵۱۱- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْرٍ شَاةٍ مُضَلِيَّةٍ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ قَالَ: فَمَاتَ بَشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَأُرْسِلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ: «مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟»، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلَتْ. وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْحِجَامَةِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر کوئی شخص کسی کو زہر کھا کر مار ڈالے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ ② اہل کتاب کا کھانا مسلمانوں کے لیے حلال ہے اور اسی طرح ان سے ہدیہ بھی لیا جاسکتا ہے۔ ③ یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا کہ گوشت کے ایک ٹکڑے نے اپنے زہر آلود ہونے کی آپ کو خبر دے دی۔

۴۵۱۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرما لیتے تھے اور صدقہ نہ کھایا کرتے تھے۔ حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے..... اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا..... کہا کہ رسول اللہ

۴۵۱۲- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

۴۵۱۱- تخریج: [حسن] أخرجه البيهقي: ۴۶/۸ من حديث أبي داود به، انظر الحديث الآتي.

۴۵۱۲- تخریج: [سناده حسن] أخرجه البيهقي في دلائل النبوة: ۴/۲۶۲ من حديث أبي داود به، ورواه أحمد: ۳۵۹/۲ من حديث محمد بن عمرو الليثي به، مختصراً.

زہر دے کر مار ڈالنے پر قصاص کا بیان

ﷺ ہدیہ قبول فرما لیتے اور صدقہ نہیں کھایا کرتے تھے۔ مزید کہا کہ ایک یہودی عورت نے خیبر میں آپ کو ایک بکری ہدیہ کی جو بھونی گئی تھی اور اس نے اسے زہر آلود کر دیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ لوگوں (صحابہ کرام) نے بھی اس سے کھایا۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے ہاتھ کھینچ لو اس نے مجھے بتایا ہے کہ یہ زہر آلود ہے۔“ پھر (اس کی وجہ سے) بشر بن براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔ تو آپ نے اس یہود کو بلوایا (اور پوچھا): ”تجھے اس کارستانی پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟“ اس نے کہا: اگر آپ نبی ہیں تو میرے اس کام سے آپ کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اور اگر آپ بادشاہ ہیں تو میں لوگوں کو آپ سے راحت پہنچا سکوں گی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر آپ نے اپنی اس تکلیف کے متعلق بتایا جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی: ”میں ان تقوں کی وجہ سے جو میں نے خیبر میں کھائے تھے ہمیشہ تکلیف میں رہا ہوں اور اب یہ وقت آ گیا ہے کہ اس نے میری شاہ رگ کاٹ دی ہے۔“

وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ - وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا هُرَيْرَةَ - قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ. زَادَ: فَأَهْدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْرِ شَأْنٍ مَضْلِيَّةٍ سَمَّيْنَاهَا، فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا وَأَكَلَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: «ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّهَا أَخْبَرْتَنِي أَنَّهَا مَسْمُومَةٌ»، فَمَاتَ بَشْرُ ابْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ: «مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟» قَالَتْ: «إِنْ كُنْتُ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ الَّذِي صَنَعْتُ، وَإِنْ كُنْتُ مَلِكًا أَرَحُّ النَّاسَ مِنْكَ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلْتُ، ثُمَّ قَالَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «مَا زِلْتُ أَحْجِدُ مِنَ الْأَكْلَةِ الَّتِي أَكَلْتُ بِخَيْرٍ فَهَذَا أَوَانٌ قَطَعْتَ أَبْهَرِي».

🌞 فوائد و مسائل: ① زہر آلود بکری کھلانے والی عورت کی بابت دو طرح کی روایات اس باب میں آئی ہیں۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے اسے معاف کر دیا اور بعض میں ہے کہ اسے قصاصاً قتل کر دیا گیا۔ مولانا صفی الرحمن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ مَنَ الْمُنْعَمُ شرح صحیح مسلم میں اس کی بابت یوں رقم طراز ہیں کہ نبی ﷺ نے اس عورت کو پہلے معاف کر دیا تھا لیکن جب آپ کے ساتھ کھانے میں شریک حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہ اس زہر کی وجہ سے شہید ہو گئے تو پھر بعد میں آپ نے اس عورت کو قصاص میں قتل کر دیا۔ دیکھیے: (منہ المنعم شرح صحیح مسلم: ۳۵۰/۳) ② صدقے کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ یہ لوگوں کے مالوں کی میل ہوتا ہے جو نبی ﷺ اور آپ کی آل کے لیے حلال نہ تھا۔ ایسے ہی معروف مستحقین کے علاوہ اغنیاء کو بھی صدقہ لینا جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت زہر خورانی کا اثر عود کر آیا تھا اس طرح آپ درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ ③ یہ حدیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ

زہر دے کر مار ڈالنے پر قصاص کا بیان

رسول اللہ ﷺ قطعاً غیب نہیں جانتے تھے اور نہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام ہی کو علم غیب تھا۔ اگر ان کو یہ علم ہوتا کہ جو گوشت وہ کھا رہے ہیں زہر آلود ہے تو وہ ہرگز ہرگز اسے نہ کھاتے۔ واللہ اعلم۔

۴۵۱۳- جناب عبدالرحمن اپنے والد حضرت کعب

بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس بیماری میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی ان دنوں میں ام مبشر (زوجہ زید بن حارثہ) نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کیا گمان کرتے ہیں؟ میں اپنے بیٹے کے متعلق یہی سمجھتی ہوں کہ وہ زہر آلود بکری جو اس نے آپ کے ساتھ خیبر میں کھائی تھی وہ اسی سے متاثر ہوا تھا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بھی اپنے متعلق اسی کا گمان ہے اور یہ وقت آ گیا ہے کہ میری شاہ رگیں کٹ رہی ہیں۔“

۴۵۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ :

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ أُمَّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ : مَا يُتَّهَمُ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَإِنِّي لَا أَتَّهَمُ بِابْنِي شَيْئًا إِلَّا الشَّاةَ الْمَسْمُومَةَ الَّتِي أَكَلَ مَعَكَ بِخَيْبَرَ ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « وَأَنَا لَا أَتَّهَمُ بِنَفْسِي إِلَّا ذَلِكَ فَهَذَا أَوَانُ قَطْعِ أَبْهَرِي » .

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے یہ روایت کئی بار بسند معمر بواسطہ زہری نبی ﷺ سے مرسل اور کئی بار زہری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک کے واسطے سے موصول روایت کی ہے۔ عبدالرزاق نے کہا کہ معمر جب یہ روایت مرسل بیان کرتے تو ہم اسی طرح لکھ لیتے تھے اور جب مسند روایت کرتے تو ہم اسی طرح لکھ لیتے اور ہمارے نزدیک یہ سب صحیح ہیں۔ عبدالرزاق نے بتایا کہ جب ابن مبارک معمر کے ہاں گئے تو انہوں نے وہ تمام احادیث جو وہ موقوف بیان کیا کرتے تھے ابن مبارک کو مسند روایت کیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ : وَرُبَّمَا حَدَّثَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُرْسَلًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ ، وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّ مَعْمَرًا كَانَ يُحَدِّثُهُم بِالْحَدِيثِ مَرَّةً مُرْسَلًا فَيَكْتُبُونَهُ ، وَيُحَدِّثُهُم مَرَّةً بِهِ فَيَسْنِدُهُ فَيَكْتُبُونَهُ ، وَكُلُّ صَحِيحٍ عِنْدَنَا . قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ : فَلَمَّا قَدِمَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَلَى مَعْمَرٍ أَسْنَدَ لَهُ مَعْمَرٌ أَحَادِيثَ كَانَ يُوقِفُهَا .

۴۵۱۴- حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ

۴۵۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ :

۴۵۱۳- تخریج : [صحیح] * وللحديث شواهد، منها الحديث السابق .

۴۵۱۴- تخریج : [صحیح] .

۳۸- کتاب الدیات

مالک سے غلام کا قصاص لینے کا بیان

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور مخلص بن خالد (کی مذکورہ بالا روایت) کے ہم معنی بیان کیا۔ جیسے کہ حدیث جابر میں آیا ہے..... انہوں نے کہا کہ پھر حضرت بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس یہودی عورت کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ تجھے اس کارستانی پر کس چیز نے آمادہ کیا؟..... اور حدیث جابر کی مانند روایت کیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا اور بچھے لگوانے کا ذکر نہیں کیا۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ مُبَشَّرٍ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ: كَذَا قَالَ عَنْ أُمِّهِ وَالصَّوَابُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ مُبَشَّرٍ دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَخْلَدِ بْنِ خَالِدٍ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ قَالَ: فَمَاتَ بَشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلَتْ: وَلَمْ يَذْكُرِ الْحِجَامَةَ.

(المعجم ۷) - باب مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ مَثْلَ بِهِ، أَيَقَادُ مِنْهُ؟ (التحفة ۷)

باب: ۷- اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے یا اس کا ناک و غیرہ کاٹ ڈالے تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟

۳۵۱۵- حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے اور جو اپنے غلام کی ناک کاٹے گا ہم اس کی ناک کاٹیں گے۔“

۴۵۱۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ».

۴۵۱۵- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذی، الدیات، باب ما جاء فی الرجل یقتل عبده، ح: ۱۶۱۴، وابن ماجه، ح: ۲۶۶۳، والنسائی، ح: ۴۷۴۰، ۴۷۴۲ من حدیث قتادة، وقال الترمذی: "حسن غریب"، وهو فی مسند علی ابن الجعد، ح: ۹۸۴، وصححه الحاكم علی شرط البخاری: ۳۶۷/۴، ووافقه الذہبی * حسن عن سمره حسن كما تقدم، ح: ۳۵۴.

مالک سے غلام کا قصاص لینے کا بیان

۴۵۱۶- جناب قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے مذکورہ بالا روایت کی مثل روایت کیا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے غلام کو خسی کیا ہم اسے خسی کر دیں گے۔“ اور پھر شعبہ اور حماد کی حدیث کی مثل روایت کیا۔ (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی ہے۔)

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے ابو داؤد طیالسی نے بواسطہ ہشام روایت کیا اور حدیث معاذ کی طرح بیان کیا۔

فائدہ: بعض ائمہ کے نزدیک مذکورہ دونوں روایات ضعیف ہیں۔ اس لیے بعد کی روایات صحیح ہیں اور مسئلہ وہی ہے جو ان سے ثابت ہو رہا ہے کہ غلام کے بدلے میں مالک کو قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا۔ لیکن جن کے نزدیک مذکورہ روایات صحیح یا حسن ہیں ان کے نزدیک اس کا مطلب صرف زبرد تو بیچ اور تنبیہ ہے نہ کہ قصاص لیا جانا یا پھر یہ روایات منسوخ ہیں۔ (عون)

۴۵۱۷- جناب قتادہ نے سند شعبہ مذکورہ بالا روایت کی مثل روایت کیا۔ مزید کہا کہ پھر حسن یہ حدیث بھول گئے اور کہا کرتے تھے کہ کسی آزاد کو کسی غلام کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

۴۵۱۸- ہشام نے بواسطہ قتادہ حسن سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ آزاد سے غلام کا قصاص نہیں لیا جاتا۔

۴۵۱۹- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ

۴۵۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ خَصَصَى عَبْدَهُ خَصَصْنَاهُ» ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَحَمَّادٍ .

قَالَ أَبُو دَاوُدَ : وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ هِشَامٍ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَاذٍ .

۴۵۱۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ مِثْلَهُ . زَادَ : ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ فَكَانَ يَقُولُ : لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ .

۴۵۱۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ الْحَسَنِ قَالَ : لَا يُقَادُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ .

۴۵۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ

۴۵۱۶- [حسن] انظر الحديث السابق .

۴۵۱۷- [حسن] انظر الحديثين السابقين .

۴۵۱۸- [حسن] * وله شواهد ، منها الحديث السابق : ۴۵۱۷ .

۴۵۱۹- [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه ، الدييات ، باب من مثل بعبده فهو حر ، ح : ۲۶۸۰ من حديث أبي حمزة سوار به .

اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی چلا تا ہوا نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اس کی لونڈی تھی اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”افسوس تجھ پر تجھے کیا ہوا ہے؟“ اس نے کہا: بہت برا ہوا ہے۔ میں نے اپنے مالک کی لونڈی کو دیکھ لیا تو اسے غیرت آئی اور پھر اس نے میرا ذکر کاٹ ڈالا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس آدمی کو میرے پاس لاؤ۔“ اسے ڈھونڈا گیا مگر نہ ملا سکے۔ تو آپ نے غلام سے فرمایا: ”جاؤ تم آزاد ہو۔“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! (اگر وہ مجھے دوبارہ غلام بنانے کی کوشش کرے تو) میری مدد کون کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان۔“ یا فرمایا: ”ہر مومن۔“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آزاد کیے جانے والے کا نام رُوح بن دینار تھا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے اس کا ذکر کا ٹاس کا نام زنباع تھا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ زنباع ابوروح ہے۔ یہ اس غلام (روح بن دینار) کا آقا تھا۔

🌞 فائدہ: اگر کوئی مالک اپنے غلام پر ظلم کرے اور اس کے اعضاء کاٹ ڈالے تو غلام آزاد کر دیا جائے گا۔ اور مالک سے قصاص لینے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ جیسا کہ اس کی مختصر تفصیل گزری۔

(المعجم ۸) - باب الْقَسَامَةِ (التحفة ۸) باب: ۸- قسامت کا بیان

🌞 فائدہ: ”قسامہ“ قسم سے ماخوذ ہے اور تکرار کے ساتھ قسمیں اٹھانے کے معنی میں ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب کہیں کوئی قتل ہو جائے اور اس کے قاتل کا علم نہ ہو اور نہ کوئی گواہی موجود ہو مگر مقتول کے وارث کسی شخص یا اشخاص پر قتل کا دعویٰ رکھتے ہوں اور اس کے کچھ قرائن بھی موجود ہوں مثلاً ان لوگوں کے مابین دشمنی ہو یا ان کے علاقے میں قتل ہوا ہو یا کسی کے پاس سے مقتول کا سامان ملے یا اس قسم کی دیگر علامات موجود ہوں تو مدعی لوگ پہلے پچاس قسمیں



کھائیں گے کہ فلاں شخص یا افراد ہمارے آدمی کے قاتل ہیں۔ اس طرح ان کا دعویٰ ثابت ہوگا۔ اگر مدعی لوگ قسمیں نہ کھائیں تو مدعا علیہ پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔ اگر معاملہ واضح نہ ہو سکے تو بیت المال سے اس مقتول کی دیت ادا کی جائے گی۔

۴۵۲۰- حضرت سہل بن ابو حشمہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سہل خیبر کی جانب روانہ ہوئے اور کھجوروں کے باغات میں جدا جدا ہو گئے۔ پس عبد اللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا۔ سو انہوں نے (وہاں کے) یہودیوں پر الزام لگایا۔ پھر اس (مقتول) کا بھائی عبد الرحمن بن سہل اور اس کے چچا زاد خویصہ اور محیصہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ عبد الرحمن اپنے بھائی کے معاملے میں بات کرنے لگا جبکہ وہ ان سب سے چھوٹا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑے کو بات کرنے دو۔“ یا فرمایا: ”پہلے بڑا بات شروع کرے۔“ پھر ان دونوں نے اپنے بھائی کے بارے میں بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے پچاس آدمی ان کے کسی کے خلاف پچاس قسمیں کھائیں تو اس ملزم کی رسی تمہارے حوالے کر دی جائے گی۔“ انہوں نے کہا: یہ ایسا معاملہ ہے جو ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا تو ہم قسمیں کیسے کھائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر یہودی پچاس قسمیں دے کر تم سے بری ہو جائیں گے۔“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کافر لوگ ہیں۔ (ان کی قسموں کا کیا اعتبار؟) الغرض رسول اللہ ﷺ نے اپنی

۴۵۲۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْمَعْنَى قَالَا: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ مُحْيِصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقَتَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ، فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ وَابْنَا عَمِّهِ: خُوَيْصَةُ وَمُحْيِصَةُ، فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ، فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَضْعَفُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكُبْرُ الْكُبْرُ»، أَوْ قَالَ: «الْيَبْدُ الْأَكْبَرُ»، فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَلْيَدْفَعْ بِرُمَّتِهِ». قَالُوا: أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ؟ قَالَ: «فَتَبَرَّئُكُمْ يَهُودُ بِأَيِّمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ. قَالَ: فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِهِ. قَالَ: قَالَ سَهْلٌ: دَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَّضَتْنِي

۴۵۲۰- تخریج: أخرجه مسلم، القسامة والمحاريب... الخ، باب القسامة، ح: ۱۶۶۹/۲ عن عبد الله بن عمر بن ميسرة، والبخاري، الأدب، باب إكرام الكبير، ويبدأ الأكبر بالكلام والسؤال، ح: ۶۱۴۳ من حديث حماد بن زيد به.

طرف سے اس کی دیت ادا فرمائی۔ سہل کہتے ہیں: میں ایک دن ان کے باڑے میں چلا گیا تو ان اونٹنیوں میں سے ایک نے مجھے لات دے ماری۔ حماد بن زید نے یہی یا اس کے قریب قریب بیان کیا۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو بشر بن مفضل اور مالک نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا اور کہا: ”کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاؤ گے کہ اپنے عزیز کے خون کے حق دار بن سکو؟ یا قاتل کے حق دار بن سکو؟“ بشر نے ”خون کے حق دار بننے“ کا ذکر نہیں کیا۔ اور عبدہ نے بواسطہ یحییٰ وہی کہا ہے جیسے کہ حماد نے کہا۔ اور ابن عیینہ کی روایت جو یحییٰ سے ہے اس میں اس نے ابتدائی طور پر یوں کہا ہے: ”یہودی پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری ہو جائیں گے۔“ اور ”قتلہ دار بننے“ کا ذکر نہیں کیا۔

ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ ابن عیینہ کا وہم ہے۔

۴۵۲۱- حضرت سہل بن ابو حشمہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی قوم کے بڑوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محبصہ لوگوں کو مالی مشکلات کا سامنا تھا تو وہ دونوں (محنت مزدوری کی تلاش میں) خیبر کی طرف نکل گئے۔ پھر محبصہ کو خبر دی گئی کہ عبداللہ بن سہل کو قتل کر کے ایک کنویں یا چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ تو وہ یہودیوں کے پاس گیا اور کہا: اللہ کی قسم! تم لوگوں ہی نے اس کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ہم نے اس کو قتل نہیں کیا۔ پھر وہ چلا آیا اور اپنی قوم کے پاس پہنچا اور ان کو سب بتایا۔ تو وہ اور اس کا بڑا بھائی حویصہ اور عبدالرحمن

نَاقَهُ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكُضَةً بِرَجُلَيْهَا. قَالَ حَمَادُ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَمَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ: «أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ». وَلَمْ يَذْكُرْ بَشَرٌ: «دَمًا». وَقَالَ عَبْدُهُ عَنْ يَحْيَى كَمَا قَالَ حَمَادٌ. وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى فَبَدَأَ بِقَوْلِهِ: «تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا يَحْلِفُونَ» وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِسْتِحْقَاقَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا وَهُمْ مِنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

۴۵۲۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرَجُلَانِ مِنْ كُتُبَاءِ قَوْمِهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحْبِصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدِ أَصَابِهِمْ فَأَتَتِي مُحْبِصَةُ فَأَخْبَرَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ، فَأَتَتِي يَهُودٌ فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللَّهِ! قَتَلْتُمُوهُ. قَالُوا: وَاللَّهِ! مَا قَتَلْنَاهُ. فَأَقْبَلَ



بن سہل (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے۔ تو محیصہ بات کرنے لگا..... اور یہی تھا جو خیبر میں گیا تھا..... تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑے کا خیال کر۔“ یعنی جو عمر میں بڑا ہے۔ پھر حویصہ نے بات کی۔ پھر محیصہ نے کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ لوگ تمہارے آدمی کی یا تو دیت دیں گے ورنہ جنگ کے لیے تیار رہیں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ تفصیل لکھ بھیجی۔ انہوں نے جواباً لکھا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبد الرحمن سے فرمایا: ”کیا تم لوگ قسمیں کھاؤ گے کہ اپنے آدمی کے خون کے حق دار بن سکو۔“ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر تمہارے مقابلے میں یہودی قسمیں کھائیں گے۔“ ان لوگوں نے کہا: وہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ (یعنی ان کی قسموں کا کیونکر اعتبار کریں؟) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت ادا فرمائی اور سوانغیاں ان کی طرف بھیج دیں حتیٰ کہ ان کے احاطے میں داخل کر دی گئیں۔ سہل کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات دے ماری تھی۔

حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ، ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيْصَةُ - وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ - وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ، فَذَهَبَ مُحْيِصَةُ لِيَتَكَلَّمَ - وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرٍ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَبُرَ كِبَرُ» - يُرِيدُ السِّنَّ - فَتَكَلَّمَ حُوَيْصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحْيِصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَنْ يَدْبُوا صَاحِبَكُمْ، وَإِنَّمَا أَنْ يُؤْذَنُوا بِحَرْبٍ»، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ، فَكَتَبُوا: إِنَّا وَاللَّهِ! مَا قَتَلْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحُوَيْصَةَ وَمُحْيِصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: «أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَتَحْلِفْ لَكُمْ يَهُودُ؟» قَالُوا: لَيْسُوا مُسْلِمِينَ، فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ. قَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَّضَنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① قتل یا دیگر امور میں تصفیہ کے لیے کفار سے بھی قسمیں لی جائیں۔ اللہ کے نام کی قسمیں۔ بشرطیکہ فریق ثانی ان کا اعتبار کرے۔ ② حکومت اسلامیہ میں کسی بھی شخص کا خون ضائع نہیں کیا جاسکتا۔ ③ اگر مدعا علیہ متعین نہ ہو سکے اور معاملہ مشتبہ ہو تو بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی۔ ④ کفار کے ہاں محنت مزدوری اور ملازمت کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ انسان اپنا دین اسلام محفوظ رکھ سکے۔ ⑤ مجلس میں بات پیش کرنی ہو تو چھوٹے کو چاہیے کہ بڑے کا ادب کرتے ہوئے پہلے اسے بات کرنے دے۔ ⑥ قسامت سے قتل کا دعویٰ ثابت ہو جانے کی صورت میں مدعا علیہ کو قصاص میں قتل کرنے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ البتہ دیت لازم ہونے پر اتفاق ہے۔

۴۵۲۲- جناب عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منہر بن مالک کے ایک آدمی کو قسامت کے فیصلے کی بنا پر (قصاص میں) قتل کیا تھا۔ یہ قبیلہ (طائف کے مضافات میں) لیثہ شہر کے کنارے بحیرۃ الرغاء کے مقام پر سکونت پذیر تھا۔ راوی نے کہا کہ قاتل اور مقتول ان میں سے تھے۔ یہ الفاظ محمود بن خالد کے ہیں۔ جس نے وضاحت سے ”بحیرۃ الرغاء“ اور ”شط لیثہ“ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

۴۵۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَكَثِيرُ بْنُ عُيَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ قَتَلَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَضْرٍ بْنِ مَالِكٍ بِبَحْرَةِ الرِّغَاءِ عَلَى شَطِّ لَيْثَةِ الْبَحْرَةِ قَالَ: الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ مِنْهُمْ. وَهَذَا لَفْظُ مَحْمُودٍ، بِبَحْرَةِ، أَقَامَهُ مُحَمَّدٌ وَحْدَهُ: عَلَى شَطِّ لَيْثَةٍ.

باب: ۹- قسامت کی وجہ سے قصاص نہ لینے کا بیان

(المعجم ۹) - بَابُ: فِي تَرْكِ الْقَوْدِ بِالْقَسَامَةِ (التحفة ۹)

۴۵۲۳- جناب سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیر گئے اور وہاں جا کر علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔ پھر انہوں نے اپنے میں سے ایک کو پایا کہ اسے قتل کر دیا گیا تھا، تو انہوں نے وہاں کے لوگوں سے کہا جہاں قتل ہوا تھا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں اس کے قاتل کی خبر ہے۔ چنانچہ ہم اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔ تو آپ نے فرمایا: ”تم لوگ اس کے قاتل کے متعلق گواہ پیش کرو۔“ انہوں نے کہا:

۴۵۲۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّبَّاحِ الرَّعْفَرَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُيَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يَقَالُ لَهُ: سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا، فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ: قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا؟ فَقَالُوا: مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا، فَاِنْطَلَقْنَا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ

۴۵۲۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۱۲۷/۸ من حديث أبي داود به، * السند مرسل، انظر المراسيل لأبي داود، ح: ۲۷۰.

۴۵۲۳- تخریج: أخرجه البخاري، الديات، باب القسامة، ح: ۶۸۹۸ عن أبي نعيم الفضل بن دكين، ومسلم، القسامة، ح: ۵/۱۶۶۹ من حديث سعيد بن عبيد الطائي به، وتقدم طرقة، ح: ۱۶۳۸.

ہمارے پاس کوئی گواہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تب وہ تمہارے جواب میں قسمیں کھائیں گے؟“ انہوں نے کہا: ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہیں ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ناپسند کیا کہ اس مقتول کا خون ضائع جائے تو صدقہ کے اونٹوں میں سے اس کی دیت سو اونٹنیاں ادا فرمادی۔

قال: فَقَالَ لَهُمْ: «تَأْتُونِي بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قُتِلَ هَذَا؟»، قَالُوا: مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ: «يَحْلِفُونَ لَكُمْ؟» قَالُوا: لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَّاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

۴۵۲۴- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصاریوں کا ایک آدمی خیر میں قتل ہو گیا۔ تو اس کے وارث نبی ﷺ کے ہاں گئے اور اس مقتول کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے اس ساتھی کے قتل کے متعلق گواہی دیں؟“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہاں مسلمانوں میں سے کوئی بھی نہ تھا، اور وہ لوگ یہودی ہیں، وہ اس سے بھی بڑی باتوں کی جرأت کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو ان میں سے پچاس آدمیوں کو منتخب کر لو اور ان سے قسمیں لے لو۔“ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت ادا فرمائی۔

۴۵۲۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رَاشِدٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِحَبِيرٍ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «لَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَى قَتْلِ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمْ يَكُنْ ثُمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودٌ وَقَدْ يَجْتَرِثُونَ عَلَى أَغْظَمَ مِنْ هَذَا، قَالَ: «فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ» فَأَبَوْا فَوَدَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عُنْدِهِ.

🌞 فائدہ: صحیح اور رائج یہ ہے کہ پہلے مدعی لوگوں میں سے پچاس آدمی قسمیں کھا کر اپنا دعویٰ ثابت کریں گے۔ تب فریق مخالف سے قسمیں وغیرہ لی جائیں گی۔

۴۵۲۵- حضرت عبدالرحمن بن بکیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک سہل کو اس حدیث (کے بیان کرنے)

۴۵۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَائِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ

۴۵۲۴- تخریج: [صحیح] أخرجه الطبراني في الكبير: ۴/ ۲۷۷، ح: ۴۴۱۳ من حديث الحسن بن علي به، وللحديث شواهد كثيرة جداً.

۴۵۲۵- تخریج: [إسناده ضعيف] * محمد بن إسحاق عنن.

۳۸- کتاب الدیات

قاتل سے قصاص لینے کا بیان

میں وہم ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہود کو یہ لکھا تھا کہ بلاشبہ تم میں مقتول پایا گیا ہے لہذا اس کی دیت ادا کرو۔ تو انہوں نے لکھا اور (اپنی تحریر میں) اللہ کے نام کی پچاس قسمیں کھائیں کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل کا کوئی علم ہے۔ انہوں نے کہا: پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت ایک سو اونٹنیاں اپنی طرف سے ادا فرمادی۔

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ قَالَ: إِنَّ سَهْلًا - وَاللَّهِ! - أَوْهَمَ الْحَدِيثَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى يَهُودَ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ قَتِيلَ فِدْوَةٍ، فَكُتِبُوا يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا قَتَلْنَاهُ وَمَا عَلِمْنَا قَاتِلًا قَالَ: فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ.

۴۵۲۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْيَهُودِ - وَبَدَأَ بِهِمْ - «يَخْلِفُ مِنْكُمْ خَمْسُونَ رَجُلًا» فَأَبَوْا، فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ: «اسْتَحِقُّوا»، فَقَالُوا: نَخْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَّةً عَلَى يَهُودَ لَأَنَّهُ وَجَدَ بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ.



۴۵۲۶- جناب ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار انصار کے کئی لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہودیوں سے کہا..... اور ان ہی سے ابتدا کی..... ”تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں“ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے انصاریوں سے کہا کہ اپنا حق (قسمیں کھا کر) ثابت کرو۔ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم ان دیکھی بات پر کیسے قسمیں کھائیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت یہودیوں پر ڈال دی کیونکہ وہ مقتول ان ہی کے ہاں پایا گیا تھا۔

🌞 **ملاحظہ:** یہ روایت ضعیف ہے۔ اس مقتول کی دیت رسول اللہ ﷺ نے بیت المال سے ادا فرمائی تھی۔ جیسے کہ گزشتہ احادیث میں بیان ہوا ہے۔

(المعجم ۱۰) - **بَابُ: يُقَادُّ مِنَ الْقَاتِلِ** باب: ۱۰- قاتل سے قصاص لینے کا بیان (التحفة ۱۰)

🌞 **فائدہ:** اسلام میں اور سابقہ ملتوں میں بھی یہ امر مسلم ہے کہ اگر کہیں کسی سے قتل عمد جیسا بڑا اور سنگین جرم سرزد ہو جائے تو اس میں قصاص یعنی بدلہ لازم آتا ہے۔ سوائے اس کے کہ مقتول کے وارث بالکل معاف کر دیں یا مال کی

۳۸- کتاب الديات قاتل سے قصاص لینے کا بیان

صورت میں خون بہا لینا قبول کر لیں۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الْأَنفُسَ بِالنَّفْسِ﴾ (المائدة: ۴۵) ”جان کے بدلے جان ہے۔“ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ﴾ (البقرة: ۱۷۸) ”اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے۔“ ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ﴾ (البقرة: ۱۷۹) ”عقل مندو! قصاص میں تمہارے لیے زندگی ہے۔“

۴۵۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ جَارِيَةً وَجِدَتْ قَدْ رَضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ أَفَلَان؟ أَفَلَان؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيَّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا، فَأَخَذَ الْيَهُودِيَّ، فَأَعْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

۴۵۲۷- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی پائی گئی کہ اس کا سر دو پتھروں میں رکھ کر کچل دیا گیا تھا (اور ابھی اس میں زندگی کی رتق باقی تھی) تو اس سے پوچھا گیا: یہ تیرے ساتھ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ حتیٰ کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ (ہاں) تو اس یہودی کو پکڑا گیا اور پھر اس نے اعتراف کر لیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا سر بھی پتھروں سے کچلا جائے۔

۴۵۲۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيِّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي قَلْبٍ وَرَضَّحَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ، فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ.

۴۵۲۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک انصاری لڑکی کو قتل کر دیا جو کچھ زیور پہنے ہوئے تھی اور پھر ایک کنویں میں پھینک دیا اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا۔ پھر اسے پکڑ لیا گیا تو اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے سنگسار کیا جائے حتیٰ کہ مر جائے۔ چنانچہ اسے سنگسار کیا گیا، حتیٰ کہ وہ مر گیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ نَحْوَهُ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن جریر نے ایوب سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

☀ فائدہ: اس حدیث میں رجم (سنگسار) کا مفہوم دیگر روایات کی روشنی میں یہ ہے کہ قصاص میں مجرم کا سر پتھروں

۴۵۲۷- تخریج: أخرجه البخاري، الوصايا، باب: إذا أوما المريض برأسه إشارة بينة تعرف، ح: ۲۷۴۶، ومسلم، القسامة، باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره... الخ، ح: ۱۶۷۲ من حديث همام به.

۴۵۲۸- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبد الرزاق به، ، انظر الحديث السابق.

۳۸- کتاب الدیات میں رکھ کر چلا گیا تھا۔

۴۵۲۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسٍ: أَنَّ جَارِيَةً كَانَتْ عَلَيْهَا أَوْصَاحُ لَهَا فَرَضَخَ رَأْسُهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ، فَقَالَ لَهَا: «مَنْ قَتَلَكَ: فُلَانٌ قَتَلَكَ؟» فَقَالَتْ: لَا، بِرَأْسِهَا. قَالَ: «مَنْ قَتَلَكَ؟ فُلَانٌ قَتَلَكَ؟» قَالَتْ: لَا، بِرَأْسِهَا. قَالَ: «فُلَانٌ قَتَلَكَ؟» قَالَتْ: نَعَمْ بِرَأْسِهَا. فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

۴۵۲۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی اپنے چاندی کے زیور پہنے ہوئے تھی کہ ایک یہودی نے پتھر سے اس کا سر کچل دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس لڑکی کے پاس آئے جب کہ (ابھی) اس میں زندگی کی رمق باقی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”تجھے کس نے قتل کیا ہے؟ کیا فلاں نے قتل کیا ہے؟“ اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”تجھے کس نے قتل کیا ہے؟ کیا فلاں نے قتل کیا ہے؟“ اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟“ اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے دو پتھروں میں رکھ کر قتل کیا گیا۔



🌞 فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قصاص میں قاتل ہی کو قتل کیا جائے گا، چاہے وہ کسی مرد کا قاتل ہو یا عورت کا یہاں عورت کے قصاص میں مرد کو قتل کیا گیا، کیونکہ وہ اس عورت کا قاتل تھا۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ: أَيَقَادُ الْمُسْلِمُ مِنَ الْكَافِرِ؟ (التحفة ۱۱)

باب: ۱۱- کیا مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیا جائے گا؟

۴۵۳۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ:

۴۵۳۰- حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں اور اشتر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کوئی خاص وصیت فرمائی ہے جو عام لوگوں سے نہ کہی ہو؟ انہوں نے

۴۵۲۹- تخریج: أخرجه البخاري، الدیات، باب: إذا قتل بحجر أو بعضاً، ح: ۶۸۷۷، ومسلم، القسامة، باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره... الخ، ح: ۱۶۷۲ من حديث عبدالله بن إدريس به.

۴۵۳۰- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، القسامة، باب القود بين الأحرار والمماليك في النفس، ح: ۴۷۳۸ من حديث يحيى القطان به، وهو في مسند أحمد ۱/ ۱۲۲، وللحديث شواهد عند ابن حبان، ح: ۱۶۹۹ وغيره.

مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیے جانے سے متعلق احکام و مسائل

فرمایا: نہیں۔ سوائے اس کے جو میرے پاس اس مکتوب میں ہے..... مسدد کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے وہ تحریر نکالی۔ احمد بن حنبل نے کہا: انہوں نے اپنی تلوار کی میان میں سے وہ تحریر نکالی..... تو اس میں تھا: ”تمام اہل ایمان کے خون برابر ہیں اور وہ اپنے علاوہ کے مقابلے میں ایک ہاتھ ہیں (ایک دوسرے کی مدد کرنے کے پابند ہیں)۔ ان کے ذمے اور امان کا ان کا ادنیٰ سے ادنیٰ آدمی بھی پابند ہے۔ خیردار! کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں اور کسی امان والے کو اس کے ایامِ امان میں قتل نہ کیا جائے، جس نے دین میں کوئی نیا کام کیا (بدعت ایجاد کی) تو اس کا وبال اس کی اپنی جان پر ہے، جس نے کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو جگہ دی تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔“

انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ فَقُلْنَا: هَلْ عَهْدُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً؟ فَقَالَ: لَا، إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هَذَا - قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ: فَأَخْرَجَ كِتَابًا، وَقَالَ أَحْمَدُ: كِتَابًا مِنْ قَرَابِ سَيْفِهِ - فَإِذَا فِيهِ: «الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُوا دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِدِمَتِهِمْ أَذْنَاؤُهُمْ. لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ، مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ، وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».

مسدود نے بواسطہ ابن ابی عروبہ (یوں) روایت کیا:

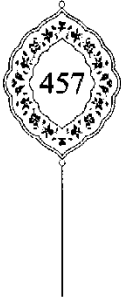
پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ تحریر نکالی۔

قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ: فَأَخْرَجَ كِتَابًا.

فوائد و مسائل: ① حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے کوئی خاص انفرادی وصیت نہیں کی گئی تھی، اس کی کوئی ضرورت تھی نہ اس کا کوئی ثبوت ہی ہے۔ بخلاف اس دعویٰ کے جس کے روافض مدعی ہیں۔ روافض کا دعویٰ سراسر غلط اور بے اصل ہے۔ ② کسی مسلمان عربی، عجمی یا کالے گورے کو کسی دوسرے مسلمان پر کوئی فضیلت نہیں۔ خون سب کے برابر ہیں صرف تقویٰ کی بنا پر فضیلت حاصل ہے، مگر اس کا علم اور فیصلہ اللہ کے پاس محفوظ ہے۔ ③ کافر کے مقابلے میں مسلمان کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے بشرطیکہ وہ حق پر ہو۔ ④ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جاسکتا، البتہ دیت ضرور دی جائے گی۔ ⑤ دین میں بدعت (نئی ایجاد) کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ دین ہر اعتبار سے کامل اور مکمل ہے۔ بدعتی آدمی اللہ کی مخلوق میں ملعون ہے۔ ایسے آدمی کو عزت دینا حرام ہے۔ معاملات کی دنیا میں مروت اور رواداری ایک الگ مسئلہ ہے۔

۴۵۳۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ

۴۵۳۱- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۲۷۵۱، أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب المسلمون تتكافأ دماؤهم، ۴۴



۳۸- کتاب الدیات

خاند کا بیوی کے پاس کسی کو دیکھنے پر اسے قتل کرنے کا بیان اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... اور مذکورہ بالا روایت علی کی مانند ذکر کیا۔ اس میں اضافہ ہے: ”ان کا (مسلمانوں کا) بعید ترین فرد بھی امان دے سکتا ہے۔ اور ان کا تنومند اور قوی رفتار اپنے ضعیف اور سست رفتار کو بھی ساتھ ملائے (مال غنیمت میں اس کو شریک کرے) اور چھوٹے دستے میں جانے والا بڑے لشکر میں رہ جانے والوں کو بھی شریک سمجھے۔“

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثٍ عَلِيٍّ، زَادَ فِيهِ: «وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَفْصَاهُمْ، وَيَرُدُّ مُشِدَّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّبِهِمْ عَلَى قَاعِدِهِمْ».

فائدہ: آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ جہاد میں شریک ہونے والے تمام مجاہد مال غنیمت میں حصے دار ہوں گے حتیٰ کہ اگر ایک چھوٹا دستہ بڑے لشکر سے الگ ہو کر کوئی جہاد معرکہ سر کرے اور وہاں سے مال غنیمت حاصل کرے تو اس میں بڑے لشکر والے بھی جو اپنے امیر کے ساتھ بیٹھے رہے شریک ہوں گے۔

(المعجم ۱۲) - بَابُ: فِيمَنْ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، أَيْقُتْلُهُ؟ (التحفة ۱۲)

باب: ۱۲- اگر کوئی شخص کسی غیر کو اپنی بیوی کے پاس پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟



۴۵۳۲- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر ڈالے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: کیوں نہیں؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ عزت دی! نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے سردار کی بات سنو! کیا کہہ رہا ہے۔“

۴۵۳۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ الْمَعْنَى وَاجِدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عْبَادَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيْقُتْلُهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا». قَالَ سَعْدٌ: بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ! قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ».

عبدالوہاب کی روایت میں ہے: ”سنو سعد کیا کہہ رہا ہے۔“ (یعنی بہت ہی غیرت مند ہیں۔)

قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: «إِلَى مَا يَقُولُ سَعْدٌ».

۴۵۳۲- ح: ۲۶۸۵ من حدیث عمرو بن شعیب بہ .

۴۵۳۲- تخریج: أخرجه مسلم، اللعان، باب: ۱، ح: ۱۴۹۸ عن قتیبہ بہ .

۳۸- کتاب النبیات

نادانستہ طور پر زخمی ہونے والے شخص سے متعلق احکام و مسائل

۴۵۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: فرمائیے کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر آدمی کو پاؤں تو کیا اسے چھوڑ دوں حتیٰ کہ چار گواہ لاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۴۵۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمَهِّلُهُ حَتَّى آتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ: «نَعَمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① دوسری احادیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیکھو سعد کس قدر غیرت مند ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ سب سے بڑھ کر غیرت والا ہے۔ (صحیح البخاری، النکاح، قبل حدیث: ۵۲۲۰ و صحیح مسلم، اللعان، حدیث: ۱۴۹۸) ② اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ صاحب ایمان کو اللہ کی حدود پر ٹھہرنے والا ہونا چاہیے نہ کہ ان سے تجاوز کرنے والا۔ اسلام میں انسانی جان کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور اس قسم کے حادثے میں بھی کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ چار گواہ ہوں یا اقرار ہو تو جب رجم ہوگا۔ اگر گواہ ہوں نہ عورت کا اقرار بلکہ صرف خاوند کا دعویٰ ہو تو اس صورت میں رجم نہیں ہوگا بلکہ لعان ہوگا۔

(المعجم ۱۳) - باب الْعَامِلِ يُصَابُ عَلَى يَدَيْهِ خَطَأً (التحفة ۱۳)

باب: ۱۳- نادانستہ طور پر اگر کسی عامل سے کوئی شخص زخمی ہو جائے تو!

۴۵۳۴- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ نے ابوجہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا۔ صدقے (کے حساب) میں ان کا ایک آدمی سے جھگڑا ہو گیا تو ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور زخمی کر دیا۔ تو وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس چلے آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم بدلہ لیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم تمہیں اس قدر مال دیتے ہیں۔“ مگر وہ راضی نہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: ”چلو اس قدر لے

۴۵۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ

سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ أَبَا جَهْمٍ بِنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاحَظَهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضْرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَشَحَّجَهُ، فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: الْقَوْدَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَكُمْ كَذَا وَكَذَا»، فَلَمْ يَرْضَوْا، فَقَالَ: «لَكُمْ كَذَا

۴۵۳۳- تخریج: أخرجه مسلم من حديث مالك به، انظر الحديث السابق، وهو في الموطأ (بهي): ۷۳۷/۲.

۴۵۳۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب السلطان يصاب على يده، ح: ۴۷۸۲ من حديث عبد الرزاق به، وهو في المصنف له، ح: ۱۸۰۳۲، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۴۵، وابن حبان (إلحسان)، ح: ۴۴۷۰ * الزهري عنن.

قصص سے متعلق احکام و مسائل

لو۔“ وہ راضی نہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: ”اس اس قدر لے لو۔“ تو وہ راضی ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آج شام میں خطبہ دوں گا اور لوگوں کو بتاؤں گا کہ تم لوگ راضی ہو گئے ہو۔“ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ”بنو لیث کے یہ لوگ میرے پاس قصاص کا مطالبہ لے کر آئے تھے تو میں نے انہیں اس قدر مال کی پیش کش کی ہے تو وہ راضی ہو گئے ہیں۔ (پھر آپ بنو لیث سے مخاطب ہوئے) کیا تم رضامند ہو؟“ انہوں نے کہا: نہیں۔ اس پر مہاجرین بھٹا اٹھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان سے باز رکھا تو وہ رک گئے۔ آپ نے ان لوگوں کو پھر بلایا اور مزید مال کی پیش کش کی اور ان سے پوچھا: ”کیا تم راضی ہو؟“ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”میں لوگوں کو خطبہ دوں گا اور انہیں تمہاری رضامندی کا بتاؤں گا۔“ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور (ان سے) پوچھا: ”کیا تم راضی ہو؟“ انہوں نے کہا: ہاں (ہم راضی ہیں۔)

وَكَذَا، فَلَمْ يَرْضَوْا، فَقَالَ: «لَكُمْ كَذَا وَكَذَا»، فَرَضُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي خَاطِبُ الْعَشِيَّةِ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُم»، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَخَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْثِيَّيْنَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوْدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا، أَرْضَيْتُمْ؟» قَالُوا: لَا، فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكْفُوا عَنْهُمْ، فَكَفُوا، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَرَادَهُمْ فَقَالَ: «أَرْضَيْتُمْ»، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: «إِنِّي خَاطِبُ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُم»، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَخَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَرْضَيْتُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ.

ملفوظ: بعض حضرات نے اس حدیث کی صحت تسلیم کی ہے۔ لیکن صحیح تربات یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

(المعجم ۱۴) - باب الْقَوْدِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ
(التحفة ۱۴)

۲۵۳۵- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک

لڑکی پانی گئی جس کا سر دو پتھروں میں رکھ کر کچل دیا گیا تھا۔ تو اس سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ کس نے کیا

۴۵۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ جَارِيَةً وَجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ

۳۸- کتاب الہیات

قصاص سے متعلق احکام و مسائل

لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ أَفُلَانُ؟ أَفُلَانُ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأَوَمَّتْ بِرَأْسِهَا، فَأَخَذَ الْيَهُودِيُّ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ حتیٰ کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر کے ساتھ اشارہ کیا (کہ ہاں)۔ وہ یہودی پکڑ لیا گیا تو اس نے اقرار کر لیا۔ پھر نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا سر بھی پتھر سے پکلا جائے۔

☀️ فائدہ: مجرم سے قصاص لینے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جس انداز سے اس نے قتل کیا ہو اسی انداز سے اسے قتل کیا جائے جیسے اس واقعہ میں ہے اور عُکَل اور عُرینہ کے لوگوں کے ساتھ بھی اسی طرح کیا گیا تھا۔

(المعجم . . .) - باب الْقَوْدِ مِنَ الضَّرْبَةِ وَقَصِّ الْأَمِيرِ مِنْ نَفْسِهِ (التحفة ۱۵)

باب: مار پیٹ سے قصاص اور حاکم کا اپنے سے قصاص دلوانا

۴۵۳۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْنِي ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عُبَيْدَةَ ابْنِ مُسَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجُرَّحَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَالَ فَاستَقِدْ»، قَالَ: بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

۴۵۳۶- سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ کچھ تقسیم کر رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور آپ کے اوپر جھک گیا، تو آپ نے اپنی کھجور کی لٹھی سے جو آپ کے پاس تھی اسے کچوکا دیا، پس اس سے اس کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”آؤ اور اپنا بدلہ لے لو۔“ اس نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! میں نے معاف کیا۔

☀️ فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ مگر یہ بات بالکل صحیح ہے کہ نبی ﷺ اپنے آپ کو بدلہ دینے کے لیے پیش فرما دیا کرتے تھے۔ جیسے کہ آئندہ حدیث: ۵۲۲۳ میں آ رہا ہے۔

۴۵۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَرَارِيُّ عَنْ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْنِي ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدَةَ ابْنِ مُسَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجُرَّحَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَالَ فَاستَقِدْ»، قَالَ: بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

۴۵۳۷- جناب ابوفراس (ربیع بن زیاد بن انس حارثی) سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

۴۵۳۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب القود في الطعنة، ح: ۴۷۷۷ من حديث عبد الله بن وهب به * عبدة بن مسافع لم يوثقه غير ابن حبان، وقال ابن المديني "مجهول"، ولا أدري سمع من أبي سعيد أم لا؟ * .

۴۵۳۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب القصاص من السلاطين، ح: ۴۷۸۱ من حديث الجريري به، مختصراً، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۴۴ * أبوفراس النهدي مستور، ولم يعرفه أبو زرعة.

۳۸- کتاب الدیات

نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَالِي
لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ،
فَمَنْ فَعَلَ بِهِ ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ أَقْصُهُ مِنْهُ.
قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَذَبَ
بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَتَقْصُهُ مِنْهُ؟ قَالَ: إِي وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ! إِلَّا أَقْصُهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ أَقْصَّ مِنْ نَفْسِهِ.

عورت کے قصاص معاف کرنے کا بیان

نے ہمیں خطبہ دیا اور کہا: میں اپنے عمال اس لیے نہیں
بھیجتا کہ تمہارے جسموں پر ماریں یا تمہارے مال تم سے
چھین لیں۔ اگر کسی کے ساتھ ایسا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا
مقدمہ میرے پاس لائے تاکہ میں اس سے قصاص
لوں۔ تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر کسی نے
اپنی رعایا میں سے کسی کی تادیب کی ہو (اسے سزا دی ہو)
تو کیا آپ اس کا بدلہ لیں گے؟ فرمایا: ہاں، قسم اس ذات
کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس سے بدلہ
لوں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی
ذات سے بدلہ دلاتے تھے۔

باب: ۱۵- عورت بھی قصاص معاف کر سکتی ہے

(المعجم ۱۵) - باب عَفْوِ النِّسَاءِ عَنْ
الْدِّمِ (التحفة ۱۶)

۳۵۳۸- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”الزانی کرنے (قصاص کا مطالبہ
کرنے) والے بدلہ لینے میں حوصلے سے کام لیں۔
(جلدی نہ کریں۔) وارثوں میں سے معاف کرنے کا حق
درجہ بدرجہ ہے، خواہ کوئی عورت ہی ہو۔“

۴۵۳۸- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ:
حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ
حِصْنًا، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «عَلَى
الْمُقْتَلِينَ أَنْ يَنْحَجِرُوا الْأَوَّلَ فَلَاوَلَّ وَإِنْ
كَانَتْ امْرَأَةً».

امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا: [يَنْحَجِرُوا] کے معنی ہیں:
”قصاص لینے سے رک جانا۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَنْحَجِرُوا: يَكْفُوا عَنِ
الْقَوْدِ.

مزید فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قتل کے
معاملے میں وارثوں میں اگر کوئی عورت بھی ہو تو وہ بھی
معاف کر سکتی ہے۔ اور [أَنْ يَنْحَجِرُوا] کے معنی کے

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي أَنَّ عَفْوَ النِّسَاءِ
فِي الْقَتْلِ جَائِزٌ إِذَا كَانَتْ إِحْدَى
الْأُولِيَاءِ، وَبَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ:

۴۵۳۸- [تخریج: [سناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب عفو النساء عن الدم، ح: ۴۷۹۲ من حديث

الوليد بن مسلم به، * حصن مستور.

۳۸- کتاب الدیات

يَنْحَرِجُوا: يَكْفُفُوا عَنِ الْقَوْدِ].

مقتول بلوہ کے احکام و مسائل
سلسلے میں ابو عبیدہ سے مجھے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا
مفہوم ہے: ”قصاص لینے سے باز رہیں۔“

باب: جو کسی بلوے میں قتل ہو جائے

(المعجم . . .) - باب مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَا
بَيْنَ قَوْمٍ (التحفة ۱۷)

۴۵۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ:
حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ عَمْرِو،
عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: مَنْ قُتِلَ - وَقَالَ ابْنُ
عُبَيْدٍ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ -: «مَنْ
قُتِلَ فِي عِمِّيَا فِي رَمِي يَكُونُ بَيْنَهُمْ
بِحِجَارَةٍ أَوْ بِالسَّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بَعْضًا فَهُوَ
خَطَاٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاِ. وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا
فَهُوَ قَوْدٌ».

وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ: «قَوْدٌ يَدٌ»، ثُمَّ اتَّفَقَا،
«وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ لَا
يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ» وَحَدِيثُ
سُفْيَانَ أَتَمَّ.

۴۵۳۹- جناب طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو
کوئی کسی بلوے میں مارا گیا ہو۔ اور ابن عبید کی روایت
ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی بلوے میں
مارا گیا ہو (کہ اس کا قاتل دیکھا نہ گیا ہو) سنگباری ہوئی
ہو یا ڈنڈے بازی یا کسی لاشی سے مرا ہو تو یہ قتل خطا ہے
اس کی دیت قتل خطا والی ہوگی۔ البتہ جو شخص (جان بوجھ
کر) عمد قتل کیا گیا ہو تو اس میں قصاص ہے۔“

ابن عبید کے لفظ ہیں: [قَوْدٌ يَدٌ] (قاتل کی جان
سے قصاص لیا جائے گا۔) اور جو اس (قصاص لینے) میں
رکاوت بنے تو اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو اس کا
کوئی نفل یا فرض مقبول نہیں۔“ سفیان کی حدیث زیادہ
کامل ہے۔

۴۵۴۰- جناب طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کیا، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور
مذکورہ بالا روایت سفیان کی مانند بیان کیا۔

۴۵۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ:
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ،
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۴۵۳۹- تخریج: [صحیح] انظر الحديث الآتي.

۴۵۴۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، القسامه، باب من قتل بحجر أو سوط، ح: ۴۷۹۳ من حديث
سعيد بن سليمان به.

۳۸- کتاب الدیات

دیت کی مقدار کا بیان

فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ .

(المعجم ۱۶) - باب الدِّيَّةِ كَمْ هِيَ

باب ۱۶- دیت کی مقدار کا بیان

(التحفة ۱۸)

☀ فائدہ: خون بہا یا کسی چوٹ وغیرہ کے بدلے میں دیے جانے والے مال کو ”دیت“ کہتے ہیں۔

۴۵۴۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فِدْيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ: ثَلَاثُونَ بَنَتْ مَحَاضٍ وَثَلَاثُونَ بَنَتْ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حَقَّةً. وَعَشْرُ بَنِي لَبُونٍ ذُكْرٌ.

۴۵۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَتْ قِيمَةُ الدِّيَّةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِ مِائَةِ دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَدِيَّةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النَّصْفُ مِنْ دِيَّةِ الْمُسْلِمِينَ. قَالَ: فَكَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ: أَلَا إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَّتْ.

۴۵۴۱- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص غلطی سے قتل کیا گیا ہو تو اس کی دیت ایک سو اونٹ ہے۔ تیس اونٹیاں مونث دوسالہ تیس اونٹیاں مونث تین سالہ اور دس عدد اونٹ مذکر دوسالہ۔

۴۵۴۲- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار (سونے کے) یا آٹھ ہزار درہم (چاندی کے) تھی اور ان دنوں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت کے مقابلے میں آدھی ہوتی تھی۔ چنانچہ معاملہ ایسے ہی رہا حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے خطبہ دیا اور کہا: بلاشبہ اونٹ مہنگے ہو گئے ہیں پھر آپ نے یہ دیت سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار دینار کر دی

۴۵۴۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، القسامة، باب ذكر الاختلاف على خالد الحذاء، ح: ۴۸۰۵، وابن ماجه، ح: ۲۶۳۰ من حديث محمد بن راشد به .

۴۵۴۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۷۷/۸، ۱۰۱ من حديث أبي داود به .

۳۸- کتاب الدیات

دیت کی مقدار کا بیان

گائے والوں کے لیے دو سو گائے اور بکریوں والوں کے لیے دو ہزار بکریاں، غلّے (خاص قسم کے کپڑے) تیار کرنے والوں کے لیے دو سو غلّے مقرر کی اور ذمی لوگوں کی دیت ویسے ہی رہنے دی اور اسے نہیں بڑھایا۔

قَالَ: فَفَرَضَهَا عَمْرٌ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتِي بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفِي شَاةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتِي حُلَّةٍ. قَالَ: وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الدِّمَةِ لَمْ يَرْفَعْهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ.

🌞 فائدہ: حکومت اسلامیہ کے اصحاب حل و عقد پر لازم ہے کہ دیت جیسے شرعی واجبات میں بازار کے بھاؤ کے مطابق عوام میں اعلان عام کرتے رہا کریں تاکہ کسی پر ظلم نہ ہو۔

۴۵۴۳- جناب عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے دیت کی شرح یوں مقرر فرمائی تھی کہ اونٹوں والوں پر ایک سواونٹ، گائے والوں پر دو سو گائے، بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں، غلّے والوں پر دو سو غلّے اور گندم والوں پر بھی کچھ مقرر کی تھی جو محمد بن اسحاق کو یاد نہیں رہی۔

۴۵۴۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتِي بَقَرَةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفِي شَاةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْحُلَلِ مِائَتِي حُلَّةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْقَمْحِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ مُحَمَّدٌ.

۴۵۴۴- جناب عطاء (بن ابی رباح) نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (دیت کی شرح) مقرر کی اور مذکورہ بالا حدیث موسیٰ بن اسماعیل کی مانند روایت کی۔ اور کہا کہ غلّے والوں پر بھی کچھ مقرر کی تھی جو مجھے یاد نہیں۔

۴۵۴۴- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّلَقَانِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: ذَكَرَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُوسَى

۴۵۴۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۷۸/۸ من حديث أبي داود به، * محمد بن إسحاق عنن، والسند مرسل، وانظر الحديث الآتي.

۴۵۴۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۷۸/۸ من حديث أبي داود به، * محمد بن إسحاق لم يصرح بالسماع.

۳۸- کتاب الدیات

دیت کی مقدار کا بیان

وَقَالَ: وَعَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ.

۴۵۴۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خُشْفِ بْنِ مَالِكٍ الطَّائِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِي دِيَةِ الْخَطَا عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بَنَتْ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بَنَتْ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنَى مَخَاضٍ ذُكْرٍ» وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ.

۴۵۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ

الْأَنْبَارِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيٍّ قَتَلَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَّتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

عَمْرِو، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ، لَمْ يَذْكُرْ: ابْنُ عَبَّاسٍ.

(المعجم ۱۷) - بَابُ: [فِي دِيَةِ الْخَطَا]

شِبْهُ الْعَمْدِ] (التحفة ۱۹)

باب: ۱۷- قتل خطا جو عہد کے مشابہ ہو

کی دیت

۳۵۳۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قتل خطا کی دیت بیس اونٹنیاں تین سالہ بیس اونٹنیاں چار سالہ بیس اونٹنیاں ایک سالہ بیس اونٹنیاں دو سالہ اور بیس اونٹ مذکر ایک سالہ۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کا قول بھی یہی ہے۔

۳۵۳۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

بنو عدی کا ایک آدمی قتل ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس کی دیت بارہ ہزار (درہم) طے فرمائی۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابن عیینہ

نے بواسطہ عمرو مکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا مگر اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

۴۵۴۵- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في الدية كم هي من الإبل؟ ح: ۱۳۸۶، والنسائي، ح: ۴۸۰۶، وابن ماجه، ح: ۲۶۳۱ من حديث الحجاج بن أرقطاة به، وهو ضعيف مدلس.

۴۵۴۶- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في الدية كم هي من الدراهم؟ ح: ۱۳۸۸، والنسائي، ح: ۴۸۰۷، وابن ماجه، ح: ۲۶۲۹ من حديث محمد بن مسلم الطائفي به، وأعله النسائي، والصواب أنه حسن.

☀ فائدہ: قتل خطا شبہ عمدہ کی دیت کا یہ باب اس مقام پر بعض نسخوں کے اعتبار سے ہے؛ ورنہ اکثر نسخوں میں یہ باب فیمن تطلب..... کے بعد ہے جیسا کہ اس نسخے میں بھی دوبارہ یہ باب وہاں موجود ہے۔ قتل کی تین قسمیں ہیں۔ قتل عمد (جو قصد اُچان ہو بوجھ کر ہو) قتل خطا (جو بلا قصد و ارادہ ہو جائے) قتل خطا شبہ العمد۔ یعنی مارنے والے نے قصد اُکوئی ایسی چیز ماری جس سے کوئی مرتا نہیں ہے نہ اس کی نیت ہی اسے قتل کرنے کی تھی۔ مثلاً لاشیٰ کوڑا یا پتھر مارا جس سے آدمی عموماً مرتا نہیں ہے مگر اتفاقاً مضروب مر گیا۔

۴۵۴۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیا اور تین بار ”اللہ اکبر“ کہا۔ پھر فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ وَعْدُهُ، وَ نَصَرَ عَبْدَهُ، وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ [”ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی۔ اور اس ایک اکیلے ہی نے تمام گروہوں کو پسپا کر دیا.....“] یہاں تک کی روایت مجھے مسدود سے یاد ہے۔ پھر سلیمان بن حرب اور مسدود دونوں روایت کرنے میں متفق ہیں..... فرمایا: ”خبردار! جاہلیت میں ذکر کیے جانے والے تمام مفاخر یا خون اور مال کے مطالبات میرے پاؤں تلے روندے جا رہے ہیں۔ (ان کی کوئی حیثیت نہیں اور کوئی مطالبہ نہیں ہوگا) سوائے اس کے جو حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت تھی یا بیت اللہ کی خدمت کا شرف تھا (وہ باقی رہے گا۔)“ پھر فرمایا: ”خبردار! قتل خطا جو عمدہ کے مشابہ ہو جو سانے یا لاشیٰ کی مار سے ہوا ہو اس کی دیت سواونٹ ہے۔ ان میں چالیس اونٹیاں ایسی ہوں جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔“ اور مسدود کی روایت زیادہ کامل ہے۔

۴۵۴۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدُ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رِبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - قَالَ مُسَدَّدٌ -: خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ وَعْدُهُ، وَ نَصَرَ عَبْدَهُ، وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ» - إِلَى هُهْنَا حَفِظْتُهُ مِنْ مُسَدَّدٍ - ثُمَّ اتَّفَقَا: «أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْتِرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُذَكَّرُ وَتُدْعَى مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تَحْتَ قَدَمِي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَ سِدَانَةِ الْبَيْتِ». ثُمَّ قَالَ: «أَلَا إِنَّ دِيَّةَ الْخَطَا شِبْهَ الْعَمْدِ - مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا - مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْ لَا دُهَا» وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَتَمُّ.

۴۵۴۷- [تخریج: أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب دية شبه العمد مغلفة، ح: ۲۶۲۷ من حديث سليمان ابن حرب به، ورواه النسائي، ح: ۴۷۹۷، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۲۶، وابن الجارود، ح: ۷۷۳.]

🌞 فائدہ: دیت کی اس مذکورہ قسم کو مغلطہ کہا جاتا ہے۔ یعنی بھاری اور ثقیل۔

۴۵۴۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :
حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ
مَعْنَاهُ .
۴۵۴۸- موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے
کہا ہمیں وہیب نے خالد سے حدیث بیان کی اسی اسناد
سے اور مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کیا۔

۴۵۴۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ
رَبِيعَةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ
قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ أَوْ
فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْبَيْتِ أَوْ الْكَعْبَةِ .
۴۵۴۹- قاسم بن ربیعہ نے بواسطہ حضرت ابن عمر
رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔
انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن
بیت اللہ کی سیڑھی پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

قال أَبُو دَاوُدَ : كَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْضًا
عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ
ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَرَوَاهُ أَيُّوبُ
السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَ حَدِيثِ خَالِدٍ، وَرَوَاهُ
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ
السَّدُوسِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ وَقَوْلُ زَيْدٍ وَأَبِي مُوسَى مِثْلَ حَدِيثِ النَّبِيِّ
ﷺ وَحَدِيثِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .
امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ نے بسند علی
بن زید، قاسم بن ربیعہ سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
انہوں نے نبی ﷺ سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔ اور
ایوب سختیانی نے قاسم بن ربیعہ سے، انہوں نے عبد اللہ
بن عمرو سے خالد کی حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔ اور
حماد بن سلمہ نے بسند علی بن زید، یعقوب سدوسی سے،
انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے نبی ﷺ
سے روایت کیا ہے۔ زید اور ابوموسیٰ کا قول حدیث نبوی
اور روایت عمر رضی اللہ عنہ (جو آگے آرہی ہے) کے مطابق ہے۔

۴۵۵۰- حَدَّثَنَا الثُّفَيْلِيُّ : حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ
قَالَ : قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعُمْدِ ثَلَاثِينَ
۴۵۵۰- مجاہد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے شبہ عمد میں فیصلہ کیا تھا کہ تیس اونٹیاں تین سالہ تیس
اونٹیاں چار سالہ اور چالیس اونٹیاں جو حاملہ ہوں اور ان

۴۵۴۸- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق .

۴۵۴۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الديات، باب دية شبه العمد مغلطة، ح: ۲۶۲۸، والنسائي،
ح: ۴۸۰۳ من حديث علي بن زيد بن جدعان به، وهو ضعيف، وحديث ابن عينة رواه النسائي، وابن ماجه .

۴۵۵۰- تخریج: [إسناده ضعيف] * مجاهد لم يسمع من عمر رضي الله عنه، فالسند منقطع، وفي السند علل أخرى .

۳۸- کتاب الدیات

دیت کی مقدار کا بیان

کی عمر میں دو دانتا یعنی چھٹے سے لے کر نویں سال میں شروع ہونے والی کے درمیان ہوں۔

حِقَّةٌ وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ خَلِيفَةً مَا بَيْنَ ثِيْبَةٍ إِلَى بَازِلٍ عَامِيهَا .

۴۵۵۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے

فرمایا: شبہ عمد کی دیت میں اونٹ تین قسموں کے ہوں: تینتیس اونٹیاں تین سالہ، تینتیس اونٹیاں چار سالہ اور چونتیس اونٹیاں چھ سے نو سالہ کے درمیان ہوں اور (یہ آخری) سب حاملہ ہوں۔

۴۵۵۱- حَدَّثَنَا هَنَادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو

الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: فِي شِبْهِ الْعُمْدِ أَثَلَاثًا ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ ثِيْبَةً إِلَى بَازِلٍ عَامِيهَا كُلُّهَا خَلِيفَةٌ .

۴۵۵۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قتل خطا

میں دیت کے اونٹ چار طرح کے ہوں: پچیس اونٹیاں تین سالہ، پچیس اونٹیاں چار سالہ، پچیس اونٹیاں دو سالہ اور پچیس اونٹیاں ایک سالہ ہوں۔

۴۵۵۲- حَدَّثَنَا هَنَادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو

الْأَحْوَصِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: فِي الْخَطِ أَرْبَاعًا، خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ .

۴۵۵۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے کہ شبہ عمد کی دیت میں اونٹوں کی تفصیل یہ ہے کہ پچیس اونٹیاں تین سالہ، پچیس اونٹیاں چار سالہ، پچیس اونٹیاں دو سالہ اور پچیس اونٹیاں ایک سالہ ہوں۔

۴۵۵۳- حَدَّثَنَا هَنَادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو

الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي شِبْهِ الْعُمْدِ: خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ .

۴۵۵۱- تخریج: [ضعیف] أخرجه البيهقي: ۶۹/۸ من حديث أبي داود به، ۴ أبو إسحاق السبيعي عنن .

۴۵۵۲- تخریج: [ضعیف] انظر الحديث السابق، أخرجه الدارقطني: ۱۷۷/۳، ح: ۳۳۴۱ من حديث سفیان الثوري به، ورواه البيهقي: ۶۹/۸ من حديث أبي داود به .

۴۵۵۳- تخریج: [ضعیف] أخرجه البيهقي: ۷۴/۸ من حديث أبي داود به، انظر الحديث السابق: ۴۵۵۱ .

۳۸- کتاب الدیات

۴۵۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: فِي الْمَغْلَظَةِ أَرْبَعُونَ جَذَعَةً خَلْفَةً وَثَلَاثُونَ حَقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتٍ لَبُونٍ، وَفِي الْخَطِ ثَلَاثُونَ حَقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتٍ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ [بَنِي] لَبُونٍ ذُكُورٍ وَعِشْرُونَ بَنَاتٍ مَخَاضٍ.

۴۵۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الدِّيَةِ الْمَغْلَظَةِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

(المعجم . . .) - باب أَسْتَانِ الْإِبِلِ (التحفة . . .)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ: إِذَا دَخَلَتِ النَّاقَةُ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ فَهُوَ حَقٌّ وَالْأُنْثَى حَقَّةٌ لِأَنَّهُ يَسْتَحِقُّ أَنْ يُرَكَّبَ عَلَيْهِ وَيُحْمَلَ، فَإِذَا دَخَلَتْ فِي الْخَامِسَةِ فَهُوَ جَذَعٌ وَجَذَعَةٌ، فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّادِسَةِ وَالْقَتْنِ ثَنِيَّةٌ فَهُوَ ثَنِيٌّ وَثَنِيَّةٌ، فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّابِعَةِ فَهُوَ رَبَاعٌ وَرَبَاعِيَّةٌ، فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ وَالْقَتْنِ السَّنُّ الَّذِي بَعْدَ

اونٹوں کی عمروں کی تفصیل کا بیان

۴۵۵۴- حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مغلظ دیت کی تفصیل یہ ہے کہ چالیس اونٹنیاں چار سالہ اور حاملہ تئیں اونٹنیاں تین سالہ اور تئیں اونٹنیاں دو سالہ ہوں اور قتل خطا میں تئیں اونٹنیاں تین سالہ تئیں اونٹنیاں دو سالہ تئیں اونٹ مذکر دو سالہ اور تئیں اونٹنیاں ایک سالہ۔

۴۵۵۵- جناب سعید بن مسیب نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دیت مغلظہ میں مذکورہ بالا کی طرح بیان کیا۔

باب: اونٹوں کی عمروں کی تفصیل

امام ابو داود رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ابو عبید وغیرہ نے کہا ہے کہ اونٹ جب چوتھے سال میں جا رہا ہو تو اسے [حق] [حاکی زیر کے ساتھ] اور اونٹنی کو [حقہ] کہتے ہیں کیونکہ مذکر سواری کرنے کے اور مادہ حاملہ ہونے کے لائق ہو جاتی ہے۔ اور جب پانچویں میں داخل ہو جائے تو اسے [جذع] اور مادہ کو [جذعه] کہتے ہیں۔ اور جب چھٹے میں داخل ہو جائے اور اپنے دو دانت گرا دے تو اسے [ثنی] اور [ثنیہ] کہتے ہیں اور

۴۵۵۴- تخریج: [ضعیف] أخرجه البيهقي: ٦٩/٨ من حديث أبي داود به، * قتادة عن ع.

۴۵۵۵- تخریج: [ضعیف] * سعيد بن أبي عروبة وقتادة عن ع.



اونٹوں کی عمروں کی تفصیل کا بیان

جب ساتویں میں شروع ہو تو اسے [رباع] اور مونث کو [رباعیہ] کہتے ہیں۔ اور جب آٹھویں سال میں داخل ہو جائے اور اگلے چار دانتوں کے بعد والے دانت گرا دے تو اسے [سدیس] اور مونث کو [سدس] کہتے ہیں۔ اور جب نویں میں داخل ہو جائے اور اس کے ناب (نیش دار دانت) نکل آئیں تو اسے [بازل] کہتے ہیں۔ اور جب دسویں میں شروع ہو جائے تو اسے [مُخْلِف] کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان کا کوئی خاص نام نہیں۔ بس یوں کہہ دیتے بازل عام، بازل عامین اور مخلف عام، مخلف عامین (ایک سال کا بازل، دو سال کا بازل، ایک سال کا مخلف، دو سال کا مخلف) جہاں تک بھی بڑھ جائے۔

نضر بن شمیل نے کہا: ایک سال کی اونٹنی کو [بنت مخاض] دو سال والی کو [بنت لبون] تین سال والی کو [حقہ] چار سال والی کو [جدعہ] پانچ سال والی کو [ثنی] چھ سال والی کو [رباع] سات سال والی کو [سدیس] اور آٹھ سال والی کو [بازل] کہتے ہیں۔

(مترجم عرض کرتا ہے کہ مذکورہ بالا اقوال میں کوئی اختلاف اور تعارض نہیں، صرف الفاظ کا فرق ہے۔ مثلاً جب اونٹنی کی عمر تین سال مکمل ہو جائے اور چوتھے میں داخل ہو تو اس کو "حقہ" کہتے ہیں اس طرح سب میں ہے۔)

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو حاتم اور اصمعی نے کہا: [الجدوعہ] دراصل وقت کو کہتے ہیں نہ کہ سال کو۔

ابو حاتم نے کہا: کئی علماء نے کہا ہے کہ اونٹ جب

الرَّبَاعِيَّةُ فَهُوَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ، فَإِذَا دَخَلَ فِي التَّاسِعَةِ وَفَطَرَ نَابَهُ وَطَلَعَ فَهُوَ بَازِلٌ، فَإِذَا دَخَلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهُوَ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلٌ عَامٌ وَبَازِلٌ عَامَيْنِ، وَمُخْلِفٌ عَامٌ وَمُخْلِفٌ عَامَيْنِ إِلَى مَا زَادَ.

وَقَالَ النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ: بِنْتُ مَخَاضٍ لِسَنَةِ وَبِنْتُ لَبُونٍ لِسَنَتَيْنِ، وَحَقَّةٌ لِسَلَاثٍ، وَجَدَعَةٌ لِأَرْبَعٍ، وَثَنِيٌّ لِخَمْسٍ، وَرَبَاعٌ لِسِتٍّ، وَسَدِيسٌ لِسَبْعٍ، وَبَازِلٌ لِعَشْمَانٍ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ أَبُو حَاتِمٍ وَالْأَصْمَعِيُّ: وَالْجَدُوعَةُ وَقْتُ وَلَيْسَ بِسَنَةٍ.

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: قَالَ بَعْضُهُمْ: فَإِذَا أَلْقَى

۳۸- کتاب الدیات

رَبَاعِيَّةٌ فَهُوَ رَبَاعٌ، وَإِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ.

اعضاء کی دیت سے متعلق احکام و مسائل
اپنے چار دانت گرا دے تو اسے [رباع] کہتے ہیں اور
جب دو دانت گرا دے تو اسے [ثنی] کہتے ہیں۔

وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: إِذَا أَلْفَحَتْ فَهِيَ
خَلْفَةٌ فَلَا تَزَالُ خَلْفَةً إِلَى عَشْرَةِ أَشْهُرٍ
فَإِذَا بَلَغَ عَشْرَةَ أَشْهُرٍ فَهِيَ عُسْرَاءٌ.

ابو عبید نے کہا: جب اونٹنی حاملہ ہو جائے تو اسے
[خلفہ] کہتے ہیں اور دس مہینے تک یہ [خلفہ] ہی رہتی
ہے اور جب دس مہینے پورے کر لے تو اسے [عُسرَاء] کا
نام دیا جاتا ہے۔

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: إِذَا أَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَهُوَ ثَنِيٌّ
وَإِذَا أَلْقَى رَبَاعِيَّةً فَهُوَ رَبَاعٌ.

ابو حاتم کہتے ہیں: اونٹ جب اپنے دو دانت گرا
دے تو اسے [ثنی] اور جب چار دانت گرا دے تو اسے
[رباع] کہتے ہیں۔

باب: ۱۸-۱۷- اعضاء کی دیت کا بیان

(المعجم ۱۸) - بَابُ دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ
(التحفة ۲۰)

۳۵۵۶- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
نبی ﷺ نے فرمایا: ”انگلیاں سب برابر ہیں۔ (ہر ایک
کی دیت) دس دس اونٹ ہے۔“

۴۵۵۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبِ التَّمَارِ، عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ،
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
«الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ: عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ».



فائدہ: انگلیاں ہاتھ کی ہوں یا پاؤں کی انگوٹھا چھنگلیا وغیرہ سب برابر ہیں۔ ہر ایک میں دس دس اونٹ دیت ہیں۔

۳۵۵۷- حضرت (ابو موسیٰ) اشعری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ
سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”انگلیاں سب

۴۵۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ غَالِبِ التَّمَارِ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ

۴۵۵۶- تخریج: [صحیح] أخرجه ابن ماجه، الديات، باب دية الأصابع، ح: ۲۶۵۴، والنسائي، ح: ۴۸۴۹ من
حديث سعيد بن أبي عروبة به، وصرح بالسماع عند البيهقي: ۹۲/۸، وللحديث طرق أخرى، وصححه ابن حبان،
ح: ۱۰۲۷.

۴۵۵۷- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

اعضاء کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

برابر ہیں۔“ (مسروق کہتے ہیں) میں نے کہا: دس دس اونٹ؟ انہوں نے کہا: ”ہاں۔“

أَوْسٍ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ». قُلْتُ: عَشْرُ عَشْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ».

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث محمد بن جعفر نے شعبہ سے اس نے غالب سے روایت کی تو کہا: میں نے مسروق بن اوس سے سنا۔ اور اسماعیل نے روایت کی تو کہا: مجھے غالب التمار نے ابو ولید کی سند سے بیان کی۔ اور حنظلہ بن ابو صفیہ نے غالب سے اسماعیل کی سند سے بیان کی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ غَالِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ أَوْسٍ. وَرَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي غَالِبُ التَّمَارِ بِإِسْنَادِ أَبِي الْوَلِيدِ. وَرَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي صَفِيَّةٍ عَنْ غَالِبٍ بِإِسْنَادِ إِسْمَاعِيلَ.

۴۵۵۸- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اور یہ برابر ہیں۔“ یعنی انگوٹھا اور چھنگلیا۔

۴۵۵۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ». قَالَ: يَعْنِي الْإِبْهَامَ وَالْخِنْصَرَ.

۴۵۵۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انگلیاں سب برابر ہیں و انت سب برابر ہیں آگے کے دو دانت اور ڈاڑھیں یہ اور یہ سب برابر ہیں۔“

۴۵۵۹- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثِّيَّةُ وَالضَّرْسُ سَوَاءٌ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ».

۴۵۵۸- تخریج: أخرجه البخاري، الدیات، باب دية الأصابع، ح: ۶۸۹۵ من حديث شعبة به.

۴۵۵۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب دية الأسنان، ح: ۲۶۵۰ عن عباس بن عبد العظيم العنبري به، وانظر الحديث السابق.

۳۸- کتاب الدیات

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ
عَنْ شُعْبَةَ بِمَعْنَى عَبْدِ الصَّمَدِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا الدَّارِمِيُّ عَنْ
النَّضْرِ.

۴۵۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بِنِ
بَزِيعٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا أَبُو
حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ،
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ وَالْأَصَابِعُ سَوَاءٌ».

۴۵۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ بِنِ
مُحَمَّدٍ بِنِ أَبَانٍ: حَدَّثَنَا أَبُو ثُمَيْلَةَ عَنْ حُسَيْنِ
الْمُعَلِّمِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ،
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً.

۴۵۶۲- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بِنِ
شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهَرَهُ إِلَى
الْكَعْبَةِ: «فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ».

اعضاء کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت نصر بن
شمیل نے شعبہ سے (مذکورہ بالا روایت) عبد الصمد کے
ہم معنی بیان کی۔

امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا: ہمیں (ابو جعفر احمد بن سعید)
دارمی نے نصر (بن شمیل) سے یہ حدیث بیان کی۔

۴۵۶۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دانت سب برابر ہیں اور
انگلیاں (سب) برابر ہیں۔“

۴۵۶۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کی
انگلیاں سب برابر قرار دی ہیں۔

۴۵۶۲- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ
اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے
خطبے میں ارشاد فرمایا جب کہ آپ اپنی کمر کعبہ سے لگائے
ہوئے تھے: ”انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔“

۴۵۶۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الديات، باب دية الأسنان، ح: ۲۶۵۱ من حديث علي بن
الحسن بن شقيق به، وقال الترمذي، ح: ۱۳۹۱ "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۲۸.

۴۵۶۱- تخریج: [صحيح] انظر الحديث السابق * في رواية اللؤلؤي "عن حسين المعلم"، والصواب عن "يسار
المعلم"، وتابعه أبو حمزة.

۴۵۶۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، القسامة، باب عقل الأصابع، ح: ۴۸۵۵ من حديث همام؛
وصححه ابن الجارود، ح: ۷۸۱.



اعضاء کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

۴۵۶۳- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دانٹوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔“

۴۵۶۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْمَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فِي الْإِنْسَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ».

۴۵۶۴- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قتل خطا میں دیہات والوں پر اونٹوں کی قیمت کے اعتبار سے دیت لاگو کرتے تھے چار سو دینار یا اس کے مساوی چاندی۔ جب اونٹ مہنگے ہو جاتے تو آپ دیت کی قیمت بڑھا دیتے اور جب سستے ہو جاتے تو دیت کی قیمت کم کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں یہ قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک یا اس کے برابر آٹھ ہزار درہم رہی۔ رسول اللہ ﷺ نے گائے والوں پر دو سو گائیں لاگو کیں اور جس کی دیت میں بکریاں آتی تھیں تو ان پر دو ہزار بکریاں مقرر کیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیت مقتول کے وارثوں میں قربات کے اعتبار سے ورثے میں تقسیم ہوگی اور جو باقی بچ رہے وہ عصبات کے لیے ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے ناک کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جب پوری طرح کاٹ دی گئی ہو اس میں پوری دیت ہے اور جب اس کا سرا (بانہ) کاٹا گیا ہو تو اس میں نصف دیت پچاس اونٹ یا اس کے برابر

۴۵۶۴- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنِ شَيْبَانَ - وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ - فَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ - صَاحِبُ لَنَا ثِقَةً - قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ دِيَةَ الْخَطَا عَلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَذْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيَقُومُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ، فَإِذَا غَلَّتْ رَفَعَهَا فِي قِيمَتِهَا، وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا، وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَذْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ قَالَ: وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتِي بَقْرَةٍ، وَمَنْ كَانَ دِيَةٌ عَقْلِهِ فِي الشَّاءِ فَأَلْفِي شَاةٍ. قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ».

۴۵۶۳- [إسناده حسن] تقدم، ح: ۴۵۴۲، أخرجه النسائي، القسامة، باب عقل الإنسان، ح: ۴۸۴۵ من حديث حسين المعلم به.

۴۵۶۴- [حسن] أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب دية الخطأ، ح: ۲۶۳۰، والنسائي، ح: ۴۸۰۵ من حديث محمد بن راشد به.

اعضاء کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

سونایا چاندی یا ایک سو گائے یا ایک ہزار بکری ہے۔ اور ایک ہاتھ میں جب وہ کاٹ دیا گیا ہو تو اس میں آدھی دیت ہے۔ اور ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے۔ کھوپڑی کا زخم جو دماغ تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے تینتیس اونٹ اور ایک اونٹ کا تہائی یا اس کی قیمت سونایا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ اور جو زخم پیٹ میں لگے تو اس میں بھی اسی طرح سے ہے۔ (تہائی دیت)۔ اور انگلیوں میں ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔ اور دانتوں میں ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت (اگر کوئی جرم کرے تو اس) کی دیت اس کے عصبہ کے ذمے ہے یعنی جو اس حصہ کے وارث بنتے ہیں جو مقررہ حصوں کے بعد باقی بچ رہے (یعنی باپ بیٹا، بھائی اور بچا وغیرہ)۔ اور اگر عورت قتل ہو جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی اور یہی لوگ قاتل سے قصاص لینے کے حق دار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قاتل کے لیے کچھ نہیں۔ اور اگر مقتول کا اور کوئی وارث نہ ہو تو سب سے قریب ترین آدمی اس کا وارث ہوگا اور قاتل کو وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا۔“

محمد بن راشد نے کہا: مجھے یہ تمام روایت سلیمان بن موسیٰ نے بسند عمرو بن شعیب اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نبی ﷺ سے بیان کی۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن راشد اہل دمشق سے تھے اور قتل (کے خوف) سے بصرہ بھاگ گئے تھے۔

عَلَى قَرَابَتِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ. قَالَ: وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَنْفِ إِذَا جُدِعَ الدِّيَّةُ كَامِلَةً وَإِنْ جُدِعَتْ تُنْذَوُتُهُ فَيُصَفُّ الْعَقْلُ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوْ الْوَرِقِ أَوْ مِائَةُ بَقَرَةٍ أَوْ أَلْفُ شَاةٍ، وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَفِي الرَّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ، وَثُلُثٌ أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوْ الْوَرِقِ أَوْ الْبَقَرِ أَوْ الشَّاءِ، وَالْجَائِفَةُ مِثْلُ ذَلِكَ، وَفِي الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ إَصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنَّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ. وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتَيْهَا مَنْ كَانُوا لَا يَرْتُونَهَا شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا، فَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهُمْ. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا».

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا كُلُّهُ حَدَّثَنِي بِهِ سُلَيْمَانُ ابْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ، هَرَبَ إِلَى الْبَصْرَةِ مِنَ الْقَتْلِ.

🌞 **فوائد و مسائل:** ① علماء پر واجب ہے کہ مسلمانوں کو ان کے معاشرتی شرعی حقوق و حدود سے آگاہ کرتے رہا کریں۔ ② کسی بھی مسلمان کو رو نہیں کہ مغلوب الغضب ہو کر کوئی ایسی کارروائی کرے جس سے وہ خود اور اس کے اقارب طعن کا نشانہ بنیں ورنہ انہیں دیت دینے کا پابند ہونا پڑے گا۔ ③ مال کے لالچ میں اپنے مورث کو قتل کر دینا انتہائی عظیم اور قبیح جرم ہے۔ ایسے نامعقول کو دنیا و آخرت خراب ہونے کے علاوہ وراثت سے بھی کلی طور پر محروم ٹھہرایا گیا ہے۔ ④ اس حدیث سے معاشرتی زندگی اور صلہ رحمی کی اہمیت اور ضرورت واضح ہوتی ہے کہ انسان کو اپنے اقارب سے ربط قائم رکھنا اور اسے مضبوط بنانا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر اللہ نہ کرے کبھی کوئی تصور ہو جائے تو دیت وغیرہ کی ادائیگی میں ان سے تعاون لے دے سکے۔ بالخصوص عورت کی دیت اس کے عصبات کے ذمے آتی ہے نہ کہ شوہر کے ذمے۔ (بحوالہ حدیث: ۳۵۷۵)

۳۵۶۵- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”قتل شبہ عمدی دیت مغلط (ثقیل اور شدید) ہوتی ہے جیسے کہ قتل عمدی، مگر اس کا مرتکب قتل نہیں کیا جاسکتا۔“

۴۵۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنِ بِلَالٍ الْعَامِلِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغْلَطٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ».

(امام ابو داود رحمہ اللہ نے) کہا کہ خلیل نے ابن راشد سے مزید کہا: ”وہ (شبہ عمد) یوں ہے کہ شیطان لوگوں میں فساد پیدا کر دے اور بلوے میں کوئی خون ہو جائے (قاتل کو کسی نے دیکھا نہ ہو) اور لڑائی کرنے والوں میں کوئی گہری عداوت بھی نہ ہو اور نہ انہوں نے اسلحہ اٹھایا ہو۔“

قال: وَرَأَدَنَا خَلِيلٌ عَنْ ابْنِ رَاشِدٍ: «وَذَلِكَ أَنْ يَنْزُو الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَتَكُونُ دِمَاءٌ فِي عِمِّيٍّ فِي غَيْرِ ضَعِيفَةٍ وَلَا حَمَلٍ سِلَاحٍ».

۳۵۶۶- جناب عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ ان کے والد نے انہیں (ان کے دادا) حضرت عبداللہ بن عمرو

۴۵۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضِيلُ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ قَالَ:

۴۵۶۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۸۳/۲ من حديث محمد بن راشد به.

۴۵۶۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، القسامة، باب المواضع، ح: ۴۸۵۶ من حديث خالد بن

أرث به، وقال الترمذي، ح: ۱۳۹۰ "حسن صحيح"، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۸۵.

۳۸- کتاب الدیات

پیٹ کے بچے کی دیت سے متعلق احکام و مسائل
 ﷺ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے زخم جو
 ہڈی کھول دیں ان میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔“

حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلَّمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ
 شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَمْرِو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فِي
 الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ».

۴۵۶۷- جناب عمرو بن شعيب اپنے والد سے وہ
 اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
 آنکھ کی چوٹ میں فیصلہ فرمایا کہ آنکھ اگر اپنی جگہ قائم رہے
 (اور بینائی جاتی رہے) تو اس میں تہائی دیت ہے۔

۴۵۶۷- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ
 السُّلَمِيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ:
 حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ
 الْحَارِثِ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ
 أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي
 الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَةَ لِمَكَانِهَا يَثُلُثُ الدِّيَّةُ.

باب: ۱۹- پیٹ کے بچے کی دیت

(المعجم ۱۹) - بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ
 (التحفة ۲۱)

۴۵۶۸- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے کہ دو عورتیں بنو ہذیل کے ایک آدمی کی زوجیت میں
 تھیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کا بانس
 دے مارا اور اسے اور اس کے پیٹ کے بچے کو قتل کر دیا۔
 وہ لوگ اپنا جھگڑا نبی ﷺ کے پاس لے آئے۔ تو دونوں
 اطراف کے لوگوں میں سے کسی ایک نے کہا: کس طرح
 دیت دیں ہم اس کی جو نہ رویا نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا۔
 رسول اللہ ﷺ نے (اس کے انداز گفتگو پر) فرمایا: ”کیا
 دیہاتیوں کی سی سمجھ ہے۔“ الغرض آپ نے فرمایا (اس
 بچے کی دیت) ایک غلام ہے اور اسے قاتلہ کے وارثوں
 کے ذمے لگایا کہ وہ ادا کریں۔

۴۵۶۸- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ
 النَّمَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنْ الْمُغِيرَةِ
 ابْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ
 مِنْ هَذِيلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى
 بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا [وَجَنَيْنَهَا] فَاخْتَصَمَا إِلَى
 النَّبِيِّ ﷺ: فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: كَيْفَ
 نَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا أَكْلَ، وَلَا شَرِبَ
 وَلَا اسْتَهْلَ، فَقَالَ: «أَسْجَعُ كَسَجْعِ
 الْأَعْرَابِ»، وَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى
 عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ.

۴۵۶۷- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، القسامة، باب العين العوراء السادة لمكانها إذا طمست،

ح: ۴۸۴۴ من حديث الهيثم بن حميد به.

۴۵۶۸- تخريج: أخرجه مسلم، القسامة، باب دية الجنين . . . الخ، ح: ۱۶۸۲ من حديث شعبة به.

پیٹ کے بچے کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

🌞 **فوائد و مسائل:** ① عورت اگر جرم کرے تو اس کی دیت اس کے وارثوں کے ذمے ہے۔ ② اگر پیٹ کا بچہ مار دیا گیا ہو تو اس کی دیت ایک غلام ہے۔ ③ جابلوں کے سے انداز میں تکلف سے باتیں کرنا معیوب ہے۔ دوسری روایت میں اسے جہلاء اور کاهنوں کی جمع سے تشبیہ دی گئی ہے۔ (سنن النسائی، القسامۃ، حدیث: ۴۸۴۲، ۴۸۴۷)

۴۵۶۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَّةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةٍ لِمَا فِي بَطْنِهَا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْحَكَمُ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ الْمُغِيرَةِ.

۴۵۶۹- منصور نے اپنی سند سے مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کیا۔ اور مزید کہا کہ نبی ﷺ نے مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ کے وارثوں کے ذمے ڈالی اور اس کے پیٹ کے بچے کے بدلے میں ایک غلام لازم کیا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حکم نے بواسطہ مجاہد حضرت مغیرہ رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۵۷۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ غُرَّةٍ، عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، فَقَالَ: ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ. قَالَ: فَأَتَاهُ بِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ. زَادَ هَارُونُ: فَشَهِدَ لَهُ يَعْْنِي: ضَرَبَ الرَّجُلُ بَطْنَ امْرَأَتِهِ.

۴۵۷۰- حضرت مسور بن خرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رحمہ اللہ نے لوگوں سے مشورہ کیا کہ اگر کسی عورت کے پیٹ کا بچہ ساقط کر دیا گیا ہو (تو اس میں کیا دیت ہو؟) حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمہ اللہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ حضرت عمر رحمہ اللہ نے کہا کہ کوئی گواہ لائیے جو آپ کی تائید میں گواہی دے۔ چنانچہ وہ محمد بن مسلمہ رحمہ اللہ کو لے آئے۔ ہارون نے مزید کہا: چنانچہ انہوں نے گواہی دی یعنی اگر کوئی پیٹ والی عورت کو صدمہ پہنچائے (تو اس کی دیت یہی ہے)۔

۴۵۶۹- أخرجه مسلم من حديث جرير بن عبد الحميد به، انظر الحديث السابق.

۴۵۷۰- [صحیح] أخرجه مسلم، القسامۃ، باب دية الجنين . . . الخ، ح: ۱۶۸۳ من حديث وكيع به، ولم يذكر ما زاده هارون بن عباد الأزدي شيخ أبي داود، وأبوداود لا يروي إلا عن ثقة عنده.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوعبید سے مروی ہے کہ اسقاط کو "املاص" اس لیے کہتے ہیں کہ عورت بچے کو قبل از وقت پھسلا دیتی ہے۔ اور ہر وہ چیز جو ہاتھ



۳۸- کتاب الدیات

پیٹ کے بچے کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

وغیرہ سے پھل جائے اسے [مِلَص] کہتے ہیں۔

الْبَيْدِ وَغَيْرِهِ فَقَدْ مِلَصَ .

۴۵۷۱- حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

۴۵۷۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :

مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
الْمُغِيرَةِ، عَنْ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ .

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو حماد بن
زید اور حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے
والد سے روایت کیا کہ بے شک عمر رضی اللہ عنہ نے کہا.....

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ
وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ .

۴۵۷۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے اس فیصلے کے بارے
میں دریافت کیا (جو پیٹ کے بچے کے بارے میں ہوا
تھا) تو جمل بن مالک بن نابغہ اٹھا اور کہا کہ میں دو عورتوں
کے درمیان میں تھا (میری دو بیویاں تھیں) تو ایک نے
دوسری کو خیمے کا بانس دے مارا اور اس کو اور اس کے پیٹ
کے بچے کو مار ڈالا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے
بچے کے بارے میں ایک غلام ادا کرنے کا فیصلہ کیا اور اس
عورت کو (جو قاتلہ تھی قصاص میں) قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔

۴۵۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ
الْمِصْبِصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ
سَمِعَ طَاوُسًا، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ
أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ قَضِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَلِكَ،
فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ مِنَ التَّابِغَةِ، فَقَالَ:
كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ، فَضَرَبْتُ إِحْدَاهُمَا
الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَتَنَتَلَتْهَا وَجَنَيْتَهَا، فَقَضَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِهَا بَغْرَةً وَأَنْ تُقْتَلَ .

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نضر بن شمیل نے کہا
کہ [مسطح] سے مراد وہ لکڑی ہے جس کے ذریعے
سے تنور سے روٹی نکالی جاتی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ النَّضْرُ بْنُ
شُمَيْلٍ: الْمِسْطَحُ هُوَ الصُّوْبُجُ .

امام ابوداؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: جبکہ ابو عبیدہ نے کہا
کہ [مسطح] خیمے کی لکڑی کو کہتے ہیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ:
الْمِسْطَحُ عُوْدٌ مِنْ أَعْوَادِ الْخِبَاءِ .

🌞 فائدہ: بھاری لکڑی سے مارنا قتل عمد میں شمار ہو سکتا ہے۔

۴۵۷۱- تخریج: أخرجه البخاري، الدیات، باب جنين المرأة، ح: ۶۹۰۵ عن موسى بن إسماعيل به .

۴۵۷۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب دية الجنين، ح: ۲۶۴۱ من حديث أبي عاصم به، ورواه النسائي، ح: ۴۷۴۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۲۵ .

۳۔ کتاب الدیات

بیٹے کے بچے کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

۴۵۷۳- جناب طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے..... اور مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی بیان کیا مگر اس میں ”اس عورت (قاتلہ) کے قتل کیے جانے کا ذکر نہیں کیا۔“ البتہ (جنین کے بدلے میں) ایک غلام یا لونڈی دیے جانے کا بیان کیا۔ طاؤس نے کہا ”اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! اگر میں یہ نہ سنتا تو اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ کر بیٹھتا۔“

۴۵۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ لُزْهَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ نَعْنَاهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: وَأَنْ تُقْتَلَ. رَأَى: بِعُرَّةِ عَبِيدٍ أَوْ أَمَةٍ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَوْ لَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا لَقَضَيْتَا بِغَيْرِ هَذَا.

۴۵۷۴- جناب عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے محل بن مالک کے واقعہ میں بیان کیا کہ اس نے عورت کا بچہ ساقط کر دیا جو مردہ تھا اور اس کے بال اگ چکے تھے اور عورت بھی مر گئی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی دیت اس قاتلہ کے وارثوں پر ڈال دی۔ مقتولہ کے چچا نے کہا: اس کا بچہ ساقط ہوا ہے اے اللہ کے نبی! جس کے بال اگ چکے تھے۔ تو قاتلہ کے والد نے کہا: یہ جھوٹا ہے! اللہ کی قسم! بچہ نہ چمچا نہ چلایا نہ پیا نہ کھایا! یا خون تو باطل ہوتا ہے۔ (اس میں قصاص ہوتا ہے نہ دیت۔) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیا جاہلوں اور کانہوں کی سی شے ہے؟ بچے کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی ادا کرو۔“

۴۵۷۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمَارِ: أَنَّ عَمْرُو بْنَ طَلْحَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ حَمَلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَأَسْقَطْتُ غُلَامًا قَدْ بَتَّ شَعْرُهُ، مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَّةَ، فَقَالَ عَمُّهَا: إِنَّهَا قَدْ اسْقَطَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! غُلَامًا قَدْ بَتَّ شَعْرُهُ، فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ: إِنَّهُ كَاذِبٌ، إِنَّهُ وَاللَّهِ! مَا سَتَهَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ، فَمِثْلُهُ يُطْلَلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَسْجَعُ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَهَانَتُهَا؟ أَدْفِي الصَّبِيَّ عُرَّةً».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ان عورتوں میں سے ایک کا نام ملیکہ تھا اور دوسری کا نام عطیف۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ اسْمُ إِحْدَاهُمَا مَلِيكَةً وَالْأُخْرَى أُمُّ غُطَيْفٍ.

۴۵۷۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۵۷۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۵۷۳- [تخریج: [إسناده ضعيف] والحديث السابق شاهد له * طاؤس لم يسمع من عمر رضي الله عنه.
۴۵۷۴- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب صفة شبه العمدة وعلى من دية الأجنة... الخ، ح: ۴۸۳۲ من حديث عمرو بن طلحة به، وسنده ضعيف * سلسلة سماء عن عكرمة سلسلة ضعيفة.
۴۵۷۵- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب عقل المرأة على عصبتها وميراثها لولدها، ۴۴



۳۸- کتاب الدیات

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ: حَدَّثَنِي
الشَّعْبِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ
مِنْ هَذِيلٍ قَتَلَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلِكُلٍّ
وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا زَوْجٌ وَوَلَدٌ، قَالَ: فَجَعَلَ
النَّبِيُّ ﷺ دِيَّةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ،
وَبَرَأَ زَوْجَهَا وَوَلَدَهَا. قَالَ: فَقَالَ عَاقِلَةُ
الْمَقْتُولَةِ: مِيرَاثُهَا لَنَا؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ: «لَا، مِيرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا».

بیٹ کے بچے کی دیت سے متعلق احکام و مسائل
ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری
کو قتل کر دیا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کا شوہر بھی تھا
اور بچہ بھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ
کے عاقلہ پر ڈالی۔ اس قاتلہ کے شوہر اور بیٹے کو اس
دیت کی ادائیگی سے بری رکھا۔ تو مقتولہ کے عاقلہ کہنے
لگے کہ اس کی میراث ہمارا حق ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”نہیں اس کی وراثت اس کے شوہر اور بیٹے کا
حق ہے۔“

🌞 فائدہ: اس روایت کو بعض محققین نے صحیح قرار دیا ہے۔ [عاقلہ] سے مراد وہ لوگ ہیں جو وراثت کے متعینہ حصے
دے دیے جانے کے بعد باقی مال سمیٹ لیتے ہیں۔ جیسے کہ باپ، بیٹا، بھائی اور چچا وغیرہ۔ مگر اس حدیث میں بیٹے کو
”عاقلہ“ سے خارج رکھا گیا ہے۔



۴۵۷۶- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَّانٍ وَابْنُ
السَّرْحِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي
يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:
اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذِيلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا
الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: دِيَّةُ
جَنِينِهَا غُرَّةُ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ
عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَثَتِهَا وَلَدُهَا وَمَنْ مَعَهُمْ،
فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ النَّبِغَةِ الْهَذَلِيُّ: يَا
رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَغْرُمُ دِيَّةً مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا

۴۵۷۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں تو ایک نے دوسری کو پتھر
دے مارا اور اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ وہ اپنا معاملہ رسول اللہ
ﷺ کے پاس لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا
کہ جنین کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی ادا کی جائے اور
مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عاقلہ کے ذمے ڈالی اور مقتولہ
کی وراثت اس کے بیٹے اور اس کے ساتھ دوسرے وارثوں
کو دلوائی۔ تو حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی نے کہا: اے
اللہ کے رسول! میں بھلا اس کا جرمانہ کیونکر بھروں جس
نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا، ایسا خون تو نفو ہوتا ہے؟
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو کاہنوں کا بھائی لگتا

۴۴: ح ۲۶۴۸ من حدیث عبدالواحد بہ، وسندہ ضعیف * مجالد ضعیف.

۴۵۷۶- تخریج: أخرجه البخاري، الدیات، باب جنین المرأة وأن العقل على الوالد... الخ، ح: ۶۹۱۰،
ومسلم، القسامة، باب دية الجنين ووجوب الدية في قتل الخطأ... الخ، ح: ۱۶۸۱ من حدیث عبد الله بن وهب به.

پیٹ کے بچے کی دیت سے متعلق احکام و مسائل ہے۔“ آپ نے یہ اس کی مسجع گفتگو کی وجہ سے فرمایا۔

أَكَلَ، وَنَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطْلَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ». مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ.

۴۵۷۷- جناب ابن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس قصے میں روایت کیا کہ پھر وہ عورت جس کو آپ نے غلام یا لونڈی دلائی فوت ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹے کو ملے اور (قاتلہ کی طرف سے) دیت اس کے عصبہ (عاقلہ) پر ڈالی۔

۴۵۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْعُرَّةِ تُوَفِّيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا.

۴۵۷۸- حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے دوسری کو پتھر دے مارا اس سے اس کا بچہ ساقط ہو گیا۔ پس یہ مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اس کے بچے کے سلسلے میں پانچ سو بکریاں ذمے لگائیں اور اس دن سے پتھر مارنے سے منع فرمایا۔

۴۵۷۸- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ امْرَأَةً حَدَفَتْ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فُرِفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلَ فِي وَلَدِهَا خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ، وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْحَدَفِ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں روایت تو پانچ سو بکریاں ہی ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ سو بکریاں تھیں۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ عباس (بن عبدالعظیم) کا وہم ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَذَا الْحَدِيثُ خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ. وَالصَّوَابُ: مِائَةُ شَاةٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَكَذَا قَالَ عَبَّاسٌ، وَهُوَ وَهْمٌ.

۴۵۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

۴۵۷۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

۴۵۷۷- تخریج: أخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث المرأة والزوج مع الولد وغيره، ح: ۶۷۴۰، ومسلم، الفسامة، باب دية الجنين ووجوب الدية في قتل الخطأ... الخ، ح: ۱۶۸۱ عن قتبية به.

۴۵۷۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الفسامة، باب دية جنين المرأة، ح: ۴۸۱۷ من حديث عبيد الله ابن موسى به.

۴۵۷۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدیات، باب ما جاء في دية الجنين، ح: ۱۴۱۰، وابن ماجه، ۴۴



۳۸- کتاب الدیات

مکاتب کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے جنین کے سلسلے میں ایک غلام یا لونڈی یا ایک گھوڑا یا خچر ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

الرَّازِي: حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ [عَمْرٍو]، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بَعْرَةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً أَوْ فَرَسًا أَوْ بَعْلًا.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ اور خالد بن عبد اللہ نے محمد بن عمرو سے یہ روایت نقل کی ہے مگر ان دونوں نے گھوڑے یا خچر کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرَا فَرَسًا وَلَا بَعْلًا.

۴۵۸۰- جناب شعبی سے مروی ہے کہ لونڈی غلام کی قیمت پانچ سو درہم ہے۔

۴۵۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْغُرَّةُ خَمْسُونَ مِائَةً يَعْنِي [دِرْهَمًا].

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں ربیعہ نے کہا کہ لونڈی غلام کی قیمت پچاس دینار ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ رَبِيعَةُ: الْغُرَّةُ خَمْسُونَ دِينَارًا.

باب: ۲۰- مکاتب کی دیت کا بیان

(المعجم ۲۰) - بَابُ: فِي دِيَةِ

الْمَكَاتِبِ (التحفة ۲۲)

☀ فائدہ: ایسا غلام جس نے اپنے مالک سے معاہدہ کیا ہو کہ میں اس قدر رقم دے کر آزاد ہو جاؤں گا تو وہ اس مدت میں ”مکاتب“ کہلاتا ہے۔ (مکاتب“ تاکہ زبر کے ساتھ۔)

۴۵۸۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکاتب جو قتل کر دیا جائے کی دیت کے سلسلے میں فیصلہ فرمایا کہ وہ جس قدر حصہ اپنی کتابت کا ادا کر چکا ہو اس نسبت سے آزاد آدمی کی دیت دی جائے

۴۵۸۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَضَى

۴۴ ح: ۲۶۳۹ من حديث محمد بن عمرو الليثي به، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۴۵۸۰- تخريج: [إسناده ضعيف] * شريك الناضي ومغيرة بن مقسم مدلسان وعننا.

۴۵۸۱- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب دية المكاتب، ح: ۴۸۱۴ من حديث يعلى بن

عبيد به، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۸۲ * يحيى بن أبي كثير مدلس وعننا.

۳۸- کتاب الدیات ذمی کی دیت سے متعلق احکام ومسائل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ
يُؤَدَّى مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةُ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ
دِيَةُ الْمَمْلُوكِ .

۴۵۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ
عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ وَرِثَ
مِيرَاثًا يَرِثُ عَلَى قَدْرِ مَا عَقَّقَ مِنْهُ» .

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ وَهْبٌ عَنْ أَيُّوبَ،
عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ،
وَأَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ
أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ،
وَجَعَلَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي عَرَبَةَ قَوْلَ عِكْرِمَةَ .

فائدہ: اسلام نے جس انداز سے غلاموں کے حقوق کا تحفظ کیا ہے کسی اور ملت میں نہیں ہے۔ غلام اگر آدھا آزاد
ہو چکا ہو اور آدھا غلام ہو تو آدھی دیت آزادی اور باقی غلام کی ادا کی جائے گی۔ اسی طرح باقی امور میں بھی ہے۔

(المعجم ۲۱) - بَابُ: فِي دِيَةِ الذَّمِّيِّ

(التحفة ۲۳)

فائدہ: ایسا غیر مسلم جو مملکت اسلامی کی رعیت میں شامل ہو ذمی کہلاتا ہے۔

۴۵۸۳- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ

۴۵۸۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، البيهقي، باب ماجاء في المكاتب إذا كان عنده مايؤدي،
ح: ۱۲۵۹ من حديث حماد بن سلمة به، وقال: "حسن"، ورواه النسائي، ح: ۴۸۱۵ .

۴۵۸۳- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۲۱۷ من حديث محمد بن إسحاق، والترمذي، ح: ۱۶۱۳، والنسائي،
ح: ۴۸۱۰، ۴۸۱۱، وابن ماجه، ح: ۲۶۴۴ من حديث عمرو بن شعيب به، وصححه ابن الجارود، ح: ۱۰۵۲،
حديث أسامة بن زيد رواه الترمذي، والنسائي، ح: ۴۸۱۱، وحديث عبدالرحمن بن الحارث رواه ابن ماجه .

۳۸- کتاب الدیات

دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”عہد والے (ذمی) کی دیت آزاد سے آدھی ہے۔“

مَوْهَبُ الرَّمْلِيِّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دِيَّةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَّةِ الْحُرِّ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو اسامہ بن زید لیشی اور عبدالرحمن بن حارث نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِثْلَهُ.

(المعجم ۲۲) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيَذْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ (التحفة ۲۴)

باب: ۲۲- اپنا دفاع کرتے ہوئے اگر حملہ آور کا کوئی نقصان ہو جائے یا اسے ضرب لگ جائے تو.....؟

۳۵۸۳- حضرت صفوان اپنے والد یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میرے نوکر کی ایک شخص سے لڑائی ہو گئی تو دوسرے نے اس کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹ لیا تو اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اس سے اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ تو وہ نبی ﷺ کے پاس چلا گیا تو آپ نے اس (کے اس نقصان) کو ضائع قرار دیا۔ اور فرمایا: ”کیا تو چاہتا تھا کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دیے رہتا اور تو اسے اونٹ کی طرح چبا ڈالتا؟“ (عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے) کہا کہ ابن ابی ملیکہ نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے ضائع قرار دیا اور کہا: دور ہو (ضائع ہے) اس کا دانت۔

۴۵۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَاتَلَ أَجِيرٌ لِي رَجُلًا فَغَضَّ يَدَهُ فَأَنْتَزَعَهَا فَتَدَرَتْ نَيْبَتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَهَا، وَقَالَ: «أَتُرِيدُ أَنْ يَضَعَ يَدُهُ فِي فَيْكِ تَقْضِمُهَا كَالْمَحْلِ؟» قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَهْدَرَهَا، وَقَالَ: بَعَدَتْ سِنَتُهُ.

فائدہ: حملہ آور کے مقابلے میں اپنا دفاع کرنا حق واجب ہے اور اس صورت میں حملہ آور کو اگر کوئی چوٹ لگ جائے یا کوئی نقصان ہو جائے تو اس کا کوئی معاوضہ نہیں۔

۴۵۸۴- تخریج: أخرجه البخاري، الديات، باب: إذا عض رجلاً فوقعت ثنياه، ح: ۶۸۹۳، ومسلم، القسامة، باب: الصائل على نفس الإنسان أو عضوه... الخ، ح: ۱۶۷۴ من حديث ابن جريج به.

دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۳۵۸۵- حضرت یعلیٰ بن امیہ نے یہ روایت بیان کی اور مزید کہا کہ پھر نبی ﷺ نے دانت سے کاٹنے والے سے کہا: ”اگر چاہو تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دو وہ بھی اسی طرح کاٹے جیسے کہ تم نے کاٹا تھا اور تم بھی اپنا ہاتھ کھینچ لینا۔“ الغرض آپ نے اس کے دانتوں کی دیت ضائع قرار دی۔

۴۵۸۵- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَعَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا، زَادَ: ثُمَّ قَالَ يَعْني النَّبِيُّ ﷺ، لِلْعَاصِ: «إِنْ شِئْتَ أَنْ تُمَكِّنَهُ مِنْ يَدِكَ فَيَعْضُهَا ثُمَّ تَنْزِعَهَا مِنْ فِيهِ»، وَأَبْطَلَ دِيَّةَ أَسْنَانِهِ.

باب: ۲۳- جو کوئی بلا علم طیب بن کر لوگوں کا

علاج کرے اور ضرر پہنچائے تو.....؟

۳۵۸۶- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو ایسے ہی طیب بن کر علاج کرے اور طبابت اور علاج معالجے میں مشہور نہ ہو تو وہ ذمہ دار ہے۔“

(المعجم ۲۳) - بَابُ: فِيمَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَأَعْنَتِ (التحفة ۲۵)

۴۵۸۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ».

نصر بن عاصم نے اپنی سند میں کہا: [حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ]

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ صرف ولید بن مسلم کی روایت ہے، ہمیں معلوم نہیں کہ صحیح ہے یا نہیں۔

قَالَ نَصْرٌ: قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا لَمْ يَرَوْهُ إِلَّا الْوَلِيدُ، لَا نَدْرِي أَصَحِّحٌ هُوَ أَمْ لَا.

☀ فائدہ: بعض محققین کے نزدیک مذکورہ روایت حسن ہے ان کے نزدیک عطائی قسم کے غیر معروف طیب اور معالج اگر اپنے علاج سے کسی کا نقصان کر دیں تو وہ اس کے ضامن اور ذمہ دار ہیں۔ اور لوگوں کو بھی ایسے عطائیوں سے محتاط رہنا چاہیے۔

۴۵۸۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۵۸۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الطب، باب من تطبب ولم يعلم منه طب، ح: ۳۶۶، والنسائي، ح: ۴۸۳۴ من حديث الوليد بن مسلم به * ابن جريج عن، وللحديث شاهد ضعيف.

۳۸- کتاب الدیات

دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۴۵۸۷- جناب عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے

روایت ہے کہ ایک وفد کے لوگ جو میرے والد کے پاس آئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو معالج کسی قوم میں طیب بنا پھر تبا ہو جب کہ اس سے پہلے وہ علم طب میں معروف نہ ہو اور کسی کا نقصان کر دے تو وہ ذمہ دار ہے۔“ عبدالعزیز نے کہا: یہ ضمانت دواتانے میں نہیں بلکہ یہ رگ کاٹنے چیرا دینے یا داغ دینے کی صورت میں ہے۔

۴۵۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ:

حَدَّثَنَا حَفْصُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنِي بَعْضُ الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى أَبِي، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا طَبِيبٌ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ لَا يَعْرِفُ لَهُ تَطَبُّبٌ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَعْنَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ». قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ إِنَّمَا هُوَ قَطْعُ الْعُرْوِ وَالْبَطُّ وَالْكَيْ.

🌞 فائدہ: لوگ بالعموم سے سنائے نسخے بیان کرتے ہیں اس صورت میں بتانے والے کا قصور نہیں سمجھا جاتا بلکہ ایسی دوا استعمال کرنے والے کو خود دانا ہونا چاہیے۔ ہاں اگر کوئی انٹازی فصد کھولے یا داغ وغیرہ دے اور نقصان ہو جائے تو ذمہ دار ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ نوآموز ڈاکٹروں اور معالجین کے لیے پرانے ماہر طبیبوں کی زیر نگرانی طویل تربیت لازمی سمجھی جاتی ہے۔



(المعجم ۲۴) - بَابُ: فِي دِيَةِ الْخَطَا

شِبْهِ الْعَمْدِ (التحفة ۲۶)

باب: ۲۴- قتل خطا جو عمد کے مشابہ ہو
کی دیت

۴۵۸۸- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے۔۔ بقول مسدد فتح والے دن خطبہ ارشاد فرمایا پھر سلیمان بن حرب اور مسدد دونوں اپنے بیان میں متفق ہیں..... آپ نے فرمایا: ”خبردار! تحقیق جاہلیت کے دور کی فخر کی ہر بات خون سے متعلق ہو یا مال سے، جس کا ذکر کیا جاتا ہو یا دعویٰ کیا جاتا ہو وہ میرے قدموں تلے (روندی جاری) ہے سوائے حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی خدمت کے عمل کے۔“ (وہ حسب سابق بحال ہے۔) پھر فرمایا: ”خبردار! قتل

۴۵۸۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

وَمُسَدَّدُ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رِبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - قَالَ مُسَدَّدٌ: خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ ثُمَّ اتَّفَقَا - فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ كُلَّ مَا ثَرَوَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تُذَكَّرُ وَتُدْعَى تَحْتَ قَدَمَيَّ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَسِدَائَةِ الْبَيْتِ»، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا إِنَّ

۴۵۸۷- تخریج: [إسناده ضعيف] بعض الوفد مجهول، وانظر الحديث السابق.

۴۵۸۸- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۵۴۷.

دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

خطا جو عہد کے مشابہ ہو سائے یا لالچی وغیرہ سے جیسے بھی ہو اس کی دیت سواونٹ ہے ان میں چالیس اونٹیاں ایسی ہوں جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔“

دِيَةِ الْخَطَا شِبْهُ الْعَمْدِ - مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا - مَائَةً مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْ لَادُهَا .

۴۵۸۹- وہیب نے خالد سے اسی سند سے مذکورہ بالا

حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔

۴۵۸۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَعْنَاهُ .

باب: ۲۵- فقیر لوگوں کا غلام کسی قابل دیت

جرم کا ارتکاب کر بیٹھے تو.....؟

(المعجم ۲۵) - بَابُ جِنَايَةِ الْعَبْدِ يَكُونُ

لِلْفُقَرَاءِ (التحفة ۲۷)

۴۵۹۰- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ فقیر لوگوں کا ایک غلام تھا اس نے امیر لوگوں کے ایک غلام کا کان کاٹ دیا یہ (امیر) لوگ نبی ﷺ کے پاس مقدمہ لے آئے تو دوسروں نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم لوگ فقیر ہیں تو آپ نے ان پر کوئی چیز نہ ڈالی۔

۴۵۹۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ :

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَنَّ غُلَامًا لِأَنْتَاسٍ فَقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأَنْتَاسٍ أَغْنِيَاءَ ، فَأَتَى أَهْلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا نَاسٌ فَقَرَاءٌ ، فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا .

🌞 فوائد و مسائل: ① بعض محققین کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے۔ ② اس حدیث میں ”غلام“ کا ایک ترجمہ

معروف معنی میں ہے کہ وہ عہد مملوک تھے۔ چونکہ یہ معاملہ مملوکوں کے مابین تھا اور قصور وار کے مالک فقیر بھی تھے اس لیے ان پر کچھ نہ ڈالا گیا۔ اور دوسرا ترجمہ ”نوعمر لڑکے“ بھی کیا گیا ہے یعنی وہ آزاد تھے۔ مگر ان کے لڑکپن، خطا اور قصور وار کے ولی فقیر ہونے کی وجہ سے ان پر کچھ نہ ڈالا تفصیل کے لیے دیکھیے: (نیل الاوطار، ابواب الدیات، العاقلة و ماتحملہ)

باب: ۲۶- جو شخص کسی اندھا دھند بلوے میں

قتل ہو جائے

(المعجم ۲۶) - بَابُ : فِيمَنْ قُتِلَ فِي

عَمِيًّا بَيْنَ قَوْمٍ (التحفة ۲۸)

۴۵۸۹- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۵۴۸، وانظر الحديث السابق .

۴۵۹۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب سقوط القود بين المماليك فيما دون النفس،

ح: ۴۷۵۵ من حديث معاذ بن هشام به، وهو في مسند أحمد: ۴/ ۴۳۸ * قتادة عن عن .

۳۸- کتاب الدیات

دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۴۵۹۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی بلوے میں مارا جائے (اور قاتل دیکھا نہ گیا ہو) کہ ان کی آپس میں سنگباری ہوئی ہو یا سائے ڈنڈے بازی تو اس کی دیت قتل خطا والی ہوگی۔ اور جو عدا جان بوجھ کر قتل کیا گیا ہو تو اس میں قاتل کی جان سے قصاص ہے اور جو کوئی اس (قصاص لینے) میں آڑے آئے تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

۴۵۹۱- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيٍّ أَوْ رَمِيًّا تَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ أَوْ بِسَوْطٍ فَعَقَلُهُ عَقْلٌ خَطِيئًا، وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَقَوِّدْ يَدَيْهِ، فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».

فائدہ: گزشتہ حدیث: ۳۵۳۹ ملاحظہ ہو۔

باب: ۲۷- کسی کو اگر جانور لات مار

دے تو.....؟

۴۵۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”(جانور کا) لات مار دینا ضائع ہے۔ اور معدنی کان (کا نقصان) ضائع ہے۔“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جانور کا مالک اس پر سوار ہو اور وہ لات مار دے (تو ضائع ہے۔)

باب: ۲۸- جانور لات مارے یا معدنی

کان میں کوئی حادثہ ہو جائے

۴۵۹۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

(المعجم ۲۷) - بَابُ: فِي الدَّابَّةِ تَنْفَعُ بِرَجْلِهَا (التحفة ۲۹)

۴۵۹۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الرَّجُلُ جُبَارٌ [وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ]».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الدَّابَّةُ تَضْرِبُ بِرَجْلِهَا وَهُوَ رَاكِبٌ.

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْعِجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبَرِّ جُبَارٌ (التحفة ۳۰)

۴۵۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۴۵۹۱- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۵۴۰.

۴۵۹۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۵۷۸۸ من حديث سفیان بن حسين به، وهو

ضعيف عن الزهري، تقدم، ح: ۲۵۷۹.

۴۵۹۳- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب جرح العجماء والمعدن والبر جبار، ح: ۱۷۱۰ من حديث سفیان



دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا: ”جانور کا زخمی کر دینا“ معدنی کان میں حادثہ ہو جانا یا کنویں میں گر پڑنا سب ضائع ہیں اور اگر کسی کو کوئی دینہ ملے تو اس میں خس ہے۔“ (پانچواں حصہ ادا کرنا شرعی حق ہے۔)

عن الزُّهْرِيِّ، عن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبُئْرُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جانور جب بھاگ گیا ہو اور اس کے ساتھ کوئی نہ ہو اور یہ حادثہ دن کے وقت ہوا ہو رات میں نہ ہوا ہو۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْعَجَمَاءُ الْمُثْقَلَةُ الَّتِي لَا يَكُونُ مَعَهَا أَحَدٌ وَتَكُونُ بِالنَّهَارِ لَا تَكُونُ بِاللَّيْلِ.

🌞 فائدہ: ① جانور بے شعور اور نا سمجھ مخلوق ہے اس کے کاٹ کھانے یا لات مار دینے میں اس کے مالک کا قصور نہیں، الا یہ کہ جب وہ اس کے قریب ہو اور اس کو ضبط رکھنے پر قادر ہو یا یقین ہو کہ یہ لوگوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور پھر بھی وہ اسے کھلا چھوڑ دے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ کے قول کا یہی مفہوم ہے۔ ② مزدور کو جب معلوم ہو کہ اس نے معدنی کان میں کام کرنا ہے..... یا اسی طرح کسی اور پر خطر جگہ پر چڑھنا ہے اور وہ اپنی رضامندی سے کام کرے تو اتفاقی حادثہ کی وجہ سے مالک قصور وار نہیں ہوگا۔ ③ اپنی زمین میں کسی نے کنواں کھودا ہو اور کوئی اس میں جا گرے تو مالک کا کوئی قصور نہیں سمجھا جائے گا، بخلاف اس کے کہ کسی عام گزرگاہ پر کھودے اور پھر اس پر باڑ وغیرہ نہ لگائے۔

باب: ۲۹- آگ جو پھیل جائے

(المعجم ۲۹) - بَابُ: فِي النَّارِ تَعْدَى

(التحفة ۳۱)

۴۵۹۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگ (سے ہونے والا نقصان) ضائع ہے۔“

۴۵۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَوَّكِلِ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التَّنِيسِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الصَّنْعَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

ابن عیینہ، والبخاری، الزُّكُوَّة، باب: فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ، ح: ۱۴۹۹ من حدیث الزہری بہ.

۴۵۹۴- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب الجبار، ح: ۲۶۷۶ من حدیث عبد الرزاق بہ،

وهو في صحیفة همام بن منبه، ح: ۱۳۸.

۳۸- کتاب الدیات

دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

اللہ ﷻ: «النَّارُ جُبَارٌ».

🔥 فائدہ: اگر کسی نے اپنی زمین یا گھر وغیرہ میں آگ جلائی اور پھر وہ پھیل گئی یا کوئی چنگاری اڑ کر دوسرے کا نقصان کر گئی تو آگ جلانے والا اس کا ذمہ دار نہ سمجھا جائے گا الا یہ کہ کوئی واضح قصور ہو مثلاً اپنا کام کر کے اسے ویسے ہی چھوڑ دیا اور بجھایا یا دبا یا نہ ہو۔

(المعجم ۳۰) - بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ السَّنَنِ (التحفة ۳۲)

۴۵۹۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۵۹۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا

ہے کہ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کی بہن زینب (را پر پیش) با پر زبر اور ی مشد کے نیچے زیر) نے ایک عورت کا دانت توڑ دیا تو وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس آ گئے۔ پس آپ نے اللہ کی کتاب کے مطابق قصاص کا فیصلہ فرمایا۔ انس بن نضر کہنے لگے: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! آج اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: ”انس! کتاب اللہ کا فیصلہ قصاص ہے۔“ چنانچہ دوسرے لوگ دیت قبول کر لینے پر راضی ہو گئے (اور بدلہ نہیں لیا) تو نبی ﷺ کو بڑا تعجب ہوا اور فرمایا: ”اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ پر قسم ڈال دیں تو وہ پوری فرما دیتا ہے۔“

المُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَسَرَتِ الرَّبِيعُ أُخْتُ أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ، فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَضَى بِكِتَابِ اللَّهِ الْقِصَاصَ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا الْيَوْمَ، قَالَ: «يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ» فَرَضُوا بِأَرْشٍ أَخَذُوهُ. فَعَجِبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ دانت کا قصاص کیسے لیا جائے؟ تو انہوں نے کہا: ”اسے رگڑ دیا جائے۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قِيلَ لَهُ: كَيْفَ يُقْتَصُّ مِنَ السَّنَنِ؟ قَالَ: تُبْرَدُ.

🔥 فوائد و مسائل: ① حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ کا انکار رسول اللہ ﷺ پر رد یا شریعت کا انکار نہ تھا بلکہ یہ اس طبعی عار اور اذیت کا اظہار تھا جو دانت توڑے جانے کی صورت میں ایک خاتون اور اس کے قبیلے کو لاحق ہونے والی تھی اور ان کا مقصد یہ تھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور صل نکالا جائے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ایک انسان روزہ رکھنے کا

۴۵۹۵- تخريج: أخرجه البخاري، الصلح، باب الصلح في الدية، ح: ۲۷۰۳ من حديث حميد الطويل به.

۳۸- کتاب الديات دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

شائق ہے مگر اس کے نتیجے میں بھوک پیاس سے اذیت بھی محسوس کرتا ہے۔ تو اس طبعی اذیت کا اظہار کوئی معیوب نہیں ہے۔ ⑤ حضرت انس بن نصر رضی اللہ عنہ کے محبوب بندے تھے کہ اللہ نے ان کی قسم پوری کر دی..... رضی اللہ عنہ..... ⑥ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا فتویٰ کہ دانت رگڑ دیا جائے اسی وقت صحیح ہوگا جب دانت اوپر سے ٹوٹنا ہو۔ (بذل المجہود)



سنت کی اہمیت و فضیلت

عربی لغت میں سنت طریق کو کہتے ہیں۔ محدثین اور علمائے اصول کے نزدیک سنت سے مراد: ”رسول اللہ ﷺ کے اقوال، اعمال، تقریرات اور جو کچھ آپ نے کرنے کا ارادہ فرمایا نیز وہ سب کچھ بھی شامل ہے جو آپ ﷺ کی طرف سے (امت تک) پہنچا۔“ (فتح الباری، کتاب الاعتصام بالسنة)

”کتاب السنة“ ایک جامع باب ہے جس میں عقائد اور اعمال دونوں میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے بعد عقائد و اعمال میں جو بھی انحراف سامنے آیا تھا اس کی تفصیلات اور اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے اختیار کردہ طریق کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔ اس کتاب کے موضوعات میں سنت اور اس کی پیروی، دعوت الی السنۃ اور اس کا اجراء امت کا اتفاق و اتحاد اور وہ فتنے جن سے یہ اتفاق انتشار میں بدلا شامل ہیں۔ عقائد و نظریات میں جو انحراف آیا اس کے اسباب کا بھی اچھی طرح جائزہ لیا گیا اور منحرف نظریات کے معاملے میں صحیح عقائد کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ نظریاتی انحراف صحابہ کے درمیان تفصیل، مسئلہ خلافت کے حوالے سے اختلافات، حکمرانوں کی

۳۹- کتاب السنۃ سنت کی اہمیت و فضیلت

آمریت اور سرکشی سے پیدا ہوا اور پھر آہستہ آہستہ فتنہ پردازوں نے ایمان، تقدیر، صفات باری تعالیٰ، حشر و نشر، میزان، شفاعت، جنت، دوزخ حتیٰ کہ قرآن کے حوالے سے لوگوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے اس حصے میں ان تمام موضوعات کے حوالے سے صحیح عقائد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو پیش کیا۔ ان فتنوں کے استیصال کا کام محدثین ہی کا کارنامہ ہے۔ محدثین کے علاوہ دوسرے علماء و فقہاء نے اس میدان میں اس انداز سے کام نہیں کیا بلکہ مختلف فقہی مکاتب فکر کے لوگ خصوصاً اپنی رائے اور عقل پر اعتماد کرنے والے حضرات خود ان فتنوں کا شکار ہو گئے

ابو داؤد کی ”کتاب السنۃ“ اور دیگر محدثین کے متعلقہ ابواب کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ جامعیت کے ساتھ محدثین نے ہر میدان میں کس طرح رہنمائی مہیا کی، اور اہل یہود کے حملوں سے اسلام کا دفاع کیا۔ انہوں نے محض شرعی اور فقہی امور تک اپنی توجہ محدود نہیں رکھی بلکہ اسلام کے ہر پہلو اور دفاع عن الاسلام کے ہر میدان میں کمر بستہ رہے۔ فجزاہم اللہ عن جمیع المسلمین خیر جزاء۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۹) - کتاب السنۃ (التحفة ۳۴)

سنتوں کا بیان

(المعجم ۱) - باب شرح السنۃ
(التحفة ۱)

۴۵۹۶- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقُوا أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً».

۴۵۹۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور عیسائی بھی اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔“

🌞 فائدہ: علامہ ابو منصور عبد القادر رحمہی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد ان فقہاء کا اختلاف نہیں ہے کہ جن کے اجتہاد کی بنیاد فہم سنت پر ہے وہ اپنے اپنے اجتہاد کی بنیاد پر اشیاء کے حلال یا حرام ہونے کی رائے دیتے ہیں بلکہ اس تفرقہ سے مراد وہ اصولی اختلافات ہیں جو جو حید تقدیر، شروط نبوت و رسالت، محبت حدیث اور صحابہ کے ساتھ محبت و موالاة وغیرہ کے مسائل میں ظاہر ہوئے اور ان مسائل میں ایک دوسرے کو کافر کہا گیا۔ جبکہ فقہی نوعیت کے مسائل میں کبھی کسی نے کسی کو کافر نہیں کہا۔ (عون المعبود)

۴۵۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ۳۵۹۷- ابو عامر ہوزنی کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ

۴۵۹۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الإيمان، باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، ح: ۲۶۴۰، وابن ماجه، ح: ۳۹۹۱ من حديث محمد بن عمرو الليثي به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۱/۱۲۸، ووافقه الذهبي.

۴۵۹۷- تخریج: [إسناده حسن] وهو في مسند أحمد: ۴/۱۰۲.

۳۹- کتاب السنہ

وَمُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ نَحْوَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَاذِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهُوزَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَامَ فِينَا فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَمْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ» - زَادَ ابْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو فِي حَدِيثِهِمَا - «وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ. وَقَالَ عَمْرُو: «الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصَلٌ إِلَّا دَخَلَهُ».



سنت کی تشریح و توضیح کا بیان

بن ابوسفیان رحمہ اللہ ہم میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہا: خبردار! تحقیق رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”خبردار! تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور یہ ملت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ بہتر (۷۲) آگ میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور یہی ”الجماعۃ“ ہوگا۔“ ابن یحییٰ اور عمرو نے اپنی روایتوں میں مزید کہا: ”بلاشبہ میری امت میں سے کچھ تو میں نکلیں گی ان میں یہ اہواء (من پسند نظریات اور اعمال کو دین میں داخل کرنا) ایسے سرایت کر جائیں گی جیسے کہ باؤلے پن کی بیماری اپنے بیمار میں سرایت کر جاتی ہے۔“ عمرو نے کہا: ”باؤلے پن کے بیمار کی کوئی رگ اور کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا جس میں اس بیماری کا اثر نہ ہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ان احادیث میں صحابہ کرام رحمہ اللہ اور امت کے افراد کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی رسی یعنی کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑیں اور آپس میں تقسیم نہ ہوں، مگر اس اعتقاد کے باوجود مسلمان اہواء کے فتنوں میں پھنس کر تقسیم ہوئے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ ② ”الجماعۃ“ بمعنی اجتماع دراصل اسم مصدر ہے اور ایسی قوم کے لیے بولا گیا ہے جو آپس میں ہر طرح اکٹھے اور مجتمع ہوں۔ ”اہل السنۃ والجماعۃ“ کا نام بھی اسی معنی میں ہے کہ یہ لوگ کتاب و سنت پر مجتمع ہیں اور ان میں ایسا افتراق نہیں ہے کہ ایک دوسرے کو گمراہ قرار دیتے پھریں۔ شیخ حیلانی رحمہ اللہ نے الجماعۃ سے مراد ”جماعت صحابہ کے تبع لوگ“ بیان کیا ہے۔ کیونکہ صحابہ کے زمانے میں صرف اور صرف کتاب و سنت پر سب اکٹھے تھے۔ اہواء اور بدعات تو ایک طرف کسی فقہی مکتب فکر کا وجود بھی نہیں تھا۔ ③ ”اہل السنۃ والجماعۃ“ وہی ایک فرقہ ہے جو بزبان رسالت نجات یافتہ ہے۔ جب لوگ تفرقے کے اسباب سے باز آجائیں تو ان میں اتفاق و اتحاد آجاتا ہے اور پھر وہ ”الجماعۃ“ بنتے ہیں۔ تفرقہ کا بنیادی سبب قرآن اور سنت صحیحہ کو چھوڑ کر بدعات کی پیروی کرنا ہے۔

۳۹- کتاب السنۃ باہم جھگڑنے اور قرآن مجید کے مشابہات کے پیچھے پڑنے کی ممانعت کا بیان

(المعجم ۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ
وَاتِّبَاعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْآنِ (التحفة ۲)

باب: ۲- آپس میں جھگڑنا یا قرآن کریم کے مشابہات کے پیچھے پڑنا منع ہے

۴۵۹۸- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ.....تَا.....أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ (اللہ) وہ ذات ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی جس میں بعض آیتیں محکم (واضح) ہیں جو اس کتاب کی اصل بنیاد ہیں اور کچھ دوسری آیتیں مشابہات (غیر واضح) ہیں تو جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ ان میں سے انہی آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ (غیر واضح) ہیں ان کا مقصد محض فتنے اور تاویل کی تلاش ہوتا ہے حالانکہ اللہ کے سوا کوئی بھی ان کی تاویل نہیں جانتا اور جو لوگ پختہ علم والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ان (مشابہات) پر ایمان ہے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت وہی لوگ پکڑتے ہیں جو عقل والے ہیں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑتے ہوں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے: ﴿فَاَحْذَرُوهُمْ﴾“ ان سے ڈرتے اور بچتے رہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قرآنی آیات کے ”محکم اور متشابہ“ ہونے کے کئی معانی ہیں۔ مثلاً وہ آیات جو دوسری آیات کے لیے ناسخ ہیں۔ یا جن میں حلال و حرام کا بیان آیا ہے۔ یا وہ آیات جن کے معانی واضح اور بندے ان سے آگاہ

۴۵۹۸- تخريج: أخرجه البخاري، التفسير، تفسير سورة آل عمران، باب: ﴿منه آيات محكمات﴾، ح: ۴۵۴۷، ومسلم، العلم، باب النهي عن اتباع متشابه القرآن... الخ، ح: ۲۶۶۵ عن القعني به.

ہیں۔ یا جن کی کوئی تاویل نہیں ”وہ محکم کہلاتی ہیں اور“ تشابہ“ سے مراد وہ آیات ہیں جو منسوخ ہو چکی ہیں مگر تلاوت بھی ہو رہی ہے۔ یا جو حق و صدق میں ایک دوسری کے مشابہ ہیں، انہیں تشابہ کہا گیا ہے۔ یا ایسی آیات جن کے معانی و مفہیم سے صرف اللہ عز و جل ہی آگاہ ہے۔ یا جن کے مفہیم کئی پہلو رکھتے ہیں ”وہ تشابہات“ کہلاتی ہیں۔
 ⑤ جدال (لڑائی کرنا) بظاہر کوئی قابل تعریف نہیں سمجھا جاتا مگر اظہار حق اور ابطال باطل کے لیے از حد ضروری اور قابل تعریف ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ”علم و حکمت“ کو شرط قرار دیا ہے۔ ارشاد الہی ہے:
 ﴿وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (النحل: ۱۲۵) محض ریا و سمعہ (شہرت) اور لوگوں کی توجہات حاصل کرنے کی کوشش میں یا باطل کی تائید میں جدال کرنا حرام ہے۔ ⑥ اہل اہواء (اہل بدعت) اور تشابہات کے درپے ہونے والوں سے دور رہنا چاہیے تاکہ انہیں تقویت اور شہرت نہ ملے اور کہیں کسی فتنے میں مبتلا نہ کر دیں، البتہ راسخ علماء کا فریضہ ہے کہ حق کا اظہار و بیان کریں اور عوام کو باطل سے متنبہ اور آگاہ کرتے رہیں۔ ⑦ اور ایسے لوگ مختلف ناموں سے ہر دور میں اور ہر جگہ موجود رہے ہیں۔

باب: اہل بدعت سے دور رہنے اور

(المعجم . . .) - باب مُجَانِبَةِ أَهْلِ

ان سے بغض رکھنے کا بیان

الْأَهْوَاءِ وَبُغْضِهِمْ (التحفة ۳)

۴۵۹۹- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ

۴۵۹۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ

ﷺ نے فرمایا: ”اعمال میں سے افضل عمل اللہ کے لیے

ابن عبد اللہ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ

محبت کرنا اور اسی کے لیے بغض رکھنا ہے۔“

مُجَاهِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ

فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ».

🌞 فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے، لیکن اس موضوع پر دیگر صحیح روایات موجود ہیں [الْحُبُّ فِي اللَّهِ] اور [الْبُغْضُ فِي اللَّهِ] کا مفہوم یہ ہے کہ کسی سے محبت کے بہت سے اسباب موجود ہوں، لیکن وہ اللہ کے دین میں بگاڑ کا شکار ہو تو اللہ کے لیے اس سے محبت نہ کی جائے، اسی سے محبت کی جائے جو اللہ کی راہ پر چلیں اور صرف اسی غرض سے کی جائے کہ اللہ راضی ہو اور اسی طرح بغض بھی اللہ کے دین سے ہٹنے والے کے ساتھ اور اللہ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ کی نافرمانی پر صرف بغض رکھنا کافی نہیں۔ اہل علم کے لیے واجب ہے کہ حق کی دعوت دینے میں کبھی بھی غفلت نہ کریں۔

۴۶۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ - وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ فَصَّةً تَخْلُفُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - قَالَ: وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيْهَا الثَّلَاثَةِ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَالله! مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ سَأَقِ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ.

۴۶۰۰- جناب عبداللہ اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے نامیٰ ہو جانے کے بعد ان کے قائد ہوا کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (اپنے والد) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا..... اور ابن سرح نے ان کے غزوہ تبوک میں نبی ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کیا..... کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہم تنیوں سے بات چیت سے منع فرمادیا۔ حتیٰ کہ جب یہ صورت حال مجھ پر بہت طویل (اور گراں) ہو گئی تو میں نے ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ کر اس سے بات کی وہ میرے چچا کا بیٹا تھا میں نے سلام کیا تو اللہ کی قسم! اس نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر (ابن سرح نے) ان کی توبہ نازل ہونے کی خبر بیان کی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① شخصی احوال میں اپنے کسی مسلمان بھائی سے ناراضی ہو جائے تو تین دن سے زیادہ بات چیت چھوڑ دینا جائز نہیں۔ لیکن اگر دینی اور شرعی سبب ہو تو یہ مقاطعہ طویل کیا جاسکتا ہے۔ بالخصوص اہل بدعت سے دینی حق کی بنا پر دائمی مقاطعہ (قطع تعلقی) مطلوب ہے۔ ② حضرت کعب بن مالک مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ رضوان اللہ علیہم کا غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ معروف ہے۔ تفسیر و سیرت اور احادیث کی کتب میں تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔ ان حضرات کی توبہ پچاس دن کے بعد قبول ہوئی تھی۔ اس دوران میں تادیب و تنبیہ کے لیے مسلمانوں کو ان سے بات چیت سے منع کر دیا گیا تھا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کی پوری تفصیل موجود ہے۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، المغازی، حدیث: ۴۳۱۸ و صحیح مسلم، التوبۃ، حدیث: ۲۷۶۹)

(المعجم ۳) - بَابُ تَرْكِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ (التحفة ۴)

۴۶۰۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيَانُ كَرْتِهِ هُنَّ

۴۶۰۰- تخریج: أخرجه مسلم، التوبة، باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه، ح: ۲۷۶۹ عن ابن السرح به، واختصره البخاري، ح: ۴۶۷۶ من حديث ابن وهب، وتقدم، ح: ۲۲۰۲ وح: ۲۷۷۳. ۴۶۰۱- تخریج: [إسناده ضعيف] تقدم، ح: ۲۲۵ وح: ۴۱۷۶.

۳۹- کتاب السنہ

قرآن کریم میں جھگڑا کرنے کی ممانعت کا بیان

کہ میں اپنے گھروالوں کے پاس پہنچا اور حالت یہ تھی کہ میرے ہاتھ پھٹ گئے تھے۔ تو انہوں نے مجھے (میرے ہاتھوں پر) زعفران لگا دیا۔ صبح کے وقت میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے مجھے جواب نہ دیا اور فرمایا: ”جاؤ اسے دھوؤ الو۔“

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ، فَخَلَقُونِي بِزَعْفَرَانٍ، فَعَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، وَقَالَ: «اذْهَبْ فَأَغْسِلْ هَذَا عَنكَ».

🌞 فائدہ: نبی ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کو اس کے عمل کے حوالے سے انہیں ناپسندیدگی کا احساس دلایا۔ اسی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مقاطعہ کے دوران میں اصلاح احوال کے لیے بات سمجھانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ ضروری ہے۔

۴۶۰۲- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ام المومنین صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا اور ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک زائد سواری تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کہا: ”اونٹ اسے دے دو۔“ تو انہوں نے کہا: بھلا میں اس یہود کو دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ غصے ہو گئے اور ذوالحجہ محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک ان سے بات چیت نہ کی۔

۴۶۰۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ سُمَيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا أَعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضُلٌ ظَهَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْطِيهَا بَعِيرًا»، فَقَالَتْ: أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ؟ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمِ وَبَعْضَ صَفَرٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① آپ کا یہ مقاطعہ اس وجہ سے تھا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اسلامی آداب کو ملحوظ نہ رکھا تھا۔ ② کسی مسلمان کو اس کے گزشتہ دین کی بنیاد پر یہودی یا کافر وغیرہ کہنا حرام ہے۔ ③ بلا وجہ عار دلانا بھی بہت بڑا عیب اور گناہ ہے۔ ④ بلا عذر ضرورت کی چیز اپنے مسلمان بھائی کو نہ دینا بد اخلاقی ہے سورۃ الماعون میں یہ مسئلہ خصوصیت سے بیان ہوا ہے۔ ⑤ شرعی بنیاد پر مقاطعہ کیا جائے تو تین دن سے زائد عرصہ کے لیے بھی جائز ہے۔

(المعجم ۴) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحِدَالِ
باب ۴- قرآن میں جھگڑا کرنا منع ہے
فِي الْقُرْآنِ (التحفة ۵)

۴۶۰۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی

۴۶۰۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۳۸/۶ من حديث حماد بن سلمة به.

۴۶۰۳- تخریج: [إسناده حسن] وهو في مسند أحمد: ۵۰۳/۲، وصححه ابن حبان، ح: ۷۳، والحاكم: ۴۴

۳۹- کتاب السنۃ اتباع سنت کے وجوب کا بیان

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① [الْمِرَاءُ] سے مراد جھگڑنا اور شک کا اظہار کرنا ہے۔ لہذا قرآنی آیات میں ایسا مباحثہ اور جھگڑا کرنا کہ کسی حصے کی تکذیب لازم آئے یا شک و شبہ پیدا ہو حرام اور کفر ہے۔ ② قابل حل مقامات کے لیے ثقہ اور راسخ علماء کی طرف رجوع کر کے صحیح معنی و مفہوم معلوم کرنا چاہیے۔ متشابہات کے درپے ہونے سے بچنا ضروری ہے اور جہاں تک ہو سکے شکوک و شبہات اور فتنہ پیدا کرنے والے لوگوں کو واضح دلائل سے قائل کیا جائے اور عوام کو ان سے دور رکھا جائے۔ ③ مذکورہ احادیث سے پتا چلتا ہے کہ جان بوجھ کر لوگوں میں فتنہ انگیزی کرنے والے امت کے لیے کتنے خطرناک ہیں۔ اس فتنہ انگیزی کو روکنے کے طریقے یہ ہیں: ④ اہل اہواء سے مقاطعہ۔ ⑤ ان کی تمام باتوں میں آکر اوٹ پانگ معاملات میں الجھنے سے پرہیز۔ ⑥ معاشرے میں نفرت پھیلانے والے کاموں سے اجتناب۔ ⑦ جو فتنہ برپا کرنے والے نہ ہوں، غلطیوں پر ان کی پر حکمت تنہیم۔

(المعجم ۵) - بَابُ: فِي لُزُومِ السَّنَةِ
(التحفة ۶)

۴۶۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدٍ يَكْرِبُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «أَلَا، إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ. أَلَا، لَا يَجِلُّ لَكُمْ الْحِمَارُ

۴۶۰۴- حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! مجھے قرآن کے ساتھ اس جیسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔ عنقریب ایسے ہو گا کہ ایک پیٹ بھرا (آسودہ حال) آدمی اپنے تخت یا دیوان پر بیٹھا کہے گا کہ اسی قرآن کو اختیار کر لو جو اس میں حلال ہے اسے حلال جانو اور جو اس میں حرام ہے اسے حرام سمجھو۔ خبردار! تمہارے لیے پالتو گدھے، نیش دار درندے اور کسی ذمی (کافر) کا گرا پڑا مال اٹھالینا حلال نہیں، الا یہ کہ اس کا مالک اس سے بے پروا ہو۔ اور جو کوئی کسی قوم کے پاس جائے تو ان پر

۲۴۳/۲۴۴، ووافقه الذہبی.

۴۶۰۴- تخریج: [إسناده صحيح] تقدم طرفه، ح: ۳۸۰۴، وأخرجه أحمد: ۴/۱۳۰ من حديث حريز بن عثمان به.

۳۹- کتاب السنۃ

اتباع سنت کے وجوب کا بیان

الْأَهْلِيَّ وَلَا كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ الشَّيْخِ وَلَا لِقَطْعَهُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَعْنِي عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعَقِّبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاةٍ.

واجب ہے کہ اس کی مہمانی کریں اگر وہ اس کی مہمانی نہ کریں تو اسے حق حاصل ہے کہ اپنی مہمانی کے مثل ان سے بذریعہ طاقت حاصل کر لے۔

۴۶۰۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا أَفِيئَنَ أَحَدَكُمْ مُتَكِنًا عَلَى أَرِيكَتِهِ بِأُتَيْتِهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ: لَا نَذْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَا».

۴۶۰۵- جناب عبید اللہ اپنے والد حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہرگز ایسا نہ ہو کہ میں تم میں سے کسی کو پاؤں کے وہ اپنے تخت یا دیوان پر بیٹھا ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم پہنچے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا اس سے منع کیا ہو تو وہ کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے، ہم تو کتاب اللہ میں جو پائیں گے اسی پر عمل کریں گے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ دونوں روایتوں میں ایک کالفظ آیا ہے۔ اس سے مراد لکڑی کا بنا ہوا تخت یا دیوان ہے جس پر لوگ گھروں میں بیٹھتے تھے یا جائے نماز کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ ② رسول اللہ ﷺ کو قرآن کریم کے ساتھ اسی جیسی دی گئی چیز ”حدیث اور سنت“ ہے۔ قرآن کو وحی جلی اور وحی متلو کہا جاتا ہے۔ یعنی جس کی تلاوت ہوتی ہے۔ جبکہ حدیث اور سنت کو وحی خفی اور وحی غیر متلو کہتے ہیں۔ یعنی جس کی تلاوت نہیں ہوتی، لیکن وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ قرآن کریم بسبب تلاوت عامہ و کثیرہ اول دن سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ جبکہ احادیث کے اثبات کے لیے اسانید (خبر دینے والوں کے سلسلے) کی صحت اولین شرط ہے۔ علمائے راہنہ اور ماہرین فن حدیث کی تفتیح و تحقیق کے بعد جن احادیث کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف صحیح ثابت ہو ان کا اتباع اسی طرح واجب ہے جیسے قرآن مجید کا اور قرآن مجید کی متعدد آیات اس امر کی تصریح کرتی ہیں اور قول فیصل ہیں۔ جیسے ارشاد الہی ہے ﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ۴۴) ”ہم نے آپ کی طرف ذکر نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو ان کی طرف نازل کردہ کی خوب وضاحت کر دیں۔“ اور بلاشبہ آپ ﷺ کی وضاحت قول و فعل اور توثیق سے ہوئی ہے اور صحابہ کرام نے اس کو خوب محفوظ رکھا اور آگے نقل کیا ہے۔ سورۃ النساء میں ہے ﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ

۴۶۰۵- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، العلم، باب ما نهي عنه أن يقال عند حديث رسول الله ﷺ، ح: ۲۶۶۳ من حديث سفیان بن عیینة به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۳، والحاكم على شرط الشيخين: ۱/۱۰۸، ۱۰۹، ووافقه الذهبي، وهو في مسند أحمد، (أطراف المسند: ۶/۲۱۸).

أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيفًا ﴿٨٠﴾ (النساء: ۸۰) ”جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے منہ پھیر لیا تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا ہے۔“ (سورۃ النور میں ہے: ﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَ إِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَ مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾ (النور: ۵۴) ”کہہ دیجیے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اگر تم اس سے منہ پھیر لو گے تو رسول پر وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا ہے اور تم سے صرف اس کی جو ادائیگی ہوگی جو تمہارے ذمے ہے اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پر رہو گے اور رسول کے ذمے صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔“ علاوہ ازیں فرمایا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور: ۶۳) ”ان لوگوں کو جو رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں انہیں کوئی فتنہ نہ آ لے یا کوئی دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔“

سورۃ الحشر میں فرمایا: ﴿وَمَا أَنْتُمْ بِالْعَسَاكِرِ فَخَذُّوهُ وَمَا نَهَكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر: ۷) ”اللہ کے رسول ﷺ جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔“ علاوہ ازیں اور بھی متعدد آیات حجیت حدیث کی واضح دلیل ہیں۔ ⑤ ایسے تمام گروہ، فرقے یا افراد جو محض قرآن کی اتباع کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن صحیح احادیث سے اعراض کرتے ہیں، مندرجہ بالا حدیث اور آیات میں ان کے لیے بہت بڑی تنبیہ ہے۔ ⑥ یہ احادیث نبی کریم ﷺ کی صداقت و حقانیت کی بہت بڑی دلیل ہیں کہ جو بھی غیب کی خبریں آپ نے دی ہیں وہ بالکل سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ظاہر ہونے والا فرقہ ”اہل قرآن“ اور ان کا سردار عبداللہ پکڑالوی بالخصوص اس حدیث کا مصداق ثابت ہوا۔ اس نے اپنے بیٹے مولوی محمد ابراہیم کو اپنے مال سے بغیر کسی قصور کے محروم کر دیا۔ وہ آئے اور والد کے سامنے کھڑے ہو کر بات کی اور یہ حدیث سنائی: ”جو کوئی اپنے ایک بیٹے کو محروم کرے گا قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ مرا ہوا ہوگا۔“ حدیث سن کر باپ نے کہا ہم نہیں جانتے ہم اللہ کی کتاب میں جو پائیں گے اسی پر عمل کریں گے۔ مولوی ابراہیم نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے عبداللہ پکڑالوی لکڑی کے دیوان پر سہارا لے کر بیٹھے ہوئے یہ فقرہ کہہ رہا تھا۔ ان کے سامنے یہ منظر واضح طور پر آ گیا جو اس حدیث میں دکھایا گیا ہے۔ وہ حیرت و دہشت میں ڈوب گئے اور آپ تو وہی ہیں آپ تو وہی ہیں کہتے ہوئے الٹے پاؤں واپس ہو گئے اور باپ کے شہر سے بہت دور ایک گاؤں میں جا بسے اور زندگی بھر اپنے حصے کا مطالبہ نہیں کیا کہ ایسے باپ کی دولت سے مجھے کوئی حصہ نہیں چاہیے جو انکار حدیث کے سرغنہ کے طور پر رسول اللہ ﷺ کو پہلے ہی دکھا دیا گیا تھا۔ ⑦ صحیح احادیث حتیٰ طور پر واجب العمل ہیں۔ یہ ایک حیلہ ہے کہ احادیث صحیحہ کو پہلے قرآن پر پیش کیا جائے اور پھر عمل کا فیصلہ کیا جائے۔ احادیث قرآن سے ٹکراتی ہی نہیں بلکہ خود قرآن کی رو سے قرآن کی وضاحت اور تفسیر ہیں۔ ان کی روشنی میں قرآن کا مفہوم متعین ہوتا ہے کوئی صحیح حدیث قرآن سے ٹکراتی ہی نہیں بلکہ یہ بھی اللہ کی طرف

سے ہیں۔ سورۃ القیامۃ میں ارشاد الہی ہے: ﴿فَإِذَا قُرِئَتْهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيِّنَاتِهِ﴾ (القیامۃ: ۱۹۱۸)
 ”جب ہم اس کو پڑھ لیں تب آپ اس کی قراءت کریں پھر اس کی وضاحت ہمارے ذمے ہے۔“

۴۶۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ۴۶۰۶- ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہمارے اس معاملے (دین) میں کوئی نئی چیز پیدا کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود اور باطل ہے۔“

ابن ابراہیم، عن القاسم بن محمد، عن عائشۃ قالت: قال رسول الله ﷺ: «مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ».

ابن عیسیٰ نے یوں روایت کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہمارے طریقے کے خلاف کوئی کام کیا تو وہ مردود اور باطل ہے۔“

قال ابن عيسى: قال النبي ﷺ: «مَنْ صَنَعَ أَمْرًا عَلَى غَيْرِ أَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ».



🌞 فائدہ: ① اس حدیث میں دین کے لیے لفظ [أمرنا] استعمال کیا گیا ہے کیونکہ ہدایت کا سرچشمہ رسول اللہ ﷺ ہی ہیں اس لیے آپ کے ارشاد کے بغیر کوئی کام بھی اللہ کے ہاں عبادت یا تقرب کا درجہ نہیں پاسکتا۔ ② [فَهُوَ رَدٌّ] ”وہ مردود ہے“ کے دو مفہوم ہیں یعنی وہ کام باطل اور مردود ہے نیز وہ آدمی جو اس کا مرتکب ہو وہ بھی مردود اور قابل نفرتین ہے۔

۴۶۰۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: ۴۶۰۷- جناب عبدالرحمن بن عمرو سلمیٰ اور حجر بن حجر کا بیان ہے کہ ہم حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ.....﴾ ”ان

حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو السَّلْمِيِّ وَحُجْرُ بْنُ

۴۶۰۶- تخریج: أخرجه مسلم، الأفضیة، باب نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور، ح: ۱۷۱۸ عن محمد بن الصباح، والبخاري، الصلح، باب: إذا اصطلموا على صلح جور فالصلح مردود، ح: ۲۶۹۷ من حديث إبراهيم بن سعدة.

۴۶۰۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، العلم، باب ما جاء في الأخذ بالسنة واجتناب البدعة، ح: ۲۶۷۶ من حديث خالد بن معدان به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في مسند أحمد: ۱۲۶/۴، ۱۲۷، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۲، والحاكم: ۱/۹۵، ۹۶، ووافقه الذهبي.

حُجْرٌ قَالَا : أَتَيْنَا الْعُرْبَاضَ بْنَ سَارِيَّةَ ، وَهُوَ
مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ : ﴿ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ
لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَحِذْ مَا يَحْمِلُكُمْ
عَلَيْهِ ﴾ [التوبة : ۹۲] فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا : أَتَيْنَاكَ
زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَبِسِينَ ، فَقَالَ
الْعُرْبَاضُ : صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ
يَوْمٍ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً
دَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ ،
فَقَالَ قَائِلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ
مُودِعٌ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا ؟ فَقَالَ : « أَوْصِيكُمْ
بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا
حَبَشِيًّا ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى
اِخْتِلَافًا كَثِيرًا ، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا ،
وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ ، وَإِيَّاكُمْ
وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ ، فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ ،
وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ » .

لوگوں پر کوئی گناہ نہیں کہ جب وہ آپ کے پاس آئے
کہ آپ انہیں سواری دیں آپ نے کہا کہ میرے پاس
کوئی چیز نہیں، تو وہ اس حال میں لوٹ گئے کہ ان کی
آنکھیں اس غم سے آنسو بہا رہی تھیں کہ انہیں کچھ میسر
نہیں جسے وہ خرچ کریں۔ ہم نے انہیں سلام کیا اور
عرض کیا: ہم آپ سے ملنے کے لیے آئے ہیں اور یہ
کہ آپ کی عیادت ہو جائے اور کوئی علمی فائدہ بھی
حاصل کر لیں، تو حضرت عرباض رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر ہماری
طرف منہ کر لیا اور وعظ فرمایا، بڑا ہی بلیغ اور جامع وعظ
ایسا کہ اس سے ہماری آنکھیں بہہ پڑیں اور دل دہل
گئے۔ ایک کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو
گویا الوداعی وعظ تھا تو آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے
ہیں؟ فرمایا: ”میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ
اختیار کیے رہنا اور اپنے حکام کے احکام سننا اور ماننا،
خواہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ تم میں سے جو
میرے بعد زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، چنانچہ
ان حالات میں میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت
اپنائے رکھنا، خلفاء جو اصحاب رشد و ہدایت ہیں، سنت
کو خوب مضبوطی سے تھامنا، بلکہ ڈاڑھوں سے پکڑے
رہنا، نئی نئی بدعات و اختراعات سے اپنے آپ کو
بچائے رکھنا، بلاشبہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت
گمراہی ہے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① ایک بڑے کام میں ضمنی کئی نیتیں کر لی جائیں تو جائز ہے۔ اجر و ثواب نیتوں ہی کے مطابق ملتا
ہے۔ چنانچہ زیارت علماء عیادت مریض اور علمی استفادہ سب خیر کے کام ہیں لہذا موقع محل اور حالات کی مناسبت

۳۹- کتاب السنۃ

دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

سے یہ تمام کام کرنے چاہئیں۔ ① رسول اللہ ﷺ حسب ضرورت نمازوں کے بعد بھی درس دیا کرتے تھے۔ کتاب وسنت کا وعظ کرنا جائز ہے۔ ② اختلاف امت کو مٹانے اور نجات و فلاح کی کلید صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔ خیال رہے کہ یہ کوئی دو سنتیں نہیں ہیں بلکہ یہ ایک ہی سنت ہے۔ اگر بالفرض واقعتاً کہیں کوئی اختلاف محسوس ہو تو حجت صرف رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ قول و فعل ہی ہے۔ ③ مسلمانوں کے امام یعنی جس کو شوری کے ذریعے سے اپنا قائد چن لیا گیا ہو اس کی اطاعت واجب ہے بغیر اس کے کہ اس کا نام و نسب یا رنگ و روپ دیکھا جائے بشرطیکہ وہ قیادت میں شریعت کا پیرو ہو۔ ④ دین میں بدعات سراسر گمراہی اور امت میں افتراق و فتنہ کا باعث ہیں۔ جبکہ سنت وحدت و اتفاق کی باعث اور نجات کی ضامن ہے۔

۴۶۰۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْأَخْنَفِ ابْنِ قَبِيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَلَا هَلَكَ الْمُتَطَعُونَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۴۶۰۸- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! غلو کرنے والے حد سے بڑھنے والے ہلاک ہوئے۔“ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

☀ فائدہ: قرآن وحدیث کے عام فہم معنی پر عمل کرنا واجب ہے۔ بال کی کھال اتارنا اور درواز کی کوڑیاں لانا اور لایعنی تکلفات میں پڑنا یا دوسروں کو اس میں مبتلا کرنا دین نہیں ہے۔

(المعجم ۶) - بَابُ مَنْ دَعَا إِلَى الشَّنَةِ (التحفة ۷)

باب: ۶- اتباع سنت کی دعوت دینے (کی اہمیت) کا بیان

۴۶۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُرْدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يُعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ

۴۶۰۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو راہ حق کی دعوت دے اسے اس قدر ثواب ہے جس قدر اس کی اتباع کرنے والوں کو ہوگا۔ ان اتباع کرنے والوں میں سے کسی کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جس نے کسی گمراہی کی دعوت دی تو اسے اس قدر گناہ ہوگا جس قدر اس کی

۴۶۰۸- تخریج: أخرجه مسلم، العلم، باب هلك المتطعون، ح: ۲۶۷۰ من حديث يحيى القطان به.

۴۶۰۹- تخریج: أخرجه مسلم، العلم، باب من من سنة حسنة أو سيئة... الخ، ح: ۲۶۷۴ عن يحيى بن أيوب به.

۳۹- کتاب السنۃ دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.

☀ فائدہ: دعوت دینے کا مفہوم بالعموم زبانی دعوت دینا سمجھا جاتا ہے، حالانکہ اس کے ساتھ ساتھ ایک خاموش دعوت بھی ہوتی ہے کہ لوگ دوسروں کو دیکھ کر بہت سے کام شروع کر دیتے ہیں لہذا انسان کو متنبہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے ماحول میں کیا کردار ادا کر رہا ہے۔ کیا وہ اپنے لیے نیکیاں جمع کر رہا ہے یا لوگوں کی برائیاں اس کے کھاتے میں پڑ رہی ہیں۔ اس حدیث میں اصحاب خیر کے لیے بشارت اور بدکردار لوگوں کے لیے بہت بڑی تنبیہ ہے۔

۴۶۱۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۳۶۱۰- جناب عاصم بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں جرم کے اعتبار سے سب سے بڑا (مجرم) وہ مسلمان ہے جس نے کسی ایسی بات کے بارے میں سوال کیا جو پہلے حرام نہ تھی، مگر اس کے سوال کرنے کے باعث حرام کر دی گئی۔“

☀ فائدہ: دین کے احکام جس طرح ایک عام آدمی کی سمجھ میں آ سکتے ہیں اسی طرح ان پر عمل کرنا چاہیے، اطاعت کے لیے یہ کافی ہے۔ خود ان احکام کے اندر مختلف پہلوؤں کو نکال نکال کر سوال کرنے میں کئی قباحتیں ہیں۔ بغیر ضرورت بال کی کھال اتارنے سے اپنے اور دوسروں کے لیے سخت دشواریاں پیدا ہوتی ہیں، ان سے احتراز کرتے ہوئے صدق نیت سے آیات و احادیث کے سہل اور عام مفہوم پر عمل کرنا کافی ہے۔ قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے کہ یہودیوں کو گائے ذبح کرنے کا حکم ملا۔ انہوں نے کیسی، کس رنگ کی، کس طرح کی، گائے کے حوالے سے سوال پوچھنے شروع کر دیے۔ ہر سوال سے گائے کی تخصیص ہوتی گئی اور اس طرح کی گائے ڈھونڈ کر ذبح کرنا مشکل سے مشکل تر ہوتا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس طریق کار کو یہود کے غلط طریق پر محمول فرمایا۔ حکم ملتے ہی اگر وہ حسن نیت سے کوئی ایک گائے ذبح کر دیتے تو اپنے فرض سے یہ آسانی سکدوش ہو جاتے۔ بہت زیادہ سوالات کرنا کبھی بھی اچھا نہیں سمجھا گیا، بالخصوص ایسے سوالات جن کا عملی زندگی سے واسطہ نہ ہو۔ یا محض فرضی مسائل ہوں۔ اب اگر چہ حلت و حرمت کا دور تو نہیں مگر علماء سے بھی لازمی اور ضروری سوالات ہی کرنے چاہئیں جن کا تعلق حقیقت و واقعہ سے ہو۔

۴۶۱۰- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب توقيه ﷺ، وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه... الخ، ح: ۲۳۵۸ من حديث سفيان بن عيينة، والبخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من كثرة السؤال ومن تكلف ما لا يعنيه، ح: ۷۲۸۹ من حديث الزهري به.

۳۹- کتاب السنۃ دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

فرضی صورتیں سوچ سوچ کر ان کے جواب مانگنا تلاش کرنا غیر صحت مندر وہ ہے جس سے اسلام نے منع کیا ہے۔

۴۶۱۱- یزید بن عسیرہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

کے ساتھیوں میں سے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب بھی ذکر کی مجلس میں بیٹھتے تو ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے: اللہ عز و جل خوب عادل اور فیصلہ کرنے والا ہے، شک کرنے والے ہلاک ہو گئے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک دن کہا: تمہارے بعد بڑے فتنے ہوں گے۔ مال بہت بڑھ جائے گا اور قرآن کھول (عام کر) دیا جائے گا حتیٰ کہ مومن، منافق، مرد عورتیں، چھوٹا، بڑا، غلام اور آزاد سبھی اسے حاصل کریں گے اور ایسا ہوگا کہ کہنے والا کہے گا: لوگوں کو کیا ہوا میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں نے قرآن پڑھا ہے؟ (وہ کہے گا) یہ لوگ اس وقت تک میری پیروی نہیں کریں گے حتیٰ کہ میں ان کے لیے اس کے علاوہ کوئی نئی اختراع کروں۔ چنانچہ تم اپنے آپ کو اس کی بدعت سے بچائے رکھنا! اس کی بدعت ضلالت اور گمراہی ہوگی۔ اور میں تمہیں دانا بندے کی ٹھوک سے بھی ڈراتا ہوں۔ شیطان کبھی دانا بندے کی زبان سے گمراہی کا کوئی کلمہ نکلا دیتا ہے اور کبھی منافق بھی حق بات کہہ دیتا ہے۔ (یزید کہتے ہیں) میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! مجھے کیسے معلوم ہو کہ دانا آدمی گمراہی کا کلمہ کہہ جاتا ہے اور منافق حق کی بات کہہ دیتا ہے؟ کہا کہ ہاں۔ دانا کی ایسی باتوں سے بچنا جو مشہور ہو جاتی ہیں جن کے بارے میں

۴۶۱۱- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ بْنِ يَزِيدَ

ابن عبد الله بن موهب الهمداني: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيَّ عَائِدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ ابْنَ عَمِيرَةَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ: اللَّهُ حَكَمٌ قَسَطٌ هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا: إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتْنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ وَيُنْفَعُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ، فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ: مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ، مَا هُمْ بِمَتَّبِعِي حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرُهُ، فَيَأْتِيَكُمْ وَمَا أَبْتَدَعَ، فَإِنَّ مَا أَبْتَدَعَ ضَلَالَةٌ، وَأَحْذَرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ، وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ. قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاذٍ: مَا يُدْرِينِي رَحِمَكَ اللَّهُ! أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ. قَالَ: بَلَى اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ



۴۶۱۱- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الحاكم: ۲۷۰/۳ من حديث الليث بن سعد به، وصححه على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

کہا جاتا ہے کہ یہ کیا ہے؟ مگر یہ بات تمہارا اس سے رخ موڑ لینے کا باعث نہ بنے، ایسا (بھی تو) ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے رجوع کر لے اور حق جس کسی سے بھی سنو قبول کر لو بلاشبہ حق پر نور ہوتا ہے۔“

الْحَكِيمِ الْمُشْتَهَرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا: مَا هَذِهِ وَلَا يُثَبِّتُكَ ذَلِكَ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجَعَ وَتَلَقَّى الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ معمر نے بواسطہ زہری اس روایت میں [يُثَبِّتُكَ] کی بجائے [وَلَا يُثَبِّتُكَ ذَلِكَ عَنْهُ] ”یہ بات تجھے اس سے بے رخ نہ بنادے۔“ کے لفظ روایت کیے ہیں۔ صالح بن کیسان نے زہری سے روایت کرتے ہوئے [مُشْتَهَرَاتِ] کی بجائے [الْمُشْتَهَرَاتِ] کا لفظ روایت کیا اور ایسے ہی [لَا يُثَبِّتُكَ] کا لفظ روایت کیا جیسے کہ عقیل نے روایت کیا ہے۔ ابن اسحاق نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا: ہاں دانائی جو بات تمہارے لیے شے کا باعث ہو جی کہ تم کہنے لگو نا معلوم اس نے اس کلمہ سے کیا مراد لیا ہے؟

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: وَلَا يُثَبِّتُكَ ذَلِكَ عَنْهُ مَكَانَ يُثَبِّتُكَ. وَقَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: بِالْمُشْتَهَرَاتِ مَكَانَ «الْمُشْتَهَرَاتِ»، وَقَالَ: «لَا يُثَبِّتُكَ» كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ: بَلَى مَا تَشَابَهَ عَلَيْكَ مِنْ قَوْلِ الْحَكِيمِ حَتَّى تَقُولَ مَا أَرَادَ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ.

🌟 فوائد و مسائل: ① بعض اوقات دانالوگ بھی کسی چیز کے فہم میں صحیح اور اعتدال کی راہ سے دور ہو سکتے ہیں۔ ان کے ایسے اقوال امت کے لیے تعجب انگیز ہوتے ہیں۔ ایسے اقوال کو چھوڑ دیں لیکن ان کی صحیح باتوں کو مسترد کرنا شروع نہ کریں۔ ② داعی حق کو چاہیے ہمیشہ حکمت و دانائی کے ساتھ خالص قرآن اور صحیح سنت کا پیغام پہنچانے ہی کو اپنا مطمح نظر بنائے۔ جب اس کی بات کتاب و سنت کے مطابق ہو تو بغیر اس فکر کے کہ لوگ اسے قبول کرتے ہیں یا نہیں یا کس قدر کرتے ہیں اپنا فرض ادا کرے۔ اللہ عز و جل علیم وخبیر ہے اور مخلوقات کے دل اس کے ہاتھ میں ہیں۔ بدعات سے ہر ایک کو بہت دور بھاگنا چاہیے۔ ان کا انجام ضلالت اور ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔ ③ نبی ﷺ کے بعد کوئی کتنا ہی دانائیوں نہ ہو وہ فی ذاتہ کسی طرح شرعی حجت اور دلیل نہیں۔ اس کی بات قرآن و سنت کی کسوٹی پر جانچ کر ہی قابل قبول ہو سکتی ہے۔

۴۶۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: ۴۶۱۲- ابورجاء نے ابوصلت سے روایت کیا کہ

۴۶۱۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۹ ب، ۱۹۰ الف) من حديث أبي داود به * أبوالصلت، وأبورجاء مجهولان، لم يثبت تعيينهما بدليل قوي، والثوري مدلس، وعن عن النضر بن عربي.

ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ جس میں اس نے ان سے تقدیر کا مسئلہ دریافت کیا، تو انہوں نے جواب لکھا: حمد و صلاۃ کے بعد میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کیے رہو اور اللہ کے امر میں اعتدال سے کام لو۔ اللہ کے نبی ﷺ کی سنت کا اتباع کرو اور بدعتوں کی بدعات سے دور رہو بالخصوص جب امر دین میں آپ ﷺ کی سنت جاری ہو چکی اور اس میں لوگوں کی ضرورت پوری ہو چکی۔ سنت کو لازم پکڑو یقیناً یہی چیز باذن اللہ تمہارے لیے (گمراہی سے) بچنے کا سبب ہوگی۔ یاد رکھو! لوگوں نے جس قدر بھی بدعات نکالی ہیں ان سے پہلے وہ رہنمائی آچکی جو ان (بدعات) کے خلاف دلیل ہے۔ یا اس میں کوئی نہ کوئی عبرت ہے۔ بلاشبہ سنت اس مقدس ذات نے عطا فرمائی جنہیں علم تھا کہ اس کی مخالفت میں کیا..... راوی محمد بن کثیر نے [من قد علم] کے لفظ روایت نہیں کیے..... خطا ٹھوکر اور حماقت اور (ہلاکت کی) کھائی ہے۔ لہذا اپنے آپ کو اس چیز پر راضی اور مطمئن رکھو جس پر قوم (صحابہ) راضی رہے ہیں بلاشبہ وہ لوگ علم سے بہرہ ور تھے۔ (جن باتوں سے انہوں نے منع کیا) گہری بصیرت کی بنا پر منع کیا اور ان حقائق کی آگہی پر (جن سے تم بزم خویش آگاہ ہوئے ہو) وہ لوگ زیادہ قادر تھے اور اپنے فضائل کی بنا پر اس کے زیادہ حق دار تھے۔ اگر حق و ہدایت یہی ہو جسے تم نے سمجھا ہے تو تم گویا ان سے سبقت لے گئے۔ اگر تم یہ کہو کہ یہ امور ان (صحابہ) کے بعد نئے ایجاد ہوئے ہیں تو ان کے ایجاد کرنے والے ان

أخبرنا سُفْيَانُ قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدِّدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ ذَكْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُنَا عَنِ النَّضْرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ أَبِي الصَّلْتِ - وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَمَعْنَاهُمْ - قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدَرِ، فَكَتَبَ: أَمَّا بَعْدُ، أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْإِقْصَادِ فِي أَمْرِهِ وَاتَّبَاعِ سُنَّتِهِ نَبِيِّهِ ﷺ وَتَرْكِ مَا أَخَذَتْ الْمُحَدِّثُونَ بَعْدَ مَا جَرَتْ بِهِ سُنَّتُهُ وَكُفُّوا مُؤَنَّتَهُ فَعَلَيْكَ بِلُزُومِ السُّنَّةِ فَإِنَّهَا لَكَ - بِإِذْنِ اللَّهِ - عِصْمَةٌ، ثُمَّ أَعْلَمَ أَنَّهُ لَمْ يَتَّبِعِ النَّاسُ بِدَعَاةٍ إِلَّا قَدْ مَضَى قَبْلَهَا مَا هُوَ دَلِيلٌ عَلَيْهَا أَوْ عِبْرَةٌ فِيهَا فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا سَنَّهَا مَنْ قَدْ عَلِمَ مَا فِي خِلَافِهَا - وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ كَثِيرٍ: مَنْ قَدْ عَلِمَ - مِنَ الْخَطِئِ وَالزَّلَلِ وَالْخُمْقِ وَالتَّعَمُّقِ، فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ لَأَنْفُسِهِمْ فَإِنَّهُمْ عَلَى عِلْمٍ وَقَفُّوا، وَبَبَصَرٍ نَافِذٍ كَفُّوا، وَلَهُمْ عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ كَانُوا أَقْوَى، وَبِفَضْلِ مَا كَانُوا فِيهِ أَوْلَى، فَإِنْ كَانَ الْهُدَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ لَقَدْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَيْهِ، وَلَئِنْ قُلْتُمْ: إِنَّ مَا حَدَّثَ بَعْدَهُمْ مَا



(صحابہ) کی راہ پر نہیں ہیں، بلکہ ان سے اعراض کرنے والے ہیں۔ بلاشبہ وہ صحابہ ہی (حق اور نیکی میں) سبقت لے جانے والے تھے۔ انہوں نے ان امور میں جو بات کی وہی کافی ہے۔ جو بیان کیا اسی میں شفا ہے۔ چنانچہ ان سے کم تر پر کرنا کوتاہی (تفریط) ہے اور ان سے بڑھ کر توضیح کرنا زیادتی یا تھکا د (افراط) ہے (ان کے طرزِ عمل سے کمی کرنا جائز ہے نہ ان سے بڑھنا جائز) جنہوں نے کمی کی انہوں نے ظلم کیا اور جو آگے بڑھے انہوں نے غلو کیا۔ جبکہ وہ (صحابہ) ان کے بین بین (اصل) ہدایت اور راہِ مستقیم پر تھے۔

أَحَدُهُ إِلَّا مَنْ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ، فَإِنَّهُمْ هُمُ السَّابِقُونَ فَقَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ بِمَا يَكْفِي وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا يَشْفِي، فَمَا دُونَهُمْ مِنْ مَقْصِرٍ وَمَا فَوْقَهُمْ مِنْ مَحْسَرٍ، وَقَدْ قَصَرَ قَوْمٌ دُونَهُمْ فَجَفَوْا، وَطَمَحَ عَنْهُمْ أَقْوَامٌ فَعَلَوْا، وَإِنَّهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ.

تم نے تقدیر کے اقرار کے متعلق لکھ کر پوچھا ہے تو اللہ کے فضل سے تم نے ایک صاحبِ علم و خبر سے پوچھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ لوگوں نے جتنی بھی نئی باتیں گھڑی ہیں اور جتنی بھی بدعات ایجاد کی ہیں ان میں تقدیر کے مسئلے سے بڑھ کر بھی کوئی مسئلہ واضح اور دلائل کی رو سے قوی تر ہو اس کا ذکر تو قدیم ترین ایامِ جاہلیت میں بھی ہوتا تھا لوگ اپنی گفتگو اور اپنے اشعار میں اس کا ذکر کرتے تھے جو چیز انہیں حاصل نہ ہو پاتی تھی تقدیر کا ذکر کر کے اس سے تسلی پاتے تھے۔ پھر اسلام نے ان کے بعد میں عقیدہ تقدیر کو مزید (واضح اور) مستحکم کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دو نہیں، متعدد احادیث میں اس کا ذکر کیا ہے۔ مسلمانوں نے آپ سے سن کر آپ کی زندگی میں اور آپ کے بعد بھی اس کے بارے میں گفتگو کی۔ جس میں اللہ رب العزت کے سامنے تسلیم و رضا اور اپنے عجز کا اعتراف کیا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جس

كَتَبَتْ تَسْأَلُ عَنِ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ فَعَلَى الْخَبِيرِ - يَا ذَنْ اللَّه - وَقَعْتَ، مَا أَعْلَمُ مَا أَحَدَثَ النَّاسُ مِنْ مُحَدَّثَةٍ، وَلَا ابْتَدَعُوا مِنْ بِدْعَةٍ هِيَ أَبْنَى أَثَرًا وَلَا أَثَبْتُ أَمْرًا مِنَ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ، لَقَدْ كَانَ ذِكْرُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجَهْلَاءِ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ فِي كَلَامِهِمْ وَفِي شِعْرِهِمْ يُعْزُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ عَلَى مَا فَاتَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَزِدْهُ إِلَّا سِلَاحًا بَعْدَ إِلَّا شِدَّةً، وَلَقَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ، وَقَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ الْمُسْلِمُونَ فَتَكَلَّمُوا بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ يَقِينًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ وَتَضَعِيفًا لَأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ وَلَمْ يَمُضِ فِيهِ قَدَرُهُ وَإِنَّهُ

۳۹- کتاب السنہ

دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

پر اللہ کا علم محیط نہ ہو یا کتاب تقدیر میں اس کا شمار نہ ہو یا اس میں اس کی تقدیر جاری نہ ہوئی ہو۔ ساتھ ہی یہ بات اس کی محکم کتاب (قرآن حکیم) میں بھی ہے۔ صحابہ کرام نے اس مسئلہ کو اسی سے اخذ کیا تھا اور یہیں سے وہ اس سے باخبر ہوئے۔ اگر تم کہو اللہ نے فلاں آیت کیوں نازل کی اور اس طرح کیوں کہا؟ تو (ذرا سوچو کہ) انہوں (یعنی صحابہ) نے بھی تو یہی آیات پڑھیں جو تم نے پڑھیں۔ البتہ وہ اس کی تفسیر و تاویل پا گئے جس سے تم جاہل رہے۔ اس کے بعد ان کا قول یہ ہے کہ یہ سب اللہ کی طرف سے لکھا ہوا اور اس کی تقدیر سے ہے۔ شقاوت اور بد بختی بھی لکھی ہوئی ہے۔ جو کچھ مقدر ہے، ہو جاتا ہے۔ اللہ جو بھی چاہتا ہے ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ ہم اپنے نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ پھر (اسی اصل پر) وہ اللہ کی طرف راغب رہے اور اسی سے ڈرتے رہے۔

مَعَ ذَلِكَ لَفِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ مِنْهُ افْتَبَسُوهُ
وَمِنْهُ تَعَلَّمُوهُ. وَلَئِنْ قُلْتُمْ لِمَ أَنْزَلَ اللَّهُ
آيَةً كَذَا وَلِمَ قَالَ كَذَا، لَقَدْ قَرَأُوا مِنْهُ مَا
قَرَأْتُمْ، وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ
وَقَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّهِ بِكِتَابٍ وَقَدَرٍ،
وَكُنِّيَتِ الشَّقَاوَةُ، وَمَا يُقْدَرُ يَكُنْ وَمَا
شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، وَلَا
تَمْلِكُ لَأَنْفُسِنَا نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ثُمَّ رَغِبُوا
بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهَبُوا.



۴۶۱۳- جناب نافع بیان کرتے ہیں کہ شام میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک دوست تھا جس کی ان سے خط کتابت رہتی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو لکھا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے تقدیر کے بارے میں کوئی باتیں کی ہیں۔ (تو تقدیر کو جھٹلاتا ہے) لہذا آئندہ کے لیے مجھے کوئی خط نہ لکھنا۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”تحقیق میری امت

۴۶۱۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ :
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ
يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو
صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ لَابْنِ عُمَرَ
صَدِيقٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي
شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ فَإِنِّي

۴۶۱۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، القدر، باب ماجاء في المكذبين بالقدر من الوعيد، ح: ۲۱۵۲، وابن ماجه، ح: ۴۰۶۱ من حديث أبي صخر حميد بن زياد به، وقال الترمذي: "حسن صحيح غريب"، وهو في مسند أحمد: ۹۰/۲.

۳۹- کتاب السنۃ دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَكْذِبُونَ بِالْقَدَرِ». میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تقدیر کو جھٹلائیں گے۔“

🌞 فائدہ: حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا یہ مقاطعہ (اعلان لالعلق) بغض فی اللہ کا اظہار تھا اور بلاشبہ اہل ایمان کی دوستی اور ناراضی اللہ اور اس کے دین کے ساتھ وابستہ رہنے کی بنیاد ہی پر ہوتی ہے۔

۴۶۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! أَخْبِرْنِي عَنْ آدَمَ أَلِلْسَمَاءِ خُلِقَ أَمْ لِلْأَرْضِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ لِلْأَرْضِ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَا أَنزَلْنَاهُ عَلَيْهِ بِقَتِينَيْنِ ۝ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالٍ الْجَحِيمِ﴾ [الصافات: ۱۶۲، ۱۶۳] قَالَ: إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا يَقْنَتُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَحِيمَ.

۴۶۱۳- جناب خالد الحذاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا: ابو سعید! مجھے یہ بتائیں کہ حضرت آدم علیہ السلام آسمان کے لیے پیدا کیے گئے تھے یا زمین کے لیے؟ انہوں نے کہا: زمین کے لیے۔ میں نے کہا: کیا خیال ہے اگر وہ گناہ سے بچ جاتے اور درخت سے نہ کھاتے تو.....؟ کہا: یہ ان کے لیے ممکن ہی نہ تھا (کیونکہ یہی مقدر تھا)۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مفہوم ہے: (جو جنات اور شیاطین کے متعلق فرمایا:) ﴿مَا أَنزَلْنَاهُ عَلَيْهِ بِقَتِينَيْنِ ۝ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالٍ الْجَحِيمِ﴾ ”تم کسی کو اللہ کی طرف سے نہیں پھیر (بہکا) سکتے ہو مگر اسے ہی جو جہنم میں پڑنے والا ہو۔“ کہا کہ شیاطین اپنی گمراہی سے صرف انہی کو گمراہ کرتے ہیں جن پر اللہ نے جہنم میں گرنا واجب کیا ہو۔

🌞 فوائد و مسائل: ① انکار تقدیر کا فتنہ سب سے پہلے بصرے میں شروع ہوا تھا اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ معروف تابعی ہیں ان کے متعلق کئی لوگوں کو شبہ ہوا کہ شاید وہ بھی تقدیر کے انکار میں ہیں۔ مگر ایسی کوئی بات نہ تھی۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اگلی روایات میں ان پر سے اسی تہمت کا رد کیا ہے کہ وہ تقدیر پر پوری طرح ایمان رکھتے تھے۔ ② جہنم میں جانا واجب اس طرح کہ اللہ کو پہلے سے علم ہے کہ کس نے ہر صورت جہنم میں جانا ہے۔ اس یقینی علم کو وجوب کہا گیا ہے۔

۴۶۱۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَكْذِبُونَ بِالْقَدَرِ». میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تقدیر کو جھٹلائیں گے۔“

۴۶۱۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۶ الف) من حديث حماد بن زيد به.

۴۶۱۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۶ ب) من حديث حماد بن سلمة به.

۳۹- کتاب السنۃ دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان
 الْحَسَنُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَدَلَاكَ خَلَقَهُمْ﴾ ”اللہ نے ان کو اسی لیے پیدا کیا (کہ حق سے اختلاف
 [ہود: ۱۱۹] قَالَ: خَلَقَ هُوَ لَا لِهَذِهِ کرتے رہیں۔“ کی تفسیر میں فرمایا کہ ان لوگوں کو اس
 وَهُوَ لَا لِهَذِهِ. (جہنم) کیلئے پیدا کیا اور دوسروں کو اس (جنت) کیلئے۔

🌞 فائدہ: ”اس کے لیے پیدا کیا“ کا مطلب بھی یہی ہے کہ پیدائش یا اس سے بھی پہلے اللہ کو علم ہے۔ آخرت کا
 معاملہ صرف اور صرف اللہ عز و جل کے علم اور تقدیر ہی پر منحصر ہے۔

۴۶۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا
 إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ قَالَ:
 قُلْتُ لِلْحَسَنِ ﴿مَا أَنتَ عَلَيْهِ بِفَتْنَيْنِ﴾ إِلَّا مَنْ
 هُوَ صَالٍ الْحَجِيمِ ﴿[الصفات: ۱۶۲، ۱۶۳] قَالَ: إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ يَصْلَى
 الْحَجِيمِ.

۴۶۱۶- خالد الحذاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن
 بصری رحمہ اللہ سے آیت کریمہ: ﴿مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنَيْنِ-
 إِلَّا مَنْ هُوَ صَالٍ الْحَجِيمِ﴾ (کی تفسیر) کے متعلق
 دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے اسی
 کے لیے لازم کیا ہے جو جہنم میں جلتے والا ہوا۔ (یہ مذکورہ
 بالا روایت ۴۶۱۳ کی مانند ہے۔)

۴۶۱۷- حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرِ قَالَ:
 حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ:
 كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: لِأَن يَنْسَقَطَ مِنَ السَّمَاءِ
 إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ:
 الْأَمْرُ بِيَدِي.

۴۶۱۷- جناب حمید سے منقول ہے کہ حضرت حسن
 بصری رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ آسمان سے زمین پر گر پڑنا
 مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں یوں کہوں کہ معاملہ
 میرے ہاتھ میں ہے۔ (مقصود یہ ہے کہ تقدیر کا انکار مجھے
 ہرگز ہرگز گوارا نہیں۔)

۴۶۱۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
 قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ:
 قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ مَكَّةَ، فَكَلَّمَنِي فَقَهَاءُ
 أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أَكَلِمَهُ فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا
 يَعِظُهُمْ فِيهِ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَاجْتَمَعُوا
 فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَحْطَبَ مِنْهُ، فَقَالَ

۴۶۱۸- جناب حمید نے بیان کیا کہ حضرت حسن
 بصری رحمہ اللہ مکہ آئے تو وہاں کے علماء و فقہاء نے مجھ سے
 کہا کہ میں ان سے یہ کہوں کہ وہ ایک دن ہمیں وعظ
 سنائیں۔ تو انہوں نے قبول کر لیا۔ چنانچہ وہ جمع ہو گئے اور
 حسن بصری رحمہ اللہ نے درس دیا تو میں نے ان سے بڑھ کر
 کسی کو خطیب نہ پایا۔ ایک آدمی نے پوچھا: ابوسعید!

۴۶۱۶- تخریج: [إسناده صحيح].

۴۶۱۷- تخریج: [إسناده صحيح].

۴۶۱۸- تخریج: [إسناده صحيح].



۳۹- کتاب السنۃ

دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

شیطان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ کہنے لگے سبحان اللہ! بھلا اللہ کے سوا بھی کوئی خالق ہے؟ اللہ ہی نے شیطان کو پیدا کیا ہے۔ خیر اور شر کا خالق وہی ہے۔ تو وہ آدمی کہنے لگا: اللہ ان کو ہلاک کرے (نامعلوم) کس بنا پر وہ اس شیخ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

رَجُلٌ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانُ؟ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ! هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ، خَلَقَ اللَّهُ الشَّيْطَانَ وَخَلَقَ الْخَيْرَ وَخَلَقَ الشَّرَّ، قَالَ الرَّجُلُ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ كَيْفَ يَكْذِبُونَ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ.

☀ فائدہ: خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ہر چیز اس نے پیدا کی۔ اندھیرا نہ ہو تو نور کی پہچان ممکن نہیں۔ شر نہ ہو تو خیر کی خوبی کیسے معلوم ہو۔

۴۶۱۹- جناب حمید الطویل نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ انہوں نے اس آیت کریمہ: ﴿كَذَلِكَ نَسْأَلُكَ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ﴾ ”ایسے ہی ہم یہ بات مجرموں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔“ کی تفسیر میں کہا: اس سے مراد ”شرک“ ہے۔

۴۶۱۹- حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿كَذَلِكَ نَسْأَلُكُمْ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ﴾ [الحجر: ۱۲] قَالَ: الشُّرْكُ.

۴۶۲۰- عبید الصّید حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آیت کریمہ ﴿وَجِلَّ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾ کی تفسیر میں کہا کہ ان کے اور ان کے ایمان لانے کی خواہش میں رکاوٹ کر دی جائے گی۔

۴۶۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَاهُ غَيْرُ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الصَّيْدِ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَجِلَّ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾ [سبأ: ۵۴] قَالَ: بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ.

☀ فائدہ: آیت کریمہ کا مفہوم واضح ہے کہ آخرت میں کفار چاہیں گے کہ ان کا ایمان قبول کر لیا جائے اور عذاب سے ان کی نجات ہو جائے، لیکن ان کے اور ان کی اس خواہش کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ یعنی اس خواہش کو روک دیا جائے گا۔ (تفسیر احسن البیان)

۴۶۱۹- تخريج: [ضعيف] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۶ب) من حديث أبي داود به، * سفیان، وحمید الطویل عننا.

۴۶۲۰- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۶ب) من حديث أبي داود به، وانظر الحديث السابق.

۳۹- کتاب السنۃ

دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

۴۶۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ:

۴۶۲۱- جناب ابن عون کہتے ہیں کہ میں ملک شام

حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ

میں تھا کہ پیچھے سے کسی نے مجھ کو آواز دی۔ میں متوجہ ہوا

بِالشَّامِ فَتَادَانِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُ،

تو دیکھا کہ جناب رجا بن حیوہ تھے۔ انہوں نے کہا: ابو

فَإِذَا رَجَاءُ بْنُ حَيَّوَةَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَوْنٍ! مَا

عون! یہ کیا باتیں ہیں جو لوگ حسن بصری کے متعلق کہہ

هَذَا الَّذِي يَذْكُرُونَ عَنِ الْحَسَنِ؟ قَالَ:

رہے ہیں؟ میں نے کہا: یہ لوگ حسن پر بہت جھوٹ بول

قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَى الْحَسَنِ كَثِيرًا.

رہے ہیں۔

۴۶۲۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

۴۶۲۲- ایوب نے بیان کیا کہ حضرت حسن بصری

قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ

رضی اللہ عنہ پر جھوٹ بولنے والے دو طرح کے لوگ ہیں۔ ایک

يَقُولُ: كَذَبَ عَلَى الْحَسَنِ ضَرْبَانِ مِنَ

وہ جو تقدیر کے منکر ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ اس طرح

النَّاسِ: قَوْمٌ الْقَدَرُ رَأَيْهُمْ، وَهُمْ يُرِيدُونَ

سے اپنی بات اور رائے کو شہرت دے لیں اور عام کر دیں۔

أَنْ يُنْفَقُوا بِذَلِكَ رَأَيْهُمْ، وَقَوْمٌ لَهُ فِي

اور دوسرے وہ ہیں جن کے دلوں میں بغض اور عداوت ہے

قُلُوبِهِمْ شَتَاءٌ وَبَعْضٌ يَقُولُونَ: أَلَيْسَ مِنْ

اور اس طرح باتیں کرتے ہیں) کیا یہ اس کا قول نہیں

قَوْلِهِ كَذَا أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا؟.

کیا اس نے اس طرح نہیں کہا ہے؟ وغیرہ۔



فائدہ: اہل ہوا کا دستور ہے کہ وہ اپنے نظریات کو پھیلانے کے لیے ان لوگوں کی طرف اپنی غلط باتیں منسوب

کرتے ہیں جن کا لوگ احترام کرتے ہیں اور جن پر اعتماد کرتے ہیں۔

۴۶۲۳- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ يَحْيَى

۴۶۲۳- جناب قرہ بن خالد ہم سے کہا کرتے تھے

ابن كثير العنبري حَدَّثَهُمْ قَالَ: كَانَ قُرَّةُ بْنُ

اے جوانو! حسن بصری کے بارے میں مغلوب نہ ہو

خَالِدٍ يَقُولُ لَنَا: يَا فِتْيَانُ لَا تُغْلَبُوا عَلَى

جانا۔ بلاشبہ ان کی رائے سنت کے مطابق اور حق و

الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ رَأْيُهُ السُّنَّةَ وَالصَّوَابَ.

صواب (کے تابع) تھی۔

۴۶۲۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۷ب) من حديث أبي داود به، وعندہ

"سليمان" بدل "سليم" وهو ابن أخضر أو ابن حبان الأحمر * سليمان بن حبان، مدلس وعنعن.

۴۶۲۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه اللالكائي في شرح السنة: ۴/ ۶۸۱، ح: ۱۲۵۳ من حديث أبي داود،

والبيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۷ب) من حديث حماد بن زيد به.

۴۶۲۳- تخریج: [إسناده صحيح].

۳۹- کتاب السنۃ

دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

۴۶۲۴- ابن عون نے کہا: اگر ہمیں یہ علم ہوتا کہ حسن بصری کی کبھی ہوئی بات اس حد تک پہنچ جائے گی جہاں تک کہ پہنچی تو ہم ان کے رجوع کے متعلق ایک کتاب لکھتے اور اس پر گواہیاں قائم کرتے۔ لیکن ہم سمجھے کہ ایک بات تھی جو ہوگئی سو ہوگئی، مشہور نہ ہوگی۔

۴۶۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ كَلِمَةَ الْحَسَنِ تَبْلُغُ مَا بَلَّغَتْ لَكُنَّ بَرُجُوعِهِ كِتَابًا وَأَشْهَدُنَا عَلَيْهِ شُهُودًا وَلَكِنَّا قُلْنَا: كَلِمَةٌ خَرَجَتْ لَا تُحْمَلُ.

۴۶۲۵- ایوب کہتے ہیں کہ جناب حسن بصری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میں آئندہ کبھی ایسی بات نہیں کہوں گا۔ (جس میں تقدیر کے انکار کا شبہ ہو۔)

۴۶۲۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ لِي الْحَسَنُ: مَا أَنَا بِعَائِدٍ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ أَبَدًا.

۴۶۲۶- عثمان الہتقی بیان کرتے ہیں کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے جب بھی (قرآن کریم کی) کسی آیت کی تفسیر کی تو اس میں تقدیر کے اثبات (اور اس پر ایمان) ہی کا ذکر کیا۔

۴۶۲۶- حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ قَالَ: مَا فَسَّرَ الْحَسَنُ آيَةً قَطُّ إِلَّا عَلَى الْإِثْبَاتِ.

🌟 فوائد و مسائل: ① حضرت حسن بن ابوالحسن (بیار) انصار کے آزاد کردہ غلام تھے اور اسی نسبت ولاء سے ”انصاری“ کہلاتے تھے۔ مشہور صاحب علم و فضل، فقیہ اور ثقہ محدث ہیں۔ روایت حدیث میں قابل اعتماد ہیں۔ محدثین میں تابعین کے تیسرے طبقے کے رئیس شمار ہوتے ہیں۔ تقریباً نوے سال عمر پائی اور ۱۱ ہجری میں فوت ہوئے۔ ② بعض لوگ اصحاب علم کی بعض باتوں سے غلط مفہوم نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنی طرف سے اضافے کرتے ہیں اور عوام کو بہکاتے ہیں۔ جب کسی اہل علم کے ساتھ ایسا ہوتا تو اسے الفاظ کو دیکھنا چاہیے کہ اگر لوگوں نے ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے تو اپنے الفاظ بدل لیں بلکہ واپس لے لیں۔ جناب حسن بصری رضی اللہ عنہ نے یہی طرز عمل اختیار فرمایا۔ ③ علمائے حق پر وارد کیے جانے والے اتہامات کا ازالہ کرنا اور ان کی عزت و کرامت کا دفاع کرنا اخلاقی، شرعی اور اسلامی حق ہے۔ ان کا دفاع کرنے سے حق کا دفاع ہوتا ہے۔ اگر اہل بدعت اہل حق کی شہرت کو مجروح

۴۶۲۴- تخریج: [حسن] * مؤمل بن إسماعيل صحيح الحديث عن الثوري وحسن الحديث عن غيره، وثقه الجمهور، ولحديثه شواهد معنوية.

۴۶۲۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه اللالكائي في شرح السنة: ۴/ ۶۸۱، ح: ۱۲۵۲ من حديث سليمان بن حرب به.

۴۶۲۶- تخریج: [إسناده حسن].

کردیں تو حق کی اشاعت میں بہت بڑی رکاوٹ آ جاتی ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ: فِي التَّفْضِيلِ (صحابہ کرام میں) تفضیل کا بیان

(التحفة ۸)

۴۶۲۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہ کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کا درجہ سمجھتے تھے) پھر نبی ﷺ کے اصحاب میں کوئی تفضیل نہ سمجھتے تھے (بلکہ سب کو مساوی سمجھتے تھے)۔

۴۶۲۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ ہم کہا کرتے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ حیات تھے: نبی ﷺ کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عمر اور پھر عثمان۔ اللہ ان سب سے راضی ہو۔

۴۶۲۹- (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند) جناب

محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر مجھے

۴۶۲۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ: لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ، لَا تَفَاضِلَ بَيْنَهُمْ.

۴۶۲۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:

حَدَّثَنَا عَنَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

۴۶۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَقِيقَةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قَالَ:

۴۶۲۷- تخریج: أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب عثمان بن عفان أبي عمرو القرشي رضي الله عنه، ح: ۳۶۹۸ من حديث أسود بن عامر شاذان به.

۴۶۲۸- تخریج: [صحیح] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۱۱۴۰ بسند صحيح عن سالم به، نحو المعنى.

۴۶۲۹- تخریج: أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب بعد باب قول النبي ﷺ "لو كنت متخذًا

خليلاً"، ح: ۳۶۷۱ عن محمد بن كثير العبدي به.



قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، قَالَ: ثُمَّ خَشِيبَةُ أَنْ أَقُولَ ثُمَّ مَنْ، فَيَقُولَ عُثْمَانُ، فَقُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبِیَّةَ، قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے پوچھ لیا کہ ان کے بعد کون ہے تو وہ کہیں گے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ تو میں نے از خود کہہ دیا: پھر تو آپ ہوں گے! ابا جان! وہ کہنے لگے: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل بیت کے افراد بھی اپنے طور پر حضرت ابو بکرؓ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی افضلیت اور مسلمانوں میں ان کی شہرت سے بخوبی آگاہ تھے اور اقراری بھی جیسے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے صراحت سے فرمایا۔ ② حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک متواضع شخصیت تھے۔ ان میں تکبر اور تعلیٰ نہیں تھی۔ ③ تفصیل صحابہ کے حوالے سے فطری طور پر لوگوں میں ایک احساس موجود تھا۔ لیکن اس پر کوئی جھگڑا موجود نہ تھا۔ بعد میں فتنہ پردازوں نے اپنے مقاصد کے حصول اور مسلمانوں میں تفرقہ اور جدال پیدا کرنے کے لیے اس کو عقائد سے تعلق رکھنے والا ایک اہم اور نزاعی موضوع بنالیا۔

۴۶۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْكِينَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْفَرَبَابِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ: مَنْ رَعِمَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ أَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمْ فَفَقَدْ خَطَأَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ جَمِيعِهِمْ وَمَا أَرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هَذَا عَمَلٌ إِلَى السَّمَاءِ.

۴۶۳۰- جناب سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: جس شخص کا یہ گمان ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت خلافت کے زیادہ حق دار تھے تو اس نے حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عمرؓ مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہ کو غلطی پر سمجھا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ اس عقیدہ کے ہوتے ہوئے اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھتا ہو۔

🌞 فائدہ: مہاجرین و انصار اور کل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام طبقات انسانی میں وہ محترم طبقہ ہیں جن کو اللہ عز و جل نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت اور اپنے دین کی نصرت کے لیے منتخب فرمایا۔ تو ان سب کی اجتماعی رائے کو باطل کس طرح قرار دیا جاسکتا۔ بلاشبہ نبی ﷺ کے بعد کوئی معصوم نہیں مگر کیا وہ اس قدر ہی گئے گزرے تھے کہ اپنے اجتماعی معاملات کو راہ حق و صواب پر چلانے سے قاصر تھے۔ حاشا و کلا وہ یقیناً علم و فضل کی طرح فہم و فراست میں بھی سب سے افضل و اعلیٰ تھے اور انہی فضائل کی بنا پر اللہ عز و جل نے ان کی قرآن مجید میں مدح فرمائی ہے۔ انہوں نے اپنی شہرہ سے جن کو اپنا قائد بنایا وہ صحیح معنی میں افضل ترین لوگ تھے۔

۴۶۳۱- جناب سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ خلفاء پانچ ہیں۔ یعنی ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۶۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا عَبَادُ السَّمَكَ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: الْخُلَفَاءُ خَمْسَةٌ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

🌞 فائدہ: یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے۔ تاہم عمومی رائے یہی ہے کہ منہاج النبوة پر صحیح معنوں میں قائم خلفاء یہ پانچ تھے دیگر خلافتوں میں کچھ نہ کچھ انحراف آ گیا تھا۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ خلفائے اربعہ کے علاوہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جو تابعی تھے لیکن اہل السنۃ والجماعۃ عمومی طور پر ان کو بھی خلیفہ راشد سمجھتی ہے کیونکہ سلیمان بن الملک کی طرف سے نامزدگی کو انہوں نے قبول نہ کیا اور لوگوں کو اپنی شوری کے ذریعے سے اپنا حکمران منتخب کرنے کا اختیار دیا۔ لوگوں نے اپنی مرضی سے انہی کو امیر المومنین منتخب کیا۔ پھر انہوں نے دیگر خلفائے راشدین کی طرح معاملات حکومت بالکل قرآن و سنت کے مطابق چلائے اس لیے وہ بھی بجا طور پر خلیفہ راشد ہیں۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سات مہینے تک خلیفہ رہے۔ ان کا یہ دور پہلی خلافت راشدہ کا حصہ ہے۔

باب: ۸- خلفاء کا بیان

(المعجم ۸) - بَابُ: فِي الْخُلَفَاءِ (التحفة ۹)

۴۶۳۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ ایک بادل سے کبھی اور شہد چمک رہا ہے۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنی تہلیاں پھیلائے ہوئے تھے تو کچھ نے ان سے خوب خوب لیا اور کچھ نے کم لیا۔ اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے اے اللہ کے رسول! آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس کو پکڑا ہے اور اوپر چڑھ گئے ہیں۔ پھر ایک

۴۶۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ - قَالَ مُحَمَّدٌ: كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ - قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظِلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقْبَلُ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا

۴۶۳۱- تخریج: [إسناده ضعيف] * عباد السماك مجهول (تقریب)۔

۴۶۳۲- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۳۲۶۸، وأخرجه مسلم، الروایا، باب في تأويل الروایا، ح: ۲۲۶۹ من حديث عبد الرزاق، والبخاري، التعبير، باب من لم ير الروایا لأول عابر إذا لم يصب، ح: ۷۰۴۶ من حديث الزهري به.

مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَذْتُ بِهِ فَعَلَوْتُ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وَصَلَ فَعَلَا بِهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ! أَغْبَرْتَهَا، فَقَالَ: «اغْبِرْهَا»، فَقَالَ: أَمَا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ، وَأَمَا مَا يُنْطَفُ مِنَ السَّمَنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِيَنَّهُ وَحَلَاوَتُهُ، وَأَمَا الْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقْبَلُ فَهُوَ الْمُسْتَكْبِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقْبَلُ مِنْهُ، وَأَمَا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعَلِّكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ ثُمَّ يَوْصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، أَيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَتُحَدِّثَنِي أَصَبْتُ أَمْ أخطأتُ؟ فَقَالَ: «أَصَبْتُ بَعْضًا وَأخطأتُ بَعْضًا»، فَقَالَ: أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَتُحَدِّثَنِي مَا الَّذِي أخطأتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُقْسِمُ».

دوسرے آدمی نے اسے پکڑا وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک آدمی نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک آدمی نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی۔ پھر جوڑ دی گئی تو وہ اوپر چڑھ گیا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی تعبیر عرض کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی تعبیر بیان کرو۔“ تو انہوں نے کہا: وہ بادل اسلام کا سایہ ہے اور اس سے چپکنے والا گھی اور شہد قرآن کی ملاعت اور شیرینی ہے۔ زیادہ یا کم لینے والے تو وہ وہی ہیں جو قرآن سے اپنا حصہ زیادہ لے رہے ہیں یا کم۔ اور آسمان سے لٹکنے والی ری، وہی حق ہے جس پر آپ ﷺ ہیں۔ آپ نے اسے پکڑا ہے تو اللہ آپ کو بلند فرمائے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک آدمی پکڑے گا اور اس کے ذریعے سے اوپر چڑھ جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا آدمی پکڑے گا تو وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا۔ پھر تیسرا آدمی پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی، پھر اسے اس کی خاطر جوڑ دیا جائے گا تو پھر وہ اوپر چڑھ جائے گا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ضرور بتائیں کہ میں نے درست کہا ہے یا غلط؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے کچھ درست کہا ہے اور کچھ میں غلطی کی ہے۔“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں مجھے ضرور بتائیں کہ میں نے کیا غلطی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”قسم مت

دو“

فوائد ومسائل: ① سچے اور عمدہ خواب مومن کے لیے نبوت کا چھیا لیمساں حصہ قرار دیے گئے ہیں اور ان کے ذریعے سے بندے کو بعض امور کی اطلاع یا بعض امور سے متنبہ کیا جاتا ہے۔ ② مذکورہ بالا خواب میں خلافت نبوت

کی طرف اشارہ تھا۔ جسے کہ سیدنا صدیق اکبر ؓ بجا طور پر سمجھ گئے تھے۔ اس میں غلطی کیا تھی؟ تو اس کے درپے ہونا قطعاً روا نہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے صراحت نہیں فرمائی تو کسی اور کو کیا حق پہنچتا ہے کہ ظن و تخمین سے کوئی بات کہے۔ ⑤ کسی کو لفظ قسم کے ساتھ قسم دینے سے اس کی تعمیل واجب نہیں ہو جاتی۔ ⑥ کسی تلمیذ یا ادنیٰ کو جائز ہے کہ اپنے شیخ یا بڑے کے ہوتے ہوئے اس کی اجازت سے کسی سوال کا جواب دے یا اس پر بحث کرے۔ یہ خلاف ادب شمار نہیں ہوگا۔ بلا اجازت بولنا البتہ بے ادبی ہوگی۔

۴۶۳۳- حضرت ابن عباس ؓ نے نبی ﷺ سے

یہ مذکورہ بالا قصہ بیان کیا۔ کہا کہ آپ ﷺ نے (غلطی کی وضاحت کرنے سے) انکار فرمادیا۔

۴۶۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

فَارِسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ.

۴۶۳۴- حضرت ابوبکرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ

نبی ﷺ نے ایک دن دریافت فرمایا: ”تم میں سے خواب کس نے دیکھا ہے؟“ ایک آدمی نے کہا: میں نے۔ میں نے دیکھا کہ گویا آسمان سے ایک ترازو اتری ہے تو آپ کا اور حضرت ابوبکر کا وزن کیا گیا تو آپ حضرت ابوبکر سے بھاری ہو گئے۔ پھر حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا وزن کیا گیا تو ابوبکر بھاری ہو گئے۔ اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر بھاری ہو گئے۔ پھر وہ ترازو اٹھالی گئی۔ تو (اس بات پر) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔“

۴۶۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرُجِحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرُجِحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرُجِحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَّةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

🌞 فوائد و مسائل: ① وزن کیا جانا خواب میں ایک تمثیل تھی جس کے معنی واضح ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ساری

۴۶۳۳- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۶۳۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الرؤيا، باب ما جاء في رؤيا النبي ﷺ في الميزان والدلو، ح: ۲۲۸۷ من حديث محمد بن عبد الله الأنصاري به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۷۱/۳، وللحديث شواهد * الحسن البصري مدلس وعنن، والحديث الآتي شاهد له.

امت کے مقابلے میں افضل و اعلیٰ اور بھاری ہیں بلکہ سابقہ امتیں بھی پیچ ہیں۔ اسی طرح جلیل القدر صحابہ میں بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی نہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ اگرچہ یہ اور دیگر صحابہ اپنے اپنے انفرادی فضائل و مناقب میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں مگر مجموعی اعتبار سے یہی نتیجہ ہے جو بیان ہوا اور امت کا یہی عقیدہ ہے۔ ⑤ ترازو اٹھائے جانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا بدل جانا غالباً اس وجہ سے تھا کہ اس کے بعد فتنے سر اٹھانے والے تھے۔ جیسے کہ فی الواقع واقعات نے ثابت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے۔

۴۶۳۵- جناب عبدالرحمن اپنے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دریافت فرمایا: ”تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟“ تو مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کیا۔ مگر اس روایت میں ”کراہیہ“ کا ذکر نہیں۔ بلکہ [فَاسْتَأْذَنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ] یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ (کیفیت) پسند نہ آئی۔ پھر فرمایا: ”یہ نبوت کی خلافت ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ جسے چاہے گا اپنا ملک عنایت فرما دے گا۔“

۴۶۳۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ : «أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا؟»، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكِرَاهِيَةَ قَالَ : فَاسْتَأْذَنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي فَسَاءَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ : «خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ» .

۴۶۳۶- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آج رات ایک نیک بندے کو خواب دکھایا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معلق کیا گیا ہے اور حضرت عمر کو حضرت ابوبکر کے ساتھ معلق کیا گیا ہے اور حضرت عثمان کو حضرت عمر کے ساتھ معلق کیا گیا ہے۔“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۶۳۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَنِيطَ عُثْمَانُ

۴۶۳۵- تخریج : [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد : ۴۴/۵ من حديث حماد بن سلمة به، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد، انظر الحديث السابق * علي بن زيد ضعيف، تقدم .

۴۶۳۶- تخریج : [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد : ۳/۳۵۵ من حديث محمد بن حرب به، وصححه الحاكم : ۷۲، ۷۱/۳، ووافقه الذهبي * الزهري عنعن، وله شاهد ضعيف، تقدم، ح : ۴۶۳۴ .



کے ہاں سے اٹھے تو ہم نے کہا: ”صالح آدمی“ تو وہ خود رسول اللہ ﷺ ہیں اور ان کا ایک دوسرے کے ساتھ معلق کرنا اس لیے کہ یہی لوگ اس امر کے ذمہ دار ہیں جس کے ساتھ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔

يَعْمَرُ. قَالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَمَّا تَنْوُطُ بَعْضِهِمْ يَبْعُضُ فَهُمْ وَلَا هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو یونس اور شعیب نے روایت کیا ہے۔ مگر ان دونوں نے سند میں عمرو (بن ابان) کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ يُونُسُ وَشُعَيْبٌ لَمْ يَذْكُرَا عَمْرًا.

۴۶۳۷- حضرت سرہ بن جندب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے دیکھا ہے جیسے ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا، تو حضرت ابو بکر رحمہ اللہ آئے ہیں اور اس کو اس کے دونوں طرف کے کناروں سے پکڑ لیا اور اس سے پانی پیا، مگر کمزوری کے ساتھ۔ پھر حضرت عمر رحمہ اللہ آئے انہوں نے اس کو اس کے دونوں کناروں سے پکڑا اور پیا اور خوب سیر ہو کر پیٹ بھر کر پیا۔ پھر حضرت عثمان رحمہ اللہ آئے انہوں نے اس کے دونوں کناروں سے پکڑا اور پیا حتیٰ کہ پیٹ بھر کر پیا۔ پھر حضرت علی رحمہ اللہ آئے انہوں نے اس کے دونوں کناروں سے پکڑا تو وہ ہلا اور اس سے کچھ پانی ان پر گر گیا۔

۴۶۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دُلُومًا دَلَّتْ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَّتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ.

۴۶۳۸- جناب کھول رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ضرور ایسا ہو گا کہ رومی لوگ چالیس دن تک

۴۶۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

۴۶۳۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲۱/۵ من حديث حماد بن سلمة به، * عبد الرحمن أبو أشعث وثقه ابن حبان، والهيثمي (مجمع الزوائد: ۷/ ۱۸۰)، وجاء في تحرير تقريب التهذيب: (۴۰۵۰): "ثقة، وثقه ابن معين".
۴۶۳۸- تخریج: [ضعيف] * الوليد بن مسلم لم يصرح بالسماع المسلسل.

خلفاء کا بیان

۳۹- کتاب السنۃ

شامیوں کے گھروں میں گھسے رہیں گے۔ اس (فتنہ) سے سوائے دمشق اور عمان کے کوئی شہر نہ بچے گا۔

عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: «لَتَمُحَرَّنَّ الرُّومُ الشَّامَ اَرْبَعِينَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا اِلَّا دِمَشْقُ وَعَمَّانُ».

۴۶۳۹- جناب ابو عیسیٰ عبدالرحمن بن سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک عجمی بادشاہ سارے شہروں پر غالب آ جائے گا اور صرف دمشق محفوظ رہے گا۔

۴۶۳۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَعْيَسِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَلْمَانَ يَقُولُ: سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ.

۴۶۴۰- جناب مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنگوں (اور فتنوں) کے دنوں میں مسلمان ایک ایسی جگہ خیمہ زن ہوں گے جسے غوطہ کہتے ہوں گے۔“

۴۶۴۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا بُرْدُ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَا حِمِ اَرْضُ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ».

☀ فائدہ: ”غوطہ“ دمشق کے ارد گرد باغات کا نام ہے۔ نیز دیکھیے گزشتہ حدیث: ۴۲۹۸۔

۴۶۴۱- عوف (بن ابی جمیلہ اعرابی) نے بیان کیا انہوں نے کہا: میں نے حجاج (بن یوسف) کو خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مثال اللہ کے ہاں عیسیٰ ابن مریم رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: ﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنِي مَتْوَفِيكَ وَ رَافِعُكَ إِلَىٰ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾

۴۶۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَقْرُؤُهَا وَيُسَرِّهَا: ﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسَى ابْنِي مَرْيَمَ امْنِي وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾

۴۶۳۹- تخریج: [ضعیف] * عبدالعزیز بن العلاء لم أجده ترجمه، ولعله عبدالله بن العلاء بن زبیر فالسند صحیح ولا فضعیف.

۴۶۴۰- تخریج: [صحیح] * حماد هو ابن سلمة، والسند ضعيف للإرسال، وله شاهد، تقدم، ح: ۴۲۹۸.

۴۶۴۱- تخریج: [إسناده حسن] * عبدالسلام هو ابن مطهر، وجعفر هو ابن سليمان الضبيعي.

مَنْ الْكَذِبَيْنَ كَفَرُوا ﴿۵۵﴾ [آل عمران: ۵۵] ”جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تمہیں (اس جہان سے) پورا پورے جانے والا ہوں اور اپنی طرف

اٹھالینے والا ہوں اور ان کافروں کی صحبت سے تمہیں پاک کرنے والا ہوں۔“ وہ یہ آیت پڑھتا جاتا تھا اور اس کی شرح کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے ہماری طرف اور اہل شام کی طرف اشارے کرتا جاتا تھا۔

🌞 فائدہ: مفہوم کلام یہ تھا کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے متبعین کو اللہ تعالیٰ نے کافروں پر غلبہ دیا اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متبعین ہیں جو شام میں پورے ملک پر حکومت کر رہے ہیں دوسرے جو ان کے مخالف ہیں مغلوب ہیں۔

۴۶۴۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّلَقَانِيُّ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَالِدِ الصَّبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: رَسُولُ أَحَدِكُمْ فِي حَاجَتِهِ أَكْرَمُ عَلَيْهِ أَمْ خَلِيفَتُهُ فِي أَهْلِهِ؟ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: اللَّهُ عَلَيَّ إِلَّا أَصْلِي خَلْفَكَ صَلَاةً أَبَدًا وَإِنْ وَجَدْتُ قَوْمًا يُجَاهِدُونَكَ لِأَجَاهِدَتَكَ مَعَهُمْ. زَادَ إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: فَقَاتَلَ فِي الْجَمَاعِمِ حَتَّى قُتِلَ.

۴۶۴۲- ربیع بن خالد ضبی نے بیان کیا کہ میں نے حجاج (بن یوسف) کو خطبہ دیتے ہوئے سنا اس نے اپنے خطبے میں کہا: ہم میں سے کسی کا قاصد جو اس کے کسی کام میں مشغول ہو وہ اس کے لیے زیادہ محترم ہوتا ہے یا اس کا وہ نائب جو اس کے اہل میں ٹھہرا ہوا ہو؟ پس میں نے اپنے دل میں کہا: مجھ پر اللہ کے لیے یہ نذر ہے کہ اب تیرے پیچھے کبھی نماز نہیں پڑھوں گا اور اگر مجھے کچھ لوگ مل گئے جو تیرے خلاف جہاد کرتے ہوں تو میں ان کے ساتھ مل کر بالضرور جہاد کروں گا۔ اسحاق نے اپنی روایت میں مزید کہا: چنانچہ اس نے (ربیع بن خالد نے حجاج کے خلاف دیر) جما جم کے قتال میں حصہ لیا حتی کہ قتل ہو گیا۔

🌞 فائدہ: حجاج کی طرف منسوب اس کلام کا مفہوم یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جس طرح کسی کا نائب اور جو اس کے اہل میں رہ کر ان کی خدمت کر رہا ہو اس کے قاصد کی نسبت زیادہ افضل ہوتا ہے۔ اسی طرح انبیاء جو فقط اللہ عزوجل کے احکام پہنچانے والے تھے نعوذ باللہ ان کی نسبت امراء بنوامیہ جو اس زمین میں اللہ کے خلیفہ ہیں بہتر ہیں اور یہ کہ خلیفہ

قاصد سے افضل ہوا کرتا ہے۔ یہ کلام اور مفہوم اگر درست ہو تو صریح کفر ہے۔ مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

۴۶۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: اتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ، وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لَيْسَ فِيهَا مَثْنَوِيَّةٌ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاللَّهُ! لَوْ أَمَرْتُ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ بَابٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوا مِنْ بَابٍ آخَرَ لَحَلَّتْ لِي دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ، وَاللَّهُ! لَوْ أَخَذْتُ رُبْعَةَ بِمَضَرٍ لَكَانَ ذَلِكَ لِي مِنَ اللَّهِ حَلَالٌ وَيَا عَذِيرِي مِنْ عَبْدٍ هُذِلَ يَزْعُمُ أَنَّ قِرَاءَتَهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، وَاللَّهُ! مَا هِيَ إِلَّا رَجَزٌ مِنْ رَجَزِ الْأَعْرَابِ، مَا أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَعَذِيرِي مِنْ هَذِهِ الْحَمَرَاءِ يَزْعُمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَزْمِي بِالْحَجَرِ فَيَقُولُ إِلَى أَنْ يَقَعَ الْحَجَرُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، فَوَاللَّهِ! لَا دَعْنَهُمْ كَالْأُمْسِ الدَّائِرِ. قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِلْأَعْمَشِ فَقَالَ: أَنَا وَاللَّهِ! سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

۴۶۴۳- عاصم سے مروی ہے کہ میں نے حجاج سے سنا وہ برسر منبر کہہ رہا تھا: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جہاں تک ہمت پاؤ اس میں کوئی استثنا نہیں۔ امیر المؤمنین عبد الملک (بن مروان) کی بات سنو اور اطاعت کرو اس میں کوئی استثنا نہیں۔ اللہ کی قسم! اگر میں لوگوں کو حکم دوں کہ مسجد کے قلاں دروازے سے باہر جاؤ اور وہ دوسرے کسی دروازے سے باہر نکلیں تو میرے لیے ان کے خون اور مال حلال ہوں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں مضر کے بدلے قبیلہ ربیعہ کی گرفت کروں تو یہ میرے لیے اللہ کی طرف سے حلال ہے۔ اور کون ہے جو مجھے ہذیل کے غلام (اشارہ ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی طرف سے معذور جانے اس کا خیال ہے کہ اس کی قراءت اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ (اس کی قراءت) تو بدویوں کے رجز (چھوٹے چھوٹے شعروں) کی مانند ہے۔ اللہ نے اسے اپنے نبی ﷺ پر نازل نہیں کیا ہے۔ اور کون ہے جو مجھے ان عجیبوں سے معذور جانے ان میں سے کوئی پتھر پھینک دیتا ہے (فتنے کی بات کر دیتا ہے) پھر کہتا ہے دیکھو یہ کہاں تک جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں انہیں کل ماضی کی مانند کر کے رکھ دوں گا (نیست و نا بود کر دوں گا)۔ راوی نے کہا کہ میں نے یہ واقعہ اعمش کو بیان کیا تو اس نے کہا: میں نے بھی اللہ کی قسم! اسے اس سے سنا ہے۔

۳۹- کتاب السنۃ

خلفاء کا بیان

۴۶۴۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۶۴۳- ابن اور لیس نے اعمش سے روایت کیا،

حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ:

کہا کہ میں نے حجاج سے سنا وہ منبر پر کھڑا کہہ رہا تھا: یہ

سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: هَذِهِ

عجمی کاٹ ڈالے جانے کے لائق ہیں۔ اللہ کی قسم! میں

الْحَمْرَاءُ هَبْرَ هَبْرَ، أَمَا وَاللَّهِ! لَوْ قَدْ قَرَعْتُ

نے اگر لالھی کو لالھی پر مارا تو ان لوگوں کو ماضی کی مانند کر

عَصًا بَعْضًا لَأَذَرْتَهُمْ كَالْأُمْسِ الذَّاهِبِ

چھوڑوں گا (نیست و نابود کردوں گا)۔ اس کا اشارہ غیر

يَعْنِي الْمَوَالِي.

عرب لوگوں کی طرف تھا۔



فائدہ: ”لالھی کو لالھی پر مارا“ یعنی ان کا قلع قمع کرنے کا ارادہ کیا تو..... اس سے پتا چلتا ہے کہ دین کی بجائے

عربوں کی قومی مصیبت پر اس کا ایمان تھا۔

۴۶۴۵- حَدَّثَنَا قَطْنُ بْنُ نُسَيْرٍ: حَدَّثَنَا

۴۶۴۵- شریک نے سلیمان اعمش سے روایت کیا،

جَعْفَرُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ

کہا کہ میں نے حجاج کے ساتھ جمعہ پڑھا تو اس نے

سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكِ، عَنْ سُلَيْمَانَ

خطبہ دیا..... اور ابوبکر بن عیاش والی (مذکورہ بالا) حدیث

الْأَعْمَشِ قَالَ: جَمَعْتُ مَعَ الْحَجَّاجِ

۴۶۴۳ (بیان کی)۔ اس نے کہا: اللہ کے خلیفہ اور اس

فَخَطَبَ فَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ

کے منتخب عبد الملک بن مروان کی بات سنو اور اس کی

قَالَ فِيهَا: فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِخَلِيفَةِ اللَّهِ

اطاعت کرو۔ اور حدیث بیان کی۔ مزید کہا: اور اگر میں

وَصَفِيَّهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَسَاقَ

مُضَرَّ كَيْدَ لِي رُبْعِيَّةٍ كَرَفْتُ كَرُونَ..... اور عجمیوں کا

الْحَدِيثِ قَالَ: وَلَوْ أَخَذْتُ رِبْعَةَ بِمُضَرٍّ

ذکر نہیں کیا۔

وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْحَمْرَاءِ.

۴۶۴۶- حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

۴۶۴۶- (رسول اللہ ﷺ کے غلام) حضرت سفینہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

ؓ نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نبوت کی

جُمَاهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

خلافت تیس سال رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسے

ﷺ: «خِلَافَةُ النَّبَوَةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي

چاہے گا عنایت فرمادے گا۔“

۴۶۴۴- تخریج: [إسناده صحيح].

۴۶۴۵- تخریج: [إسناده ضعيف] * شريك القاضي عنعن.

۴۶۴۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ماجاء في الخلافة، ح: ۲۲۲۶ من حديث سعيد بن

جمهان به، وقال: "حسن"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۳۴، ۱۵۳۵.

اللَّهُ الْمَلِكُ أَوْ مُلْكُهُ مَنْ يَشَاءُ» .

قال سَعِيدٌ: قال لي سَفِينَةُ: أُمِسِكْ عَلَيْكَ أَبَا بَكْرٍ سَتَتَيْنِ، وَعُمَرَ عَشْرًا، وَعُثْمَانَ اثْنَيْ عَشَرَ. وَعَلَيٍّ كَذَا، قال سَعِيدٌ. قُلْتُ لِسَفِينَةَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ، قال: كَذَبَتْ أَسْنَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ؛ ح:

سعيد بن جهمان نے کہا کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کہا: حساب لگا لو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دو سال، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دس سال، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ سال اور اسی طرح کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔ سعيد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے کہا: یہ بنو مروان سمجھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ تھے تو انہوں نے کہا: بنی زرقاء کے پچھلے حصوں نے جھوٹ بولا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بنو زرقاء سے مراد بنو مروان ہیں زرقاء ان کے نسب میں آتی ہے جس کی یہ اولاد ہیں۔ ② ”پچھلے حصوں نے جھوٹ بولا“ ایک محاورہ ہے جو اپنے مفاد کے لیے غلط منہ گھڑت بات پھیلانے والوں کے بارے میں بولا جاتا ہے۔ ③ مذکورہ بالا مدت خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کو محیط ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال، تین مہینے اور دس دن، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال، چھ مہینے اور آٹھ دن اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گیارہ سال، گیارہ مہینے اور نو دن، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چار سال نو مہینے اور سات دن اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی تقریباً سات مہینے ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے خود ہی خلافت سے دست برداری اختیار کر کے خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی اور یوں وہ اختلافات ختم ہو گئے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کے بعد قصاص عثمان کے مسئلے پر شروع ہوئے تھے جو بڑھتے بڑھتے باہمی جنگ اور خون ریزی تک پہنچ گئے تھے۔ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ۲۰ سال تک خلیفہ رہے انہوں نے اندرونی شورش اور بد امنی کو بھی ختم کیا اور بیرونی طور پر ان جہادی سرگرمیوں کا بھی پھر سے آغاز کیا جن کا سلسلہ آپس کے اختلافات کی وجہ سے منقطع ہو گیا تھا۔ اس اعتبار سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ ۲۰ سالہ دور خلافت بھی اسلامی تاریخ کا ایک عہد زریں ہے۔ حدیث میں جو خلافت نبوت کا دور صرف ۳۰ سال بتلایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اتنے عرصے تک خلافت میں دنیوی اغراض و مقاصد اور شاہانہ شان و شوکت شامل نہیں ہوگی، لیکن اس کے بعد ان چیزوں کی کچھ آمیزش ہو جائے گی۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ سرے سے خلافت یا اسلامی نظام حکومت ہی کا خاتمہ ہو جائے گا اور صرف ملوکیت یا مطلق العنانیت ہی باقی رہ جائے گی۔ ایسا الحمد للہ نہیں ہوا بلکہ خلافت، کچھ جزوی خرابیوں کے ساتھ باقی رہی۔ اور یہ تسلسل کم و بیش کے کچھ فرق کے ساتھ صدیوں تک قائم رہا تا آنکہ ۱۹۲۴ء میں ترکی کے مصطفیٰ کمال پاشا نے ادارہ خلافت کا خاتمہ کر دیا۔ بعض لوگ اس حدیث کی بنیاد پر یہ دعویٰ کر دیتے ہیں کہ اسلام کا سیاسی نظام صرف ۳۰ سال چلا اور پھر ختم ہو گیا۔ یہ دعویٰ نہایت سطحی بھی ہے اور حقائق و واقعات کے خلاف بھی۔

اسلام کے سیاسی نظام یعنی ادارہ خلافت نے صدیوں تک دنیا میں حکمرانی کی ہے اور اس کے ذریعے سے اسلام اور مسلمانوں کی عظمت کا سکہ منوایا ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم (حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ) کی کتاب ”خلافت و ملکیت کی تاریخی و شرعی حیثیت“) اس میں اسلام کے سیاسی نظام یعنی خلافت کے خدوخال بھی واضح کیے گئے ہیں اور مسلمان خلفاء و سلامین کی بابت غلط پروپیگنڈے کی دہیز تہوں کو بھی صاف کیا گیا ہے۔

۴۶۴۷- حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نبوت کی خلافت تیس سال تک رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسے چاہے گا دے دے گا۔“

۴۶۴۷- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ الْمَعْنَى جَمِيعًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خِلَافَةُ النَّبِيِّ تَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ، أَوْ مُلْكُهُ مَنْ يَشَاءُ».

۴۶۴۸- جناب عبداللہ بن ظالم مازنی سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا جب فلاں کو فے میں آیا اور اس نے فلاں کو خطبے کے لیے کھڑا کیا (عبداللہ نے کہا) تو سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ دباے اور کہا: کیا تم اس ظالم (خطیب) کو نہیں دیکھتے ہو؟ (عالم باوہ خطیب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ کہہ رہا تھا۔) میں نو افراد کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اگر دسویں کے بارے میں بھی کہوں تو گناہ گار نہیں ہوں گا..... ابن ادریس نے کہا: عرب لوگ [اَنْتُمْ] کا لفظ بولتے ہیں (جبکہ حضرت سعید نے [لَمْ اَنْتُمْ] کہا۔)..... عبداللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا: وہ نو افراد

۴۶۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمِ الْمَازِنِيِّ، وَسُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمِ الْمَازِنِيِّ قَال: ذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمِ الْمَازِنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ فَلَانٌ إِلَى الْكُوفَةِ أَقَامَ فَلَانٌ خَطِيبًا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ فَأَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أَكُنْ مِنْهُمْ -

۴۶۴۷- تخريج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۴۶۴۸- تخريج: [حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب مناقب أبي الأعور واسمه سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله عنه، ح: ۳۷۵۷، وابن ماجه، ح: ۱۳۴ من حديث حصين به، وقال الترمذي: "حسن صحيح".



کون سے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ حراء پر کھڑے ہوئے تھے: ”اے حرا ٹھہر جا! تجھ پر سوائے نبی کے یا صدیق کے یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے۔“ میں نے کہا اور وہ نو کون کون ہیں؟ کہا: رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص (مالک) اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم۔ میں نے پوچھا اور دسواں کون ہے؟ تو وہ لمحہ بھر کے لیے ٹھٹھکے پھر کہا: میں۔

قال ابنُ إدريسَ: وَالْعَرَبُ تَقُولُ أَنَّمَا - قُلْتُ: وَمَنِ الثُّلَاثَةُ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِرَاءَ: «اُبْتُ حِرَاءَ! إِنَّهُ لَيَسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ»، قُلْتُ: وَمَنِ الثُّلَاثَةُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَمَنِ الْعَاشِرُ؟ فَتَلَكَّاهُنِي ثُمَّ قَالَ: أَنَا.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو اشجعی نے سفیان سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے ہلال بن یساف سے، انہوں نے ابن حیان سے، انہوں نے عبد اللہ بن ظالم سے اسی کی سند سے مذکورہ بالا کی مانند روایت کیا ہے۔

قال أبو داود: رَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ ابْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ ظَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

🌞 فائدہ: معلوم ہوتا ہے کہ خطیب نے اشارے کنائے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نامناسب انداز اختیار کیا، تو حضرت سعید بن زید نے عشرہ مبشرہ کی فضیلت بیان کر کے جن میں سے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اس خطیب کی تردید کی۔ اگلی روایات میں اس بات کی مزید صراحت ہے۔

۴۶۴۹- جناب عبدالرحمن بن الاضخس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جب ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”دس اشخاص جنتی ہیں۔ نبی ﷺ جنت میں ہیں، ابوبکر جنت

۴۶۴۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَحْسَنِ: أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: النَّبِيُّ ﷺ فِي

۴۶۴۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذی، المناقب، باب مناقب أبي الأعور واسمه سعيد بن زيد بن عمرو ابن نفيل رضي الله عنه، ح: ۳۷۵۷ من حديث شعبة به، وقال: "حسن".

میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر بن عوام جنت میں ہیں، سعد بن مالک جنت میں ہیں اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہیں۔“ اگر میں چاہوں تو دسویں کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ تو وہ خاموش ہو رہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہے تو انہوں نے کہا: وہ سعید بن زید ہے۔

الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ.



فائدہ: ان روایات کے علاوہ بھی اس مضمون میں بہت سی روایات کتب سنت میں موجود ہیں جبکہ کتاب اللہ

میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح و ستائش بصراحت آئی ہے۔ مثلاً: ﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَدَّمُونَ إِلَى اللَّهِ الْمُقَدَّمُونَ وَالْأَنْصَارُ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (التوبة: ۱۰۰) ”وہ مہاجرین و انصار جنہوں نے (سب سے پہلے ایمان لانے میں) سبقت کی اور وہ لوگ جنہوں نے احسن انداز میں ان کا اتباع کیا“ اللہ ان (سب) سے راضی ہوا اور وہ اس (اللہ) سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“ اور ﴿لَكِنَّ الرُّسُولَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ ۵ ﴿أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (التوبة: ۸۸-۸۹) ”لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو اس کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ذریعے سے جہاد کیا“ انہی لوگوں کے لیے ساری بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔“ اور سورۃ الفتح میں ہے: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (الفتح: ۱۸) ”تحقیق اللہ راضی ہو گیا مومنوں سے جب کہ وہ آپ سے اس درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اس نے اس (خلوص) کو جان لیا جو ان کے دلوں میں تھا“ اس نے ان پر اطمینان نازل کیا اور بدلے میں انہیں جلد ہی فتح دے دی۔“ بعد کے دور میں صحابہ کے مابین جو چپقلش ہوئی ہے وہ بشری تقاضوں کے تحت ان کے اجتہادات کی بنا پر ہوئی۔ اللہ انہیں معاف کرنے والا ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ قطعاً جائز نہیں سمجھتے کہ ان امور کو سرعام موضوع بحث بنایا جائے۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ.



۴۶۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى
التَّخَعِيُّ: حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَّاحُ بْنُ الْحَارِثِ
قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِي مَسْجِدِ
الْكُوفَةِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ
زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ فَرَحَّبَ بِهِ وَحَيَّاهُ
وَأَفْعَدَهُ عِنْدَ رَجُلِهِ عَلَى السَّرِيرِ، فَجَاءَ
رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ: قَيْسُ بْنُ
عَلْقَمَةَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَسَبَّ وَسَبَّ، فَقَالَ
سَعِيدٌ: مَنْ يَسُبُّ هَذَا الرَّجُلُ؟ قَالَ: يَسُبُّ
عَلِيًّا. قَالَ: لَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تُنْكِرُ وَلَا تُغَيِّرُ أَنَا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ- وَإِنِّي لَغَنِيٌّ
أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلْنِي عَنْهُ عَدَا
إِذَا لَقِيْتُهُ -: «أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي
الْجَنَّةِ»، وَسَاقَ مَعْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: لَمَشْهَدُ
رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَغْبِرُ فِيهِ
وَجْهَهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ وَلَوْ
عُمَرُ عُمَرُ نُوحٍ.

۴۶۵۰- ریح بن حارث کا بیان ہے کہ میں کوفہ کی
مسجد میں فلاں کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ (اشارہ ہے
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی طرف) اور ان کے پاس
اہل کوفہ کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو حضرت
سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پس
انہوں (مغیرہ) نے ان کو مرحبا اور خوش آمدید کہا اور پھر
انہیں اپنی چارپائی کی پائنتی کی طرف بٹھالیا۔ پھر اہل
کوفہ میں سے ایک شخص آیا جس کا نام قیس بن علقمہ تھا۔
انہوں نے اس کا بھی استقبال کیا۔ پھر اس نے بدگوئی کی
اور بدگوئی کی۔ سعید نے پوچھا یہ کسے گالیاں دے رہا ہے؟
کہا: حضرت علی کو۔ تو سعید نے کہا: (تعجب ہے)
میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سامنے اصحاب رسول اللہ ﷺ
کو برا بھلا کہا جا رہا ہے اور آپ ہیں کہ اسے ٹوکتے ہی
نہیں اور نہ سمجھاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے
سنا ہے آپ فرما رہے تھے..... اور مجھے کوئی ایسی نہیں پڑی
کہ آپ ﷺ پر کوئی ایسی بات کہہ دوں جو آپ نے نہ کہی
ہو پھر کل جب آپ سے میری ملاقات ہو اور وہ مجھ سے
پوچھ لیں..... ”ابو بکر جنت میں ہے عمر جنت میں ہے۔
“ اور مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ پھر کہا:
ان میں سے کسی ایک کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جہاد
میں) حاضر رہنا اور اس کے چہرے کا غبار آلود ہو جانا
تمہاری ساری زندگی کے اعمال سے کہیں بہتر ہے خواہ
تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی ہی کیوں نہ مل جائے۔

۴۶۵۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، المقدمة، باب في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، (۸/۱۱)
فضائل العشرة رضي الله عنهم، ح: ۱۳۳ من حديث صدقة بن المثنى به، وأورده الضياء في المختارة:
۲۸۲/۳-۲۸۵، ح: ۱۰۸۳، ۱۰۸۴.

خلفاء کا بیان

۳۹- کتاب السنہ

۴۶۵۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرْعَةَ، ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضْرَبَهُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: «إِنِّي أَنُتُّ أُحُدًا! نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ».

۴۶۵۲- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَحَارِبِيِّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَتَانِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ! أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي».

۴۶۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ

۴۶۵۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ اُحد پہاڑ پر چڑھے تو حضرت ابو بکرؓ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی آپ کے پیچھے چلے گئے، پس پہاڑ نے حرکت کی۔ تو نبی ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا: ”احد! ٹھہر جا! (تیرے اوپر) ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔“

۴۶۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے، میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس میں سے میری امت داخل ہوگی۔“ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں پسند کرتا ہوں کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا حتیٰ کہ اسے دیکھ لیتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اے ابو بکر! یقیناً میری امت کے وہ فرد ہو جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گئے۔“

۴۶۵۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بلاشبہ

۴۶۵۱- تخریج: أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب عثمان بن عفان أبي عمرو القرشي رضي الله عنه، ح: ۳۶۹۷ عن مسدد به.

۴۶۵۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه عبد الله بن أحمد في فضائل الصحابة: ۱/ ۲۲۱، ۲۲۲، ح: ۲۵۸ من حديث عبد الرحمن بن محمد المحاربي به، * أبو خالد مولى آل جعدة مجهول (تقريب).

۴۶۵۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، المناقب، باب ماجاء في فضل من بايع تحت الشجرة، ح: ۳۸۶۰ عن قتيبة به، وقال: "حسن صحيح".



ابن خَالِدِ الرَّمْلِيُّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ہے ان میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔“

فائدہ: سن ۶ ہجری میں حدیبیہ کے مقام پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کیے جانے کی افواہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جو بیعت لی گئی تھی وہ ٹیکر کے ایک درخت کے نیچے ہوئی تھی۔ حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ نے خود اس درخت کا ذکر فرما کر بیعت کرنے والوں کے بارے میں فرمایا: ﴿رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾ اس لیے اسے بیعت رضوان کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں صحابہ کی تعداد چودہ پندرہ سو تھی۔ (صحیح البخاری، المغازی، حدیث: ۴۱۵۳)

۴۶۵۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ :
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ
أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : - قَالَ مُوسَى : «فَلَعَلَّ
اللَّهُ» وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ - : «اطَّلَعَ اللَّهُ عَلَى
أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ : اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ
غَفَرْتُ لَكُمْ» .

🌞 **فوائد و مسائل:** ① جب دین کی سر بلندی کے لیے یہ لوگ خود کو قربان کرنے پر تزل گئے تو ان کو اخلاص اور ایمان کا اعلیٰ ترین معیار حاصل ہو گیا۔ اس لیے ان کو ایسی عظیم خوش خبری دی گئی۔ ان کا یہ عظیم عمل ان کے باقی تمام اعمال سے چاہے وہ مثبت ہوں یا منفی بہت بڑا تھا۔ ② حدیث میں مذکور فرمان کا یہ مفہوم ہر گز نہیں تھا کہ وہ شرعی اور اخلاقی حدود و قیود سے مبرا ہو گئے تھے۔ نہیں بلکہ اس بیان میں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر صادق ہے کہ یہ لوگ تاحیات دین و شریعت کے تقاضے پورے کرتے رہیں گے اور ان سے کوئی ایسا عمل سرزد نہیں ہوگا جو ان کے لیے اللہ عز و جل کی ناراضی یا جہنم میں جانے کا باعث ہو۔ اس میں ان کے معصوم عن الخطا ہونے کا مفہوم نہیں ہے بلکہ بشارت ہے کہ ان کی تمام تقصیرات معاف کر دی جائیں گی۔ ﷺ - توحیف ہے ان لوگوں پر جو ان کی اجتہادی

٤٦٥٤- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ٢/٢٩٦، ٢٩٥ عن يزيد بن هارون به، وصححه ابن حبان، ح: ٢٢٢٠، والحاكم ٤/٧٧، ٧٨، ووافقه الذهبي.

اللہ بن شَقِيقِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ الْأَقْرَعِ مُؤَدِّنِ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: بَعَثَنِي عُمَرُ إِلَى
الْأَسْقَفِ فَدَعَوْتُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: وَهَلْ
تَجِدُنِي فِي الْكِتَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ:
كَيْفَ تَجِدُنِي؟ قَالَ: أَجِدُكَ قَرْنًا. قَالَ:
فَرَفَعَ عَلَيْهِ الدَّرَّةَ. فَقَالَ: قَرْنٌ مَهْ؟ فَقَالَ:
قَرْنٌ حَدِيدٌ أَمِينٌ شَدِيدٌ. قَالَ: كَيْفَ تَجِدُ
الَّذِي يَجِيءُ مِنْ بَعْدِي؟ فَقَالَ: أَجِدُهُ خَلِيفَةً
صَالِحًا غَيْرَ أَنَّهُ يُؤَيِّرُ قَرَابَتَهُ، فَقَالَ عُمَرُ:
يَرْحَمُ اللَّهُ عُثْمَانَ ثَلَاثًا، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُ
الَّذِي بَعْدَهُ؟ قَالَ: أَجِدُهُ صَدَاءَ حَدِيدٍ.
قَالَ: فَوَضَعَ عُمَرُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ: يَا
دَفْرَاهُ! يَا دَفْرَاهُ! فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ!
إِنَّهُ خَلِيفَةٌ صَالِحٌ وَلَكِنَّهُ يُسْتَخْلَفُ حِينَ
يُسْتَخْلَفُ وَالسَّيْفُ مَسْلُورٌ وَالْدَّمُ مُهْرَاقٌ.

عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تم اپنی کتاب میں میرا ذکر
پاتے ہو؟ کہا: ہاں۔ پوچھا: کیسے؟ کہا: میں پاتا ہوں کہ
آپ ایک قرن ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا درہ اس پر
بلند کیا اور پوچھا: ”قرن“ سے کیا مراد ہے؟ کہا: بہت
سخت فولادی قلعہ انتہائی امین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا:
جو میرے بعد آئے گا اس کے بارے میں کیا پاتے ہو؟
کہا: وہ ایک صالح خلیفہ ہوگا، صرف اتنا ہوگا کہ وہ اپنے
قربت داروں کو ترجیح دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:
اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، تین بار کہا۔ پھر
پوچھا: ان کے بعد جو آئے گا اس کے بارے میں کیا
پاتے ہو؟ کہا: میں اسے پاتا ہوں کہ وہ لوہے کا زنگ ہو
گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا اور کہا:
اے بدبودار! اے بدبودار! (کیا کہہ رہے ہو؟) تو اس
نے کہا: امیر المؤمنین! یہ صالح خلیفہ ہوگا مگر جب اسے یہ
منصب ملے گا تو تلواریں نکلی ہوئی ہوں گی اور خون
بہائے جا رہے ہوں گے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا کہ [الدفر] کے معنی ہیں:

”بدبو“۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَالْدَفْرُ: النَّتْنُ.

فائدہ: مسلمانوں میں اہل کتاب کی اس قسم کی روایات کی بصراحت تصدیق یا تکذیب نہیں کی جاتی صرف

روایت کی اجازت ہے۔

باب: ۹- اصحاب نبی ﷺ کی فضیلت

(المعجم ۹) - بَابُ: فِي فَضْلِ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ ﷺ (التحفة ۱۰)

۴۶۵۷- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے

۴۶۵۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ:

۴۶۵۷- تخریج: أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة، ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم،
ح: ۲۵۳۵ من حديث أبي عوانة به، ورواه البخاري، ح: ۲۶۵۱ من طريق آخر عن عمران بن حصين به.

۳۹- کتاب السنۃ

اصحاب رسول کوسب وشتم کرنے کی حرمت کا بیان

ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا بہترین زمانہ یہی ہے جس میں میں مبعوث کیا گیا ہوں پھر وہ جو ان سے متصل ہوں گے اور پھر وہ جو ان سے متصل ہوں گے..... واللہ اعلم آپ نے یہ تیسری بار فرمایا کہ نہیں..... پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہیاں دیں گے حالانکہ ان سے گواہی مانگی نہ گئی ہوگی نذریں مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے۔ خیانتیں کریں گے اور ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اور ان میں موٹا پاپا بھی عام ہوگا۔“

أَخْبَرَنَا ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ أُمَّتِي الْقُرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» - وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّالِثِ أَمْ لَا - «ثُمَّ يَظْهَرُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُؤْفُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَفْشَوْنَ فِيهِمُ السَّمَنُ».

فوائد و مسائل: ① اس صحیح حدیث میں صحابہ کرام تابعین عظام اور تبع تابعین کے ادوار کے متعلق اجمالی اور مجموعی طور پر بھلائی کی خبر دی گئی ہے۔ ② ان کے بعد وقار میں کمی ہوگی۔ دینداری میں ضعف آجائے گا اور آخرت کی فکر کم ہو جائے گی۔ ③ اطباء کے قول کے مطابق آدمی کے جسم میں موٹا پاپا عام طور پر خوش خوراک کے علاوہ بے فکری اور بے غوفی کی بنا پر آتا ہے۔



(المعجم ۱۰) - بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (التحفة ۱۱)

باب: ۱۰- رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو سب وشتم کرنا حرام ہے

فائدہ: حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم بنی نوع انسان اور امت محمدیہ کا بہترین اور افضل ترین طبقہ ہیں۔ انہوں نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے دین و ایمان حاصل کیا۔ نبی ﷺ کے ذریعے سے ان کا تزکیہ کیا گیا، ان کی قربانی اور جاں نثاری سے اسلامی حکومت مستحکم ہوئی اور پھر انہوں نے دین کی عظیم امانت اگلی نسلوں کو منتقل کی۔ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ یہ طبقہ من حیث المجموع انتہائی عادل اور معتمد علیہ ہے۔ دین میں ان کا فہم حجت ہے اور ان کے شرف و کرامت کی حفاظت امت پر واجب ہے۔ اہل ابواء کی یادہ گوئی کے مطابق بغرض محال اگر اس اولین طبقہ ہی کو مجروح اور ناقابل اعتماد باور کر لیا جائے تو کوئی ایسی قابل اعتماد بنیاد باقی نہیں رہ جاتی جس سے انسان دین و ایمان کی معرفت حاصل کر سکے۔

۴۶۵۸- حضرت ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ نے بیان

۴۶۵۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو

۴۶۵۸- تخریج: أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب بعد باب قول النبي ﷺ: ”لو كنت متخذاً“

اصحاب رسول کو سب و شتم کرنے کی حرمت کا بیان

کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے صحابہ کی بدگوئی مت کرو۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کر ڈالے تو وہ ان کے ایک مُد یا آدھے کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔“

[حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں عطاردی نے حدیث بیان کی اس نے کہا: ہمیں ابومعاویہ نے بیان کیا اور حدیث بیان کی۔]

مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَإِنَّ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ» [قال أبو سعيد: حَدَّثَنَا الْعُطَارِدِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ].

۳۶۵۹- عمرو بن البقرہ نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے اور ایسی باتیں بیان کر دیا کرتے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ سے ناراضی کی حالت میں کہی تھیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ باتیں سنی ہوئیں وہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو آ کر بتاتے۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جو کہتے ہیں انہیں ہی ان کا زیادہ پتا ہوگا۔ لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور کہتے کہ ہم نے آپ کی بات حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے آپ کی تصدیق کی نہ تکذیب۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ مزی کے ایک کھیت میں تھے۔ انہوں نے کہا: سلمان! آپ کو کیا مانع ہے کہ جو باتیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں آپ ان میں میری تصدیق نہیں کرتے ہیں؟ حضرت

۴۶۵۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ التَّفْقِي: حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةٍ قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي الْعَصَبِ، فَيَتَلَقَّى نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَأْتُونَ سَلْمَانَ وَيَذْكُرُونَ لَهُ قَوْلَ حُذَيْفَةَ، فَيَقُولُ سَلْمَانُ: حُذَيْفَةُ أَعْلَمَ بِمَا يَقُولُ، فَيَرْجِعُونَ إِلَى حُذَيْفَةَ فَيَقُولُونَ لَهُ: قَدْ ذَكَّرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَّقَكَ وَلَا كَذَّبَكَ، فَأَتَى حُذَيْفَةَ سَلْمَانٌ وَهُوَ فِي مَقَلَةٍ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَدِّقَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ

«خَلِيلًا»، ح: ۳۶۷۳، ومسلم، فضائل الصحابة، باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم، ح: ۲۵۴۱ من حديث

أبي معاوية الضرير به.

۴۶۵۹- تخریج: [سناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۳۷/۵ من حديث زائدة به.

۳۹- کتاب السنۃ

سَلَمَانُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْضَبُ
فَيَقُولُ فِي الْغَضَبِ لِنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ
وَيَرْصِي فَيَقُولُ فِي الرِّضَا لِنَاسٍ مِنْ
أَصْحَابِهِ: أَمَا تَنْتَهِي حَتَّى تُؤَرِّثَ رَجُلًا
حُبَّ رَجَالٍ، وَرَجُلًا بُغْضَ رَجَالٍ وَحَتَّى
تَوْقِعَ اخْتِلَافًا وَفُرْقَةً، وَلَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ
مِنْ أُمَّتِي سَبَبْتُهُ سَبَبًا أَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فِي
غَضَبِي فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا
يَغْضَبُونَ وَإِنَّمَا بَعْثَنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ
فاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ صَلَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .
وَاللَّهِ! لَتَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَا تُكْتَبَنَّ إِلَى عُمَرَ
[فَتَحْمَلَ عَلَيْهِ بِرِجَالٍ فَكَفَّرَ يَمِينَهُ وَلَمْ
يَكْتُبْ إِلَى عُمَرَ وَكَفَّرَ قَبْلَ الْحَنْثِ .

542

صحاب رسول کو سب و شتم کرنے کی حرمت کا بیان
سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ناراض بھی ہو جایا
کرتے تھے اور اس حالت میں اپنے صحابہ سے کچھ کہہ
بھی دیا کرتے تھے اور خوش بھی ہوتے تھے اور اس حالت
میں بھی اپنے صحابہ سے کچھ کہتے تھے تو کیا آپ اپنے
اس انداز سے باز نہیں آ سکتے۔ کیا آپ لوگوں کے دلوں
میں کچھ کی محبت پیدا کرنا چاہتے ہیں اور کچھ کے متعلق
بغض ڈال دینا چاہتے ہیں؟ اس طرح تو آپ ان لوگوں
میں اختلاف و افتراق پیدا کر دیں گے حالانکہ میں بخوبی
جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ دیا اور فرمایا
تھا: ”(اے اللہ!) اپنی امت کے جس کسی کو میں نے کبھی
کوئی برا بھلا کہا ہو یا ناراضی کی حالت میں لعنت کی ہو تو
میں بھی آدم زاد ہوں، جس طرح وہ غصے میں آ جاتے ہیں
میں بھی آ جاتا ہوں اور مجھے جہان والوں کے لیے رحمت
بنا کر بھیجا ہے (یا اللہ! میری ان باتوں کو) ان کے لیے
قیامت کے روز رحمت بنا دے۔“ (اے حذیفہ!) اللہ کی
قسم! تم باز آ جاؤ یا میں عمر کو لکھ بھیجوں گا۔ پھر کچھ لوگوں
نے ان سے سفارش کی تو انہوں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا
کر دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہ لکھا۔ اور کفارہ بھی قسم
توڑنے سے پہلے دیا۔

قال أبو داود: قَبْلُ وَبَعْدُ كُلُّهُ جَائِزٌ . امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا: قسم کا کفارہ، قسم توڑنے
سے پہلے ادا کرنا یا بعد میں ادا کرنا سب جائز ہے۔

🌞 فائدہ: کسی بھی شخص کو خواہ وہ ذاتی طور پر کتنا بھی خیر و صلاح کے درجے پر فائز ہو اس بات کی اجازت نہیں دی جا
سکتی کہ عوام میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی تفصیلات کی اشاعت کرے کہ ان میں سے کچھ کے متعلق محبت اور کچھ
کے متعلق بغض کے جذبات پیدا ہو جائیں اور لوگ اس قدسی جماعت کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہوں اور
ان میں تفرقہ پیدا ہو جائے۔ تاہم ایک محدود خاص علمی حلقے میں قابل اعتماد اصحاب علم و فضل کے سامنے ان امور کا
تذکرہ بطور افہام و تفہیم جائز ہے۔

باب: ۱۱- سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان

(المعجم ۱۱) - بَابُ: فِي
اسْتِخْلَافِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
(التحفة ۱۲)

۴۶۶۰- جناب عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی تکلیف بہت بڑھ گئی اور میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کے لیے بلایا۔ آپ نے فرمایا: ”کسی سے کہہ دو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔“ عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں کہ میں نکلا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے۔ میں نے کہا: اے عمر! اٹھیے اور لوگوں کو نماز پڑھا دیجیے۔ چنانچہ وہ آگے بڑھے اور تکبیر کہی۔ (ادھر) جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی..... اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز آدی تھے..... تو فرمایا: ”ابوبکر کہاں ہیں؟ اللہ اس کا انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی۔ اللہ اس کا انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی۔“ پس آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا تو وہ آگئے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا چکے تھے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وہی نماز پڑھائی۔

۴۶۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: لَمَّا اسْتَعِزَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: «مُرُوا مَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ»، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ فَإِذَا عُمَرُ فِي النَّاسِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ غَائِبًا، فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ! قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ، فَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْتَهُ - وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهَرًا - قَالَ: «فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ؟ يَا أَبَى اللَّهِ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ، يَا أَبَى اللَّهِ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ» فَبَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ.

۴۶۶۱- جناب عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے یہ خبر بیان کی کہ جب نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو

۴۶۶۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

۴۶۶۰- [تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/۳۲۲ من حديث محمد بن إسحاق بن يسار به.

۴۶۶۱- [تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.



۳۹- کتاب السنۃ

ایام فتن میں کنارہ کش رہنے کا بیان

آپ تشریف لائے اپنا سر مبارک حجرے سے نکالا اور فرمایا: ”نہیں۔ نہیں۔ نہیں۔ ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ آپ نے یہ بات ناراضی کی کیفیت میں فرمائی۔

يَعْقُوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ: لَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَ عُمَرَ، قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: «لَا، لَا، لَا، لَا، لِيُصَلَّ لِلنَّاسِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ»، يَقُولُ ذَلِكَ مُغَضَّبًا.

🌞 فوائد ومسائل: ① رسول اللہ ﷺ کی آخری بیماری کے ایام میں پہلی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی بعد ازاں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑھاتے رہے اور نبی ﷺ کی حیات مبارکہ میں ان کی پڑھائی ہوئی نمازوں کی تعداد سترہ ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے اصرار خصوصاً یہ لفظ کہ (اس سے اللہ انکار فرماتا ہے اور مسلمان انکار کرتے ہیں کہ ابوبکر کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھائے) ان کے خلیفہ ہونے کا واضح اشارہ بلکہ اس بات کی شہادت تھی کہ وہ مسلمانوں کا فطری انتخاب ہیں۔ ③ اس واقعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی تنقیص نہیں ہوئی بلکہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وہ شرف تھا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سے پہلے بھی تسلیم کرتے تھے۔



(المعجم ۱۲) - بَابُ مَا يَدُلُّ عَلَى تَرْكِ
الكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ (التحفة ۱۳)

باب: ۱۲- فتنے کے دنوں میں ان باتوں کو عام موضوع بحث نہیں بنانا چاہیے

۴۶۶۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَسَنِ بْنِ

۳۶۶۲- حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: ”میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے میری امت کے دو گروہوں میں صلح کرا دے گا۔“ حماد کی روایت کے الفاظ ہیں: ”اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔“

۴۶۶۲- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، المناقب، باب [إن ابني هذا سيد ...]، ح: ۳۷۷۳ من حديث محمد بن عبد الله الأنصاري به، ورواه البخاري، ح: ۳۶۲۹ من حديث الحسن البصري به.

عَلَيْ: «إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي». وَقَالَ عَنْ حَمَّادٍ: «وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی بنا پر مسلمان دو گروہوں میں بٹ گئے تھے۔ ایک طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری طرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور دونوں ہی اپنی اپنی ترجیحات میں برحق تھے، تاہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا موقف اقرب الی الحق تھا۔ ② سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت سے دست بردار ہو کر ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا اور اس کی وجہ سے ان کے شرف ”سیادت“ میں اور اضافہ ہو گیا۔ مگر کچھ لوگوں کو اب تک ان کا یہ عمل ناپسند ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے دونوں اطراف کے لوگوں کو ”اپنی امت کے مسلمان“ قرار دیا ہے اور کسی کو بھی گمراہ یا باطل نہیں فرمایا۔ ④ صحابہ کرام یا پھر فقہاء و ائمہ کی اجتہادی غلطیوں کی اشاعت کرنا بہت بڑا اور برا فتنہ ہے۔ صرف خاص محدود علمی حلقہ میں ان کے مسائل کی علمی تفہیم جائز ہے۔

۴۶۶۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: ۴۶۶۳- جناب محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں میں کوئی ایسا نہیں کہ اسے کوئی فتنہ درپیش ہو (اور وہ اس سے محفوظ رہے) مجھے اندیشہ رہتا ہے کہ وہ اس میں مبتلا ہو جائے گا سوائے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ (انہیں) فرما رہے تھے: ”تجھے فتنہ نقصان نہیں دے گا۔“

🌞 فائدہ: اس کی واحد وجہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے بعد ان کا ان فتنوں سے الگ تھلگ رہ کر تنہائی اختیار کر لینا تھا جیسے کہ درج ذیل روایت میں آرہا ہے۔ لیکن اس کا یہ مفہوم بھی نہیں کہ انسان لوگوں پر مؤثر ہو سکتا ہو اس کی بات سنی جاتی ہو تو بھی وہ خاموش تماشائی بنارہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام نہ دے بلکہ یہ اس صورت میں ہے جب آدمی کوئی اہم کردار ادا کرنے کی حالت میں نہ ہو تو اس وقت الگ تھلگ رہنے ہی میں عافیت ہوتی ہے۔

۳۹- کتاب السنۃ

ایام فتن میں کنارہ کش رہنے کا بیان

۴۶۶۴- جناب ثعلبہ بن ضبیعہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو انہوں نے کہا: میں یقیناً اس آدمی کو جانتا ہوں جسے فتنے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ کہا کہ پھر ہم ان کے ہاں سے نکلے تو ہمیں ایک خیمہ نظر آیا، ہم اس میں چلے گئے تو دیکھا کہ اس میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ہم نے ان سے اس (تنہائی اور گوشہ گیری) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نہیں چاہتا کہ تمہارے شہروں کا کوئی فتنہ مجھے اپنی لپیٹ میں لے لے حتیٰ کہ یہ صورت حال صاف ہو جائے۔ (فتنہ ختم ہو جائیں۔)

۴۶۶۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ ضُبَيْعَةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى حَذِيفَةَ فَقَالَ: إِنِّي لَا أَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتَنُ شَيْئًا، قَالَ: فَخَرَجْنَا فَإِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوبٌ، فَدَخَلْنَا فَإِذَا فِيهِ مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: مَا أُرِيدُ أَنْ يَشْتَمَلَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ أَمْصَارِكُمْ حَتَّى تَنْجَلِيَّ عَمَّا انْجَلَتْ.

۴۶۶۵- ابوردہ نے بیان کیا کہ ضبیعہ بن حصین ثعلابی نے مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کیا۔

۴۶۶۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ ضُبَيْعَةَ بْنِ حُصَيْنٍ الثَّعْلَبِيِّ بِمَعْنَاهُ.

۴۶۶۶- جناب قیس بن عبّاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کا (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں) نکلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی بنا پر ہے یا یہ آپ کی اپنی ذاتی رائے ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں فرمایا تھا بلکہ یہ میری اپنی ذاتی رائے ہے۔

۴۶۶۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَذَلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةٍ عَنْ يُونُسَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ: أَخْبَرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ هَذَا أَعَهْدُ عَهْدِهِ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: مَا عَهْدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ، لَكِنَّهُ رَأَيْتُهُ.

۴۶۶۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۴۳۳/۳، ۴۳۴ من حديث شعبة بن، * ثعلبة بن ضبيعة وثقه ابن حبان وحده.

۴۶۶۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن سعد: ۴۴۴/۳، ۴۴۵ عن أبي عوانة به، ودلّسه الثوري عند الحاكم: ۴۳۴/۳، وصححه، ووافقه الذهبي، وسنده ضعيف.

۴۶۶۶- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۵۳۰، وللحديث شواهد.



🌞 فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تنازعات ان کی اپنی اجتہادی آراء تھیں۔ جن میں سے ایک فریق برحق اور دوسرا اس کے برخلاف تھا۔ مگر بوجہ اخلاص اور حسن نیت دونوں ہی ماجر تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اقرب الی الحق تھے۔

۴۶۶۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں افتراق کے
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وقت ایک فتنہ انگیز جماعت نکلے گی جسے مسلمانوں کا وہ
”تَمْرُقٌ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔“
يَقْتُلُهَا أَوَّلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ“۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمانوں میں مختلف آراء کے حامل افراد یا جماعتوں کا وجود ہو سکتا ہے جن میں سے یقیناً ایک ہی حق پر ہوگا اور دوسرا اس سے بعید۔ مگر جب تک کوئی واضح صریح باطل فکر و عمل سامنے نہ آئے ان کی ضلالت کا حکم نہ لگایا جائے۔ بلکہ علم و حکمت سے تفہیم ہونی چاہیے اور حتی الامکان ان کی اشاعت اور تشہیر سے خاموشی اختیار کی جائے، اسی سے وہ فتنہ دب سکے گا۔ ② اس حدیث میں خوارج کے ظہور کی پیشین گوئی کا بیان ہے۔ یہ حدیث نبی ﷺ کی صداقت کی ایک دلیل ہے، کیونکہ خوارج کا جس وقت ظہور ہوا، وہ اس حدیث کے عین مطابق ہے۔ یہ ۳۶، ۳۷ ہجری کا واقعہ ہے جب حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان لڑائی جاری تھی۔ اس وقت نہروان سے فرقہ خوارج کا ظہور ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی اور انہیں شکست فاش دی۔ اسی قسم کی احادیث کی بنا پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں اقرب الی الحق کہا جاتا ہے۔ ③ اس میں باہم لڑنے والے دونوں گروہوں کو مسلمان کہا گیا ہے، اس لیے حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں طعن و تشنیع کی بجائے کف لسان (خاموشی) ضروری ہے، کیونکہ دونوں ہی مسلمان اور حق پر تھے، گواہِ حق (زیادہ صحیح) تھا۔ ④ فتنہ انگیز یا دین سے نکل جانے والا گروہ خوارج کا تھا نہ کہ حضرت علی یا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گروہ، وہ دونوں تو مسلمانوں کے عظیم گروہ تھے۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ
الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ (التحفة ۱۴)
باب ۱۳- انبیائے کرام علیہم السلام میں فضیلت
دینے کا مسئلہ

🌞 فائدہ: انبیائے کرام علیہم السلام کو ایک دوسرے پر فضیلت دینے سے بھی امت میں افتراق کا فتنہ پیدا ہونا ممکن ہے۔ ایک کسی نبی کو افضل کہے گا تو دوسرا کسی اور کو۔ جس نبی کو کسی نے مفضل قرار دیا ہوگا اس کے ماننے والے خواہ مخواہ

۳۹- کتاب السنہ

انبیائے کرام کے مابین فضیلت کا مسئلہ

دوسرے انبیاء کے بارے میں ناروا باتیں کریں گے۔ یہ سارا معاملہ فتنہ انگیز ہے، اس لیے نبی اکرم ﷺ نے کسی نبی کو دوسرے پر فضیلت دینے کا سلسلہ ہی بند کر دیا۔

۴۶۶۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء کو ایک دوسرے پر عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ: قَالَ: فضیلت وترجیح مت دیا کرو۔“ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ».

☀ فائدہ: بلاشبہ انبیاء و رسل ﷺ میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور قرآن مجید نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ (البقرة: ۳۵۳) مگر ان کے فضائل کا اس انداز سے تقابلی بیان کہ دوسروں کی تنقیص لازم آئے حرام ہے۔

۴۶۶۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى».

۴۶۶۹- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی بندے کو لائق نہیں کہ وہ یوں کہے کہ میں (محمد ﷺ) حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔“

☀ فائدہ: ”کسی بندے کو لائق نہیں“ ان الفاظ سے سمجھا جاسکتا ہے کہ نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور کو اس طرح کہنا جائز نہیں اور اگر نبی ﷺ خود بھی اس میں شامل ہوں جیسے کہ درج ذیل روایت میں ہے تو اس میں آپ کی از حد تواضع کا اظہار ہے۔

۴۶۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي

۴۶۷۰- حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”کسی نبی کو لائق نہیں کہ یوں کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے

۴۶۶۸- تخریج: أخرجه البخاري، الخصومات، باب ما يذكر في الأشخاص والخصومة بين المسلم واليهود، ح: ۲۴۱۲ عن موسى بن إسماعيل، ومسلم، الفضائل، باب من فضائل موسى ﷺ، ح: ۲۳۷۴ من حديث عمرو بن يحيى المازني به.

۴۶۶۹- تخریج: أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: ﴿وَإِنْ يونسَ لمن المرسلين...﴾ الخ، ح: ۳۴۱۳ عن حفص بن عمر، ومسلم، الفضائل، باب في ذكر يونس عليه السلام... الخ، ح: ۲۳۷۷ من حديث شعبة به.

۴۶۷۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱/ ۲۰۵ من حديث محمد بن سلمة به * محمد بن إسحاق عنعن.



حَکِیم، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا يَنْبَغِي لِنَبِيِّ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى».

🌟 فائدہ: حضرت یونس کا نام اس لیے لیا کہ انہی کے بارے میں وضاحت آتی ہے کہ وہ بغیر اجازت بستی چھوڑ کے چلے گئے اس پر وہ پھلی کے پیٹ میں پہنچا دیے گئے اور ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ”تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بلاشبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔“ (الانبیاء: ۸۷) کا ورد کرتے رہے اس کے نتیجے میں انہیں نجات مل گئی اور کسی نبی کے بارے میں ایسی کوئی بات مذکور نہیں۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے یہ بھی گوارا نہیں فرمایا کہ ان سے آپ کا تقابل کر کے آپ کی فضیلت کا اظہار کیا جائے۔

۴۶۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو منتخب فرمایا تو ایک مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ وہ یہودی نبی ﷺ کے پاس چلا آیا اور آپ کو بتایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت مت دو۔ بلاشبہ (قیامت برپا ہونے پر) جب لوگ بے ہوش کیے جائیں گے تو میں ہی ہوں گا جو سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ معلوم نہیں وہ بے ہوش ہوئے ہوں گے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے ہوں گے یا یہ ان افراد میں سے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے مستحق رکھا ہوگا۔“

۴۶۷۱- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ: وَالَّذِي اضْطَفَى مُوسَى، قَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ فِي جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَذْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنْ

۴۶۷۱- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب من فضائل موسى ﷺ، ح: ۲۳۷۳ من حديث يعقوب بن إبراهيم ابن سعد، والبخاري، الخصومات، باب ما يذكر في الأشخاص والخصومة بين المسلم واليهود، ح: ۲۴۱۱ من حديث إبراهيم بن سعد به.

۳۹- کتاب السنۃ

انبیاء کرام کے مابین فضیلت کا مسئلہ

اسْتَشْنَى اللَّهُ تَعَالَى .

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدِيثُ ابْنِ يَحْيَى أَثَمٌ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن یحییٰ کی روایت زیادہ مکمل ہے۔

۴۶۷۲- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ يَذْكُرُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ».

۴۶۷۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے یوں خطاب کیا [یا خیر البریۃ] ”اے مخلوق میں سب سے افضل شخصیت!“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔“

☀ فائدہ: اس میں بھی کسی نبی سے آپ کا تقابل نہیں۔ ساری مخلوق میں آپ کے مرتبے کا ذکر ہے۔

۴۶۷۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرُوحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنَسَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ».

۴۶۷۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین پھٹے گی، میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور میری سفارش ہی سب سے پہلے قبول ہوگی۔“

☀ فائدہ: آپ ﷺ نے حقائق بیان فرمائے لیکن ایسا انداز ہرگز اختیار نہیں فرمایا جس میں دوسرے انبیاء کی تنقیص ہو یا کوئی تقابل ہی سامنے آئے۔

۴۶۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعِيرِيُّ، رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”[تبع] کے متعلق مجھے نہیں

۴۶۷۲- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب من فضائل إبراهيم الخليل ﷺ، ح: ۲۳۶۹ من حديث عبد الله بن إدريس به.

۴۶۷۳- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق، ح: ۲۲۷۸ من حديث الأوزاعي به.

۴۶۷۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۱/ ۵۳ من حديث عبد الرزاق به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۱۴/ ۲، ووافقه الذهبي.

انبیائے کرام کے مابین فضیلت کا مسئلہ

المعنى، قالاً: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: معلوم وہ لعین تھا یا نہیں۔ اور عزیر کے متعلق خبر نہیں کہ وہ نبی تھا یا نہیں۔
أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَدْرِي أَتَّبِعُ لَعِينٌ هُوَ
أَمْ لَا، وَمَا أَدْرِي أُعْزِرُ نَبِيَّ هُوَ أَمْ لَا».

فوائد ومسائل: ① قوم سبا کا قبیلہ ”عمر“ اپنے بادشاہ کو ”شیع“ کہتا تھا۔ یہ قوم تکذیب انبیاء اور شرک کی وجہ سے ہلاک ہوئی تھی جیسے کہ سورہ دخان میں ان کا ذکر آیا ہے: ﴿أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ﴾ (الدخان: ۳۷) ”کیا یہ (مشرکین مکہ) بہترین ہیں یا قوم شیع اور جو ان سے بھی پہلے تھے؟ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ مجرم تھے۔“ اور سورہ ق میں ہے: ﴿وَاصْحَابُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعْدُ اللَّهِ﴾ (ق: ۱۳) ”ایک (بستی) والوں نے اور قوم شیع نے (ان) سب نے (ہمارے) رسولوں کی تکذیب کی (ان سب) پر میری وعید ثابت ہوگئی۔“ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن عند اللہ اچھائی یا برائی میں کون کس درجے کا ہوگا اس پر کچھ نہیں کہا جاسکتا نیز یہ کہ جن اشخاص کے بارے میں قرآن میں وضاحت نہیں ان کو اپنی طرف سے نبی قرار دینے کی کسی کو اجازت نہیں۔ ایک شیع کے متعلق آتا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اسے برا نہ کہا جائے۔ ② مستدرک حاکم اور ابن عساکر وغیرہ کی روایات میں عزیر کی بجائے ذوالقرنین کا ذکر ہے نہیں معلوم وہ نبی تھا یا نہیں۔ حضرت عزیر کے متعلق مشہور ہے کہ وہ نبی تھے۔ واللہ اعلم۔

۴۶۷۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ: أَخْبَرَنِي
ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ
مَرْيَمَ، الْأَنْبِيَاءِ أَوْلَادُ عُلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ».

۴۶۷۵- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب فضائل عيسى عليه السلام، ح: ۲۳۶۵ من حديث عبد الله بن وهب، والبخاري، أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: ﴿وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ...﴾ الخ، ح: ۳۴۴۲ من حديث ابن شهاب الزهري.

☀ فائدہ: انبیاء علیہ السلام کا علاقائی بھائی (باپ کی طرف سے بھائی) ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ان کی دعوت کے اصول ایک ہیں، یعنی توحید، نبوت اور بعثت قیامت، البتہ دیگر مسائل شرعیہ میں اختلاف رہا ہے۔ آپ نے خود انبیاء کو انجی (یوسف) کہہ کر یا دفرمایا، انبیاء کا تذکرہ بہت محبت سے اور خوبصورت انداز سے فرمایا۔ پھر امت کے لیے کیسے روا ہو سکتا ہے کہ وہ تفصیل دینے کے انداز میں ان کا تذکرہ کرے یا کسی کو فضل اور کسی کو مفصول قرار دے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ: فِي رَدِّ الْإِرْجَاءِ
(التحفة ۱۵)

☀ فائدہ: مرجہ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا نظریہ یہ رہا ہے کہ اعمال صالحہ ایمان میں داخل نہیں اور کلمہ توحید و رسالت ادا کر لینے کے بعد کسی گناہ کا کوئی نقصان نہیں اور مرتکب کبیرہ کا معاملہ آخرت تک مؤخر ہے۔ دنیا میں ان کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ایمان کم و بیش نہیں ہوتا۔ اور کچھ نے کہا کہ ایمان بڑھتا ہے لیکن کم نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا کہ اللہ عزوجل انسانی صورت پر ہے اور تقدیر کا خیر و شر ہونا بندے کی طرف سے ہے۔ (الملل و النحل از شہرستانی)



۴۶۷۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایمان کی ستر اور کچھ شائیں ہیں۔ سب سے افضل ”لا الہ الا اللہ“ کہنا ہے اور سب سے نیچے یہ ہے کہ کوئی راستے میں پڑی ہڈی دور کر دے۔ اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔“

۴۶۷۶- حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ، أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَذَانُهَا إِمَاطَةُ الْعِظَمِ عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ».

☀ فوائد و مسائل: ① سلف صالحین یعنی صحابہ اور تابعین کے نزدیک ایمان زبان کے قول دل کی حقیقی تصدیق اور اعضاء کے اعمال کا نام ہے۔ شیخ محی الدین کا قول ہے: یہ بات واضح اور راجح ہے کہ زیادہ سے زیادہ غور و فکر اور واضح سے واضح تر دلیل کی وجہ سے تصدیق قلب میں زیادتی ہوتی ہے۔ جب مقام صدیقیت حاصل ہو تو اس کا ایمان دوسروں سے زیادہ اور مضبوط ہوتا ہے۔ تصدیق قلب کا عمل ہے۔ باقی اعضاء کے عمل بھی زیادہ کم ہوں گے تو یہ ایمان کی کمی یا اضافے کا سبب ہوں گے کیونکہ عمل ایمان کے کمال میں شامل ہے۔ سلف صالحین کے نزدیک دیگر اعضاء

۴۶۷۶- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها أذناها... الخ، ح: ۳۵ من حديث سهيل بن أبي صالح به، ورواه البخاري، ح: ۹۰ من طريق آخر عن عبد الله بن دينار به.

(اعضائے ظاہری) کے عمل کمال ایمان کی شرط ہیں، البتہ معتزلہ کے نزدیک یہ اعمال ایمان کی صحت کی شرط ہیں۔ (فتح الباری، کتاب الإیمان) ⑤ سو جو کوئی جس قدر شرعی اعمال بجالائے گا اسی قدر اس کا ایمان کامل ہوتا جائے گا، ورنہ اسی قدر ناقص رہے گا۔ جب آپ نے ایمان کے مدارج بیان فرمائے ہیں تو مرجہ کا یہ قول کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ایمان کم و بیش نہیں ہوتا۔ ⑥ سب سے افضل اور اعلیٰ عمل لا الہ الا اللہ (توحید) کا اقرار ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار اس کا لازمی حصہ ہے، کیونکہ توحید وہی معتبر ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے، لہذا جو شخص رسالت کا منکر ہو اس کی توحید بھی معتبر نہیں جیسے کہ درج ذیل حدیث میں وضاحت آ رہی ہے۔

۴۶۷۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ :

۴۶۷۷- ابو جمرہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے فرمایا: جب عبد القیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے انہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ آپ نے ان سے پوچھا: ”کیا جانتے ہو اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”صرف ایک اللہ کے معبود حقیقی ہونے اور محمد کے رسول اللہ ہونے کی گواہی دینا نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرو۔“

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ : إِنَّ وَفَدَ عَبْدَ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ ، قَالَ : «اتَذَرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟» قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . قَالَ : «شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ ، وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمْسَ مِنَ الْمَغْنَمِ» .

🌞 فائدہ: ”ایمان“ صرف زبانی اقرار نہیں اور نہ محض دل کی تصدیق کا نام ہے، بلکہ زبان کے اقرا دل کی تصدیق اور اعضاء سے عمل کے مجموعے کو ایمان کہا گیا ہے۔ اس قصے میں حج کا ذکر اس لیے نہیں کہ اس وقت تک حج فرض نہیں ہوا تھا۔

۴۶۷۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ :

۴۶۷۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ،

۴۶۷۷- تخريج: [صحیح] تقدم، ح: ۳۶۹۲، أخرجه البخاري، الإیمان، باب أداء الخمس من الإیمان، ح: ۵۳، ومسلم، الإیمان، باب الأمر بالإیمان بالله تعالیٰ ورسوله ﷺ . . . الخ، ح: ۱۷ من حديث شعبة به، وهو في مسند أحمد: ۱/۲۲۸ .

۴۶۷۸- تخريج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الإیمان، باب ما جاء في ترك الصلوة، ح: ۲۶۲۰ من حديث وكيع به، ورواه مسلم، ح: ۸۲ من حديث أبي الزبير به.



عن جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيِّنَ جَهْوُودُ دِينَا هَـ»
الْعَبْدُ وَبَيِّنَ الْكُفْرَ تَرَكُ الصَّلَاةِ.

🌞 فائدہ: معلوم ہوا کہ عمل ایمان کا حصہ ہے۔ علامہ خطابی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ نماز چھوڑنے کی تین صورتیں ہیں:
① مطلقاً نماز کا انکار کرنا یعنی یہ سمجھنا کہ یہ دین کا کوئی حصہ نہیں۔ یہ عقیدہ اجماعی طور پر صریح کفر ہے بلکہ اس طرح سے دین میں ثابت کسی بھی چیز کا انکار کفر ہے۔ ② غفلت اور بھول سے نماز چھوڑ دینا ایسا آدمی بہ اجماع امت کافر نہیں ہے۔ ③ عمدہ نماز چھوڑے رہنا مگر انکار بھی نہ کرنا ایسے شخص کے بارے میں اس کا اختلاف ہے۔ ابراہیم نخعی ابن مبارک احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے کہ بلا عذر عمدہ تارک صلاۃ حتیٰ کہ اس کا وقت نکل جائے کافر ہے۔ امام احمد کا کہنا ہے کہ ہم تارک صلاۃ کے سوا کسی کو کسی گناہ پر کافر نہیں کہتے۔ زیادہ سخت موقف امام مکحول اور امام شافعی کا ہے کہ تارک صلاۃ کو اسی طرح قتل کیا جائے جیسے کافر کو کیا جاتا ہے لیکن اس سبب سے وہ ملت سے خارج نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہوگا۔ اس کے اہل اس کے وارث ہوں گے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے کئی اصحاب نے کہا کہ اس کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کا کہنا ہے کہ تارک صلاۃ کو قید کیا جائے اور جسمانی سزا دی جائے حتیٰ کہ وہ نماز پڑھنے لگے۔



۴۶۷۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: ”میں نے کسی ناقص عقل اور ناقص دین والی کو نہیں پایا جو تم سے بڑھ کر عقل مند بندے کو بے عقل بنا دینے والی ہو۔“ ایک عورت بولی: عقل اور دین میں کی اور نقص کیسے ہے؟ آپ نے فرمایا: ”عقل کی کمی یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے اور دین میں کمی یوں ہے کہ بلاشبہ عورت رمضان کے دوران میں روزے چھوڑ دیتی ہے اور کئی کئی دن نماز نہیں پڑھتی۔“

۴۶۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ وَلَا دِينٍ أَغْلَبَ لِيذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ». قَالَتْ: وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالْدِّينِ؟ قَالَ: «أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَأَمَّا نُقْصَانُ الدِّينِ فَإِنَّ إِحْدَاكُنَّ تَفْطِرُ رَمَضَانَ وَتُقِيمُ أَيَّامًا لَا تُصَلِّي».

🌞 فوائد و مسائل: ① عورت کا نماز اور روزے چھوڑ دینا اگرچہ شرعی، معقول و مقبول عذر ہے مگر مجموعی لحاظ سے اس

کے اعمال بندگی پر اس کا اثر بھی ضرور مرتب ہوتا ہے کہ کجا ایک مرد بلا توقف مسلسل عمل کرتا رہتا ہے جب کہ عورت کے اعمال میں تسلسل نہیں رہتا اور یہی اس کے نقصان دین اور مرد کے کمال دین کی علامت ہے۔ (۲) نبی ﷺ نے عورت کی گواہی کو آدھی گواہی اس لیے قرار دیا ہے کہ ان کی یادداشت اور حافظہ کمزور ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿أَنَّ تَضَلُّ أَحَدَاهُمَا فَتُذَكَّرُ أَحَدَاهُمَا الْآخَرَى﴾ (البقرہ: ۲۸۲) ”ایک عورت اگر بھول جائے تو ان میں سے دوسری اسے یاد دلائے۔“ یہ بھول جانا ہی ان کا نقصان عقل ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا تجدد پسند چاہے انکار کرتے رہیں لیکن ان کے آقا یان مغرب کے بہت سے مفکرین نے بھی اس کو تسلیم کیا اور اس کا برملا اظہار کیا ہے۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى زِيَادَةِ
الإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ (التحفة ۱۶)

۴۶۸۰ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (تحويل قبلہ کے موقع پر) جب نبی ﷺ نے کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر لیا تو صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان لوگوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ﴾ ”اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔“

۴۶۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ
الْأَنْبَارِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا:
حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكِ، عَنْ
عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ
النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
فَكَيْفَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ
الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ
لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ﴾ [البقرة: ۱۴۳].

🌟 فائدہ: اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے ایک عمل نماز کو ایمان سے تعبیر فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ اعمال ایمان کا جز ہیں۔ اور اعمال کے کمال سے ایمان کامل ہوتا ہے ورنہ کمی آ جاتی ہے۔

۴۶۸۱ - حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی خاطر محبت کی، اللہ کی خاطر غصہ کیا، اللہ کے لیے دیا، اور اللہ کی رضا

۴۶۸۱ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ عَنْ
يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي

۴۶۸۰ - تخريج: [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة البقرة، ح: ۲۹۶۴ من حديث سماك
به، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد وهو بها حسن.
۴۶۸۱ - تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير ۲۰۸/۸، ح: ۷۷۳۷ من حديث يحيى بن الحارث به.

۳۹- کتاب السنۃ ایمان کے کم و بیش ہونے کے دلائل

أَمَامَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ، وَأَبْغَضَ لِلَّهِ، وَأَعْطَى لِلَّهِ، وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ».

☀ فائدہ: محبت کرنا یا بغض رکھنا دل کے اعمال ہیں اور کسی کو کوئی چیز دینا یا نہ دینا ہاتھ کے اعمال ہیں اور یہ سب ایمان کے مکمل کرنے یا ناقص رکھنے کے اسباب ہیں۔

۴۶۸۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا».

☀ فائدہ: [اخلاق، خُلُق] کی جمع ہے۔ ”خا“ اور ”لام“ کے پیش کے ساتھ۔ اور اس سے مراد انسان کی عادات اور اعمال ہیں۔ عمدہ عادات کو ایمان کا کمال کہا گیا ہے۔ جس شخص کی عادات اور دوسروں کے ساتھ معاملات غلط ہوں وہ اتنا ہی ایمان میں ناقص ہوتا ہے۔

۴۶۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُعْطِيتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ؟

۴۶۸۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الرضاع، باب ما جاء في حق المرأة على زوجها، ح: ۱۱۶۲ من حديث محمد بن عمرو الليثي به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۲۶، والحاكم: ۳/۱، ووافقه الذهبي، وهو في مسند أحمد: ۴۷۲/۲.

۴۶۸۳- تخریج: أخرجه البخاري، الإيمان، باب: إذا لم يكن الإسلام على الحقيقة... الخ، ح: ۲۷، ومسلم، الإيمان، باب تألف قلب من يخاف على إيمانه لضعفه... الخ، ح: ۱۵۰ من حديث الزهري به.



ایمان کے کم و بیش ہونے کے دلائل

بارکبی اور نبی ﷺ یا مسلم ہے، مسلم ہے فرماتے رہے اور پھر کہا: ”میں بعض آدمیوں کو دیتا ہوں اور بعض کو چھوڑ دیتا ہوں حالانکہ وہ مجھ ان کی نسبت زیادہ محبوب ہوتے ہیں اس اندیشے سے کہ کہیں وہ اپنے منہوں کے بل آگ میں نہ ڈال دیے جائیں۔“

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمٌ»، حَتَّى أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «أَوْ مُسْلِمٌ»، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي أُعْطِي رَجُلًا وَأَدْعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يَكْبُثُوا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ایمان اور اسلام اگرچہ آپس میں لازم و ملزوم ہیں مگر ایمان اعضائے باطن و ظاہر کے اعمال (تصدیق عمل قلب ہے اور نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ تمام اعمال صالحہ اعضائے ظاہر کے عمل ہیں) کا نام ہے جبکہ اسلام کا تعلق ظاہری افعال سے۔ اس لیے ہم ظاہری اعمال کی روشنی میں کسی کو صاحب اسلام تو کہہ سکتے ہیں لیکن صاحب ایمان ہونے کا دعویٰ درست نہیں۔ یہ بات اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اعضائے ظاہری کے ان اعمال کے ساتھ تصدیق بالقلب کی حالت کیا ہے۔ ② اسلام قبول کرنے والے نو مسلم لوگوں کو اسلام میں راسخ اور مطمئن کرنے کے لیے مادی تعاون دینا ضروری ہے تاکہ اسلامی معاشرے کے شرعی اعمال ان کی روح میں اتر جائیں۔ ایسے لوگوں کو اصطلاحاً [مؤلفۃ القلوب] کہا جاتا ہے۔

۴۶۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ:

۳۶۸۳- جناب ابن شہاب زہری رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ﴿قُلْ لَّمْ تُوْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا﴾ ”کہہ دیجیے! (اے بدویو!) تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا ہے۔“ کی تفسیر میں بیان کیا کہ ہم سمجھتے ہیں اسلام سے مراد زبانی اقرار ہے اور ایمان سے مراد عمل ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَقَالَ الزُّهْرِيُّ ﴿قُلْ لَّمْ تُوْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا﴾ [الحجرات: ۱۴] قَالَ: نَرَى أَنْ الْإِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَالْإِيْمَانُ الْعَمَلُ.

🌞 فائدہ: یہ امام زہری رحمہ اللہ کی تعبیر ہے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ اعضائے باطنی اور اعضائے ظاہری جن میں زبان بھی شامل ہے کے اعمال کا نام ایمان ہے۔ اگر صرف زبان نے اقرار کیا ہے تو ہم اسے اسلام کہہ سکتے ہیں ایمان نہیں۔

۴۶۸۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ:

۳۶۸۵- جناب عامر اپنے والد حضرت سعد (بن

۴۶۸۴- تخریج: [إسناده صحيح]

۴۶۸۵- تخریج: [صحيح] انظر، ح: ۴۶۸۳، وهو في مسند أحمد: ۱/ ۱۷۶.

۳۹- کتاب السنۃ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى قَالَا:
حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ بَيْنَ
النَّاسِ قِسْمًا فَقُلْتُ: أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ
مُؤْمِنٌ، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمٌ، إِنِّي لَأَعْطِي
الرَّجُلَ الْعَطَاءَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةٌ
أَنْ يَكْبَّ عَلَى وَجْهِهِ».

ایمان کے کم و بیش ہونے کے دلائل
ابی وقاص (رحمہ اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے
مسلمانوں میں کچھ مال تقسیم کیا تو میں نے عرض کیا: فلاں
کو بھی دیجیے بلاشبہ وہ مومن ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یا
مسلم ہے بے شک میں کسی شخص کو کوئی عطیہ دیتا ہوں
حالانکہ اس کے بجائے کوئی دوسرا مجھے زیادہ محبوب ہوتا
ہے (اسے کچھ نہیں دیتا) میں اس اندیشے سے اسے دیتا
ہوں کہ کہیں او نہ دھے منہ نہ گرا دیا جائے۔“

۴۶۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: وَقَدْ بَنَى عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ
يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «لَا
تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ».

۳۶۸۶- حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) بیان کرتے تھے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”کہیں میرے بعد کفر نہ بن جانا کہ ایک
دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔“



☀ فائدہ: اعمال سیئہ سے ایمان میں کمی آتی ہے۔ مسلمانوں کا آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا بدترین اعمال
میں سے ہے، یہ ایمان کی کمی کی دلیل ہے جسے کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لیکن اس وجہ سے انسان ملت سے خارج نہیں
ہوتا ہے۔

۴۶۸۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ
نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْفَرَ رَجُلًا مُسْلِمًا،

۳۶۸۷- حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کسی مسلمان نے کسی
مسلمان کو کافر کہا تو اگر وہ (فی الواقع) کافر ہوا تو فقہا
ورنہ کہنے والا ہی کافر ہے۔“

۴۶۸۶- تخریج: أخرجه البخاري، الدييات، باب: ﴿ومن أحيأها﴾، ح: ۶۸۶۸، ومسلم، الإيمان، باب بيان
معنى قول النبي ﷺ: "لا ترجعوا بعدي كفارًا يضرب بعضكم بعضًا"، ح: ۶۶، عن أبي الوليد الطيالسي به.

۴۶۸۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲۳/۲ من حديث فضيل بن غزوان به، ورواه مسلم، ح: ۶۰ من
حديث نافع به * جرير هو ابن عبد الحميد الضبي.

فَإِنْ كَانَ كَافِرًا وَإِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرُ» .

☀ فائدہ: زبان کا بول بے کار نہیں جاتا کسی بھی مسلمان کو بغیر کسی واضح شرعی دلیل کے کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اگر مخاطب فی الواقع اس کا مستحق نہ ہو تو کہنے والا ضرور اس سے متاثر ہوتا ہے۔ مگر یہ کفر، کفر اکبر سے کم درجے کا ہے۔ کبیرہ گناہ ہے۔ جس کے مرتکب کو اسی معنی میں کافر قرار دیا گیا ہے جس معنی میں اوپر کی حدیث میں کہا گیا ہے۔

۴۶۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار خصلتیں جس شخص میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہوتا ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ یعنی جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو خلاف کرے عہد معاہدہ کرے تو دھوکہ دے اور اگر جھگڑا ہو جائے تو بدزبانی (گالی گلوچ) پراتر آئے۔“

۴۶۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ يُنَافِقٍ حَتَّى يَدَّعِيَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ» .

☀ فائدہ: نفاق بنیادی طور پر قول و عمل کے شدید تضاد کا نام ہے۔ اگر کسی نے اقرار باللسان کیا لیکن اس کے اعمال اس کے برعکس ہیں تو اس کا اقرار غیر حقیقی یا انتہائی کمزور ہے۔ آپ ﷺ نے جن چیزوں کو علامات نفاق قرار دیا ہے وہ اعمال شنیعہ ہی ہیں۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اعمال سے ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اگرچہ کسی پر مسلمان ہونے یا نہ ہونے کا حکم اس کے دعویٰ اور اعمال کے مطابق لگایا جاسکتا ہے لیکن بعض بنیادی عمل ایسے ہیں کہ صرف زبانی اقرار والے عوامان کا اہتمام نہیں کر سکتے۔ چاہے وہ بڑے بڑے اعمال جیسے نماز وغیرہ کا اہتمام کرتے بھی ہوں۔ جہاں ہر کسی ایمان میں اضافے اور ترقی کا باعث بنتی ہے تو وہاں ہر گناہ اور برائی ایمان میں کمی لاتی ہے اور کسی مسلمان میں نفاق کی علامتوں کا پایا جانا بہت ہی قبیح اور بڑا عیب ہے۔

۴۶۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَاكِيُّ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول

۴۶۸۸- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب خصال المنافق، ح: ۵۸ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف له: ۴۰۵/۸، ۴۰۶، ورواه البخاري، ح: ۳۴ من حديث الأعمش به.

۴۶۸۹- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب إثم الزناة وقول الله تعالى: ﴿وَلَا يَزْنُونَ﴾، ح: ۶۸۱۰، ومسلم، الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي... الخ، ح: ۱۰۴/۵۷ من حديث الأعمش به.

اللہ ﷻ نے فرمایا: ”بدکار زانی جس وقت زنا کر رہا ہو ایماندار نہیں ہوتا۔ چور جس وقت چوری کر رہا ہو ایمان والا نہیں ہوتا“ اور شرابی جب شراب پی رہا ہو مومن نہیں ہوتا“ اس کے بعد توبہ اس کے سامنے ہے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ».

۴۶۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷻ نے فرمایا: ”آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور اس کے اوپر چھتری کی مانند ہو جاتا ہے۔ پس جب وہ اپنی بدکاری سے نکل آتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس آ جاتا ہے۔“

۴۶۹۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظِّلَّةِ، فَإِذَا انْقَلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ».

🌞 فائدہ: ان احادیث میں مذکورہ افعال بد کی شاعت اور برائی اور ان کے مرتکب کی بدبختی کا بیان ہے جو کسی بھی ایماندار کے شایان شان نہیں۔ بالفرض ایسا آدمی اگر اسی حالت میں مر جائے تو غور کریں وہ کس حال میں مرا۔ فرقہ خوارج نے اس کے یہ معنی سمجھے ہیں کہ ایسا آدمی ایمان سے خارج اور حتمی طور پر کافر ہو جاتا ہے۔ مگر ان احادیث میں اس انتہا پسندانہ موقف اور غلو کی تردید ہوتی ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک یہ اعمال کفریہ ہیں مگر قطعی طور پر ملت سے اخراج کا سبب نہیں بنتے جس وقت کوئی ایسے اعمال میں مبتلا نہیں ہوتا اس وقت وہ کافر نہیں ہوتا بلکہ اگر وہ توبہ کر لے تو ایمان کی کمی یا عارضی طور پر ایمان کی نفی کی کیفیت سے نکل آتا ہے۔ جسے کہ [کفر دوں کفر] سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یعنی بڑے کفر سے چھوٹا کفر۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ فِي الْقَدْرِ
باب: ۱۶- تقدیر کا بیان
(التحفة ۱۷)

🌞 فائدہ: اللہ عزوجل کے اپنی مخلوق کے بارے میں تمام تر تفصیلی اور جزوی ازلی علم کو ”تقدیر“ کہتے ہیں۔ اس بنا پر کچھ لوگوں نے انسان کو مجبور محض سمجھا ہے اور وہ تاریخ مذاہب میں جبریہ کہلاتے ہیں۔ اور کچھ نے تقدیر کا انکار

۴۶۹۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن منده في الإيمان، ح: ۵۱۹، من حديث سعيد بن أبي مریم به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۲۲/۱، ووافقه الذهبي.

کرتے ہوئے انسان کو کلی مختار سمجھا ہے ایسے لوگوں کو قدر یہ کہا جاتا ہے۔ اور حقیقت ان دونوں کے بین بین ہے۔ یعنی انسان مجبور محض ہے نہ مختار کل وہ اللہ کے علم اور فیصلوں سے باہر نہیں۔ بندہ جو کچھ کرتا ہے اپنے اس اختیار سے کرتا ہے جو اللہ عزوجل کا دیا ہوا ہے اس سے نیکی صادر ہو تو یہ اللہ کا فضل ہوتا ہے اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس پر ثابت قدم رہا جائے۔ اور اگر برائی ہو تو یہ بھی اللہ عزوجل کے ارادے اور مشیت کے بغیر نہیں ہوتی، مگر یہ انسان کا اپنا فعل اور شیطان کا حملہ ہوتا ہے۔ چاہیے کہ اس سے توبہ کی جائے اور باز رہا جائے۔ یہ مسئلہ انتہائی اہم اور نازک ہے۔ اس کی تفصیلات کے لیے امام ابن ابی العزہی رحمہ اللہ کی شرح عقیدہ طحاویہ اور امام ابن تیمیہ اور ابن القیم رحمہ اللہ کی کتب کا تفصیل سے مطالعہ کرنا چاہیے۔

۴۶۹۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”قدریہ (تقدیر کا انکار کرنے والے) اس امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کو مت جاؤ اور اگر مر جائیں تو جنازے میں شریک نہ ہو۔“

۴۶۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْقَدَرِيَّةُ مَجُوسٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ، إِنْ مَرَضُوا فَلَا تُعَوِّدُوهُمْ، وَإِنْ مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ».

🌞 **نوائد و مسائل:** ① مجوسی وہ الہوں کے قائل ہیں۔ ایک خالق خیر جسے وہ ”یزداں“ کہتے ہیں اور دوسرا خالق شر جسے وہ ”اہرمٰن“ کا نام دیتے ہیں۔ اسی طرح تقدیر کے منکر خیر کو اللہ کی اور شر کو غیر اللہ کی خلق سمجھتے ہیں حالانکہ خلق اور ایجاد میں اللہ عزوجل کا کوئی شریک و سہم نہیں ہے نہ کوئی اس پر غالب ہے۔ اس نے اپنی حکمت کے تحت شر اور شیطان کو پیدا کیا ہے۔ اور انسان اللہ عزوجل کی مشیت اور ارادے ہی سے سب کچھ کرتا ہے۔ مشیت اور ارادے کے معنی ہمیشہ رضامندی نہیں ہوتے اس لیے کہ مشیت اور رضامندی الگ الگ دو چیزیں ہیں۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ یقیناً مشیت الہی ہی سے ہوتا ہے اس کے بغیر اچھا یا برا کوئی کام بھی نہیں ہوتا لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ کو تو صرف وہی کام پسند ہیں جن کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے۔ باقی کام ناپسندیدہ ہیں گو ہوتے وہ بھی اس کی مشیت ہی سے ہیں۔ ② اسلامی معاشرے میں شرعی اقدار کا تحفظ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ طہ اور بدعقیدہ لوگوں سے مقاطعہ کیا جائے تاکہ صاحب ایمان کی غیرت کا اظہار ہو اور انہیں مومنین سے جدا ہونے کا احساس رہے۔ مگر اہل علم پر لازم ہے کہ ان کے سامنے حق کا اظہار اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کریں۔ ③ بعض حضرات نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه، حديث: ۲۷۴۸)

۴۶۹۱ - تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۸۵/۱ من حديث موسى بن إسماعيل به، والسند منقطع، وللحديث شواهد ضعيفة.

۴۶۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:

۳۶۹۲- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: ”ہر امت کے مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ ہیں جو تقدیر کے منکر ہیں۔ ان میں سے جو مر جائے اس کے جنازے میں مت جاؤ اور جو بیمار ہو اس کی عیادت کے لیے مت جاؤ۔ یہی لوگ دجال کے حامی ہوں گے اور اللہ پر حق ہے کہ انہیں دجال کے ساتھ ملائے۔“

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ. مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ، وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمُ بِالْدَّجَالِ».

۴۶۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ

۳۶۹۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے آدم کو ایک مٹھی مٹی سے پیدا کیا ہے جسے اس نے تمام روئے زمین سے جمع فرمایا تھا۔ چنانچہ آدم کی اولاد اس مٹی کے لحاظ سے ہوئی ہے، کئی سرخ ہیں اور کئی سفید، کئی سیاہ ہیں اور کئی ان کے بین بین۔ کئی نرم خو ہیں اور کئی سخت طبیعت۔ کئی بری طبیعت کے مالک ہوتے ہیں اور کئی اچھی اور عمدہ طبیعت والے۔“ یحییٰ بن سعید کی روایت میں اضافہ ہے: ”اور کئی ان کے درمیان درمیان ہیں۔“ (یزید بن زریج) کی روایت میں [اخبرنا] کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

زُرَيْعٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَانَهُمَا قَالَا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ: حَدَّثَنَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدَرِ الْأَرْضِ جَاءَ مِنْهُمْ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزَنُ وَالْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ» زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى: «وَبَيْنَ ذَلِكَ» وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ.

فائدہ: اس حدیث میں مجبور اور صاحب اختیار ہونے کا مسئلہ حل فرمایا گیا ہے۔ انسان کا گورایا کالا ہونا اس کی

۴۶۹۲- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۰۶/۵، ۴۰۷، ح: ۲۳۸۴۹ من حديث سفيان الثوري عن عمر

ابن محمد به، * رجل مجهول، لم نعرف اسمه.

۴۶۹۳- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة البقرة، ح: ۲۹۵۵ من حديث

يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم: ۲/۲۶۱، ۲۶۲، ووافقه الذهبي.

طبیعت کا سخت یا نرم ہونا۔ ایسا معاملہ ہے جس میں اس کا اپنا کوئی اختیار نہیں اس میں وہ مجبور محض ہے۔ مگر اسے اختیار ہے کہ اپنی طبیعت کی نرمی کو اہل ایمان کے لیے اور سختی کو کفار کے مقابلے میں استعمال کرے۔ اسی طرح جس میں خیر اور بھلائی کا عنصر ہے اسے اپنے خالق کا بہت زیادہ شکر کرتے ہوئے اپنی اس خیر اور بھلائی کی حفاظت کرنی چاہیے اور جس میں دوسری کیفیت ہو اسے چاہیے کہ رب ذوالجلال کی طرف رجوع کرے اور توفیق طلب کرے کہ وہ اس کی اس حالت کو بدل دے۔ مگر اپنی غلط عادات پر ڈلے رہنا اور تقدیر کو مورد الزام ٹھہرانا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ اگر تقدیر کے معنی جبری ہوں تو یہ لوگ اپنی بدقتا شیوں میں کیوں محنت کرتے ہیں؟ یہ محنت اور کوشش نیکی اور خیر کے لیے بھی تو ہو سکتی ہے! وہ بدقتاشی یا مادی فائدہ اپنی محنت کے ثمرات سمجھتے ہیں تو ان کے ذمہ دار بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زندگی، صحت، عافیت، فہم و فراست اور صلاحیت اور اچھائی سے فطری محبت جیسی تمام نعمتوں سے ہر انسان کو نیکی کی توفیق دی ہوئی ہے۔ نیکی ہی کے راستے پر ہر ایک کو آگے بڑھنا چاہیے۔

۴۶۹۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بقیع غرقہ کے قبرستان میں ایک جنازے میں تھے جس میں رسول اللہ ﷺ بھی تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے آپ کے ہاتھ میں کھوٹی تھی۔ آپ ﷺ اس سے زمین کریدنے لگے۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ہر ہر جان کا مقام جہنم یا جنت میں لکھ دیا ہے اور اس کے بارے میں لکھا جا چکا ہے کہ وہ بد بخت ہے یا سعادت مند۔“ تو قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! تو کیا پھر ہم اپنے اس لکھے ہوئے پر نہ رک جائیں اور عمل چھوڑ دیں۔ جو اہل سعادت میں سے ہوگا اپنی سعادت کو پا لے گا اور جو بد بخت ہوگا اپنی بد بختی کو پالے گا۔ آپ نے فرمایا: ”عمل کیے جاؤ۔ ہر ایک توفیق دیا گیا ہے۔ نیک بختوں کو سعادت کے اعمال کی توفیق دی جاتی ہے اور

۴۶۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِالْمِخْصَرَةِ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُوسَةٍ إِلَّا قَدْ كَتَبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ». قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَفَلَا نَمْكُثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلَ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ

۴۶۹۴- تخریج: أخرجه البخاري، الجنائز، باب موعظة المحدث عند القبر وقعود أصحابه حوله، ح: ۱۳۶۲، ومسلم، القدر، باب كيفية خلق الأدمي في بطن أمه... الخ، ح: ۲۶۴۷ من حديث منصور بن المعتمر به.

لِيَكُونَنَّ إِلَى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقْوَةِ لِيَكُونَنَّ إِلَى الشَّقْوَةِ فَقَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلُّ مُسَرٍّ، أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسِّرُونَ لِلْسَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقْوَةِ فَيَسِّرُونَ لِلشَّقْوَةِ»، ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَآتَى وَفَقِيَ ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنِ ○ فَسَيُسِّرُهُ لِلْيُسْرَى ○ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَفْتَنَ ○ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنِ ○ فَسَيُسِّرُهُ لِلْعُسْرَى» [اللیل: ۵-۱۰]

بدبختوں کو بدبختوں والے اعمال کی توفیق ملتی ہے۔“ پھر اللہ کے نبی ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى..... فَسَيُسِّرُهُ لِلْعُسْرَى﴾ ”اور جس نے (اللہ کے لیے مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور نیکی کی تصدیق کی، ہم اسے آسان منزل کی توفیق دیتے ہیں۔ اور جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا رہا اور نیکی کو جھٹلایا، تو ہم اسے تنگی والی منزل کی توفیق دیتے ہیں۔“



فائدہ: ”تقدیر“ اللہ عزوجل کے ازلی وابدی علم کا نام ہے۔ اور ہر ایک شخص کے بارے میں ریکارڈ ہو چکا ہے کہ کون کہاں جانے والا ہے، جنت میں یا دوزخ میں۔ اور اللہ عزوجل کا یہ علم ازلی غلط نہیں ہو سکتا۔ وہ علیم وخبیر ہے۔ اس کے علم میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں۔ مگر کوئی اس مستقبل کے ریکارڈ کو اپنے لیے عذر بنالے..... حالانکہ اس کو خبر نہیں کہ کیا لکھا ہے تو یہ لغو محض ہے۔ تعجب ہے کہ لوگ شرعی تکلیفات میں تقدیر کو بہانہ بناتے ہیں مگر اپنی ہوا و جوس کے معاملات میں سر توڑ محنت اور کوشش کرتے ہیں اور ان سے باز نہیں رہتے۔ آخرت کے انجام کے سلسلے میں اس دنیا میں ایک علامت ضرور رکھ دی گئی ہے کہ نیکی کا عزم رکھنے والے اور اس میں محنت کرنے والے کو نیکی کے احوال و ظروف کی تائید ملتی رہتی ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں امید کرنی چاہیے کہ اس کی عاقبت بھی بفضل اللہ عمدہ ہوگی۔ اور جو شخص بد عملی میں ملوث اور اس کے لیے سرگردان ہوا اسے انہی مقاصد کے لیے احوال و ظروف کی تائید مہیا ہو جاتی ہے۔ باوجودیکہ سب کچھ پہلے سے ریکارڈ کر لیا گیا ہے لیکن انسان خود اس کے متعلق بالکل بے خبر ہے وہ اپنی مرضی سے اپنی راہ خود چنتا ہے اور خود اس پر چلتا ہے۔ اب یہ اس کا اپنا فیصلہ اور اختیار ہے کہ وہ کوئی راہ اپناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّا هَدَيْنَا السَّبِيلَ إِنَّمَا شَاكَرُوا وَإِنَّمَا كَفَرُوا﴾ (الدھر: ۳) ”ہم نے انسان کو رستے کی رہنمائی کر دی ہے خواہ شکر گزار بن جائے یا ناشکرا۔“ اور فرمایا: ﴿تَوَلَّيْهِ مَا تَوَلَّى﴾ (النساء: ۱۱۵) ”ہم انسان کو ادھر ہی پھیر دیتے ہیں جدھر کا وہ رخ کرتا ہے۔“



۴۶۹۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: یحییٰ بن یحمر رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ (مسلمانوں حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، میں) سب سے پہلے جس نے تقدیر کا انکار کیا وہ بصرے

۴۶۹۵- تخریج: أخرجه مسلم، الإیمان، باب بیان الإیمان والإسلام والاحسان... الخ، ح: ۸ من حدیث کھمس بہ.

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصَرَةِ مَعْبُدُ الْجُهَنِيِّ فَاَنْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمِيرِيُّ حَاجِّينِ أَوْ مُعْتَمِرِينَ فَقُلْنَا: لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هَؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ، فَوَقَّفَ اللَّهُ تَعَالَى لَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ دَاخِلًا فِي الْمَسْجِدِ فَاسْتَفْتَيْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي، فَقُنْتُ أَنْ صَاحِبِي سَبَّكُلُ الْكَلَامِ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، وَيَتَفَقَّهُونَ الْعِلْمَ يَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ وَالْأَمْرُ أُنْفُ؟ فَقَالَ: إِذَا لَقَيْتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَهُمْ بَرَاءٌ مِنِّي وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ، شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا نَعْرِفُهُ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَسْتَدْرَكْتَنِي إِلَى رُكْبَتِي وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخْذِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ،

کا معبد جہنمی تھا۔ چنانچہ میں اور حمید بن عبد الرحمن حمیری حج یا عمرے کے لیے روانہ ہوئے تو ہم نے کہا: کاش رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی سے ہماری ملاقات ہو جائے جس سے ہم ان لوگوں کے بارے میں پوچھ سکیں جو تقدیر میں کلام کرتے ہیں۔ (انکار کرتے ہیں۔) تو اللہ کا کرنا ایسے ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیں مسجد میں داخل ہوتے ہوئے مل گئے۔ چنانچہ میرے ساتھی اور میں نے ان کو اپنے پہلوؤں میں لے لیا اور مجھے خیال ہوا کہ میرا ساتھی مجھے بات کرنے دے گا۔ چنانچہ میں نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! (عبداللہ بن عمر!) ہمارے ارد گرد کچھ ایسے لوگ نمودار ہوئے ہیں جو قرآن پڑھ کر علم کی باریکیاں نکالتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ تقدیر کچھ نہیں ہے اور معاملات ویسے ہی ہو جاتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: تم جب ان سے ملو تو انہیں بتا دینا کہ میں (عبداللہ بن عمر) ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ قسم ہے اس ذات عالی کی جس کی عبداللہ بن عمر قسم اٹھایا کرتا ہے! (اللہ تعالیٰ کی!) ان میں سے کوئی اگر اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کر ڈالے تو اللہ اسے قبول نہیں کرے گا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔ پھر کہا: مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی آ گیا جس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال نہایت کالے تھے اس پر سفر کے کوئی آثار دکھائی نہ دیتے تھے اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ وہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے گھٹنے

آپ کے گھٹنوں کے ساتھ ملایے اور اپنی ہتھیلیاں بھی آپ کی رانوں پر رکھ دیں اور کہنے لگا: اے محمد! مجھے اسلام کے متعلق بتلائیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اگر اس تک پہنچنے کی استطاعت ہو۔“ کہنے لگا: آپ نے سچ فرمایا: ہمیں اس پر بہت تعجب ہوا کہ آپ سے سوال بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر کہنے لگا: آپ مجھے ایمان کے متعلق بتلائیں؟ آپ نے فرمایا: ”(ایمان یہ ہے) کہ تم اللہ پر اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ اور تقدیر کے اچھے اور برے ہونے پر بھی ایمان لاؤ۔“ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر بولا: مجھے احسان کے متعلق بتلائیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی عبادت اس طرح سے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اگر یہ کیفیت حاصل نہ ہو تو یہ ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔“ اس نے کہا کہ مجھے قیامت کے متعلق بتلائیں؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی بابت جس سے پوچھ رہے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔“ تب اس نے کہا: اچھا مجھے اس کی علامات بتا دیں؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ لونڈی اپنی مالک کو جنم دے اور تم دیکھو کہ پاؤں اور جسم سے ننگے فقیر اور بکریوں کے چرواہے اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے بڑھنے لگ جائیں۔“ پھر وہ چلا گیا۔ پھر میں (عمر بن خطاب) تین دن رکا رہا تو آپ نے فرمایا: ”اے عمر! کیا

وَتُؤْتِي الرِّكَاءَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتُحِجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ». قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ». قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الْأُمُّهُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُيُوتِ». قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ! هَلْ تَدْرِي مَنْ السَّائِلُ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ».



تمہیں خبر ہے وہ سائل کون تھا؟“ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک وہ جبریل تھا جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آیا تھا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بالخصوص فتنوں کے دنوں میں ضروری ہے کہ انسان علمائے راسخین سے رابطے میں رہے۔ ان سے استفادہ کر کے ہی وہ اپنے ایمان و عمل کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سلسلے کی اولین کڑی ہیں۔ ② ”الولاء والبراء“ ایک اہم ترین مسئلہ ہے ہر مومن کے لیے اس سے آگاہی اور اس پر عمل ضروری ہے یعنی اہل ایمان سے محبت اور اہل کفر اور ملاحدین سے بغض اور اعراض۔ ③ ایمانیات کی تمام تر جزئیات تسلیم اور قبول کیے بغیر کوئی نیکی درجہ قبول نہیں پاسکتی ان میں سے ایک اہم مسئلہ تقدیر بھی ہے۔ ④ لازمی ہے کہ علم شریعت قوت اور شباب (جوانی) کے دنوں میں حاصل کیا جائے۔ طالب علم کا لباس انتہائی صاف ستھرا ہونا اور وہ اپنے مشائخ سے از حد تواضع کا معاملہ رکھے۔ ⑤ ایمان اعضائے باطنی اور اعضائے ظاہری دونوں کے عمل یعنی تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان و اعمال صالحہ کا نام ہے جبکہ اسلام اعضائے ظاہری کے اعمال یعنی اقرار باللسان و اعمال صالحہ کا نام ہے۔ ایمان میں اسلام بھی شامل ہے۔ مگر جہاں ان کی الگ الگ پہچان کرنا مقصود ہو وہاں اسلام کا اطلاق ظاہری اعمال پر اور ایمان کا اطلاق باطنی امور پر ہوتا ہے جن کو ظاہری اعمال خود بخود متلزم ہوتے ہیں۔ ⑥ ”صفت احسان“ یعنی بندے کا یہ تصور ہو کہ وہ اپنے اللہ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے ایمان اور اسلام کے کمال کی نشانی ہے۔ ⑦ قیامت کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ ⑧ اولادوں کا نافرمان ہونا اور بلند سے بلند تر عمارتوں کی تعمیر میں مقابلہ بالخصوص قرب قیامت کی علامات میں سے ہے۔ ⑨ فرامین رسول ﷺ یعنی حدیث و سنت شرعی حجت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی انسان خواہ کتنا ہی صاحب عظمت ہو شریعت میں اس کے قول و فعل کی کوئی حیثیت نہیں جب تک کہ صادق و المصدق ﷺ کی توثیق نہ ہو۔ جس طرح کہ جبریل امین علیہ السلام نے دین کی سب تفصیلات رسول اللہ ﷺ کی زبان سے ادا کروائیں۔ براہ راست کچھ نہیں کہا..... اور اگر بالفرض وہ کہہ بھی دیتے تو امت کے لیے یہ حجت نہ ہوتا۔ ⑩ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آنے والے کی شخصیت کا پتہ نہ تھا اس کا مطلب ہے کہ اولیاء اللہ غیب نہیں جانتے۔ ⑪ لفظ ”دین“ شریعت کے تمام ظاہری اور باطنی امور کو محیط ہے۔

۴۶۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَانَ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ

۴۶۹۶ - جناب یحییٰ بن یحمر اور حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملے اور ان سے تقدیر اور دیگر مسائل جو وہ لوگ بولتے تھے دریافت کیے..... تو مذکورہ بالا حدیث کی مانند ذکر کیے اور

۴۶۹۶ - تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۷ ب) من حديث أبي داود به.

۳۹- کتاب السنۃ

تقدیر کا بیان

مزید کہا: مزینہ یا جہینہ کے آدمی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ہم عمل کس بنا پر کریں؟ کیا یہ جان کر کہ سب کچھ طے ہو چکا ہے یا یہ سمجھ کر کہ معاملہ نیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ سمجھ کر کہ سب کچھ طے ہو چکا ہے۔“ تو قوم میں سے ایک نے کہا: تو پھر عمل کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ جنتی اہل جنت کے عملوں کی توفیق دیے جاتے ہیں اور دوزخی اہل جہنم کے عملوں کی توفیق دیے جاتے ہیں۔“

فَذَكَّرْنَا لَهُ الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. زَادَ قَالَ: وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ مُرَيْتِهِ أَوْ جُهَيْنَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فِيمَا نَعْمَلُ؟ أَفِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يُسْتَأْنَفُ الْآنَ؟ قَالَ: «فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا وَمَضَى»، فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ: فَفِيمَا نَعْمَلُ؟ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ مُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ مُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ».

🌞 قاعدہ: مسلسل عمل کرنا انسانی فطرت کا لازمی حصہ ہے۔ تو جو کوئی اپنے اعمال میں خیر پائے اسے اللہ کا شکر کرتے ہوئے ثابت قدم رہنا چاہیے اور مزید محنت کرنی چاہیے اور جس کے اعمال غلط ہوں تو وہ توبہ کرے اور اپنے اعمال بدل کر خیر رہائے۔ اللہ عزوجل توبہ قبول کرنے والا اور نیکی کی توفیق دینے والا ہے۔ غلط سے صحیح کی یہ تبدیلی اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی معلوم ہے۔

۴۶۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا الْفَرَّيَّابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ، عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ: قَالَ: فَمَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحُجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ».

قال أبو داود: عَلْقَمَةُ مُرْجِيٌّ. امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا کہ علقمہ (بن مرثد) کا تعلق فرقہ مرجعہ سے تھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اسلام اللہ کی رضا کے لیے ظاہری اعضاء کے صالح اعمال کا نام ہے۔ ② جنابت سے غسل

فرض ہے فرمایا: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ حُسْبًا فَاطْهَرُوا﴾ (المائدة: ۶) ”اگر تم جنابت سے ہو تو غسل کر لیا کرو۔“ ⑤ اعمال ایمان اور اسلام کا لازمی حصہ ہیں۔ ⑥ بدعتیہ لوگ اگر روایات کی نقل میں سچے ہوں اور اپنی بدعت کے داعی نہ ہوں تو ان کی روایات مقبول ہوتی ہیں بلکہ اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو حدیث علقمہ کو پہنچی وہ اس کے عقائد کے برعکس تھی تو بھی اس نے من و عن بیان کر دی۔ سچا ہونے کی وجہ سے اس راوی کی روایت بلند پایہ محدثین نے قبول کی۔

۴۶۹۸- حضرت ابوذر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا

بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان بیٹھا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کوئی نو وارد آتا تو وہ آپ کو پہچان نہ پاتا تھا حتیٰ کہ آپ کے متعلق پوچھتا (کہ رسول اللہ کون ہیں؟) تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کے لیے خاص جگہ بنا دیں تاکہ نو وارد جب آئے تو آپ کو پہچان لیا کرے۔ چنانچہ ہم نے آپ کے لیے مٹی کا ایک چوڑا سا بنا دیا اور آپ اس پر بیٹھنے لگے اور ہم اس کے اطراف میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اور مذکورہ بالا خبر (حدیث) کی مانند بیان کیا۔ چنانچہ ایک آدمی آیا اور اس کی شکل و صورت بیان کی حتیٰ کہ اس نے جماعت کی ایک جانب سے سلام کیا اور کہا: السلام علیک یا محمد! نبی ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

۴۶۹۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَيْنِ أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ، فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا آتَاهُ. قَالَ: فَبَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَكُنَّا نَجْلِسُ بِجَنْبَيْهِ وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ. فَأَقْبَلَ رَجُلٌ - وَذَكَرَ هَيْئَتَهُ - حَتَّى سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السَّمَاءِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

فائدہ: حسب ضرورت اور مصلحت رئیس مجلس اور شیخ یا استاذ کو دوسروں کی نسبت نمایاں یا بلند جگہ پر بیٹھنا جائز ہے، بشرطیکہ تکبر کا اظہار نہ ہو۔

۴۶۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: جَنَاب (عبد اللہ بن فیروز) ابن دلیلی نے

۴۶۹۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الإيما، باب صفة الإيما والإسلام، ح: ۴۹۹۴ من حديث جرير بن عبد الحميد به، وأصله عند مسلم، ح: ۹. ۴۶۹۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، المقدمة، باب: في القدر، ح: ۷۷ من حديث أبي منان سعيد ابن منان به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۱۷ * سفیان الثوري صرح بالسماع.

۳۹- کتاب السنۃ

تقدیر کا بیان

کہا: میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ شبہ سا ہے۔ مجھے کوئی حدیث بیان کیجیے تاکہ اللہ تعالیٰ میرے دل سے یہ وسوسہ دور کر دے۔ چنانچہ انہوں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام آسمان والوں اور اپنے تمام زمین والوں کو عذاب دینا چاہے تو وہ ان پر ظالم نہیں ہوگا اور اگر وہ ان پر رحمت کرے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے بہت بہتر ہے۔ اور اگر تم احد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر ڈالو تو جب تک تقدیر پر ایمان نہیں لاؤ گے اللہ تعالیٰ اسے تم سے قبول نہیں کرے گا اور (جب تک) یہ نہ جان لو کہ جو کچھ تمہیں پہنچا ہے وہ کسی صورت فوت نہیں ہو سکتا تھا اور جو حاصل نہیں ہوا وہ کسی صورت حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر تم اس عقیدے کے سوا کسی اور پر مر گے تو جہنم میں جاؤ گے۔ (ابن ولیم) کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے بھی ایسے ہی کہا۔ انہوں نے کہا: پھر میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے بھی ایسے ہی کہا۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے بھی مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل بیان کیا۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ وَهْبِ ابْنِ خَالِدٍ الْجَمْعِيِّ، عَنْ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ أَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ لَهُ: وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدَّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي، فَقَالَ: تَوَّأَنَّ اللَّهُ تَعَالَى عَذَبَ أَهْلَ سَمَوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ. وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى مَا قَبِلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَلَوْ مِثْلَ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ. قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَ ذَلِكَ.



☀️ فائدہ: دین و ایمان کے مسائل میں حق یقین حاصل کرنے کے لیے مختلف علمائے راہین سے رجوع کرتے

رہنا چاہیے۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور جو سفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں ہے وہ اور کہیں نہیں۔

۴۷۰۰- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ۴۷۰۰- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے

۴۷۰۰- تخریج: [صحیح] أخرجه البيهقي: ۲۰۴/۱۰ من حديث أبي داود به، وله شاهد عند أبي يعلى، ح: ۲۳۲۹.

الْهَدْلِي: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عُبَلَةَ،
عَنْ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ
الصَّامِتِ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ! إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ
حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ
يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ
لِيُصِيبَكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ:
اكْتُبْ، فَقَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ:
اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ»،
يَا بُنَيَّ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
«مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَلَيْسَ مِنِّي».

بیٹے سے کہا: میرے بیٹے! تو اس وقت تک ایمان کی
حقیقت نہیں پاسکتا جب تک یہ یقین نہ کر لے کہ جو کچھ
تمہیں حاصل ہو چکا ہے یہ تم سے رہ نہیں سکتا تھا اور جو
حاصل نہیں ہوا ہے وہ ل نہیں سکتا تھا۔ میں نے رسول اللہ
ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”سب سے پہلی چیز
جو اللہ نے پیدا فرمائی وہ قلم تھی۔ پھر اس سے فرمایا کہ لکھو
اس نے کہا: اے میرے رب! کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا: قیامت قائم ہونے تک ہر چیز کی تقدیر لکھ۔“
اے میرے بیٹے! بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے
سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”جو شخص اس کے سوا (کسی اور
عقیدے) پر مر گیا وہ مجھ سے نہیں۔“

۴۷۰۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ
الْمَعْنَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ:
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى:
يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُوْنَا خَيْبَتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ
الْجَنَّةِ، فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ
اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَةَ بِيَدِهِ تَلُومُنِي
عَلَى أَمْرِ قَدَرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي
بَارَبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى».

۴۷۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے
روایت کیا۔ آپ نے بیان فرمایا: ”حضرت آدم اور حضرت
موسیٰ علیہ السلام میں بحث ہو گئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم!
آپ ہمارے والد ہیں آپ نے ہمیں بہت گھانا دیا اور
جنت سے نکال دیا۔ آدم نے کہا: تم موسیٰ ہو اللہ نے تمہیں
اپنے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف بخشا اور تمہارے لیے
اپنے ہاتھ سے تورات لکھی۔ تم مجھے ایک ایسی بات
(تقدیر) پر ملامت کر رہے ہو جو اس نے میرے پیدا
ہونے سے چالیس سال پہلے ہی میرے لیے مقدر کر دی
تھی۔ چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔“

۴۷۰۱- تخریج: أخرجه البخاري، القدر، باب: حجاج آدم وموسى عند الله، ح: ۶۶۱۴، ومسلم، القدر، باب
حجاج آدم وموسى ﷺ، ح: ۲۶۵۲ من حديث سفيان بن عيينة به.

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ.

احمد بن صالح نے سند یوں بیان کی..... عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۴۷۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مُوسَى قَالَ: يَا رَبِّ! أَرِنَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجْنَا وَنَفْسَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، فَأَرَاهُ اللَّهُ آدَمَ فَقَالَ: أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: نَعَمْ. قَالَ: أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللَّهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مُوسَى. قَالَ: أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللَّهُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَفَمَا وَجَدْتَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فِيمَ تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سَبَقَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي». قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عِنْدَ ذَلِكَ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ».

۴۷۰۲- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی: اے میرے رب! ہمیں آدم علیہ السلام دکھلا جنہوں نے ہمیں اور اپنے آپ کو بھی جنت سے نکال دیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آدم علیہ السلام دکھلا دیے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہمارے باپ آدم ہیں؟ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہی وہ ہیں جس میں اللہ نے اپنی روح پھونکی تھی اور تمام چیزوں کے نام تعلیم فرمائے تھے اور تمام فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا تھا؟ کہا: ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ کو کس چیز نے آمادہ کیا کہ آپ نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے نکال باہر کیا؟ آدم علیہ السلام نے ان سے کہا: اور تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں موسیٰ ہوں۔ کہا: تم ہی بنی اسرائیل کے وہ نبی ہو جس سے اللہ تعالیٰ نے پردے کے پیچھے سے کلام فرمایا تھا اور اپنے آپ کو تمہارے درمیان اپنی مخلوق میں سے کسی کو واسطہ نہیں بنایا تھا؟ کہا: ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا: کیا تم نے نہیں پایا کہ یہ سب کچھ میرے پیدا کیے جانے سے پہلے ہی کتاب اللہ میں (ایسے ہی) تھا؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تو پھر تم مجھے کس چیز پر ملامت کرتے ہو حالانکہ وہ مجھ سے پہلے ہی اللہ کے فیصلے میں تھی۔“ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر دلیل میں غالب آ گئے۔“



☀ فائدہ: ”تقدیر“ یعنی اللہ عزوجل کا ازلی اور ابدی علم عین برحق ہے۔ کہیں بھی اس سے ذرہ برابر کچھ مختلف نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ علم بندوں کو مجبور نہیں کرتا۔ انسانوں کے لیے جائز نہیں کہ اپنے آئندہ کے امور میں تقدیر کو بطور عذر اور بہانہ پیش کریں، کیونکہ ہر ایک کو صحیح راہ اختیار کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا مکلف بنایا گیا ہے، لیکن ماضی کے حقائق میں تقدیر کا بیان بطور عذر مباح ہے۔

۴۷۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمُ﴾ [الأعراف: ۱۷۲] - قَالَ: قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ الْآيَةَ - فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ: خَلَقْتُ هَؤُلَاءَ لِلْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ: خَلَقْتُ هَؤُلَاءَ لِلنَّارِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ يَعْمَلُونَ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ

۴۷۰۳- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ.....﴾ الخ ”اور جب تیرے رب نے بنو آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی اور انہیں خود انہی پر گواہ ٹھہرایا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا: ہاں، ہم اقرار کرتے ہیں۔“ کی تفسیر پوچھی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، پھر اپنا داہنا ہاتھ اس کی پشت پر پھیرا اور اس سے اس کی اولاد نکالی اور فرمایا: ان کو میں نے جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ جنتیوں والے عمل کریں گے۔ پھر اس کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس سے اس کی اولاد نکالی اور فرمایا: ان کو میں نے دوزخ کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ دوزخیوں والے عمل کریں گے۔“ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو پھر عمل کیونکر ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ عزوجل نے جب بندے کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے تو اس سے اہل جنت والے عمل کرواتا ہے حتیٰ کہ وہ اہل جنت کے

۴۷۰۳- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب: ومن سورة الأعراف، ح: ۳۰۷۵ من حديث مالك به، وقال: "حسن، ومسلم بن يسار لم يسمع من عمر" وهو في الموطأ: ۲/ ۸۹۸، ۸۹۹، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۱/ ۲۷ و ۲/ ۵۴۴، ۵۴۵، ووافقه الذهبي، وقال في الرواية الأخيرة "فيه إرسال"، فالسند ضعيف * مسلم بن يسار سمعه من نعيم بن ربيعة وهو رجل مجهول، وثقه ابن حبان وحده عن عمر.

۳۹- کتاب السنۃ

تقدیر کا بیان

الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهُ بِهَ الْجَنَّةِ، وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ
لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ
عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهُ بِهَ
النَّارِ.

عمل کرتا ہوا مر جائے گا تو اللہ انہی اعمال کی وجہ سے
اسے جنت میں داخل فرما دے گا اور جب کسی بندے کو
آگ کے لیے پیدا کیا ہے تو اس سے دوزخیوں والے
عمل کرواتا ہے حتیٰ کہ وہ دوزخیوں والے عمل کرتا ہوا مر
جائے گا تو اللہ اسی کے سبب سے اسے آگ میں ڈال
دے گا۔“

☀ فائدہ: اولاد آدم کے ایک طبقہ کا جنت کے لیے اور دوسرے کا جہنم کے لیے پیدا کیے جانے کا مطلب یہ ہے کہ
اللہ کے علم کے مطابق ایک گروہ اچھے عمل کرتے جنت میں اور دوسرا برے عمل کرتے جہنم میں جائے گا۔
جس طرح اللہ کا علم ہے یقینی اور حتمی طور پر ایسا ہی ہوگا۔ اس بات کو اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ ایک گروہ جنت کے لیے
اور دوسرا جہنم کے لیے پیدا کیا گیا۔ مگر اس سے یہ سمجھنا صحیح نہیں کہ انسان مجبور محض ہے، کیونکہ انسان کو پورا اختیار اور
عمل کی تمام تر صلاحیتیں دے کر پیدا کیا گیا ہے۔ انسان جو کچھ کرتا ہے، وہ یقیناً اللہ کی مشیت کے دائرے کے اندر رہ
کر کرتا ہے، لیکن اپنے اس اختیار سے کرتا ہے جو اسے ودیعت کیا گیا ہے اور اسی پر بڑا سزا مرتب ہونے والی ہے۔
بعض حضرات نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔



۴۷۰۴- جناب نعیم بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں حضرت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا..... اور حدیث روایت
کی۔ اور (مذکورہ بالا) حدیث مالک زیادہ مکمل ہے۔

۴۷۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى:

حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جُعْثَمٍ
الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ
عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُسْلِمٍ
ابْنِ يَسَارٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: كُنْتُ
عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِهَذَا الْحَدِيثِ،
وَحَدِيثُ مَالِكٍ أَتَمُّ.

۴۷۰۵- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ لڑکا جسے خضر نے قتل کیا تھا
وہ کافر پیدا کیا گیا تھا۔ اگر زندہ رہتا تو اپنے ماں باپ کو

۴۷۰۵- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا

الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ،
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ

۴۷۰۴- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق.

۴۷۰۵- تخریج: أخرجه مسلم، القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة... الخ، ح: ۲۶۶۱ عن القعنبي به.

ابن عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْعَلَامُ الَّذِي فَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبَعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبُوهُ طَغْيَانًا وَكُفْرًا».

سرکشی اور کفر پر مجبور کرویتا۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① ”وہ کافر پیدا کیا گیا تھا“ کا مطلب یہی ہے کہ اس نے اللہ کی طرف سے ودیعت کردہ اختیار سے کام لیتے ہوئے کفر ہی کرنا تھا اور یہ بات اللہ کو پہلے سے معلوم تھی۔ ② حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دلچسپ واقعہ سورہ کہف (۸۲: ۶۰) میں اور اس کی تفصیلات صحیحین میں موجود ہیں۔ (صحیح البخاری، التفسیر، حدیث: ۴۷۲۵) و صحیح مسلم، الفضائل، حدیث: (۲۳۸۰) ③ حضرت خضر اللہ کی طرف سے عطا کردہ خاص علم کے حامل اور کچھ کاموں کے مکلف تھے اس لیے اس پر کوئی قیاس نہیں ہو سکتا۔

۴۷۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حَدَّثَنَا الْفَرَّايُ عَنْ إِسْرَائِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ: «وَأَمَّا الْعَلَمُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ» اور اس لڑکے کے ماں باپ مومن تھے۔“ کی تفسیر میں فرما رہے تھے: ”وہ لڑکا جس دن پیدا کیا گیا، کافر پیدا کیا گیا تھا۔“

طَبَعَ يَوْمَ طَبَعَ كَافِرًا“.

🌟 فوائد و مسائل: ① وہ اس کے مطابق ہی پیدا ہوا جو اس کے لیے اللہ کے علم میں تھا کہ وہ کفر کرے گا۔ ② ہر مسلمان کو اپنی عاقبت کے بارے میں فکر مند رہنا چاہیے۔ ہمیشہ برے انجام سے پناہ اور خیر و سعادت کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ [اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ حِزْبِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ] (مسند احمد: ۱۸۱/۳) ”اے اللہ! تمام امور میں ہمارا انجام بہترین بنا اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں بچالے۔“

۴۷۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،

۴۷۰۶- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۰ الف) من حديث أبي داود به.

۴۷۰۷- تخریج: أخرجه البخاري، العلم، باب ما يستحب للعالم إذا سئل: أي الناس أعلم؟ فيكل العلم إلى الله، ح: ۱۲۲، ومسلم، الفضائل، باب: من فضائل الخضر، ح: ۲۳۸۰ من حديث سفیان بن عیینة به، مطولاً.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت خضر علیہ السلام نے لڑکے کو دیکھا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ تو انہوں نے اس کا سر پکڑ کر مروڑ دیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام بولے: ”آپ نے ایک پاک جان کو قتل کر ڈالا ہے۔“

الرَّازِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ فَتَنَّاوَلْ رَأْسَهُ فَقَلَعَهُ، فَقَالَ مُوسَى: (أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً) الْآيَةُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی شریعت کے پابند تھے بظاہر ایک برائی کو دیکھ کر اس کی مخالفت کرنا ان کا فرض تھا مگر معاملہ درحقیقت اور تھا جس سے وہ آگاہ نہ تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام آگاہ تھے۔ ② اللہ کے پاس ہر غیب کا علم ہے۔ اس کی مخلوق میں سے کسی کے پاس بھی غیب کا علم نہیں ہے خواہ کوئی رسول اور نبی ہو یا صالح بزرگ اور ولی سوائے اس کے جس پر اللہ نے اپنے انبیاء و رسل کو مطلع کر دیا۔ قرآن مقدس کا یہ مقام اس بات کی مکمل صراحت کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خضر علیہ السلام کو ایک بات کی خبر دے دی تو وہ ان کو معلوم ہو گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر نبوت و رسالت کے ساتھ ساتھ ”کلم اللہ“ جیسے اونچے مقام کے حامل انسان کو اس کی خبر نہیں دی تو انہیں اس کا کچھ بھی علم نہ ہو سکا۔ واللہ اعلم۔



۴۷۰۸- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا اور آپ صادق اور مصدوق ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس کے ملائکہ انبیاء و رسل اور مومنین کی جانب سے آپ کی تصدیق کی گئی ہے) ”تمہاری پیدائش کے مراحل میں نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک مجتمع رہتا ہے پھر اتنے ہی دن جما ہوا خون (تھڑا) بن جاتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں کے لیے گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے۔ وہ اس کا رزق اجل (عمر یا

۴۷۰۸- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمَرَ التَّمَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ - الْمَعْنَى وَاحِدٌ، وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ - عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ

موت) عمل اور یہ کہ وہ خوش بخت ہوگا یا بد بخت یہ سب لکھ دیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ چنانچہ یقیناً تم میں سے کوئی اہل جنت والے عمل کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور اس (جنت) کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے مگر اس سے پہلے جس طرح لکھا ہوا ہے اس کے مطابق دوزخیوں والے عمل شروع کر دیتا ہے اور دوزخ میں جا پڑتا ہے۔ اور بے شک تم میں سے کوئی دوزخیوں والے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس سے پہلے جو لکھا ہے اس کے مطابق وہ جنتیوں والے عمل کر لیتا ہے اور جنت میں چلا جاتا ہے۔“

مَلَكًا فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ، ثُمَّ يَكْتُبُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، فَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ - أَوْ قِيدٌ ذِرَاعٍ - فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ - أَوْ قِيدٌ ذِرَاعٍ - فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا».



فوائد و مسائل: ① بظاہر اگر کوئی انسان ایک راہ پر جا رہا ہے تو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ ہمیشہ ای راہ پر چلتا رہے گا۔ اس نے اگر آخر میں جا کر بھی راستہ بدل لینا ہے تو یہ سب پہلے سے اللہ کے علم کے مطابق لکھا ہوا ہے۔ ② تقدیر کا معاملہ سراسر غیب کا معاملہ ہے۔ انسان کو خود بھی خیر کے عمل کر کے دھوکے میں نہیں پڑنا چاہیے کہ بس بخشا گیا یا غلط ہونے کی وجہ سے بالکل ہی مایوس نہیں ہو جانا چاہیے کہ بس مارا گیا، بلکہ ہمیشہ اللہ الرحمن الرحیم سے بھلائی کی توقع مانتے رہنا چاہیے اور غلط کیشی سے فوراً توبہ کرنی چاہیے اور یہ دعا بھی کرنی چاہیے: [يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ] (جامع الترمذی، الدعوات، باب [دعاء: ((يا مقلب القلوب))])، حدیث: (۳۵۲۲) [اللَّهُمَّ! مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ] (صحیح مسلم، القدر، باب تصريف الله تعالى القلوب كيف يشاء، حدیث: ۲۶۵۳) ”اے دلوں کے بدلنے والے! مجھے اپنے دین کی اطاعت پر ثابت قدم رکھ..... اور اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔“

۴۷۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول!

کیا دوزخیوں کے مقابلے میں جنتیوں کو جانا چاہیے؟

ابن زید عن يزيد الرشك: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ

عن عمران بن حصين قال: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ

۴۷۰۹- تخریج: أخرجه مسلم، القدر، باب كيفية خلق آدمي في بطن أمه... الخ، ح: ۲۶۴۹ من حديث حماد

ابن زيد، والبخاري، القدر، باب جف القلم على علم الله، ح: ۶۵۹۶ من حديث يزيد الرشك به.

۳۹- کتاب السنہ

مشرکوں کی اولاد کا بیان

ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعْلِمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ».

آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ کہا گیا: تو پھر عمل کرنے والے کیونکر عمل کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہر ایک کو اسی کی توفیق ملتی ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔“



فائدہ: اس حدیث میں تقدیر کو صراحتاً (اللہ کا) علم قرار دیا گیا ہے۔ اس معنی کی احادیث میں اہل خیر کو ایک حد تک خیر کی بشارت اور امید دلائی گئی ہے۔ اور دوسروں کے لیے تنبیہ اور توبہ کی دعوت ہے۔

۴۷۱۰- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: نبی

ﷺ نے فرمایا: ”مشرکین تقدیر کے ساتھ مت بیٹھا کرو اور نہ ان سے بات چیت (یا مناظرے) کی ابتدا کیا کرو۔“

۴۷۱۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكَ الْهَذَلِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ رِبْعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدْرِ وَلَا تُفَايَحُوهُمْ».

باب: ۱۷- مشرکوں کی اولاد کا بیان

(المعجم ۱۷) - بَابُ: فِي ذَرَارِي

الْمُشْرِكِينَ (التحفة ۱۸)

۴۷۱۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

کہ نبی ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا (جو بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں) تو آپ نے فرمایا: ”اللہ کو خوب علم ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرنے والے تھے۔“

۴۷۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».



۴۷۱۰- تخریج: [إسناده ضعيف] وهو في مسند أحمد: ۳۰/۱، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۲۵ * حکیم بن شریک مجهول الحال، وثقه ابن حبان وحده.

۴۷۱۱- تخریج: أخرجه مسلم، القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة... الخ، ح: ۲۶۶۰ من حديث أبي عوانة، والبخاري، الجنائز، باب ما قيل في أولاد المشركين، ح: ۱۳۸۳ من حديث أبي بشر به.

۴۷۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: «هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: «مِنْ آبَائِهِمْ»، قُلْتُ: بَلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

۴۷۱۳- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مومنوں کی اولادوں کا کیا انجام ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: ”وہ اپنے آباء میں سے ہیں۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! عمل کے بغیر ہی؟ فرمایا: ”اللہ کو خوب علم ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مشرکوں کی اولادوں کا انجام کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”وہ اپنے آباء میں سے ہیں“ میں نے کہا: عمل کے بغیر ہی؟ فرمایا: ”اللہ کو بہتر علم ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔“



فائدہ: بچوں کا انجام کیا ہوگا؟ یہ ایک قابل غور مسئلہ ہے۔ وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتے ہیں چاہے مسلمان کے گھر پیدا ہوں چاہے کافر کے۔ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورة الروم، باب: ﴿لَا تَبْدِيلَ لِمَ خَلَقَ اللَّهُ﴾ حدیث: ۴۷۱۵) کفار اپنے بچوں کو اپنے دین کے مطابق ڈھال کر کافر بنا لیتے ہیں۔ اس باب کی احادیث: ۴۷۱۳ اور ۴۷۱۲ سے یہ حقیقت واضح ہے۔ غیر مسلموں اور مشرکوں کے بچے کن تیز سے پہلے فوت ہو جائیں اور ان کے والدین کافر ہوں تو دنیا میں ان کا حکم کافروں کا ہوگا انہیں نہ غسل دیا جائے گا نہ کفن دیا جائے گا نہ جنازہ پڑھا جائے گا اور نہ انہیں مسلمانوں کے ساتھ دفن ہی کیا جائے گا کیونکہ وہ اپنے والدین کے ساتھ کافر ہی ہیں اور آخرت میں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جب مشرکوں کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ» (صحیح البخاری، القدر، باب: اللہ اعلم بما كانوا عاملين، حدیث: ۶۵۹۷) ”اللہ تعالیٰ ان کی بابت زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے؟“ ان کے بارے میں صحیح ترین قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انہیں کوئی حکم دے کر ان کی آزمائش کرے گا اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کر دے گا اور اگر وہ نافرمانی کریں گے تو پھر

۴۷۱۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۱۰۳ ب) من حديث أبي داود به بقبية صرح بالسماع المسلسل عند الآجري في الشريعة، ص: ۱۹۵، وتابعه محمد بن حرب، وله طريق آخر عند أحمد: ۸۶/۴.

اللہ تعالیٰ انہیں جہنم رسید کر دے گا۔

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ اہل فترہ (جن کے پاس انبیاء کی دعوت نہ پہنچی ہوگی) کا قیامت کے دن امتحان ہوگا اہل فترہ کی بابت سب سے زیادہ صحیح اور راجح قول یہی ہے جسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ امام ابن قیم فضیلہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین اور فضیلہ الشیخ عبدالعزیز عبداللہ بن باز رحمہم نے بھی اختیار کیا ہے۔ اسی طرح جو لوگ ان کے حکم میں ہوں گے مثلاً مشرکوں کے بچے ان کا بھی امتحان ہوگا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا سُكَّنَا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (نبی سرائیل: ۱۵) ”اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیجیں ہم عذاب نہیں دیا کرتے۔“ (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو سنن ابوداؤد کتاب الجہاد حدیث: ۲۵۴۱)

۴۷۱۳- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس انصاریوں کا ایک بچہ لایا گیا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مبارک ہو اسے! اس نے کوئی برا عمل نہیں کیا، نہ برے عملوں کی اسے کوئی خبر ہی ہوئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! یا پھر اس سے مختلف؟ بے شک اللہ عزوجل نے جنت پیدا فرمائی تو اس کے لیے مخلوق بھی پیدا کر دی اور اس جنت کو انہی کے لیے بنایا جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں ہوتے ہیں۔ اور آگ (جہنم) پیدا کی تو اس کے لیے مخلوق بھی پیدا کر دی اور اس جہنم کو ان ہی لوگوں کے لیے بنایا جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں ہوتے ہیں۔“

۴۷۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أُنْبِئِ النَّبِيَّ ﷺ بِصِيبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا، لَمْ يَعْمَلْ شَرًّا وَلَمْ يَذَرْ بِهِ فَقَالَ: «أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ؟ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَضْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا، وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَضْلَابِ آبَائِهِمْ».



۴۷۱۴- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے (دین حق اسلام اور تو حید کا حامل ہوتا ہے)۔ پھر اس

۴۷۱۴- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ

۴۷۱۳- تخریج: أخرجه مسلم، القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة... الخ، ح: ۲۶۶۲ من حدیث سفیان بہ.

۴۷۱۴- تخریج: أخرجه مسلم، القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة... الخ، ح: ۲۶۵۹ من حدیث أبي الزناد به، وهو في الموطأ (يحيى): ۱/ ۲۴۱، ومن طريقه رواه ابن حبان (الإحسان)، ح: ۱۳۳.

عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنَاجَى الْإِبِلُ مِنْ بَهِيمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحْسِنُ مِنْ جَدْعَاءَ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

کے ماں باپ اسے یہودی اور عیسائی بنا دیتے ہیں جیسے اونٹ کا بچہ صحیح سالم جنم لیتا ہے کیا تم کسی کوکان کٹا پاتے ہو؟“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کے متعلق فرمائیں جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتا ہے؟ فرمایا: ”اللہ کو بہتر علم ہے جو وہ عمل کرتے۔“

🌞 فائدہ: بچہ بنیادی طور پر دین فطرت یعنی معرفت اللہ سے آگاہ ہوتا ہے یعنی اگر وہ والدین اساتذہ اور ماحول سے متاثر نہ ہو تو دین حق ہی پر پروان چڑھے۔ مگر برے ماحول اور غلط تربیت کے زیر اثر وہ دین حق سے دور ہو جاتا ہے۔

۴۷۱۵- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قُرِئَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ، أَخْبَرَكَ يُوسُفُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا قِيلَ لَهُ: إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ. قَالَ مَالِكٌ: اخْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِآخِرِهِ. قَالُوا: أَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

۴۷۱۵- امام مالک رحمہ اللہ سے کہا گیا کہ اہل اہواء یعنی بدعتی لوگ یہ مذکورہ حدیث ہمارے خلاف پیش کرتے ہیں (انکار تقدیر اور اثبات جبر میں...) امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: تم اسی حدیث کے آخری حصے کو ان پر الٹا دیا کرو۔ (جس میں ہے کہ) لوگوں نے کہا: اس بچے کے متعلق فرمائیں جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کو بہتر علم ہے جو وہ عمل کرتے۔“

🌞 فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے جواب سے واضح ہوا کہ ان کا فیصلہ ان کے اس عمل اور امتحان پر ہوگا جو مشرک میں ہوگا اور اس میں جبر کی مکمل طور پر نفی ہے۔

۴۷۱۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمُنْهَالِ قَالَ: سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ يُفَسِّرُ حَدِيثَ: «كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ» قَالَ: هَذَا عِنْدَنَا حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ الْعَهْدَ عَلَيْهِمْ فِي

۴۷۱۶- جناب حماد بن سلمہ نے حدیث: ”ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔“ کی تشریح میں کہا: اس کا مفہوم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ عزوجل نے روحوں سے عہد لیا جبکہ وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اس وقت کہا تھا ﴿الْكَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ ”کیا میں تمہارا

۴۷۱۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۲۰۳/۶ من حديث أبي داود به.

۴۷۱۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۲۰۳/۶ من حديث أبي داود به.

The Real Muslims Portal

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَأَيْنَ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ فِي النَّارِ»، فَلَمَّا قَفَى قَالَ: «إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ».

نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا باپ آگ میں ہے۔“ جب اس نے گردن پھیری تو آپ نے فرمایا: ”میرا باپ اور تیرا باپ جہنم میں ہیں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ایمان و اعمال کے بغیر محض نسب اور قرابت داری کسی کے لیے باعث نجات نہیں۔ ② ایسی تمام روایات جن میں رسول اللہ ﷺ کے والدین کو دوبارہ زندہ کیے جانے اور ان کے اسلام قبول کرنے کا ذکر ہے ضعیف اور ناقابل حجت ہیں۔ ③ اس بارے میں بحث و گفتگو کی بجائے سکوت (خاموشی) بہتر ہے۔

۴۷۱۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ».

۴۷۱۹ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ شیطان ابن آدم کے جسم میں اس طرح گردش کرتا ہے جیسے خون۔“

🌞 فائدہ: انسان کے جسم میں شیطان کی گردش کا نتیجہ اوہام و وساوس اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ اس کے فتنوں سے بچنے کا واحد ذریعہ ایمان اور عمل صالح کے ساتھ ساتھ کثرت ذکر ہے ورنہ اس کے حملوں سے بچنا بہت مشکل ہے۔ اور یہ سب اللہ عزوجل کی تقدیر اور مشیت سے ہے۔

۴۷۲۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهَذَلِيِّ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ

۴۷۲۰ - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منکرین تقدیر کی صحبت سے بچو اور ان سے بات چیت (اور مناظرے) میں ابتدائے کیا کرو۔“

۴۷۱۹ - تخريج: أخرجه مسلم، السلام، باب بيان أنه يستحب لمن رئي خاليًا بامرأة... الخ، ح: ۲۱۷۴ من حديث حماد بن سلمة به.

۴۷۲۰ - تخريج: [ضعيف] تقدم، ح: ۴۷۱۰، وأخرجه أحمد: ۳۰/۱ من حديث سعيد بن أبي أيوب، والبيهقي في القضاء والقدر، (ق ۱۱ الف) من حديث أبي داود به.

۳۹- کتاب السنہ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ
الْقَدْرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ» الحديث.

(المعجم ۱۸) - بَابُ: فِي الْجَهْمِيَّةِ
باب: ۱۸- جہمیہ کا بیان
(التحفة ۱۹)

🌞 فائدہ: یہ فرقہ جہم بن صفوان سمرقندی کی طرف منسوب ہے۔ ان کے گمراہ کن عقائد مختصر اُس طرح ہیں: یہ لوگ اللہ عزوجل کی صفات ازلیہ کا انکار کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ کی کوئی ایسی صفت نہیں ہو سکتی جو مخلوق کی بھی صفت ہو۔ اسے جنت میں جانے کے بعد بھی دیکھا نہیں جائے گا۔ کلام الہی (قرآن) مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال سے اس وقت تک باخبر نہیں ہوتا جب تک بندے کام نہ کر لیں۔ انسان اپنے افعال میں مجبور ہے۔ اسی طرح ثواب و عقاب بھی جبر ہے۔ ایمان ایک بسیط شے ہے (صرف معرفت کا نام ایمان ہے اور زبانی اقرار اور اعمال ایمان میں سے نہیں ہیں)۔ ایمان میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ انبیاء اور امت کا ایمان ایک سا ہوتا ہے ایک بار ایمان ثابت ہو جائے تو پھر انکار سے زائل نہیں ہوتا۔ جنت دوزخ فنا ہونے والی ہیں۔ اور اسی طرح اہل جنت اور اہل نار بھی ختم ہو جائیں گے۔ (الملل والنحل۔ از شہرستانی) امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس باب میں سب سے پہلے دو ایسی حدیثیں بیان کی ہیں جو عقل کے ذریعے سے ان امور میں بحث سے منع کرتی ہیں جو امور عقل سے ماوراء ہیں اور ایمان پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتی ہیں۔ اس کے بعد کے ابواب میں عقائد باطلہ کے حوالے سے الگ موضوعات بنا کر احادیث بیان کی ہیں تاکہ ان کے ہر عقیدہ باطل کی تردید ہو جائے۔



۴۷۲۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ سوالات کرتے رہیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا: یہ مخلوق اللہ نے پیدا کی ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ سو جو کوئی اس قسم کی بات کرے (یا وہم پائے) تو اے چاہیے کہ یوں کہے: ”میں اللہ پر ایمان لایا۔“

۴۷۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے و

۴۷۲۱- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، ح: ۱۳۴ عز هارون بن معروف به، ورواه البخاري، ح: ۳۲۷۶ من طريق آخر عن عروة أبي هشام به.

۴۷۲۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۴۹۷، وعمل اليوم والليلة، ح: ۶۶۱ مز حديث سلمة بن الفضل به.

کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہتے تھے..... اور مذکورہ بالا کی مانند بیان کیا۔ کہا: ”جب وہ لوگ یہ کہیں تو تم کہو: اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے جنا اور نہ وہ جنا گیا اور کوئی نہیں جو اس کی برابری کر سکے۔ پھر چاہیے کہ بائیں جانب کچھ لعاب تھو کے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔“

حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عُثْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ: «فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا: اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، ثُمَّ لِيَتَّقِلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلَيْسَتَعِذَّ مِنَ الشَّيْطَانِ».

۴۷۲۳- سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں: میں وادیِ نطحاء میں ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا جس میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے وہاں سے بادل کا ایک ٹکڑا گزرا۔ آپ نے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا: ”تم لوگ اسے کیا کہتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ”سحاب“ آپ نے فرمایا: ”اور ”مُزْن“ بھی؟“ انہوں نے کہا: ہاں ”مُزْن“ بھی۔ آپ نے فرمایا: ”اور ”عَنَان“ بھی؟“ انہوں نے کہا: ہاں ”عنان“ بھی کہتے ہیں۔

۴۷۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَّازُ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهَا فَقَالَ: «مَا تُسَمُّونَ هَذِهِ؟» قَالُوا: السَّحَابَ. قَالَ: «وَالْمُزْنُ؟» قَالُوا: وَالْمُزْنُ. قَالَ: «وَالْعَنَانُ؟» قَالُوا: وَالْعَنَانُ.

..... امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے [العنان] کا ذکر کوئی زیادہ اچھی طرح یاد نہیں ہے..... آپ نے فرمایا: ”کیا جانتے ہو آسمان اور زمین میں کتنا فاصلہ ہے؟“

- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ أَتَقِنِ الْعَنَانَ جَيِّدًا - قَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ مَا بَعْدَ مَا بَيَّنَّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ؟» قَالُوا: لَا نَذَرِي: قَالَ: «إِنَّ

۴۷۲۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، المقدمة، باب: فيما أنكرت الجهمية، ح: ۱۹۳ عن محمد بن الصباح به، وحسنه الترمذي، ح: ۳۳۲۰ * سماك اختلط، وعبدالله بن عميرة لا يعرف له السماع من الأحنف قاله البخاري.

انہوں نے کہا: ہمیں معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ان دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کا فاصلہ ہے۔ پھر اس کے بعد دوسرے آسمان کا بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔“ حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان شمار کیے۔ پھر فرمایا: ”ساتویں کے اوپر سمندر ہے جس کی گہرائی اور اونچائی اس قدر ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک“ پھر اس کے اوپر آٹھ بکری ہیں جن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر ان کی پشتوں پر عرش ہے جس کی تہہ اور اونچائی میں اتنا ہی فاصلہ ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک۔ پھر اس سے اوپر اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔“

۴۷۲۳- جناب عمرو بن ابوقیس نے بواسطہ سماک اپنی سند سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔

۴۷۲۵- جناب ابراہیم بن طہمان نے بواسطہ سماک اس کی سند سے مذکورہ بالا طویل حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔

۴۷۲۶- جناب جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد محمد سے وہ دادا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةً أَوْ يُنْتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً ثُمَّ السَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ» حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ «ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْ عَالِي بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكْبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهِمُ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ تَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ».

۴۷۲۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ إِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ.

۴۷۲۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ إِسْنَادِهِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ.

۴۷۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

۴۷۲۴- تخریج: [ضعیف] انظر الحديث السابق.

۴۷۲۵- تخریج: [ضعیف] انظر الحديثين السابقين.

۴۷۲۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن خزيمة في التوحيد، ص: ۱۰۳ عن محمد بن بشار به محمد بن إسحاق لم أجد تصريح سماعه، وجبیر بن محمد مستور، لم يوثقه غير ابن حبان.



کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! جانوں یہ بن آئی ہے ہال بچے ہلاک ہو رہے ہیں مال ختم ہو گئے ہیں اور موسیٰ مر رہے ہیں اللہ سے ہمارے لیے بارش طلب کیجیے۔ ہم اللہ کے حضور آپ کی سفارش پیش کرتے ہیں اور اللہ کو آپ کے حضور سفارش لاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”افسوس تجھ پر! کیا جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟“ اور رسول اللہ ﷺ مسلسل تسبیح (سبحان اللہ) کہتے رہے حتیٰ کہ اس (خوف کے اثر) کو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں میں محسوس کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”افسوس تجھ پر! اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق میں سے کسی کے ہاں سفارش پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے کہیں زیادہ با عظمت (اور برتر) ہے۔ افسوس تجھ پر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی کیا شان ہے؟ بلاشبہ اس کا عرش آسمانوں پر اس طرح ہے۔“ اور آپ نے اپنی انگلیوں سے قبے کی سی شکل بنائی۔ اور فرمایا: ”وہ عرش اس طرح سے چرچر رہا ہے جیسے پالان اپنے سوار کے ساتھ چرچراتا ہے۔“ ابن بشار نے اپنی روایت میں کہا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے اوپر ہے۔ اور اس کا عرش اس کے آسمانوں سے اوپر ہے۔“ بواسطہ یعقوب بن عتبہ اور جبیر بن محمد بن جبیر اس نے اپنے والد سے اس نے داد اسے روایت کی۔

وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّبَاطِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، - قَالَ أَحْمَدُ: كَتَبْنَا مِنْ نُسَخَتِهِ وَهَذَا لَفْظُهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَغْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جُهِدْتَ الْأَنْفُسَ وَضَاعَتِ الْعِيَالُ وَنُهَكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَشْفَعْتُ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفَعُ بِكَ عَلَى اللَّهِ وَنَسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيْحَكَ أَتُنْذِرِي مَا تَقُولُ؟» وَسَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ شَأْنُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ، وَيَحَكَ أَتُنْذِرِي مَا اللَّهُ؟ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمَوَاتِهِ لَهَكَذَا»، وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ، وَ«إِنَّهُ لَيَسْطُ بِهَ أَطِيطُ الرَّحْلِ بِالرَّاحِبِ». قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ: «إِنَّ اللَّهَ فَوْقَ عَرْشِهِ، وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَمَوَاتِهِ». وَسَاقَ الْحَدِيثَ. وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى وَابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَالْحَدِيثُ بِإِسْنَادِ أَحْمَدَ

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: اور حدیث احمد بن سعید کی

۳۹- کتاب السنۃ

جمیہ کا بیان

سند سے ہی صحیح ہے۔ اور جماعت محدثین نے اس کی موافقت کی ہے جن میں یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی بھی ہیں۔ اور ایک جماعت نے ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے احمد نے کہا اور جیسے کہ مجھے روایت پہنچی ہے عبدالاعلیٰ ابن شئی اور ابن بشار کا سماع ایک ہی نسخے سے ہے۔

ابن سعید ہُوَ الصَّحِيحُ وَوَافَقَهُ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ. وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ كَمَا قَالَ أَحْمَدُ أَيْضًا، وَكَانَ سَمَاعُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ مِنْ نُسَخَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا بَلَغَنِي.

۴۷۲۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے کہا گیا ہے کہ میں تمہیں حاملین عرش میں سے ایک فرشتے کے متعلق بتاؤں۔ بلاشبہ اس کے کانوں کی لو سے اس کے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کے سفر کے برابر ہے۔“

۴۷۲۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ».



🌞 فائدہ: جب اللہ عز وجل کی مخلوق میں سے ایک فرشتے کی بڑائی کا یہ حال ہے تو اللہ عز وجل کی عظمت و کبریائی اور بڑائی کا کیا ٹھکانا ہوگا۔ جو بلاشبہ ہمارے لیے ناقابل تصور ہے اور وہ بے مثل و بے مثال ہے۔ ﷻ

۴۷۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا..... سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ ”بلاشبہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو پہنچاؤ اور جب لوگوں

۴۷۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ الْمَعْنَى قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيءُ: حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ سَلِيمٌ

۴۷۲۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۲/ ۴۲۵، ح: ۱۷۳۰ و ۲۱۲/ ۵، ح: ۴۴۱۸ من حديث أحمد بن حفص به، وقال: "تفرد به أحمد بن حفص" وهذا في مشيخة إبراهيم بن طهمان: ۲۱، وصححه الذهبي في العلو، ص: ۷۸.

۴۷۲۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن خزيمة في التوحيد، ص: ۴۲، ۴۳، ح: ۴۶ من حديث عبد الله بن يزيد المقرئ به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۷۳۲، والحاكم: ۱/ ۲۴، ووافقه الذهبي.

کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اللہ اچھی نصیحت کرتا ہے بلاشبہ اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔“ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنا انگوٹھا اپنے کان پر اور ساتھ والی انگلی اپنی آنکھ پر رکھ رہے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس آیت کو پڑھتے ہوئے اپنی انگلیاں (کان اور آنکھ پر) رکھ رہے تھے۔ ابن یونس نے روایت کیا کہ عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا: مقصد یہ ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے یعنی وہ خوب سنتا اور خوب دیکھتا ہے۔

ابن جُبَيْر مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ إِلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ [النساء: ۵۸] قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُمَا عَلَىٰ أُذُنِهِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَىٰ عَيْنِهِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُهَا وَيَضَعُ إِصْبَعَيْهِ. قَالَ ابْنُ يُونُسَ: قَالَ الْمُقْرِي: يَعْنِي أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ يَعْنِي أَنَّ اللَّهَ سَمْعًا وَبَصَرًا.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس میں جہمیہ کی تردید ہے (اللہ عز وجل ان صفات سے فی الواقع متصف ہے۔)

فائدہ: یہ اور اس معنی کی دیگر احادیث میں نبی ﷺ کا کان اور آنکھ کی طرف اشارہ کرنا تشبیہ کے لیے نہیں بلکہ صفت ”سمیع اور بصیر“ کے اثبات اور سامعین کے لیے تقریب معنی کے لیے تھا۔ کیونکہ قرآن کریم میں بصراحت وارد ہے: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوری: ۱۱) ”اس کی مثل کوئی چیز نہیں“ وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔“

(المعجم ۱۹) - بَابُ: فِي الرُّؤْيَةِ

(التحفة ۲۰)

باب: ۱۹- دیدار الہی کا بیان

۴۷۲۹- حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چاند کی طرف نظر اٹھائی جبکہ رات چودھویں کی تھی اور چاند خوب چمک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”تم

۴۷۲۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَوَكَيْعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ

۴۷۲۹- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة ق، باب قوله: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾، ح: ۴۸۵۱ من حديث جرير بن عبد الحميد، ومسلم، المساجد، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، ح: ۶۳۳ من حديث وكيع وأبي أسامة به.

۳۹- کتاب السنہ

دیدار الہی کا بیان

اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی جھگھٹا نہیں ہوگا چنانچہ اگر کر سکتے ہو تو یہ کرو کہ سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے کی نمازوں میں مغلوب نہ ہو جاؤ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ ”پس اپنے رب کی حمد بیان کر سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔“

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جُلُوسًا فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ أَرْبَعِ عَشْرَةَ، فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيِيهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا» ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾

[طہ: ۱۳۰]

فوائد و مسائل: ① قیامت میں اور جنت میں رب ذوالجلال کا دیدار عین حق ہے اور یہ شرف اہل ایمان کو انتہائی آسانی کے ساتھ اور بغیر کسی دھکم پیل کے حاصل ہوگا۔ مگر وہی ایمان دار اس سے بہرہ ور ہوں گے جو نمازوں کی پابندی کرنے والے ہوں گے۔ ② جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے فجر اور غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی پابندی کر لے وہ دیگر نمازوں سے بھی غافل نہیں رہ سکتا۔ ③ رسول اللہ ﷺ کا چاند کی طرف دیکھ کر یہ مسئلہ بیان کرنا نظر کو نظر سے تشبیہ دینے کے لیے تھا۔ ورنہ اللہ عزوجل کے مثل کوئی شے نہیں ہے۔



۴۷۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب عزوجل کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”بھلا عین دو پہر کے وقت جب فضا میں کوئی بادل وغیرہ نہ ہو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی الجھن یا مشکل ہوتی ہے؟“ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تمہیں چودھویں کی رات میں جب کوئی بادل وغیرہ نہ ہو چاند کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟“ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی دقت اور مشکل نہیں ہوگی مگر اتنی ہی جنتی چاند یا سورج

۴۷۳۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ نَاسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُنْزِيَ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظُّهَيْرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيِيهِ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيِي أَحَدِهِمَا».

۴۷۳۰- تخریج: أخرجه مسلم، الزهد، باب: "الدنيا سجن للمؤمن وجنة للكافر"، ح: ۲۹۶۸ من حديث سفیان به.

کے دیکھنے میں ہوتی ہے۔“ (کوئی مشکل نہیں ہوگی۔)

☀ فائدہ: سورج کے دیکھنے سے مراد محض دیکھنا ہے لگائی لگا کر مسلسل اسی کی طرف دیکھتے ہی رہنا نہیں۔

۴۷۳۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح : وَحَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكِيعٍ - قَالَ مُوسَى : ابْنُ حُدْسٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ - قَالَ مُوسَى الْعُقَيْلِيُّ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَكَلْنَا يَرَى رَبَّهُ؟ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ : مُحَلِّيًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ : «يَا أَبَا رَزِينٍ ! أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ؟» قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ : «لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُحَلِّيًا بِهِ» ثُمَّ اتَّفَقَا - قُلْتُ : بَلَى . قَالَ : «فَاللَّهُ أَعْظَمُ» . قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ : «فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ ، فَاللَّهُ أَجَلُ وَأَعْظَمُ» .

۴۷۳۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ

۴۷۳۱- حضرت ابورزین (لقیط بن عامر) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم سب اپنے رب کو دیکھیں گے؟ عبید اللہ بن معاذ کے الفاظ ہیں: کیا ہم سب قیامت کے روز اسے الگ الگ دیکھیں گے تو مخلوق میں اس کی کیا علامت ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اے ابورزین! کیا تم میں سے ہر کوئی چاند کو نہیں دیکھتا ہے؟“ ابن معاذ کے الفاظ ہیں: ”کیا چودھویں کی رات کو ہر کوئی اسے اکیلے اکیلے نہیں دیکھتا ہے؟“..... پھر دونوں راویوں کا اتفاق ہے..... میں نے کہا: کیوں نہیں (اس کو دیکھنے میں دقت یا ازدحام نہیں ہوتا۔) آپ نے فرمایا: ”تو اللہ کی شان بہت بلند ہے۔“ ابن معاذ کے الفاظ ہیں آپ نے فرمایا: ”یہ تو اللہ کی ایک مخلوق کا حال ہے اور اللہ کی شان بے انتہا بلند ہے۔“

باب:---- جمہیہ کی تردید

(المعجم . . .) - بَابُ فِي الرَّدِّ عَلَى

الْجَهْمِيَّةِ (التحفة ۲۱)

☀ فائدہ: اس باب میں اللہ کے ہاتھ اور اس کے نزول اس کے ندا دینے کے حوالے سے احادیث ہیں۔ ان صفات کا جمہیہ انکار کرتے ہیں۔

۴۷۳۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ

۴۷۳۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

۴۷۳۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، المقدمة، باب: فيما أنكرت الجهمية، ح: ۱۸۰ من حديث حماد بن سلمة به، وصححه الحاكم: ۴/ ۵۶۰، ووافقه الذهبي.

۴۷۳۲- تخریج: أخرجه مسلم، صفات المنافقين، باب صفة القيامة والجنة والنار، ح: ۲۷۸۸ من حديث أبي أسامة به، وعلقه البخاري، ح: ۷۴۱۳ من حديث عمر بن حمزة به.

۳۹- کتاب السنۃ

جمیہ کی تردید کا بیان

آسمانوں کو لپیٹ لے گا اور انہیں اپنے داہنے ہاتھ میں لے گا اور کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں جابر؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ پھر زمینوں کو لپیٹ لے گا اور انہیں پکڑے گا۔ ابن العلاء نے کہا: انہیں دوسرے ہاتھ میں پکڑے گا اور فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں جابر؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟“

عن عُمَرَ بْنِ حَمْرَةَ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَطْوِي اللَّهُ تَعَالَى السَّمَوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُھُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيُّنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضِينَ ثُمَّ يَأْخُذُھُنَّ». قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: «بِيَدِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟».

فائدہ: ① اللہ عز وجل کی صفات میں وارد الفاظ واضح اور صریح ہیں۔ ہم انہیں اپنے رب تعالیٰ کے حق میں بلا جھج استعمال کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ لیکن ان کی حقیقت کا ہمیں کوئی اور اک نہیں کیونکہ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوری: ۱۱) ② اللہ کے دو ہاتھ ہیں اور دونوں ہی داہنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کلام کرنے سے موصوف ہے۔ ③ حقیقی بادشاہ تو اب بھی اللہ عز وجل ہی ہے، مگر دنیا میں نام کے بادشاہ موجود ہیں اور ان میں جبار اور تکبر بھی ہیں۔ لیکن محشر میں کسی کا کوئی وجود نہیں ہوگا اور بادشاہت صرف ایک اکیلے اللہ کی ہوگی۔



۴۷۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نبی ﷺ

نے فرمایا: ”ہر رات جب اس کا آخری تہائی حصہ باقی ہوتا ہے تو ہمارا رب تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے اور ندا دیتا ہے: کون ہے جو مجھے پکارے؟ میں اس کی سنوں اور قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اس کو بخش دوں؟“

۴۷۳۳- حَدَّثَنَا الْقُعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ».

فوائد و مسائل: ① اللہ عز وجل کا آسمان دنیا پر تشریف لانا حق ہے۔ اس کا ندا دینا بھی حق ہے اور اس کی ان صفات کی حقیقت ویسی ہی ہے جو اس کی شان عظمت و جلال کے لائق ہے۔ ان پر ایمان رکھنا واجب، ان کا انکار کفر

۴۷۳۳- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۱۳۱۵.

ان کی تاویل حرام اور ان صفات کی حقیقت کی ٹوہ لگانا یا اس کا سوال کرنا بدعت ہے۔ ⑤ فرض نمازوں کے بعد نوافل کے لیے رات کا آخری پہر اللہ سے لو لگانے اور دعا کی قبولیت کا انتہائی شاندار وقت ہوتا ہے۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ: فِي الْقُرْآنِ باب: ۲۰- قرآن مجید کا بیان (التحفة ۲۲)

۴۷۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ہے کہ (ابتدائے بعثت کے دنوں میں) رسول اللہ ﷺ
عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: میدان عرفات میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى کرتے تھے اور کہتے تھے: ”سنو! کوئی مجھے اپنی قوم کی
النَّاسِ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ: «أَلَا رَجُلٌ طرف لے جائے بلاشبہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام
يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قَرِيضًا قَدْ مَنَعُونِي پہنچانے سے روک دیا ہے۔“
أَنْ أُبْلَغَ كَلَامَ رَبِّي.”

☀ فائدہ: ① اللہ عز وجل صفت ”کلام“ سے موصوف ہے۔ جس کا رسول اللہ ﷺ نے اپنی اولین دعوت میں اظہار فرمایا اور لوگوں نے بھی اس کے ظاہری معنی ہی سمجھے۔ اس پر ہمارا ایمان ہے مگر کلام کرنے کی کیفیت سے ہم آگاہ نہیں اور قرآن مجید بھی اسی کا کلام ہے جو جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے سینے میں اتارا مسلمان اسے پڑھتے یاد کرتے اور مصحف کے اوراق میں لکھتے ہیں۔ ② اللہ تعالیٰ کی ذات جس طرح قدیم ہے اسی طرح اس کی تمام صفات بھی قدیم ہیں۔ بنا بریں قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو یہ بھی اس کی قدیم اور غیر حادث صفت ہوئی۔ اسی لیے امام احمد بن حنبل اور دیگر محدثین رحمہم اللہ اسے غیر مخلوق کہتے تھے اور معتزلہ اسے مخلوق قرار دیتے تھے۔ اس مسئلے میں امام احمد رحمہم اللہ کی استقامت اور اس کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا مشہور معروف ہے۔ رحمہم اللہ رحمة واسعة۔ ③ عالم اسباب میں رسول اللہ ﷺ کو بھی افراد کے تعاون کی ضرورت تھی جو اس تبلیغ حق میں آپ ﷺ کے معاون بنتے جو بالآخر مہاجرین و انصار کی صورت میں آپ کو مل گئے۔ اسی طرح برداعی کی بھی یہی ضرورت ہے۔ سو سعادت مند ہیں وہ عظیم لوگ جو داعیان حق کے دست و بازو بنتے ہیں۔ ④ ظاہری اسباب کے مطابق ایک دوسرے سے مدد مانگنا نہ صرف جائز ہے بلکہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی

۴۷۳۴- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، فضائل القرآن، باب: ألا رجل يحملني إلى قومه لأبلغ كلام ربي، باب: ۲۴، ح: ۲۹۲۵ عن محمد بن كثير به، وقال: "حسن صحيح غريب" ورواه ابن ماجه، ح: ۲۰۱ من حديث إسرائيل به.

مدد کرنا فرض ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ سمیت انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی تبلیغ و دعوت کے کام میں لوگوں سے تعاون طلب کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ تعاون کیا۔ البتہ مادی اسباب طریقے سے کسی سے مدد طلب کرنا شرک ہے کیونکہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مدد کرنے پر قادر نہیں ہے۔

۴۷۳۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ

المَهْرِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، وَكُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ: وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحَقَّرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرِ يَتْلَى.

۴۷۳۵- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنے آپ کو اس بات سے بہت چچ سمجھتی تھی کہ اللہ عزوجل میری براءت کے سلسلے میں کوئی ایسا کلام فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی۔



🌞 فوائد و مسائل: ① غزوہ بنی مصطلق ۶ یا ۵ ہجری میں منافقین نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان کا ایک بہت بڑا پہاڑ توڑ دیا تھا جو خود سیدہ کے لیے رسول اللہ ﷺ اور دیگر تمام اہل ایمان کے لیے انتہائی کرب و اذیت کا باعث بنا۔ مگر اس کا انجام اس اعتبار سے بہت ہی مسرت افزا رہا کہ ان کی براءت میں سولہ آیتیں نازل ہوئیں (سورۃ النور: آیت ۱۱-۲۶ تک) جو ان کی مدح و ستائش میں قیامت تک تلاوت ہوتی رہیں گی۔ ② اس واقعہ اور روایت میں اللہ عزوجل کی صفت کلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ ③ مذکورہ واقعہ ایک حادثہ تھا مگر کلام اللہ حادث نہیں ہے۔

۴۷۳۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ:

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي الشَّعْبِيَّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ التَّجَاشِيِّ فَقَرَأَ ابْنُ لَهُ آيَةً مِنَ الْإِنْجِيلِ فَضَحِكْتُ

۴۷۳۶- جناب عامر بن شہر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا انہوں نے کہا: میں نجاشی کے دربار میں تھا کہ اس کے بیٹے نے انجیل کی ایک آیت پڑھی میں ہنس پڑا۔ تو اس نے کہا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے کلام سے ہنستے ہو؟

۴۷۳۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه اللالكائي في شرح السنة: ۳۳۵/۲، ح: ۵۵۰ من حديث أبي داود به، ورواه البخاري، ح: ۷۵۰۰، ومسلم، ح: ۲۷۷۰ من حديث يونس بن يزيد به، مطولاً.

۴۷۳۶- تخریج: [ضعيف] تقدم، ح: ۳۰۲۷، وأخرجه أحمد: ۴/۲۶۰ من حديث مجالد بن سعيد به، وهو ضعيف.

فَقَالَ: أَتَضَحَّكُ مِنْ كَلَامِ اللَّهِ تَعَالَى.

☀ فائدہ: عیسائیوں کے نزدیک بھی اللہ عزوجل صفت کلام سے موصوف ہے۔ بعض حضرات نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۴۷۳۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۷۳۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرات حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ سے دم کیا کرتے تھے: [أُعِيدُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامِيَةٍ] ”میں تم دونوں کو اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں کہ ہر شیطان ہر موزی اور ہر بد نظر کے شر سے محفوظ رہو۔“ پھر فرماتے: ”تمہارے ابا (سیدنا ابراہیم علیہ السلام) حضرت اسماعیل اور اسحاق علیہ السلام کو ان کے ذریعے سے پناہ دیا کرتے تھے۔“

۴۷۳۷- حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ: «أُعِيدُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامِيَةٍ». ثُمَّ يَقُولُ: «كَانَ أَبُوكُمْ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ دلیل ہے کہ قرآن کریم مخلوق نہیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ.

☀ فوائد و مسائل: ① کیونکہ سیدنا خلیل الرحمن یا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کسی مخلوق کی پناہ حاصل کریں۔ ② جب انبیاء علیہم السلام کی صالح اولاد اللہ کی امان اور پناہ سے مستغنی نہیں تو دوسرے لوگوں کو تو اس کی احتیاج اور بھی زیادہ ہے۔ ③ مستحب ہے کہ بچوں کو ان مبارک کلمات سے ہمیشہ دم کیا جائے۔

۴۷۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ:

۴۷۳۸- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ عزوجل کسی دجی کا کلام فرماتا ہے تو آسمان والے آسمان میں ایک آواز سنتے ہیں جیسے پتھر پر زنجیر گھسیٹی جا رہی ہو اس سے وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں اور پھر اسی کیفیت میں رہتے ہیں حتیٰ

الرَّازِي وَعَلِيٌّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيٌّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۴۷۳۷- تخریج: أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: ۱۰، ح: ۳۳۷۱ عن عثمان بن أبي شيبة به.

۴۷۳۸- تخریج: [صحیح] أخرجه ابن خزيمة في التوحيد، ص: ۱۴۵ عن علي بن الحسين به، وللحديث شواهد عند البخاري، ح: ۷۴۸۱ وغيره.

﴿إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ لِلَّسَّمَاءِ صَلَصلةً كَجَرِّ السُّلْسِلَةِ عَلَى الصِّفَا فَيُصْعَقُونَ فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيلُ حَتَّى إِذَا جَاءَهُمْ جِبْرِيلُ فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ، قَالَ: فَيَقُولُونَ: يَا جِبْرِيلُ! مَاذَا قَالَ رَبُّكَ فَيَقُولُ: الْحَقُّ، فَيَقُولُونَ: الْحَقُّ الْحَقُّ.﴾

☀ فائدہ: وحی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اللہ عزوجل کے کلام میں ”آواز“ بھی ہے۔ جسے جبریل امین علیہ السلام اور دیگر فرشتے سنتے ہیں۔ کئی لوگوں کا یہ کہنا کہ اللہ کا کلام آواز سے معرّی ہے درست نہیں حالانکہ کلام آوازی سے سنا جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا: ﴿فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ (القصص: ۳۰) ”پس جب وہاں پہنچے تو اس بابرکت زمین کے میدان کے دائیں کنارے پر درخت میں سے آواز دیے گئے: اے موسیٰ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں سارے جہانوں کا پروردگار۔“ ﴿وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ﴾ (الصّٰفّٰت: ۱۰۴) ”اور ہم نے اس کو آواز دی: اے ابراہیم!“ اور اللہ کی یہ آواز بے مثل و بے مثال تھی اور ہے۔

باب: ۲۰-۲۱- شفاعت کا بیان

(المعجم ۲۰، ۲۱) - بَابُ فِي

الشَّفَاعَةِ (التحفة ۲۳)

۴۷۳۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: ۴۷۳۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری سفارش میری امت کے ان لوگوں کے لیے ہوگی جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں گے۔“ قَالَ: «شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَايِرِ مِنْ أُمَّتِي».

☀ فوائد و مسائل: ① گناہ گاروں کو امید رکھنی چاہیے کہ ان کی سفارش ہوگی اور انہیں معاف کر دیا جائے گا مگر ساتھ ہی شدید خوف بھی چاہیے کیونکہ یہ بھی معلوم نہیں کہ کس کس گناہ گار کی شفاعت ہوگی اور کون اس سے محروم رہے گا یا کس کے بارے میں شفاعت قبول ہوگی؟ کیونکہ یہ معاملہ سارے کا سارا اللہ رب العالمین کی اپنی مشیت پر ہے۔

۴۷۳۹- تخريج: [صحيح] أخرجه أحمد: ۲۱۳/۳ عن سليمان بن حرب به، وللحديث طرق عند الترمذي، ح: ۲۴۳۵ وغيره.

اگر مشیت ہوئی تو فیہا ورنہ شدید عقاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸) ”یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔“ اور ارشاد ہے: ﴿وَأَكْثَرُكُمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَى﴾ (النجم: ۲۶) ”اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ نفع نہیں دے سکتی، مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے اور پسند فرمائے تو اجازت دے دے۔“ ﴿يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا﴾ (طہ: ۱۰۹) ”اس دن سفارش کچھ کام نہیں آئے گی مگر جسے رحمن اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔“ اور یہ لوگ صرف اہل توحید ہوں گے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ سفارش کرنے کی اجازت دے گا۔ (بیر دیکھیے سورہ انبیاء: ۲۸، سورہ سبا: ۲۳، سورہ نباہ: ۳۸ اور آیت الکرسی وغیرہ۔) ⑤ اس خوشخبری کا مطلب یہ نہیں کہ انسان گناہوں کے ارتکاب میں جری ہو جائے۔ بلکہ خوف کے پہلو کو غالب رکھنا چاہیے کیونکہ میدانِ حشر کی تکلیف ہی ناقابلِ برداشت ہوگی جہنم تو اس سے بہت زیادہ سخت ہے۔ پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ شفاعت قبول ہوتے ہوئے کتنی مدت لگ جائے۔ والعیاذ باللہ۔ (اگلی حدیث پر مزید غور کیا جائے۔)

۴۷۴۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

عن الحسن بن ذكوان قال: حَدَّثَنَا أَبُو

رجاء قال: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ

بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ

الْجَهَنَّمِيِّينَ».

۴۷۴۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي

سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ كَوِيهَ فَرَمَاتِهِ سَنًا: ”بَلَا شَبَهَ اٰہِلِ جَنّتْ جَنّتْ“

میں کھائیں گے اور پیئیں گے۔“

۴۷۴۰- تخریج: أخرجه البخاري، الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ح: ۶۵۶۶ عن مسدد به.

۴۷۴۱- تخریج: أخرجه مسلم، الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: في صفات الجنة وأهلها وتسييحهم فيها بكرة وعشيا، ح: ۲۸۳۵ عن عثمان بن أبي شيبة به.

۳۹- کتاب السنۃ..... فنا کے بعد جی اٹھنے اور صور پھونکے جانے کا بیان

اللہ ﷻ یَقُولُ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَسْرُبُونَ».

🌞 فائدہ: آخرت میں جنت کی نعمتیں یا دوزخ کا عذاب کوئی وہی باتیں نہیں ہیں بلکہ حقیقی امور ہیں۔ البتہ انہیں اس دنیا پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

(المعجم . . .) - بَابُ ذِكْرِ الْبَعْثِ باب:..... فنا کے بعد جی اٹھنے اور صور پھونکے جانے کا بیان وَالصُّورِ (التحفة ۲۴)

۴۷۴۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْلَمٌ عَنْ يَشْرِ بْنِ شَعَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ».

۴۷۴۳- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجَبَ الذَّنَبِ، مِنْهُ خُلِقَ، وَفِيهِ يُرْكَبُ».

۴۷۴۲- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔“

🌞 فائدہ: حضرت اسرافیل علیہ السلام اپنے منہ میں صور لیے امر الہی کے منتظر کھڑے ہیں۔ جب حکم ہوگا تو وہ اس میں پھونک ماریں گے اور ساری دنیا فنا ہو جائے گی۔ پھر اللہ کے حکم سے دوبارہ پھونکیں گے تو سب جی اٹھیں گے۔

۴۷۴۳- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجَبَ الذَّنَبِ، مِنْهُ خُلِقَ، وَفِيهِ يُرْكَبُ».

۴۷۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم کے سارے جسم کو مٹی کھا جائے گی مگر دم کی جڑ کا آخری حصہ بچ رہے گا۔ اسی سے پیدائش کی ابتدا ہوتی ہے اور اسی سے دوبارہ جسم مرکب ہوں گے۔“

🌞 فائدہ: صحیح احادیث کے مطابق انبیاء و رسل ﷺ کے جسم مٹی کے کھائے جانے سے محفوظ رہتے ہیں۔

(مسند احمد: ۸/۳ و سنن ابو داود، الصلاة، حدیث: ۱۰۴۷)

۴۷۴۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب: ومن سورة الزمر، ح: ۳۲۴۴ من حديث سليمان التيمي أبي المعتمر به، وقال: "حسن"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۵۷۰، والحاكم ۵۰۶/۲ و ۵۶۰/۴، ووافقه الذهبي.

۴۷۴۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الجنائز، باب أرواح المؤمنين، ح: ۲۰۷۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۲۳۹/۱، ورواه مسلم، ح: ۲۹۵۵ من حديث أبي الزناد، والبخاري، ح: ۴۸۱۴ من طريق آخر عن أبي هريرة به.

(المعجم ۲۱، ۲۲) - بَابُ: فِي خَلْقِ

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ (التحفة ۲۵)

۴۷۴۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: «مُهَبِّ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ

جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ - إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ». قَالَ: «فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى النَّارَ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ. ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ! لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا».

جنت اور دوزخ کے پیدا کیے جانے کا بیان

باب: ۲۲- جنت اور دوزخ کے

پیدا کیے جانے کا بیان

۴۷۴۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا کیا تو جبریل امین سے کہا: جاؤ اور اسے دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے اور اسے دیکھا، پھر آئے تو کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اس کے متعلق جو کوئی بھی سنے گا اس میں داخل ہونا چاہے گا۔ پھر اللہ نے اس کو مکروہات کے گھیرے میں دے دیا۔“ (اس میں آنے والوں کو جو عمل کرنے ہوں گے اور جن شرعی پابندیوں کو قبول کرنا ہوگا) عمومی طور پر ان کی طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی یا حق کی راہ پر جسے رہنے کی وجہ سے تکلیفیں اٹھانی ہوں گی۔) پھر فرمایا: جبریل! جاؤ اور اسے دیکھ کر آؤ۔ پس وہ گئے اور اس کو دیکھا۔ پھر آئے اور کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر جب دوزخ کو پیدا کیا تو جبریل سے کہا: جاؤ اور دوزخ کو دیکھ کر آؤ۔ وہ گئے اور دیکھ کر آئے۔ واپس آ کر کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! کوئی نہیں جو اس کے متعلق سنے اور پھر اس میں داخل ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو نفسانی خواہشات اور مرغوبات کے گھیرے میں دے دیا۔ پھر فرمایا: اے جبریل! جاؤ اور اسے دیکھ کر آؤ۔ وہ گئے اور اسے دیکھا۔

۴۷۴۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الأيمان والنذور، باب الحلف بعزة الله تعالى، ح: ۳۷۹۴، والترمذي، ح: ۲۵۶۰ من حديث محمد بن عمرو الليثي به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم على شرط البخاري: ۲۷، ۲۶/۱، ووافقه الذهبي.

پھر آئے اور کہا: اے میرے رب! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں داخل ہونے سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جنت اور اس کی نعمتیں دوزخ اور اس کا عذاب فی الواقع پیدا کیے جا چکے ہیں۔ ② جنت کا داخلہ شرعی پابندیوں پر عمل کرنے ہی سے ممکن ہے۔ اور ان کے بالمقابل نفسانی خواہشات کی پیروی اور شرعی پابندیوں سے آزادی جہنم میں جانے کا باعث ہیں لہذا ضروری ہے کہ انسان نفسانی خواہشات کی پیروی سے دور رہے۔

(المعجم ۲۲، ۲۳) - باب: فی الحوض (التحفة ۲۶)

باب: ۲۳، ۲۴- حوض کا بیان

۴۷۴۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ تمہارے آگے (محشر میں) ایک حوض ہے۔ اس کے کنارے اس قدر لمبے ہیں جیسے جرباء اور ازرح کے مابین فاصلہ ہے۔ (یہ علاقہ شام کے دو مقام ہیں ان کے درمیان پرانے زمانے میں تین راتوں کے سفر کا فاصلہ تھا۔)

۴۷۴۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَّتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ».

۴۷۴۶- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم لوگ میرے پاس حوض پر آنے والے لوگوں کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔ ابو حمزہ کہتے ہیں میں نے پوچھا: اس دن آپ لوگوں کی تعداد کیا تھی؟ کہا: سات آٹھ سو۔

۴۷۴۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ التَّمَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا قَالَ: «مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفٍ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضِ». قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: سَبْعِمِائَةٍ أَوْ ثَمَانِمِائَةٍ.

۴۷۴۵- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ، ح: ۲۲۹۹ من حديث حماد بن زيد به، وأصله عند البخاري، ح: ۶۵۷۷ من حديث نافع به.

۴۷۴۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۶۹/۴ من حديث شعبة به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۷۶/۱، ۷۷.



☀ فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی امت گنتی میں سب امتوں سے بڑھ کر ہے۔ اور اہل ایمان و توحید ہی اس حوض کے پانی سے مستفید ہوں گے۔ یعنی وہ خوش بخت عظماء اور اچھے نصیب والے لوگ جو شرک و بدعات سے محفوظ رہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔ آمین یا رَبَّ الْعَالَمِین۔

۴۷۴۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

ﷺ کو اونگھ آگئی۔ پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اٹھایا۔ آپ نے صحابہ سے کہا: ”یا صحابہ! آپ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکراتے ہیں؟“ فرمایا: ”مجھ پر ابھی ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔“ تو آپ نے پڑھا: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ..... اِنَّا اَعْطٰیْكَ الْکُوْثَرَ.....﴾ آخر تک۔ جب آپ نے اسے پڑھ لیا تو فرمایا: ”کیا جانتے ہو کوثر کیا ہے؟“ صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ ایک نہر ہے جو میرے رب عزوجل نے مجھے جنت میں دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور اس پر خیر کثیر ہوگی“ اس پر ایک حوض ہوگا جس پر قیامت کے روز میری امت کے لوگ آئیں گے اس کے پینے کے برتن (پیالے) ستاروں کی تعداد میں ہوں گے۔“

۴۷۴۷- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: أَعْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِعْفَاءً، فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فِيمَا قَالَ لَهُمْ وَإِمَّا قَالُوا لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ ضَحِكْتَ؟ فَقَالَ: «إِنَّهُ أَنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةً سُوْرَةً» فَقَرَأَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿اِنَّا اَعْطٰیْكَ الْکُوْثَرَ﴾ حَتَّى خَتَمَهَا، فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ مَا الْکُوْثَرُ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَيْهِ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ وَعَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِیْرٌ، عَلَيْهِ حَوْضٌ تَرْدُ عَلَيْهِ أُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آيَتُهُ عَذْدُ الْکَوَاكِبِ».

☀ فوائد و مسائل: ① میدان حشر کا حوض نہر کوثر کا ایک حصہ ہوگا۔ ② اس حدیث میں دلیل ہے کہ [بسم اللہ الرحمن الرحیم] ہر سورت کا جزو اور اس کی ایک آیت ہوتی ہے۔ مگر دوسرا فریق دوسرے دلائل سے اس کو مرجوح کہتا ہے۔ ایک تیسرا مسلک یہ ہے کہ بسم اللہ صرف سورۃ فاتحہ کی آیت ہے۔ دوسری سورتوں میں اس کو تبرک اور فصل کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں اسے سورۃ فاتحہ کی ایک آیت قرار دیا گیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے (الصحيحۃ: ۳/۱۷۹ رقم: ۱۱۸۳)

۴۷۴۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۷۴۸- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ:

۴۷۴۷- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۴۰۰ و ح: ۲۳۰۴ من حديث محمد بن فضيل به، تقدم، ح: ۷۸۴.

۴۷۴۸- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة: ﴿اِنَّا اَعْطٰیْكَ الْکُوْثَرَ﴾، ح: ۴۹۶۴، والترمذي، ح: ۳۳۵۹

۳۹- کتاب السنۃ

حوض کا بیان

ہے کہ جب اللہ کے نبی ﷺ کو معراج کے موقع پر جنت میں لے جایا گیا تو آپ کو ایک نہر دکھائی گئی جس کے کنارے ایسے یاقوت کے تھے جو خول دار تھے۔ تو وہ فرشتہ جو آپ کے ساتھ تھا اس نے (اس کی تہہ میں) ہاتھ مارا اور کستوری نکالی۔ تو حضرت محمد ﷺ نے اس فرشتے سے پوچھا: ”یہ کیا ہے؟“ اس نے کہا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ عزوجل نے آپ کو دی ہے۔

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ - أَوْ كَمَا قَالَ - عُرِضَ لَهُ نَهْرٌ حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُجِيبُ - أَوْ قَالَ الْمُجَوَّفُ - فَضَرَبَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكًَا فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ لِلْمَلِكِ الَّذِي مَعَهُ: «مَا هَذَا؟» قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۷۴۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتٍ قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا بَرَزَةَ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ، فَحَدَّثَنِي فَلَانٌ - بِاسْمِهِ سَمَاءُ مُسْلِمٍ - وَكَانَ فِي السَّمَاطِ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَاهُ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ هَذَا الدَّحْدَاحِ، فَفَهَمَهَا الشَّيْخُ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا؟ قَالَ أَبُو بَرَزَةَ: نَعَمْ لَامَرَّةٌ وَلَا نِثْنَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا وَلَا أَرْبَعًا وَلَا خَمْسًا، فَمَنْ كَذَبَ بِهِ فَلَا سَقَاءَ

۴۷۴۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتٍ قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا بَرَزَةَ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ، فَحَدَّثَنِي فَلَانٌ - بِاسْمِهِ سَمَاءُ مُسْلِمٍ - وَكَانَ فِي السَّمَاطِ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَاهُ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ هَذَا الدَّحْدَاحِ، فَفَهَمَهَا الشَّيْخُ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا؟ قَالَ أَبُو بَرَزَةَ: نَعَمْ لَامَرَّةٌ وَلَا نِثْنَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا وَلَا أَرْبَعًا وَلَا خَمْسًا، فَمَنْ كَذَبَ بِهِ فَلَا سَقَاءَ



602


من حديث قتادة به، مختصراً.

۴۷۴۹- تخريج: [صحيح] أخرجه أحمد: ۴/۴۲۱ من حديث أبي طالوت به، وله طريق آخر عنده: ۴/۴۲۴،

وللحديث شواهد عنده: ۴/۴۱۹، ۴۲۵، ۴۲۶.

اللہ مِنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ مُغْضِبًا .

اس لیے بلا بھیجا ہے کہ آپ سے حوض کے متعلق دریافت کروں۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں کچھ کہتے سنا ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ کوئی ایک دو تین چار یا پانچ بار نہیں (بلکہ بارہا سنا ہے) تو جو اس کو جھٹلائے اللہ اس کو اس سے نہ پلوائے پھر غصے سے باہر نکل آئے۔


 فائدہ: میدان حشر میں حوض کوثر کا وجود صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے اس کا انکار کفر ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھیے: (صحیح البخاری، الرقاق؛ حدیث: ۶۵۸۲، ۶۵۸۳ وغیرہ، و صحیح مسلم، الفضائل؛ حدیث: ۲۳۰۳، ۲۳۰۴ وغیرہ)

باب: ۲۳، ۲۴- قبر میں سوال جواب اور عذاب کا بیان

(المعجم ۲۳، ۲۴) - بَابُ الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (التحفة ۲۷)

۴۷۵۰- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہی مصداق ہے اللہ عز وجل کے اس فرمان کا: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ ”اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو پختہ بات کے ساتھ دنیا میں ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا۔“

۴۷۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ فَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾» . [إبراهيم: ۲۷].

 فائدہ: قبر کے سوال و جواب کا مسئلہ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت میں بیان ہوا ہے اور متعدد صحیح احادیث میں وارد ہے۔ اس لیے اس کا انکار کفر ہے۔ (صحیح البخاری، التفسیر؛ حدیث: ۴۶۹۹)

۴۷۵۰- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة إبراهيم عليه الصلاة والسلام، باب: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾، ح: ۴۶۹۹ عن أبي الوليد الطيالسي، ومسلم، الجنة وصفة نعيمها، باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار عليه... الخ، ح: ۲۸۷۱ من حديث شعبة به.

۳۹- کتاب السنۃ

۴۷۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ
الْأَنْبَارِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ
الْخَفَّافُ، أَبُو نَصْرِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ،
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ
نَحْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ صَوْتًا فَفَزِعَ فَقَالَ:
«مَنْ أَصْحَابُ هَذِهِ الْقُبُورِ؟» قَالُوا: يَا
رَسُولَ اللَّهِ! نَاسٌ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ:
«تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ
الدَّجَالِ». قَالُوا: وَمِمَّ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
قَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ
مَلَكٌ فَيَقُولُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى هَدَاهُ، قَالَ: كُنْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ، فَيَقَالُ:
مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: هُوَ
عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ
غَيْرِهَا فَيُنْطَلَقَ بِهِ إِلَى بَيْتٍ كَانَ لَهُ فِي النَّارِ،
فَيَقَالُ لَهُ: هَذَا بَيْتُكَ كَانَ لَكَ فِي النَّارِ،
وَلَكِنَّ اللَّهَ عَصَمَكَ وَرَحِمَكَ فَأَبْدَلَكَ بِهِ بَيْتًا
فِي الْحَيَّةِ، فَيَقُولُ: دَعُونِي حَتَّى أَذْهَبَ
فَأُبَشِّرَ أَهْلِي فَيَقَالُ لَهُ: اسْكُنْ. وَإِنَّ الْكَافِرَ
إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَنْتَهَرُهُ، فَيَقُولُ
لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي،
فَيَقَالُ لَهُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، فَيَقَالُ لَهُ:
مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ:
كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيَضْرِبُهُ



604

۴۷۵۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بنو نجار کے ایک نخلستان میں داخل ہوئے۔ آپ نے ایک آواز سنی اور گھبرا گئے اور پوچھا: یہ قبروں والے کون ہیں؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ تھے جو دور جاہلیت میں مر گئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے آگ کے عذاب اور دجال کے فتنے سے امان مانگو۔“ انہوں نے کہا: اور یہ کیسے ہے اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ مومن آدمی کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ آتا ہے وہ اس سے پوچھتا ہے تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ تو اگر اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو وہ کہتا ہے: میں اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے: یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس سے اس کے علاوہ کچھ اور نہیں پوچھا جاتا۔ چنانچہ اسے ایک گھر کی طرف لے جایا جاتا ہے جو اس کے لیے دوزخ میں مقرر تھا اور اس سے کہا جاتا ہے: (دیکھ) دوزخ میں یہ تیرا گھر تھا لیکن اللہ نے تجھ کو بچا لیا ہے اور تجھ پر رحم کیا ہے اور اس کے بدلے تجھے جنت میں گھر دے دیا ہے۔ تو وہ کہتا ہے: مجھے چھوڑو کہ جاؤں اور اپنے گھر والوں کو خوشخبری دے آؤں تو اسے کہا جاتا ہے آرام کرو۔ اور کافرا آدمی کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ آتا ہے اور اس کو چھڑکتا ہے اور پوچھتا ہے: تو کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے: مجھے نہیں معلوم۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: نہ تو نے

۴۷۵۱- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۳۲۳۱.

بِمُطَرِّقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ أَذْنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَوْتًا يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ.

قبر میں سوال جواب اور عذاب قبر کا بیان
جانا اور نہ پڑھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے: تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ تو وہ فرشتہ لوہے کے ایک بھاری بھر کم ہتھوڑے (گرز) کے ساتھ اس کے کانوں کے درمیان مارتا ہے تو وہ اس سے اس قدر چیخا جھلاتا ہے کہ جنوں اور انسانوں کے علاوہ ساری مخلوق اس کی آواز سنتی ہے۔“

۴۷۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِمِثْلِ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ أَنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ»، فَذَكَرَ قَرِيبًا مِنْ [حَدِيثِهِ] الْأَوَّلِ قَالَ فِيهِ: «وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولَانِ لَهُ»، زَادَ «الْمُنَافِقُ» وَقَالَ: يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ.

۴۷۵۲- محمد بن سلیمان نے عبد الوہاب سے اسی اسناد سے اس حدیث کی مانند روایت کیا۔ کہا: ”جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس آنے لگتے ہیں تو وہ ان کے قدموں کی آہٹ سنتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں.....“ اور پہلی حدیث کے قریب قریب بیان کیا۔ اس میں کہا: ”کافر اور منافق کہتے ہیں.....“ اس میں ”منافق“ کا لفظ زیادہ ہے۔ نیز یہ کہا: ”اس کی چیخ کو جنوں اور انسانوں کے علاوہ قریب قریب کی سب مخلوق سنتی ہے۔“

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ بظاہر جو اختلاف نظر آتا ہے مختلف افراد کے احوال کی بنا پر ہے۔ صالح بندے کے پاس ایک ہی فرشتہ آتا ہے اور نرمی کا معاملہ کرتا ہے اور دوسرے کے پاس دو آتے ہیں اور یہ فرشتے بھی لوگوں کے جانے سے پہلے آ جاتے ہیں اور دونوں ہی سوال کرتے ہیں تاکہ قبر کے سوالات اور وہاں کے امتحان کی ہیبت اور شدت میں سختی کا اظہار ہو۔ (عون، التذکرۃ للقرطبی)

۴۷۵۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَايَتَ

۴۷۵۲- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۳۲۳۱.

۴۷۵۳- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۳۲۱۲، وأخرجه أحمد: ۲۸۷/۴ عن أبي معاوية الضرير به، ورواه النسائي، ح: ۲۰۰۳، وابن ماجه، ح: ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، وهو في الزهد لهناد بن السري: ۱/۲۰۵-۲۰۷، ح: ۳۳۹، ورواه البيهقي في إثبات عذاب القبر، ح: ۲۰ (بتحقيق) من حديث أبي داود به، وصححه في شعب الإيمان، ح: ۳۹۵ وغيره.

ہے انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے میں گئے۔ ہم قبر کے پاس پہنچے تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہوں (نہایت پرسکون اور خاموشی سے بیٹھے تھے)۔ آپ کے ہاتھ میں چھری تھی آپ اس سے زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے اپنا سراٹھایا اور فرمایا: ”اللہ سے قبر کے عذاب کی امان مانگو۔“ آپ نے یہ دو یا تین بار فرمایا۔ جریر کی روایت میں یہاں یہ اضافہ ہے..... ”جب لوگ واپس جاتے ہیں تو میت ان کے قدموں کی آہٹ سنتی ہے جبکہ اس سے یہ پوچھا جا رہا ہوتا ہے: اے فلاں! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟“ ہناد نے کہا: فرمایا: ”اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں: یہ آدمی کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا؟ تو وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں۔“ پھر وہ کہتے ہیں: تجھے کیسے علم ہوا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔“ جریر کی روایت میں مزید ہے: ”یہی (سوال جواب ہی) مصداق ہے اللہ عزوجل کے اس فرمان کا ﴿يَسْتَبْشِرُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ پھر وہ دونوں روایت کرنے میں متفق ہیں۔ فرمایا: ”پھر آسمان سے منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے: تحقیق میرے بندے نے سچ کہا ہے اسے جنت

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، ح: وَحَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ - وَهَذَا لَفْظُ هَنَادٍ: عَنْ الْأَعْمَشِ - عَنِ الْمُنْهَالِ، عَنْ زَادَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هُنَا، وَقَالَ: «وَأِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدِيرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ: يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ». قَالَ هَنَادٌ: قَالَ: «وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِي الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَيَقُولَانِ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ». زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: «فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يَسْتَبْشِرُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾» [إبراهيم: ۲۷] الْآيَةَ - ثُمَّ اتَّفَقَا - قَالَ: «فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَّقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبُسُوهُ

قبر میں سوال جواب اور عذاب قبر کا بیان

کا بستر بچھا دو اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف سے دروازہ کھول دو۔“ فرمایا: ”جنت کی طرف سے وہاں کی ہوائیں راحیں اور خوشبو آنے لگتی ہیں اور اس کی قبر کو انتہائے نظر تک وسیع کر دیا جاتا ہے۔“ پھر کافر اور اس کی موت کا ذکر کیا اور فرمایا: اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور وہ اس کے پاس آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: ہا! ہا! مجھے خبر نہیں۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: ہا! ہا! مجھے خبر نہیں۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: یہ آدمی کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا؟ تو وہ کہتا ہے: ہا! ہا! مجھے خبر نہیں۔ تو منادی آسمان سے ندا دیتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا اسے آگ کا بستر بچھا دو اسے آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے دوزخ کی طرف سے دروازہ کھول دو۔ فرمایا کہ پھر اس جہنم کی طرف سے اس کی تمیش اور سخت گرم ہوا آنے لگتی ہے اور اس پر قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔“ جریر کی روایت میں مزید ہے: ”پھر اس پر ایک اندھا گونا گونا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے پاس بھاری گرز ہوتا ہے۔ اگر اسے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ (پہاڑ) مٹی مٹی ہو جائے۔ پھر وہ اسے اس کے ساتھ ایسی چوٹ مارتا ہے جس کی آواز جنوں اور انسانوں کے علاوہ مشرق و مغرب کے درمیان ساری مخلوق سنتی ہے۔ اور پھر وہ مٹی (ریزہ ریزہ) ہو جاتا ہے۔“ فرمایا: پھر اس میں روح لوٹائی جاتی ہے۔“

۴۷۵۴- ابو عمر زاذان نے کہا کہ میں نے حضرت

مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ. قَالَ: «فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا». قَالَ: «وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ». قَالَ: «وَإِنَّ الْكَافِرَ، فَذَكَرَ مَوْتَهُ. قَالَ: «وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي؟ فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ» قَالَ: «فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا». قَالَ: «وَيُصَيِّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ». زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ: «ثُمَّ يُقَبِّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكُمْ مَعَهُ مِرْزَبَةً مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضَرَبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا». قَالَ: «فَيَضْرِبُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا». قَالَ: «ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ».

۴۷۵۴- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا

۴۷۵۴- [تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، أخرجه البيهقي في إثبات عذاب القبر، ح: ۲۴ (بتحقيقي) من ۴۴]

۳۹- کتاب السنۃ

ترازو کا بیان

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا
 الْبَرَاءُ عَنْ أَبِي عُمَرَ زَادَانَ قَالَ: سَمِعْتُ
 الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.
 براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے نبی ﷺ سے
 اس کی مانند روایت کیا۔

باب: ۲۴-۲۵ ترازو کا بیان

(المعجم ۲۴، ۲۵) - بَابُ: فِي ذِكْرِ

الْمِيزَانِ (التحفة ۲۸)

☀ فائدہ: قیامت میں اعمال کا تولا جانا حق ہے۔ اس کے لیے ترازو قائم کی جائے گی اور اس کے دو پلڑے ہوں گے۔ درج ذیل آیات میں اس کی صراحت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ لَأَتَيْنَابَهَا وَكُفًى﴾ (الانبیاء: ۴۷) ”قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے کسی جان پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوا تو ہم اسے لے آئیں گے اور حساب لینے کو ہم کافی ہیں۔“ ﴿وَالْوِزْنُ يُوْزَنُ الْحَقُّ فَهُمْ يُثْقَلُونَ﴾ (الاعراف: ۹۸) ”اس دن وزن کیا جانا حق ہے تو جس کے تول بھاری ہو گئے وہی کامیاب ہیں اور جس کے تول ہلکے رہے تو یہ وہی ہیں جنہوں نے ہماری آیتوں کی حق تلفی کی اور اپنے آپ کو گھانا دیا۔“ ﴿فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ﴾ (القارعة: ۶-۹) ”جس کے تول بھاری رہے تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا اور جس کے تول ہلکے رہے تو اس کا ٹھکانا ہادیہ (جہنم) ہوگا۔“



۴۷۵۵- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ انہوں نے جہنم کا ذکر کیا اور رونے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟“ کہنے لگیں: مجھے جہنم یاد آئی ہے تو رونے لگی ہوں۔ تو کیا بھلا آپ قیامت کے روز اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ تو رسول ﷺ نے فرمایا: ”تین مقامات ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا: ترازو کے پاس حتیٰ

۴۷۵۵- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

وَحَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ
 حَدَّثَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ،
 عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا ذَكَرَتْ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا يُبْكِيكِ؟» قَالَتْ:
 «ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيتُ، فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟» فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا فِي

۴۷۵۵- حدیث ابی داود بہ .

۴۷۵۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في الاعتقاد، ص: ۲۱۰ من حديث أبي داود، وأحمد:

۱۰۱/۶ من حديث الحسن البصري به، وعنعن.

ثَلَاثَةَ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا، عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْخَفُ مِيزَانُهُ أَوْ يُثْقَلُ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ ﴿هَؤُلَاءِ أَقْرَبُوا كِتَابِي﴾ [الحاقة: ۱۹] حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ، أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ».

کہ اسے پتا چل جائے کہ اس کا تول ہلکا ہو یا بھاری نامہ اعمال ملنے کے وقت جب کہا جائے گا ﴿هَؤُلَاءِ أَقْرَبُوا﴾ کتابیہ ﴿آؤ میرا نامہ اعمال پڑھو﴾ حتی کہ جان لے کہ اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں آتا ہے یا بائیں میں یا کمر کے پیچھے سے اور (تیسرا مقام) پل صراط ہے جب اسے جہنم پر عین وسط میں ٹکایا جائے گا۔

قَالَ يَعْقُوبُ عَنْ يُونُسَ، وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِهِ.

يعقوب نے عن یونس کے الفاظ سے روایت کی اور یہ حدیث اسی کے الفاظ میں ہے۔

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم یہ حقیقت ہے کہ محشر کے سارے ہی مراحل و مہشت ناک ہیں مگر یہ مذکورہ احوال زیادہ سخت ہوں گے۔

(المعجم ۲۵، ۲۶) - بَابُ فِي الدِّجَالِ (التحفة ۲۹)

باب: ۲۵، ۲۶- دجال کا بیان

فائدہ: دجال کا لفظ دجل سے اسم مبالغہ ہے اور معنی ہیں: ”انتہائی فریبی“ قیامت سے پہلے ایک شخص ظاہر ہوگا جو مختلف شعبہ بازیوں سے لوگوں کے ایمان پر حملہ آور ہوگا اور اپنی الوہیت کا دعویٰ کرے گا۔ اس کا یہ فتنہ سب فتنوں سے بڑھ کر ہوگا۔ اس کی ظاہر علامات اور اس کے اعمال کا بیان احادیث کی سب کتب میں موجود ہے۔ آخر میں اس کا نقل سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے ہوگا۔

۴۷۵۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرَّاقَةَ، عَنْ أَبِي عُيْبَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا وَقَدْ أُنْذِرَ الدِّجَالُ قَوْمَهُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْوهُ».

۴۷۵۶- حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”تحقیق نوح علیہ السلام کے بعد جو بھی نبی آیا اس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں۔“ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی علامات بیان فرمائیں اور کہا: ”ممکن ہے کہ اسے وہ آدمی پالے جس نے مجھے

۴۷۵۶- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ما جاء في الدجال، ح: ۲۲۳۴ من حديث حماد بن سلمة، وقال: "حسن غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۹۵، والحاكم: ۵۴۲/۴، ۵۴۳، ووافقه الذهبي.

۳۹- کتاب السنۃ

خوارج کا بیان

دیکھا ہے اور میری باتیں سنی ہیں۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان دنوں ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ کیا بھلا ایسے ہی ہوں گے جیسے کہ آج ہیں؟ فرمایا: ”یا اس سے بہتر۔“

فَوَصَّفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «لَعَلَّهُ سَيُذَرِّكُهُ مَنْ قَدْ رَأَى أَبِي وَسَمِعَ كَلَامِي». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ، أَمْثَلُهَا الْيَوْمَ. قَالَ: «أَوْ خَيْرٌ».

۴۷۵۷- جناب سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ

بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کے لائق ہے۔ پھر آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ”میں تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں اور جو بھی نبی آیا ہے اس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ یقیناً نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا، لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات کہہ رہا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ عز وجل قطعاً کانا نہیں ہے۔“

۴۷۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، فَذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: «إِنِّي لَا نُذِرُكُمْوَهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلِكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ».



🌞 فوائد و مسائل: ① ”دجال“ کا سب سے بڑا دجل اور فتنہ مختلف شعبہ دے دکھا کر اپنی الوہیت کا اقرار کرانا ہوگا۔

② اللہ عز وجل صفت عین (آنکھ) سے موصوف ہے۔ اور اس کی آنکھیں ہیں اور دجال کا عیب یہ بتایا گیا ہے کہ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا۔ وصف باری تعالیٰ کی بابت قرآن مجید میں ہے: ﴿وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا﴾ (الطور: ۳۸) ”اللہ کے حکم کے مطابق صبر کیجیے۔ بلاشبہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔“ اللہ عز وجل کی تمام صفات پر ہم اہل السنۃ والجماعۃ کا ایمان ہے۔ ہم ان کی کوئی تاویل نہیں کرتے۔ ہم نہ ان کو معطل سمجھتے ہیں نہ انکار کرتے ہیں اور نہ تشبیہ دیتے ہیں بلکہ یہ ویسی ہی ہیں جیسی اس کی ذات والا نشان کے لائق ہیں۔ ان کی حقیقت کی ٹوہ میں لگنا اور ان کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔ اس لیے کہ ہماری عقل اور ادراک اس کو پا ہی نہیں سکتے۔ ٹوہ لگانے سے محض پریشان خیالی پیدا ہوگی۔

باب: ۲۶- خوارج کا بیان

باب: ۲۶ (۲۷) - (المعجم ۲۶، ۲۷) - باب: فی

الخوارج (التحفة ۳۰)

۴۷۵۷- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۳۲۹.

🌞 فائدہ: [خوارج، خارجه] کی جمع ہے۔ اس طائفہ کی ابتدا اس وقت ہوئی جب کچھ لوگوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت سے سرکشی کرتے ہوئے خروج (بغوات) کیا اور معاملہ حکیم کے تحت ان پر الزام یہ لگایا کہ آپ نے کتاب اللہ کے ہوتے ہوئے لوگوں کو فیصل بنایا ہے۔ اور بہانہ یہ بنایا کہ [إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ] ”فیصل صرف اللہ کا ہے۔“ یہ الفاظ برحق مگر ان کا مقصود باطل تھا۔ اللہ کے فرمان (قرآن) کے مطابق فیصلہ بہر حال کوئی قاضی یا حاکم کرے گا قرآن میں ہے: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ (المائدہ: ۴۴) ”جنہوں نے اللہ کی اتاری ہوئی (کتاب) کے مطابق فیصلہ نہ کیا وہ کافر ہیں۔“ اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ قرآن کے مطابق فیصلہ انسانوں ہی نے کرنا ہے۔ ان لوگوں کے متعدد فریق ہیں جب کہ ان کے بنیادی نظریات یہ ہیں: سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے براءت کا اظہار، کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہے۔ اور امام المسلمین جب سنت کے خلاف کرے تو اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا واجب ہے۔ (الملل والنحل، از شہرستانی)

۴۷۵۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدگی اختیار کی اس نے اسلام کی رسی کو اپنے گلے سے اتار پھینکا۔“

۴۷۵۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَمَنْدَلُ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي جَهْمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قَيْدٌ شَبِيرٌ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① جماعۃ سے مراد ”اہل السنۃ والجماعۃ“ ہیں جو عقیدہ توحید اور تمسک بالسنۃ کو دین کی بنیاد مانتے ہیں۔ اسی پر آپس میں متحد و متفق ہیں۔ ② مسلمانوں کے حاکم سے کوئی گناہ اور غلطی ہو جائے تو اس کے خلاف بغاوت کرنا جائز نہیں الا یہ کہ وہ ”صریح کفر“ کا مرتکب ہو یا جب وہ نفاذ دین کے راستے سے انحراف کریں۔

۴۷۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّعْلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ

۴۷۵۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے بعد تمہارا کیا حال ہو گا جبکہ امام (خلیفہ) اس مال نے اور غنیمت کو ذاتی مال سمجھیں گے۔“ ذیلعنی شری نقضوں کے مطابق خرچ اور

۴۷۵۸- [تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۱۸۰/۵ من حديث زهير به، ورواه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۱۰۵۳

بإسناد صحيح عن زهير بلفظ: "من فارق الجماعة والإسلام فقد خلع ربقة الإسلام من عنقه".

۴۷۵۹- [تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۱۷۹/۵ من حديث زهير به.

۳۹- کتاب السنہ

خوارج کا بیان

تقسیم نہیں کریں گے۔) میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ (سچا پیغمبر بنا کے) بھیجا تب تو میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا اور اس سے ماروں گا حتیٰ کہ آپ سے آملوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتا دوں؟ صبر کرنا حتیٰ کہ مجھے سے آملو۔“

أَنْتُمْ وَأَيْمَةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْذِنُونَ بِهَذَا الْفِيءِ» قُلْتُ: أَمَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! أَضْعُ سِنْفِي عَلَى عَائِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ - أَوْ أَلْحَقَكَ - قَالَ: «أَوْ لَا أَذْذُكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي».

۶۰-۴۷۶۰- ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم پر ایسے امام (امیر) مقرر ہوں گے جن کی کچھ باتیں تمہیں بھلی لگیں گی اور کچھ بری بھی جانو گے۔ تو جس نے انکار کیا..... بالفاظ ہشام..... اپنی زبان سے انکار کیا تو وہ بری ہوا اور جس نے دل سے انکار کیا وہ محفوظ رہا لیکن جو راضی رہا اور ان کا تبع بنا۔“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! تو کیا ہم ان کو قتل نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں! جب تک کہ وہ نماز پڑھتے رہیں۔“ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ؟ کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟

۴۷۶۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ وَهَشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِخْصَنٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أَيْمَةٌ تَعْرِفُونَ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ أَنْكَرَ». قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ هِشَامٌ: «يَلْسَانِيهِ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ» فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نَقْتُلُهُمْ؟ قَالَ: «لَا، مَا صَلَّوْا» قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ؟



🌞 فوائد ومسائل: ① نماز ایک ایسا عمل ہے کہ اس کی پابندی انسان کے لیے بڑے سے بڑے گناہ سے بھی قتل و قتال سے رکاوٹ بن جاتی ہے سوائے اس کے کہ معروف حدود کا ارتکاب کرے۔ ② اور ایسے امراء جو نماز پڑھتے ہوں ان کے خلاف خروج (بغاوت) جائز نہیں۔ نماز ترک کر دیں تو مسئلہ اختلافی ہے۔ ③ شرعی منکرات اور رعیت پر ظلم کو آدمی قوت سے بدلنے پر قادر نہ ہو تو زبان سے یا کم از کم دل سے ان کو برا کہنا اور جاننا فرض ہے ورنہ ایمان نہیں۔ ④ ظالموں کے ظلم پر راضی رہنا اور ان کا معاون بننا دنیا اور آخرت کی ہلاکت کا باعث ہے۔

۴۷۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

۴۷۶۰- تخریج: أخرجه مسلم، الإمارة، باب وجوب الإنكار على الأمراء فيما يخالف الشرع... الخ،

ح: ۱۸۵۴ عن سليمان بن داود أبي الربيع العتكي به.

۴۷۶۱- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۱۵۸/۸ من حديث أبي داود به.

مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَرِهَ قَتَادَةَ، فَقَدْ كَرِهَ النَّبِيَّ ﷺ». قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي مَنْ أَنْكَرَ بَقْلِيهِ وَمَنْ كَرِهَ بَقْلِيهِ.

سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ آپ نے فرمایا: ”جس نے دل سے ناپسند جانا اور مکروہ سمجھا وہی ہو اور جس نے انکار کیا وہ محفوظ رہا۔“ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مقصد یہ ہے کہ دل سے انکار کیا اور دل سے برا جانا۔

☀️ **فائدہ:** ”دل سے برا جانے“ کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے آدمی کو عزم رکھنا چاہیے کہ آج تو نہیں کل کلاں جب ممکن ہوا اس برائی کا قلع قمع کر کے رہوں گا۔

۴۷۶۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ
عَرْفَجَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: «سَتَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ
وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ
الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ
كَأَنَّا مِنْ كَانَ».

۴۷۶۲- حضرت عرقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
”میری امت میں فتنے ہوں گے، فتنے اور فتنے۔ چنانچہ
جس نے چاہا کہ مسلمانوں کے معاملے میں تفرقہ ڈال
دے جبکہ وہ متحد و متفق ہوں تو ایسے کو تلوار سے قتل کر دینا،
خواہ کوئی بھی ہو۔“

فائدہ: یہ فتنہ سب سے پہلے انہی لوگوں نے ڈالا جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی جو متفق علیہ خلیفہ راشد تھے۔ بعد میں انہی لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج (بغاوت) کیا۔

(المعجم ۲۷، ۲۸)۔ **بَابُ فِي قِتَالِ**
الْخَوَارِجِ (التحفة ۳۱)

باب: ۲۸۶۷-خوارج سے قتال کا بیان

۴۷۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ
وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ

۶۳- جناب عبیدہ سلمانی نے روایت کیا کہ سیدنا
علیؑ نے اہل نہروان کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ ان میں
ایک آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ چھوٹا ہوگا یا اس میں نقص

٤٧٦٢-تخريج: أخرجه مسلم، الإمارة، باب حكم من فرق أمر المسلمين وهو مجتمع، ح: ١٨٥٢ من حديث
شعبة به.

٤٧٦٣- تخريج: أخرجه مسلم، الزكوة، باب التحريض على قتل الخوارج، ح: ١٠٦٦ من حديث حماد بن زيد.

۳۹- کتاب السنۃ

خوارج سے قتال کا بیان

عَبِيدَةُ: أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانِ فَقَالَ: فِيهِمْ رَجُلٌ مُودِنُ الْيَدِ أَوْ مُخَدِّجُ الْيَدِ أَوْ مُثَدُّونُ الْيَدِ: لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَكُنَّا تُكُم مَّا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يُقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!

ہو گیا ایسے ہوگا جیسے عورت کا پستان، اگر مجھے اندیشہ نہ ہو کہ تم لوگ خوشی میں آکر بہت آگے بڑھ جاؤ گے تو میں تمہیں وہ ضرور بتا دیتا جو اللہ عزوجل نے حضرت محمد ﷺ کی زبان سے ان سے قتال کرنے والے کے بارے میں وعدہ فرمایا ہے۔ عبیدہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ فرمان آپ نے نبی ﷺ سے سنا تھا؟ فرمایا: ہاں رب کعبہ کی قسم!

٤٧٦٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذُهِيبَةٍ فِي تَرْبِتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ بَيْنَ الْأَفْرَعِ بْنِ حَابِسِ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَبَيْنَ عُبَيْدَةَ بْنِ بَذْرِ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نُبَهَانَ وَبَيْنَ عُلَقَمَةَ بْنِ عَلَاتَةَ الْعَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ، قَالَ: فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالَتْ: يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدْعُنَا، فَقَالَ: «إِنَّمَا أَتَانَا لَهُمْ» قَالَ: فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْهَيْنِ نَاتِيءُ الْجَبِينِ كَثُّ اللَّحْيَةِ مَحْلُوقٌ قَالَ: ائْتِيَ اللَّهُ يَا مُحَمَّدُ! فَقَالَ: «مَنْ يُطِيعَ اللَّهَ إِذَا غَضِبَهُ؟ أَيَأْمَنُنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ؟

۳۷۶۴- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا جو ابھی صاف نہیں کیا گیا تھا۔ آپ نے اسے اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی، عبیدہ بن بدر فزاری، بن نبھان کے زید الخیل الطائی اور بنو کلاب کے علقمہ بن علاشہ عامری چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ تو قریشیوں اور انصاریوں کو اس پر غصہ آیا اور انہوں نے کہا: اہل نجد کے بڑوں کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تو ان کی تالیف قلب کرنا چاہتا ہوں (تاکہ اسلام میں ان کا دل جم جائے)۔“ تو اس اثنا میں ایک آدمی آیا جس کی آنکھیں گہری (اندروں کو دھنسی ہوئی) تھیں رخسار ابھرے ہوئے پیشانی اوپر کو اٹھی ہوئی، ڈاڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا تھا کہنے لگا: اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کرنے لگوں تو کون اس کی اطاعت کرے گا؟ اللہ عزوجل تو مجھے زمین والوں کے لیے امین بنائے اور تم

٤٧٦٤- تخریج: أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالَاتِ هُمْ فِي صَفْوَةٍ﴾، ح: ٣٣٤٤ عن محمد بن كثير العبدی، ومسلم، الزکوة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ح: ١٠٦٤/١٤٣ من حديث سعيد بن مسروق أبي سفيان به.

مجھے امین نہیں سمجھتے ہو؟“ راوی نے کہا: اس پر ایک شخص نے پوچھا: کیا میں اس کو قتل کر دوں؟ میرا خیال ہے وہ خالد بن ولید تھے۔ مگر آپ ﷺ نے اسے روک دیا۔ پھر جب وہ کمر پھیر کر چلا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اس شخص کی نسل میں ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا“ اسلام سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر اپنے شکار سے نکل جاتا ہے یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے اللہ کی قسم! اگر میں نے ان کو پایا تو انہیں قوم عادی کا مانند قتل کروں گا۔“

ولا تَأْمُنُونِي؟“ قَالَ: فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ - أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ - قَالَ: فَمَنْعَهُ قَالَ: فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ: «إِنَّ مِنْ ضَيْضِيءٍ هَذَا» أَوْ «فِي عَقِبِ هَذَا قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ، وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ، لَيْنَ أَنَا وَاللَّهِ! أَدْرَكْتَهُمْ لَا قَتَلْتَهُمْ قَتْلَ عَادٍ».

فائدہ: رسول اللہ ﷺ انتہائی حلیم و متحمل مزاج تھے اور بے ادب و گستاخ لوگوں سے بھی صرف نظر کر جاتے تھے۔ چنانچہ حکام قضاۃ اور اصحاب منصب کو بھی چاہیے کہ پہلے جاہلوں کی اصلاح کی کوشش کریں لیکن اگر وہ علانیہ فساد پھیلانے لگیں تو ان کا قلع قمع کریں۔

۴۷۶۵- حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں اختلاف و افتراق آجائے گا۔ ایک قوم باتیں بہت اچھی اچھی کرے گی مگر کام ان کے بہت برے ہوں گے۔ قرآن پڑھتے ہوں گے مگر وہ ان کی ہنسلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے ہدف (شکار) سے نکل جاتا ہے۔ ان کا حق کی طرف لوٹنا ایسے ہی محال ہوگا جیسے تیر کا اپنی کمان پر واپس آنا۔ وہ انسانوں میں اور مخلوقات میں سب سے برے ہوں گے۔ مبارک ہو ایسے شخص کو جو

۴۷۶۵- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَمُبَشَّرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيِّ، بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو، قَالَ: يَعْنِي الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ وَيُسَيِّئُونَ الْفِعْلَ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ

۴۷۶۵- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث الآتي، وأخرجه أحمد: ۳/ ۲۲۴ من حديث أبي عمرو الأوزاعي به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۲/ ۱۴۷، ۱۴۸، ووافقه الذهبي * قتادة عنعن.

۳۹- کتاب السنۃ

خوارج سے قتال کا بیان

انہیں قتل کرے اور وہ اسے قتل کریں۔ (شہادت پا جائے۔) وہ بظاہر اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے مگر ان کا کوئی تعلق اس کتاب سے نہیں ہوگا۔ جو ان سے قتال کرے گا وہ ان کی نسبت اللہ تعالیٰ سے بہت قریب ہوگا۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”سرمنڈانا۔“

عَلَى فَوْقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتْلُوهُ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللَّهِ تَعَالَى مِنْهُمْ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا سِمَاهُمْ قَالَ: «التَّحْلِيْقُ».



نوائد ومسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے اس روایت کو سنداً اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین اس کو صحیح قرار دیتے ہیں اور انہی کی رائے اقرب الی الصواب محسوس ہوتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة — مسند امام احمد: ۵۲۵۱/۲۱ حدیث: ۱۳۳۸) ② انسان کے قول و فعل میں تضاد ہونا ایسی قبیح بات ہے جو اللہ عزوجل کے انتہائی غضب اور اس کی ناراضی کا باعث ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كَثِيرٌ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ (الصف: ۳) ”اللہ عزوجل کے نزدیک انتہائی ناپسند ہے کہ تم وہ کہو جو کرتے نہیں۔“ ③ دین کی من مانی تعبیر فسق و فجور اور بدعات اور ان میں غلو کی نحوست یہ ہے کہ انسان توبہ اور حق کی طرف لوٹنے کی توفیق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبِّي. ④ دین کا وہی فہم اور وہی تعبیر مقبول و معتبر ہے جو جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے۔ ⑤ خلیفۃ المسلمین کا فرض ہے کہ دین اور مسلمانوں میں فتنہ اور انتشار پیدا کرنے والوں کا قلع قمع کرے اور ان سے قتال کرنے والے یا اس میں شہید ہو جانے والے لوگ افضل لوگ ہوتے ہیں۔ ⑥ سر کے بال بڑھا کر رکھنا منڈانے کی نسبت زیادہ افضل ہے تاکہ ایسے لوگوں سے مشابہت نہ رہے۔ ویسے منڈانا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معمول تھا البتہ خوارج اس کا التزام کرتے تھے اور یہ ان کی پہچان بن گئی تھی۔



۴۷۶۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: ۴۷۶۶- جناب قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔ اس روایت میں ہے: ”ان (خوارج) کی علامت سرمنڈانا اور بال دور کرنا ہے۔ جب تم انہیں پاؤ تو انہیں سلا (قتل کر) دینا۔“

۴۷۶۶- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ح: ۱۷۵ من حديث عبد الرزاق به، وهو في مصنف عبد الرزاق، ح: ۱۸۶۶۹ مرسل، لم يذكر أنسا، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، انظر الحديث السابق: ۴۷۶۵ * قتادة عن.

خوارج سے قتال کا بیان

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حدیث میں وارد لفظ [التَّسْبِیْدُ] کے معنی ہیں: [اِسْتِغْصَالُ الشَّعْرِ] بالوں کو جڑوں سے اکھیڑنا یا جڑوں سے مونڈنا۔“

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: التَّسْبِیْدُ: اِسْتِغْصَالُ الشَّعْرِ].

۴۷۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا فَلَا أَنْ أُخِيرَ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّمَا الْحَرْبُ خَدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ خُدَنَاءُ الْأَنْسَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنْ قَتَلْتُمُوهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۷۶۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي

۴۷۶۷- حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جب میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں (تو اس میں کوئی خفا نہیں ہوتا بالکل حق اور صاف ہوتی ہے) مجھے آسمان سے گرنے کا رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے کی نسبت بہت زیادہ پسند ہے اور جب میں تم سے آپس کی کوئی بات کرتا ہوں تو (یاد رکھو) لڑائی چال کا نام ہے (بہت سی مصلحتیں ملحوظ رکھنی ضروری ہیں اس لیے ان باتوں کو عام نہیں کرنا چاہیے) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”آخری زمانے میں لوگ آئیں گے جو عمروں میں نوجوان ہوں گے مگر بے عقل۔ مخلوق میں سب سے افضل ترین شخصیت (رسول اللہ ﷺ) کی باتیں کرتے ہوں گے مردین سے ایسے گزر جائیں گے جیسے کہ تیرا اپنے شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کا ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترتا ہوگا۔ تم ان سے جہاں بھی ملو انہیں قتل کر دینا۔ بلاشبہ ان کے قتل میں ان کے قاتل کے لیے قیامت کے روز بہت بڑا اجر ہوگا۔“

۴۷۶۸- زید بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ وہ حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اس لشکر میں شریک تھا جو خارجیوں کی طرف گیا تھا۔ حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگو!

۴۷۶۷- أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، الْمُنَاقِبُ، بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ، ح: ۳۶۱۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ، وَمُسْلِمٌ، الزُّكُوفَةُ، بَابُ التَّحْرِیضِ عَلَى قَتْلِ الْخَوَارِجِ، ح: ۱۰۶۶۶ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بِهِ.

۴۷۶۸- أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بِهِ، انظر الحديث السابق، وهو في المصنف، ح: ۱۸۶۵۰.

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھتے ہوں گے۔ تمہاری قراءت ان کی قراءت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوگی نہ تمہاری نمازیں ان کی نمازوں کے مقابلے میں کچھ ہوں گی نہ تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں کچھ حیثیت رکھتے ہوں گے وہ قرآن پڑھتے ہوں گے اور سمجھیں گے کہ یہ ان کے حق میں دلیل اور تائید ہے، حالانکہ وہ ان کے خلاف ہوگا۔ ان کی نمازیں ان کی ہنسیوں سے آگے نہیں بڑھیں گی۔ اسلام سے ایسے گزر جائیں گے جیسے تیرا اپنے شکار میں سے نکل جاتا ہے۔“ اگر اس لشکر کو جوان (خارجیوں) کو قتل کرے گا ان فضائل کا علم ہو جائے جو اللہ نے ان کے نبی ﷺ کی زبانی ان کے لیے مقدر فرمائے ہیں تو وہ اسی پر تکیہ کر لیں اور ان (خارجیوں) کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک ایسا آدمی ہوگا جس کی کہنی سے اوپر کا بازو تو ہوگا کہنی سے نیچے کا ہی نہیں ہوگی۔ اوپر کے بازو کا آخر پستان کی بھٹنی کی طرح ہوگا۔ اس پر سفید بال ہوں گے۔ کیا بھلا تم لوگ معاویہ اور اہل شام کی طرف جانا چاہتے ہو اور ان (خارجیوں) کو اپنی اولادوں اور مال و اسباب میں پیچھے چھوڑ دینا چاہتے ہو؟ اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں۔ (جن کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی) انہوں نے حرام خون بہایا اور لوگوں کے محفوظ علاقے (جان عزت مال) لوٹی۔ چنانچہ اللہ کا نام لے کر (ان کے مقابلے میں) چلو۔ سلمہ بن کھیل نے کہا کہ زید بن وہب مجھے منزل بمنزل لے کر چلتے گئے حتیٰ کہ ہم

زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ الْجُهَنِيُّ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي سَارُو إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَتْ قِرَاءَتُكُمْ إِلَيَّ قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا، وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَيَّ صَلَاتِهِمْ شَيْئًا، وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَيَّ صِيَامِهِمْ شَيْئًا، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تَجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ»، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ لَا تَكَلُّوا عَلَى الْعَمَلِ وَآيَةُ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ، وَلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى عَضُدِهِ مِثْلُ حَلْمَةِ الثَّوْدِيِّ عَلَيْهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ، أَفْتَدَهُبُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتَرَكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلِفُونَكُمْ إِلَى ذَرَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ؟ وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَيَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ، قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: فَتَرَلْنِي زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ مَنَزِلًا مَنَزِلًا حَتَّى مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ. قَالَ: فَلَمَّا التَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ الرَّاسِبِيُّ، فَقَالَ لَهُمْ: أَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسَلُّوا



السُّيُوفِ مِنْ جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوَكُمْ كَمَا نَاشِدُوكُمْ يَوْمَ حُرُورَاءَ . قَالَ: فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَاسْتَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ . قَالَ: وَقَتَّلُوا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، قَالَ: وَمَا أَصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ: التَّمِسُوا فِيهِمُ الْمُخَدَّجَ ، فَلَمْ يَجِدُوا ، قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ ، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ ، فَكَبَّرَ وَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَبَلَغَ رَسُولُهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيِّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ! حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ .

ایک پل سے گزرے پھر بتایا کہ جب ہم ان کے مقابل ہوئے اور خارجیوں کا سردار عبداللہ بن وہب راہی تھا تو اس نے اپنے لوگوں سے کہا: نیزے پھینک دو اور تلواریں اپنی میانوں سے نکال لو۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ تم سے اسی طرح مقابلہ کریں گے جیسے حروراء والے دن کیا تھا۔ کہا: چنانچہ ان لوگوں نے اپنے نیزے پھینک دیے اور تلواریں کھینچ لیں تو لوگوں نے ان کو اپنے نیزوں سے چھلنی کرنا شروع کر دیا اور ان کو ایک دوسرے کے اوپر قتل کیا۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں سے صرف دو آدمی شہید ہوئے۔ تو حضرت علی نے کہا: تلاش کرو ان میں ایک لٹکا ہوگا، مگر انہیں نہ ملا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اٹھے حتیٰ کہ ان مٹیوں کے پاس آئے جو ایک دوسرے پر قتل ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: انہیں نکالو۔ چنانچہ انہوں نے اسے پالیا جو کہ سب سے نیچے زمین پر پڑا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر پکارا اور کہا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے پہنچا دیا۔ پس جناب عبیدہ سلمانی ان کی طرف کھڑے ہوئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! قسم اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کیا یہ بیان آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے تین بار قسم دی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی تین بار قسم سے جواب دیا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام مالک نے فرمایا: یہ علم کی اہانت ہے کہ عالم ہر پوچھنے والے کا جواب دینے لگے۔

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَالِكٌ: ذُلٌّ لِّلْعِلْمِ أَنْ يُجِيبَ الْعَالِمُ كُلَّ مَنْ سَأَلَهُ.]

🌞 فوائد و مسائل: ① جو اعمال ایمان و اخلاص اور تقویٰ و سنت کے مطابق نہ ہوں، وہ مقدار میں خواہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں، اللہ کے ہاں ان کی کوئی قدر نہیں۔ ② عام سیاسی مخالف اور دینی دشمن مقابلے میں ہوں تو مسلمان کو اپنی نظر دینی دشمن پر رکھنی چاہیے۔ ③ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ خلیفہ راشد تھے جنہوں نے خارجیوں کا قلع قمع کرنے میں سر توڑ کوشش فرمائی۔ ④ امام مالک کے قول کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب کے سامنے ایک حقیقت واضح کرنے کے لیے بار بار قسم کے ساتھ جواب دیا یہ ضرورت کے مطابق تھا لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ کسی عام سی بات کو اس طرح کوئی پوچھے تو جواب دینا ضروری ہے۔

۶۹۷۶-۴۷۶۹- ابوضی نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس لئے کو تلاش کرو۔ اور حدیث بیان کی۔ چنانچہ اسے مقتولین کے نیچے سے نکال لیا گیا جو کچھڑ میں لت پت پڑا تھا۔ ابوضی نے کہا: میں گویا اسے دیکھ رہا ہوں جس کی آدمی تھا اس پر قباحتی اس کا ایک ہاتھ ایسے تھا جیسے عورت کے پستان پر بھٹتی۔ اس پر چند بال تھے جیسے جنگلی چوہے کی دم پر ہوتے ہیں۔

۶۹۷۶-۴۷۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَوَيْلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَضِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: اَطْلُبُوا الْمُخْدَجَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَاسْتَحْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلِ فِي طِينٍ، قَالَ أَبُو الْوَضِيِّ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبَشِيٍّ عَلَيْهِ قُرَيْطُوقٌ لَهُ، إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ تَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شَعِيرَاتٌ مِثْلُ شَعِيرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنْبِ الزُّبُوعِ.

۷۷۰-۴۷۷۰- ابومریم نے کہا: تحقیق یہ لہجہ آدمی ان دنوں ہمارے ساتھ مسجد میں ہوتا تھا۔ دن رات ہم اس کے ساتھ بیٹھتے تھے فقیر آدمی تھا۔ میں نے اسے مسکینوں کے ساتھ دیکھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے طعام میں شریک ہوتا تھا جو وہ لوگوں کے ساتھ تناول کرتے تھے۔ اور میں نے اس کو اپنا اور کوٹ بھی دیا تھا۔ ابومریم نے کہا: اس لئے کو نافع ذو الندیۃ (پستان والا) کہا جاتا تھا۔ اس کے بازو پر عورت کے پستان کی طرح پستان سا تھا اور

۷۷۰-۴۷۷۰- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: إِنَّ كَانَ ذَلِكَ الْمُخْدَجَ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ، يُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ فَقِيرًا وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْنَهُ بُرْنَسًا لِي، قَالَ أَبُو مَرْيَمَ: وَكَانَ الْمُخْدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا النَّدِيَّةِ، وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ

۳۹- کتاب السنۃ

چوراچکوں سے قتال کا بیان

اس کے سرے پر بھنی بھی تھی۔ اور اس پر بلی کی مونچھوں کی طرح کچھ بال تھے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لوگوں میں اس کا نام حرقوس معروف ہے۔

ثَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَى رَأْسِهِ حَلْمَةٌ مِثْلُ حَلْمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السُّنُورِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هُوَ عِنْدَ النَّاسِ اسْمُهُ حَرْقُوسٌ.

باب: ۲۸، ۲۹- چوراچکوں سے قتال کا بیان

(المعجم ۲۸، ۲۹) - بَابُ: فِي قِتَالِ

الْلُّصُوصِ (التحفة ۳۲)

۴۷۷۱- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”جس کسی کا مال ناحق طور پر چھیننے کی کوشش کی گئی اور پھر اس نے قتال کیا اور اس میں وہ قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے۔“

۴۷۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَرِيدَ مَالَهُ يَغِيرُ حَقٌّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ».

۴۷۷۲- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت یا خون یا دین کے دفاع میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔“

۴۷۷۲- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَسَلِّمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَعْنِي أَبَا أَيُّوبَ الْهَاشِمِيَّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ، أَوْ دُونَ دَمِهِ، أَوْ دُونَ دِينِهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ».

۴۷۷۱- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب من قتل دون ماله، ح: ۴۰۹۳ من حديث يحيى القطان، والترمذي، ح: ۱۴۱۹، ۱۴۲۰ من حديث عبد الله بن الحسن به، وقال: "حسن صحيح".

۴۷۷۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب من قاتل دون أهله، ح: ۴۰۹۹، ۴۱۰۰ من حديث إبراهيم بن سعد به، وهو في مسند أبي داود الطيالسي، ح: ۳۳۳، ورواه ابن ماجه، ح: ۲۵۸۰، والترمذي، ح: ۱۴۲۱، وقال: "حسن صحيح".

☀ فائدہ: چوراچکے اور ڈاکو جو انسان کے محض مالِ جان یا آبرو لوٹنے کے درپے ہوں تو ان سے دفاع حق ہے۔ اگر قتل ہو جائے تو شہید ہے اور حملہ آور آگ میں ہے۔ جان اور عزت و آبرو کے معاملے میں تو کبھی پسپائی اختیار نہیں کی جاسکتی البتہ مال کے معاملے میں جب موثر نظام تحفظ اور انصاف موجود نہ ہو تو جائز ہے کہ انسان مال سے دست بردار ہو کر اپنی جان اور آبرو محفوظ کر لے۔ اور اگر حملہ آور محض فتنہ پرور ہوں کہ مال یا آبرو نہ چاہتے ہوں ان کا مقصد مسلمانوں میں فتنہ ڈالنا اور اس کی حمایت اور تائید چاہنا ہو اور اپنے کسی فریق یا حاکم کی تائید یا کسی کی مخالفت کا مطالبہ کرتے ہوں تو اس صورت میں یہ راستہ ہے کہ انسان کسی مسلمان کے خلاف تلوار نہ اٹھائے بلکہ اسے کند کر لے اور خود کسی گروہ کے ساتھ شامل ہو کر فتنے میں اضافے کا سبب نہ بنے اور اس طرح اگر جان بھی چلی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرَيْشٍ الْبَحَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ نُعَيْمَ بْنَ حَمَادٍ يَقُولُ: الْمُعْتَزِّلَةُ تَرُدُّونَ أَلْفِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ نَحْوِ أَلْفِي حَدِيثٍ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبد اللہ بن قریش بخاری نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے نعیم بن حماد سے سنا وہ کہتے تھے کہ فرقہ معتزلہ کے لوگ نبی ﷺ کی تقریباً دو ہزار احادیث رد کرتے ہیں۔

☀ فائدہ: معتزلہ اور جمہیہ معروف گمراہ فرقے ہیں۔ اسمائے الہیہ اور صفات باری تعالیٰ کے مسئلہ میں ان کا مسلک اعتدال اور اہل السنۃ والجماعۃ سے مختلف ہے۔ جمہیہ اسماء و صفات کے منکر ہیں۔ معتزلہ اسماء کا اقرار لیکن صفات کا انکار کرتے ہیں۔ یا اپنی عقل کو معیار مقرر کر کے باطل تاویلات کرتے ہیں۔ اس طرح آیات قرآنیہ کے علاوہ تقریباً دو ہزار احادیث کے منکر ہیں۔ (ان کے عقائد و نظریات سے آگاہی کیلئے مراجعہ ہو: فتاویٰ ابن تیمیہ اور مقالات الاسلامیین للشیخ ابی الحسن اشعری) اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ منکر حدیث ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ سب احادیث کا انکار کرے بلکہ منکر حدیث ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ جس حدیث کو چاہے قبول کر لے اور جسے چاہے رد کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی حدیث کا منکر علی الاطلاق حدیث کا انکار نہیں کرتا بلکہ سب حدیث کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن جس حدیث کو چاہتے ہیں اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ نقد و تحقیق کے محدثانہ اصول کی بجائے اپنے من مانے طریقے سے احادیث کا رد و قبول اسی کا نام انکار حدیث ہے۔ سرسید سے لے کر امین احسن اصلاحی اور غامدی تک سب اسی معنی کے اعتبار سے حدیث کے منکر ہیں اور وہ بجا طور پر اس لقب کے مستحق ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ عَنْ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ

جناب عوف بن مالک رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: میں نے حجّاج (بن یوسف) کو سنا وہ خطبہ دیتے

چوراچکوں سے قتال کا بیان

ہوئے کہہ رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مثال اللہ کے ہاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی مانند ہے۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسَىٰ..... الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ ”اور جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تجھے پورا (جسم و جان سمیت) اپنے پاس لانے والا ہوں، تجھے اپنی جانب اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں۔“ پھر اس کی تفسیر کرتے ہوئے وہ اپنے ہاتھ سے ہماری اور اہل شام کی طرف اشارہ کرتا تھا۔

يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَقْرُؤُهَا وَيُفْسِّرُهَا: ﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [آل عمران: ۵۵] يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ وَإِلَى أَهْلِ الشَّامِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① جناب عوف بن مالک بن نضلہ رحمہ اللہ ایک جلیل القدر تابعی ہیں جن کو خوارج نے حجاج کے ولایت عراق کے زمانے میں قتل کیا تھا۔ ② حجاج نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی حمایت میں انتہائی غلو سے کام لیتے ہوئے انہیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی جو کسی طرح جائز نہیں۔ اس طرح اس نے غالباً اہل شام کو کناہتا کافر کہا اور یہ بھی انتہائی ناجائز بات تھی۔ واللہ اعلم۔

جناب وہب بن منبہ اپنے بھائی ہمام بن منبہ کے واسطے سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سفارش کرو اجر پاؤ گے بلاشبہ میں کسی معاملے کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے ثالث رہتا ہوں تاکہ تم سفارش کرو اور ثواب کے مستحق بنو۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”سفارش کیا کرو اجر پاؤ گے۔“

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو ابْنِ السَّرْحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ: أَشْفَعُوا تَوْجَرُوا فَإِنِّي لَأُرِيدُ الْأَمْرَ فَأَوْخِرُهُ كَيْمَا تَشْفَعُوا فَتَوْجَرُوا، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَشْفَعُوا تَوْجَرُوا».

جناب ابو معمر اپنی سند سے بواسطہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

🌞 فائدہ: انسان کو اللہ تعالیٰ نے ”صاحب ارادہ“ بنایا ہے۔ مگر انسان مخلوق ہے تو اس کا ارادہ بھی مخلوق ہے۔ اسی طرح اس کے سب اعمال مخلوق، حادث، فانی اور عارضی ہیں۔ انسان اپنے اعمال کا محض کمانے والا (مرکب) ہوتا ہے۔ ان کا خالق اللہ عز و جل ہے۔ اللہ عز و جل کے کچھ اسماء و صفات میں سے بعض الفاظ بندوں کے لیے بھی مستعمل

۳۹- کتاب السنۃ - چوراچکوں سے قتال کا بیان

ہیں جو صرف لغوی لحاظ سے مشترک استعمال ہوتے ہیں، وہ حقیقی معانی کے اعتبار سے اللہ عزوجل کے اسماء و صفات ہیں: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ (الشوری: ۱۱) اور انسان اور ان کے سبھی اعمال مخلوق، حادث فانی اور عارضی ہیں۔ ہر صاحب ایمان کو اس فرق سے آگاہ رہنا چاہیے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: قَالَ عَفَّانُ: كَانَ يَحْيَى لَا يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامٍ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا، وہ فرماتے تھے: عفان بن مسلم نے کہا کہ یحییٰ بن سعید القطان، ہمام بن یحییٰ سے روایت نہیں کرتے تھے۔

قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ عَفَّانُ: فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ وَافَقَ هَمَّامًا فِي أَحَادِيثَ كَانَ يَحْيَى رُبَّمَا قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: كَيْفَ قَالَ هَمَّامٌ فِي هَذَا؟

امام احمد رحمہ اللہ نے کہا: عفان (بن مسلم) نے بتایا کہ جب معاذ بن ہشام (دستوائی) نے اور احادیث بیان کیں، جن سے ہمام کی مرویات کی تائید ہوئی (تو یحییٰ بن سعید نے ان کے بارے میں اپنی رائے بدل لی) چنانچہ اس کے بعد یحییٰ یوں پوچھا کرتے تھے: ہمام نے اس بارے میں کیا کہا ہے؟

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ: سَمَاعٌ هَؤُلَاءِ عَفَّانَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ هَمَّامٍ أَضْلَحَ مِنْ سَمَاعٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ يَتَعَاهَدُ كُتُبَهُ بَعْدَ ذَلِكَ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ عفان اور ان کے ساتھیوں کا ہمام سے سماع عبدالرحمن بن مہدی کے (ہمام سے) سماع سے بہت بہتر ہے۔ (اور عفان سماع کے بعد) کتابوں کا مراجعہ کرتے رہتے تھے۔

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ: قَالَ لِي هَمَّامٌ: كُنْتُ أَخْطِئُ وَلَا أَرْجِعُ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى.

حضرت حسین بن علی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عفان نے ان شاء اللہ ہمیں بتایا کہ مجھے ہمام بن یحییٰ نے کہا: میں غلطی کرتا رہا کہ مراجعہ نہیں کرتا تھا اور اس بات پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَعْلَمُهُمْ بِإِعَادَةِ مَا يَسْمَعُ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ شُعْبَةُ وَأَرْوَاهُمْ هِشَامٌ وَأَحْفَظُهُمْ

امام ابو داود فرماتے ہیں کہ میں نے علی بن عبد اللہ (المدینی) سے سنا، وہ کہتے تھے: اپنی سماع کردہ احادیث سے بخوبی آگاہ ہونے اور ان کے مراجعہ میں شعبہ سب



۳۹- کتاب السنۃ چوراچکوں سے قتال کا بیان
 سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ .
 سے بڑھ کر ہیں اور روایت کرنے میں سب سے عمدہ
 ہشام (دستواری) اور حفظ میں سعید بن ابی عروبہ سب
 سے بڑھ کر ہیں۔

☀ فائدہ: مراجعہ کا مطلب ہے لکھے ہوئے رجٹروں کو دیکھنا، یعنی راویان حدیث اساتذہ سے حدیثیں سن کر انہیں
 لکھ لیا کرتے تھے پھر جن کا حافظہ قوی ہوتا تھا وہ بغیر دیکھے بھی اپنے حافظے کی بنیاد ہی پر احادیث بیان کر دیتے تھے
 لیکن جو حفظ و ضبط میں کمزور ہوتے تو وہ مراجعہ کر کے یعنی لکھی ہوئی حدیثوں کو دوبارہ دیکھنے کے بعد بیان کرتے تھے
 تاکہ غلطی کا امکان نہ رہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَحْمَدَ
 فَقَالَ: سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ فِي قِصَّةِ هِشَامَ:
 هَذَا كُلُّهُ يَحْكُوهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامَ، أَئِنَّ
 كَانَ يَقَعُ هِشَامٌ مِنْ سَعِيدٍ لَوْ بَرَزَ لَهُ .
 امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات امام
 احمد رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے کہا کہ سعید بن
 ابی عروبہ نے ہشام (دستواری) کے بارے میں جو کچھ کہا
 ہے وہ سب (اس کے بیٹے) معاذ بن ہشام سے بیان
 کرتے ہیں۔ اور ہشام کا سعید سے کیا مقابلہ اگر وہ اس
 سے موازنہ کیا بھی جائے!

☀ فائدہ: ان رجال کے متعلق تفصیلات مطولات میں ملاحظہ ہوں۔ تہذیب التہذیب اور سیر اعلام النبلاء
 وغیرہ۔ بالجملہ یہ سبھی حضرات انتہائی ثقہ اور شہت تھے البتہ ہر ایک صاحب کمال سے زیادہ با کمال بھی کوئی ہوتا ہے
 رحمہم اللہ تعالیٰ

اسلامی آداب کی اہمیت و فضیلت

* ادب کے لغوی اور اصطلاحی معنی: لغت میں ”ادب“ سے مراد ہیں اخلاق، اچھا طریقہ، شائستگی، سلیقہ شعاری اور تہذیب۔ اصطلاح میں ادب کی تعریف یوں کی گئی ہے: (الْأَدَبُ : هُوَ اسْتِعْمَالُ مَا يُحْمَدُ قَوْلًا وَفِعْلًا) ”قابل ستائش قول و فعل کو اپنانا ادب ہے۔“

اسلامی تعلیمات کے روشن ابواب پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام کا نظام ادب و تربیت نہایت شاندار ہے۔ دنیا کا کوئی بھی مذہب یا تہذیب اس کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے۔ اسلام نے اپنے پیروکاروں کو زندگی کے ہر شعبے میں سلیقہ شعاری اور مہذب انداز اپنانے کے لیے خوبصورت آداب کی تعلیم دی ہے۔ ان آداب کو اپنی زندگی کا جزو لاینفک بنا کر ہی مسلمان دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی دین سے وابستگی کے ساتھ ممکن ہے اور دین حنیف سرایا ادب ہے۔

⊗ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (الْأَدَبُ هُوَ الدِّينُ كُلُّهُ) ”دین (محمدی) سرایا ادب ہے۔“ (مدارج

(السالکین: ۲/۳۶۳)

✽ اسلامی آداب کی اہمیت کے پیش نظر امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (نَحْنُ إِلَى قَلِيلٍ مِنَ الْأَدَبِ أَحْوَجُ مِنْهُ إِلَى كَثِيرٍ مِنَ الْعِلْمِ) ”ہمیں بہت زیادہ علم کی بجائے تھوڑے سے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔“ (مدارج السالکین: ۳/۳۵۶)

✽ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو آگ سے بچنے اور اپنی اولاد کو بچانے کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ (التحریم: ۶) ”اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھروالوں کو آگ سے بچاؤ۔“

✽ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (أَدَبُهُمْ وَعَلَمُهُمْ) ”اپنے گھروالوں کو اسلامی آداب سکھاؤ اور اسلامی تعلیمات دو۔“ (تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورہ تحریم، آیت: ۶)

✽ ادب کی اہمیت واضح کرتے ہوئے جناب یوسف بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”ادب ہی کے ساتھ علم کی فہم و فراست ملتی ہے اور علم ہی کے ساتھ اعمال درست ہوتے ہیں اور حکمت کا حصول اعمال پر منحصر ہے جبکہ زہد و تقویٰ کی بنیاد بھی حکمت ہی پر ہے دنیا سے بے رغبتی زہد و تقویٰ ہی سے حاصل ہوتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی آخرت میں دلچسپی کی چابی ہے اور آخرت کی سعادت کے ذوق و شوق ہی سے اللہ تعالیٰ کے ہاں رتبے ملتے ہیں۔“

الغرض آداب مسلمان کی زندگی کا لازمی جز ہیں اور یہ اس کی زندگی کی تمام سرگرمیوں پر حاوی ہیں مثلاً: آدابِ الہی ✽ آدابِ رسول مقبول ﷺ ✽ آدابِ قرآن حکیم ✽ آدابِ حقوق العباد ✽ آدابِ سفر و حضر ✽ آدابِ تجارت ✽ آدابِ تعلیم و تعلم ✽ آدابِ طعام و شراب ✽ آدابِ مجلس و محفل ✽ آدابِ لباس ✽ آدابِ نیند ✽ آدابِ مہمان نوازی ✽ آدابِ والدین و اساتذہ ✽ آدابِ سیاست و حکمرانی وغیرہ۔ ان آدابِ زندگی کو اپنانا دنیا و آخرت کی سعادت کا باعث ہے جبکہ ان آداب سے تہی دامن درحقیقت اصل محرومی اور بد نصیبی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی آداب اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۴۰) - كِتَابُ الْأَدَبِ (التحفة ۳۵)

آداب و اخلاق کا بیان

باب: ۱- نبی ﷺ کے علم اور اخلاق کا بیان

(المعجم ۱) - بَابُ فِي الْحِلْمِ

وَأَخْلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ (التحفة ۱)

۳۷۷۳-۴۷۷۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے سب سے بڑھ کر عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ نے ایک روز مجھے کسی کام کے لیے بھیجا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا، حالانکہ میرے دل میں تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے جو بھی فرمایا ہے میں اس کے لیے جاؤں گا۔ کہتے ہیں: پس میں نکلا حتی کہ بچوں کے پاس سے میرا گزر ہوا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ تو اچانک (کیا دیکھتا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ مجھے میرے پیچھے سے میری گدی پکڑے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: ”اُنہیں! ادھر جاؤ جہاں کا میں نے تمہیں کہا ہے۔“ میں نے عرض کیا: ہاں اے اللہ کے رسول! جارہا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی! میں نے سات سال آپ کی خدمت کی ہے یا تو سال مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے مجھے کسی کام پر جو میں نے کیا ہو کبھی

۴۷۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنَا [عُمَرُ] بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! لَا أَذْهَبُ، وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتَّى أُمُرَّ عَلَى صَبِيَّانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَابِضٌ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي، فَتَطَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: «يَا أُنَيْسُ! أَذْهَبَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ». قُلْتُ: نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ أَنَسٌ: وَاللَّهِ! لَقَدْ خَدَمْتُهُ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُ، قَالَ لِشَيْءٍ

۴۷۷۳- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب - حسن خلقه ﷺ، ح: ۲۳۱۰ من حديث عمر بن يونس به.

۴۰- کتاب الأدب

صَنَعْتُ: لِمَ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ يوں کہا ہو: ”تو نے ایسے کیوں کیا؟“ یا کوئی کام جو میں نے چھوڑ دیا ہو تو کہا ہو کہ ”ایسے ایسے کیوں نہیں کیا؟“

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ حلم اور اخلاق حسنہ کی شاندار تصویر تھے اور بچوں کی نفسیات سے خوب آگاہ تھے۔ نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی کبھی نبی اکرم ﷺ کو کوئی ایسا موقع نہیں دیا تھا جو آپ کے ذوق اور مزاج کے لیے گرانی کا باعث بنتا۔

۴۷۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی مدینہ منورہ میں دس سال تک خدمت کی جبکہ میں ایک نوخیز لڑکا تھا۔ میرے سب کام اس معیار کے نہیں ہوتے تھے جیسے میرے حبیب ﷺ کی خواہش ہوتی تھی۔ (اس کے باوجود) آپ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا اور نہ یوں کہا: تو نے یہ کیوں کیا؟ اور اس طرح کیوں نہیں کیا؟

☀️ فائدہ: بعض نوخیز بچے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کو ان کے کاموں میں حوصلہ اور اعتماد دیا جائے تو اس طرح ان کی عملی زندگی انتہائی کامیاب رہتی ہے۔ تاہم سارے بچے اس طرح ذہین ہی ہوتے ہیں نہ زیادہ سمجھ دار ہی ان کو آداب سکھانے کے لیے کچھ نہ کچھ سرزنش بھی کرنی پڑتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اول الذکر قسم کے بچے تھے وہ بچہ ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ کو شکایت کا موقع نہیں دیتے تھے اور نبی کریم ﷺ تو تھے ہی سراپا شفقت اور مجسم رحمت۔ آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہمیشہ شفقت و پیار والا معاملہ ہی کیا۔

۴۷۷۵- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھا کرتے تھے اور باتیں کرتے رہتے تھے۔ جب آپ اٹھتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے تھے حتیٰ کہ ہم دیکھتے کہ آپ اپنی کسی اہلیہ کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔ چنانچہ آپ ایک دن

۴۷۷۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۹۵/۳ من حديث سليمان بن المغيرة به، وأصله عند البخاري، ح: ۲۳۰۹، ومسلم، ح: ۲۳۸، وأبوه مستور، لم يوثقه من المتقدمين أحد غير ابن حبان، وقال الذهبي: لا يعرف.

۴۷۷۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب القود من الجيدة، ح: ۴۷۸۰ من حديث محمد ابن هلال به * وأبوه مستور، لم يوثقه من المتقدمين أحد غير ابن حبان، وقال الذهبي: لا يعرف.

قِيَامًا حَتَّىٰ نَرَاهُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوتِ
أَزْوَاجِهِ، فَحَدَّثَنَا يَوْمًا فَقُمْنَا حِينَ قَامَ،
فَنَظَرْنَا إِلَىٰ أَعْرَابِيٍّ قَدْ أَدْرَكَهُ فَجَبْدُهُ بِرِدَائِهِ
فَحَمَرَّ رَقَبَتُهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَكَانَ رِدَاءٌ
خَشِينًا، فَالْتَفَتَ، فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ:
أَحْمِلْ لِي عَلَىٰ بَعِيرِي هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا
تَحْمِلُ لِي مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ،
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا،
وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لَا،
أَحْمِلْكَ حَتَّىٰ تُقِيدَنِي مِنْ جَبَدَتِكَ الَّتِي
جَبَدْتَنِي». فَكُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ:
وَاللَّهِ لَا أُقِيدُكَهَا، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: ثُمَّ
دَعَا رَجُلًا فَقَالَ لَهُ: «أَحْمِلْ لَهُ عَلَىٰ بَعِيرِيهِ
هَذَيْنِ، عَلَىٰ بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَىٰ الْآخِرِ
تَمْرًا»، ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ: «انْصَرِفُوا
عَلَىٰ بَرَكََةِ اللَّهِ».

ہمارے ساتھ باتیں کرتے رہے جب آپ اٹھے تو ہم
بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ ایک بدوی
نے آپ کو جالیا اور آپ کی چادر پکڑ کر کھینچنے لگا حتیٰ کہ
آپ کی گردن سرخ ہو گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا کہ چادر بھی بڑی کھردری تھی۔ آپ اس کی طرف
متوجہ ہوئے تو اس اعرابی نے آپ سے کہا: مجھے میرے
یہ دو اونٹ لاد دیں۔ بلاشبہ آپ مجھے کوئی اپنے ذاتی مال
سے نہیں دیں گے اور نہ اپنے باپ کے مال سے دیں
گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں“ میں اللہ سے استغفار کرتا
ہوں۔ نہیں“ میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ نہیں“ میں اللہ
سے استغفار کرتا ہوں اور میں تجھے اس وقت تک نہیں
دے سکتا جب تک مجھے چھوڑ نہ دو جو یہ تم نے مجھے پکڑا ہوا
ہے۔“ اور وہ بدوی ہر بار آپ سے یہی کہتا تھا: اللہ کی
قسم! میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ اور راوی نے پوری
حدیث ذکر کی۔ پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کو بلایا اور
اس سے کہا: ”اس کو اس کے یہ دونوں اونٹ لاد دو ایک
پر جو اور ایک پر کھجور۔“ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے
اور فرمایا: ”تم لوگ جاؤ“ تم پر اللہ کی برکتیں ہوں۔“

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ مگر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیحین میں اس سے قریب قریب ایک دوسرا واقعہ
روایت کیا گیا ہے۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، الأدب، باب التبسم والضحك، حدیث: ۶۰۸۸) اس قسم کے
واقعات میں رسول اللہ ﷺ کے متحمل مزاج ہونے اور درشت طبیعت لوگوں سے بھی نرم انداز میں معاملہ کرنے کا
بیان ہے۔

باب ۲۰- باعزت ہو کر رہنے کا بیان

(المعجم ۲) - بَابُ فِي الْوَقَارِ

(التحفة ۲)

۴۰- کتاب الادب

غصے سے متعلق احکام و مسائل

۴۷۷۶- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”نیک چلن، عمدہ کردار اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔“

۴۷۷۶- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ».

☀ فائدہ: یہ وہ عظیم اور اہم عمل ہیں جن سے انبیاء ﷺ موصوف رہے ہیں اور اپنی امتوں کو ان کے اختیار کرنے کی دعوت دیتے رہے ہیں۔

باب ۳- غصہ پی جانے کا بیان

(المعجم ۳) - باب مَنْ كَظَمَ غَيْظًا

(التحفة ۳)

۴۷۷۷- جناب سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غصہ پی جائے جبکہ وہ اس پر عمل درآمد کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ اسے قیامت کے دن برسر مخلوق بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جنت کی حور عین میں سے جسے چاہے منتخب کر لے۔“

۴۷۷۷- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ الْحُورِ الْعِينِ شَاءَ».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سند کے راوی ابومرحوم کا نام عبدالرحمن بن میمون ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: اسْمُ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ.

☀ فائدہ: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ﴾ (آل عمران: ۱۳۴) کے الفاظ سے غصہ پی جانے کو اہل ایمان کی اہم صفات میں سے شمار کیا ہے۔

۴۷۷۶- [تخریج: حسن] أخرجه أحمد: ۱/ ۲۹۶ من حديث زهير به، وسنده ضعيف، وله شاهد عند الترمذي، ح: ۲۰۱۰ وقال: "حسن غريب".

۴۷۷۷- [تخریج: حسن] أخرجه ابن ماجه، الزهد، باب الحلم، ح: ۴۱۸۶ من حديث عبدالله بن وهب، والترمذي، ح: ۲۰۲۱ من حديث سعيد بن أبي أيوب به، وقال: "حسن غريب".



۴۷۷۸- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ بَشْرِ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَتْبَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، نَحْوُهُ قَالَ: «مَلَأَهُ اللَّهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا» لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةً: «دَعَاَهُ اللَّهُ. زَادَ: «وَمَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبٍ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ» - قَالَ بَشْرٌ: أَحْسِبُهُ قَالَ: «تَوَاضَعَا، كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ، وَمَنْ زَوَّجَ اللَّهُ تَوَجَّهَ اللَّهُ تَاجَ الْمُلْكِ».

۴۷۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُؤَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَعْدُونَ الصَّرْعَةَ فِيكُمْ؟» قَالُوا: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ. قَالَ: «لَا، وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

باب: غصہ آئے تو کیا کہا جائے؟

(المعجم . . .) - باب مَا يُقَالُ عِنْدَ

الْغَضَبِ (التحفة ۴)

۴۷۸۰- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۴۷۸۰- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى:

۴۷۷۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۳۰۴ من حديث أبي داود به * سويد بن وهب مجهول، ومحمد بن عجلان عن.

۴۷۷۹- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فضل من يملك نفسه عند الغضب . . . الخ، ح: ۲۶۰۸ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۳۴۴/۸.

۴۷۸۰- تخریج: [صحيح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما يقول عند الغضب، ح: ۳۴۵۲ من حديث

۴۰- کتاب الأدب

غصے سے متعلق احکام و مسائل

دو آدمی نبی ﷺ کے سامنے ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگے۔ ان میں ایک اس قدر غضبناک ہو گیا کہ میں نے سمجھا کہ انتہائی غصے سے اس کی ناک ہی چر جائے گی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ مجھے ایک کلمہ معلوم ہے، اگر یہ کہہ لے تو اس کا یہ غصہ دور ہو جائے۔“ (معاذ اللہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یوں کہہ لے: [اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ]“ اے اللہ! میں شیطان مردود کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس شخص سے کہنے لگے کہ یہ کلمہ پڑھ لے مگر اس نے انکار کر دیا بلکہ اور لڑنے لگا اور غصے ہوئے لگا۔

۴۷۸۱- جناب سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی نبی ﷺ کے سامنے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے حتیٰ کہ ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ایک کلمہ معلوم ہے، اگر یہ شخص وہ کلمہ کہہ لے تو اس سے یہ کیفیت دور ہو جائے گی۔ (اور وہ کلمہ یہ ہے: [أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ] ”میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔“ مگر وہ آدمی کہنے لگا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں مجنون ہوں؟

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى خِيلَ إِلَيَّ أَنْ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ»، فَقَالَ: مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «يَقُولُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» قَالَ: فَجَعَلَ مُعَاذٌ بِأَمْرِهِ فَبَيَّ وَمَجَّكَ وَجَعَلَ يَزِدُّهُ غَضَبًا.

۴۷۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَتَفْشَخُ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»، فَقَالَ الرَّجُلُ: هَلْ تَرَى يَبِي مِنْ جُنُونٍ؟!

🌞 نوائد و مسائل: ① شرعی غیرت کے علاوہ بے انتہا غصہ شیطانی اثر ہوتا ہے اور اس کا علاج تعوذ ہے۔ بشرطیکہ

«عبد الملك بن عمير به، وقال: "وهذا حديث مرسل، ابن أبي ليلى لم يسمع من معاذ بن جبل"، وله شاهد عند النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۲۳، وسنده صحيح.

۴۷۸۱- تخريج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فضل من يملك نفسه عند الغضب... الخ، ح: ۲۶۱۰ من حديث أبي معاوية الضرير، والبخاري، بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ح: ۲۳۸۲ من حديث الأعمش به.

بندہ اس حقیقت کا ادراک رکھتا ہوں۔ ① غیر شرعی غصے کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ انسان حق قبول نہیں کرتا ہے۔

۴۷۸۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ :
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي
هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ
أَبِي ذَرٍّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا :
« إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ ،
فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ » .

۴۷۸۳- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ
خَالِدٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ بَكْرِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
بَعَثَ أَبَا ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ .

۴۷۸۴- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ
وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، الْمَعْنَى، قَالَ : حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ الْقَاصُ
قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بِنِ مُحَمَّدٍ
السَّعْدِيِّ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ

۴۷۸۲- حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہا: تحقیق رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”جب تم
میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہوا ہو تو بیٹھ جائے
اس طرح اگر اس کا غصہ فرو ہو جائے (تو بہتر) ورنہ
لیٹ جائے۔“

۴۷۸۳- جناب بکر (بن عبد اللہ) سے روایت ہے
کہ نبی ﷺ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو (کسی کام سے)
بھیجا اور یہ حدیث بیان کی۔

۴۷۸۴- امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث (باوجودیکہ
مرسل ہے) صحیح تر ہے۔

☀ فائدہ: غصہ آ جانے کی صورت میں آدمی کو چاہیے کہ ہر طرح سے پرسکون رہنے کی کوشش کرے اور اپنی ہیئت کو
بدل لے۔ اور وضو کر لینا بہترین حل ہے جیسے کہ درج ذیل حدیث میں آ رہا ہے۔

۴۷۸۲- تخریج : [صحیح] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۲۸۴، والبيهقي في شرح السنة، ح: ۳۵۸۴
من حديث أبي داود به، وهو في مستند أحمد: ۱۵۲/۵، وأطراف المسند: ۱۹۹/۶، وصححه ابن حبان،
ح: ۱۹۷۳ .

۴۷۸۳- تخریج : [صحیح] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۲۸۴ من حديث أبي
داود به .

۴۷۸۴- تخریج : [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲۲۶/۴ من حديث إبراهيم بن خالد به، * عروة وأبوہ وثقهما ابن
حبان، والحاكم، والذهبي: ۳۲۷، ۳۲۸ وغيرهما، فحديثهما لا ينزل عن درجة الحسن .

۴۰- کتاب الادب

عفو و درگزر کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”بلاشبہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ سو جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کر لے۔“

ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ».

(المعجم ۴) - بَابُ: فِي التَّجَاوُزِ فِي الْأَمْرِ (التحفة ۵)

باب ۴۰- عفو و درگزر کا بیان

۳۷۸۵- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں سے کسی کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ہمیشہ آسان ہی کو اختیار فرمایا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب سے بڑھ کر اس سے دور ہونے والے ہوتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا، سوائے اس کے کہ اللہ کی حرمتوں کی پامالی ہوتی ہو تو اس میں اللہ کے لیے انتقام لیتے تھے۔

۴۷۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خَيْرُ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ فِي أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِنْمَاءً، فَإِنْ كَانَ إِنْمَاءً كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ، إِلَّا أَنْ يَنْتَهَكَ حُرْمَةً اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ بِهَا.

فوائد و مسائل: ① معاملات دین کے ہوں یا دنیا کے بندے کو چاہیے کہ آسان جانب اختیار کرے اور پھر اخلاص اور پابندی کے ساتھ اس پر عمل پیرا رہے۔ یہ اس سے زیادہ افضل ہے کہ بڑی مشقت عمل ایک دوبار کر کے چھوڑ دیا جائے۔ ② انسان اپنی ذات کے لیے انتقام سے بالاتر ہو جائے تو اس میں بڑی فضیلت ہے۔ ③ اللہ کی حرمتوں کی پامالی پر اللہ کے لیے غضبناک ہونا ایمان کا حصہ ہے۔

۳۷۸۶- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ

۴۷۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ

۴۷۸۵- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب قول النبي ﷺ: "يسروا ولا تعسروا"، ح: ۶۱۲۶ عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، ومسلم، الفضائل، باب مباحته ﷺ للأثم واختياره من المباح أسهله... الخ، ح: ۲۳۲۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۰۲/۲، ۹۰۳.

۴۷۸۶- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۳۲/۶ من حديث معمر به، وأصله عند مسلم، ح: ۲۳۲۸ من حديث عروة به.



۴۰۔ کتاب الأدب باہمی امور میں حسن اخلاق کا بیان

ابن زُرَّيْع: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَعَى كَبْشَى كَسَى خَادِمًا يَاعُورَتِ كَوْنَيْسَ مَارًا۔
عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَادِمًا وَلَا امْرَأَةً قَطُّ۔

🌞 فائدہ: افضلیت اس میں ہے کہ اپنے زیر دست کو جسمانی سزا نہ دی جائے اور جہاں تک ہو سکے زبانی فہمائش سے کام لیا جائے۔ تاہم اگر کوئی زبانی نصیحت یا رویے کو نہ سمجھتا ہو تو مناسب سزا دینی جائز ہے۔ جیسے بد خو بیوی کے سلسلہ میں قرآن مجید میں ارشاد الہی ہے: ﴿وَالَّذِينَ تَخَافُونَ نُشُوزَهُمْ فَعُظُوهُمْ وَاهْجُرُوهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُمْ﴾ (النساء: ۳۴) ”اور جن کی بد خوئی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ، بستروں سے علیحدہ کر دو اور مارو۔“

۴۷۸۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اللہ کے فرمان: ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ ”معاف کرنا اپنائے“ کی تفسیر میں انہوں نے بیان کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ کو حکم دیا گیا تھا کہ لوگوں کی عادات و معاملات میں ان کے ساتھ معافی کا رویہ اختیار کریں۔
[الأعراف: ۱۹۹] قَالَ: أَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ۔

🌞 فائدہ: ”معافی اور درگزر“ انتہائی عزیمت کا عمل ہے کہ انسان دل سے دوسرے کو معاف کر دے اور معاملے کو بھول جائے۔ کمزور ایمان و عمل کے آدمی سے ایسے ہونا بہت نادر ہوتا ہے اس لیے اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو اس کا خاص حکم ارشاد فرمایا۔

(المعجم ۵) - بَابُ: فِي حُسْنِ الْعِشْرَةِ
(التحفة ۶)

۴۷۸۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي الْجَمَانِيَّ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ،

۴۷۸۷۔ تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة الأعراف، باب: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾، ح: ۴۶۴۴ من حديث هشام بن عروة به.

۴۷۸۸۔ تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب من لم يواجه الناس بالعتاب، ح: ۶۱۰۱، ومسلم، الفضائل، باب علمه ﷺ بالله تعالى وشدة خشيته، ح: ۲۳۵۶ من حديث الأعمش به، مطولاً.

۴۰- کتاب الأدب

باہمی امور میں حسن اخلاق کا بیان

عن مَسْرُوقٍ، عن عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَلَغَهُ مِنَ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ: مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلَكِنْ يَقُولُ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا؟».

🌞 فائدہ: نصیحت کا پہلا اور عمدہ ترین ادب یہی ہے کہ اشارے اور کنائے سے بات ہو اور ایسے ہی خطیب کو بھی کسی فرد کی بصراحت نشانہ دہی سے بچنا چاہیے۔

۴۷۸۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا جبکہ اس پر زرد رنگ کا کچھ نشان تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کسی شخص کو اس کے منہ پر بہت کم ایسی بات کہتے تھے جو اس کو ناگوار ہو۔ (یعنی اس کی غلطی پر اس کو نہ ٹوکتے تھے۔) جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم ہی اس کو کہہ دو کہ اس (رنگ) کو دھو ڈالے (تو بہتر ہو۔)“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا راوی ”سلم علوی“ حقیقت میں اولاد علی میں سے نہیں (یہ دوسرا شخص ہے۔ اس کا نام سلم بن قیس ہے اور یہ بصری ہے چونکہ ستارے اوپر ہوتے ہیں) ستاروں پر نظر رکھنے کی وجہ سے اسے سلمیٰ کہا جانے لگا۔ اس نے حضرت عدی بن ارطاة کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو انہوں نے قبول نہ کی۔

۴۷۸۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا سَلْمُ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَلَّ مَا يُوَاجِهُهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بَشَنَاءٌ يَكْرَهُهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: «لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ ذَا عَنَّهُ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَلْمٌ لَيْسَ هُوَ عَلَوِيًّا كَانَ يُبَصِّرُ فِي النُّجُومِ وَشَهِدَ عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ عَلَى رُؤْيَاةِ الْهَلَالِ فَلَمْ يُجِزْ شَهَادَتَهُ.

۴۷۹۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ:

۴۷۹۰- نصر بن علی اور محمد بن متوکل عسقلانی دونوں

۴۷۸۹- تخریج: [ضعیف] تقدم، ح: ۴۱۸۲.

۴۷۹۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، البر والصلة، باب ما جاء في البخل، ح: ۱۹۶۴ من حديث عبد الرزاق به، وسنده ضعيف * رجل هو يحيى بن أبي كثير، مشكل الآثار: ۲۰۲/۴، و"الغر" في كلام العرب: هو الذي لا غائلة معه ولا باطن له يخالف ظاهره، والفاخر ظاهره خلاف باطنه، قاله الطحاوي * رجل مجهول، ويحيى



۴۰- کتاب الادب

باقی امور میں حسن اخلاق کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن بھولا بھالا اور سخی ہوتا ہے اور فاجر آدمی فریبی اور خیل ہوتا ہے۔“

أَخْبَرَنِي أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَفَعَاهُ جَمِيعًا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ غَيْرٌ كَرِيمٍ، وَالْفَاجِرُ رَخْبٌ لَيْسَ».

🌟 فائدہ: بعض محققین نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

639

۴۷۹۱- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے ہاں آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ”کتبے کا بہت برا آدمی ہے۔“ پھر فرمایا: ”اسے اجازت دے دو (بالو)۔“ جب وہ اندر آ گیا تو آپ نے اس کے ساتھ نہایت نرمی کے ساتھ باتیں کیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کے ساتھ بڑی نرمی کے ساتھ باتیں کی ہیں حالانکہ آپ نے اس کے متعلق ایسے فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بُرا وہ آدمی ہوگا جسے لوگوں نے اس کی بدگامی کی وجہ سے چھوڑ دیا ہو۔“

۴۷۹۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُثَنِّكِدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «يَسْأَلُ ابْنُ الْعَشِيرَةِ»، أَوْ «يَسْأَلُ رَجُلٌ الْعَشِيرَةَ»، ثُمَّ قَالَ: «الْأَذْنُو لَهُ»، فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ، قَالَ: «إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَّعَهُ - أَوْ تَرَكَهُ - النَّاسُ لَا تَقَاءَ فُحْشِهِ».

🌟 ابن ابی کثیر مدلس، وبشر بن رافع ضعیف.

۴۷۹۱- تخريج: أخرجه البخاري، الادب، باب ما يجوز من اغتياب أهل الفساد والريب، ح: ۶۰۵۴، ومسلم، البر والصلة، باب مداراة من يتقى فحشه، ح: ۲۵۹۱ من حديث سفیان بن عیینة به، وهو في جزئه، ح: ۲.

۴۷۹۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :

۴۷۹۲- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک شخص

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ»، فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَا اسْتَأْذَنَ قُلْتُ: «بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ»، فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ».

نے نبی ﷺ کے ہاں آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا: ”کنبہ کا بہت برا آدمی ہے۔“ پھر جب وہ آپ کے پاس آ گیا تو آپ نے اس کے ساتھ بڑی فراخ دلی کے ساتھ باتیں کیں۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب اس نے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ”کنبہ کا برا آدمی ہے۔“ جب وہ آ گیا تو آپ نے اس کے ساتھ بڑی فراخ دلی کے ساتھ باتیں کی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی بدگو، تکلف سے بدگوئی کرنے والے سے محبت نہیں کرتا۔“

[سُئِلَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ:

امام ابوداؤد رحمہ اللہ سے نبی ﷺ کے فرمان [بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ] کے معنی کی بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے بیان کیا کہ یہ نبی ﷺ کا خاصہ ہے۔

«بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ»، فَقَالَ: ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً].

🌞 فوائد و مسائل: ① قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ شخص عیینہ بن حصن فزاری تھا جو رسول اللہ ﷺ کے دور میں مسلمان ہوا تھا مگر دیر اور بوکر صدیق رضی اللہ عنہما میں مرتدین سے جا ملا اور پھر اسے قیدی بنا کر لایا گیا تھا۔ ② علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص علی الاعلان فسق و فجور اور ظلم کا مرتکب ہوتا ہے یا کسی بدعت کا داعی ہو اس کی غیبت کرنا جائز ہے۔ اور اس قسم کے لوگوں کے شر سے بچنے کے لیے ان کے ساتھ مدارات، یعنی رواداری کا معاملہ کرنا مباح ہے بشرطیکہ دین میں ”مَدَاهِنَتْ“ لازم نہ آتی ہو۔ ③ ”مدارات“ اور ”مَدَاهِنَتْ“ میں فرق یہ ہے کہ دینی یا دنیاوی فوائد کے لیے کسی کے ساتھ اپنے شخص اور دنیاوی حقوق نظر انداز کر دینا ”مدارات“ ہوتی ہے۔ یہ ایک جائز امر ہے بلکہ بعض دفعہ مستحب ہے۔ جبکہ مَدَاهِنَتْ یہ ہے کہ انسان کسی کے ساتھ شخص دنیاوی مفادات کے لیے دین کے تقاضوں کو نظر انداز کر دے۔ یہ کسی صورت میں جائز نہیں۔

۴۷۹۳- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ :

۴۷۹۳- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس قصے میں بیان کیا

۴۷۹۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۷۵۵ عن موسى بن إسماعيل به، وله شاهد حسن عند أحمد: ۲۵۸/۶.

۴۷۹۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۱۱/۶ عن أسود بن عامر به، * شريك القاضي وسليمان

۴- کتاب الأدب

صفت حیا کا بیان

حَدَّثَنَا أَبُو سُوْدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا شَرِيْكَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَتْ: فَقَالَ تَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ أَلْسِنَتِهِمْ».

کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! بدترین ہیں وہ لوگ جن کی زبان کے شر سے بچنے کے لیے عزت کی جائے۔“

۴۷۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ: أَخْبَرَنَا مُبَارَكٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا التَّقَمَّ أَدْنَ لِنَبِيِّ ﷺ فَيَنْحِي رَأْسَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنَحِّي رَأْسَهُ، وَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَفَرَكَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدْعُ يَدَهُ.

۴۷۹۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی نے نبی ﷺ کے کان میں سرگوشی کرنا چاہی ہو تو آپ نے اس سے اپنا سر دور کر لیا ہو حتیٰ کہ وہ آدمی خود ہی آپ سے اپنا سر دور کرتا تھا۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ کسی نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہو تو آپ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا ہو حتیٰ کہ وہ از خود آپ کا ہاتھ چھوڑتا تھا۔

فائدہ: یہ روایت بعض محققین کے نزدیک سنداً ضعیف ہے اور بعض کے نزدیک حسن درجے کی ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه، حديث: ۳۳۸۵)

باب ۶- صفت حیا کا بیان

(المعجم ۶) - بَابُ فِي الْحَيَاءِ

(التحفة ۷)

فائدہ: ”حیا“ ایک خاص طبعی کیفیت کا نام ہے جو دین و دنیا کے بعض معروف اور غیر معروف کام کرنے کی صورت میں دل میں گھٹن کی وجہ سے محسوس اور نمایاں ہوتی ہے جو سرا سر خیر ہے اور بعض اوقات لوگ کسی نیک کام اور عمدہ خصلت کا مظاہرہ نہ کر سکتے کبھی ”حیا“ کا نام دے دیتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ ”حیا“ نہیں بزدلی اور عدم جرات کی کیفیت ہوتی ہے۔

۴۷۹۵- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

﴿الأعمش عننا﴾

۴۷۹۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في دلائل النبوة: ۱/ ۳۲۰ من حديث أبي داود به، وصححه ابن حبان (الإحسان)، ح: ۶۴۰۱ * مبارك بن فضالة لم يصرح بالسماع المسلسل، وكان يدلّس تدليس التسوية، ولبعض الحديث شاهد ضعيف عند ابن ماجه، ح: ۳۷۱۶ من غير ذكر الأذن.

۴۷۹۵- تخریج: أخرجه البخاري، الإيمان، باب: الحياء من الإيمان، ح: ۲۴ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۲/ ۹۰۵، ورواه مسلم، ح: ۳۶ من حديث ابن شهاب الزهري به.

۴۰- کتاب الادب

صفت حیا کا بیان

عن ابن شہاب، عن سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عن ابنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعْطُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنْ الْإِيمَانِ».

کہ نبی ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جب کہ وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں وعظ کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو۔ بلاشبہ ”حیا“ ایمان سے ہے۔“

🌞 فائدہ: ”حیا“ اگرچہ ایک طبعی اور فطری عمل ہوتا ہے مگر اس کے باوجود شرعی امور میں اور شرعی طور پر اس کے اظہار و استعمال کے لیے قصد کب اور علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے ایمان میں سے شمار کیا گیا ہے۔

۴۷۹۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَتَمَّ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ» - أَوْ قَالَ: «الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ» - فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: إِنَّا نَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةٌ وَوَقَارًا وَمِنْهُ ضَعْفٌ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ، فَأَعَادَ بُشَيْرٌ الْكَلَامَ، قَالَ: فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ: أَلَا أَرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ كُتُبِكَ، قَالَ: قُلْنَا: يَا أَبَا نُجَيْدٍ! إِنَّهُ إِيه.

۴۷۹۶- جناب ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جبکہ وہاں بشیر بن کعب بھی تھے (با کے ضمہ کے ساتھ) حضرت عمران بن حصین نے حدیث بیان کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حیا سراسر خیر ہے۔“ بشیر بن کعب نے کہا: ہمیں کئی کتابوں میں ملتا ہے کہ بعض حیا اطمینان اور وقار کی وجہ سے ہوتی ہے اور بعض حیا کمزوری اور بزدلی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ تو حضرت عمران نے حدیث رسول دوبارہ دہرائی اور پھر بشیر نے بھی اپنی بات دہرائی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ اس قدر غصے میں آ گئے کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئی اور بولے: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سن رہا ہوں اور تو مجھے اپنی کتابوں سے بتائے جا رہا ہے۔ ہم نے کہا: اے ابو نجید! بس کیجیے۔ بس کیجیے۔ (اسے یہی تنبیہ کافی ہے۔)

🌞 فوائد و مسائل: ① ابو نجید حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ ② حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان اپنے ظاہر معانی میں جامع و مانع ہے لہذا کسی صاحب ایمان کو کسی طرح روا نہیں کہ آپ ﷺ کے فرمان کی بے مقصد

۴۷۹۶- تخریج: آخر جہ مسلم، الإیمان، باب بیان عدد شعب الإیمان وأفضلها، ح: ۳۷ من حدیث حماد بن زید بہ، وأصله عند البخاری، ح: ۶۱۱۷ من حدیث عمران بہ.

تاویل کرے۔ ⑤ صاحب ایمان کو نصیحت کرتے ہوئے مناسب حد تک غصہ کرنا چاہیے۔ حد سے زیادہ غصے کی وجہ سے بعض اوقات غلط نتائج نکلتے ہیں۔

۴۷۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ : حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبَوَّةِ الْأُولَى : إِذَا لَمْ تَسْتَحْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ» .
انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گزشتہ انبیاء کی تعلیمات میں سے جو بات لوگوں کے پاس محفوظ رہی ہے وہ یہی ہے کہ جب حیاء نہ رہے تو جو جی چاہے کر۔“ (بے حیاء باش و ہرچہ خواہی کن۔)

[سُئِلَ أَبُو دَاوُدَ : أَعِنْدَ الْقَعْنَبِيِّ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ ؟ قَالَ : لَا] .
امام ابو داود رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا قعنبی کے پاس شعبہ کے واسطے سے اس حدیث کے سوا کوئی اور حدیث بھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

فائدہ: اس کلام میں وعید اور تہدید کے معنی یہ ہیں کہ ”حیا کرو ورنہ عتاب ہوگا۔“ یا ترغیب کا مفہوم ہے کہ اقدام سے پہلے سوچ لو کہ اگر کام بے حیائی کا ہے تو باز رہو۔

(المعجم ۷) - بَابُ : فِي حُسْنِ الْخُلُقِ (التحفة ۸)

باب: ۷- حسن اخلاق کا بیان

فائدہ: اخلاق ”خلق کی جمع ہے اور اس کے معنی ہیں ”عادات۔“

۴۷۹۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكََنْدَرَانِيَّ عَنْ عَمْرِو، عَنْ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْفَائِمِ» .
۳۷۹۸- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ فرماتے تھے: ”بلاشبہ مومن اپنے حسن اخلاق (عمدہ عادات) کی بنا پر روزہ دار، شب زندہ دار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔“

فائدہ: ”حسن خلق“ سے مراد وہی عادات ہیں جن کا اعتبار شریعت اسلامیہ نے کیا ہے اور عرف میں ان کو عمدہ سمجھا

۴۷۹۷- تخریج: أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب، بعد باب حديث الغار، ح: ۳۴۸۴ من حديث شعبة به.

۴۷۹۸- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۱۳۲/۶ من حديث يعقوب الإسكندراني به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۲۷، والحاكم: ۶۰/۱، ووافقه الذهبي.

۴۰- کتاب الأدب

حسن اخلاق کا بیان

جاتا ہے۔ اس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ ایسا حسن خلق جو حقوق اللہ کی ادائیگی سے عاری ہو معتبر نہیں۔ یا اگر کوئی حقوق اللہ تو ادا کرتا ہو مگر حقوق العباد میں افراط و تفریط کا شکار ہو تو بھی کسی طرح مقبول و مدوح نہیں۔

۴۷۹۹- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: ”میزان میں حسن خلق سے بڑھ کر اور کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔“

۴۷۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّبْالِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا [شُعْبَةُ] ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْقَاسِمِ ابْنِ أَبِي بَرَّةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْكِنَّيَّيَّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلَ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ»

ابو ولید طلیسی کہتے ہیں (قاسم بن ابی ہزہ کی سند میں تصریح ہے کہ) میں نے عطاء کنجاری سے سنا ہے۔

قال أبو الوليد: قال سمعت عطاء الكنجاري.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ عطاء بن یعقوب ہیں اور ابراہیم بن نافع کے ماموں ہیں۔ ان کی نسبت ”کنجاری“ اور کوخارانی دونوں طرح بیان کی جاتی ہے۔

قال أبو داود: وهو عطاء بن يعقوب، وهو خال إبراهيم بن نافع يقال: كنجاري وكونجاري.

۴۸۰۰- سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ذمہ دار ہوں ایک محل کا جنت کی ایک جانب میں اس شخص کے لیے جو جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ حق پر ہو۔ اور ایک محل کا جنت کے درمیان میں اس شخص کے لیے جو جھوٹ چھوڑ دے اگرچہ مزاح ہی میں ہو اور جنت کی اعلیٰ منازل میں ایک محل کا اس شخص کے لیے جو اپنے اخلاق کو عمدہ بنالے۔“

۴۸۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا زَعِيمٌ بَيْتٍ فِي رَبْضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبَيْتٍ فِي وَسْطِ

۴۷۹۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، البراءة، باب ما جاء في حسن الخلق، ح: ۲۰۰۳ من حديث عطاء الكنجاري به، وقال: "غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۲۱، وللحديث شواهد. ۴۸۰۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۲۴۹/۱۰ من حديث أبي داود به.



۴۰۔ کتاب الادب ڈیگیں مارنے اور برتری کے اظہار کی ممانعت کا بیان

الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا،
وَبَيَّنَتْ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دینا انتہائی عزیمت کا عمل ہے اور اس کا اجر جنت میں شاندار
محل کی صورت میں حاصل ہوگا۔ ② مومن کے لیے جھوٹ بولنا کسی طرح روا نہیں۔ سوائے اس کے کہ زوجین میں یا
دو مسلمان بھائیوں میں صلح صفائی کی غرض سے کوئی مناسب بات بنالی جائے۔

۴۸۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ،
عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ الْجَوَّاطُ وَلَا الْجُعْظَرِيُّ».

۳۸۰۱۔ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ترش رو بدرمجان جنت
میں داخل نہیں ہوگا اور نہ تکبر سے چلنے والا۔“

قال: وَالْجَوَّاطُ: الْعَلِيطُ الْقَطُ. اور ”جَوَّاطُ“ کا مفہوم ہے سخت مزاج، بدخلق۔

🌞 فائدہ: لفظ [جُعْظَرِي] کے کئی معانی آتے ہیں مثلاً: موٹا، تکبرانہ چال چلنے والا، پیٹو جسے سر درد نہ ہوتا ہو خود آراء
پلے کچھ نہ ہو مگر باتیں بہت بنائے اور پست قدم ہو۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۸) - بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ الرُّفْعَةِ
فِي الْأُمُورِ (التحفة ۹)

باب: ۸۔ ڈیگیں مارنے اور برتری کے اظہار
کی ممانعت کا بیان

۴۸۰۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:
كَانَتْ الْعَضْبَاءُ لَا تُسَبِّقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى
قَعُودٍ لَهُ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا الْأَعْرَابِيُّ فَكَانَ
ذَلِكَ شَوْقًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۸۰۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (رسول اللہ
ﷺ کی اونٹنی) عضباء ہمیشہ سب سے آگے رہتی تھی کوئی
اس سے آگے نہ بڑھتا تھا۔ ایک بدوی اپنے ایک جوان
اونٹ پر آیا اور اس اونٹنی سے مقابلہ کیا اور اس سے آگے
بڑھ گیا۔ اس سے اصحاب رسول اللہ ﷺ کو گویا ناگواری

۴۸۰۱۔ تخریج: [صحیح] أخرجه أبو يعلى في مسنده، ح: ۱۴۷۶ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في
المصنف: ۳۲۸/۸، وللحديث شواهد عند الحاكم ۱/ ۶۰، ۶۱ وغيره.

۴۸۰۲۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن حجر في تغليق التعليق: ۳/ ۴۰۰ من حديث أبي داود به، وعلقه
البخاري في صحيحه، الجهاد، باب ناقة النبي ﷺ، ح: ۲۸۷۲ عن موسى بن إسماعيل به.

۴۰- کتاب الادب

ایک دوسرے کی مدح سرائی کی کراہت کا بیان

فَقَالَ: «حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ».

ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پر یہ حق ہے کہ جو کوئی بھی دنیا میں اونچا ہوتا ہے تو وہ اسے نیچا دکھا دیتا ہے۔“

۴۸۰۳- حَدَّثَنَا الثُّمَالِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ».

۴۸۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ مروی ہے۔ اس میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ پر حق ہے کہ دنیا میں جو چیز بھی سراونچا اٹھاتی ہے تو وہ اسے نیچا دکھا دیتا ہے۔“

🌞 فائدہ: تواضع اور انکسار میں ہمیشہ خیر اور برکت ہوتی ہے۔ البتہ اثنائے جہاد میں کفار کے مقابلے میں اسلام اور مسلمانوں کی رفعت کا اظہار کرنے کے لیے اترانا اور بڑائی کا اظہار کرنا جائز ہے۔

(المعجم ۹) - بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ التَّمَادُحِ (الصفحة ۱۰)

باب: ۹- ایک دوسرے کی مدح سرائی کی کراہت کا بیان

۴۸۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَأَتَنِي عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ، فَأَخَذَ الْمُقْدَادُ بْنُ الْأَسَدِ ثُرَابًا فَحَثَا فِي وَجْهِهِ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ».

۴۸۰۴- جناب ہمام (بن حارث رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے منہ پر ان کی تعریف شروع کر دی۔ تو حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے مٹی اٹھائی اور اس کے منہ پر دے ماری اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جب تمہارا سامنا ایسے لوگوں سے ہو جو مدح سرائی اور خوشامد کرنے والے ہوں تو ان کے مونہوں میں مٹی ڈالو۔“

🌞 فائدہ: یہ مذمت اور یہ معاملہ ایسے لوگوں کے لیے معلوم ہوتا ہے جن کا وتیرہ ہوتا ہے کہ وہ بڑے لوگوں کی خوشامد اور مدح سرائی کر کے مال کھاتے اور اپنے کام نکالتے ہیں، لیکن اگر کسی کی حوصلہ افزائی اور ترغیب و تشویق کے لیے اس کے اعمال خیر کی مناسب حد تک مدح کر دی جائے تو ان شاء اللہ مباح ہے، بہر حال حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرمان رسول ﷺ کے ظاہری معنی ہی لیتے تھے۔ جو بلاشبہ حق اور سچ ہے۔

۴۸۰۳- تخریج: أخرجه البخاري، الرقاق، باب التواضع، ح: ۶۵۰۱ من حديث زهير به.

۴۸۰۴- تخریج: أخرجه مسلم، الزهد، باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط... الخ، ح: ۳۰۰۲ من حديث سفیان الثوري به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۸/۹.

ایک دوسرے کی مدح سرائی کی کراہت کا بیان

۳۸۰۵- جناب عبدالرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی موجودگی میں دوسرے کی تعریف کی تو آپ نے اس سے فرمایا: ”تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔“ آپ نے یہ تین بار فرمایا۔ پھر فرمایا: ”اگر کوئی اپنے کسی ساتھی کی مدح کرنا ہی چاہتا ہو تو چاہیے کہ یوں کہے: ”میں اسے یوں سمجھتا ہوں..... کہ وہ ایسے ایسے ہے..... اور اللہ کے علم کے مقابلے میں میں اس کی صفائی نہیں دیتا۔“

۳۸۰۶- جناب مطرف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد (عبداللہ بن شحیر رحمہ اللہ) نے کہا کہ میں بنو عامر کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو ہم نے کہا: آپ ہمارے (سید) سردار ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”سید (اور حقیقی سردار) اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔“ ہم نے کہا: آپ ہمارے صاحب فضل و فضیلت اور صاحب جو دوستا ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”تم اس طرح کی بات کہہ سکتے ہو۔ مگر کہیں شیطان تمہیں اپنا وکیل نہ بنا لے۔ (کہ کوئی ایسی بات کہہ گزرو جو میری شان کے مطابق نہ ہو۔“)

فائدہ: لفظ ”السید“ اپنے حقیقی معانی میں اللہ عز وجل ہی کے لیے زیا ہے تاہم مجازی طور پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے استعمال فرمایا ہے اور خبر دی ہے: [أَنَا سَيِّدٌ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ] (سنن ابن ماجہ، الزہد، حدیث: ۴۳۰۸) ”میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور مجھے اس پر کوئی ناز نہیں۔“ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سید ہیں اور انہوں نے ہمارے سید حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا۔“ (صحیح البخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ حدیث: ۳۷۵۳) معلوم ہوا اصحاب علم و فضل کے لیے مجازی لفظ استعمال ہو سکتا ہے۔ خیال

۴۸۰۵- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يكره في التمداح، ح: ۶۰۶۱، ومسلم، الزهد، باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط... الخ، ح: ۳۰۰۰ من حديث خالد الحذاء به.

۴۸۰۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۱۱ عن مسدد به.

۴۰- کتاب الأدب

رہے کہ درود شریف کے الفاظ میں ”سیدنا“ کا لفظ کسی صحیح روایت میں ثابت نہیں ہے۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ: فِي الرَّفْقِ

(التحفة ۱۱)

۳۸۰۷- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل رفیق اور نرمی سے موصوف ہے اسے نرمی اور نرم خوئی پسند ہے۔ وہ اس پر وہ کچھ عنایت فرماتا ہے جو ترشی اور کڑھکی پر نہیں دیتا۔“

۴۸۰۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوسُفَ وَحُمَيْدٍ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ».

۳۸۰۸- جناب مقدم بن شریح اپنے والد سے

روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جنگل میں جانا کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان ٹیلوں کی طرف نکل جایا کرتے تھے۔ آپ نے ایک بار ارادہ کیا کہ جنگل میں جائیں تو آپ نے میرے پاس صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی بھیجی جس پر ابھی سواری نہیں ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! نرمی اختیار کیا کرو بلاشبہ نرمی جس چیز میں بھی ہو وہ اسے مزین اور خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نکال لی جائے اسے بدصورت اور بھدا بنا دیتی ہے۔“

۴۸۰۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا

أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَّازُ قَالُوا: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبِدَاوَةِ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْدُو إِلَى هَذِهِ التَّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبِدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي: «يَا عَائِشَةُ! ارْفَقِي فَإِنَّ الرَّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نُزِعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ».



ابن صباح نے اپنی حدیث میں واضح کیا کہ [محرمة] سے مراد ایسی اونٹنی ہے جس پر باقاعدہ سواری نہ ہوئی ہو۔

قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي حَدِيثِهِ: مُحَرَّمَةٌ يَعْنِي لَمْ تُرْكَبْ.

۴۸۰۷- تخریج: [صحیح] أخرجه البخاري، في الأدب المفرد، ح: ۴۷۲ عن موسى بن إسماعيل به، وله شاهد

عند مسلم، ح: ۲۵۹۳.

۴۸۰۸- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۲۴۷۸، أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۵۸۰ عن محمد بن الصباح

به، وهو في مصنف أبي بكر بن أبي شيبة: ۳۲۲، ۳۲۳.

۴۰۔ کتاب الادب احسان اور کار خیر پر شکریہ ادا کرنے کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① تدریجی انفس والافاق کی نیت سے آدمی کسی وقت عزت اختیار کرے تو مفید ہے جس کی مشروع صورت اعتکاف ہے نہ کہ صوفیاء کی سیاحت۔ ② حیوانات کے ساتھ نرم خوئی ممدوح اور مطلوب ہے تو انسانوں کے ساتھ یہ معاملہ اور بھی زیادہ باعث اجر و ثواب ہے۔

۴۸۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ يُحْرِمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ»۔
۴۸۱۰۔ جناب مصعب اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں۔ اعمش کہتے ہیں اور مجھے ایسے ہی معلوم ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ نے فرمایا: ”کسی کام میں جلد بازی نہیں چاہیے سوائے اس کے کہ آخرت کا کام ہو۔“

🌞 فائدہ: ایسے تمام اعمال جو اللہ کی رضامندی کے حصول کا ذریعہ ہوں، حقوق اللہ ہوں یا حقوق العبادان کی انجام دہی میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ البتہ دنیاوی کاموں میں سوچ بچار اور مشورے سے اقدام کرنا چاہیے۔ یہ حدیث بعض محققین کے نزدیک صحیح ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحۃ، حدیث: ۱۷۹۳)

(المعجم ۱۱) - باب: فی شکر
باب: ۱۱۔ احسان اور کار خیر پر شکریہ ادا کرنے کا بیان

۴۸۰۹۔ تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فضل الرفق، ح: ۲۵۹۲ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف له: ۳۲۲/۸۔

۴۸۱۰۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۱۹۴/۱۰ من حديث عفان به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۱/۶۳، ۶۴، ووافقه الذهبي * سليمان الأعمش لم يصرح بالسماع عن ثقة۔

۴۰۔ کتاب الادب

احسان اور کارِ خیر پر شکر یہ ادا کرنے کا بیان

۴۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا وہ زیاد، عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: «لَا يَشْكُرُ اللَّهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ»۔

🌞 فائدہ: لوگوں کے اچھے معاملے اور احسان پر شکر یہ کا اظہار انسان کے صاحبِ خلق ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ جبکہ اللہ عزوجل کا شکر عبادت اور عبودیت کا حصہ ہے۔ لوگ جو آپ کے ساتھ کوئی احسان کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ عزوجل کے تصرف ہی سے کرتے ہیں لہذا حقیقی شکرگزاری تو رب تعالیٰ ہی کا حق ہے۔ تاہم بالتح لوگوں سے احسان مندی کا اظہار بھی لازمی طور پر مشروع اور مسنون ہے۔

۴۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مہاجرین رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! سارا اجر تو انصار لے گئے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں! جب تک تم اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعائیں کرتے رہو گے اور ان سے احسان مندی کا اظہار کرو گے۔“ (اس طرح ان کو اجر ملنے کے ساتھ ساتھ تمہیں بھی ملے گا۔)

🌞 فائدہ: زبانی اور عملی احسان مندی اور شکر یہ کے ساتھ ساتھ اہم عمل یہ ہے کہ انسان اپنے محسن کے لیے اللہ سے دعائیں کیا کرے۔ یعنی محض زبان سے ”شکریہ“ کا لفظ نہ کہے بلکہ یہ دعائیہ کلمات کہے: جَزَاكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ ”اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔“ اس کے علاوہ اپنے محسنوں کے لیے غائبانہ طور پر خصوصی دعائیں بھی کرتا رہے۔

۴۸۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: جناب عمارہ بن غزیہ نے بیان کیا کہ میری

۴۸۱۱۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، البروالصلة، باب ما جاء في الشكر لمن أحسن إليك، ح: ۱۹۵۴ من حديث الربيع بن مسلم به، وقال: "صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۷۰.

۴۸۱۲۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۱۷ عن موسى بن إسماعيل به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۶۳/۲، ووافقه الذهبي.

۴۸۱۳۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أبو يعلى، ح: ۲۱۳۷ من حديث بشر بن المفضل به، وللحديث شواهد ضعيفة عند الترمذي، ح: ۲۰۳۴، وأحمد: ۹۰/۶ وغيرهما * حديث يحيى بن أيوب، رواه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۱۵ * فيه شرحبيل بن سعد ضعفه الجمهور، انظر مجمع الزوائد: ۱۱۵/۴ وغيره.

احسان اور کارِ خیر پر شکر یہ ادا کرنے کا بیان

قوم کے ایک آدمی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے کوئی عطیہ اور ہدیہ دیا جائے تو اگر ہمت ہو اور میسر ہو تو اس کا بدلہ دے اور اگر نہ پائے تو اس کی مدح و ثنا کرے۔ جس نے اپنے محسن کی مدح کی اس نے اس کا شکر یہ ادا کیا اور جس نے اس (کے احسان) کو چھپایا اس نے اس کی ناشکری کی۔“

حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ، فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو یحییٰ بن ایوب نے بواسطہ عمارہ بن غزیہ شریحیل سے اور اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ، عَنْ جَابِرٍ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سند میں عمارہ بن غزیہ نے جس آدمی کا نام لیا اور یوں کہا ہے کہ ”میری قوم کے ایک آدمی نے مجھ سے بیان کیا۔“ وہ شریحیل ہی ہے۔ گویا انہوں نے اس کا نام ذکر کرنا پسند نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ شُرَحْبِيلُ، يَعْنِي رَجُلًا مِنْ قَوْمِي، كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا فَلَمْ يُسَمَوْهُ.

🌟 فائدہ: یہ روایت بعض محققین کے نزدیک حسن ہے۔

۴۸۱۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی پر کوئی احسان کیا پھر اس دوسرے نے اس کا ذکر کیا تو یہ اس کا شکر یہ ادا کرنا ہے اور اگر اس (دوسرے) نے اسے چھپایا تو یہ اس کی ناشکری اور ناقدری کی۔“

۴۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أُبْلِيَ بَلَاءً فَذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ».

🌟 فائدہ: مناسب مقام اور مناسب انداز سے منعم اور محسن کے احسان کا ذکر کرنا حق ہے اور قدر دانی میں شمار ہے۔ اس سے الفت بڑھتی ہے۔ اور اس کے برخلاف میں کبیدگی آتی ہے۔ یہ روایت بعض محققین کے نزدیک صحیح ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحۃ، حدیث: ۶۱۸)

۴۸۱۴۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أبو نعیم فی أخبار أصبهان ۱/ ۲۵۹ من حدیث جریر بہ، * الأعمش عن، وله شاهد ضعيف عند ابن عساکر.



۴۰- کتاب الأدب

(المعجم ۱۲) - بَابُ: فِي الْجُلُوسِ

بِالطَّرَقَاتِ (التحفة ۱۳)

۴۸۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدٍ
يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
«إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرَقَاتِ» فَقَالُوا: يَا
رَسُولَ اللَّهِ! مَا بَدَلْنَا مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ
فِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَبَيْتُمْ
فَاعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ»، قَالُوا: وَمَا حَقُّ
الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ،
وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ
بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ».

652

🌞 فائدہ: راستوں اور چوکوں پر بلاوجہ معقول دھرم مار کے بیٹھے رہنا شرفاء کا کام نہیں۔ ضرورت اور مجبوری کی کیفیت الگ چیز ہے۔ اس سے پردہ دار خواتین کو بالخصوص اذیت ہوتی ہے۔ اصحاب مجلس اگر دین و تقویٰ سے موصوف نہ ہوں تو راہ گزرنے والوں پر بے جا تبصرے بھی ہوتے ہیں جو مسلمانوں کو کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی بطور مہمان آیا ہو تو اس کے ساتھ سر راہ ہی مجلس لگا لینا اس کا اکرام نہیں ہے۔ بہر حال سر راہ بیٹھنے کی صورت میں مندرجہ بالا شرعی ہدایات کا پاس رکھنا لازم ہے۔

۴۸۱۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ
يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي
۴۸۱۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس

۴۸۱۵- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب النهي عن الجلوس في الطرق، وإعطاء الطريق حقه، ح: ۲۱۲۱ من حديث عبدالعزيز الدراوردي، والبخاري، المطالم، باب أفنية الدور والجلوس فيها... الخ، ح: ۲۴۶۵ من حديث زيد بن أسلم به.

۴۸۱۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۱۴ من حديث عبد الرحمن بن إسحاق المدني به.

هُرَيْرَةُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: «وَأَرْشَادُ السَّبِيلِ».

۴۸۱۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى

النَّيْسَابُورِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ ابْنِ حُجَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: «وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ».

(حدیث) میں بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پریشان حال کی مدد کرو اور رستہ بھول جانے والے کی رہنمائی کرو۔“

🌞 فائدہ: ان صفات و فضائل کو معمولی اور اضافی صفات نہیں سمجھنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ صفات ایمان و اسلام کو کامل کرتی ہیں۔ یہ روایت بعض کے نزدیک صحیح ہے۔

۴۸۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ

الطَّبَّاعِ وَكَثِيرُ بْنُ عُيَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ: قَالَ ابْنُ عِيسَى: قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ لَهَا: «يَا أُمَّ فَلَانٍ! اجْلِسِي فِي أَيِّ نَوَاحِي السُّكَّكِ شِئْتُ حَتَّى أَجْلِسَ إِلَيْكَ» قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عِيسَى: حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا وَقَالَ كَثِيرٌ: عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ.

۴۸۱۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: ”اے ام فلاں! کسی گلی کے کونے پر بیٹھ جاؤ میں تیرے ساتھ بیٹھ سکتا ہوں (تیری بات سن سکتا ہوں۔)“ چنانچہ وہ بیٹھ گئی اور نبی ﷺ بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے حتیٰ کہ اس نے اپنا مقصد پالیا۔ ابن عیسیٰ نے [حتیٰ قَضَتْ حَاجَتَهَا] کا لفظ ذکر نہیں کیا۔ اور کثیر (بن عبید) نے اپنی سند میں (معنعنہ سے روایت کرتے ہوئے) عن حمید عن انس کہا۔

۴۸۱۷- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البزار في البحر الزخار: ١/ ٤٧٢ من حديث عبد الله بن المبارك به * ابن حجر مستور (تقريب).

۴۸۱۸- تخريج: [حسن] أخرجه أحمد: ٣/ ١١٩ عن مروان بن معاوية الفزاري به، ورواه الترمذي في الشمائل، ح: ٣٣٠ (بتحقيق) من حديث حميد الطويل به، والحديث الآتي شاهد له.

۴۰۔ کتاب الأدب

مجلس کو وسیع بنالینے کا بیان

۴۸۱۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس عورت کی عقل میں کوئی کمی تھی۔ اور مذکورہ بالا کے ہم معنی بیان کیا۔
سَلَمَةُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ يَبْعَثُهَا.

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی ضرورت کی بنا پر کہیں سرراہ بیٹھنا پڑ جائے تو کوئی معیوب نہیں۔ اس حدیث کا یہ مفہوم بھی لیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے سرراہ بیٹھنے کی بجائے کسی ایک طرف الگ ہو کر بیٹھنے کا کہا تھا۔ ② سادہ لوح اور بے عقل قسم کے لوگوں کی ولداری کرنا بھی شرعی اور اخلاقی فریضہ ہے۔ اس طرح یہ لوگ کافی حد تک خوش اور پرسکون ہو جاتے ہیں۔ ورنہ پریشان ہونے کی وجہ سے کئی طرح کی حرکتیں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے استہزاء کرنا اور انہیں مسخرہ بنانا قطعاً روا نہیں۔ ایسا عمل ان پر بہت بڑا ظلم ہے اور ایسا کرنے والے بہت بڑے ظالم ہوتے ہیں۔ اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ ③ ”قضاء الحاجة“ ایک عام ترکیب اور جملہ ہے جیسے اس روایت میں آیا ہے اور اس کے معنی بھی واضح ہیں کہ وہ جو بات کرنا چاہتی تھی وہ اس نے کر لی۔



(المعجم . . .) - بَابٌ: فِي سَعَةِ الْمَجْلِسِ (التحفة ۱۴)

باب: مجلس کو وسیع بنالینے کا بیان

۴۸۲۰۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا».

۴۸۲۰۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے: ”بہترین مجلس وہ ہے جو وسیع اور کھلی ہو۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ. امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ راوی حدیث عبد الرحمن بن ابوعمرہ کا صحیح نسب یوں ہے: ”عبد الرحمن بن عمرو بن ابوعمرہ الانصاری۔“

۴۸۱۹۔ تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب قربه ﷺ من الناس وتبركهم به، وتواضعه لهم، ح: ۲۳۲۶ من حديث يزيد بن هارون به.

۴۸۲۰۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه عبد بن حميد، ح: ۹۸۱ عن القعنبي به، ورواه أحمد: ۱۸/۳، وصححه الحاكم على شرط البخاري: ۲۶۹/۴.

۴۰۔ کتاب الأدب دھوپ چھاؤں میں اور مختلف حلقے بنا کر بیٹھنے کا بیان
 ﷺ فائدہ: مجلس میں اگر افراد زیادہ ہوں تو حسن ادب اور وقار کا تقاضا ہے کہ حلقہ وسیع کر لیا جائے۔ اور اس قسم کے
 اعمال میں اتباع فرمان رسول ﷺ کی نیت شامل ہو تو مزید ثواب ملتا ہے۔

(المعجم ۱۳) - بَابُ: فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظَّلِّ (التحفة ۱۵)

۴۸۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكْدِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ - وَقَالَ مَخْلَدٌ: فِي الْفَيْءِ - فَقَلَّصَ عَنْهُ الظِّلَّ وَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ.

۴۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَامَ فِي الشَّمْسِ، فَأَمَرَ بِهِ فُحِّوْلَ إِلَى الظِّلِّ.

۴۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

۴۸۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدنا ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص دھوپ میں بیٹھا ہو..... مخلد کے الفاظ ہیں اگر کوئی سائے میں بیٹھا ہو..... اور پھر اس سے سایہ ٹل جائے اور وہ کچھ دھوپ میں آجائے اور کچھ سائے میں تو وہاں سے اٹھ جائے۔“

۴۸۲۲۔ جناب قیس (بن ابو حازم) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو یہ دھوپ میں کھڑے ہو گئے تو آپ نے انہیں حکم دیا تو سائے میں چلے گئے۔

ﷺ فائدہ: اطباء بھی یہی کہتے ہیں کہ انسان سارے کا سارا دھوپ میں ہو یا سارا ہی سائے میں ہو۔ آدھا دھوپ میں اور آدھا سائے میں ہونا طبی طور پر نقصان دہ ہے۔ خاص طور پر شدید گرمی والے علاقوں میں۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ: فِي التَّحَلُّقِ (التحفة ۱۶)

۴۸۲۱۔ تخریج: [حسن] سندہ ضعیف، وللحدیث شاهد عند ابن ماجہ، ح: ۳۷۲۲، وسندہ حسن، وللحدیث ألوان أخرى عند الحمیدی، ح: ۱۱۴۵ (بتحقیق)، وأحمد: ۳۸۳/۲، وغیرهما.

۴۸۲۲۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴۲۶/۳ عن يحيى القطان به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۴۵۳، وانظر، ح: ۳۰۴۵.

۴۸۲۳۔ تخریج: [صحيح] تقدم طرفه، ح: ۶۶۱، وح: ۹۱۲، ورواه مسلم من حديث الأعمش، والبيهقي في الآداب، ح: ۳۳۳ من حديث أبي داود به.

۴۰- کتاب الأدب

دھوپ چھاؤں میں اور مختلف حلقے بنا کر بیٹھے کا بیان

عن الأعمش: حَدَّثَنِي الْمُسَيَّبُ بْنُ رَافِعٍ
عن تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ، عن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
قال: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَهُمْ
يُحَلِّقُونَ فَقَالَ: «مَالِي أَرَأَيْكُمْ عَزِينَ؟».

۴۸۲۴- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ
الأَعْلَى عن ابنِ فَضِيلٍ، عن الأعمشِ
بهَذَا قَالَ: كَأَنَّهُ يُحِبُّ الْجَمَاعَةَ.

۳۸۲۳- جناب اعمش رحمہ اللہ نے یہ روایت بیان کی اور
کہا: گویا آپ ﷺ نے اجتماعیت کو پسند فرمایا۔

☀ فائدہ: اگر اہل اجتماع کا موضوع ایک ہو تو افضل اور مستحب یہی ہے کہ ایک حلقے میں بیٹھیں۔ لیکن اگر موضوعات
مختلف ہوں تو حلقے بنالینا جائز ہے جیسے کہ طلبہ علم یا اصحاب ذوق میں ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ نماز کی جماعت کے
انتظار میں حلقے بنا کر بیٹھنا معیوب ہے چاہے کترتیب سے صف میں جگہ بنا کر بیٹھا جائے۔

۴۸۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
الْوَرَّكَانِيُّ وَهَذَا أَنَّ شَرِيكَاً أَخْبَرَهُمْ عن
سِمَاكِ، عن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا
أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسْنَا حَيْثُ يَنْتَهِي.

۳۸۲۵- حضرت جابر بن سمرة رحمہ اللہ سے روایت ہے
کہ ہم جب نبی ﷺ کی مجلس میں آتے تھے تو جہاں مجلس
پہنچی ہوتی وہیں (آخر میں) بیٹھ جایا کرتے تھے۔

☀ فوائد و مسائل: ① یہ بات انتہائی معیوب ہوتی ہے کہ آدمی دیر سے آئے اور پھر پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کی
گردنیں پھلانگتا ہوا آگے جگہ لینے کی کوشش کرے۔ ہاں اگر پہلے آنے والوں نے مجلس کا ادب ملحوظ نہ رکھا ہو کہ آگے
جگہ خالی چھوڑ دی ہو اور راستے میں بیٹھ گئے ہوں تو گردنیں پھلانگتا جائز ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے از خود اپنا وقار
ضائع کیا ہوتا ہے۔ ② یہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک سداً ضعیف ہے تاہم معنوی طور پر یہ روایت صحیح ہے
جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے تحقیق و تخریج میں اس بات کی وضاحت کی ہے علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اس
کو صحیح قرار دیا ہے۔

۴۸۲۴- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۸۲۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الاستذنان، باب في الثلاثة الذين أقبلوا في مجلس النبي ﷺ
وحديث جلوسهم في المجلس حيث انتهوا، ح: ۲۷۲۵ من حديث شريك القاضي به، وقال: "حسن صحيح
غريب"، وللحديث شواهد * شريك عنن، ولم أجد رواية زهير بن معاوية، وللحديث شاهد ضعيف في المعجم
الكبير ۷/ ۳۰۰، ۳۰۱، ح: ۷۱۹۷، وحديث البخاري، ح: ۶۶، ومسلم، ح: ۲۱۷۶، يغني عنه.

۴۰- کتاب الادب حلقے کے بیچ میں بیٹھنے اور دوسرے کے لیے اپنی جگہ چھوڑ دینے کا بیان

(المعجم . . .) - باب الْجُلُوسِ وَسَطَ الْحَلَقَةِ (التحفة ۱۷)

۴۸۲۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو مَجْلَزٍ عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ.

۳۸۲۶- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے ایسے آدمی پر جو حلقے کے درمیان میں بیٹھتا ہے۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُومُ لِلرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ (التحفة ۱۸)

باب: ۱۵- اگر کوئی کسی دوسرے کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ جائے تو؟

۴۸۲۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى لَآلِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةِ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ذَا، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبٍ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ.

۳۸۲۷- جناب سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ایک گواہی کے سلسلے میں ہمارے ہاں تشریف لائے تو مجلس میں سے ایک آدمی ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تو انہوں نے اس جگہ بیٹھنے سے انکار کر دیا اور کہا: تحقیق نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور نبی ﷺ نے اس سے بھی روکا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے کپڑے سے جو اس نے اسے نہ پہنایا ہو اپنا ہاتھ پونچھے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اس میں بیان کردہ باتیں دیگر احادیث سے ثابت ہیں۔ ② پہلے سے بیٹھا ہوا شخص ہی زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھے۔ دیگر احادیث کی روشنی میں اگر اٹھنے والا دلی خوشی سے ایسا کرے تو مباح بھی ہے جیسے کہ کتاب الصلوٰۃ میں گزرا ہے کہ کسی کی عزت کی جگہ پر بیٹھنا جائز نہیں الا یہ کہ وہ از خود اجازت دے۔ ③ دوسرے کے کپڑے سے بلا اجازت ہاتھ پونچھنا کسی طرح روا نہیں کہ یہ دوسرے کے مال

۴۸۲۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في كراهية القعود وسط الحلقة، ح: ۲۷۵۳ من حديث قتادة به، وقال: "حسن صحيح" * أبو مجلز متهم بالتدليس، وقال شعبة: لم يدرك حذيفة، جامع التحصيل، ص: ۲۹۶.

۴۸۲۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴/۵ من حديث شعبة به، * أبو عبد الله مولى آل أبي بردة مجهول (تقریب).

۴۰- کتاب الأدب

اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا بیان

میں تصرف ہے۔ سوائے اس کے کہ دوسرا زیرِ تولیت ہو مثلاً اپنا بیٹا، غلام یا بیوی۔ کیونکہ ان کا کپڑا اور مال ولی کا مال ہی ہوتا ہے۔

۴۸۲۸- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تو ایک آدمی اس کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا وہ (آنے والا) وہاں بیٹھنے لگا تو نبی ﷺ نے اس کو منع فرمایا۔

۴۸۲۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْخَصِيبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ فَذَهَبَ لِيَجْلِسَ فِيهِ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابو خصیب کا نام زیاد بن عبد الرحمن ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو الْخَصِيبِ اسْمُهُ زَيْدُ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ ممانعت بھی احتیاط کے طور پر ہے تاکہ لوگ ایک دوسرے کی جگہ پر نہ بیٹھیں۔ ورنہ اگر کوئی شخص احتراماً کسی دوسرے کو اپنی جگہ بیٹھنے کی پیشکش کرتا ہے تو دیگر دلائل کی رو سے اس کا جواز ہے۔ ② یہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک سنداً ضعیف ہے تاہم معنوی طور پر صحیح ہے جیسا کہ خود انہوں نے اپنی تحقیق میں بخاری و مسلم کی روایات کا حوالہ درج کرنے کے بعد ”یعنی عنہ“ یعنی بخاری و مسلم کی روایات کفایت کرتی ہیں کہا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے حسن کہا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه) حدیث: (۲۲۸)

باب ۱۶- کیسے لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے؟

(المعجم ۱۶) - باب مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالِسَ (التحفة ۱۹)

۴۸۲۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ اور وہ خوش ذائقہ بھی ہوتا ہے۔ اور مومن جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ

۴۸۲۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْثُرِجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

۴۸۲۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۸۴ / ۲ عن محمد بن جعفر به، وسنده ضعيف * أبو الخصيب وثقه ابن حبان وحده، وحديث البخاري، ح: ۶۲۶۹، ومسلم: ۲۹ / ۲۱۷۷، والحاكم: ۴ / ۲۷۲، ح: ۷۷۱۳ يعني عنه. ۴۸۲۹- تخریج: [صحيح] انظر الحديث الآتي.

ایچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا بیان

ہوتا ہے مگر اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ اور فاجر آدمی جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحان (نازبو) کی سی ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ مگر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور فاجر آدمی جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل (اندراکن۔ کوڑتمہ) کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ کڑوا اور خوشبو کوئی نہیں ہوتی۔ اور نیک اور صالح ساتھی کی مثال کستوری والے کی مانند ہے اگر تجھے اس سے نہ بھی ملی تو اس کی خوشبو تو (ضرور) پہنچے گی اور برے ساتھی کی مثال بھیٹی والے کی طرح ہے اگر تجھے اس کی کالک نہ لگی تو دھواں تو ضرور آئے گا۔

مَثَلُ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ جَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِنْ لَمْ يُصْبِكْ مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ، وَمَثَلُ جَلِيسِ الشُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِبْرِ إِنْ لَمْ يُصْبِكْ مِنْ سَوَادِهِ أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ۔



🌞 فوائد و مسائل: ① صالح، متقی اور صاحب عمل مومن کی صحبت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے۔ ② فاسق و فاجر لوگوں سے دور رہنا چاہیے کہ ان کی صحبت میں خسار ہی خسار ہے۔ ③ استاذ اور خطیب کو عمدہ مثالوں سے اپنی بات واضح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۴۸۳۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کا پہلا حصہ ”اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔“ تک بیان کیا۔ اور ابن معاذ نے مزید کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم کہا کرتے تھے کہ صالح ساتھی کی مثال اور بقیہ حدیث بیان کی۔

۴۸۳۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْكَلَامِ الْأَوَّلِ إِلَى قَوْلِهِ: «وَطَعْمُهَا مُرٌّ». وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ: قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ مَثَلَ جَلِيسِ الصَّالِحِ، وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ.

۴۸۳۱- ثُمَيْل بن عزرة نے حضرت انس بن مالک

۴۸۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ

۴۸۳۰- تخريج: أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب إثم من رأى بقاء القرآن... الخ، ح: ۵۰۵۹ عن مسدد، مسلم، صلوة المسافرين، باب فضيلة حافظ القرآن، ح: ۷۹۷ من حديث يحيى القطان به.

۴۸۳۱- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ۲۸۰/۴ من حديث سعيد بن عامر به، وصححه، ووافقه

۴۰- کتاب الأدب

اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا بیان

ﷺ سے روایت کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”صالح ساتھی کی مثال.....“ اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند بیان کیا۔

۴۸۳۲- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”صرف مومن آدمی کی صحبت اختیار کر اور تیرا کھانا بھی کوئی متقی ہی کھائے۔“

الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَزْرَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ» فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۴۸۳۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ غِيْلَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، - أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ».

🌞 فوائد و مسائل: ① فارسی میں کہتے ہیں: صحبت صالح تراصل کند صحبت طالح تراطاح کند۔ صحبت اور مجلس سے انسان اپنے ساتھی کی عادات اور رنگ ڈھنگ اختیار کر لیتا ہے اور دھیرے دھیرے اس کی محبت بھی دل میں گھر کر جاتی ہے اور معاملہ دین و عقیدے تک جا پہنچتا ہے اس لیے صاحب ایمان کے علاوہ فاسق و فاجر کی صحبت سے گریز کرنا واجب ہے۔ ② صدقات و ہدایات میں اولیت اہل ایمان اور اہل تقویٰ کو حاصل ہے دیگر لوگ دوسرے درجے پر ہیں اور ان سے احسان کرنے میں بھی اجر ہے۔ جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا﴾ (الدھر: ۸) ”اہل ایمان اللہ کی محبت کی بنا پر مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔“ اور قیدی ہر طرح کے لوگ ہو سکتے ہیں۔ مسلمان فاسق فاجر اور کافر۔ اسی طرح یتامیٰ اور مساکین کا معاملہ ہے۔

۴۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”انسان اپنے محبوب ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔ تو تمہیں چاہیے کہ غور کرو کس سے دوستی کر رہے ہو۔“

۴۸۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ

الذهبي، وأعل بما لا يقدح.

۴۸۳۲- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في صحبة المؤمن، ح: ۲۳۹۵ من حديث عبد الله بن المبارك، وقال: "حسن"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، والحاكم: ۱۲۸/۴، ووافقه الذهبي. ۴۸۳۳- [تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب [حديث "الرجل على دين خليله ..."]، ح: ۲۳۷۸ عن محمد بن بشار، وقال: "حسن غريب"، وللحديث شواهد.

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدَكُمْ مَنْ يُخَالِلُ».

۴۸۳۴۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَعْنِي ابْنَ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَعْنِي ابْنَ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: «الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اخْتَلَفَ، وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ».

۳۸۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً (نبی ﷺ سے) بیان کرتے ہیں: ”روحیں (ازل میں) مجتمع لشکر تھیں، جن کا (وہاں) آپس میں تعارف ہو گیا (دنیا میں) ان کے اندر الفت ہو جاتی ہے اور جن کی (وہاں) آپس میں ناواقفی رہی ہو وہ (اس دنیا میں بھی) ایک دوسرے سے جدا جدا رہتی ہیں۔“

☀️ فائدہ: اگر کسی کو صالحین کی صحبت میسر ہو اور ان کے ساتھ انس بھی ہو تو یہ اللہ کی نعمت ہے۔ اس پر اللہ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس تعلق کو اور زیادہ مضبوط بنانا چاہیے۔ لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو صاحب ایمان ہونے کے ناتے چاہیے کہ بندہ اپنے عمل اور مزاج میں تبدیلی لائے۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ الْمِرَاءِ (التحفة ۲۰)

باب: ۱۷۔ جھگڑے فساد کی کراہت کا بیان

۴۸۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بَرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ: «بَشِّرُوا وَلَا تُنْفَرُوا، وَيَسِّرُوا، وَلَا تُعَسِّرُوا».

۳۸۳۵۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو جب اپنے کسی کام کیلئے بھیجا کرتے تھے تو انہیں فرماتے: ”خوشخبری دینے والے بننا“ نفرت نہ دلانا آسانی کرنا اور تنگی اور مشقت نہ ڈالنا۔“

☀️ فائدہ: قائد اور صاحب منصب کے لیے خاص نبوی ہدایت یہ ہے کہ اپنے ماتحت افراد کے لیے نرمی اور آسانی کرنے والا بنے۔ بے مقصد سختی مخالفت کا باعث بنتی ہے۔ جو نفرت لاتی ہے اور کسی بھی لطم اور اجتماعیت کے لیے سم قاتل ہے۔

۴۸۳۴۔ تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب: الأرواح جنود مجندة، ح: ۲۶۳۸ من حديث جعفر بن برقان به.

۴۸۳۵۔ تخریج: أخرجه مسلم، الجهاد والسير، باب في الأمر بالتيسير وترك التنفير، ح: ۱۷۳۲ من حديث أبي أسامة به.

۴۰- کتاب الأدب

رسول اللہ ﷺ کے اسلوب گفتگو کا بیان

۴۸۳۶- حضرت سائب بن جریجؓ سے مروی ہے کہ میں

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو لوگ میری مدح اور میرے اعمال کا ذکر کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس کے متعلق تم سے زیادہ جانتا ہوں۔“ میں نے عرض کیا: آپ نے مجھ پر کیا؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ میرے شراکت دار تھے اور بہت ہی خوب شراکت دار تھے۔ آپ میں مخالفت کرنے یا لڑنے جھگڑنے والی کوئی بات نہیں تھی۔

۴۸۳۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ، عَنْ السَّائِبِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَعَلُوا يُنْثَوْنَ عَلَيَّ وَيَذْكُرُونَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَعْلَمُكُمْ» - يَعْنِي بِهِ - قُلْتُ: صَدَقْتَ، يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي: كُنْتُ شَرِيكِي فَنِعِمَ الشَّرِيكُ، كُنْتُ لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي.

☀️ فائدہ: نبی ﷺ کے انہی خصائل حمیدہ کی وجہ سے آپ کی نبوت سے پہلے کی زندگی کو بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ ارشاد الہی ہے: ﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (یونس: ۱۶) ”بلاشبہ میں تم میں اس سے پہلے ایک عمر گزار چکا ہوں۔ کیا پس تم عقل نہیں کرتے ہو؟“ اور اللہ عزوجل نے آپ کی حیات مبارکہ کی قسم کھائی ہے فرمایا: ﴿أَعْمُرُكُمْ إِنَّهُمْ لَمِنَ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ (الحجر: ۷۲) ”تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بدستی میں سرگرداں تھے۔“ یہ روایت سداً ضعیف ہے، لیکن معنا صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(المعجم ۱۸) - باب الْهَدْيِ فِي الْكَلَامِ (التحفة ۲۱)

۴۸۳۷- جناب یوسف رحمہ اللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن سلام رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب بیٹھے باتیں کر رہے ہوتے تو آپ کی نظر اکثر آسمان کی طرف ہوتی تھی۔

۴۸۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَائِثِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ.

۴۸۳۶- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، التجارات، باب الشركة والمضاربة، ح: ۲۲۸۷ من حديث سفيان الثوري به * قائد السائب لم أجد له ترجمة، وفي السند اضطراب كما في تقريب التهذيب وغيره.

۴۸۳۷- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الباغندي في مسند عمر بن عبد العزيز، ح: ۳ من حديث محمد بن سلمة به، * محمد بن إسحاق عن هاهنا، وصرح بالسماع في رواية سفيان بن وكيع، وهو ضعيف.



۳۸۳۸- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی گفتگو میں انتہائی ٹھہراؤ ہوتا تھا۔

۴۸۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشِيرٍ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَرْسِيلٌ.

۳۸۳۹- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی گفتگو اس قدر واضح ہوا کرتی تھی کہ ہر سننے والا اسے سمجھ لیتا تھا۔

۴۸۳۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَسَامَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ كَلَامُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَلَامًا فَضْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ.

فائدہ: جلدی اور تیز گفتگو کرنا باوقار لوگوں کے ہاں ہمیشہ معیوب سمجھا گیا ہے۔ اور از حد تیز بولنے والا خطیب بھی کامیاب خطیب نہیں سمجھا جاتا۔

۳۸۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر گفتگو جس کی ابتدا اللہ کی حمد و ثناء سے نہ ہو وہ بے برکت ہے۔“

۴۸۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ: زَعَمَ الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ كَلَامٍ لَا يَبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللَّهِ فَهُوَ أَجْذَمٌ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو یونس عقیل، شعیب اور سعید بن عبد العزیز نے بواسطہ زہری نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ يُونُسُ وَعَقِيلٌ وَشُعَيْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۴۸۳۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۰۷/۳ من حديث أبي داود به، * شيخ مجهول.

۴۸۳۹- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۳۶۵۴، وهو في مصنف أبي بكر بن أبي شيبة: ۱۵/۹ * سفيان الثوري تابعه حميد بن الأسود، تقدم طرفه الصحيح، ح: ۳۶۳۴.

۴۸۴۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، النكاح، باب خطبة النكاح، ح: ۱۸۹۴ من حديث الأوزاعي به * الزهري عنمن، وقره متكلم فيه، خالفه الجبال الثقافات، وروايتهم هي الراجحة.

۴۰- کتاب الأدب

آداب خطبہ اور حفظ مراتب کا خیال رکھنے کا بیان

🌞 فائدہ: یہ روایت سناضعیف ہے۔ تاہم اس کے بعد آنے والی صحیح روایت سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ اس سے مراد عام گفتگو نہیں بلکہ اہم گفتگو اور خطبہ و تقریر وغیرہ ہے لہذا خطبے کی ابتدا میں حمد و ثنا کرنا تاکیدی امر ہے۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ: فِي الْخُطْبَةِ

باب: ۱۹- خطبہ دینے کا بیان

(التحفة ۲۲)

۴۸۴۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ».

۴۸۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر وہ خطبہ جس میں تشہد (اللہ کی توحید اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا ذکر) نہ ہو ایسے ہے جیسے جذام زدہ (ناقص اور عیب دار) ہاتھ۔“

🌞 فائدہ: اہم خطبہ، تقریر اور درس کی ابتدا میں تشہد پڑھنا تاکیدی سنت ہے۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ: فِي تَنْزِيلِ النَّاسِ

باب: ۲۰- ہر آدمی کے مقام و مرتبے کا

مَنَازِلُهُمْ (التحفة ۲۳)

خیال رکھنے کا بیان

۴۸۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ الْيَمَانِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ: أَنَّ عَائِشَةَ مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً، وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ فَأَقْعَدَتْهُ فَأَكَلَ، فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ».

۴۸۴۲- میمون بن ابو شیبہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے ایک سائل گزرا۔ تو آپ نے اسے روٹی کا ایک ٹکڑا دیا۔ پھر ایک دوسرا آدمی گزرا جس نے (اچھے) کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اس کی حالت عمدہ تھی تو انہوں نے اس کو بٹھلا کر کھلایا۔ ان سے اس فرق کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”ہر شخص کو اس کے مقام پر رکھو۔“

۴۸۴۱- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، النكاح، باب ما جاء في خطبة النكاح، ح: ۱۱۰۶ من حديث عاصم بن كليب به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۹۴، وح: ۵۷۹.

۴۸۴۲- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في الآداب، ح: ۳۲۲ من حديث أبي داود به، * حبيب بن أبي ثابت عن، وأشار مسلم إلى ضعف الحديث في أول المقدمة من صحيحه، ص: ۷.



۴۰۔ کتاب الأدب بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدِيثُ يَحْيَى مُخْتَصَرٌ. امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ کی حدیث مختصر ہے
قَالَ أَبُو دَاوُدَ: مَيِّمُونَ لَمْ يَدْرِكْ عَائِشَةَ. امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میمون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا ہے۔

☀ فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ تاہم معنی صحیح ہے۔ ہر شخص کے ساتھ اس کے مقام و مرتبہ کی رعایت سے معاملہ کرنا چاہیے۔

۴۸۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَرَانَ: حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَخْرَاقٍ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ».

۴۸۴۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ بوڑھے مسلمان اور صاحب قرآن کی عزت کرنا جو اس میں غلو اور تقصیر سے بچتا ہو اور (اسی طرح) حاکم عادل کی عزت کرنا، اللہ عز و جل کی عزت کرنے کا حصہ ہے۔“

665

☀ فوائد و مسائل: ① جس شخص کی جوانی اسلام پر گزری ہو اور اب بڑھاپا آ گیا ہو تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت مکرم اور باعزت ہوتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں انہیں وقار دیا جانا لازمی ہے۔ ② صاحب قرآن، یعنی حافظ قاری مدرس، مفسر اور داعی اسلام جو فی الواقع شرعی حدود کے پابند ہوں، تجاوز کریں نہ تقصیر کریں، ان کا احترام بھی لازمی ہے۔ ③ حدود اللہ نافذ کرنے والے منصف حاکم کا بھی یہی حق ہے کہ اس کا اعزاز و اکرام کیا جائے۔ ان حضرات کی اہمیت کے پیش نظر ہی اللہ عز و جل نے ان کے اعزاز و اکرام کو اپنے اعزاز کا حصہ قرار دیا ہے۔ اور یہ بیان بطور تمثیل و مبالغہ کے ہے۔ ④ یہ روایت بعض محققین کے نزدیک حسن درجے کی ہے۔ دیکھیے: (صحیح الجامع، حدیث: ۲۱۹۵)

(المعجم ۲۱) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ
يَجْلِسُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بَغَيْرِ إِذْنِهِمَا
(التحفة ۲۴)

باب: ۲۱۔ بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

۴۸۴۳۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۱۶۳/۸ من حديث أبي داود به، وحسنه النووي في رياض الصالحين، ح: ۳۵۵، وابن حجر في التلخيص الحبير: ۱۱۸/۲ * أبو كنانة مجهول ومع ذلك حسنه النووي، وهذا شيء عجيب.

۴۰- کتاب الأدب

۴۸۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ
وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ، الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ قَالَ ابْنُ عَبْدِ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُجْلِسُ بَيْنَ
رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا».

۴۸۴۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ
الْمَهْرِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي
أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْلُ لِرَجُلٍ
أَنْ يَفْرُقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا».



☀ فائدہ: دو مسلمانوں کے درمیان جو پہلے سے اکٹھے بیٹھے ہوئے ہوں زور سے گھس بیٹھنا اور ان کے درمیان
تفریق کروینا جائز نہیں ہے۔ دو بھائیوں کے درمیان پھوٹ ڈال دینا تو اور بھی زیادہ برا جرم ہے۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ: فِي جُلُوسِ
الرَّجُلِ (التحفة ۲۵)
باب: ۲۲- آدمی کے بیٹھنے کی بابت
احکام و مسائل

۴۸۴۶- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ
ابْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ
۳۸۳۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھتے تو اپنے گھٹنوں کو سینے
سے ملا کر اپنے ہاتھ ان کے گرد لپیٹ لیا کرتے تھے۔

۴۸۴۴- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب/ الاستئذان، باب ماجاء في كراهية الجلوس بين
الرجلين بغير إذنهما، ح: ۲۷۵۲ من حديث عامر الأحول به، وانظر الحديث الآتي.

۴۸۴۵- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في كراهية الجلوس بين الرجلين بغير
إذنهما، ح: ۲۷۵۲ من حديث أسامة بن زيد به، وقال: "حسن صحيح".

۴۸۴۶- [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الترمذي في الشمائل، ح: ۱۲۸ عن سلمة بن شبيب به، وحديث
البخاري، ح: ۶۲۷۲ يغيي عنه.

الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا
جَلَسَ احْتَبَى بِيَدِهِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
شَيْخٌ مُتَّكِرُ الْحَدِيثِ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سند میں مذکور عبد اللہ
بن ابراہیم شیخ متکرم الحدیث ہے۔

۴۸۴۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ
وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي
جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدَحْيَةُ ابْنَتَا عَلِيَّةَ، - قَالَ
مُوسَى: بِنْتُ حَزْمَلَةَ - وَكَانَتَا رِبَاسِي قَيْلَةَ
بِنْتُ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةً أَبِيهِمَا أَنَّهَا
أَخْبَرْتُهُمَا: أَنَّهَا رَأَتْ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ
الْقَرْفُصَاءَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
الْمُخْتَشِعَ - وَقَالَ مُوسَى: الْمُتَخَشَّعَ -
فِي الْجَلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرْقِ.

۴۸۴۷- حضرت قیلہ بنت خرمہ رحمہ اللہ سے روایت
ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ ”قرفصاء“
کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے (کہ ان کے گھٹنے سینے
سے ملے ہوئے اور ہاتھ ان کے گرد لپٹے ہوئے تھے)
میں نے جب رسول اللہ ﷺ کو خشوع اور انکسار کی اس
کیفیت میں دیکھا تو خوف سے لرز اٹھی۔



🌞 فوائد و مسائل: ① ”احتباء اور قرفصاء“ یہاں دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے یہ بیٹھنے کا ایک انداز ہے جس کی
وضاحت ترجمے میں موجود ہے آدمی اس طرح سے کبھی مجلس میں بھی بیٹھ جاتا ہے۔ اس میں تواضع، انکسار اور خشوع کا
اظہار ہوتا ہے، مگر خطبہ جمعہ میں اس طرح بیٹھنا ممنوع ہے۔ دیکھیے: (سنن ابی داود، الصلاة، حدیث: ۱۱۱۰)
② حضرت قیلہ رحمہ اللہ کا لڑکا بر اندام ہونا اس تاثر کی وجہ سے تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ جیسی عظیم ہستی کا ظاہری بیٹھنا
اس قدر خشوع اور انکسار کا مظہر ہے تو باطنی طور پر آپ ﷺ کی کیا کیفیت ہوگی اور ہم عام لوگ کس قدر بے پروا ہیں۔
③ اس حدیث سے یہ بھی اخذ کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ باوجود تواضع اور خشوع کے انتہائی بارعب اور ہیبت و دبدبہ
والے تھے۔ اور یہ سب للہیت اور خشیت کا نتیجہ تھا۔ ④ ہر صاحب ایمان کو اپنی نشست و برخاست میں تواضع کا انداز
اختیار کرنا چاہیے۔ اس سے وقار میں کوئی کمی نہیں آتی بلکہ اضافہ ہی ہوتا ہے۔ ⑤ مذکورہ دونوں روایات سنداً ضعیف
ہیں، لیکن دیگر شواہد کی بنا پر صحیح یا حسن درجے تک پہنچ جاتی ہیں جیسا کہ خود ہمارے فاضل محقق نے ۴۸۴۶ نمبر حدیث کی

۴۰۔ کتاب الأدب لوگوں کے بیٹھنے سے متعلق احکام و مسائل

تحقیق میں صحیح بخاری کا حوالہ ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ وہ ”یعنی عنہ“ یعنی بخاری کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے پہلی روایت کو صحیح اور دوسری کو حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے:

(الصحيحة، حديث: ۸۲۴ و الترمذی، حديث: ۲۹۷۹)

(المعجم . . .) - بَابُ: فِي الْجَلْسَةِ
بَاب: بیٹھنے کا ایک ناپسندیدہ اور مکروہ انداز (التحفة ۲۶)

۴۸۴۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ هَكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدَيَّ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي، فَقَالَ: «أَتَقْعُدُ قَعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ».

۴۸۴۸ - حضرت شرید بن سويد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جب کہ میں اپنا پایاں ہاتھ کمر کے پیچھے کر کے انگوٹھے کی جگہ پر دباؤ ڈال کر بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر اللہ کا غضب ہوا ہے۔“

فائدہ: کمر کے پیچھے زمین پر ہاتھ کی ٹیک لگا کر بیٹھنا مکروہ ہے۔ اس روایت کو بعض نے صحیح کہا ہے، دیکھیے: (حجاب المرأة للابناني ۱۰۰/۲)

(المعجم ۲۳) - بَابُ: فِي السَّمْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ (التحفة ۲۷)

باب: ۲۳۔ عشاء کے بعد بے مقصد باتوں میں مشغول رہنے کا بیان

۴۸۴۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمُنْهَالِ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا.

۴۸۴۹ - حضرت ابو بزرہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ منع فرمایا کرتے تھے کہ عشاء کی نماز سے پہلے سویا جائے یا اس کے بعد باتوں میں مشغول رہا جائے۔

فائدہ: عشاء کی نماز سے پہلے سو جانے سے اندیشہ ہے کہ عشاء کی نماز یا جماعت فوت ہو جائے اور ایسے ہی عشاء

۴۸۴۸ - تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۸۸/۴ عن علي بن بحر به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۵۶، والحاكم: ۲۶۹/۴، ووافقه الذهبي * ابن جريج عن عمن هاهنا، ولم يصرح بالسماع في السند المتصل، والله أعلم. ۴۸۴۹ - تخریج: أخرجه البخاري، مواقيت الصلوة، باب ما يكره من السمر بعد العشاء، ح: ۵۹۹ عن مسدد به.

۴۰۔ کتاب الأدب آلتی پالتی مارکر بیٹھنے اور سرگوشیاں کرنے کا بیان

کی نماز کے بعد بے مقصد باتوں میں مشغول رہنے سے فجر کی نماز یا جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہاں اگر کوئی اہم مقصد ہو تو مشغول ہونا جائز ہے۔ جیسے کہ طلباء کا رات گئے تک مطالعہ و مذاکرہ کرنا یا دیگر اہم ذمہ داریوں کی ادائیگی کی غرض سے جاگنا جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ فجر کی جماعت ضائع نہ ہو۔

(المعجم ۲۶) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ
يَجْلِسُ مُتَرَبِّعًا (التحفة ۲۸)
باب: ۲۶- آدمی کا آلتی پالتی مارکر
بیٹھنے کا بیان

۴۸۵۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: سیدنا جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی
حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ
ابن سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى
الْفَجَرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا.

فوائد و مسائل: ① عام حالت میں آلتی پالتی کی کیفیت میں بیٹھنا جائز ہے، حتیٰ کہ مریض اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ مگر کھانے کے لیے بعض علماء نے اس طرح بیٹھنے کو مکروہ جانا ہے اور اس کی وجہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ اس طرح بیٹھنا ٹیک لگانے کے ضمن میں آسکتا ہے اور ٹیک لگا کر کھانا ممنوع ہے۔ ② مستحب ہے کہ انسان نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھے اور ذکر و تسبیح اور قرأت قرآن وغیرہ میں مشغول رہے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ: فِي التَّنَاجِي
(التحفة ۲۹)
باب: ۲۴- سرگوشیاں کرنے کا بیان

۴۸۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان کرتے ہیں
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ ؛ وَحَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَے فرمایا: ”دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی
مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں اس سے وہ رنجیدہ ہوگا۔“
الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ

۴۸۵۰- تخریج: أخرجه مسلم، المساجد، باب فضل الجلوس في صلاة بعد الصبح وفضل المساجد، ح: ۶۷۰
من حديث سفيان الثوري به.

۴۸۵۱- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب تحريم مناجاة الاثنين دون الثالث بغير رضا، ح: ۳۸/۲۱۸۴ عن
أبي بكر بن أبي شيبة به.

۴۰- کتاب الأدب

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْتَجِي اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُخْزِنُهُ».

۴۸۵۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ.

۲۸۵۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور مذکورہ بالا کی مانند بیان کیا۔

قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اگر چار افراد ہوں تو؟ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: چار آدمیوں میں دو دوا دی آپس میں کوئی خاص بات کریں تو یہ کیفیت گوارا ہو سکتی ہے۔ مگر تین میں دو کا تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی کرنا یا کسی ایسی زبان میں بات کرنا جو اس کی سمجھ میں نہ آتی ہو اس کے لیے از حد کلفت کا باعث ہوگی اور یہ صورت اس تیسرے کی عزت و کرامت کے خلاف بھی ہے۔



(المعجم ۲۵) - بَابُ: إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ (التحفة ۳۰)

باب: ۲۵- جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا ہو اور پھر واپس آ جائے

۴۸۵۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَالِسًا وَعِنْدَهُ غُلَامٌ، فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ فَحَدَّثْتُ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ».

۲۸۵۳- جناب سہیل بن ابی صالح کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس ایک غلام بھی تھا۔ تو وہ اٹھ کر گیا اور پھر واپس آ گیا تو میرے والد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس لوٹ آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔“

فائدہ: یہ حکم ان علمی اور خاص حلقوں کا معلوم ہوتا ہے جہاں لوگ اہتمام سے باقاعدہ بیٹھتے ہوں۔ عام اجتماعات

۴۸۵۲- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۸/۲ من حديث الأعمش به، وصرح بالسماع عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۶۹.

۴۸۵۳- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب: إذا قام من مجلسه ثم عاد، فهو أحق به، ح: ۲۱۷۹ من حديث سهيل ابن أبي صالح به.

مجلس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جانے کی کراہت کا بیان

میں اگر کوئی جا کر واپس آنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی جگہ پر اپنی کوئی علامت چھوڑ جائے۔ جیسے کہ درج ذیل روایت میں آرہا ہے۔

۳۸۵۴- جناب کعب ایادی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا جایا کرتا تھا۔ تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ (کسی جگہ) تشریف فرما ہوتے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ جاتے تو اگر آپ اٹھ کر جاتے اور واپس آنے کا ارادہ رکھتے تو اپنا جوتا یا جو کچھ آپ پر (کپڑا وغیرہ) ہوتا وہاں چھوڑ جاتے اس سے صحابہ کرام آپ کے واپس آنے کے متعلق جان جاتے اور بیٹھ رہتے۔

باب:..... مجلس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جانے کی کراہت کا بیان

۳۸۵۵- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو لوگ کسی مجلس سے اٹھیں اور انہوں نے اس میں اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو وہ ایسے ہیں گویا کسی مردار گدھے پر سے اٹھے ہوں اور (آخرت میں) یہ مجلس ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگی۔“ (تمنا کریں گے کاش کہ ہم نے اس میں اللہ کا ذکر کر لیا ہوتا۔)

۳۸۵۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

۴۸۵۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا مُبَشَّرُ الْحَلْبِيِّ عَنْ تَمَامِ بْنِ نَجِيجٍ، عَنْ كَعْبِ الْإِيَادِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَرَادَ الرُّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ، فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَتَّبِعُونَ.

(المعجم . . .) - باب كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله (التحفة ۳۱)

۴۸۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَّازُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ حِفْظِ حِمَارٍ! وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةٌ».

۴۸۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۴۸۵۴- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي ۱۵۱/۶ (على تصحيح في المطبوع) من حديث أبي داود به * تمام بن نجيج ضعيف، وكعب الإيادي فيه لين (تقريب).

۴۸۵۵- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد ۳۸۹/۲، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۴۱، وعمل اليوم والليلة، ح: ۴۰۸ من حديث سهل به، وصححه الحاكم على شرط مسلم ۴۹۲/۱، ووافقه الذهبي.

۴۸۵۶- تخريج: [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۳۷ و ۱۰۶۵۴، وعمل اليوم والليلة، ح: ۴۰۴ و ۸۱۸ عن قتيبة به، ورواه الحميدي، ح: ۱۱۵۸، وحسنه النووي في رياض الصالحين، ح: ۸۱۹ * ابن عجلان

۴۰۔ کتاب الادب

کفارہ مجلس کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی جگہ یا مجلس میں بیٹھا ہو اور اس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو یہ اس کے لیے اللہ کی طرف سے بہت نقصان کا باعث ہوگی۔ اور جو کوئی کسی جگہ لیٹا ہو اور اس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو یہ اس کے لیے اللہ کی طرف سے بہت نقصان کا باعث ہوگی۔“

اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ، وَمَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ».

☀ فائدہ: مومنین مخلصین کا خاص وصف یہی ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ کا ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (آل عمران: ۱۹۱) ”جو لوگ اٹھتے بیٹھتے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں و زمین کی خلقت میں تفکر و تدبر کرتے رہتے ہیں۔“ اس کے معنی یہ بھی نہیں کہ بندہ اپنے لازمی واجبات سے پہلو تہی کر کے بس تسبیح لیے بیٹھا رہے بلکہ سنت نبوی کے مطابق موقع بموقع مسنون دعائیں پڑھتے رہنا ہی ”ذکر کثیر“ ہے۔

باب: ۲۷۔ کفارہ مجلس کی دعا

(المعجم ۲۷) - بَابٌ فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ (التحفة ۳۲)

۴۸۵۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چند کلمات ہیں جو کوئی انہیں اپنی مجلس سے اٹھتے ہوئے تین بار پڑھ لے تو یہ اس کے لیے کفارہ بن جائیں گے اور جو کوئی انہیں اپنی اس مجلس کے دوران میں پڑھ لے وہ مجلس خیر کی ہو یا ذکر کی تو یہ اس کے لیے ایسے ہوں گے جیسے کسی تحریر کو مہر بند کر دیا گیا ہو (اس کے لیے اس کا اجر اور گناہوں کا کفارہ ہونا محفوظ ہوگا۔ وہ کلمات یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ﴾ [اے اللہ!

۴۸۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو أَنَّ سَعِيدَ ابْنَ أَبِي هَلَالٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ قَالَ: كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ، وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسٍ خَيْرَ وَمَجْلِسٍ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ:

«تابعه عبدالرحمن بن إسحاق المدني عند الحاكم: ۴۹۲/۱».

۴۸۵۷۔ تخریج: [إسناده صحيح] * سعيد بن أبي هلال لم يثبت أنه اختلط، ونقل الساجي عن أحمد لا يصح لانتطاعه.



۴۰۔ کتاب الأدب

کفارہ مجلس کی دعا

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
نہیں، میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور
میں تیری ہی طرف رجوع کرنے والا ہوں۔“

🌞 فائدہ: اس روایت میں مذکورہ دعا کو ”تین بار“ پڑھنے کی شرط صحیح نہیں ہے (علامہ البانی رحمہ اللہ) بلکہ ایک ہی بار پڑھنے سے مذکورہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔

۴۸۵۸۔ عبد الرحمن بن ابو عمرو نے بواسطہ مقبری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ
بالاحادیث کی مانند بیان کیا۔

۴۸۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو:
وَحَدَّثَنِي بِنَحْوِ ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي
عَمْرٍو عَنِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ ذَلِكَ.

673

۴۸۵۹۔ حضرت ابو ہریرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ ﷺ اپنے آخری ایام میں جب کسی مجلس
سے اٹھتے تو یہ کلمات کہتے تھے: [سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ] ایک آدمی نے آپ سے پوچھ لیا کہ
اے اللہ کے رسول! آپ یہ کلمات کہتے ہیں جو پہلے نہیں
کہا کرتے تھے (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا:
”یہ اس چیز کے کفارے کے لیے ہے جو مجلس میں
ہو جاتی ہے۔“

۴۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ

الْجَرَجَرَانِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،
الْمَعْنَى، أَنَّ عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنِ
الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي
الْعَالِيَةِ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِأَخْرَجَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ
مِنَ الْمَجْلِسِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ،
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ
لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى؟
قَالَ: «كُفَّارَةً لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ».

۴۸۵۸۔ تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۸۵۹۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/۴۲۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۵۹، وعمل اليوم
والليلة، ح: ۴۲۶، والدارمي، ح: ۲۶۶۱ من حديث حجاج بن دينار به، وللحديث طرق كثيرة * أبو هاشم هو يحيى
ابن دينار الرماني.

☀ فائدہ: رسول اللہ ﷺ تو بے مقصد گفتگو سے مبرا تھے آپ کا یہ عمل امت کے لیے تعلیم تھا، لہذا ہر مسلمان کو اس مبارک ورد کا عامل ہونا چاہیے۔ نیز اپنی مجالس کو لغویات سے پاک رکھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ ان میں غیرت، تہمت، جھوٹ، قیل وقال اور تمقہ نہ ہوں۔ اور یہ سمجھ کر کہ میں آخر میں دعائے کفارہ مجلس پڑھ لوں گا جو جی چاہے کہتا اور کرتا رہے ناجائز ہے نہ معلوم دعا کا موقع ملے نہ ملے اور پھر قبول ہو یا نہ۔

(المعجم ۲۸) - بَابُ: فِي رَفْعِ
الْحَدِيثِ مِنَ الْمَجْلِسِ (التحفة ۳۳)

۳۸۶۰۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص مجھے میرے صحابہ کی بابت کوئی بات نہ پہنچائے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو (کسی کے متعلق میرے دل میں کدورت نہ ہو۔“)

۴۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا الْفَرِّيَّابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ الْوَلِيدِ - وَنَسَبَهُ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ - عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَبْلُغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُخْرِجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ».

☀ فائدہ: انسان کو جب کسی اپنے پرانے کی کوئی غلط بات پہنچتی ہے تو وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ زبان یا عمل سے خواہ اس کا اظہار نہ بھی کرے مگر دل میں ضرور اس کا اثر ہوتا ہے۔ اس لیے بلاوجہ معقول کسی کی غلط بات دوسرے کے سامنے نہیں کرنی چاہیے۔ ہاں اگر شرعی ضرورت ہو۔ مثلاً کسی واسطے سے اس کی نصیحت اور اصلاح مقصود ہو یا کسی کو متنبہ رکھنا مطلوب ہو تو جائز ہے۔ یادہ از حد فاسق فاجر اور ظالم ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوَاءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ﴾ (النساء: ۱۳۸) ”برائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے۔“ علمائے اخلاق لکھتے ہیں کہ جو آدمی آپ کے سامنے دوسروں پر تبصرے کرتا اور ان کی باتیں نقل کرتا ہے غالب گمان ہے کہ وہ آپ کے متعلق بھی دوسروں کے ہاں باتیں کرتا ہوگا اس لیے ایسے آدمی کی اس عادت کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہیے۔

۴۸۶۰۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، المناقب، باب فضل أزواج النبي ﷺ، ح: ۳۸۹۶ عن محمد ابن يحيى الذهلي به، وقال: "غريب" * الوليد بن أبي هشام مستور، وزيد بن زائد لم يوثقه غير ابن حبان.

(المعجم ۲۹) - بَابُ: فِي الْحَذَرِ مِنَ

باب: ۲۹- لوگوں سے ہوشیار رہنے کا بیان

النَّاسِ (التحفة ۳۴)

(ہر کوئی قابلِ بھروسہ نہیں ہوتا)

۴۸۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ
فَارِسٍ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارِ
الْمُؤَدَّبُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ:
حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْفُغَوَاءِ الْخَزَاعِيِّ،
عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - وَقَدْ
أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ بِقُسَيْمَةَ
فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ - فَقَالَ: التَّمَسَّ
صَاحِبًا، قَالَ: فَجَاءَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ
الضَّمَرِيُّ فَقَالَ: بَلَّغْنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ
وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا، قَالَ: قُلْتُ: أَجَلٌ، قَالَ:
فَأَنَا لَكَ صَاحِبٌ قَالَ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قُلْتُ: قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا، قَالَ: فَقَالَ:
«مَنْ؟» قُلْتُ: عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمَرِيُّ،
قَالَ: إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرُهُ فَإِنَّهُ قَدْ
قَالَ الْقَائِلُ: «أَخُوكَ الْبَكْرِيُّ فَلَا تَأْمَنَّهُ».
فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَبْوَاءِ قَالَ: إِنِّي
أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي يَوْذَانُ فَتَلَبَّثْ لِي؟
قُلْتُ: رَاشِدًا، فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ
ﷺ فَشَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي حَتَّى خَرَجْتُ
أَوْضِعَهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ

۴۸۶۱- جناب عبد اللہ بن عمرو بن فغواء خزاعی اپنے
والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے
بلوایا..... جب کہ آپ ﷺ مجھے کچھ مال دے کر مکہ میں
حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاں بھیجنا چاہ رہے تھے جو وہ
اہل قریش میں تقسیم کر دیتا اور یہ فتح مکہ کے بعد کا واقعہ
ہے..... آپ نے مجھے فرمایا: ”کوئی رفیق سفر ڈھونڈ لو۔“
چنانچہ عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آیا اور کہا سنا ہے کہ
تم مکہ جانا چاہتے ہو اور رفیق سفر کی تلاش میں ہو۔ میں
نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔
چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور
عرض کیا کہ میں نے رفیق سفر ڈھونڈ لیا ہے۔ آپ نے
پوچھا: ”کون؟“ میں نے بتایا کہ عمرو بن امیہ ضمری۔
آپ نے فرمایا: ”جب تم اس کی قوم کے علاقے میں اترو
تو ہوشیار رہنا۔“ کہنے والے نے کہا ہے کہ بکری (باکے
زیر کے ساتھ) تیرا بھائی ہے مگر اس پر اعتماد نہ کرنا۔
چنانچہ ہم نکل پڑے۔ حتیٰ کہ جب میں ابواء مقام پر پہنچا تو
اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے اپنی قوم سے ایک کام ہے
میں وڈان جا رہا ہوں تم یہاں رک کر میرا انتظار کرنا۔
میں نے کہا: خیر سلامتی سے جاؤ۔ جب وہ روانہ ہوا تو
مجھے نبی ﷺ کا فرمان یاد آیا تو میں اپنے اونٹ پر سوار
ہو لیا اور اسے بھگاتا ہوا اصافیر تک جا پہنچا۔ تو اچانک

۴۰۔ کتاب الادب

پیدل آدمی کی چال کا بیان

دیکھتا ہوں کہ امیہ اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ میرے آڑے آ گیا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنا اونٹ اور تیز بھگا یا حتی کہ ان سے آگے نکل گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میں ان کے ہاتھوں سے نکل گیا ہوں تو وہ واپس ہو گئے۔ پھر وہ (اکیلا) میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے اپنی قوم کے ہاں ایک کام تھا۔ میں نے کہا: ہوگا۔ حتی کہ ہم مکہ آ گئے اور میں نے وہ مال حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔

يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ، قَالَ: وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ، فَلَمَّا رَأَى أَنْ قَدْ قُتُّهُ انْصَرَفُوا وَجَاءَنِي فَقَالَ: كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ، قَالَ: قُلْتُ: أَجَلٌ، وَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ.

فوائد و مسائل: ① یہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم اس میں بیان کردہ کئی باتیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ مثلاً سفر میں ساتھی ضرور ہونا چاہیے۔ اکیلے سفر کرنا خطرات سے خالی نہیں۔ ② مخلص ساتھی کے سوا ہر کسی کو اپنا راز دینا اور اس پر کھلی بھروسہ کر لینا بھی روا نہیں۔ ③ صدقات اور بیت المال سے نئے مسلمانوں کی تالیفِ قلب ہوتی رہنی چاہیے تاکہ وہ اسلام میں رائج ہو جائیں۔ ④ مصلحت کے پیش نظر ایک شہر کے صدقات دوسرے شہروں میں منتقل کرنا جائز ہے۔

۳۸۶۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۸۶۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

نے فرمایا: ”مومن ایک بل سے دوا بار نہیں ڈسا جاتا۔“

لَيْثٌ عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ».

فائدہ: آزمائے ہوئے کو آزمانا بہت بڑی غلطی ہوتی ہے۔

باب: ۳۰۔ پیدل آدمی کی چال کا بیان

(المعجم ۳۰) - بَابٌ فِي هَذِي

الرَّجُلِ (التحفة ۳۵)

۳۸۶۳۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۸۶۳۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا

۴۸۶۲۔ تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب: لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ح: ۶۱۳۳، ومسلم، الزهد، باب: لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ح: ۲۹۹۸ عن قتية به.

۴۸۶۳۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أبو الشيخ في أخلاق النبي ﷺ، ص: ۹۳ من حديث وهب بن بقية به، ورواه الترمذي، ح: ۱۷۵۴ من حديث حميد الطويل به، وصرح بالسماع عند الحاكم ۴/۲۸۰، ۲۸۱، وصححه

۴۰- کتاب الأدب
خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَسَى كَانَتْهُ يَتَوَكَّأُ.
چت لیٹ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھ لینے بیان جب چلتے تو ایسے لگتا جیسے آگے کو جھکے جاتے ہوں۔

🌞 فائدہ: یعنی متواضعانہ انداز سے چلتے، بخلاف متکبر لوگوں کی چال کے کہ وہ سینہ نکال کر اکڑ کر چلتے ہیں۔

۴۸۶۴- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ بْنِ خُلَيْفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: كَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا، إِذَا مَسَى كَانَتْهُ يَهْوِي فِي صَبُوبٍ.
۴۸۶۳- حضرت ابو طفیل (عامر بن وائلہ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا۔ سعید جریری نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ان کو کیوں کر دیکھا؟ انہوں نے کہا: آپ سفید رنگ اور انتہائی خوبصورت تھے اور جب چلتے تھے تو لگتا تھا کہ اوپر سے نیچے کو اتر رہے ہیں۔

🌞 فائدہ: طاقت و صحت مند اور چاق چوند آرمیوں کی چال بالعموم ایسے ہی ہوا کرتی ہے۔ تواضع کے نام سے ایسی ڈھیلی ڈھیلی چال چلنا گویا کوئی مریض جارہا ہو، مدوح (پسندیدہ) نہیں ہے۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى (التحفة ۳۶)
باب: ۳۱- لیٹے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھ لینے کا بیان

۴۸۶۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَضَعَ - وَقَالَ قُتَيْبَةُ: يَرْفَعُ - الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. زَادَ قُتَيْبَةُ: وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ.
۴۸۶۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنی ٹانگ پر ٹانگ رکھے۔ قتیبہ کی روایت میں اضافہ ہے کہ جب وہ چت لیٹا ہوا ہو۔

🔹 علی شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

۴۸۶۴- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب: كان النبي ﷺ أبيض، مליح الوجه، ح: ۲۳۴۰ من حديث عبد الأعلى بن عبد الأعلى به.

۴۸۶۵- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب: في النهي عن اشتغال الصماء والاحتباء في ثوب واحد... الخ، ح: ۷۲/۲۰۹۹ من حديث قتيبة به.

۴۰- کتاب الأدب

بات اڑا دینے کا بیان

☀ فائدہ: کیونکہ اس میں بے پردگی کا اندیشہ ہوتا ہے اور مجلس میں دوسروں کے سامنے ایسا عمل ویسے ہی برا لگتا ہے۔ تاہم اس کا جواز بھی ہے بالخصوص جب بے پردگی کا اندیشہ نہ ہو جیسے کہ درج ذیل روایات میں آرہا ہے۔

۴۸۶۶- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا، قَالَ الْقَعْنَبِيُّ: فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا إْحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

۴۸۶۶- جناب عباد بن تمیم اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب کہ آپ چٹ لیٹے ہوئے تھے۔ قعنبی نے کہا: مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ اپنی ایک ٹانگ دوسری پر رکھے ہوئے تھے۔

۴۸۶۷- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ.

۴۸۶۷- جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ایسے کر لیا کرتے تھے (لیٹنے کی حالت میں اپنی ایک ٹانگ پر دوسری رکھ لیا کرتے تھے)۔

(المعجم ۳۲) - بَابُ: فِي نَقْلِ

الْحَدِيثِ (التحفة ۳۷)

۴۸۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا حَدَّثْتَ

۴۸۶۸- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی تم سے بات کرتے ہوئے ادھر ادھر سے چوکنا ہو رہا ہو (کہ کہیں کوئی سنتا تو نہیں) تو یہ بات امانت ہے۔“

۴۸۶۶- تخریج: أخرجه البخاري، الصلوة، باب الاستلقاء في المسجد ومد الرجل، ح: ۴۷۵ عن القعنبی به، ومسلم، اللباس والزينة، باب: في إباحة الاستلقاء ووضع إحدى الرجلين على الأخرى، ح: ۲۱۰۰ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ۱/ ۱۷۲.

۴۸۶۷- تخریج: أخرجه البخاري، الصلوة، باب الاستلقاء في المسجد ومد الرجل، ح: ۴۷۵ عن القعنبی به، وهو في الموطأ: ۱/ ۱۷۲.

۴۸۶۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البر والصلة، باب ما جاء في المجالس بالأمانة، ح: ۱۹۵۹ من حديث محمد بن عبد الرحمن بن أبي ذئب به، وقال: "حسن"، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۸/ ۴۰۲.

الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ انْتَفَتْ فِيهِ أَمَانَةٌ.

☀️ فائدہ: مسلمان کو از حد دانا ہونا چاہیے۔ جب آپ کا بھائی آپ سے بات کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھ رہا ہو تو یہ اشارہ ہوتا ہے کہ یہ خاص بات ہے جس کی آپ نے حفاظت کرنی ہے اور یہ امانت ہے اے آگے نقل نہیں ہونا چاہیے۔

۴۸۶۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجالس امانت کے ساتھ ہیں۔ سوائے تین مجلسوں کے جن میں ناحق خون بہانے یا ناحق فحش کاری یا ناحق مال مارنے کی بات ہو۔“

۴۸۶۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ:

قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَخِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةً مَجَالِسٍ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ، أَوْ فَرْجٍ حَرَامٍ، أَوْ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ».

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ مگر حکمت و اخلاق اور دوسرے دلائل کا تقاضا یہی ہے کہ مجلس مشاورت میں ہونے والی گفتگو راز اور امانت ہوتی ہے۔ اس کی حفاظت کرنا اصحاب مجلس پر لازم ہے الا یہ کہ کسی کی جان و مال یا عزت لوٹنے کی بات ہو تو ایسے رازوں کو راز رکھنا حرام ہے۔

۴۸۷۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک قیامت کے روز امانت میں یہ بات بہت بڑی خیانت شمار ہوگی کہ مرد اپنی بیوی کے اور بیوی اپنے شوہر کے قریب ہو اور پھر اس کے راز کو افشا کر دے۔“

۴۸۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

وإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: هُوَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۴۸۶۹- تخریج: [استادہ ضعیف] أخرجه أحمد: ۳/ ۳۴۲ من حديث عبد الله بن نافع به * ابن أخي جابر مجهول،

لم أجد له ترجمة.

۴۸۷۰- تخریج: أخرجه مسلم، النكاح، باب تحريم إفشاء سر المرأة، ح: ۱۴۳۷ عن أبي كريب محمد بن العلاء

به، وهو حديث صحيح.

چغل خور اور دورے آدی کا بیان

۴۰۔ کتاب الأدب

«إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى أَمْرٍ أَنَّهُ وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا».

☀ فائدہ: اللہ عزوجل نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس بنایا ہے تو ان کا آپس کے رازوں کو دوسروں کے سامنے افشا کر دینا بہت قبیح عمل ہے۔ سوائے اس کے کہ کسی شرعی ضرورت کے تحت قاضی وغیرہ کے سامنے کوئی بات کہنی پڑے۔

باب: ۳۳۔ چغل خور کا بیان

(المعجم ۳۳) - بَابُ: فِي الْقَتَاتِ

(التحفة ۳۸)

۴۸۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ».

۳۸۷۱۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔“

☀ فوائد و مسائل: ① لوگوں میں فساد ڈالنے کی غرض سے ایک دوسرے کی باتیں ادھر ادھر نقل کرنا بدترین خصلت ہے۔ لوگوں کے نزدیک بھی اور اللہ کے ہاں بھی۔ ② اس طرح کی احادیث عموماً ایسے ہی بیان کرنی چاہئیں، تاہم نص قرآنی سے ثابت ہے کہ جنت صرف مشرک پر حرام ہے لیکن بطور سزا کے مسلمان بھی جہنم کا عذاب بھگتیں گے۔ اس لیے بعض اعمال کی بابت جو آتا ہے کہ اس کا مرتکب ”جنت میں نہیں جائے گا۔“ تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ ابتدائی طور پر جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ البتہ سزا و عقاب کے بعد جنت میں جائے گا۔ ③ عربی زبان میں [قَتَات] اور [نَمَام] میں فرق یہ کیا جاتا ہے کہ [نَمَام] مجلس میں حاضر رہ کر وہاں کی باتیں دوسروں کو جانتا ہے۔ جبکہ [قَتَات] چوری چھپ کر نقل کرتا ہے۔

باب: ۳۴۔ دورے آدی کا بیان

(المعجم ۳۴) - بَابُ: فِي ذِي

الْوَجْهَيْنِ (التحفة ۳۹)

۴۸۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ۳۸۷۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی

۴۸۷۱۔ تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان غلط تحريم النيمة، ح: ۱۰۵ عن أبي بكر بن أبي شيبة، وملا في المصنف له: ۹۱/۹، والبخاري، الأدب، باب ما يكره من النيمة، ح: ۶۰۵۶ من حديث إبراهيم النخعي به.

۴۸۷۲۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲/۲۴۵، والحميدي، ح: ۱۱۳۹ (بتحقيقي) عن سفیان بن

۴۰۔ کتاب الادب

غیبت سے متعلق احکام و مسائل

عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة أن النبي ﷺ قال: «مَنْ شَرَّ النَّاسِ دُوَ الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُوْلَاءِ بِوَجْهِ وَهُوْلَاءِ بِوَجْهِ».

ﷺ نے فرمایا: ”بدترین ہے وہ آدمی جو دو رخا ہو کہ ان کے پاس جائے تو ایک منہ ہو دوسروں کے پاس جائے تو دوسرا منہ۔“

۴۸۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ».

۳۸۷۳۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے دنیا میں دو منہ ہوئے (جو آدمی دو رخا ہوا) قیامت کے روز اس کی دو زبانیں ہوں گی جو آگ کی ہوں گے۔“

فائدہ: ایسے لوگ اپنی سمجھ میں بڑے دانائے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مصلحت کیش باور کراتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ انتہائی بزدل اور اخلاقی پستی میں گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو ”ابن الوقت اور منافق“ کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی ابتدا میں کفار کی مذمت میں صرف دو آیتیں (البقرة: ۷۶) ہیں مگر مصلحت کیش منافقین کی مذمت میں تیرہ آیتیں مذکور ہیں۔ دیکھیے: (البقرة: از آیت نمبر: ۲۰ تا ۲۸)

(المعجم ۳۵) - بَابُ: فِي الْغِيْبَةِ

باب: ۳۵۔ غیبت کے احکام و مسائل

(التحفة ۴۰)

۴۸۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْغِيْبَةُ؟

۳۸۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! غیبت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارا اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔“ کہا گیا: جو

غیبت بہ، وصرح بالسماع، ورواه مسلم، ح: ۲۵۲۶ من حديث أبي الزناد به.

۴۸۷۳۔ [تخریج: حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۳۱۰، والدارمي، ح: ۲۷۶۷ من حديث شريك القاضي به، وصرح بالسماع عند ابن أبي الدنيا في كتاب الصمت، ح: ۲۷۴، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۷۹، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۸/ ۳۷۰، وللحديث شواهد.

۴۸۷۴۔ [تخریج: حسن] أخرجه مسلم، البر والصلة، باب تحريم الغيبة، ح: ۲۵۸۹ من حديث العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب به، ورواه الترمذي، ح: ۱۹۳۴ من حديث عبد العزيز الدراوردي به.

٤٠- كتاب الأدب ..


غیبت سے متعلق احکام و مسائل

بات میں کہہ رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی میں (فی الواقع) ہو؟ (تو بھی وہ غیبت ہوگی؟) آپ نے فرمایا: ”اگر اس میں وہ بات موجود ہو اور تم کہو تب ہی تو غیبت ہے۔ اگر تم کوئی ایسی بات کہو جو اس میں نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔“

قال: «ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ»، قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَهُ».

۴۸۷-۴۸-۱۴ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہہ دیا: آپ کو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا میں یہی کافی ہے کہ وہ ایسے ایسے ہے..... مسدود کے علاوہ دوسرے نے وضاحت کی کہ اس سے ان کی مراد حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا پستہ قد ہونا تھا..... تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو کڑوا ہو جائے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے سامنے کسی کی نقل اتاری تو آپ نے فرمایا: ”میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا“ خواہ مجھے اتنا اتنا مال بھی ملے۔“

٤٨٧٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي
حَدِيفَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ:
حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا - قَالَ غَيْرُ
مُسَدَّدٍ: تَعْنِي قَصِيرَةً - فَقَالَ: «لَقَدْ قُلْتَ
كَلِمَةً لَوْ مُرَجَّ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ»، قَالَتْ:
وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا، فَقَالَ: «مَا أُحِبُّ أَنِّي
حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَإِنِّي كَذَا وَكَذَا».

 **فائدہ:** کسی کی فطری خلقت پر عیب لگانا اور تسخر اور ٹھٹھا کرنا حرام ہے۔ یہ گویا اللہ عزوجل پر عیب لگانا اور اپنی بڑائی کا اظہار ہے۔ جب فطری امور پر عیب لگانا حرام ہے تو اعمال پر تبصرہ بھی جائز نہیں، الا یہ کہ کوئی معصیت کا عمل ہو تاکہ عبرت ہو۔ اگر اس نے تو یہ کر لی ہو تو ذکر کرنا بالاولیٰ جائز نہیں۔ البتہ اعمال خیر کا ذکر جائز ہے۔

۴۸۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ: ۲۸۷۶- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا تَوْفَلُ بْنُ
نَبِيِّ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑا سود (سب سے بڑی
زیادتی) یہ ہے کہ انسان ناحق کسی کی عزت سے کھیلے۔“

٤٨٧٥- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب [حديث: لو مزج بها ماء البحر ... الخ]، ح، ٢٥٠٢ من حديث يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح".

٤٨٧٦- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ١/ ١٩٠ عن أبي اليمان به * عبدالله هو ابن عبد الرحمن بن أبي حسين.

۴۰- کتاب الادب

غیبت سے متعلق احکام و مسائل

مُسَاجِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرِّبَا اسْتِطَالَةَ فِي
 عَرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ».

🌞 فائدہ: جس طرح معاملات تجارت میں سود حرام ہے اسی طرح اپنے مسلمان بھائی کی بے عزتی اور بے ادبی کرنا بھی حرام ہے۔

۴۸۷۷- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ:
 حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
 عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ
 مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَايِرِ اسْتِطَالَةَ الْمَرْءِ فِي عَرْضِ
 رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَمِنْ الْكِبَايِرِ السَّبْتَانِ
 بِالسَّبَةِ».

۴۸۷۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک کبیرہ گناہوں میں
 ایک بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے مسلمان بھائی کی
 ناحق ہتک اور توہین کر دے۔ کبیرہ گناہوں میں یہ بھی
 ہے کہ کوئی ایک کے بدلے دو گالیاں دے۔“

🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ تاہم یہ افعال باعتبار شریعت اور اخلاق ہر طرح سے مذموم ہیں۔

۴۸۷۸- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا
 بَقِيَّةٌ وَأَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ
 قَالَ: حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ
 الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا عُرْجُ بِي مَرَزَتْ
 يَقُومُ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ
 وَجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ
 يَا جُبَيْرُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ
 لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ».

۴۸۷۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے
 ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مجھے معراج کرائی
 گئی تو میرا گزرا ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے
 کے تھے جو اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل رہے تھے۔
 میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں
 نے کہا: یہ وہ ہیں جو دوسرے لوگوں کا گوشت کھاتے اور
 ان کی عزتوں سے کھیلے ہیں۔“

۴۸۷۷- [تخریج: [إسناده ضعيف] حسنه الحافظ ابن حجر في فتح الباري: ۱۰/۴۱۱، وروي عن أحمد أنه قال

في عمرو بن أبي سلمة النيسبي: "روى عن زهير أحاديث بواطيل" (تہذیب).

۴۸۷۸- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳/۲۲۴ عن أبي المغيرة به.

۴۰- کتاب الأدب

غیبت سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهِ أَسَنٌ.

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت کو یحییٰ بن عثمان نے بقیہ سے روایت کیا مگر اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں (مرسل روایت کیا۔)

🌞 فائدہ: مسلمان کی غیبت کرنا یا چھوٹی سطح کے مسلمانوں کی عزت و توقیر کو ٹوٹا نہ رکھنا سخت خطرناک ہے۔

۴۸۷۹- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ أَبِي عِيسَى السَّيْلَحِينِيُّ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُصَنِّفِ.

۳۸۷۹- عیسیٰ بن ابی عیسیٰ السیلعینی نے ابو مغیرہ سے اسی طرح روایت کیا جیسے کہ (مذکورہ بالا حدیث میں) ابن مصنفی نے کہا۔

۴۸۸۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ: لَا تَعْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ».

۳۸۸۰- حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے وہ لوگو جو اپنی زبانوں سے ایمان لائے ہو مگر ایمان ان کے دلوں میں نہیں اترا ہے! مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا کرو اور نہ ان کے عیبوں کے درپے ہوا کرو بلاشبہ جو ان کے عیبوں کے درپے ہوگا اللہ بھی اس کے عیبوں کے درپے ہوگا۔ اور اللہ جس کے عیبوں کے درپے ہو گیا تو اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کر دے گا۔“

🌞 فائدہ: یہ ضروری نہیں کہ انسان باہر ہی جائے تو رسوا ہو گھر کے اندر رہتے ہوئے بھی ذلیل و رسوا ہو سکتا ہے۔

۴۸۸۱- حَدَّثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ: حَدَّثَنَا الْحُمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ ابْنِ

۳۸۸۱- حضرت مستورد (بن شداد رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان کی

۴۸۷۹- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۸۸۰- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۴/ ۴۲۰ عن أسود بن عامر به، وسنده ضعيف، وله شاهد حسن عند الترمذي، ح: ۲۰۳۲.

۴۸۸۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۴۰ من حديث حيوة به، * بقية لم يصرح بالسماع المسلسل، ورواه أحمد: ۴/ ۲۲۹، والحاكم: ۴/ ۱۲۷، ۱۲۸ بسند ضعيف عن وقاص بن ربيعة به، وفيه ابن جريج لم يصرح بالسماع في رواية الثقات عنه.



کسی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کے دفاع کرنے کا بیان وجہ سے ایک بھی لقمہ کھایا ہوگا (اس کی غیبت یا ہتک وغیرہ کر کے کسی سے کوئی عوض لیا ہوگا) تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اسی طرح کا لقمہ کھلائے گا۔ اور جسے کسی مسلمان کی وجہ سے کوئی کپڑا پہنایا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اسی طرح کا کپڑا پہناتا گا۔ اور جس نے کسی کی تشہیر کی اور اسے دکھلاوے کے مقام پر پہنچایا ہو (اس کا چرچا کیا ہو) تو اللہ قیامت کے روز اس کی تشہیر کرے گا اور دکھلاوے کے مقام پر کھڑا کرے گا۔“ (ایسا عذاب دے گا یا ایسی جگہ عذاب دے گا کہ اس کا سب لوگوں میں چرچا ہوگا۔)



🌟 فائدہ: یہ روایت بعض کے نزدیک صحیح ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه: ۹۳۴)

۳۸۸۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کا مال عزت اور خون حرام ہے۔ بندے کے لیے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔“

۴۸۸۲۔ حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا أَشْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: مَالُهُ وَعِرْضُهُ وَدَمُهُ، حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ».

🌟 فائدہ: جہاں مسلمان بھائی کی دوسروں کے ہاں بدگوئی کرنا یا توہین کرنا یا اس کا مال مار لینا حرام ہے وہاں اپنے جی میں اسے حقیر جاننا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔

باب: ۳۶۔ کسی مسلمان کی (عدم موجودگی میں اس کی) عزت کا دفاع کرنا

(المعجم ۳۶) - باب الرَّجُلِ يَذُبُّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ (التحفة ۴۱)

۴۸۸۲۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البر و الصلة، باب ما جاء في شفقة المسلم على المسلم، ح: ۱۹۲۷ من حديث أسباط بن محمد به، وقال: "حسن غريب"، وله شاهد عند مسلم، ح: ۲۵۶۴، فالحديث صحيح.

۴۰- کتاب الادب

۴۸۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ
أَسْمَاءَ بْنِ عُيَيْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ،
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى الْمَعَاوِرِيِّ، عَنْ
سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ
مُتَافِقٍ، أَرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي
لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ رَمَى
مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْئَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى
جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ».

کسی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کے دفاع کرنے کا بیان
۴۸۸۳- جناب سہل بن معاذ بن انسؓ نے اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس
نے کسی مومن کا کسی منافق سے بچاؤ کیا..... راوی کہتا
ہے میرا خیال آپ نے یوں کہا: اللہ عزوجل قیامت کے
دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس کے گوشت کو جہنم کی آگ
سے بچائے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان پر کسی چیز کی
تہمت لگائی کہ اس کے ذریعے سے اس نے اس پر عیب
لگانا چاہا تو اللہ اسے جہنم کے پل صراط پر روک رکھے گا
حتیٰ کہ اس کے کہے کی سزا پوری ہو جائے۔“

🌞 فائدہ: مسلمان صاحب ایمان کی عزت کا دفاع کرنا، اس کے سامنے ہو یا اس کی غیر موجودگی میں، بہت بڑی
عزیت اور فضیلت کا کام ہے اس سے ایک صالح معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور شریر طبیعت افراد کو بچنے کا موقع نہیں ملتا۔
یہ روایت بعض محققین کے نزدیک حسن درجے کی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (التعلیق الرغیب: ۳۰۳/۳۰۳
ومشکوۃ التحقیق الثانی للالبانی، حدیث: ۴۹۸۶)

۴۸۸۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الصَّبَّاحِ:
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ:
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ إِسْمَاعِيلَ
ابْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
وَأَبَا طَلْحَةَ بْنَ سَهْلِ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولَانِ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَمْرٍ يَخْذُلُ
أَمْرًا مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ

۴۸۸۴- حضرت جابر بن عبد اللہؓ اور ابو طلحہ بن
سہل انصاریؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان کو کہیں بے یار و مددگار چھوڑا
جہاں کہ وہ بے عزت کیا جا رہا تھا تو اللہ اسے ایسی جگہ بے
یار و مددگار چھوڑے گا جہاں وہ چاہے گا کہ (کاش) اس
کی مدد کی جائے۔ اور جس نے کسی مسلمان کی مدد کی (اور
اس کا دفاع کیا) جہاں اسے بے عزت اور ذلیل کیا جا رہا

۴۸۸۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۱/۳ من حديث عبد الله بن المبارك به، وهو في الزهد له،
ح: ۶۸۶ * إسماعيل بن يحيى مجهول، لم يوثقه غير ابن حبان.
۴۸۸۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/۳۰ من حديث الليث بن سعد به، * يحيى بن سليم،
وإسماعيل بن بشير مجهولان (راجع التقریب وغيره).

۴۰- کتاب الادب

غیبت سے متعلق دیگر احکام و مسائل

تھا تو اللہ اس کی ایسی جگہ مدد فرمائے گا جہاں وہ چاہے گا کہ اس کی مدد کی جائے۔“

وَيُنْتَقِصُ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نَصْرَتَهُ، وَمَا مِنْ أَمْرٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يَنْتَقِصُ فِيهِ مِنْ عَرَضِهِ وَيُتِّهَكَ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نَصْرَتَهُ.

یجی کہتے ہیں: مجھے یہ حدیث عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر اور عقبہ بن شداد نے بھی روایت کی ہے۔

قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةُ بْنُ شَدَادٍ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ یحییٰ بن سلیم، حضرت زید بن علیؓ کے صاحبزادے ہیں جو نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے اور اسماعیل بن بشیر بنو مغالہ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور عقبہ بن شداد کی بجائے عقبہ بھی کہا گیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا هُوَ ابْنُ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ بَشِيرٍ مَوْلَى بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قِيلَ: عُتْبَةُ بْنُ شَدَادٍ، مَوْضِعٌ عُقْبَةُ.

🌞 فائدہ: یہ روایت سداضعیف ہے تاہم صحیح حدیث میں ہے: ”جب تک بندہ اپنے بھائی کی نصرت اور مدد میں رہے اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے۔“ (صحیح مسلم، الذکر والدعاء، حدیث: ۲۶۹۹)

باب:..... ایسے لوگ جن کی برائی کرنا غیبت شمار نہیں ہوتا

(المعجم . . .) - باب مَنْ لَيْسَتْ لَهُ غِيْبَةٌ (التحفة ۴۲)

۳۸۸۵- حضرت جندب (بن عبد اللہ بن علیؓ) سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آیا، اس نے اپنی سواری بٹھائی، اس کا گھٹنا باندھا پھر مسجد کے اندر آ گیا اور رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو وہ اپنی سواری کے پاس آیا، اسے کھولا، اس پر سوار ہوا پھر اونچی آواز میں بولا: اے اللہ! مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد (ﷺ) پر رحم کر اور ہماری اس رحمت میں کسی اور

۴۸۸۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجُشَمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَتَانَا رَاحِلَتُهُ ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۴۸۸۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/۳۱۲ عن عبد الصمد به، وانظر، ح: ۳۸۰ لقصة الأعرابي * أبو عبد الله الجشمي مجهول.

۴۰۔ کتاب الادب

غیبت سے متعلق دیگر احکام و مسائل

آتَى رَاحِلَتَهُ فَأُطْلِقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى :
 اللَّهُمَّ! ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي
 رَحْمَتِنَا أَحَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 «أَتَقُولُونَ هُوَ أَضَلُّ أَمْ بَعِيرُهُ، أَلَمْ تَسْمَعُوا
 إِلَى مَا قَالَ؟» قَالُوا : بَلَى .

☀ فائدہ: اس روایت کا پہلا حصہ [اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي.....] اے اللہ مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد (ﷺ) پر رحم کر اور ہماری اس رحمت میں کسی اور کو شریک نہ کر۔ صحیح ہے جو پہلے حدیث نمبر: ۳۸۰ میں بھی گزر چکا ہے جبکہ دوسرا حصہ صحیح نہیں ہے۔ بہر حال بطور نصیحت و عبرت جاہلوں کی جاہلیت کا ذکر جائز ہے۔

(المعجم . . .) - باب مَا جَاءَ فِي
 الرَّجُلِ يُحِلُّ الرَّجُلَ قَدْ اغْتَابَهُ (التحفة ۴۳)
 باب: جو کوئی اپنی غیبت کرنے والوں
 کو معاف کر دے

۴۸۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ :
 حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :
 «أَيَعَجَزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ أَبِي ضَبْعٍ»
 - أَوْ ضَمْضَمٍ، شَكَّ ابْنُ عُيَيْدٍ - «كَانَ إِذَا
 أَضْبَحَ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ
 بِعَرَضِي عَلَى عِبَادِكَ» .

۴۸۸۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :
 حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
 «أَيَعَجَزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ مِثْلَ أَبِي
 ضَمْضَمٍ؟» قَالُوا : وَمَنْ أَبُو ضَمْضَمٍ؟

۴۸۸۶- جناب عبدالرحمن بن عجلان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے کہ ابو ضمضم کی طرح ہو جائے؟“ صحابہ نے کہا: ابو ضمضم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ایک آدمی ہو گزرا ہے۔ اور مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی بیان



۴۸۸۶- تخریج : [إسناده ضعيف] * قتادة لم يدرك أبا ضبيغ قطعا، فالخبر منقطع، والسند صحيح إلى قتادة .
 ۴۸۸۷- تخریج : [إسناده ضعيف] أخرجه الخطيب في الموضح : ۲۷/۱ من حديث حماد بن سلمة به *
 عبدالرحمن بن عجلان مجهول الحال، والسند مرسل، ومحمد بن عبدالله العمي لين الحديث .

قال: «رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِمَعْنَاهُ قَالَ: كُيَا- کہا: جس نے مجھے برا بھلا کہا ہو میری عزت اس عَرْضِي لِمَنْ شَتَمَنِي»۔ کے لیے (صدقہ) ہے۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَمِّيِّ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ. امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت کو ہاشم بن قاسم نے روایت کیا تو کہا: عن محمد بن عبد اللہ العمی عن ثابت قال حدثنا أنس عن النبي ﷺ. مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدِيثُ حَمَادٍ أَصَحُّ. امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حماد کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ فِي التَّجَسُّسِ (التحفة ۴۴)

باب ۳۷- ٹوہ لگانے کا بیان

۴۸۸۸- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ وَابْنُ عَوْفٍ - وَهَذَا لَفْظُهُ - قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَرَيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكَ إِنْ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدَتْهُمْ» أَوْ «كِدَتْ أَنْ تُفْسِدَهُمْ»، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةً سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا. حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑ گیا تو تو انہیں بگاڑ دے گا“..... یا..... ”قريب ہے کہ تو انہیں بگاڑ دے۔“ تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بات جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اللہ نے انہیں اس سے بہت فائدہ دیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① عین ممکن ہے کہ لوگ عیب کھل جانے کی وجہ سے مزید جری ہو جائیں اور علی الاعلان غلط کام کرنے لگیں۔ تاہم امام عادل نصیحت اور اصلاح احوال کے لیے ان کی خبریں معلوم کرے تو جائز ہوگا۔ ② جس طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس فرمان نبوی سے فائدہ ہوا کہ وہ ایک کامیاب امیر رہے اسی طرح امت کے سب افراد ان کی اتباع کر کے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

۴۸۸۸- تخریج: [صحیح] أخرجه الطبراني في الكبير: ۳۷۹/۱۹ من حديث الفريابي به، وسنده ضعيف، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۹۵، وله شاهد حسن عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۴۸.

۴۰- کتاب الأدب

۴۸۸۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو [الْحَضْرَمِيُّ]: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا ضَمْصَمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ وَكَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ وَعَمْرٍو بْنِ الْأَسْوَدِ وَالْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ وَأَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيَّةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ».

مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنے کا بیان
۳۸۸۹- جناب جبیر بن نفیر، کثیر بن مرہ، عمرو بن اسود رضی اللہ عنہم، حضرت مقدام بن معدیکرب اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”امیر (حاکم وقت) اگر تہمت اور شبہ کی بنا پر لوگوں کے درپے ہوگا تو ان کو بگاڑ دے گا۔“

☀ فائدہ: حاکم وقت کو غنودہ گزرے کام لینا چاہیے اور خوردہ گیری سے اجتناب کرنا چاہیے۔ البتہ حدود کے نفاذ میں اسے کسی قسم کی رورعایت نہیں کرنی چاہیے۔

۴۸۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ: أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقِيلَ: هَذَا فُلَانٌ تَقَطَّرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّا قَدْ نُهَيْتَا عَنِ التَّجَسُّسِ وَلَكِنْ إِنْ يَظْهَرُ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذُ بِهِ.

۳۸۹۰- جناب زید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اور بتایا گیا کہ یہ فلاں آدمی ہے اور اس کی ڈاڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ تو عبداللہ نے کہا: ہمیں ٹوہ لگانے سے منع کیا گیا ہے ہاں اگر کوئی بات واضح ظاہر ہو تو ہم اس کا مواخذہ کریں گے۔

(المعجم ۳۸) - بَابُ فِي الشَّرِّ عَلَى الْمُسْلِمِ (التحفة ۴۵)

۴۸۹۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

۳۸۹۱- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی کی کوئی برائی دیکھی اور

۴۸۸۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/۶ عن سعيد بن عمرو به.

۴۸۹۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه عبد الرزاق، ح: ۱۸۹۴۵ من حديث الأعمش، وابن عبد البر في التمهيد: ۱۸/۲۱، ۲۲ من حديث أبي داود به، * الأعمش مدلس وعنعن.

۴۸۹۱- تخریج: [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۷۵۸ من حديث ابن المبارك به، وصححه ابن حبان، ح: ۴۹۳، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۷۲۸۲ من حديث إبراهيم بن شبيب به، * أبو الهيثم وثقه ابن حبان، وصححه له الحاكم ۴/۳۸۴، والذهبي، وقال ابن يونس المصري 'حديثه معلول' فهو حسن الحديث، وللحديث شواهد.



مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنے کا بیان

پھر اس پر پردہ ڈال دیا تو اس نے گویا قبر میں گاڑی گئی لڑکی کو زندہ کر دیا۔“

نَسِيطٌ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي
الْهَيْثَمِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «مَنْ رَأَى عَوْرَةَ فَسَرَّهَا كَانَ كَمَنْ
أَحْيَا مَوْتًا وَدَّةً».

☀ فائدہ: مسلمان جس سے کبھی کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اس کے راز کو فاش کرنا کسی طرح کی نیکی نہیں، نصیحت ضرور کرنی چاہیے۔ ہاں اگر کوئی عادی مجرم اور فاسق فاجر ہو تو اس کی پردہ پوشی مناسب نہیں، کیونکہ اس سے اس کے فسق و فجور میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ اس لیے اس کی شکایت حاکم اور قاضی تک ضرور پہنچنی چاہیے تاکہ اس کی اصلاح ہو۔

۳۸۹۲- جناب دُصَيْن جو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کے سیکر ٹری تھے نے بیان کیا کہ ہمارے کچھ ہمسائے تھے جو شراب پیتے تھے۔ میں نے ان کو منع کیا مگر وہ باز نہ آئے۔ میں نے حضرت عقبہ سے کہا: ہمارے یہ ہمسائے شراب پیتے ہیں میں نے ان کو منع کیا ہے مگر یہ باز نہیں آئے۔ میں پولیس کو بلاتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا: دفع کر انہیں چھوڑ دے۔ میں پھر دوبارہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ ہمارے ان ہمسایوں نے شراب چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے اور میں پولیس کو بلاتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا: افسوس تجھ پر! انہیں چھوڑ دے۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ اور (مذکورہ بالا) حدیث مسلم (بن ابراہیم) کے ہم معنی بیان کی۔

۴۸۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَسِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ دُخَيْنًا كَاتِبَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ لَنَا جِيرَانٌ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَهَيَّئْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: إِنَّ جِيرَانَنَا هَؤُلَاءِ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَإِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشَّرْطَ، فَقَالَ: دَعُهُمْ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى عُقْبَةَ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ: إِنَّ جِيرَانَنَا قَدْ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشَّرْطَ. قَالَ: وَيَحَاكَ، دَعُهُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مُسْلِمٍ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہاشم بن قاسم نے جناب لیث سے اس روایت میں بیان کیا کہ ایسے مت کرو بلکہ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ
عَنْ لَيْثٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: لَا

۴۸۹۲- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه أحمد: ۱۵۳/۴، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۲۸۳ من حديث الليث بن سعد به.

۴۰- کتاب الادب

بھائی چارے اور گالی گلوچ کرنے والوں کا بیان

تَفْعَلْ وَلَكِنْ عِظْهُمْ وَتَهَذِّدْهُمْ.

انہیں نصیحت کرو اور دھمکی دو۔

(المعجم . . .) - باب الْمَوَاحَاةِ

باب: بھائی چارے کا بیان

(التحفة ٤٦)

٤٨٩٣- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

٣٨٩٣- حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ

الَلَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

بن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا:

سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم و زیادتی

«الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا

کرتا ہے اور نہ اسے اس کے حالات پر چھوڑ دیتا ہے

يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ

(کہ اس کی کوئی پرواہی نہ کرے) جو شخص اپنے بھائی کے

فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ

کام میں ہوگا (اس کی کوئی ضرورت پوری کرے گا) تو

اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اللہ اس کے کام میں ہوگا (اللہ تعالیٰ بھی اس کی کوئی

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

ضرورت پوری کر دے گا)۔ اور جس نے کسی مسلمان کا

ایک دکھ دور کیا اللہ عزوجل قیامت کے روز اس کا ایک

دکھ دور کرے گا، اور جس نے کسی مسلمان کا عیب چھپایا

اللہ عزوجل قیامت کے روز اس کے عیب چھپائے گا۔



فائدہ: دوسرے مسلمان بھائیوں، عزیزوں، رشتہ داروں، ہمسایوں اور احباب کے احوال کی خبر رکھنی چاہیے اور

جہاں تک ہو سکے ان کی معاونت کرنی چاہیے۔ بالخصوص مشکلات میں ان سے بے پروا ہو جانا اور انہیں ان کے احوال

پر چھوڑ دینا خلاف شریعت اور بہت بری خصلت ہے۔

(المعجم ٣٩) - باب الْمُسْتَبَانِ

باب: ٣٩- گالی گلوچ کرنے والے

(التحفة ٤٧)

٤٨٩٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

٣٨٩٣- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں گالی گلوچ کرنے

الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

والے جو بھی کہیں اس کا گناہ ابتدا کرنے والے ہی پر

٤٨٩٣- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب تحريم الظلم، ح: ٢٥٨٠ عن قتية، والبخاري، المظالم،

باب: لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلّمه، ح: ٢٤٤٢ من حديث الليث بن سعد به .

٤٨٩٤- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب النهي عن السباب، ح: ٢٥٨٧ من حديث العلاء بن عبد الرحمن به .

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ».

☀️ فائدہ: جو شخص کسی گناہ کا سبب بنے تو مقابل کے گناہ کا وبال بھی ابتدا کرنے والے ہی کے سر ہوتا ہے۔ الیہ کہ مقابل زیادتی کر جائے۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ: فِي التَّوَّاضُعِ
(التحفة ۴۸)

باب: ۴۰- تواضع اور انکسار کا بیان

۴۸۹۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَنْبَغِيَ أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ».

۳۸۹۵- حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ عزوجل نے مجھے وحی فرمائی ہے کہ تواضع اور انکسار اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر فخر کرے۔“

☀️ فائدہ: سبھی احادیث نبویہ اللہ عزوجل کی جانب سے وحی کا حصہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم: ۴۳) ”آپ ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔ مگر سب وحی ہوتا ہے۔“ تو بعض فرامین میں اس قسم کے جملوں کا اضافہ کہ ”اللہ نے مجھے وحی کی ہے“ وہ اس مضمون کی اہمیت اور تاکید کے پیش نظر ہوتا ہے اور ایسی احادیث کو ”احادیث قدسیہ“ کہا جاتا ہے۔

(المعجم ۴۱) - بَابُ: فِي الْإِنْتِصَارِ
(التحفة ۴۹)

باب: ۴۱- بدلہ لینے کا بیان

☀️ فائدہ: بعض لوگ اس قدر غی ہوتے ہیں کہ تواضع، انکسار اور عفو و درگزر کے معنی غلط سمجھ لیتے ہیں اور اپنے بالقابل کو بالکل بچ سمجھتے ہوئے ہر کسی پر زیادتی کرنے میں دلیور ہو جاتے ہیں۔ اگر تجربے سے محسوس ہو کہ زیادتی کرنے والا اپنے مقابل کے حق و حیثیت اور اپنی غلطی کو نہیں سمجھ رہا تو جائز ہے کہ ایسے ظالم کے ہاتھ اور زبان پر بند باندھا جائے تاکہ وہ مزید دلیر نہ ہو اور کمزوروں پر ناحق ظلم نہ کرے۔ سورۃ الشوریٰ میں یہ مضمون یوں بیان ہوا ہے:

۴۸۹۵- تخریج: [صحیح] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان ۶۶۷۲ من حديث أبي داود به، ورواه مسلم، ح: ۶۴/۲۸۶۵ من طريق آخر عن عياض بن حمار به.

۴۰- کتاب الأدب

بدلہ لینے کا بیان

﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۝ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ﴾ (الشوری: ۴۰-۳۹) ”اور وہ لوگ جب ان پر ظلم و زیادتی ہو تو وہ بدلہ لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ پھر جو کوئی معاف کرے اور صلح کرے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے بے شک وہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔“

۴۸۹۶- جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ بھی تھے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اور انہیں اذیت دی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اس نے پھر دوسری بار اذیت دی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اس نے پھر تیسری بار اذیت دی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے بدلے میں کچھ کہا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے بدلہ لیا تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھ سے ناراض ہو گئے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آسمان سے ایک فرشتہ اترتا تھا جو اس آدمی کو اس کے کہے پر جھٹلاتا رہا تھا۔ جب تم نے اس سے بدلہ لیا تو شیطان آ گیا۔ اور جب شیطان آ گیا تو میں نہیں بیٹھ سکتا۔“

۴۸۹۶- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ:

أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُحَرَّرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَعَ رَجُلٌ بِأَبِي بَكْرٍ فَأَذَاهُ، فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ أَذَاهُ الثَّانِيَّةُ، فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ أَذَاهُ الثَّلَاثَةُ فَانْتَصَرَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ انْتَصَرَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوْجَدْتُ عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُ بِمَا قَالَ لَكَ، فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ».

۴۸۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ

حَمَادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَسَاقَ نَحْوَهُ.

۴۸۹۶- [تخریج: [حسن] أخرجه البيهقي في الآداب، ح: ۱۷۰ من حديث أبي داود به، وسنده ضعيف، وله شاهد

حسن، انظر الحديث الآتي: ۴۸۹۷.

۴۸۹۷- [تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۳۶/۲ من حديث محمد بن عجلان به، وصرح بالسماع.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، كَمَا قَالَ سُفْيَانُ. امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ صفوان بن عیسیٰ نے ابن عجلان سے ایسے ہی روایت کیا ہے جیسے سفیان نے روایت کیا ہے۔

🌞 فائدہ: مسلمان بھائی اگر کسی وقت تنگی میں آجائے تو حتی الامکان صبر و حلم سے برداشت کرنا چاہیے۔ غلط باتوں کا جواب دینے کے لیے اللہ کے فرشتے مقرر ہیں۔ جب انسان از خود بدلہ لینے پر آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید ختم ہو جاتی ہے۔

۴۸۹۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، الْمَعْنَى وَاحِدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: كُنْتُ أَسْأَلُ عَنْ الْإِنْتِصَارِ ﴿وَلَكِنْ ائْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ﴾ [الشورى: ۴۱] فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ بْنُ جُدْعَانَ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ، امْرَأَةِ أَبِيهِ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَزَعَمُوا أَنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: [قَالَتْ:] قَالَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَجَعَلَ يَصْنَعُ شَيْئًا بِيَدِهِ فَقُلْتُ بِيَدِهِ حَتَّى فَطَشْتُ لَهَا، فَأَمْسَكَ وَأَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقَعُّمٌ لِعَائِشَةَ، فَتَهَاها، فَأَبَتْ أَنْ تَنْتَهِيَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ: «سُبِّهَا» فَسَبَّهَا فَعَلَبَتْهَا، فَأَنْطَلَقْتُ زَيْنَبُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ: إِنَّ عَائِشَةَ وَقَعَتْ بِكُمْ

۳۸۹۸- جناب (عبداللہ) ابن عون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں آیت کریمہ ﴿وَلَكِنْ ائْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ﴾ میں وارد [انتصار] کے معنی پوچھتا تھا کہ مجھے علی بن زید بن جدعان نے اپنی سوتیلی والدہ ام محمد سے روایت کیا اور ابن عون نے کہا: ان لوگوں کا خیال تھا کہ ام محمد ام المومنین (سیدہ عائشہ) کے ہاں آیا جایا کرتی تھی۔ ام محمد نے کہا: ام المومنین نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ (ام المومنین) زینب بنت جحش بھی ہمارے ہاں تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے ہاتھ سے چھیڑا (جیسے میاں بیوی میں ہوتا ہے) تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور آپ کو اشارے سے سمجھایا کہ وہ (زینب بھی) ہمارے ہاں موجود ہیں۔ تو آپ رک گئے۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بولنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو منع کیا مگر وہ نہ رکیں تو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اسے جواب دو چنانچہ انہوں نے اسی انداز سے جواب دیا اور

۴۰- کتاب الأدب

وَفَعَلْتُ! فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَقَالَ لَهَا: «إِنَّهَا حَبَّةُ أَيْبِكَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ!» فَانْصَرَفَتْ فَقَالَتْ لَهُمْ: «إِنِّي قُلْتُ لَهُ كَذًا وَكَذَا، فَقَالَ لِي كَذًا وَكَذَا. قَالَ وَجَاءَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَكَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ.

فوت شدگان کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان
(سیدہ زینب پر) غالب آ گئیں۔ تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں گئیں اور کہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تم لوگوں (بنو ہاشم) کے بارے میں ایسے ایسے باتیں کرتی ہے اور ایسے ایسے کیا ہے۔ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (رسول اللہ ﷺ کے پاس) آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں کہا: ”رب کعبہ کی قسم! یہ تمہارے ابا کی چیمٹی ہے۔“ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس چلی گئیں اور آ کر انہیں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) زینب رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ میں نے آپ کو ایسے ایسے کہا ہے تو آپ نے مجھے ایسے ایسے کہا ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس بارے میں بات کی۔



(المعجم ۴۲) - بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ سَبِّ الْمَوْتَى (التحفة ۵۰)

۴۸۹۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَلَا تَقْعُوا فِيهِ».

باب ۴۲- فوت شدگان کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان

۴۸۹۹- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تمہارا کوئی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو اور اس کی عیب چینی مت کرو۔“

۴۹۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ

۴۹۰۰- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے مرنے والوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔“

۴۸۹۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، المناقب، باب فضل أزواج النبي ﷺ، ح: ۳۸۹۵ من حديث هشام به، وقال: "حسن غريب صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۸۳.

۴۹۰۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الجناز، باب آخر [في الأمر بذكر محاسن الموتى والكف عن مساوئهم]، ح: ۱۰۱۹ عن محمد بن العلاء أبي كريب به، وقال: "غريب"، وسمعت محمدًا البخاري يقول: عمران بن أنس المكي منكر الحديث.

۴۰۔ کتاب الأدب حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت کا بیان

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ادْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ».

☀️ فائدہ: مرنے والا اپنے کیے ہوئے اعمال کی جزا و سزا پانے کے لیے اگلے جہان جا چکا ہے اب اس کا برا تذکرہ اس کے وارثوں کے لیے اذیت کے علاوہ تمہارے آپس کے درمیان بغض کا باعث بنے گا۔ ہاں شرعی ضرورت کے تحت کسی کا کفر شرک، بدعت واضح کرنا ضروری ہو تو بیان کیا جائے تاکہ لوگ متنبہ رہیں جیسے بعض لوگ فاسد عقیدے کی اشاعت کا باعث بنے ہوں یا روایت حدیث میں ضعیف رہے ہوں تو ان کا تذکرہ دین کا حصہ ہے نہ کہ کوئی ذاتی غرض۔

باب: ۴۳۔ حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت کا بیان

(المعجم ۴۳) - بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنِ الْبُغْيِ (التحفة ۵۱)

۴۹۰۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”بنو اسرائیل میں دو آدمی آپس میں بھائی بنے ہوئے تھے۔ ایک گناہوں میں ملوث تھا جب کہ دوسرا عبادت میں کوشاں رہتا تھا۔ عبادت میں راغب جب بھی دوسرے کو گناہ میں دیکھتا تو اسے کہتا کہ باز آ جا۔ آخر ایک دن اس نے دوسرے کو گناہ میں پایا تو اسے کہا کہ باز آ جا۔ اس نے کہا: مجھے رہنے دے میرا معاملہ میرے رب کے ساتھ ہے۔ کیا تو مجھ پر کوئی چوکیدار بنا کر بھیجا گیا ہے؟ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا یا تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ چنانچہ وہ دونوں فوت ہو گئے اور رب العالمین کے ہاں جمع ہوئے تو اللہ نے عبادت میں کوشش کرنے والے سے فرمایا: کیا تو میرے متعلق (زیادہ) جاننے والا تھا یا جو میرے ہاتھ میں ہے تجھے اس پر قدرت حاصل تھی؟ اور پھر گناہ گار سے فرمایا:

۴۹۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْصَمُ بْنُ جَوْسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاحِشَيْنِ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لَا يَرَأُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ: أَقْصِرْ، فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ: أَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلَنِي وَرَبِّي أَبْعَثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ، فَقَبِضَ أَرْوَاهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ لِهَذَا الْمُجْتَهِدِ: أَكُنْتَ بِي عَالِمًا أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا، وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اذْهَبْ

۴۹۰۱۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/۳۲۳ من حديث عكرمة بن عمار به .

۴۰- کتاب الأدب

..... حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت کا بیان

فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَقَالَ لِلْآخِرِ: جا میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا۔ اور دوسرے اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: کے متعلق فرمایا: اسے جہنم میں لے جاؤ۔ حضرت وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَتَكَلِّمَنَّ بِكَلِمَةٍ أَوْ يَقِفْتُ ابُو هريره ؓ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے ایسی بات کہہ دی جس نے دُنْيَاهُ وَآخِرَتُهُ۔ اس کی دنیا اور آخرت تباہ کر کے رکھ دی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① نیکی خیر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مبارک اعمال میں مشغول افراد کو حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ نیز انہیں اپنے اعمال خیر پر کسی طرح دھوکا نہیں کھانا چاہیے کہ وہ یقیناً جنت میں چلے جائیں گے اور گناہ گار مسلمانوں کے متعلق یہ وہم نہیں ہونا چاہیے کہ اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا یا وہ جنت میں نہیں جائیں گے۔ اللہ عز وجل کا میزان عدل بڑا دقیق اور عجیب ہے۔ اللہ عز وجل نے جو بھی فیصلے فرمائے، اور جو فرمائے گا، وہ عدل ہی پر مبنی ہیں اور کوئی نہیں جو اس سے پوچھ سکے اور وہ ہر ایک سے پوچھ سکتا ہے۔ ارشادِ گرامی ہے: ﴿لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ﴾ (الانبیاء: ۲۳) ② جنت سراسر اللہ عز وجل کا فضل اور اس کی عنایت ہے، نیکیوں کا بدلہ یا قیمت نہیں۔ نیکیاں صرف بندگی کا اظہار ہیں۔ بندہ اظہارِ بندگی میں جس قدر آگے بڑھے گا امید کرنی چاہیے کہ اسی قدر زیادہ فضل و عنایت کا مستحق ٹھہرے گا اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیشہ ڈرتے بھی رہنا چاہیے کہ کہیں یہ سب کچھ نامقبول نہ ہو جائے۔ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

۴۹۰۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابوبکرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی گناہ اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی سزا دنیا میں بھی جلدی دے دے اور اس کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی اس کی سزا جمع رکھے جیسے کہ ظلم و زیادتی اور قطع رحمی ہے۔“

۴۹۰۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب: [في عظم الوعيد على البغي وقطيعة الرحم]، ح: ۲۵۱۱، وابن ماجه: ۴۲۱۱ من حديث إسماعيل بن علي بن عبد الله، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، والحاكم ۳۵۶/۲، ۱۶۲/۴، ۱۶۳، ووافقه الذهبي.



🌟 فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بغی و عدوان (ظلم و زیادتی) اور قطع رحمی یہ دونوں جرم ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اخروی سزا کے علاوہ دنیا میں بھی عام طور پر جلد ہی ان کی سزا دے دیتا ہے۔ اس لیے قطع رحمی سے بھی بچنا چاہیے اور ظلم و عدوان سے بھی۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ: فِي الْحَسَدِ
باب: ۴۴۔ حسد کے احکام و مسائل
(التحفة ۵۲)

۴۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَلَاحٍ
الْبَغْدَادِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدُ
الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ
وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا
تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، أَوْ قَالَ: الْعُشْبَ».

۴۹۰۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”حسد (دوسروں پر جلنے اور کڑھنے) سے
اپنے آپ کو بچاؤ۔ بلاشبہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے
جیسے آگ ایندھن کو..... یا فرمایا..... گھاس پھوس کو کھا
جاتی ہے۔“



🌟 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ تاہم حسد کے براہوں میں کوئی شک نہیں۔ کیونکہ حسد دراصل عقیدہ رضا بالقضا
(اللہ کے فیصلوں اور اس کی تقسیم پر راضی رہنے) میں کمی کمزوری کی وجہ سے آتا ہے اس لیے انسان کسی کے پاس کوئی
نعمت اور خیر دیکھے تو اس پر جلنے کڑھنے کی بجائے اللہ سے دعا کیا کرے کہ اے اللہ! مجھے بھی یہ یا اس سے عمدہ عنایت
فرما۔ یہ کیفیت رشک اور غبطہ کہلاتی ہے جو ایک ممدوح صفت ہے۔

۴۹۰۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَلَاحٍ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْعُمَيَّاءِ أَنَّ سَهْلَ
ابْنَ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَأَبُوهُ
عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ
ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَإِذَا هُوَ

۴۹۰۴۔ جناب کہل بن ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا
کہ وہ اور اس کا والد مدینہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کے ہاں گئے۔ یہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے دور کی
بات ہے جبکہ وہ مدینہ کے گورنر تھے۔ ہم حضرت انس
رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچے تو وہ بڑی ہلکی پھلکی نماز پڑھ رہے تھے
گویا کہ مسافر کی نماز ہو یا اس کے قریب۔ جب انہوں

۴۹۰۳۔ [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه عبد بن حميد، ح: ۱۴۳۰ عن أبي عامر به، * جد إبراهيم لا يعرف
(تقریب)، وقال البخاري في هذا الحديث: "لا يصح".

۴۹۰۴۔ [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أبو يعلى: ۳۶۵/۶، ح: ۳۶۹۴ من حديث ابن وهب به * سعيد بن
عبد الرحمن وثقه ابن حبان وحده، ولبعض الحديث شاهد عند البخاري في التاريخ الكبير: ۹۷/۴، وسنده حسن.

نے سلام پھیرا تو میرے والد نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! یہ بتائیں کہ یہ فرض نماز تھی یا آپ نے کوئی نفل پڑھے ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ فرض نماز تھی اور رسول اللہ ﷺ کی نماز ایسے ہی ہوتی تھی۔ میں نے اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی سوائے اس کے جو کوئی میں بھول گیا ہوں (تو وہ الگ بات ہے)۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اپنی جانوں پر سختی مت کرو ورنہ تم سختی کی جائے گی۔ بلاشبہ کئی قوموں نے اپنی جانوں پر سختیاں کیں تو اللہ نے بھی ان پر سختی کی۔ جنگلوں میں معبدوں کے اندر اور گر جاگھروں میں انہی لوگوں کے بٹایا لوگ ہیں (جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے)۔ ان لوگوں نے رہبانیت اختیار کر لی انہوں نے یہ بدعت نکالی ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔“ (الحدید: ۲۷) پھر ہم اگلے دن صبح کے وقت ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا: کیا تم سوار نہیں ہو جاتے کہ کچھ دیکھو اور عبرت پکڑو۔ والد نے کہا: ہاں چلتے ہیں۔ چنانچہ ہم سب سوار ہو لیے۔ تو انہوں نے کچھ بستیاں دکھائیں کہ ان کے لوگ ہلاک ہو گئے تھے مر کھپ گئے تھے اور انہیں برباد کر دیا گیا تھا اور ان کی بستیاں اپنی چھتوں پر گری پڑی تھیں۔ انہوں نے کہا: کیا تم ان بستیوں کو پہچانتے ہو؟ والد نے کہا: نہیں مجھے ان بستیوں کا اور ان لوگوں کا کوئی علم نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ اس قوم کی بستیاں ہیں جن کو بغاوت اور حسد نے ہلاک کر کے رکھ دیا تھا۔ بلاشبہ حسد سے نیکیوں کا نور بجھ جاتا ہے اور بغاوت اس کی تصدیق کرتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی

يُصَلِّي صَلَاةً خَفِيفَةً دَقِيقَةً كَأَنَّهَا صَلَاةُ مُسَافِرٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَبِي: يَرْحَمُكَ اللَّهُ! أَرَأَيْتَ هَذِهِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ أَوْ شَيْءٌ تَنَفَّلْتَهُ؟ قَالَ: إِنَّهَا الْمَكْتُوبَةُ وَإِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَحْطَأْتُ إِلَّا شَيْئًا سَهَوْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا تُشَدُّوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيَشَدَّدَ عَلَيْكُمْ، فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، فَبَلَكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالذِّيَارِ رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ»، ثُمَّ غَدَا مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: أَلَا تَرَكُّبُ لِنَنْظُرَ وَلِنَتَعَبَّرَ قَالَ: نَعَمْ فَارْكَبُوا جَمِيعًا فَإِذَا هُمْ بِدِيَارٍ بَادٍ أَهْلِهَا وَانْقَضُوا وَفُتُّوا خَاوِيَةً عَلَى عُرُوشِهَا، فَقَالَ: أَتَعْرِفُ هَذِهِ الدِّيَارَ؟ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُنِي بِهَا وَبِأَهْلِهَا، هَذِهِ دِيَارُ قَوْمٍ أَهْلَكَهُمُ الْبَغْيُ وَالْحَسَدُ، إِنَّ الْحَسَدَ يُطْفِئُ نُورَ الْحَسَنَاتِ، وَالْبَغْيُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ، وَالْعَيْنُ تَزْنِي وَالْكَفُّ وَالْقَدَمُ وَالْجَسَدُ وَاللِّسَانُ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ.

لعنت سے متعلق احکام و مسائل

ہے۔ آنکھ زنا کرتی ہے اور پھر ہاتھ پاؤں، جسم زبان اور شرم گاہ اس کی تصدیق کر دیتے ہیں یا تکذیب۔

فائدہ: یہ روایت بھی ضعیف ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ حسد اور بغاوت کی وجہ سے افراد خاندان اور قومیں دنیا کے اندر ہی تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہیں۔

باب: ۴۵- لعنت کرنے کا بیان

(المعجم ۴۵) - بَابُ فِي اللَّعْنِ

(التحفة ۵۳)

۴۹۰۵- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب کسی چیز کو لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی جانب چڑھتی ہے تو اس کے آگے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو اس کے آگے اس کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں اور بائیں جاتی ہے۔ اگر کوئی جگہ نہ پائے تو جس پر لعنت کی گئی ہو اس پر واقع ہو جاتی ہے بشرطیکہ وہ چیز اس کی حقدار ہو ورنہ اس کے کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔“

۴۹۰۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ قَالَ: سَمِعْتُ نِمْرَانَ يَذْكُرُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صُعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُعْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُعْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاعًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لَعَنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مروان بن محمد نے کہا: (سند میں مذکور راوی ولید بن رباح در اصل) رباح بن ولید ہے۔ یحییٰ بن حسان کو اس میں وہم ہوا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ: هُوَ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّ يَحْيَى ابْنَ حَسَّانَ وَهَمَ فِيهِ.

فائدہ: یہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک ضعیف ہے۔ لیکن معنا صحیح ہے یعنی لعنت کرنا نہایت برا عمل ہے۔ اگر لعنت کردہ چیز اس کی مستحق نہ ہو تو لعنت کرنے والا خود ملعون ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحۃ حدیث: ۱۳۶۹) لعنت کے لغوی معنی ہیں: ”اللہ کی رحمت سے دور ہونا۔“

۴۹۰۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۱۶۴/۹ من حديث أبي داود به، وله شاهد عند أحمد: ۴۰۸/۱، وسنده ضعيف * نمران روى عنه جماعة، ووثقه ابن حبان وحده.

۴۰۔ کتاب الادب لعنت سے متعلق احکام و مسائل

۴۹۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا
تَلَاَعُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِ اللَّهِ وَلَا بِالثَّارِ».

🌞 فائدہ: اس روایت کو بھی بعض محققین نے حسن قرار دیا ہے۔

۴۹۰۷۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَبِي
الرَّزْقَاءِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أُمَّ
الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَكُونُ
اللَّعَانُونَ شُفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ».

🌞 فائدہ: یہ کس قدر بڑی محرومی ہے کہ کسی بندے کو اس فضیلت سے محروم کر دیا جائے۔ حالانکہ اہل ایمان اپنے
عزیزوں اور دوسروں کی سفارش کر سکیں گے اور ان کے لیے گواہ بھی بنیں گے۔

۴۹۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حَدَّثَنَا أَبَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ
الطَّائِي: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ
ابْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي
الْعَالِيَةِ - قَالَ زَيْدٌ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ - وَقَالَ مُسْلِمٌ: إِنَّ رَجُلًا
نَازَعَتْهُ الرِّيحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ

۴۹۰۶۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، البر والصلوة، باب ماجاء في اللعنة، ح: ۱۹۷۶ من حديث هشام
به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم: ۴۸/۱، ووافقه الذهبي * قتادة عنعن، وللحديث شاهد ضعيف.

۴۹۰۷۔ تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلوة، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، ح: ۲۵۹۸ من حديث هشام بن
سعد به.

۴۹۰۸۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، البر والصلوة، باب ماجاء في اللعنة، ح: ۱۹۷۸ عن زيد بن
أحزم به، وقال: "حسن غريب" * قتادة عنعن، وله شاهد ضعيف تقدم، ح: ۴۹۰۵.



۴۰۔ کتاب الأدب ظالم کو بددعا دینے سے متعلق احکام و مسائل

فَلَعْنَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَلْعَنُهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ».

🌟 فائدہ: اس روایت کو بھی بعض نے صحیح کہا ہے، لہذا اللہ کی مخلوق پر لعنت کرنا قطعاً جائز نہیں سوائے ان کے جن پر اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے۔ مثلاً کافرین، ظالمین، کاذبین وغیرہ۔ جیسے کہ دعائے قنوت نازلہ میں ہے: [اللَّهُمَّ الْعَنِ الْكَفْرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيَكِيدُونَ رُسُلَكَ وَيَقَاتِلُونَ أَوْلِيَاءَكَ] ”اے اللہ! اُن کافروں پر لعنت فرما جو تیرے راستے سے روکتے ہیں، تیرے پیغمبروں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں۔“

(المعجم ۴۶) - بَابُ: فِيمَنْ دَعَا عَلَى
مَنْ ظَلَمَهُ (التحفة ۵۴)

۴۹۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَرَقَ لَهَا شَيْءٌ فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُسَبِّحِي عَنْهُ».

(المعجم ۴۷) - بَابُ: فِي هِجْرَةِ الرَّجُلِ
أَخَاهُ (التحفة ۵۵)

۴۹۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ

۴۹۱۰ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غصہ مت کیا کرو۔ ایک دوسرے سے حسد مت کیا کرو۔ ایک دوسرے کو پیٹھ مت دیا کرو (کہ میل جول چھوڑ دو) بلکہ اللہ کے

۴۹۰۹ - تخريج: [ضعيف] تقدم، ح: ۱۴۹۷، وأخرجه أحمد: ۱۳۶/۶، والسنائي في الكبرى، ح: ۷۳۵۹ من حديث سفيان الثوري به.

۴۹۱۰ - تخريج: أخرجه البخاري، الأدب، باب الهجرة، ح: ۶۰۷۵، ومسلم، البر والصلة، باب تحريم التحاسد والتباغض والتدابير، ح: ۲۵۵۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۰۷/۲.

۴۰۔ کتاب الادب۔

مسلمان بھائی سے میل جول چھوڑ دینے کا بیان

– إِنْخَوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ
بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے حلال
نہیں کہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ میل جول
چھوڑے رہے۔“

🌞 فائدہ: تین دن رات سے زیادہ قطع تعلقی کرنا اور میل جول چھوڑ دینا اس صورت میں ناجائز اور حرام ہے جب
محض اپنی ذات کے لیے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کے لیے ہو تو یہ مشروع، محبوب اور مدوح ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے
حدیث: ۴۹۱۶ کے آخر میں اصل مسئلے کی وضاحت کر دی ہے۔

۴۹۱۱۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے
جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ میل
جول چھوڑے رہے کہ جب دونوں کی ملاقات ہو تو یہ بھی
منہ پھیر لے اور وہ بھی۔ اور ان میں سب سے بہتر وہ ہے
جو السلام علیکم کہنے میں ابتدا کرے۔“

۴۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ
يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ
يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، يَلْتَقِيَانِ
فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي
يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ».

🌞 فائدہ: اگر کہیں شکر رنجی ہو جائے تو تعلقات کو بالکل ہی منقطع کر لینا جائز نہیں۔ ہاں اگر مزید روابط بڑھانا خلاف
مصلحت ہوں تو سلام دعا سے بچل نہیں ہو جانا چاہیے۔ اس حدیث اور اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام کرنا اور
اس کا جواب دینا مقاطعے کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے۔

۴۹۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی
ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی صاحب
ایمان سے تین دن سے زیادہ مقاطعہ کرے۔ اگر تین
دن گزر جائیں تو چاہیے کہ اس سے ملے اور اس کو سلام

۴۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ
مَيْسَرَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْحَسِيُّ
[الرَّبَاطِيُّ] أَنَّ أَبَا عَامِرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي

۴۹۱۱۔ تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب الهجرة، ح: ۶۰۷۷ عن عبد الله بن مسلمة القعنبي، ومسلم، البر
والصلة، باب تحريم الهجر فوق ثلاثة أيام . . . الخ، ح: ۲۵۶۰ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى):
. ۹۰۷، ۹۰۶/۲.
۴۹۱۲۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۱۴، والتاريخ الكبير: ۱/۲۵۷ من
حديث محمد بن هلال به * هلال مستور كما تقدم، ح: ۴۷۷۵.

۴- کتاب الأدب

مسلمان بھائی سے میل جول چھوڑ دینے کا بیان

کہے۔ اگر وہ سلام کا جواب دے دے تو اجر و ثواب میں دونوں شریک ہو گئے۔ اگر وہ جواب نہ دے تو اس کا گناہ اسی دوسرے کے ذمے ہے۔“ احمد (بن سعید نسری) نے مزید کہا: ”سلام کرنے والا مقاطعے کے گناہ سے نکل گیا۔“

عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقُهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَ فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ». زَادَ أَحْمَدُ: «وَأَخْرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ».

۳۹۱۳- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کو روانہ نہیں کہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ مقاطعہ رکھے۔ چنانچہ (چاہیے کہ) جب اس سے ملے تو اسے سلام کہے تین بار اگر کسی بار بھی جواب نہ دے تو وہی گناہ گار ہوا۔“

۴۹۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ عَثْمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنِيبِ يَعْنِي الْمَدَنِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ، فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَارٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ».

۳۹۱۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ میل جول چھوڑے رہے۔ جس نے تین دن سے زیادہ مقاطعہ کیا اور مر گیا تو وہ آگ میں جائے گا۔“

۴۹۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَّازُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ».

۳۹۱۵- حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں

۴۹۱۵- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا

۴۹۱۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أبو يعلى: ۶۰/۸، ح: ۴۵۸۳ عن محمد بن المثنى به.

۴۹۱۴- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۳۹۲/۲، والنسائي في الكبرى، ح: ۹۱۶۱ من حديث منصور به.

۴۹۱۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲۲۰/۴ من حديث حيوة بن شريح به، وصححه الحاكم.

۱/۶۳، ووافقه الذهبي.

۴۰- کتاب الأدب

ابن وَهْبٍ عَنْ حَيَّوَةَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْوَلِيدِ
ابن أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ،
عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَهُ فَهُوَ
كَسَفْكَ دَمِهِ».

۴۹۱۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُفْتَحُ
أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلُّ يَوْمٍ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ فَيَغْفَرُ
فِي ذَلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ
شَيْئًا إِلَّا مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ،
فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: النَّبِيُّ ﷺ هَجَرَ بَعْضَ
نِسَائِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَابْنُ عُمَرَ هَجَرَ ابْنًا
لَهُ إِلَى أَنْ مَاتَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِذَا كَانَتْ الْهَجْرَةُ لِلَّهِ
فَلَيْسَ مِنْ هَذَا بَشْيٍ، وَإِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ
الْعَزِيزِ عَطَى وَجْهَهُ عَنْ رَجُلٍ.

(المعجم ۴۸) - بَابُ: فِي الظَّنِّ

(التحفة ۵۶)

۴۹۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

ظن اور گمان کا بیان

نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس
نے ایک سال تک اپنے بھائی سے روابط توڑے رکھے تو
وہ ایسے ہے جیسے اس کا خون بہایا ہو۔“

۴۹۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”ہر سوموار اور جمعرات کو جنت کے
دروازے کھولے جاتے ہیں تو ہر وہ بندہ جو اللہ کے
ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو اسے بخش دیا جاتا ہے۔
سوائے اس کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان
بغض اور ناراضی ہو۔ تو کہا جاتا ہے: انہیں مہلت دو حتی
کہ صلح کر لیں۔“

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی بعض
ازواج سے چالیس دن تک میل جول چھوڑ دیا تھا۔ اور
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مرنے تک اپنے ایک بیٹے سے
مقاطعہ کیے رکھا تھا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: الغرض یہ مقاطعہ اور میل
جول چھوڑنا اگر اللہ کے لیے ہو تو اس پر یہ وعیدیں نہیں
ہیں۔ جناب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے
اپنا چہرہ ڈھانپ لیا تھا۔

باب: ۳۸- ظن اور گمان کا بیان

۴۹۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۹۱۶- تخريج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب النهي عن الشحناء، ح: ۲۵۶۵ من حديث سهل بن أبي صالح به.

۴۹۱۷- تخريج: أخرجه البخاري، الأدب، باب: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ...﴾ الخ "۴۰"

۴۰- کتاب الأدب

آپس کے روابط بہتر بنانے کی فضیلت کا بیان

۴۹۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے
 حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ»: قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «إِضْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ».

۴۹۱۹- حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں روزے نماز اور صدقے سے بڑھ کر افضل درجات کے اعمال نہ بتاؤں؟“ صحابہ نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”آپس کے میل جول اور روابط کو بہتر بنانا۔ (اور اس کے برعکس) آپس کے میل جول اور روابط میں پھوٹ ڈالنا (دین کو) موٹا دینے والی خصلت ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① فاضل محقق اس روایت کی تخریج کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ البتہ یہی متن سعید بن مسیبؓ کے قول کے حوالے سے موطا امام مالک میں مروی ہے اور یہ سنداً صحیح ہے جبکہ شیخ البانیؒ مذکورہ روایت ہی کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ ② حقوق اللہ میں بنیادی اہم فرائض کے فضائل و درجات کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان معاشرتی زندگی میں پسندیدہ مسلمان ہو۔ اگر کوئی شخص حقوق اللہ کی ادائیگی میں سرگرم ہو مگر حقوق العباد میں ناکام ہو تو محض حقوق اللہ کی ادائیگی سے کما حقہ مطلوبہ فضائل و درجات حاصل نہیں ہوں گے۔ بلکہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ حسنت بھی ضائع نہ ہو جائیں۔

۴۹۲۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ شَبُوبَةَ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۴۹۲۰- جناب حمید بن عبد الرحمنؓ اپنی والدہ (ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط) سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دو آدمیوں میں صلح کرانے کی خاطر بات بنا کر کہی ہو اس نے جھوٹ نہیں بولا۔“ احمد بن محمد اور مسدد کی روایت کے الفاظ ہیں: ”جس نے لوگوں میں صلح کرانے کے لیے بھلی بات کہی یا پہنچائی وہ

۴۹۱۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب: في فضل صلاح ذات البين، ح: ۲۵۰۹ من حديث أبي معاوية الضرير به، وقال: "صحيح" * الأعمش عن عن، وله شواهد ضعيفة عند عبد الله بن المبارك، الزهد، ح: ۴۹۱۹، ومالك في الموطأ: ۲/ ۹۰۴، ح: ۱۷۴۱ وغيرهما، ورواه مالك: ۲/ ۹۰۴، ح: ۱۷۴۱ بسند صحيح عن سعيد بن المسيب من قوله، وهو الصواب.

۴۹۲۰- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب تحريم الكذب وبيان ما يباح منه، ح: ۲۶۰۵ من حديث معمر، والبخاري، الصلح، باب: ليس الكاذب الذي يصلح بين الناس، ح: ۲۶۹۲ من حديث الزهري به.



۴۰۔ کتاب الأدب۔ گانے سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ: «لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمَى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ»
وقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُسَدَّدٌ: «لَيْسَ
بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ
نَمَى خَيْرًا».

۴۹۲۱۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ
الْجَمِيزِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي
ابْنَ يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ
أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومِ بِنْتِ
عُقْبَةَ قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يُرْخِصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي
ثَلَاثٍ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا
أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يَصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، يَقُولُ
الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ، وَالرَّجُلُ
فِي الْحَرْبِ، وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ
وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا».

نوائد و مسائل: ① مسلمان بھائیوں میں صلح اور اصلاح کے لیے اگر کہیں کوئی بات بنانی پڑ جائے تو اس سے دریغ
نہیں کرنا چاہیے۔ یہ جھوٹ معیوب نہیں ہوتا۔ ② میاں بیوی اگر کسی ناراضی کو دور کرنے کے لیے یا لفظی طور پر ایک
دوسرے کو محبت جتلانے کے لیے کوئی بات کہیں تو جائز ہے تاکہ ان کی عائلی زندگی مسرت بھری رہے۔ ③ دشمن کو
دھوکا دینا بھی جائز ہے۔

(المعجم ۵۱) - بَابُ: فِي الْغِنَاءِ

(التحفة ۵۹)

۴۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ
۴۹۲۳۔ حضرت رُبَيْعُ بِنْتُ عَفْرَاءِ رضی اللہ عنہا بیان

۴۹۲۱۔ تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۹۱۲۴ من حديث يزيد بن عبد الله بن الهادي به.

۴۹۲۲۔ تخریج: أخرجه البخاري، النكاح، باب ضرب الدف في النكاح والوليمة، ح: ۵۱۴۷ عن مسدد به.



۴۰۔ کتاب الادب

آلات موسیقی سے متعلق احکام و مسائل

کرتی ہیں کہ جب میری رخصتی ہوئی اس صبح رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میرے بستر پر اسی طرح تشریف فرما ہوئے تھے جیسے تم (خالد بن ذکوان) میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ تو (انصار کی) چھوٹی بچیاں اپنے اپنے دف بجانے لگیں اور میرے ان آباء کا ذکر کرنے لگیں جو بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ حتیٰ کہ ان میں سے ایک بچی نے کہا: اور ہم میں ایسا نبی ہے جو کل آئندہ کی بات جانتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس بات کو چھوڑ دو اور وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھی۔“

عن خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ بَنِي بِي فَجَلَسَ عَلَيَّ فِرَاشِي كَمَا جَلَسْتُ مَنِّي فَجَعَلْتُ جُوبِرِيَّاتٍ يَضْرِبْنَ بِدَفِّ لَهْنٍ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ: «دَعِي هَذَا وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① بچیوں کو ان کی خانہ آبادی پر مبارک باد دینے جانا مستحب عمل ہے۔ ② ایسی خوشیوں کے مواقع پر چھوٹی نابالغ بچیوں کا دف بجانا جائز اور مستحب ہے تاکہ نکاح اور شادی کا اعلان ہو۔ ③ آلات موسیقی میں سے صرف دف ہی ایک ایسا آلہ ہے جو شریعت میں جائز قرار دیا گیا ہے اور یہ خود ساختہ سادہ سی ڈھولک ہوتی ہے جس کی ایک جانب کھلی ہوتی ہے۔ ④ اسلاف مسلمین کے کارناموں کا ذکر کرنا محمود ہے۔ ⑤ شادمانی کا موقع ہو یا کسی غمی کا کوئی ایسی بات کہنا یا کرنا جو شرعی اصول و قواعد کے خلاف ہو، ناجائز ہے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ کہ آپ علم غیب جانتے تھے غلط عقیدہ ہے، نبی ﷺ نے اس کی تصدیق و تائید نہیں فرمائی۔

۴۹۲۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ لِقْدُومِهِ فَرَحًا بِذَلِكَ لَعِبُوا بِحَرَابِهِمْ.

۴۹۲۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو حبشی لوگوں نے آپ کی آمد کی خوشی میں اپنے نیزوں کے ساتھ (جنگی فن کا) مظاہرہ کیا تھا۔

🌞 فائدہ: عید اور دیگر شادمانی کے مواقع پر جنگی کرتبوں وغیرہ کا اظہار کرنا اور اشعار پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ شرعی حدود میں ہوں۔

(المعجم ۵۲) - باب كَرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ وَالرَّزْمِ (التحفة ۶۰)

باب: ۵۲۔ گانے اور آلات موسیقی کی کراہت کا بیان

۴۹۲۳۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۶۱/۳ عن عبد الرزاق به، وهو في المصنف له، ح: ۱۹۷۲۳.

- کتاب الأدب -

آلات موسیقی سے متعلق احکام و مسائل

۴۹۲۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ
مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى،
بْنِ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ مِرْمَارًا قَالَ:
رَضَعَ إِصْبَعِيهِ عَلَى أُذُنِيهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيقِ
قَالَ لِي: يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قَالَ:
لَيْسَ، لَا، قَالَ: فَرَفَعَ إِصْبَعِيهِ مِنْ أُذُنِيهِ
قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَمِعَ مِثْلَ
ذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا.

۴۹۲۴- جناب نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی
انگلیاں اپنے کانوں پر رکھ لیں اور راستے سے دور چلے
گئے۔ اور پھر مجھ سے پوچھا: اے نافع! کیا بھلا کچھ سن
رہے ہو؟ میں نے کہا: نہیں! تو انہوں نے اپنی انگلیاں
اپنے کانوں سے اٹھا لیں اور کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ
کے ساتھ تھا تو آپ نے اس طرح کی آواز سنی تو آپ
نے ایسے ہی کیا تھا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ. امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث منکر (ضعیف) ہے۔

فائدہ: امام ابوداؤد کا قول صحیح نہیں ہے یہ روایت حسن اور بقول علامہ البانی رحمہ اللہ صحیح ہے اور دیگر احادیث سے
ثابت ہے کہ [لَهُوَ الْحَدِيثُ] سے مراد آلات موسیقی ہیں جن کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ اور بالخصوص اللہ اور اس کے
رسول ﷺ کے نام کو طبع کی تھاپ پر بجانا ان کی انتہائی توہین ہے اور موسیقی کی تمام لغویات حرام ہیں سوائے دف کے۔

۴۹۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ:
خَبَرَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُطْعِمُ بْنُ الْمُقَدَّامِ
لَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ: كُنْتُ رَدَفَ ابْنِ
مَرْ، إِذْ مَرَّ بِرَاعٍ يَزْمُرُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۴۹۲۵- (مذکورہ بالا روایت کے سلسلے میں) جناب
نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ
سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ ان کا گزر ایک
چرواہے کے پاس سے ہوا جو بانسری بجا رہا تھا۔ اور
مذکورہ بالا حدیث کی مانند ذکر کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أُدْخِلَ بَيْنَ مُطْعِمٍ وَنَافِعٍ:
سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مطعم (بن مقدام) اور
نافع کے درمیان سلیمان بن موسیٰ کا واسطہ بڑھا دیا گیا ہے۔

۴۹۲۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۸/۲ عن الوليد بن مسلم به، وتابعه مغلد بن يزيد عنده،
صححه ابن حبان، ح: ۲۰۱۳، وانظر الحديث الآتي.

۴۹۲۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الطبراني في الصغير: ۱۳/۱ من حديث محمود بن خالد به.



۴۰- کتاب الادب

ہجروں سے متعلق احکام و مسائل

۴۹۲۶- جناب میمون بن مہران نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ انہوں نے ایک بانسری والے کی آواز سنی۔ اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند ذکر کیا۔

۴۹۲۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنْ مَيْمُونٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ، فَسَمِعَ صَوْتَ زَاوِرٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت سب سے زیادہ منکر (ضعیف) ہے۔

قال أبو داود: وَهَذَا أَنْكَرُهَا.

۴۹۲۷- سلام بن مسکین ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں جو جناب ابو وائل رحمہ اللہ کے ساتھ ایک ویسے میں حاضر تھا۔ پس وہ لوگ آپس میں کھیلنے کھلانے اور گانے لگے تو جناب ابو وائل رحمہ اللہ نے اپنی کمر سے اپنا کپڑا کھولا اور کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔“

۴۹۲۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَامٌ بْنُ مَسْكِينٍ عَنْ شَيْخٍ شَهِدَ أَبَا وَائِلٍ فِي وَلِيْمَةٍ، فَجَعَلُوا يَلْعَبُونَ، يَتَلَعَّبُونَ يُغَنُّونَ فَحَلَّ أَبُو وَائِلٍ حُبُوتَهُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْغِنَاءَ يُبْنِي النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ».

🌞 فائدہ: یہ روایت مرفوعاً صحیح نہیں ہے۔ البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کا قول (موقوف) صحیح ہے۔ انہوں نے کہا: ”گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو آگاتا ہے۔“ (فوائد امام ابن القیم رحمہ اللہ۔ اغاثۃ اللہفان)

باب: ۵۳- ہجروں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۵۳) - باب الْحُكْمِ فِي الْمُخْتَلِثِينَ (التحفة ۶۱)

۴۹۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۴۹۲۸- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۴۹۲۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۲۲۲/۱۰ من حديث أبي داود به * ميمون هو ابن مهران، وأبو المليلح هو الحسن بن عمر الرقي.

۴۹۲۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۲۳/۱۰ من حديث سلام بن مسكين به، * شيخ مجهول.

۴۹۲۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الدارقطني: ۵۵، ۵۴/۲ من حديث أبي أسامة به، وقال: "أبو هاشم وأبو يسار مجهولان، ولا يثبت الحديث" (علل ابن الجوزي، ح: ۱۲۵۷)، وقال الذهبي في الميزان "إسناده مغلط لمنكر" وأما النهي عن قتل الصلین فصحيح، انظر المشكوة، ح: ۳۳۶۵ (بتحقيقي).

۴- کتاب الأدب

ہجڑوں سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ کے پاس ایک ہجڑا لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا: ”اسے کیا ہے؟“ بتایا گیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے۔ تو آپ نے حکم دیا اور اسے مقام تنقیع کی طرف نکال باہر کر دیا گیا۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔“

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّى بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرَجَلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا بَالُ هَذَا؟» فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ، فَأَمَرَ بِهِ فَنُقِيَ إِلَى النَّقِيعِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: «إِنِّي نُهَيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ».

ابو اسامہ کہتے ہیں کہ تنقیع (نون کے ساتھ) مدینہ سے ایک جانب ایک جگہ کا نام ہے جو تنقیع سے الگ ہے۔

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: وَالنَّقِيعُ نَاحِيَةٌ عَنِ الْمَدِينَةِ وَلَيْسَ بِالنَّقِيعِ.

🌞 فائدہ: اس روایت کی صحت وضعف میں اختلاف ہے۔ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والا اس قابل نہیں کہ مدینہ منورہ کے اندر رہ سکے۔ صحابہ نے اس وجہ سے اجازت چاہی تھی کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ مگر آپ ﷺ نے اجازت نہیں دی۔ اور مسلمانوں اور مومنوں کو نمازی کے لقب سے ذکر کیا کہ یہی ان کا امتیازی وصف ہے۔ اور ہجڑے بھی اسلام اور احکام اسلام کے اسی طرح مکلف ہیں جس طرح دوسرے مرد اور عورتیں۔

۴۹۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا مُخَنَّثٌ وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِيهَا: إِنَّ يَفْعَحَ اللَّهُ الطَّائِفَ غَدًا ذَلَّتْكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَخْرِجُوهُمْ»

۴۹۲۹- ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور دیکھا کہ ان کے ہاں ایک ہجڑا ہے اور وہ ان (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کے بھائی عبد اللہ سے کہہ رہا ہے کہ اگر کل اللہ تمہیں طائف فتح کرا دے تو میں تمہیں ایک عورت کے متعلق بتاؤں گا جو چار سے آتی اور آٹھ سے لوٹی ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔“

۴۹۲۹- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب منع المخنث من الدخول على النساء الأجانب، ح: ۲۱۸۰ عن أبي بكر بن أبي شيبة، وهذا في المصنف: ۶۳/۹، والبخاري، النكاح، باب ما ينهى من دخول المتشبهين بالنساء على المرأة، ح: ۵۲۳۵ من حديث هشام بن عروة به.



۴۰- کتاب الأدب

مِنْ بَيُوتِكُمْ».

کھلونوں اور گڑیوں سے متعلق احکام و مسائل

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ تھا کہ عورت کے پیٹ پر (فرہ اندام ہونے کی وجہ سے) چار بل پڑتے ہیں۔ (عورت کے پیٹ پر سامنے کی جانب سے چار بل اور جب پشت پھیرے تو پہلوؤں کی جانب سے یہی بل چار چار ہو کر آٹھ بن جاتے ہیں تو عرب میں عورت کا اس انداز سے فرہ اندام ہونا حسن سمجھا جاتا ہے۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْمَرْأَةُ كَانَ لَهَا أَرْبَعُ عُنَيْنٍ فِي بَطْنِهَا.

🌞 فائدہ: فسادی مزاج افراد کو گھروں میں آنے جانے کا موقع دینا معاشرے میں فساد بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ اس لیے اپنے گھروں کو ان سے پاک صاف رکھنا ضروری ہے۔ تو موجودہ دور کے ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، ٹی وی، کیبل، نیز عریاں تصاویر والے اخبارات، رسالے کبھی اسی ضمن میں آتے ہیں اور فی الواقع ان چیزوں کے ناگفتہ بہ اثرات بھی ہمارے گھروں اور ماحول میں نمایاں ہیں۔ والی اللہ المشتکی۔ ان سے چھٹکارا حاصل کرنا واجب ہے۔



۴۹۳۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ: «وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ بَيُوتِكُمْ وَأَخْرِجُوا فُلَانًا وَفُلَانًا يَغْنِي الْمُخَنَّثِينَ».

۴۹۳۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بیچرے بننے والے مردوں اور مردانہ انداز اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا: ”انہیں اپنے گھروں سے نکال باہر کرو اور فلاں فلاں بیچرے کو باہر نکال دو۔“

باب ۵۴- گڑیوں سے کھیلنے کا بیان

(المعجم ۵۴) - باب اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ

(التحفة ۶۲)

۴۹۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

۴۹۳۱- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ تو بسا اوقات

۴۹۳۰- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب نفى أهل المعاصي والمخثنين، ح: ۶۸۴۴ عن مسلم بن إبراهيم به.

۴۹۳۱- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب الانبساط إلى الناس، ح: ۶۱۳۰، ومسلم، فضائل الصحابة،

باب في فضائل عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، ح: ۲۴۴۰ من حديث هشام بن عروة به.

کھلونوں اور گڑیوں سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ تشریف لے آتے اور میرے ہاں (محلے کی) بچیاں ہوتیں۔ جب آپ تشریف لاتے تو وہ چلی جاتیں اور جب آپ چلے جاتے تو وہ آ جایا کرتی تھیں۔

قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي الْجَوَارِي فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ.

۴۹۳۲- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک یا خیبر سے واپس تشریف لائے تو میرے طاقے کے آگے پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی تو اس نے پردے کی ایک جانب اٹھا دی تب سامنے میرے کھلونے اور گڑیاں نظر آئے۔ آپ نے پوچھا: ”عائشہ یہ کیا ہے؟“ میں نے کہا: یہ میری گڑیاں ہیں۔ آپ نے ان میں کپڑے کا ایک گھوڑا بھی دیکھا جس کے دو پر تھے۔ آپ نے پوچھا: ”میں ان کے درمیان یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟“ میں نے کہا: یہ گھوڑا ہے۔ آپ نے پوچھا: ”اور اس کے اوپر کیا ہے؟“ میں نے کہا: اس کے دو پر ہیں۔ آپ نے کہا: ”کیا گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں؟“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے سنا نہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے پر تھے؟ کہتی ہیں: چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس قدر بنے کہ میں نے آپ کی ڈاڑھیں دیکھیں۔

۴۹۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ:

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ خَيْبَرَ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ، فَهَبَّتِ الرِّيحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لَعِبَ، فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟» قَالَتْ: بَنَاتِي، وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: «مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسَطَهُنَّ؟» قَالَتْ: فَرَسٌ، قَالَ: «وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ؟» قُلْتُ: جَنَاحَانِ، قَالَ: «فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟» قَالَتْ: أَمْأَ سَمِعْتُ أَنَّ لِسَلِيمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① بچوں اور بچیوں کو نہ صرف اجازت ہے بلکہ ان کا فطری حق ہے کہ انہیں کھیلنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ مگر واجب ہے کہ ان کی تفریحات شرعی مزاج سے ہم آہنگ ہوں۔ ② بچیاں اگر اپنے طور پر ہاتھ سے گڑیاں گڈے وغیرہ بنائیں تو جائز ہیں۔ اور یہ ان ممنوعہ تصاویر میں شامل نہیں جن کا بنانا یا رکھنا ناجائز ہو۔ تاہم خیال رہے کہ موجودہ دور میں ان کھلونوں کی جو ترقی یافتہ جدید صورت ہے کہ پلاسٹک، کپڑے اور پتھر وغیرہ سے بنے بالکل

۴۰- کتاب الأدب

جھولے کا بیان

نقل مطابق اصل ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں رائج یہی ہے کہ یہ جائز نہیں۔ جبکہ کچھ گھروں میں ان کو بطور آرائش نمایاں کر کے رکھا جاتا ہے جس کی کسی طرح اجازت نہیں دی جاسکتی۔

باب: ۵۵- جھولے کا بیان

(المعجم ۵۵) - بَابُ: فِي الْأَرْجُوحةِ

(التحفة ۶۳)

۴۹۳۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

۴۹۳۳- ۴۹۳۳- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی تو میری عمر سات سال یا چھ سال تھی۔ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو چند عورتیں آئیں..... بشر بن خالد کے الفاظ ہیں: (میری والدہ) ام رومان آئیں..... جبکہ میں ایک جھولے پر تھی اور وہ مجھے لے گئیں۔ مجھے تیار کیا، بنایا سنوارا اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں بھیج دیا گیا۔ میری رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال تھی۔ (میری والدہ نے) مجھے دروازے پر کھڑا کر دیا تو میں نے کہا: [ہیہ، ہیہ] یعنی انکار کرنے کی آواز۔

۴۹۳۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، ح: وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَنِي وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ أَوْ سِتٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْتُ نِسْوَةً - وَقَالَ بِشْرٌ: فَأَتَنِي أُمُّ رُومَانَ - وَأَنَا عَلَى أَرْجُوحةٍ فَلَذَبَنِي بِي وَهَيَّأَنِي وَصَنَعَنِي فَأَتَى بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةُ تِسْعٍ فَوَقَفْتُ بِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ: هِيَ هِيَ.



امام ابوداؤد رحمہ اللہ اس کی وضاحت میں کہتے ہیں: یعنی میں نے لمبا (ٹھنڈا) سانس لیا اور مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا گیا تو وہاں انصار کی کچھ عورتیں تھیں۔ انہوں نے دعائے خیر و برکت کے ساتھ میرا استقبال کیا۔ حماد اور ابواسامہ کی روایت ایک دوسرے میں مل گئی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَيُّ تَنَفَّسْتُ، فَأَدْخَلْتُ بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي الْآخَرِ.

۴۹۳۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ:

۴۹۳۴- جناب ابواسامہ نے مذکورہ بالا حدیث کے مثل روایت کیا اور کہا: اللہ کرے تیری قسمت اچھی

۴۹۳۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ مِثْلَهُ قَالَ: عَلَى خَيْرٍ طَائِرٍ،

۴۹۳۳ - تخریج: أخرجه مسلم، النكاح، باب جواز تزويج الأب البكر الصغيرة، ح: ۱۴۲۲ من حديث أبي أسامة، والبخاري، مناقب الأنصار، باب تزويج النبي ﷺ عائشة وقدمها المدينة وبنائه بها، ح: ۳۸۹۴ من حديث هشام بن عروة به.

۴۹۳۴- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

ہو۔ اور مجھے ان عورتوں کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے میرا سر دھویا اور مجھے بنایا سنوارا۔ اور میں اس وقت ڈری گئی جب دن چڑھے رسول اللہ ﷺ میرے سامنے ہوئے تو انہوں نے مجھے آپ کے حوالے کر دیا۔

فَسَلَّمْتَنِي إِلَيْهِنَّ فَعَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنِي، فَلَمْ يَرْغُبْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضُحَى فَأَسَلَّمْتَنِي إِلَيْهِ.

۴۹۳۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جَاءَنِي نِسْوَةٌ وَأَنَا أَلْعَبُ عَلَى أَرْجُوْحَةٍ، وَأَنَا مُجَمَّمَةٌ فَذَهَبَنِي بِي فَهَيَّأَنِي وَصَنَعَنِي ثُمَّ أَتَيْنِ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ.

۴۹۳۶- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِإِسْنَادِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ: وَأَنَا عَلَى الْأَرْجُوْحَةِ وَمَعِيَ صَوَاحِبَاتِي، فَأَدْخَلْتَنِي يَتِيًّا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكََةِ.

۴۹۳۷- حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَتَزَلَّنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ

۴۹۳۷- حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَتَزَلَّنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ

۴۹۳۷- حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَتَزَلَّنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ

۴۹۳۷- حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَتَزَلَّنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ

۴۹۳۵- تخریج: [إسناده صحيح] انظر الحديثين السابقين.

۴۹۳۶- تخریج: [صحيح] تقدم، ح: ۲۱۲۱، وانظر، ح: ۴۹۳۳ والحديثين اللذين بعده.

۴۹۳۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۶/ ۲۱۰ من حديث محمد بن عمرو الليثي به.

۴۰۔ کتاب الأدب

نرد (چوسر) کیرم بورڈ اور لڈو وغیرہ کھیلنے سے متعلق احکام و مسائل

الْخَزْرَجُ، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ! إِنِّي لَعَلِّي أَرْجُو حَيَّةَ بَيْنَ عَذَقَيْنِ فَجَاءَتْنِي أُمِّي فَأَنْزَلَتْنِي وَوَلِي جُمَيْمَةَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

اس سے اتارا اور میرے بال چھوٹے چھوٹے تھے۔ اور پوری حدیث بیان کی۔

🌞 فائدہ: آج کل کے بعض جدید مفکرین اور بزم خویش نفیس مزاج مجددین کو ان احادیث اور صغریٰ (چھوٹی عمر) کے اس نکاح اور شادی پر بہت اعتراض ہے۔ وہ مختلف انداز سے اس کا انکار کرتے ہیں، حالانکہ اس انکار کی کوئی حقیقی وجہ نہیں ہے۔ ان لوگوں کو چاہیے کہ طبی، معاشرتی، علاقائی اور جغرافیائی احوال و ظروف کا دقیق نظری سے مطالعہ کریں تو واضح ہوگا کہ بعض احوال اور بعض علاقوں میں اس عمر کی لڑکیوں کا بالغ ہو جانا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے اور پھر عائلی زندگی کے فطری مراحل سے گزرنا ان کے لیے کوئی انہونی بات نہیں ہوتی۔ اس واقعہ میں بالخصوص یہ بات پیش نظر رہے کہ یہ نکاح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے ہاں مزید قربت و شرف دینے کے لیے عمل میں لایا گیا تھا۔ تاکہ انہیں رسول اللہ ﷺ کے ہاں وقت بے وقت آنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ اور ان کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رابطہ و ضبط مزید گہرا ہو جائے۔ اور پھر اس نکاح کی بنیاد وہ خواب تھے جو تواتر کے ساتھ نبی ﷺ کو دکھائے گئے تھے۔ یہ خواب اس بات کی طرف اشارہ تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی ﷺ کے ساتھ مقدر کر دیا گیا ہے۔ یہ احادیث صحیح اور یہ واقعہ تاریخی، شرعی اور فقہی اعتبار سے بالکل صحیح اور عین حق ہے اس کا انکار درحقیقت انکار حدیث کا زینہ ہے۔



باب: ۵۶۔ نرد (چوسر) کھیلنا ناجائز ہے (المعجم ۵۶) - بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنِ

اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ (التحفة ۶۴)

۴۹۳۸۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چوسر کھیلے اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

۴۹۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① [نرد] کا ترجمہ [لُعْبَةُ الطَّاوَلَةِ] کیا گیا ہے یعنی لکڑی کے تختے پر کھیل، جس سے چوسر کیرم بورڈ اور لڈو وغیرہ کی قسم کے کھیل مراد ہو سکتے ہیں۔ ② ہمارے فاضل محقق مذکورہ روایت کی تحقیق کرتے

۴۹۳۸۔ [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب اللعب بالنرد، ح: ۳۷۶۲ من حديث سعيد بن أبي هند به، وهو ثقة أرسل عن أبي موسى فالسند ضعيف، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۵۸/۲، وحديث مسلم، ح: ۲۲۶۰ يغني عنه.

ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ روایت سنداً ضعیف ہے، لیکن صحیح مسلم کی حدیث نمبر: ۲۲۶۰ اس روایت سے کفایت کرتی ہے لہذا معلوم ہوا کہ یہ روایت معناً قابلِ حجت ہے، نیز شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مذکورہ بالا روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۴۹۳۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالْتَّرْدِشِيرِ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ».

۴۹۳۹- جناب سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تَرْدِشیر (چوسر) کھیلا گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون سے آلودہ کیا۔“

 فوائد و مسائل: ① ایسے کھیل جو وقت اور سرمائے کے ضیاع کا باعث ہوں قطعاً ناجائز ہیں۔ کھیل کا اصل مقصد ذہنی راحت اور جسمانی ورزش ہوتا ہے۔ اگر جائز کھیلوں میں بھی وقت ضائع ہوتا ہو تو وہ ناجائز ہو جائیں گے۔ ② ان صحیح احادیث اور مذکورہ اصول کی رو سے کرکٹ جیسے کھیل کی قطعاً کوئی اجازت نہیں۔ اور شرعاً یہ ناجائز کھیل ہے، کیونکہ اس کھیل میں جس طرح ”بے دردی“ سے بے شمار لوگوں کا وقت ضائع ہوتا اور کیا جاتا ہے اس کی مثال کسی اور کھیل میں نہیں ملتی۔ مزید براں کرکٹ وغیرہ جیسے کھیل میں نماز روزے کی کوئی پروا ہوتی ہے نہ کسی اور دینی و دنیوی کام کا خیال۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کھیل بین الاقوامی سطح پر جوئے جیسی بدترین لعنت اور کبیرہ گناہ کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ بن چکا ہے۔ قومی اور ملکی سطح پر اس کے نقصانات اور مضر اثرات بے پناہ ہیں اور ان کے مقابلے میں فائدہ کچھ بھی نہیں۔ ایسا کھیل کھیلنا اور اس کی حوصلہ افزائی کرنا تو دور کی بات ایک بندہ رحمن کی شان یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ایسے لغو اور بے فائدہ ”کام“ کی طرف دیکھنے کا بھی روادار نہیں ہوتا بلکہ وہاں سے شرافت سے گزر جاتا ہے۔ قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ (الفرقان: ۷۲) ”رحمن کے بندے جب کسی لغو (دینی اور دنیوی اعتبار سے بے فائدہ) چیز سے گزرتے ہیں تو باعزت طور پر گزر جاتے ہیں۔“ ایسی خوبصورت اور حساس شریعت اور ایسا پاکیزہ دین جس میں ”چوسر“ کھیلنے کی اجازت نہیں ہے اس دین فطرت میں کرکٹ جیسے کھیل کی اجازت کس طرح ہو سکتی ہے؟ فتنہ کرواؤ تذبذب کرواؤ الالباب۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۵۷) - بَابُ فِي اللَّعِبِ

باب: ۵۷- کبوتر بازی کا بیان

بِالْحَمَامِ (التحفة ۶۵)

۴۹۴۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۴۹۳۹- تخریج: أخرجه مسلم، الشعر، باب تحريم اللعب بالتردشير، ح: ۲۲۶۰ من حديث سفیان الثوري به.

۴۹۴۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب اللعب بالحمام، ح: ۳۷۶۵ من حديث حماد بن

سلمة به.

۴۰- کتاب الادب

رحمت و شفقت کرنے کا بیان

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً».

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ کبوتری کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”شیطان شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔“

🌞 فائدہ: کبوتر بازی، بٹیر بازی، مرغ لڑانا وغیرہ سب ناجائز مشاغل ہیں ہاں اگر بطور تجارت یا زینت گھر میں رکھے ہوں تو جائز ہے۔

(المعجم ۵۸) - بَابُ: فِي الرَّحْمَةِ
(التحفة ۶۶)

باب: ۵۸- رحمت و شفقت کرنے کا بیان

۴۹۴۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، عَنْ أَبِي قَابُوسَ مَوْلَى لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: «الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمَكُم مِّنْ فِي السَّمَاءِ» لَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ: مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو، وَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ.

۴۹۴۱- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ”رحم کرنے والوں پر رحمن رحم فرمائے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔“ مسدد نے (سند میں وارد ”ابوقابوس“ کے متعلق) یہ نہیں کہا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا مولیٰ تھا۔ نیز بوضاحت کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔

۴۹۴۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ - قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: أَقُولُهُ

۴۹۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس حجرے والے یعنی حضرت ابوالقاسم صادق و صدوق رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”کسی بد بخت سے ہی رحمت چھینی جاتی ہے۔“

۴۹۴۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البروالصلة، باب ماجاء في رحمة الناس، ح: ۱۹۲۴ من حديث سُفْيَانِ بْنِ عِينَةَ بِهِ، وَصَرَحَ بِالسَّمَاعِ، وَقَالَ الترمذي: "حسن صحيح"، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۳۳۸/۸، وصححه الحاكم: ۱۵۹/۴، ووافقه الذهبي.

۴۹۴۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البروالصلة، باب ماجاء في رحمة الناس، ح: ۱۹۲۳ من حديث شعبة به.



حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ؟ فَقَالَ: إِذَا قَرَأْتَهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهِ، ثُمَّ اتَّفَقَا - : عَنْ أَبِي عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَاحِبَ هَذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُولُ: «لَا تُنْزِعُ الرَّحْمَةَ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ».

☀ فائدہ: ① رسول اللہ ﷺ کا وصف ”صادق و مصدوق“ یوں ہے کہ آپ اپنے قول و فعل اور خبر میں صادق (سچے) تھے۔ اور اللہ اس کے فرشتوں اور مومنین نے آپ ﷺ کے نبی و رسول ہونے کی تصدیق کی ہے تو اس اعتبار سے آپ ”مصدق“ ہوئے۔ ② آپ ﷺ کے رحم کا دائرہ اپنے پرانے چھوٹے بڑے زیر دست ملازمین اور حیوانوں تک کو وسیع ہے۔ صاحب ایمان کو کسی بھی موقع پر کسی کے ساتھ ظلم کا معاملہ نہیں کرنا چاہیے۔

۴۹۴۳- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں۔“

۴۹۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ ابْنِ غَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ - قَالَ ابْنُ السَّرْحِ - : عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا».

باب: ۵۹- خیر خواہی کا بیان

(المعجم ۵۹) - بَابُ: فِي النَّصِيحَةِ

(التحفة ۶۷)

۴۹۴۴- حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دین نصیحت (خلوص و خیر خواہی) کا نام ہے۔ دین نصیحت کا نام ہے۔ دین نصیحت کا نام ہے۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کس کے

۴۹۴۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الدِّينَ

۴۹۴۳- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۲/۲۲۲، والحميدي، ح: ۵۸۶ (بتحقيقي) عن سفیان بن عیینہ به، وللحديث شواهد كثيرة عند الترمذي، ح: ۱۹۲۰ وغيره.

۴۹۴۴- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة، ح: ۵۵ من حديث سهيل بن أبي صالح به.

۴۰- کتاب الادب

مسلمان کی مدد کرنے کا بیان

النَّصِيحَةُ، إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، قَالُوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟
 قَالَ: «لِلَّهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَئِمَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ، أَوْ أئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ».
 لیے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، اہل ایمان کے ائمہ و حکام اور عام مسلمانوں کے لیے۔ یا کہا کہ مسلمانوں کے ائمہ و حکام اور عام لوگوں کے لیے۔“

☀ فائدہ: اللہ کے لیے نصیحت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے رب کی عبودیت میں سرشار رہے۔ اس کی توحید کا اقرار و اظہار کرے اور شرک سے بیزار اور دور رہے۔ رسول کے لیے نصیحت یہ ہے کہ اس کی رسالت کا اقرار و اظہار اور بے میل اطاعت کرے بدعات سے بیزار اور دور رہے۔ کتاب اللہ کو اپنا دستور زندگی بنائے اور تمام مسائل اس کی روشنی میں سرانجام دینے کے لیے کوشاں رہے۔ حکام وقت کے لیے نصیحت یہ ہے کہ خیر و خوبی کے کاموں میں ان کی اطاعت کرے اور ان کا معاون بنے۔ ظلم و تعدی کی صورت میں انہیں باز رکھنے کی کوشش کرے اور ان کا معاون نہ بنے۔ لوگوں کے اندر بلا وجہ ان کی مخالفت کے جذبات نہ ابھارے اور عام مسلمانوں میں حسب مراتب دین و دنیا کے معاملات میں بھلائی سے پیش آئے یہی ان کے لیے نصیحت ہے۔



۴۹۴۵- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَأَنْ أَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، قَالَ: فَكَانَ إِذَا بَاعَ الشَّيْءَ أَوْ اشْتَرَاهُ قَالَ: «أَمَّا إِنَّ الَّذِي أَخَذْنَا مِنْكَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا آعْطَيْنَاكَ فَآخِزْ».
 ۴۹۴۵- حضرت جریر (بن عبد اللہ بجلي) ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے اور اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کرنے پر بیعت کر رکھی ہے۔ راوی نے کہا: چنانچہ وہ (حضرت جریر ؓ) جب کوئی چیز فروخت کرتے یا خرید کرتے تو کہتے: تحقیق جو چیز ہم نے تم سے لی ہے وہ ہمیں اپنی چیز سے جو ہم نے تمہیں دی ہے زیادہ پیاری ہے چنانچہ تمہیں اختیار ہے (اپنی چیز یا مال واپس لینا چاہو تو لے سکتے ہو۔)

باب: ۶۰- مسلمان کی مدد کرنے کا بیان

(المعجم ۶۰) - بَابُ: فِي الْمَعُونَةِ

لِلْمُسْلِمِ (التحفة ۶۸)

۴۹۴۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ وَهْبٍ وَعُثْمَانُ ابْنُ

۴۹۴۶- حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں نبی

۴۹۴۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، البيهقي، باب البيعة على النصيح لكل مسلم، ح: ۴۱۶۲ من حديث يونس بن عبيد به.

۴۹۴۶- تخریج: أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ح: ۲۶۹۹

۴۰- کتاب الأدب

مسلمان کی مدد کرنے کا بیان

ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان سے دنیا کا ایک دھکہ دور کیا اللہ عزوجل اس سے قیامت کے روز کا ایک دھکہ دور کرے گا۔ اور جس نے کسی مشکل میں پڑے شخص کے لیے آسانی کی اللہ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ داری کی اللہ عزوجل دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ داری کرے گا اور اللہ عزوجل اس وقت تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے۔“

أَبِي شَيْبَةَ، الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ عُثْمَانُ: وَجَرِيرُ الرَّازِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: أَخْبَرَنَا أَسْبَاطُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ - وَقَالَ وَاصِلٌ قَالَ: حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الْآخِرَةِ، وَمَنْ يَسِّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ «وَمَنْ يَسِّرَ عَلَى مُعْسِرٍ».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عثمان (بن ابی شیبہ) نے ابو معاویہ سے یہ جملہ روایت نہیں کیا: ”جس نے کسی مشکل میں پڑے شخص کے لیے آسانی کی.....“

🌟 فائدہ: اس حدیث سے وہ معروف ضابطہ ثابت ہوتا ہے کہ بندے کو جزا ہمیشہ اسی طرح کی ملتی ہے جیسا اس نے عمل کیا ہو یعنی ”جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔“

۴۹۴۷- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تمہارے

نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”ہر نیکی صدقہ ہے۔“

۴۹۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ، عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ: «كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ».

❖ من حديث الأعمش به، وصرح بالسماع، وهو في مصنف أبي بكر بن أبي شيبة: ۸۵/۹، ورواه الترمذي، ح: ۱۹۳۰ من حديث أسباط بن محمد به.

۴۹۴۷- تخریج: أخرجه مسلم، الزکوة، باب بیان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ح: ۱۰۰۵ من حديث أبي مالك به.

۴۰۔ کتاب الادب غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

☀ فائدہ: صدقے کا مفہوم صرف مال ہی سے متعلق نہیں بلکہ ہر چھوٹی بڑی نیکی صدقہ ہے۔

(المعجم ۶۱) - باب: فی تغییر الأسماء (التحفة ۶۹)
باب: ۶۱۔ (غلط) نام بدل دینے کا بیان

۴۹۴۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكْرِيَّا، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ».

۳۹۴۸۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ قیامت کے دن اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے۔ چنانچہ اپنے نام اچھے اچھے رکھا کرو۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: ابْنُ أَبِي زَكْرِيَّا لَمْ يُدْرِكْ أَبَا الدَّرْدَاءِ.

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن ابو زکریا نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

۴۹۴۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَبَادٍ سَبْلَانُ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ».

۳۹۴۹۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب ناموں میں سے عبد اللہ اور عبد الرحمن اللہ عز و جل کو بہت ہی پیارے ہیں۔“

۴۹۵۰۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِفِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي

۳۹۵۰۔ حضرت ابو وہب شمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے..... وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء کے نام رکھا

۴۹۴۸۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه عبد بن حميد، ح: ۲۱۳ عن عمرو بن عون، وأحمد: ۱۹۴/۵ من حديث هشيم به، والعللة ظاهرة.

۴۹۴۹۔ تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم... الخ، ح: ۲۱۳۲ عن إبراهيم بن زياده.

۴۹۵۰۔ تخریج: [إسناده ضعيف] تقدم، ح: ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۵۳، وأخرجه النسائي، الخيل، باب ما يستحب من شية الخيل، ح: ۳۵۹۵ من حديث هشام بن سعيد به، ولبعض الحديث شواهد.



۴۔ کتاب الادب

غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

عَقِيلُ بْنُ شَيْبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَشْمِيِّ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحْبَبُ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَامٌ، وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَامْرَأَةٌ».

کرو اور اللہ کو سب ناموں میں زیادہ محبوب عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔ سب سے بڑھ کر واقعیت سے قریب یہ نام ہیں حارث (کھیتی باڑی کرنے والا) اور ہمام (رنج و فکر میں پڑا ہوا) اور یہ نام سب سے برے ہیں حرب (لڑاکا) اور مَرَّہ (کڑوا)۔

🌞 فوائد و مسائل: ① ”عبد اللہ اور عبد الرحمن“ جیسے ناموں میں اللہ عز وجل کی طرف بندگی کی نسبت اور اس کا اظہار ہے تو سعادت ہے اس بندے کے لیے جسے اچھے بیٹھے موقع بموقع اس عالی نسبت سے پکارا جائے۔ اس کے بالمقابل انسانوں میں کون ہوگا جسے اسباب رزق کی فکر نہ ہو یا کسی طرح کے رنج و الم سے محفوظ ہو؟ اس لیے ”حارث“ اور ہمام“ ایسے نام ہیں جو حقیقت سے قریب تر ہیں۔ نیز بقول بعض نام کا اپنے کسی پر کچھ معنوی اثر بھی ہوتا ہے اس لیے اچھے نام رکھنے چاہئیں۔ حرب (لڑاکا) اور مَرَّہ (کڑوا) بہت برے نام ہیں لہذا ان سے بچنا چاہیے۔ ② مذکورہ روایت کی تحقیق کی بابت ہمارے فاضل محقق لکھتے ہیں کہ یہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اس کے شواہد ہیں۔ لیکن ان شواہد کی تفصیل ذکر نہیں کی وہ شواہد کس درجے کے ہیں..... مذکورہ بالا روایت کے الفاظ: [احب الاسماء..... عبد اللہ و عبد الرحمن] صحیح مسلم (حدیث: ۲۱۳۲) اور سنن ابوداؤد (حدیث: ۴۹۴۹) میں صحیح سند سے مروی ہیں جنہیں خود انہوں نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ نیز روایت کے باقی الفاظ: [أصدقها حارث و همام.....] کے بھی شواہد ملتے ہیں جنہیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ روایت [تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ] کے الفاظ کے سوا صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه، حدیث: ۹۰۴)

۴۹۵۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: ۴۹۵۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب (میرے سوتیلے بھائی) عبد اللہ بن ابوطحہ کی ولادت ہوئی تو میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ جب کہ نبی ﷺ ایک عبا پہنے اپنے اونٹ کو گندھک لگا رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تمہارے پاس کھجور ہے؟“ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ اور میں نے آپ کو کئی کھجوریں پیش کیں۔ آپ نے انہیں اپنے منہ میں ڈال کر چبایا پھر

۴۹۵۱- حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: ذَهَبَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وُلِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ، قَالَ: «هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَنَاوَلْتُهُ تَمْرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكِهْنَّ ثُمَّ فَعَرَ فَاَهُ

۴۹۵۱- تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب استحباب تحنیک المولود عند ولادته... الخ، ح: ۲۱۴۴/۲۲ من حدیث حماد بن سلمة به.

۴۰۔ کتاب الأدب

غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

فَأَوْجَرَهُنَّ إِيَّاهُ، فَجَعَلَ الصَّبِيَّ يَتَلَمَّظُ، بَنِيَّ كَامَنَهُ كَهُولُ كَرَانِيَسِ اس کے منہ میں ڈال دیا تو وہ اپنی زبان چلانے لگا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”انصار یوں کی کھجور سے محبت! (یعنی دیکھو نو مولود بھی کس چاہت سے کھا رہا ہے۔“ اور آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① نو مولود کو صالح افراد سے گھٹی دلوانے کا اہتمام کرنا مستحب ہے اور اس کے لیے کھجور ایک اچھی شے ہے۔ ② ساتویں دن سے پہلے بھی نام رکھا جاسکتا ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ اپنا کام کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کیا کرتے تھے۔

(المعجم ۶۲) - بَابُ: فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمِ الْقَبِيحِ (التحفة ۷۰)

۴۹۵۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ مُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: «أَنْتِ جَمِيلَةٌ».

۳۹۵۲- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ”عاصیہ“ نام بدل دیا اور فرمایا: ”تو جمیلہ (خوبصورت) ہے۔“

🌞 فائدہ: عرب لوگ ”عاص اور عاصیہ“ نام رکھتے تھے۔ ان کی مراد ہوتی تھی ظلم و زیادتی اور برائی سے انکار کرنے والا کرنے والی۔ مگر اس میں ”عصیان“ (نافرمانی) کا مفہوم بھی ہے۔ اس لیے اس نام کو بدل دیا گیا۔

۴۹۵۳- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ سَأَلَتْهُ: مَا سَمَّيْتَ ابْنَتَكَ؟ قَالَ: سَمَّيْتُهَا بَرَّةً، فَقَالَتْ:

۳۹۵۳- جناب محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے اپنی بیٹی کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے بتایا کہ ”برہ“ (نیک صالحہ) تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس نام سے منع فرمایا ہے۔ میرا نام ”برہ“ رکھا گیا تھا

۴۹۵۲- تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن... الخ، ج: ۲۱۳۹ عن أحمد به، وهو في المسند: ۱۸/۲.

۴۹۵۳- تخریج: [صحیح] * محمد بن إسحاق صرح بالسماع عند البخاري في الأدب المفرد، ج: ۸۲۱، وتابعه الوليد بن كثير عند مسلم، ج: ۲۱۴۲، ورواه من حديث الليث بن سعد به، ولم يذكر محمد بن إسحاق في نسخنا من صحيح مسلم، ولعله سقط كما يدل عليه تصريح المزي في الأطراف، ج: ۱۵۸۸۴، والله أعلم.



إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الْأِسْمِ، تُوْنِي ﷺ نے فرمایا: ”اپنے آپ کو اپنے منہ سے نیک سُمِيتُ بَرَّةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ، اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ»، کو خوب جانتا ہے۔“ پوچھا گیا: ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ فَقَالَ: مَا تُسَمِّيْهَا؟ قَالَ: «سَمَوْهَا زَيْنَبٌ». آپ نے فرمایا: ”زینب نام رکھو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اپنے منہ میاں مٹھوینا، یعنی خود ہی اپنی مدح سرائی کرنا بہت برا ہے۔ اور اس میں ایسے نام بھی شامل ہیں جن میں مبالغہ پایا جاتا ہو۔ ② زینب کے معانی میں بیان کیا جاتا ہے کہ ”موٹے خرگوش یا حسین منظر یا اچھی خوشبو والے درخت کو زینب کہتے ہیں۔“ یا بعض نے اسے [زین اب] ”باپ کے لیے زینت“ سے مرکب بتایا ہے۔ (عون المعبود)

۴۹۵۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنِي بِشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أُسَامَةَ بْنِ أَخْدَرِيٍّ: أَنَّ رَجُلًا يَقَالُ لَهُ: أَصْرَمَ كَانَ فِي النَّعْرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: أَنَا أَصْرَمُ، قَالَ: «بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ».

۴۹۵۴- حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”اصرم“ نامی ایک شخص اس وفد میں شامل تھا جو نبی ﷺ کے ہاں آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا: ”تمہارا نام کیا ہے؟“ اس نے کہا ”میں اصرم (کاسٹے والا) ہوں آپ نے فرمایا: ”بلکہ تم زُرْعہ ہو“ (یعنی بونے اور کاشت کرنے والا)

۴۹۵۵- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْمُقَدَّامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ هَانِيٍّ: أَنَّهُ لَمَّا وَقَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يُكْتَوْنُهُ بِأَبِي الْحَكَمِ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تُكْنَى أَبَا الْحَكَمِ؟» فَقَالَ: إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي

۴۹۵۵- حضرت ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اپنی قوم کا وفد لے کر رسول اللہ ﷺ کے ہاں گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو سنا وہ اسے ”ابو الحکم“ کی کنیت سے پکارتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ”حکم“ (فیصلہ کرنے والا) اللہ ہی ہے (یہ اسی کا نام ہے) اور تمام فیصلے اسی کی طرف ہیں۔ تمہیں یہ کنیت ”ابو الحکم“ کیونکر دی گئی ہے؟“

۴۹۵۴- [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۱/ ۱۹۶، ح: ۵۲۳ من حديث مسدد به، وصححه الحاكم: ۴/ ۲۷۴، ووافقه الذهبي.

۴۹۵۵- [إسناده حسن] أخرجه النسائي، آداب القضاة، باب: إذا حكموا رجلاً فضى بينهم، ح: ۵۳۸۹ من حديث يزيد بن المقدم به، ورواه الحاكم: ۱/ ۲۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۳۷.

اس نے عرض کیا: بے شک میری قوم والے جب کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو میرے پاس آ جاتے ہیں اور میں ان میں فیصلہ کر دیتا ہوں اور پھر دونوں راضی ہو جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ تیرے بیٹے کون ہیں؟“ میں نے کہا: شریح مسلم اور عبد اللہ۔ آپ نے پوچھا: ”ان میں بڑا کون ہے؟“ میں نے کہا: شریح۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم ”ابو شریح“ ہو۔“

شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِي كَلَّا الْفَرِيقَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَحْسَنَ هَذَا! فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟» قَالَ: لِي شَرِيحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ. قَالَ: «فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟» قَالَ: قُلْتُ: شَرِيحٌ قَالَ: «فَأَنْتَ أَبُو شَرِيحٍ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ شریح وہی ہیں جنہوں نے قلعہ شتر کی زنجیر توڑی اور اس میں داخل ہوئے تھے۔ اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے شتر کا دروازہ توڑا تھا اور سرنگ میں سے اس کے اندر گئے تھے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: شَرِيحٌ هَذَا هُوَ الَّذِي كَسَرَ السُّلْسِلَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ دَخَلَ شَتْرَ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَبَلَّغَنِي أَنَّ شَرِيحًا كَسَرَ بَابَ شَتْرَ، وَذَلِكَ أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ سِرْبٍ.



🌞 فوائد و مسائل: ① مبالغہ آمیز نام اور کنیتیں رکھنا درست نہیں ہے اور چاہیے کہ غلط نام بدل دیے جائیں۔ ② بہتر یہ ہے کہ انسان اپنے بڑے بیٹے کے نام پر اپنی کنیت رکھے۔ ③ شتر ایران میں علاقہ خوزستان میں ایک شہر کا نام ہے اسے یا شتر بھی کہتے ہیں۔

۴۹۵۶- جناب سعید بن مسیب اپنے والد سے وہ دادا (حزن) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ”تمہارا کیا نام ہے؟“ کہا: حزن۔ (بمعنی سخت اور دشوار گزار زمین) آپ نے فرمایا: ”تم ”سہل“ ہو۔ (بمعنی نرم اور آسان۔)“ اس نے کہا: نہیں ”سہل“ کو تو روندنا جاتا اور حقیر جانا جاتا ہے۔ سعید کہتے ہیں: مجھے یقین رہا کہ ہمیں ان کے بعد کوئی سختی اور غمی لاحق ہونے والی ہے۔

۴۹۵۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: «أَنْتَ سَهْلٌ»، قَالَ: لَا، السَّهْلُ يُوطَأُ وَيُمْتَهَنُ، قَالَ سَعِيدٌ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ حُزُونَةٌ.

۴۰۔ کتاب الادب

غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عاص، عزیز، عتله، شیطان، حکم، غراب، حباب اور شہاب کے نام بدلے ہیں۔ اور شہاب کا نام ہشام رکھا۔ اور حرب کا سلم۔ مضطجع کا مبعث۔ ایک علاقے کا نام عفرہ سے بدل کر خضرہ کر دیا۔ شعب الضلالة کا شعب الہدیٰ بنوا الزنیہ کا بنو الرشدہ اور بنو مغویہ کا بنو الرشدہ کر دیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَغَيَّرَ النَّبِيُّ ﷺ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانٍ وَالْحَكَمَ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ فَسَمَّاهُ هِشَامًا، وَسَمَّى حَرْبًا: سِلْمًا وَسَمَّى الْمُضْطَجِعَ: الْمُنْبَعِثَ، وَأَرْضًا تُسَمَّى عَفْرَةَ سَمَّاهَا خَضْرَاءَ، وَشُعْبَ الضَّلَالَةِ سَمَّاهُ شُعْبَ الْهُدَى وَبَنُو الزَّنِيَّةِ سَمَّاهُمْ بَنِي الرُّشْدَةِ، وَسَمَّى بَنِي مُغَوِيَّةٍ: بَنِي رِشْدَةٍ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی سندیں اختصار کی وجہ سے چھوڑ دی ہیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلاِخْتِصَارِ.

729

فائدہ: مذکورہ بالا ناموں کے معانی یہ ہیں: ”عاص“ نا فرمانی کرنے والا، قبول نہ کرنے والا۔ ”عزیز“ عزت اور غلبہ والا، یہ اللہ عز وجل کا نام ہے۔ ”عتله“ سخت طبیعت۔ ”حکم“ عمدہ فیصلے کرنے والا۔ یہ اللہ عز وجل کا نام ہے۔ ”غراب“ کوئے کو کہتے ہیں اور اس میں دوری اور فراق کے معنی بھی ہیں۔ کونجاشیں بھی کھاتا ہے۔ ”حباب“ شیطان کا نام ہے یا سانپ کا یا اس کی ایک قسم بھی ہے۔ ”شہاب“ آگ کے شعلے کو کہتے ہیں۔ ”حرب“ لڑائی یا بہت زیادہ لڑنے والا۔ ”سلم“ سلامتی اور صلح والا۔ ”مضطجع“ لیٹنے اور سونے والا۔ ”المنبعث“ جاگنے اور اٹھنے والا۔ ”عفرہ“ بنجر زمین۔ ”خضرہ“ سرسبز و شاداب زمین۔ ”شعب الضلالة“ بھٹکا دینے والی گھاٹی۔ ”شعب الہدیٰ“ سیدھی راہ والی گھاٹی۔ ”بنو الزنیہ“ بدکاروں کی اولاد۔ ”بنو الرشدہ“ ہدایت یافتہ لوگوں کی اولاد۔ ”بنو مغویہ“ گمراہوں کی اولاد۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت میں ہے: ”حزن“ نے کہا: نہیں، میرے باپ نے جو نام رکھ دیا ہے وہ میں نہیں بدلتا۔ ابن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں: چنانچہ اس وجہ سے (کہ رسول اللہ ﷺ کی بات قبول نہیں کی گئی) ہم پر غمگینی کے اثرات نمایاں رہے ہیں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. دیکھیے: (صحیح البخاری، الادب، باب اسم الحزن، حدیث: ۶۱۹۰)

۴۹۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَغْنِي ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا ۳۹۵۷۔ جناب مسروق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے

۴۹۵۷۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الادب، باب ما يكره من الأسماء، ح: ۳۷۳۱ عن أبي بكر ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۴۷۷/۸ * مجالد ضعيف كما تقدم، ح: ۲۸۵۱.

۴۰۔ کتاب الأدب

غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے بتایا کہ مسروق بن اجدع۔ تو عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”اجدع شیطان ہے۔“

أَبُو عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ السَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوقُ ابْنُ الْأَجْدَعِ، فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ».

۳۹۵۸۔ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بچے یا غلام کا نام [یسار] ”مبارک آسان“ [رباح] ”نفع آور“ [نجیح] ”کامیاب“ [افلح] ”کامیاب“ ہرگز نہ رکھنا۔ تم پوچھو گے کیا وہ یہاں ہے؟ تو جواب ملے گا نہیں۔“ (مقصد یہ ہے کہ اس طرح بدفالی ہوگی) (حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نے کہا) یہ بس چار نام ہیں، مزید میرے ذمے نہ لگا دینا۔

۴۹۵۸۔ حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُسَمِّنَنَّ غَلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ، فَإِنَّكَ تَقُولُ: أَتَمَّ هُوَ؟ فَيَقُولُ: لَا»، إِمَّا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَرِيدَنَّ عَلَيَّ.

۳۹۵۹۔ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ہم اپنے غلاموں کے نام یہ رکھیں۔ اُفْلَح، یَسَار، رِبَاح اور رِبَاح (نفع والا)۔

۴۹۵۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَمِّيَ رَقِيقًا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ: أَفْلَحَ وَيَسَارًا وَنَافِعًا وَرَبَاحًا.

۳۹۶۰۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ

۴۹۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۹۵۸۔ تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوه، ح: ۲۱۳۷ من حديث زهير بن معاوية به.

۴۹۵۹۔ تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوه، ح: ۲۱۳۶ من حديث المعتمر به، وهو في مسند أحمد: ۱۲/۵.

۴۹۶۰۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه عبد بن حميد، ح: ۱۰۱۹ عن محمد بن عبيد به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۷۸/۸، ۴۷۹، ورواه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۸۳۳ من حديث الأعمش به، وصرح بالسماع عنده، وحديث أبي الزبير رواه مسلم، ح: ۲۱۳۸.



ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ نے چاہا میں زندہ رہا تو میں اپنی امت کو اس سے منع کروں گا کہ وہ ”نافع“ فلاح اور برکت“ نام رکھیں۔“ اعمش کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں شیخ (ابوسفیان) نے نافع کا ذکر کیا یا نہیں۔ دراصل آدمی جب آتا ہے اور پوچھتا ہے ”کیا برکت ہے؟“ تو جواب ملتا ہے نہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْهَى أُمَّتِي أَنْ يُسَمُّوا نَافِعًا وَأَفْلَحَ وَبَرَكَهَ». قَالَ الْأَعْمَشُ: وَلَا أَذْرِي أَذْكَرَ نَافِعًا أَمْ لَا، «فَإِنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ: أَنْتُمْ بَرَكَهَ، فَيَقُولُونَ: لَا».

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابو زبیر نے بواسطہ حضرت جابر رحمہ اللہ نبی ﷺ سے اس حدیث کی مانند روایت کیا ہے مگر اس میں ”برکت“ کا ذکر نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، لَمْ يَذْكُرْ: بَرَكَهَ.

فائدہ: مذکورہ بالا ناموں سے بالخصوص پرہیز کرنا چاہیے۔ اور صحیح مسلم میں ہے کہ ”آپ ﷺ بعد میں ان سے خاموش ہو رہے۔“ (صحیح مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة، وبنافع و نحوه، حدیث: ۲۱۳۸)

۴۹۶۱۔ حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”قیامت کے روز سب سے برا نام اس شخص کا ہوگا جس نے اپنا نام ”ملک الاملاک“ (شہنشاہ مہاراج) رکھا۔“

۴۹۶۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ».

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شعیب بن ابو حمزہ نے بواسطہ ابو زناد اس کی سند سے یہ روایت بیان کی تو اس میں (أَخْنَعُ اسْمٍ کی بجائے) ”أَخْنَى اسْمٍ“ (مبغوض ترین نام) کہا۔

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: أَخْنَى اسْمٍ.

۴۹۶۱۔ تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب تحريم التسمي بملك الأملاك أو بملك الملوك، ح: ۲۱۴۳ عن أحمد، وهو في المسند ۲/ ۲۴۴، والبخاري، الأدب، باب أبغض الأسماء إلى الله، ح: ۶۲۰۶ من حديث سفیان ابن عیینہ بہ .

۴۰۔ کتاب الأدب برے القاب سے پکارنے کا بیان

🌞 فائدہ: علمائے کرام نے مندرجہ بالا ترکیب سے ”قاضی القضاۃ“ کہنے کھلانے کو بھی ناجائز کہا ہے۔

(المعجم ۶۳) - بَابُ: فِي الْأَلْقَابِ
(التحفة ۷۱)
باب: ۶۳۔ برے القاب سے پکارنے کا بیان

۴۹۶۲۔ جناب ابو جیرہ بن ضحاک بیان کرتے ہیں کہ آیت کریمہ: ﴿وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْمُسْوَءُ بَعْدَ الْإِيمَانِ﴾ ”برے برے ناموں اور لقبوں سے مت پکارو ایمان لے آنے کے بعد فسق کا نام بہت برا ہے۔“ یہ ہم بنو سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں تشریف لائے تو ہم میں کوئی ایسا نہ تھا کہ اس کے دو یا تین نام نہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کسی کو بلاتے ”ارے فلاں!“ تو لوگ کہتے: اے اللہ کے رسول! رکیے۔ تحقیق یہ آدمی اس نام سے ناراض ہوتا ہے۔ چنانچہ آیت ﴿وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ.....﴾ اتری۔

۴۹۶۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جُبَيْرَةَ بْنُ الصَّحَّاحِ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، فِي بَنِي سَلَمَةَ: ﴿وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْمُسْوَءُ بَعْدَ الْإِيمَانِ﴾ [الحجرات: ۱۱] قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَا فُلَانُ!» فَيَقُولُونَ: مَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا الْأَسْمِ، فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ﴾.

🌞 فائدہ: معلوم ہوا کہ برے برے لقب یا نام رکھنا حرام اور ناجائز ہے۔

(المعجم ۶۴) - بَابُ: فِيمَنْ يَتَكَنَّى بِأَبِي عِيسَى (التحفة ۷۲)
باب: ۶۴۔ ”ابو عیسیٰ“ کنیت رکھنا کیسا ہے؟

۴۹۶۳۔ جناب زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو جس نے اپنی کنیت ”ابو عیسیٰ“ رکھ لی تھی سزا دی۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی تو حضرت

۴۹۶۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ ابْنًا لَهُ يُكْنَى أَبَا عِيسَى،

۴۹۶۲۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب الألقاب، ح: ۳۷۴۱، والترمذي، ح: ۳۲۶۸ من حديث داود بن أبي هند به، وقال: "حسن"، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۴۶۳/۲ و ۱۸۱/۴، ۱۸۲. ۴۹۶۳۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۳۱۰/۹ من حديث أبي داود به، وحسنه ابن كثير في مسند الفاروق: ۳۳۴/۱.

۴۰- کتاب الادب

کسی کے بچے کو ”میرے بیٹے“ کہہ کر پکارنے کا بیان

عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ اپنی کنیت ”ابو عبد اللہ“ رکھ لو۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ہی نے میری یہ کنیت رکھی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے اگلے پچھلے تمام گناہ اللہ نے بخش دیے ہوئے ہیں اور ہم تو ایک دوسرے جیسے لوگ ہیں۔ (ہم میں کوئی بھی دوسرے سے افضل و اعلیٰ نہیں) چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنی وفات تک ابو عبد اللہ ہی کہلاتے رہے۔

🌞 فائدہ: ابو عیسیٰ کنیت رکھ لینا جائز ہے تاہم اس سے احتراز کرنا بہتر ہے۔ تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شرف لفظی طور پر بھی محفوظ رہے اور کسی کو شہ نہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی باپ تھے۔

باب: ۶۵- کسی دوسرے کے بچے کو
”میرے بیٹے“ کہہ کر پکارنا

(المعجم ۶۵) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ
لِابْنِ غَيْرِهِ: يَا بُنَيَّ (التحفة ۷۳)

۳۹۶۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو پکارا تو فرمایا: ”اے میرے بیٹے!“

۴۹۶۴- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، - وَسَمَّاهُ ابْنُ مَحْبُوبٍ الْجَعْدُ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا بُنَيَّ».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سے سنا، وہ محمد بن محبوب کی مدح کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ یہ بہت زیادہ صاحب حدیث تھے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يُثْنِي عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَحْبُوبٍ وَيَقُولُ: كَثِيرُ الْحَدِيثِ.

🌞 فائدہ: کسی اور کے بچے کو پیار سے ”بیٹے یا میرے بیٹے“ کہہ کر پکار لینے میں کوئی حرج نہیں۔ سورہ احزاب میں جو حکم ہے کہ ﴿ادْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ﴾ (الأحزاب ۵) ”انہیں ان کے باپوں سے پکارو۔“ یہ لے پا لک بچوں کے متعلق ہے کہ ان کے اصل نسب کی شہرت ختم نہ کرو۔ ورنہ پیار سے اور مجازاً اس طرح کہنا جائز ہے۔

۴۹۶۴- تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب جواز قوله لغير ابنه: يا بني، واستحبابه للملاطفة، ح: ۲۱۵۱ من حديث أبي عوانة به.

۴۰- کتاب الادب

(المعجم ۶۶) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى
بِأَبِي الْقَاسِمِ (التحفة ۷۴)

۴۹۶۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ
أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ
السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«تَسَمَّوْا بِأَسْمِي وَلَا تَكْنُوا بِكُنْيَتِي».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبِي سُفْيَانَ
عَنْ جَابِرٍ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ
وَسُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُمْ وَأَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ.



🌞 فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے عین حیات یہ کنیت اختیار کرنا جائز نہیں تھا مگر آپ کے بعد علماء نے اجازت دے دی ہے کہ آپ ﷺ کا نام اور کنیت دونوں رکھے جاسکتے ہیں۔ زندگی میں ممانعت کی وجہ یہ واقعہ تھا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ بازار میں تھے کہ ایک شخص نے ”ابوالقاسم“ کہہ کر آواز دی آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو آواز دینے والے نے کہا کہ میں نے آپ کو آواز نہیں دی میں نے تو فلاں شخص کو آواز دی ہے۔ اس واقعے کے بعد آپ نے یہ کنیت رکھنے سے روک دیا۔ (فتح الباری، الادب، حدیث: ۶۱۸۸۔ مزید تفصیل کے لیے فتح الباری ملاحظہ ہو۔) جواز کے دلائل اگلے ابواب میں آ رہے ہیں۔

(المعجم ۶۷) - بَابُ: فِيمَنْ رَأَى أَنْ لَا
يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا (التحفة ۷۵)

۴۹۶۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ:

باب: ۶۷- ان حضرات کی دلیل جو (نبی ﷺ کے) نام اور کنیت کو جمع کرنا جائز نہیں جانتے

۴۹۶۶- جناب ابو یزید حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۹۶۵- تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم... الخ، ح: ۲۱۳۴ عن أبي بكر بن أبي شيبة، وهذا في المصنف: ۸/ ۴۸۳، والبخاري، الآداب، باب قول النبي ﷺ: "سموا باسمي ولا تكنوا بكُنْيَتِي، ح: ۶۱۸۸ من حديث سفیان بن عیینة به.
۴۹۶۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱/ ۳۱۳ من حديث هشام به، ورواه الترمذي، ح: ۲۸۴۲ من ۴۴

۴۰- کتاب الأدب

نبی کریم ﷺ کا نام اور کنیت جمع کرنے اور نہ کرنے کا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت اختیار نہ کرے۔ اور جس نے میری کنیت رکھی ہو وہ میرا نام نہ رکھے۔“

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يُكْنَى بِكُنْيَتِي، وَمَنْ اكْتَنَى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي».

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن عجلان نے بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی روایت (روایت جابر) کے ہم معنی روایت کیا ہے۔ (نام یا کنیت میں سے ایک چیز جائز ہے۔ دونوں کو جمع کرنا جائز نہیں۔) اور ابو زرہ سے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں روایتیں مروی ہیں (جمع کرنا درست نہیں) اور گزشتہ روایت کی مانند بھی کہ صرف کنیت جائز نہیں۔ (عبدالرحمن بن ابوعمرہ کی روایت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے اس میں بھی اختلاف ہے۔ ثوری اور ابن جریر نے ابو ہریرہ کی مانند روایت کیا (جمع کرنا درست نہیں۔) اور معقل بن عبید اللہ نے ابن سیرین کی طرح کہا (نام رکھنا جائز، مگر کنیت جائز نہیں۔) موسیٰ بن یسار کی روایت بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں بھی دونوں قول ہیں۔ اس میں حماد بن خالد اور ابن ابوفندیک نے اختلاف کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى بِهَذَا الْمَعْنَى ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَرَوَى عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُخْتَلَفًا عَلَى الرَّوَايَتَيْنِ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اخْتَلَفَ فِيهِ، رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَلَى مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ، وَرَوَاهُ مَعْقِلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى مَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ، وَاخْتَلَفَ فِيهِ عَلَى مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَلَى الْقَوْلَيْنِ، اخْتَلَفَ فِيهِ حَمَادُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي فُذَيْكٍ.

باب: ۶۸- (نبی کریم ﷺ کا) نام اور کنیت جمع کر

لینے کی رخصت کا بیان

۴۹۶۷- جناب محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں

(المعجم ۶۸) - بَابُ: فِي الرُّخْصَةِ فِي

الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا (التحفة ۷۶)

۴۹۶۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا

۴۹۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ بِهِ، وَعَنْهُنَّ وَصَحَّحَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ، ح: ۸۶۳۴، وَنَسْنَدُهُ ضَعِيفٌ، وَحَدِيثُ الْبُخَارِيِّ: ۳۵۳۸، وَمُسْلِمٌ: ۲۱۳۳، يَغْنِي عَنْهُ.

۴۹۶۷- تَخْرِيجُ: [إِسْنَادُهُ حَسَنٌ] أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ، الْأَدَبُ، بَابُ مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ، ح: ۲۸۴۳ مِنْ حَدِيثِ فُطْرَبِهِ، وَقَالَ: "حَسَنٌ صَحِيحٌ"، وَهُوَ فِي مُصَنَّفِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۸۰/۸.

۴۰۔ کتاب الأدب

کنیت سے متعلق احکام و مسائل

أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فَطْرِ،
عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ:
قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ وَلَدَ لِي
مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكْنِيهِ
بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ:
قُلْتُ: قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لِلنَّبِيِّ ﷺ.

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچہ پیدا ہو تو کیا میں اس کا نام اور کنیت آپ کے نام اور کنیت پر رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ (راوی حدیث) ابوبکر بن ابوشیبہ کے الفاظ میں [قُلْتُ] کا لفظ نہیں ہے بلکہ یوں ہے کہ [قَالَ عَلِيٌّ لِلنَّبِيِّ ﷺ] ”حضرت علی نے نبی ﷺ سے پوچھا۔“

🌞 فائدہ: اس واقعے سے نام اور کنیت دونوں کے رکھنے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۶۸ - حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
ابْنِ عِمْرَانَ الْحَجَبِيِّ عَنْ جَدِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ
شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى
النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَدْ
وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكُنَّيْتُهُ أَبَا
الْقَاسِمِ، فَذَكَرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ:
«مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي، أَوْ مَا
الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي».

۳۹۶۸- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم رکھی ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا وجہ ہے کہ میرا نام تو جائز ہو اور کنیت حرام۔“ یا فرمایا: ”کس چیز نے میری کنیت حرام ٹھہرا دی اور نام جائز کر دیا؟“

(المعجم ۶۹) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَتَكْنَى
وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ (التحفة ۷۷)

باب: ۶۹- اولاد نہ ہونے کے باوجود

کنیت رکھنا

۴۹۶۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا حَمَادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَيْنَا

۳۹۶۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور میرے چھوٹے بھائی نے جس کی کنیت ”ابوعمر“

۴۹۶۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد ۱۳۵/۶ من حديث محمد بن عمران الحجبي به، وهو مستور (تقریب).

۴۹۶۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح ۸۴۷ عن موسى بن إسماعيل به، ورواه أحمد: ۲۸۸/۳ من حديث حماد بن سلمة به، وللحديث طرق كثيرة.

۴۰- کتاب الأدب

کنیت سے متعلق احکام و مسائل

تھی اس نے ایک چڑیا رکھی ہوئی تھی جس سے وہ کھلا کرتا تھا۔ (اس چڑیا کو عربی میں نغیر کہتے تھے) تو وہ مر گئی۔ ایک دن نبی ﷺ اس کے پاس گئے اور اسے غمگین پایا تو پوچھا: اسے کیا ہوا ہے؟ ہم نے بتایا کہ اس کی چڑیا نغیر مر گئی ہے۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: ”اے ابوعمیر! کیا کر گیا (تیرا) نغیر؟“

وَلِي أَخٍ صَغِيرٍ يُكْنَى أَبَا عُمَيْرٍ وَكَانَ لَهُ نَغْرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَأَاهُ حَزِينًا فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالُوا: مَاتَ نَعْرُهُ، فَقَالَ: «أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النَّعِيرُ؟».

🌞 فائدہ: محدثین نے اس حدیث سے استنباط کیا ہے کہ مسجع مقفی کلام جائز ہے اور جائز حدود میں ہنسی مزاح کی بات میں کوئی حرج نہیں۔ اور بچوں کے ساتھ ملاطفت حسن اخلاق کا حصہ ہے۔ چھوٹی عمر میں کنیت رکھنا جائز ہے اور جانور پال لینا اس کو بچہ بننے میں رکھنا اور ان سے کھیلنا بھی مباح ہے۔ (امام خطابی رحمہ اللہ)

باب: ۷۰- عورت کنیت اختیار کرے تو جائز ہے

(المعجم ۷۰) - بَابُ: فِي الْمَرْأَةِ تُكْنَى (التحفة ۷۸)

۴۹۷۰- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری سب سہیلیوں کی کنیتیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم اپنے بیٹے عبد اللہ کے نام سے کنیت رکھ لو۔“ مقصد تھا کہ اپنے بھانجے کی نسبت سے۔ مسند نے وضاحت کی کہ اس سے مراد ”عبد اللہ بن زبیر“ ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ام عبد اللہ کنیت اختیار کر لی۔

۴۹۷۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَشَلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُلُّ صَوَاحِبِي لَهْنٌ كُنِّي، قَالَ: «فَاكُنِّي بِابْنِكَ عَبْدُ اللَّهِ» - يَعْنِي ابْنَ أُخْتِهَا - قَالَ مُسَدَّدٌ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ [قَالَ]: فَكَانَتْ تُكْنَى بِأُمِّ عَبْدِ اللَّهِ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قرآن بن تمام اور معمر دونوں نے ہشام سے اسی کے مانند روایت کیا ہے اور ابو اسامہ نے ہشام سے اس نے عباد بن حمزہ سے روایت کیا ہے۔ اور ایسے ہی حماد بن سلمہ اور مسلمہ بن

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَكَذَا رَوَاهُ قُرْآنُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ نَحْوَهُ، وَرَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ حَمْزَةَ، وَكَذَلِكَ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَمُسْلِمَةُ بْنُ قَعْبٍ

۴۹۷۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۰۷/۶ من حديث حماد بن سلمة به، وصححه الحاكم: ۲۷۸/۴، ووافقه الذهبي.

۴۰- کتاب الأدب

اشارے کنائے سے (ذومعنی) بات کرنے کا بیان

عن هشام كما قال أبو أسامة .
قعب نے هشام سے اسی طرح روایت کیا جیسے ابواسامہ نے کہا۔

🌞 فائدہ: عورتوں کے لیے بھی جائز ہے کہ کنیت اختیار کر لیں، خواہ اولاد ہو یا نہ۔

(المعجم ۷۱) - بَابُ: فِي الْمَعَارِضِ باب: ۱۷- اشارے کنائے سے (ذومعنی)
(التحفة ۷۹) بات کرنا

🌞 فائدہ: [معارض] جمع [معارض] اس سے مراد ہے بات چیت میں ایسی ذومعنی بات کرنا جس کے دو پہلو ہوں۔ سچ اور جھوٹ یا ظاہر اور باطن۔ دشمن کے مقابلے میں جہاں شرعی مصلحت درپیش ہو وہاں ایسا انداز اختیار کرنا بلاشبہ جائز ہے اور اسے ”توریہ“ کہتے ہیں۔ لیکن اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بغیر شرعی ضرورت کے ایسا انداز اختیار کرنا کہ اس کے ذریعے سے کسی حق کا انکار ہو یا کوئی حق مار لے تو یہ جھوٹ اور دھوکا دہی ہے اور ناجائز ہے۔

۴۹۷۱- حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ
الْحَضْرَمِيُّ إِمَامٌ مَسْجِدِ حِمَاصٍ : أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ
ابْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ضَبَّارَةَ بْنِ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيِّ ،
عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ ،
عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِيهِ الْحَضْرَمِيِّ
قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «كَبُرَتْ
خِيَانَةٌ أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ
مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ» .

۳۹۷۱- حضرت سفیان بن اسید حضرمیؒ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کرے وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو جبکہ تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔“



🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے لیکن دیگر صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بھائی کو دھوکا دینا بہت بڑا فتنہ گناہ ہے۔ صحیح مسلم میں ہے: [الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ] (صحیح مسلم، الأيمان، حدیث: ۱۲۵۳) قسم میں وہی معنی معتبر ہوں گے جو قسم اٹھانے والے نے مراد لیے ہوں (نذکر قسم اٹھانے والے کے۔)

(المعجم ۷۲) - بَابُ: فِي قَوْلِ الرَّجُلِ: باب: ۷۲- ”لوگوں کا خیال ہے“ سمجھا جاتا ہے
(التحفة ۸۰) اور کہا جاتا ہے“ وغیرہ انداز سے بات کرنا

۴۹۷۱- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۳۹۳ عن حيوة بن شريح الحمصي به *
ضبارة بن مالك وأبو مجهولان.

۴۰۔ کتاب الادب

بات چیت کرتے وقت چند امور کو مد نظر رکھنے کا بیان

۴۹۷۲۔ ۳۹۷۲۔ جناب ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت

ابوسعود رضی اللہ عنہ نے ابو عبد اللہ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے یا ابو عبد اللہ (حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے اس بارے میں کیا سنا ہے جو لوگ ”زعموا“ کے انداز میں بات کرتے ہیں؟ (لوگوں کا خیال ہے۔ باور کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے وغیرہ۔) انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”زعموا“ آدمی کی بہت بری سواری ہے۔“

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو عبد اللہ سے مراد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

۴۹۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي زَعْمُوا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَنْسُ مَطِيئَةُ الرَّجُلِ زَعْمُوا».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حُذَيْفَةُ.



فائدہ: لوگوں سے سنی سنائی بے اصل باتوں کو بلا تحقیق و تفتیش آگے نقل کرنا بہت برا ہے۔ کئی لوگ اپنے وہم و شہے یا جھوٹ کو لاگ پیٹ سے آگے بڑھانے میں بڑے شاطر ہوتے ہیں بالخصوص موجودہ لادینی صحافت کا تو یہ طرہ امتیاز ہے۔

(المعجم ۷۳) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ بَاب: ۷۳۔ خطبے میں ”اما بعد“ کا استعمال فِي خُطْبَتِهِ: أَمَّا بَعْدُ (التحفة ۸۱)

فائدہ: خطبے میں حمد و صلاۃ کے بعد اپنا موضوع شروع کرنے سے پہلے یہ کلمہ بولنا مشروع ہے۔

۴۹۷۳۔ ۳۹۷۳۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ”اما بعد!“ (حمد و صلاۃ کے بعد۔)

۴۹۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: «أَمَّا بَعْدُ».

۴۹۷۲۔ تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۰۱/۵ عن وكيع به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۴۸/۸، ۴۴۹، أبو قلابة صرح بالسامع من أبي عبد الله عند أبي نعيم في معرفة الصحابة: ۲۹۴۹/۵، ح: ۶۸۸۵، وللحديث شواهد. ۴۹۷۳۔ تخریج: أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ح: ۲۴۰۸ عن ابن أبي شيبة به، مطولاً: وهو في المصنف: ۴۶۶/۸.

۴۰- کتاب الأدب

لوٹڈی اور غلام کا اپنے آقا کو ”میرا رب“ نہ کہنے کا بیان

(المعجم ۷۴) - بَابُ: فِي الْكَرَمِ وَحِفْظُ باب: ۷۴- انگور کے لیے لفظ ”کرم“ استعمال کرنا
الْمُنَظِقِ (التحفة ۸۲) اور اپنی زبان و گفتگو میں محتاط رہنے کا بیان

☀ فائدہ: عرب لوگ شراب پی کر عالم مدہوشی میں بہت کچھ لکھتے تھے۔ اور اس حال میں اپنے کرم (سخاوت) پر بہت ناز کرتے تھے۔ تو انہوں نے انگور کو جس سے شراب حاصل ہوتی تھی ”کرم“ کے لفظ سے موسوم کرنا شروع کر دیا۔ مگر اسلام نے شراب حرام کر دی تو پھر انگور کے لیے مروج بے محل لفظ ”کرم“ بھی ممنوع قرار دے دیا۔

۴۹۷۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص (انگور کے
عن جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عن الْأَعْرَجِ، عن لیے) لفظ ”کرم“ استعمال نہ کرے۔ بے شک ”کرم“
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا (سخاوت کا منطوق) مسلمان آدمی ہے۔ بلکہ یوں کہا
يَقُولُنَّ أَحَدُكُمْ: الْكَرَمُ فَإِنَّ الْكَرَمَ الرَّجُلُ کرو: [حَدَّثَنَا الْأَعْنَابُ] ”انگوروں کے باغات“
الْمُسْلِمُ، وَلَكِنْ قُولُوا: حَدَّثَنَا الْأَعْنَابُ“

☀ فائدہ: شرعی اور دینی غیرت کا تقاضا ہے کہ غلط الفاظ مسلمان کی زبان پر جاری نہیں ہونے چاہئیں بالخصوص جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی تصریح فرمادی ہو جیسے درج ذیل باب میں بھی وارد ہے۔

(المعجم ۷۵) - بَابُ: لَا يَقُولُ باب: ۷۵- لوٹڈی غلام اپنے آقا کو
الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبِّي (التحفة ۸۳) ”میرا رب“ نہ کہے

☀ فائدہ: لفظ [رَبِّ] کے لفظی معنی ہیں: ”پالنے والا“ عربوں میں لوٹڈی غلام لوگ اپنے آقا اور مالک کو لفظ [رَبِّي] اور [رَبَّتِي] ”میرا رب“ سے پکارتے تھے۔ شریعت نے اس انداز کے الفاظ کے استعمال سے سختی سے منع فرمادیا تاکہ اللہ رب العالمین کے نام اور وصف کا احترام اسی کے لیے مخصوص رہے۔

۴۹۷۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنے

۴۹۷۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۱۶۴۴ من حديث عبد الله بن وهب به، ورواه مسلم، ح: ۲۲۴۷ من حديث الأعرج به.

۴۹۷۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۱۰، وأحمد: ۴۳۳/۲، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۰۷۲، وعمل اليوم والليلة، ح: ۲۴۳ من حديث حماد بن سلمة به مختصراً ومطولاً، وللحديث طرق كثيرة.

لوٹدی اور غلام کا اپنے آقا کو ”میرا رب“ نہ کہنے کا بیان

غلام اور لونڈی کو [عَبْدِي] ”میرے بندے“ یا [اَمْتِي] ”میری بندگی“ کے لفظ سے ہرگز نہ پکارے۔ اور نہ کوئی غلام اپنے مالک کو [رَبِّي] اور [رَبَّتِي] ”میرے رب“ کہے۔ مالک کو چاہیے کہ یوں پکارے [فَتَاي] ”اے میرے جوان“ [فَتَاتِي] ”اے میری لڑکی“ اور مملوک کو چاہیے کہ کہے [سَيِّدِي] ”سیدتی“ [اے میرے سردار!“ بلاشبہ تم سب مملوک ہو اور ”رب“ اللہ عزوجل ہی ہے۔“

۴۹۷۶- ابویونس (سلیمان بن جبیر) نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور اس روایت میں نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔ (موقوف روایت بیان کی اور سیدتی و سیدتی کی بجائے کہا: اور چاہیے کہ [سَيِّدِي] اور [مَوْلَاي] اے میرے سردار!“ کہے۔

۴۹۷۷- جناب عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی منافق کو ”سید“ (سردار آقا) کہہ کر مت پکارو۔ اس لیے کہ اگر وہ سردار ہوا تو تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کر دیا۔“

🌞 فائدہ: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ﴾ (المنافقون: ۸) ”عزت تو صرف اللہ کے لیے اس کے رسول ﷺ کے لیے اور مومنین کے لیے ہے۔“ کسی منافق کی اس طرح سے عزت کرنا جائز نہیں۔

۴۹۷۶- تخریج: [إسناده صحيح].

۴۹۷۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۷۶۰، وأحمد: ۳۴۶/۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۷۳، وعمل اليوم والليلة، ح: ۲۴۴ من حديث معاذ بن هشام الدستوائي به * قتادة عنعن، وله شاهد ضعيف عند الحاكم: ۳۱۱/۴.

۴۰- کتاب الأدب

اپنے نفس کو خبیث نہ کہنے کا بیان

(المعجم ۷۶) - بَابُ: لَا يُقَالُ خَبِثْتُ

باب: ۷۶- کوئی شخص یوں نہ کہے کہ

نَفْسِي (التحفة ۸۴)

”میرا نفس خبیث ہو گیا ہے“

۴۹۷۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:

۴۹۷۸- حضرت ابوامامہ اپنے والد (سہل بن

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

حنیف رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ

فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ہرگز یوں نہ کہے ”میرا نفس

حَنِيفٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

خبیث ہو گیا ہے۔“ اگر کہنا بھی ہو تو یوں کہے: ”میری

«لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثْتُ نَفْسِي، وَلْيَقُلْ:

طبیعت پریشان ہے۔ طبیعت خراب ہے۔“

لَقِسْتُ نَفْسِي».

☀ فائدہ: چونکہ لفظ خبیث اور خبیث کا اطلاق باطل اعتقاد (کفر) جھوٹ اور حرام کاموں پر بھی ہوتا ہے۔ اس لیے

ہدایت فرمائی گئی کہ مسلمان کی زبان نامناسب الفاظ سے پاک رہے۔

۴۹۷۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

۴۹۷۹- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ہرگز یوںأَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا

نہ کہے: میرا جی جوش مارتا ہے۔ بلکہ یوں کہے: میرا جی

يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ جَاشَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ:

پریشان ہے۔“

لَقِسْتُ نَفْسِي».

☀ فائدہ: اسلام نے اپنے ماننے والوں کے عقائد و اعمال میں پاکیزگی پیدا کرنے کے ساتھ ان کی زبان و بیان

کے اسلوب و محاورات کو بھی پاکیزہ بنایا ہے۔ ارشاد الہی ہے: ﴿يَسِّرْ الْإِسْمَ الْفُسُوقِ بَعْدَ الْإِيمَانِ﴾

(الحجرات: ۱۱) ”ایمان لے آنے کے بعد فسق کا نام بہت برا ہے۔“

(المعجم . . .) - بَابُ (التحفة . . .)

باب: . . .

۴۹۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ:

۴۹۸۰- سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۹۷۸- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب: لا يقل: خبيث نفسي، ح: ۶۱۸۰، ومسلم، الألفاظ من

الأدب وغيرها، باب كراهة قول الإنسان خبيث نفسي، ح: ۲۲۵۱ من حديث عبدالله بن وهب به.

۴۹۷۹- تخریج: [إسناده صحيح] * حماد هو ابن سلمة، ورواه البخاري، ح: ۶۱۷۹، ومسلم، ح: ۲۲۵۰ من

حديث هشام به.

۴۹۸۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۸۴/۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۸۲۱، وعمل اليوم

والليلة، ح: ۹۸۵ من حديث شعبة به.



۴- کتاب الأدب

اپنے نفس کو خبیث نہ کہنے کا بیان

نے فرمایا: ”یوں مت کہو: جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہو: جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔“

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حَدِيقَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ».

فائدہ: پہلے جملے میں اللہ کی مشیت (چاہنے) میں اوروں کو بھی شریک کرنا ہے۔ جو ناجائز اور حرام ہے بلکہ وہی ہوتا ہے جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ چاہے البتہ دوسرے جملے میں فرق کے ساتھ دوسروں کی مشیت کا اظہار کر دے تو جائز ہے۔

باب: ۷۷

(المعجم ۷۷) - بَابُ (التحفة ۸۵)

۴۹۸۱- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خطیب نے نبی ﷺ کے سامنے خطبہ دیا تو اس نے کہا: [مَنْ يُطِيعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِيهِمَا] ”جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی بلاشبہ وہ ہدایت یافتہ ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چل کھڑا ہو۔“ یا فرمایا ”چلا جا تو بہت برا خطیب ہے۔“

۴۹۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ الطَّائِي، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: أَنَّ خَطِيبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ يُطِيعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِيهِمَا، فَقَالَ: «قُمْ»، أَوْ قَالَ: «ادْهَبْ فَيُسَنَّ الْخَطِيبُ أَنْتَ».

فائدہ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایک ہی کلمہ اور ضمیر تثنیہ میں جمع کرتے ہوئے یوں کہنا: [وَمَنْ يَعْصِيهِمَا] ”جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔“ خلاف ادب شمار کیا گیا ہے۔ ان کو جدا جدا کر کے [وَمَنْ يَعْصِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ] کہنا چاہیے۔

۴۹۸۲- جناب ابولیلح ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا: میں نبی ﷺ کے ساتھ سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کی سواری کو ٹھوکری لگی تو میری

۴۹۸۲- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ خَالِدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدِ يَعْنِي الْحَذَاءِ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ،

۴۹۸۱- تخریج: أخرجه مسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلوة والخطبة، ح: ۸۷۰ من حديث سفيان الثوري به، وتقدم، ح: ۱۰۹۹.

۴۹۸۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۳۸۸، وعمل اليوم والليلة، ح: ۵۵۴ من حديث خالد الحذاء به.

۴۰- کتاب الادب

اپنے نفس کو خبیث نہ کہنے کا بیان

زبان سے نکلا ”ہلاک ہو شیطان۔“ تو آپ نے فرمایا: ”یہ مت کہو تم جب یہ کہتے ہو تو وہ پھول جاتا ہے یہاں تک کہ ایک گھر کے برابر ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میری قوت سے ایسے ہوا لیکن کہو [بسم اللہ] ”اللہ کے نام سے“ تم جب ایسے کہتے ہو تو وہ سکڑ جاتا ہے حتیٰ کہ مکھی کی مانند ہو جاتا ہے۔“

🌟 فائدہ: اللہ کے نام میں بڑی برکت ہے۔ اس سے شیطان ذلیل و رسوا ہوتا ہے لہذا بندے کو ہر موقع پر مسنون اذکار پڑھنے کا حریص ہونا چاہیے۔

۴۹۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سنو..... اور بالفاظ موسیٰ (بن اسماعیل) جب کہے..... بندہ کہ لوگ تباہ ہو گئے۔ تو کہنے والا ہی سب سے زیادہ تباہ حال ہے۔“

۴۹۸۳- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ؛
ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ،
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
«إِذَا سَمِعْتَ - وَقَالَ مُوسَى: إِذَا قَالَ -
الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ».

امام ابو داود اور ترمذی فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: جب کوئی لوگوں کو دینی حالت میں کمی اور خرابی کی وجہ سے ایسے کہے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ لیکن جب کوئی اپنے آپ کو بڑا اور لوگوں کو حقیر سمجھتے ہوئے ایسے کہے تو ناجائز ہے اور اسی کی ممانعت ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَالِكٌ: إِذَا قَالَ
ذَلِكَ تَحَزَنًا لِمَا يَرَى فِي النَّاسِ - يَعْنِي
فِي أَمْرِ دِينِهِمْ - فَلَا أَرَى بِهِ بَأْسًا،
وَإِذَا قَالَ ذَلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ وَتَصَاغُرًا
لِلنَّاسِ فَهُوَ الْمَكْرُوهُ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ.

🌟 فائدہ: بلاشبہ کوئی بندہ اپنے طور پر کتنا ہی صالح کیوں نہ ہو لیکن اگر شیطانی بھرے میں آ کر عجب و تکبر کے پھندے میں پھنس گیا تو وہی سب سے زیادہ ہلاکت میں پڑنے والا ہے جیسے گزشتہ حدیث ۴۹۰۱ میں گزرا ہے لہذا بڑے اور بڑے بول بولنے سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔

۴۹۸۳- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب النهي عن قول: هلك الناس، ح: ۲۶۲۳ من حديث حماد بن سلمة به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۸۴/۲ عن سهيل به.

(المعجم ۷۸) - بَابُ: فِي صَلَاةِ

باب: ۷۸- نماز عتمہ (اندھیرے کی نماز) کا بیان

الْعَتَمَةِ (التحفة ۸۶)

۴۹۸۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہرگز ایسا نہ ہو کہ یہ بدوی لوگ تمہاری نماز کے نام پر غالب آجائیں۔ خبردار! بلاشبہ اس کا نام ”عشاء“ ہے۔ لیکن چونکہ وہ لوگ اونٹنیوں کا دودھ دوہنے میں اندھیرا کر دیتے ہیں (تو اسی مناسبت سے اسے عتمہ یعنی اندھیرے والی نماز کہہ دیتے ہیں۔“

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَلَكِنَّهُمْ يُعْتَمُونَ بِالْإِبِلِ».

فائدہ: ہمارے ہاں دیہاتوں میں بعض لوگ عشاء کی نماز کو ”سوئے کی نماز“ ظہر کو ”پیشی یا پیشیں“ (پہلی) اور عصر کو ”دیگر“ (دوسری) کہتے ہیں۔ لیکن اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ ایمانیات سے متعلق شرعی اصطلاحات غالب اور زبان زد عام ہونی چاہئیں عرف سے مغلوب نہ ہونے پائیں۔

745

۴۹۸۵- جناب سالم بن ابو جعد سے روایت ہے

کہ ایک آدمی نے کہا..... مسعر کا خیال ہے کہ وہ قبیلہ خزاعہ سے تھا..... کاش میں نماز پڑھ لیتا تو سکون پاتا۔ تو دوسرے لوگوں نے گویا اس کے اس انداز پر عیب لگایا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”بلال! نماز کی اقامت کہو ہمیں اس سے راحت پہنچاؤ۔“

۴۹۸۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عِيسَى

ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كَذَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ - قَالَ مِسْعَرٌ: أَرَاهُ مِنْ خُرَاعَةَ - : لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ، فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَا بِلَالُ! أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرِحْنَا بِهَا».

۴۹۸۶- جناب عبداللہ بن محمد ابن حنفیہ رضی اللہ

بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد انصاریوں میں ہمارے سرالیوں کے ہاں عیادت کے لیے گئے تو نماز کا

۴۹۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:

أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۴۹۸۴- تخریج: أخرجه مسلم، المساجد، باب وقت العشاء وتأخيرها، ح: ۶۴۴ من حديث سفیان الثوري به.

۴۹۸۵- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۵/ ۳۶۴ من حديث مسعر به، وللحديث شواهد.

۴۹۸۶- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۵/ ۳۷۱ من حديث إسرائيل به، وله شاهد في أخبار أصبهان: ۲/ ۲۴۹.

۴۰- کتاب الأدب

نماز عشاء کو عتمہ کہنے کا بیان

وقت ہو گیا۔ تو اس نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کہا: اے لڑکی! وضو کے لیے پانی لاؤ شاید میں نماز پڑھ لوں تو راحت پاؤں۔ تو ہم نے ان کا یہ جملہ پسند نہ کیا۔ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے آپ فرماتے تھے ”اے بلال! اٹھو میں نماز کے ساتھ راحت پہنچاؤ۔“

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَقِيقَةِ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِي إِلَى صَهْرٍ لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَعُوذُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ لِبَعْضِ أَهْلِهِ: يَا جَارِيَةُ! اثْنُونِي بِوُضُوءٍ لَعَلِّي أَصَلِّي فَأَسْتَرِيحَ، قَالَ: فَأَنْكَرْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قُمْ يَا بِلَالُ! فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ».

۳۹۸۷- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ہر ایک شے میں دین ہی کی نسبت کا خیال فرماتے تھے۔

۴۹۸۷- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْسُبُ أَحَدًا إِلَّا إِلَى الدِّينِ.

🌞 فائدہ: مقصد یہ ہے کہ عام گفتگو اور امور میں دینی نسبت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ جاہلی نسبتوں سے احتراز کرنا چاہیے جیسے کہ اوپر کی احادیث میں گزرا ہے۔

باب: ۷۹- بعض اوقات استعارہ و کنایہ کا استعمال جائز ہے

(المعجم ۷۹) - بَابُ: فِيمَا رُوِيَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (التحفة ۸۷)

۳۹۸۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مدینے میں کوئی افواہ پھیل گئی (شاید کوئی دشمن حملہ آور ہونے والا ہے) تو نبی ﷺ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے (اور ادھر ادھر دیکھ بھال کر آئے) اور فرمایا: ”ہم نے کچھ نہیں دیکھا ہے۔“ یا فرمایا: ”ہم نے خوف کی کوئی بات نہیں دیکھی۔ اور یہ گھوڑا تو گویا سمندر ہے۔“

۴۹۸۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ فَرَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَرَكَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ: «مَا رَأَيْنَا شَيْئًا، أَوْ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَعٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا».

۴۹۸۷- تخریج: [إسناده ضعيف] * زيد بن أسلم لم يسمع من عائشة رضي الله عنها، فالسند منقطع.

۴۹۸۸- تخریج: أخرجه البخاري، الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب من استعار من الناس الفرس، ح: ۲۶۲۷، ومسلم، الفضائل، باب شجاعته ﷺ، ح: ۲۳۰۷ من حديث شعبة به.

🌞 **فوائد و مسائل:** ① رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کی سبک رفتاری کو ”اس کے سمندر“ ہونے سے تشبیہ دی ہے۔ تو اس سے محدث رحمہ اللہ کا استدلال یہ ہے کہ اگر اندھیرے کی نسبت سے عشاء کی نماز کو کبھی ”عمتہ یا سوتے کی نماز“ کہہ دیا جائے تو جائز ہے۔ ② صاحب ایمان کو جری اور بہادر ہونا چاہیے اور اپنے معاشرے میں عام اصلاحی کاموں میں سب سے آگے ہونا چاہیے جیسے رسول اللہ ﷺ تھے۔ ③ کبھی کبھار عام استعمال کی چیزیں عاریتاً لے لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور مسلمانوں کو اس سلسلے میں تجل نہیں ہونا چاہیے، لیکن عاریتاً لینے والے کو بھی چاہیے کہ فراغت کے بعد اس چیز کو پوری ذمہ داری سے واپس کر دے۔

باب: ۸۰- جھوٹ بولنے کی مذمت

(المعجم ۸۰) - باب التَّشْدِيدِ فِي

الْكُذْبِ (التحفة ۸۸)

۴۹۸۹- حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مروی

۴۹۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جھوٹ سے بچو۔ بلاشبہ

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح:

جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں

وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ:

پہنچانے والا ہے۔ بلاشبہ جو انسان جھوٹ بولتا ہو اور

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

جھوٹ ہی کے درپے رہتا ہے تو وہ بالآخر اللہ کے ہاں

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالْكُذْبَ

کذاب (انتہائی جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (ہمیشہ سچ

فَإِنَّ الْكُذْبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ

اپناؤ سچ (انسان کو) نیکی کی رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت

يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ

میں پہنچاتی ہے۔ اور جو شخص سچ بولتا اور سچ کے درپے رہتا

وَيَتَحَرَّى الْكُذْبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ

ہے تو وہ بالآخر اللہ کے ہاں صدیق (انتہائی سچا) لکھ دیا

كَذَّابًا، وَعَلَيْكُمْ بِالصَّدْقِ فَإِنَّ الصَّدْقَ

جاتا ہے۔“

يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ،

وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصَّدْقَ حَتَّى

يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا.

🌞 **فائدہ:** سچ اور جھوٹ (صدق و کذب) کا تعلق صرف زبان کے الفاظ ہی سے نہیں ہے بلکہ اس کا دائرہ فعل اور نیت

تک وسیع ہے۔ فکری اعتبار سے انسان ”صدق“ کا متلاشی اور اس کے مطابق اپنے اعمال کو سرانجام دینے والا ہو اور

اس کے برخلاف سے بچنے والا ہو تو یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔ ورنہ جلد یا بدیر ”فضیحت“ سے بچ نہیں سکے گا۔

۴۹۸۹- **تخریج:** أخرجه مسلم، البر والصله، باب قبح الكذب وحسن الصدق، وفضله، ح: ۲۶۰۷ من حديث

وكيع، والبخاري، الادب، باب قول الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ...﴾ الخ،

ح: ۶۰۹۴ من حديث أبي وائل به.

۴۰- کتاب الادب

۴۹۹۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ:

حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ:
 حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ
 لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمُ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ».

جھوٹ سے متعلق احکام و مسائل

۴۹۹۰- جناب بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے
 میرے والد (حکیم) نے اپنے والد (حضرت معاویہ بن حیدہ
 قشیری رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول
 اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”ہلاکت ہے اس کے
 لیے جو اس غرض سے جھوٹ بولے کہ اس سے لوگ ہنسیں۔
 ہلاکت ہے اس کے لیے! ہلاکت ہے اس کے لیے!“

🌞 فائدہ: اپنی طرف سے لطیفے بنانا اور خوش طبعی کے لیے جھوٹ بولنا کہ لوگ ہنسیں صاحب ایمان کو قطعاً زیب نہیں
 دیتا ہے البتہ ایسا مزاح اور خوش طبعی جو مبنی بر حقیقت ہونے کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور شرعی حدود و قیود کے اندر رہو جائز
 اور مباح ہے۔

۴۹۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مَوَالِي عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: دَعَّنِي أُمِّي يَوْمًا
 وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا، فَقَالَتْ:
 هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ: «وَمَا أَرَدْتَ أَنْ تُعْطِيَهُ؟» قَالَتْ:
 أُعْطِيهِ تَمْرًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَا
 إِنَّكَ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكَ كِذْبَةٌ».

۴۹۹۱- حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
 ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا۔ ادھر آؤ چیز دوں گی
 اور رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے۔
 آپ نے میری والدہ سے دریافت فرمایا: ”تم اسے کیا
 دینا چاہتی ہو؟“ انہوں نے بتایا کہ میں اسے کھجور دینا
 چاہتی ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا۔ ”اگر
 تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔“

🌞 فائدہ: سچ اور جھوٹ بولنے کا تعلق بڑے آدمیوں ہی سے نہیں چھوٹے بچوں کے ساتھ بھی ہے بلکہ بعض صالحین
 نے تو اسے جانوروں تک وسیع کیا ہے کہ آدمی کسی جانور کو ایسی آواز دے یا جھولی بنا کر اسے بلائے اور اسے تاثر دے
 کہ اس میں گھاس دانہ وغیرہ ہے حالانکہ اس میں کچھ نہ ہو تو وہ اسے جھوٹ قرار دیتے ہیں۔ بہر حال جھوٹ ایک قبیح

۴۹۹۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس،
 ح: ۲۳۱۵ من حديث يحيى القطان به، وقال: "حسن".

۴۹۹۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۷/۳ من حديث الليث بن سعد به، * رجل مولى عبد الله
 مجهول.

۱۰۔ کتاب الأدب اچھا گمان رکھنے کا بیان

خصلت ہے۔ اس سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ سوائے تین مقامات کے جن کا ذکر پیچھے (حدیث: ۲۱-۴۹۳۰) گزر چکا ہے۔ بعض محققین نے مذکورہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۴۹۹۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کرتا رہے۔“

۴۹۹۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ ابْنُ حُسَيْنٍ فِي حَدِيثِهِ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حفص بن عمر کی روایت میں ابو ہریرہ کا ذکر نہیں (روایت مرسل ہے۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصُ أَبَا هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَلَمْ يُسْنِدْهُ إِلَّا هَذَا الشَّيْخُ يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ حَفْصِ الْمَدَائِنِيِّ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: اور اسے صرف علی بن حفص مدائنی نے مسند روایت کیا ہے۔

🌞 فائدہ: مقدم صحیح مسلم میں روایت ہے: [كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ] ”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کرتا رہے۔“ (صحیح مسلم ’المقدمة‘ حدیث: ۵)

(المعجم ۸۱) - بَابُ: فِي حُسْنِ الظَّنِّ (التحفة ۸۹)

۴۹۹۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور بقول نصر (بن علی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اچھا گمان رکھنا حسن عبادت میں سے ہے۔“

۴۹۹۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مِهْنَتَا أَبِي شَيْبَلٍ.

۴۹۹۲۔ تخریج: أخرجه مسلم، المقدمة، باب النهي عن الحديث بكل ما سمع، ح: ۵ من حديث علي بن حفص به، وتفرد به كما قال أبو داود وغيره، وجاء في بعض نسخ صحيح مسلم وهم من النسخ، رد به بعض العلماء على أبي داود رحمه الله، والرد مردود عليهم أصلاً، انظر النسخ الهندية من صحيح مسلم لتحقيق الصواب.

۴۹۹۳۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/۲۹۷، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۹۱ من حديث حماد بن سلمة به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۹۵، ۲۴۶۰، والحاكم على شرط مسلم: ۴/۲۴۱، ووافقه الذهبي.

۴۰- کتاب الادب

اچھا گمان رکھنے کا بیان

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَلَمْ أَفْهَمْهُ مِنْهُ جَيِّدًا عَنْ
حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ،
عَنْ شُتَيْبٍ قَالَ نَصَرْتُ: شُتَيْبُ بْنُ نَهَارٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ نَصَرْتُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: «حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ».

امام ابو داود و ترمذی فرماتے ہیں: سند میں مذکور مہربان (بن

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: مُهَنَّا ثِقَةً بَصْرِيٌّ.

ابو شبل) ثقہ ہے اور بصری ہے

🌞 فائدہ: مسلمان بھائیوں کے متعلق خواہ مخواہ برے گمان رکھنا اور اس پر اپنے معاملات کی بنیاد رکھنا گناہ کی بات ہے۔ (نیز دیکھیے: گزشتہ حدیث ۳۹۱- تا ہم ضروری ہے کہ انسان از خود بھی تہمت اور شبہ کے مواقع سے دور رہے اور کسی کو برا گمان کرنے کا موقع نہ دے جیسے گلی حدیث میں آ رہا ہے۔



۴۹۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ،
عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثَنِي فَقُمْتُ
فَانْقَلَبْتُ، فَقَامَ مَعِيَ لَيْلَتَيْنِ وَكَانَ مَسْكُنُهَا
فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ
الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكُمَا،
إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ؟» قَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ!
يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي
مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَخَشِيشٌ أَنْ
يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا» أَوْ قَالَ: «سَرًّا».

۳۹۹۳- ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
رسول اللہ ﷺ اعکاف میں تھے اور میں رات کے وقت
آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی۔ میں آپ سے
باتیں کرتی رہی، پھر اٹھ کر واپس جانے لگی تو آپ بھی
میرے ساتھ اٹھے تاکہ مجھے واپس پہنچا آئیں اور میری
رہائش حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے احاطہ میں تھی۔ تو
انصاریوں کے دو آدمی گزرے۔ انہوں نے جب رسول اللہ
ﷺ کو دیکھا تو ذرا تیزی سے چلنے لگے۔ تو نبی ﷺ نے
فرمایا: ”ٹھہر جاؤ! یہ (میرے ساتھ) صفیہ بنت حیی
ہے۔ ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ (اللہ پاک ہے)
اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ شیطان
انسان کے جسم میں ایسے گردش کرتا ہے جیسے خون۔ مجھے
اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کچھ ڈال نہ
دے۔“ یا فرمایا: ”کوئی بری بات نہ ڈال دے۔“

۴۰۔ کتاب الأدب - وعدہ پورا کرنے کی تاکید کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① اعوکاف کے دوران میں جائز ہے کہ بیوی معکف کو ملنے کے لیے آئے اور وہ آپس میں گفتگو کریں۔ ② معکف اپنی فطری ضروریات کے لیے مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔ مثلاً قضائے حاجت یا ضروری غسل کے لیے جبکہ مسجد میں ان کا معقول انتظام نہ ہو اسی طرح شدید بیماری کی حالت میں بھی جبکہ مسجد میں طبی امداد پہنچنے کے مواقع نہ ہوں تو اس قسم کے تمام حالات میں مسجد سے باہر جانا جائز ہے۔ ③ انسان کو تہمت اور شبہ کے مقامات سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے اپنی اہلیہ محترمہ کا تعارف کرا کے اس شبہ کا ازالہ فرمادیا۔ ④ شیطان انسان کے جسم میں ایسے گردش کرتا ہے جیسے خون، اس لیے اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے تعوذ (أعوذ بالله من الشيطان الرجيم) بہت زیادہ پڑھنا چاہیے۔

(المعجم ۸۲) - بَابُ: فِي الْعِدَّةِ باب: ۸۲۔ وعدہ وفا کرنے کی تاکید

(التحفة ۹۰)

۴۹۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي التَّعْمَانِ، عَنْ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ بَيْنِهِ أَنْ يَفِي فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِءْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ».

۴۹۹۵۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کر لے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ اپنا وعدہ وفا کرے گا مگر نہ کر سکے اور وعدے پر نہ پہنچ سکا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔“

🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ لیکن اگر انسان فطری طور پر نسیان کا شکار ہو گیا ہو تو معاف ہے مگر عمدہ وعدے کا پاس نہ کرنا اور اس کے خلاف کرنا علامات نفاق میں سے ہے۔

۴۹۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ التَّيْسَابُورِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۴۹۹۶۔ حضرت عبداللہ بن ابوجسماء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے کی بات ہے کہ میں نے آپ سے ایک سودا کیا اور کچھ قیمت باقی رہ گئی، تو میں نے آپ سے وعدہ کر لیا کہ میں یہیں

۴۹۹۵۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الإيمان، باب ما جاء في علامة المنافق، ح: ۲۶۳۳ من حديث أبي عامر به، وقال: "وليس إسناده بالقوي... وأبو التعمان مجهول وأبو وقاص مجهول."

۴۹۹۶۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه المزي في تهذيب الكمال: ۹۴ / ۱۰ من حديث محمد بن سنان العوفي به، * عبد الكريم بن عبد الله بن شقيق مجهول (تقريب)، وفي السند علل أخرى.

۴۰- کتاب الأدب

دھوکا نہ دیئے کا بیان

آپ کے پاس لے آتا ہوں۔ مگر مجھے اپنی یہ بات تین دن بعد یاد آئی، پھر میں آیا تو آپ وہیں تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اے جوان! تو نے مجھے بہت اذیت پہنچائی ہے۔ میں تین دن سے یہاں انتظار کر رہا ہوں۔“

شَقِيقٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَمَّاسِ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَيْعَ قَبْلِ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ، فَنَسِيتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثِ فَحِثُّ، فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ، فَقَالَ: «يَا فَتَى! لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِ أَنْتَظِرُكَ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن یحییٰ نے کہا: (سند میں مذکور) عبدالکریمؒ یہ ابن عبداللہ بن شقیق ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: هَذَا عِنْدَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: بواسطہ علی بن عبداللہ مجھے یہ روایت اسی طرح پہنچی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَكَذَا بَلَغَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: بشر بن سری نے اسے ”عن عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق“ کی سند سے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: بَلَغَنِي أَنَّ بَشَرَ بْنَ السَّرِيِّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ.

🌞 فائدہ: یہ روایت بھی ضعیف ہے تاہم حقیقت یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وعدے کے انتہائی پکے تھے۔

باب: ۸۳- دھوکا دینے کے لیے ایسے ظاہر کرنا کہ یہ چیز میری ہے حالانکہ اس کی نہ ہو

(المعجم ۸۳) - بَابُ: فِيمَنْ يَشَبَّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ (التحفة ۹۱)

۳۹۹۷- حضرت اسماء بنت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری ایک سوکن ہے اگر میں اس کے سامنے ایسے ظاہر

۴۹۹۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ

۴۹۹۷- تخریج: أخرجه البخاري، النكاح، باب المتشبع بما لم ينل، وما ينهى من افتخار الضرة، ح: ۵۲۱۹ عن سليمان بن حرب، ومسلم، اللباس والزينة، باب النهي عن التزوير في اللباس وغيره... الخ، ح: ۲۱۳۰ من حديث هشام بن عروة به.



۴۰۔ کتاب الادب۔ مزاح اور خوش طبعی کا بیان

أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي جَارَةً تُعْنِي ضَرَّةً هَلْ عَلَيَّ جُنَاحُ إِنْ تَشَبَّعْتُ لَهَا بِمَا لَمْ يُعْطَ زَوْجِي؟ قَالَ: «الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَّاسٍ ثَوْبِي زُورٍ».

کروں کہ یہ چیز مجھے میرے شوہر نے دی ہے حالانکہ دی نہ ہو تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”جو کوئی ایسے ظاہر کرے کہ یہ چیز میری ہے حالانکہ اسے نہ دی گئی ہو تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مکر کے دو کپڑے پہنے ہو۔“

🌞 فائدہ: کسی مسلمان کو دھوکا دینا یا مانگے تاکے کی چیز پر اترانا کسی صاحب ایمان کو زیب نہیں دیتا ہے۔ اسی طرح سوکنوں کا آپس میں ایسی کیفیت پیدا کرنا کہ دوسری کڑھنے لگے جائز نہیں۔ یا کوئی اپنے آپ کو دکھلاوے کے طور پر زائد ظاہر کرے حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہو۔

(المعجم ۸۴) - باب مَا جَاءَ فِي الْمَزَاحِ (التحفة ۹۲)

باب: ۸۴۔ مزاح اور خوش طبعی کا بیان

۴۹۹۸۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! احْمِلْنِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّا حَامِلُوكَ عَلَى وَلَدٍ نَاقَةٍ». قَالَ: وَمَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَهَلْ تَلِدُ إِلَّا بِلَ الْتَوْقِ».

۴۹۹۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی سواری عنایت فرمائیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم تجھے اونٹنی کا بچہ دے دیتے ہیں۔“ وہ بولا: میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اونٹ کو بھی تو اونٹنی ہی جنم دیتی ہے۔“

🌞 فائدہ: خوش طبعی اور بھلی مذاق انسانی طبیعت کا لازمہ ہے اس سے طبیعت میں بشارت آ جاتی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ بھی اس سے موصوف تھے مگر اس میں حق و صدق کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔ بخلاف اس کے جو کوئی جھوٹ بول کر بے بنائے وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۴۹۹۰)

۴۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي

۴۹۹۹۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے ہاں اندر آنے کی

۴۹۹۸۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، البر والصلة، باب ما جاء في المزاح، ح: ۱۹۹۱ من حديث خالد بن عبدالله الواسطي به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه البغوي في شرح السنة، ح: ۳۶۰۵ * حميد الطويل مدلس، ولم أجد تصريح سماعه.

۴۹۹۹۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۷۱/۴ من حديث أبي إسحاق السبيعي به، وعنن، وسقط ذكره في السنن الكبرى للنسائي، ح: ۸۴۹۵.

۴۰- کتاب الادب

مزاح اور خوش طبعی کا بیان

اجازت چاہی تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز سنی جو قدرے بلند تھی۔ جب وہ اندر آئے تو انہوں نے اسے طمانچہ مارنے کے لیے پکڑا۔ اور بولے: میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آواز بلند کرتی ہو۔ تو نبی ﷺ اسے بچانے لگے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ غصے سے باہر نکل آئے۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ چلے گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”دیکھا! میں نے تجھے اس آدمی سے کیسے بچایا؟“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چند دن توقف کیا اور پھر رسول اللہ ﷺ سے (ملنے کے لیے) اجازت چاہی اور انہیں پایا کہ ان کی صلح ہو چکی ہے تو ان سے کہا: مجھے بھی اپنی صلح میں شامل کر لو جیسے تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم نے کر لیا، ہم نے کر لیا۔“

إِسْحَاقُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعِزَّارِ بْنِ حَرْبِثٍ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا، وَقَالَ: أَلَا أَرَكَ تَرْفَعِينَ صَوْتَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْجُزُهُ، وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغَضَّبًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ: «كَيْفَ رَأَيْتَنِي أَنْقَذْتُكَ مِنَ الرَّجُلِ؟»، قَالَ: فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَهُمَا قَدْ اضْطَلَحَا، فَقَالَ لَهُمَا: أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ فَعَلْنَا، قَدْ فَعَلْنَا».



🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے تاہم رسول اللہ ﷺ کی اندرون خانہ کی زندگی خوش طبعی، مزاح اور وسعت قلبی کی حامل تھی اس میں تکلف اور درشتی یا خشکی کا کوئی پہلو نہ تھا۔

۵۰۰۰- حضرت عوف بن مالک انجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے سفر میں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں نے سلام کہا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا: ”اندر آ جاؤ۔“ میں نے عرض کیا۔ کیا میں سارا ہی آ جاؤں اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: ”سارا ہی آ جاؤ۔“ اور میں اندر حاضر ہو گیا۔

۵۰۰۰- حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمَ، فَسَلَّمْتُ فَقَالَ: «ادْخُلْ»، فَقُلْتُ: أَكُلِّي يَا

۵۰۰۰- تخريج: أخرجه البخاري، الجزية والموادعة، باب ما يحذر من العذر... الخ، ح: ۳۱۷۶ من حديث

الوليد بن مسلم به.

رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «كُلُّكَ»، فَدَخَلْتُ.

۵۰۰۱- عثمان بن ابوعاتکہ نے بیان کیا کہ (مذکورہ

بالا قصبے میں) عوف بن مالک نے جو کہا: ”میں سارا ہی اندر آ جاؤں۔“ یہ اس وجہ سے تھا کہ وہ خیمہ چھوٹا سا تھا۔

۵۰۰۱- حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ: إِنَّمَا قَالَ: أَذْخُلُ كُلِّي مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ.

۵۰۰۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک بار)

نبی ﷺ نے مجھے یوں پکارا: ”اے دوکانوں والے!“

۵۰۰۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «يَا ذَا الْأَذْنَيْنِ!».

باب: ۸۵- ہنسی ہنسی میں کسی کی چیز لے لینا

(المعجم ۸۵) - باب مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ مِنْ مَزَاحٍ (التحفة ۹۳)

۵۰۰۳- جناب عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے

والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی کوئی چیز ہرگز نہ لے نہ ہنسی مذاق میں اور نہ حقیقت میں سچے طور پر۔“ سلیمان بن (عبدالرحمن) کے لفظ تھے [لَعِبًا وَلَا جِدًّا] ”اور جس نے اپنے بھائی سے (کوئی) لالچی (بھی) لی ہو تو اسے واپس کر دے۔“ محمد بن بشار نے (عبداللہ بن سائب کے نسب میں) ”ابن یزید“ نہیں کہا۔ اور (سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ کی بجائے) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کہا۔

۵۰۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا [وَلَا] جَادًّا». وَقَالَ سُلَيْمَانُ: «لَعِبًا وَلَا جِدًّا»، «وَمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيُرِدَّهَا»، لَمْ يَقُلْ ابْنُ بَشَّارٍ: ابْنُ يَزِيدَ - وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۵۰۰۱- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۲۴۸/۱۰ من حديث أبي داود به، * عثمان بن أبي العاتكة ضعيف، والسند إليه صحيح.

۵۰۰۲- [تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، البر والصلة، باب ماجاء في المزاح، ح: ۱۹۹۲ من حديث شريك القاضي به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وله شاهد حسن عند الطبراني في الكبير: ۱/۲۴۰، ح: ۶۶۲.

۵۰۰۳- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ماجاء لا يحل لمسلم أن يروع مسلماً، ح: ۲۱۶۰ عن محمد بن بشار به، وقال: "حسن غريب".

۴۰۔ کتاب الادب۔

انداز گفتگو کا بیان

☀️ فائدہ: مسلمان کی جان و مال اور عزت و آبرو انتہائی محترم و محفوظ چیزیں ہیں۔ ہنسی مزاح میں بھی کسی کی ہنک کر دینا یا مال ہڑپ کر لینا حرام ہے۔

۵۰۰۴۔ جناب عبدالرحمن بن ابولیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے صحابہ نے ہمیں بیان کیا کہ وہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں جا رہے تھے تو ان میں سے ایک آدمی سو گیا اور دوسرا اس سے ایک رسی لینے لگا جو اس کے پاس تھی تو وہ ڈر گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔“

۵۰۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ الْأَنْبَارِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبَلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَنَزَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوَّعَ مُسْلِمًا».

☀️ فائدہ: ہنسی مذاق میں بھی کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں۔

باب ۸۶۔ منہ بنا کر تکلف سے باتیں کرنا

(المعجم ۸۶) - باب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيقِ فِي الْكَلَامِ (التحفة ۹۴)

۵۰۰۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تحقیق اللہ عزوجل ایسے آدمی سے غصے ہوتا ہے جو (ناحق) زبان آور ہو (بہت باتیں بنائے) اپنی زبان کو ایسے چلائے جیسے گائے چلاتی ہے۔“ (اور لپیٹ لپیٹ کر گھاس کھاتی ہے۔)

۵۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ وَكَانَ يَنْزِلُ الْعَوْفَةَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْبَلِيعَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَحَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَحَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا».

۵۰۰۴۔ تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۳۶۲/۵ من حديث ابن نمير به * ورواه فطر بن خليفة عن ابن يسار به، وللحديث شواهد عند الطحاوي (تحفة الأخيار بشرح مشكل الآثار: ۷/۱۰۴، ح: ۴۹۹۵) وغيره.

۵۰۰۵۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في الفصاحة والبيان، ح: ۲۸۵۳ من حديث نافع بن عمر به، وقال: "حسن غريب".

☀️ **فائدہ:** فصاحت و بلاغت اصحاب علم و فضل میں ایک عمدہ صفت ہے مگر اس میں تصنع، بناوٹ اور دھاڑنے کی کیفیت کسی بھی طرح اخلاقاً یا شرعاً پسندیدہ نہیں، بالخصوص جب خلاف حقیقت باتیں بنائی جائیں۔

۵۰۰۶- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ شَرْحَبِيلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِي بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوْ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا».

۵۰۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے گفتگو کا ہیر پھیر (باتیں بنانے کا ڈھنگ) اس لیے سیکھا کہ وہ اس کے ذریعے سے لوگوں کے دل موہ لے تو اللہ عز و جل قیامت کے روز اس کا کوئی نفل اور فرض قبول نہیں کرے گا۔“

۵۰۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ يَعْني لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لِسِحْرًا»، أَوْ «إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لِسِحْرٌ».

۵۰۰۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مشرق کی جانب سے دو آدمی آئے اور انہوں نے خطاب کیا تو لوگوں کو ان کے اسلوب خطاب و بیان پر بڑا تعجب ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔“

☀️ **فائدہ:** یہ حدیث ”جوامع الکلم“ کی ایک عمدہ مثال ہے۔ علمائے اسلام کے ایک طبقے نے اسے ”بیان“ کی طرح قرار دیا ہے اور دوسرے نے اس سے ”نذمت“ کے معنی سمجھے ہیں جب کہ حقیقت ان دونوں کے بین تین ہے۔ گفتگو خطاب یا تحریر میں ”بیان“ اپنے عربی اور اصطلاحی ہر دو معانی میں ایک صاحب علم کے لیے انتہائی اہم عمدہ اور مطلوب صفت ہے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السلام اس وصف سے موصوف تھے اور یہی وجہ تھی کہ لوگ انہیں ”ساحر“ اور ان کے مضامین دعوت کو ”سحر“ کہتے تھے کہ اس میں ان کے لیے انکار کا کوئی چاراندہ تھا۔ اور یہی معاملہ وارثین انبیاء علمائے کرام کا ہے کہ وہ اس وصف کو دعوت دین میں استعمال کریں اور نوآموز اس کی بخوبی مشق بہم پہنچائیں۔ لیکن جہاں معاملہ حد سے بڑھ کر محض مبالغہ آرائی، زبان آوری اور حقائق کو مسخ کرنے اور الفاظ سے کھیلنے کا ہو تو ناجائز اور

۵۰۰۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في الآداب، ح: ۵۲۱ من حديث أبي داود به * في سماع الضحاك بن شرحبيل من أبي هريرة رضي الله عنه نظر.

۵۰۰۷- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب: (إن من البيان سحراً، ح: ۵۷۶۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۸۶/۲.

قابلِ مذمت ہے جیسے اوپر کی احادیث میں گزرا ہے۔

۵۰۰۸- جناب ابو ظبیہ (کلاعی حمصی) سے مروی ہے کہ ایک دن ایک آدمی نے خطاب کیا اور بہت باتیں کیں۔ تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر یہ اپنی گفتگو میں میانہ روی اختیار کرتا تو اس کے لیے بہت بہتر ہوتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”تحقیق میں نے سمجھا ہے یا (فرمایا کہ) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ گفتگو میں میانہ روی اختیار کروں۔ بلاشبہ میانہ روی سراسر خیر ہے۔“

۵۰۰۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ، أَنَّهُ قَرَأَ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ وَحَدَّثَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْضَمٌ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرُو: لَوْ قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَّازَ هُوَ خَيْرٌ».



باب: ۸۷- شعر و شاعری کا بیان

(المعجم ۸۷) - باب مَا جَاءَ فِي الشُّعْرِ
(التحفة ۹۵)

۵۰۰۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ شعروں سے بھرے۔“

۵۰۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْنًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا».

جناب ابو علی (لولوی) رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ارشاد کی توضیح میں جناب ابو عبید کا یہ قول ہمیں پہنچا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص شعر و شاعری میں اس قدر

قَالَ أَبُو عَلِيٍّ: بَلَغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ: وَجْهُهُ أَنْ يَمْتَلِئَ قَلْبُهُ حَتَّى يَسْغَلَهُ عَنِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللَّهِ، فَإِذَا كَانَ

۵۰۰۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۹۷۵ من حديث أبي داود به.

۵۰۰۹- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۸۰/۲ من حديث شعبة به، ورواه البخاري، ح: ۶۱۵۵، ومسلم، ح: ۲۲۵۷ من حديث الأعمش به.

منہمک ہو جائے کہ قرآن کریم اور اللہ کے ذکر ہی سے غافل ہو جائے (تو انتہائی مذموم ہے۔) لیکن قرآن کریم اور مشغلہ علم غالب رہے تو ایسا آدمی ہمارے خیال میں اس کا مصداق نہیں بنتا کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھرا ہو۔ (اور یہ حدیث کہ) ”بلاشبہ کئی بیان جادو ہوتے ہیں۔“ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی انسان کسی کی مدح سرائی پہ آئے تو اس عمدگی سے کرے کہ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہو جائیں اور پھر جب اس کی مذمت کرنے لگے تو اس انداز سے کرے کہ لوگ اس کی اس دوسری بات کے پیچھے لگ جائیں۔ گویا کہ اس نے سامعین کو اپنی بات سے مسحور کر دیا ہو۔



فائدہ: ”شعر و شاعری“ بیان کا ایک فطری اور لازمی حصہ ہے مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ دینی مزاج، شاعری پسند نہیں ہے۔ خیر القرون میں شعر و شعراء سے اشاعت حق اور دفاع اسلام کا کام ضرور لیا گیا ہے مگر بطور فن اس کی حوصلہ افزائی ہرگز نہیں کی گئی لہذا کوئی صاحب علم، شعر و شاعری ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لے اور قرآن اور اللہ کے ذکر سے غافل ہو رہے تو انتہائی مذموم ہے البتہ حد اعتدال میں رہتے ہوئے اپنے اس ذوق اور فن سے اشاعت حق اور ابطال باطل کا فریضہ سرانجام دے تو بلاشبہ کار خیر ہے۔

۵۰۱۰- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ کئی شعر حکمت بھرے ہوتے ہیں۔“

۵۰۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعْقُوثَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً».

۵۰۱۰- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحذاء وما يكره منه، ح: ۶۱۴۵ من حديث الزهري، وابن ماجه، ح: ۳۷۵۵ عن أبي بكر بن أبي شيبة، وهو في المصنف: ۵۰۳/۸.

۴۰- کتاب الأدب

۵۰۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عن سِمَاكِ، عن عِكْرِمَةَ، عن ابنِ عَبَّاسٍ
قال: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ
يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حُكْمًا».

شعر و شاعری کا بیان

۵۰۱۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
ایک بدوی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اپنے مخصوص
انداز میں باتیں کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”بلاشبہ کئی بیان جادو ہوتے ہیں اور بلاشبہ کئی شعر حکمت
ہوتے ہیں۔“

🌞 فائدہ: یہ احادیث دلیل ہیں کہ خطبائے اسلام مدرسین شریعت اور طلبہ کرام کو چاہیے کہ اپنے دعویٰ بیانات کو
حکمت بھرے اشعار اور عمدہ اسلوب بیان سے مزین بنانے میں محنت کریں تاکہ ابلاغ حق اور ابطال باطل کا فریضہ
بحسن و خوبی ادا ہو اور دین اور اہل دین کا علم سر بلند ہو۔ بھدے خطیب اور بے ربط و غیر مدلل متکلم اور مدرس نہ صرف
اپنی بلکہ دین اسلام اور داعیان حق کی تضحیک و مذمت کا باعث بنتے ہیں۔

۵۰۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

فَارِسٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا
أَبُو ثَمِيلَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنِي صَحْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مِنَ
الْبَيِّنَاتِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا، وَإِنَّ
مِنَ الشَّعْرِ حُكْمًا، وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا»،
فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ: صَدَقَ نَبِيُّ
اللَّهِ ﷺ. أَمَّا قَوْلُهُ: «إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ
سِحْرًا»، فَالزَّجْلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ
الْحَنُّ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ فَيَسْحَرُ

۵۰۱۲- حضرت صحر بن عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے
والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ
میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے: ”بلاشبہ
بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور کئی علم جہالت۔ بے شک
کئی شعر حکمت ہوتے ہیں اور بعض اقوال محض بوجھ۔“
اس پر صعصعہ بن صوحان نے کہا: سچ فرمایا اللہ کے نبی
ﷺ نے۔ آپ کا یہ فرمان: ”بعض بیان جادو ہوتے
ہیں۔“ اس کی وضاحت یہ ہے کہ بعض اوقات آدمی کے
ذمے کوئی حق ہوتا ہے (کہ وہ حقدار کو ادا کرے) مگر وہ
حقدار کے مقابلے میں چرب زبان ہوتا ہے تو لوگوں کو
اپنے بیان سے مسحور کر لیتا ہے اور حق مار لیتا ہے۔ اور
آپ ﷺ کا یہ فرمان: ”بعض علم جہالت ہوتے ہیں۔“

۵۰۱۱- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء أن من الشعر حكمة، ح: ۲۸۴۵ من حديث أبي
عوانة به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۷۵۶، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد.

۵۰۱۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۵/ ۱۸۰، ۱۸۱ من حديث أبي داود به *
أبو جعفر النحوي مجهول (تقريب)، وصخر مستور.



یوں ہے کہ بعض اوقات کوئی صاحب علم ان امور میں جن کی اسے کوئی خبر نہیں ہوتی تکلف سے بات کرتا ہے تو جہالت کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور آپ ﷺ کا یہ قول: ”کئی شعر حکمت ہوتے ہیں۔“ تو اس سے مراد وہ اشعار ہیں جن میں وعظ و نصیحت اور عمدہ مثالیں ذکر ہوتی ہیں جن سے لوگ نصیحت پاتے ہیں۔ اور آپ کا یہ کہنا: ”کئی اقوال محض بوجھ ہوتے ہیں۔“ یوں ہے کہ آپ اپنی بات ایسے شخص کے سامنے پیش کرنے لگیں جو اس کے ذوق و مزاج کے مطابق نہ ہو اور نہ وہ اس کا خواہاں ہو۔

الْقَوْمَ بَيَانِهِ فَيَذْهَبُ بِالْحَقِّ. وَأَمَّا قَوْلُهُ: «إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا» فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ إِلَى عِلْمِهِ مَا لَا يَعْلَمُ فَيُجْهَلُهُ ذَلِكَ، وَأَمَّا قَوْلُهُ: «وَأَنَّ مِنَ الشَّعْرِ حُكْمًا» فَهِيَ هَذِهِ الْمَوَاعِظُ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي يَتَعَطَّ النَّاسُ بِهَا وَأَمَّا قَوْلُهُ: «مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا» فَعَرَضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيثَكَ عَلَى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيدُهُ.

۵۰۱۳- جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ مسجد (نبوی) میں شعر پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تیز نظروں سے دیکھا تو انہوں نے جواب دیا۔ بلاشبہ میں اس (مسجد) میں شعر پڑھا کرتا تھا اور اس میں وہ عظیم ہستی موجود ہوتی تھی جو آپ سے کہیں زیادہ افضل تھی۔

۵۰۱۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلْفٍ وَأَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ: كُنْتُ أَنْشِدُ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① مسجد میں دینی اور اخلاقی موضوعات پر مشتمل اشعار کا پڑھنا جائز ہے۔ ② مگر یہ حقیقت بھی برحسب ہے کہ شرعی مزاج شعر و شاعری سے کوئی زیادہ مناسبت نہیں رکھتا اسی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے شعر پڑھنے کو نا پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں کسی بڑے سے بڑے صالح، متقی اور مصلح کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ ④ کسی صاحب فضل سے اگر کہیں فکر و عمل میں اختلافی صورت درپیش ہو تو اس کا جواب نہایت ادب و اخلاق اور دلیل سے دیا جانا چاہیے۔ ⑤ کوئی ادنیٰ اگر شرعی دلیل و حجت میں قوی ہو تو اس کے قبول کر لینے میں کسی بھی صاحب فضل کو عار نہیں ہونی چاہیے۔

۵۰۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: ۵۰۱۳- جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت

۵۰۱۳- تخریج: [صحیح] انظر الحديث الآتي.

۵۰۱۴- تخریج: أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ح: ۲۴۸۵ من حديث عبد الرزاق، والبخاري، بدء الخلق، باب ذكر الملائكة صلوات الله عليهم، ح: ۳۲۱۲ من حديث الزهري به.

۴۰- کتاب الادب

شعر و شاعری کا بیان

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ. زَادَ: فَحَشِيَّ أَنْ يَرْمِيَهُ
بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجَازَهُ.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ اس میں مزید ہے: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کی اجازت پیش کر دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ان کو اجازت دے دی (کہ وہ مسجد میں شعر پڑھ سکتے ہیں۔)

۵۰۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ
الْمُصْصِصِيُّ لَوْثٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ
عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُزْوَةَ وَهَشَامٍ، عَنْ عُزْوَةَ،
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَضَعُ لِحْصَانٍ مُنْبِرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ
يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ رُوحَ الْقُدُّوسِ مَعَ
حَسَّانٍ، مَا نَافَحَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ».

۵۰۱۵- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھوا دیا کرتے تھے۔ پس وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی مذمت کرنے والوں کی ہجو کیا کرتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حسان جب تک رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کریں، روح القدس (جبریل امین) اس کے ساتھ ہیں۔“



فوائد و مسائل: ① مسجد میں بصورت اشعار نعت رسول مقبول ﷺ پیش کرنا ایک مباح عمل ہے۔ ② یہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا عظیم شرف تھا کہ ایک اعلیٰ مقصد کے لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنا منبر پیش فرمایا اور تائید جبریل کی خوشخبری سنائی۔ ③ اس حدیث کا پس منظر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ افک میں ملوث ہو گئے تھے اور انہیں حد بھی لگائی گئی تھی۔ بعد ازاں جب کسی نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ان کی مذمت کی تو انہوں نے اپنے ذاتی معاملے سے صرف نظر کرتے ہوئے ان کی اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے لیے خدمات کا برملا اظہار فرمایا جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔

۵۰۱۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ

۵۰۱۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ ﴿وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ﴾ ”شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔“ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کے

۵۰۱۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في إنشاد الشعر، ح: ۲۸۴۶ من حديث عبد الرحمن بن أبي الزناد به، وقال: "حسن غريب صحيح".

۵۰۱۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۲۳۹/۱۰ من حديث أبي داود به.

۴۰- کتاب الادب

خوابوں کا بیان

ابن عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْفَأْوَنُ﴾ [الشعراء: ۲۲۴]، فَسَخَّ مِنْ ذَلِكَ وَاسْتَنْتَى وَقَالَ: ﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا﴾ ”مگر وہ لوگ جو ایمان لائے نیک عمل کیے اور اللہ کا بہت ذکر کیا۔“ [الشعراء: ۲۲۷].

(المعجم ۸۸) - بَابُ: فِي الرُّؤْيَا

باب: ۸۸- خوابوں کا بیان

(التحفة ۹۶)

۵۰۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ زُقَيْرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْعَدَاةِ يَقُولُ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا»، وَيَقُولُ: «إِنَّهُ لَيْسَ يَنْتَقِي بَعْدِي مِنَ النَّبَوَةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ».

۵۰۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو دریافت فرمایا کرتے: ”کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟“ اور فرمایا کرتے تھے: ”بے شک میرے بعد نبوت کا کوئی حصہ باقی نہیں۔ سوائے اس کے کہ کسی کو کوئی نیک خواب آجائے۔“

763

فائدہ: قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ خواب ایک حقیقت واقعہ ہے۔ یہ سچے اور جھوٹے دونوں طرح کے ہوتے ہیں۔ سچے خواب اللہ عز و جل کی جانب سے اور جھوٹے شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں بلکہ انبیاء و رسل ﷺ کا تو خاصہ ہے کہ ان کے خواب بالکل سچے اور وحی کی ایک قسم ہوتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی ابتداء نبوت خواب ہی سے ہوئی تھی۔ اور عام مسلمان کے خواب جو وہ صحت و اعتدال کی کیفیت میں دیکھے وہ بھی بالعموم سچے ہوتے ہیں اور انہی کو نبوت کا چھایا لیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے البتہ ان کی تعبیر کا معاملہ خفایں ہوتا ہے۔ کبھی تو کوئی صاحب علم اس کی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے اور کبھی اس کی تین تین پہنچے میں ناکام رہتا ہے۔

۵۰۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: سَيِّدُنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۵۰۱۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۲۵/۶ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۵۷، ۹۵۶/۱، وصححه الحاكم: ۳۹۱، ۳۹۰/۴، ووافقه الذهبي.

۵۰۱۸- تخریج: أخرجه البخاري، التعمير، باب: الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة، ج: ۶، ۶۹۸۷، وسلم، الرؤيا، باب: ۱، ح: ۲۲۶۴ من حديث شعبة به.

۴۰- کتاب الادب

خوابوں کا بیان

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حَصَّه»
 «رُؤْيَا الْمُؤْمِنِينَ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنْ النَّبُوَّةِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① صاحب ایمان کی یہ فضیلت ہے کہ اس کے خواب بالعموم سچے ہوتے ہیں۔ مومن کے خواب کو نبوت کا چھیا یسواں حصہ کہنے کی ایک توجیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دور نبوت تیس سال کا ہے اور ان میں پہلے چھ ماہ تک آپ کو محض خواب آیا کرتے تھے جو اس قدر سچے اور حقیقت ہوتے تھے جیسے رات کے اندھیرے کے بعد صبح صادق کا طلوع ہونا۔ تو یہ چھ ماہ تیس سال کا چھیا یسواں حصہ ہے تو اسی نسبت سے مومن کے خواب کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔ ② جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کے خواب سچے ہوا کریں تو اسے چاہیے کہ اپنے ایمان و عمل کو خالص بنانے میں محنت کرے اور ہمیشہ سچ بولنے کو اپنا معمول بنائے۔



۵۰۱۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَبِي يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكُنْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ أَنْ تَكْذِبَ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ، فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهُ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ». قَالَ: وَأَجِبَ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدَ: ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ.

۵۰۱۹- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب زمانہ قریب آجائے گا تو مسلمان کا خواب غالباً جھوٹا نہیں ہوگا اور سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو بات چیت میں سب سے زیادہ سچا ہوگا۔ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں: اچھا خواب اللہ عز و جل کی جانب سے بشارت ہوتی ہے اور ایک خواب شیطان کی طرف سے غمگین کرنے والا ہوتا ہے اور ایک خواب بندے کے اپنے اوبام و خیالات ہوتے ہیں۔ تو جب کوئی خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو چاہیے کہ اٹھ کھڑا ہو نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے“ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں خواب میں پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا پسند کرتا ہوں جب کہ گلے میں طوق دیکھنا برا جانتا ہوں۔ پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا دین میں ثابت قدمی کی علامت ہے۔

۵۰۱۹- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۲۲۶۳ من حديث عبد الوهاب الثقفي به، انظر الحديث السابق، ورواه البخاري، ح: ۷۰۱۷ من حديث محمد بن سيرين به.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ يَعْنِي إِذَا اقْتَرَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَعْنِي يَشْتَوِيَانِ .
امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا: ”زمانہ قریب آجائے“
کا مفہوم یہ ہے کہ جب دن اور رات برابر برابر ہو جائیں
(موسم بہار ہو۔)

☀️ فائدہ: کسی پریشان کن اور برے خواب دیکھنے کی صورت میں اس کی نحوست سے بچنے کے لیے انسان کو
تعوذ پڑھتے ہوئے اپنی بائیں طرف تھوکتا اور پہلو بھی بدل لینا چاہیے اور سب سے افضل یہ ہے کہ انسان نماز پڑھے
اور خواب کسی سے بیان نہ کرے۔

۵۰۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعْبَرْ، فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ»، قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: «وَلَا تَقْصُهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ أَوْ ذِي رَأْيٍ».

۵۰۲۰- حضرت ابورزین (لقیط بن صبرہ عقیلی) رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خواب (گویا) پرندے کے پاؤں پر ہے جب تک کہ اس کی تعبیر نہ بیان کر دی جائے۔ چنانچہ جب تعبیر بیان کر دی جاتی ہے تو (وہ اسی طرح) ہو جاتی ہے۔“ اور میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اسے اپنے کسی محبت کرنے والے (مخلص) یا صاحب علم کے علاوہ کسی سے ہرگز بیان نہ کرو۔“

☀️ فائدہ: محبت کرنے والا مخلص ساتھی خوشی کی خبر میں تمہارے ساتھ خوش ہوگا اور بری بات سے خاموش رہے گا۔
اور صاحب علم یا تو تعبیر ہی عمدہ کرے گا یا کسی برائی سے بچاؤ کا طریقہ بتائے گا۔

۵۰۲۱- حَدَّثَنَا الثُّفَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ

۵۰۲۱- حضرت ابو قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”اچھا خواب اللہ عزوجل کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کوئی شخص کوئی ناپسند چیز دیکھے تو چاہیے کہ اپنے بائیں جانب تین بار تھوکے پھر اس کے

۵۰۲۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، تعبیر الرؤیا، باب الرؤیا إذا عبرت وقعت . . . الخ، ح: ۳۹۱۴ من حدیث ہشیم بہ، وهو فی مسند أحمد: ۱۰/۴، وقال الترمذی، ح: ۲۲۷۸ "حسن صحیح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۷۹۵ و ۱۷۹۷، والحاكم: ۳۹۰/۴، ووافقه الذهبي.

۵۰۲۱- تخریج: أخرجه البخاري، التعبير، باب الرؤيا من الله، ح: ۶۹۸۴ من حدیث زهیر، ومسلم، الرؤیا، ح: ۲/۲۲۶۱ من حدیث یحیی بن سعید الأنصاري به.

۴۰- کتاب الادب

خوابوں کا بیان

الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ لْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.

شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ بلاشبہ وہ (خواب) اسے ضرر نہیں پہنچائے گا۔“

۵۰۲۲- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَنْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ».

۵۰۲۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے۔ اور تین بار شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور اپنی کروٹ بدل لے۔“

۵۰۲۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي الْيَقَظَةِ» أَوْ «لَكَأَنَّمَا رَأَى فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي».

۵۰۲۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے جاگتے میں بھی دیکھے گا یا فرمایا کہ اس نے گویا مجھے جاگتے میں دیکھا۔ اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

🌞 فائدہ: نبی ﷺ کا یہ خاصہ ہے کہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا البتہ یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ کوئی دوسری شکل دکھا کر ایسا وہم دلائے کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ تو اس لیے ضروری ہے کہ انسان اس دیکھی ہوئی شکل کا موازنہ ان صفات سے کرے جن کا ذکر کتب حدیث میں آیا ہے۔ یا کسی صاحب علم سے اس کی تصدیق حاصل کرے۔ والد مرحوم شیخ عبدالعزیز سعیدی رحمہ اللہ کو ایک بدعتی شخص نے بڑے ذوق و شوق سے بتایا کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہے۔ والد صاحب نے تفصیل پوچھی تو بولا کہ میں نے ایک نورانی شخصیت دیکھی جس کی

۵۰۲۲- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۲۲۶۲ عن قتیبہ به، انظر الحديث السابق.

۵۰۲۳- تخریج: أخرجه البخاري، التعبير، باب من رأى النبي ﷺ في المنام، ح: ۶۹۹۳، ومسلم، الرؤيا، باب قول النبي عليه الصلاة والسلام "من رأى في المنام فقد رآني"، ح: ۲۲۶۶ من حديث ابن وهب به.

سفید براق ڈاڑھی تھی۔ والد صاحب نے فوراً ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ پڑھا۔ اور واضح کیا کہ تم نے کسی شیطان کو دیکھا ہے۔ الغرض خواب میں نبی ﷺ کو دیکھنے والا قیامت میں جاگتے ہوئے آپ کو دیکھے گا اور اسے ایک طرح کا خاص قرب حاصل ہوگا۔ ورنہ دیگر اصحاب ایمان بھی تو آپ کو دیکھیں گے۔

۵۰۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَشَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَذْبَةِ اللَّهِ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ وَمَنْ تَحَلَّمَ كُفْلًا أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً، وَمَنْ أَسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَقْرُونَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۵۰۲۳- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ اسے اس کی وجہ سے قیامت میں عذاب دے گا“ حتیٰ کہ اس میں روح پھونکے، مگر وہ نہیں پھونک سکے گا اور جس نے جھوٹے طور پر یہ دعویٰ کیا کہ اس نے یہ خواب دیکھا ہے تو اسے اس بات کا مکلف کیا جائے گا کہ جو کے دانے میں گرہ باندھے (جو کہ ناممکن ہے) اور جس نے کسی قوم کی بات سننے کی کوشش کی جبکہ وہ اپنی بات کرنے کے لیے اس سے دور ہو رہے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کان میں سیسہ ڈالا جائے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① تصویر سے مراد کسی جاندار کی تصویر بنانا ہے یا ایسی تصویریں بھی اس میں شمار ہو سکتی ہیں جن کی لوگ عبادت کرتے ہیں خواہ کسی درخت کی ہوں یا پہاڑ وغیرہ کی۔ ② یہ تصویریں یا تھہ سے بنائی جائیں یا کیمرے وغیرہ سے، سب اسی ضمن میں آتی ہیں۔ کیمرے کی تصاویر کو جائز بنانے والی تمام تاویلات بے معنی ہیں۔ صاحب ایمان کو نبی ﷺ کے ظاہر فرامین پر بے چون و چرا ایمان رکھنا اور عمل کرنا چاہیے۔ (اللہ عزوجل تصاویر کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!) ③ اپنی طرف سے بنانا کر جھوٹے خواب سنانا یا اوروں کے نقل کرنا کبیرہ گناہ ہے اور جب اس ذریعے سے مقصود لوگوں کے دین و ایمان کے ساتھ کھیلنا ہو تو اس کی قباحیت اور بھی بڑھ جاتی ہے جیسے کہ نام نہاد جاہل صوفیوں اور پیروں کا وتیرہ ہے۔ ④ دوسروں کی پوشیدہ اور خاص باتیں سننے کی کوشش کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

۵۰۲۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ مَا لَكَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَفَعَهُ» فرمایا: ”میں نے آج رات دیکھا گویا ہم عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے گھر میں ہیں اور ہمیں

۵۰۲۴- تخریج: أخرجه البخاري، التعبير، باب من كذب في حلمه، ح: ۷۰۴۲ من حديث أيوب السخيتاني به.
۵۰۲۵- تخریج: أخرجه مسلم، الرؤيا، باب روى النبي ﷺ، ح: ۲۲۷۰ من حديث حماد بن سلمة به.

۴۰- کتاب الأدب

جہائی سے متعلق احکام و مسائل

اللَّيْلَةَ كَأَنَّ فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَتَيْنَا
بِرُطْبٍ مِنْ رُطْبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ
الرَّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ،
وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ»۔

(مدینہ کی معروف عمدہ) تازہ کھجور ابن طاب کی پیش کی
گئی ہے۔ تو میں نے اس کی یہ تعبیر کی ہے کہ ہمیں دنیا
میں رفعت و سر بلندی حاصل ہوگی اور آخرت میں انجام
عمدہ ہوگا اور ہمارا دین بھی خوب (پھل پھول گیا) ہے۔“

🌞 فائدہ: خواب کی تعبیر میں بعض اوقات الفاظ و مناظر سے بھی معانی اخذ کیے جاتے ہیں۔ تو مندرجہ بالا خواب میں
لفظ ”عقبہ“ سے عاقبت (عمدہ انجام) ”رافع“ سے رفعت و سر بلندی اور ”ابن طاب“ سے طیب اور عمدہ ہونا سمجھا گیا
ہے جو بحمد اللہ ایک تاریخی حقیقت ثابت ہوا ہے۔

باب: ۸۹- جہائی کا بیان

(المعجم ۸۹) - بَابُ: فِي التَّائِبِ
(التحفة ۹۷)

۵۰۲۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِيهِ، فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ»۔

۵۰۲۶- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو جہائی
آئے تو چاہیے کہ وہ اپنا منہ بند رکھے بلاشبہ (اس میں)
شیطان داخل ہو جاتا ہے۔“

۵۰۲۷- حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكِيعٍ،
عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلٍ نَحْوَهُ قَالَ: «فِي
الصَّلَاةِ فَلْيَكْظُمْ مَا اسْتَطَاعَ»۔

۵۰۲۷- جناب سہیل رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث کی
مانند مروی ہے۔ (مگر اس میں ہے:) ”جہائی اگر نماز میں
آئے تو جہاں تک ہو سکے منہ بند رکھنے کی کوشش کرے۔“

۵۰۲۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ:
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي
ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ:

۵۰۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند
اور جہائی کو ناپسند کرتا ہے۔ چنانچہ جب کسی کو جہائی آئے

۵۰۲۶- تخریج: أخرجه مسلم، الزهد، باب تشميت العاطس وكراهة التناوب، ح: ۲۹۹۵ من حديث سهيل بن
أبي صالح به.

۵۰۲۷- تخریج: أخرجه مسلم من حديث وكيع به، انظر الحديث السابق.

۵۰۲۸- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب: إذا تناءب فليضغ يده على فيه، ح: ۶۲۲۶ من حديث محمد بن
عبدالرحمن بن أبي ذئب به.

قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَّاسَ وَيَكْرَهُ التَّنَاوُبَ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدَّ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَاهُ هَاهُ، فَإِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ».

تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے اور ہاء ہاء کی آواز نہ نکالے۔ بلاشبہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور وہ اس سے ہنستا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① چھینک آنا طبیعت کے ہلکے ہونے اور صحت مندی کی جبکہ جمائی کسل مندی اور طبیعت کے بوجھل ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ اور شریعت میں ہر بری کیفیت کی نسبت شیطان کی طرف اور ہر خیر اور بہتری کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف کی جاتی ہے۔ ② جمائی کو بند کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ انسان جمائی آنے ہی نہ دے یا اگر آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے اور ہاء ہاء کی آواز نہ نکالے۔ بالخصوص نماز کے دوران میں اس کا خاص خیال رکھے۔

باب: ۹۰- چھینک کا بیان

(المعجم ۹۰) - بَابُ فِي الْعُطَّاسِ

(التحفة ۹۸)

۵۰۲۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لیتے اور اپنی آواز کو کم رکھتے۔ بجلی کو شک ہے کہ روایت میں لفظ [خَفَضَ] تھا یا [غَضَّ]۔ (معنی ایک ہی ہیں۔)

۵۰۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ سَمِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ. شَكَ يَحْيَى.

🌟 فائدہ: بعض لوگ چھینک آنے پر جان بوجھ کر زور دے کر آواز نکالتے ہیں جو خلاف ادب اور غیر مسنون ہے۔
اضطراری کیفیت ان شاء اللہ معاف ہے۔

۵۰۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان پر دوسرے

۵۰۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سَفْيَانَ وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا

۵۰۲۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في خفض الصوت وتخخير الوجه عند العطاس، ح: ۲۷۴۵ من حديث يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم: ۲۹۳/۴، ووافقه الذهبي * محمد بن عجلان صرح بالسماع عند أحمد: ۴۳۹/۲.

۵۰۳۰- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب: من حق المسلم للمسلم رد السلام، ح: ۲۱۶۲، والبخاري، ح: ۱۲۴۰ تعليقاً من حديث عبد الرزاق به، وهو في المصنف، ح: ۱۹۶۷۹.

۴۰- کتاب الأدب

چھینک سے متعلق احکام و مسائل

مسلمان بھائی کے لیے پانچ باتیں واجب ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینک آنے پر دعا دینا، دعوت قبول کرنا، بیمار پر کسی کرنا اور جنازے میں شریک ہونا۔“

عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ: رَدُّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ».

باب: ۹۱- چھینک کا جواب کس طرح

دیا جائے؟

۵۰۳۱- جناب ہلال بن یساف کہتے ہیں: ہم لوگ حضرت سالم بن عبید اللہؓ کے ہاں بیٹھے تھے کہ مجلس میں سے کسی کو چھینک آئی تو اس نے کہا ”السلام علیکم“ (تم پر سلامتی ہو) تو حضرت سالمؓ نے کہا: تم پر اور تمہاری ماں پر بھی۔ پھر اس کے بعد فرمایا: شاید تمہیں میری بات ناگوار گزری ہے؟ اس نے کہا: آپ میری ماں کا کسی طور..... خیر یا شر کے ساتھ..... ذکر نہ کرتے تو اچھا تھا۔ انہوں نے کہا: میں نے تم سے وہی بات کہی ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہی تھی۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قوم میں سے کسی کو چھینک آگئی تو اس نے کہا ”السلام علیکم“ تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: ”تم پر اور تمہاری ماں پر بھی۔“ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] ”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں“ کہے۔

(المعجم ۹۱) - بَابُ: كَيْفَ تَشْمِيتُ

العاطس (التحفة ۹۹)

۵۰۳۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ سَالِمٌ: وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا قُلْتُ لَكَ؟ قَالَ: لَوَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ أُمِّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ، قَالَ: إِنَّمَا قُلْتُ لَكَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِنَّا بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ»، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَحْمِدِ اللَّهَ». - قَالَ: فَذَكَرَ بَعْضَ الْمَحَامِدِ - «وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ



۵۰۳۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء كيف يشمت العاطس، ح: ۲۷۴۰ من حديث منصور به، * هلال لم يدرك سالم بن عبید، بينهما رجل مجهول، انظر المستدرک: ۲۶۷/۴، ومسند أحمد: ۸، ۷/۶، ح: ۲۴۳۵۴، وجاء تصريح سماع هلال من سالم، وهو وهم من جریر بن عبد الحمید رحمه الله.

۴۰- کتاب الادب

چھینک سے متعلق احکام و مسائل

عَنْدَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلَيْزِدَ - يَعْنِي عَلَيْهِمْ -: يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ.

راوی نے کہا کہ انہوں نے کچھ اور حمدوں کا ذکر بھی کیا۔ اور جو دوسرا اس کے پاس ہوا اسے چاہیے کہ یوں کہے [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] ”اللہ تم پر رحم فرمائے“ اور پھر چھینک مارنے والا ان لوگوں کو جواب دے [يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ] ”اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں (سب کو) معاف فرمادے۔“

🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی بابت صحیح روایت (۵۰۳۳) آگے آرہی ہے۔

۵۰۳۲- خالد بن عرفطہ نے حضرت سالم بن عبید اشجعی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے یہ (مذکورہ بالا) روایت بیان کی۔

۵۰۳۲- حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُثَنِّصِرِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ وَرَقَاءَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ [عَرْفُطَةَ]، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الْأَشْجَعِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۵۰۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ کہے [الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ] ”ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔“ اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ کہے [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] ”اللہ تم پر رحم فرمائے“ اور پھر وہ جسے چھینک آئی ہو کہے [يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ] ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے احوال درست کر دے۔“

۵۰۳۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلْ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَيَقُولْ هُوَ: يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ».

۵۰۳۲- تخریج: [إسناده ضعيف] * خالد بن عرفطه مجهول الحال، ولم أجد من وثقه، وظن الحافظ ابن حجر بأنه الذي وثقه ابن حبان، وروى عنه جماعة، ورواه هلال عن رجل من آل خالد بن عرفطه عن آخر عن سالم به، فالسند معطل.

۵۰۳۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري، الأدب، باب: إذا عطس كيف يشمت؟ ح: ۶۲۲۴ من حديث عبد العزيز به، ولم يذكر "على كل حال".

۴۰۔ کتاب الأدب چھینک سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فائدہ: چھینک آنے پر مندرجہ بالا کیفیت میں اللہ کی حمد کرنا اور ایک دوسرے کو دعا کیں دینا انتہائی تاکید سنت ہے اور جو شخص خود اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے تو وہ اپنے بھائی سے جواب دعا کی توقع نہ رکھے جیسے اگلی حدیث: ۵۰۳۹ میں آرہا ہے۔ ایسے ہی زکام وغیرہ کے مریض کو بار بار جواب دینا بھی ضروری نہیں۔

(المعجم ۹۲) - بَابُ: كَمْ يَشْمَتُ
باب: ۹۲۔ کتنی بار چھینک کا جواب دے؟
الْعَاطِسُ (التحفة ۱۰۰)

۵۰۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي
سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «شَمَتُ أَخَاكَ
ثَلَاثًا، فَمَا زَادَ فَهُوَ زَكَامٌ».
🌞 فائدہ: یہ روایت اگرچہ موقوف ہے مگر مرفوع بھی ثابت ہے جیسے اگلی روایت میں ہے۔

۵۰۳۵۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ
الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ
عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ
الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَاهُ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ
مُوسَى بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

🌞 فائدہ: بعض محققین نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۵۰۳۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حميدہ یا عبیدہ بنت عبید بن رفاعہ زرقی

۵۰۳۴۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۹۳۵ من حديث محمد بن عجلان به.
۵۰۳۵۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۹۳۵۹ من حديث أبي داود به، * شك ابن عجلان فيه، وله شاهد في الموطأ: ۹۶۵/۲، ح: ۱۸۶۵، وسنده ضعيف.
۵۰۳۶۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء كم يشمت العاطس، ح: ۲۷۴۴ من

۴۰- کتاب الأدب

چھینک سے متعلق احکام و مسائل

اپنے والد سے بیان کرتی ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ نے فرمایا: ”چھینک مارنے والے کو تین بار جواب دو۔ پھر اگر جواب دینا چاہو تو دو اور اگر چاہو تو“ چھوڑ دو۔“

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ حُمَيْدَةَ - أَوْ عُبَيْدَةَ - بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُسَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا، فَإِنْ شَتَّ أَنْ تُسَمَّتْ فَسَمَّتُهُ، وَإِنْ شَتَّ فَكُفَّ».

۵۰۳۷- جناب ایاس بن سلمہ بن اکوع سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی مجلس میں چھینک ماری تو آپ نے اسے دعا دی اور فرمایا [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] ”اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔“ اس نے پھر چھینک ماری تو آپ نے فرمایا: ”اسے زکام ہے۔“

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَارٍ، عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: «يَرْحَمُكَ اللَّهُ»، ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الرَّجُلُ مَرْكُومٌ».

🌞 فائدہ: پہلی بار چھینک کا جواب دینا لازم ہے اس کے بعد نہیں جیسے صحیح مسلم سے بھی اشارہ ملتا ہے۔ دیکھیے:

(صحیح مسلم، الزہد، حدیث: ۲۹۹۳)

باب: ۹۳- کوئی غیر مسلم چھینک مارے

(المعجم ۹۳) - بَابُ: كَيْفَ يُسَمَّتُ

تو کس طرح جواب دے؟

الدَّمِي (التحفة ۱۰۱)

۵۰۳۸- حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یہودی لوگ نبی ﷺ کی مجلس میں عدا

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ

«حدیث عبد السلام بن حرب به، وقال: "غريب وإسناده مجهول" * يزيد الدالاني أبو خالد عنن، وعبيدة بنت عبيد لا يعرف حالها، وحميدة لم يوثقها غير ابن حبان.

۵۰۳۷- تخریج: أخرجه مسلم، الزهد، باب تسميت العاطس وكراهة التثاؤب، ح: ۲۹۹۳ من حديث عكرمة بن عمار به.

۵۰۳۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء كيف يشمت العاطس، ح: ۲۷۳۹ من حديث سفيان الثوري به، وقال: "حسن صحيح" * وسفيان صرح بالسماع المسدول عند الحاكم ۲۶۸/۴.

۴۰- کتاب الأدب

چھینک سے متعلق احکام و مسائل

الدَّيْلَم، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ الْيَهُودُ تَعَاطِسُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجَاءً أَنْ يَقُولَ لَهَا: يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ، فَكَانَ يَقُولُ: «يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ».

چھینکیں مارا کرتے تھے اور توقع کرتے تھے کہ آپ انہیں دعا دیتے ہوئے [يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ] ”اللہ تم پر رحم فرمائے“ کہیں گے۔ مگر آپ انہیں یوں جواب دیتے [يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ] ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے احوال کی اصلاح فرمائے۔“

🌞 فائدہ: غیر مسلم کو چھینک کے جواب میں [يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ] کی بجائے [يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ] کہنا چاہیے جیسے کہ اسے [السلام علیکم] کہنے میں ابتدا نہیں کی جاسکتی اور وہ کہے تو جواباً صرف ”علیکم“ کہا جاتا ہے۔

(المعجم ۹۴) - بَابُ: فِيمَنْ يَعْطَسُ وَلَا يَحْمَدُ اللَّهَ (التحفة ۱۰۲)

باب: ۹۴- جو شخص چھینک آنے پر الْحَمْدُ لِلَّهِ نہ کہے

۵۰۳۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْآخَرَ، قَالَ: فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلَانِ عَطَسَا فَسَمَّتْ أَحَدَهُمَا. - قَالَ أَحْمَدُ: أَوْ فَسَمَّتْ أَحَدَهُمَا - وَتَرَكْتُ الْآخَرَ فَقَالَ: «إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ».

۵۰۳۹- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی مجلس میں دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا۔ تو آپ سے کہا گیا: اے اللہ کے رسول! دو آدمیوں نے چھینک ماری، مگر آپ نے ایک کو جواب دیا ہے..... احمد (بن یونس) نے وضاحت کی کہ یہاں لفظ [فَسَمَّتْ أَحَدَهُمَا] تھے یا [فَسَمَّتْ أَحَدَهُمَا]..... اور دوسرے کو چھوڑ دیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس نے (جس کو میں نے جواب دیا ہے) اللہ کی حمد کی ہے اور اس نے اللہ کی حمد نہیں کی۔“

🌞 فائدہ: جو شخص چھینک آنے پر [الْحَمْدُ لِلَّهِ] نہ کہے وہ اپنے بھائی کے جواب اور اس کی دعا کا مستحق نہیں رہتا۔

۵۰۳۹- تخريج: أخرجه البخاري، الأدب، باب الحمد للعاطس، ح: ۶۲۲۱ عن محمد بن كثير العبدي، ومسلم، الزهد، باب تسميت العاطس، وكرامة الشاوب، ح: ۲۹۹۱ من حديث سليمان التيمي به.

أَبْوَابُ النَّوْمِ

سونے سے متعلق احکام و مسائل

باب: اوندھے منہ پیٹ کے بل سونا
(مکروہ ہے)

(المعجم . . .) - بَابُ فِي الرَّجُلِ
يَبْطِخُ عَلَى بَطْنِهِ (التحفة ۱۰۳)

۵۰۴۰- حضرت یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری کا بیان ہے کہ میرے والد (طخفہ رضی اللہ عنہ) اصحاب صفہ میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”ہمارے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلو۔“ تو ہم چل دیے۔ (وہاں پہنچ کر) آپ نے فرمایا: ”عائشہ! ہمیں (کچھ) کھلاؤ۔“ تو وہ حشیہ لے آئیں جو ہم نے کھایا۔ (حشیہ اس انداز کا کھانا ہے کہ گندم کو پیس کر آٹا بنڈیا میں چڑھائیں پھر اس میں گوشت یا کھجور ڈال کر پکائیں۔ اسے ایک طرح کا حلیم بھی کہا جاسکتا ہے۔) پھر آپ نے فرمایا: ”عائشہ! ہمیں کچھ اور بھی کھلاؤ۔“ تو وہ حشیں۔ (کھجور، گھی اور پیرو وغیرہ کا مرکب کھانا) لے آئیں جو تھوڑا سا تھا جیسے کہ چڑیا ہو (یا ممکن ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مراد ہوں کہ وہ صدق و وفا شعاری میں قضاۃ چڑیا کی مانند تھیں۔) ہم نے وہ حشیں کھایا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ۔“ تو وہ دودھ کا ایک بڑا پیالہ لے آئیں۔ ہم نے وہ پی لیا۔ آپ نے پھر فرمایا: ”عائشہ! ہمیں اور بھی پلاؤ۔“ تو وہ ایک چھوٹا پیالہ لے آئیں تو ہم

۵۰۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ بْنِ قَيْسِ الْغَفَارِيِّ قَالَ: كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ»، فَاَنْطَلَقْنَا فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَطْعِمِينَا»، فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَطْعِمِينَا»، فَجَاءَتْ بِحَشِيَّةٍ مِثْلِ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَشْقِينَا»، فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنَ اللَّبَنِ فَشَرَبْنَا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَشْقِينَا»، فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فَشَرَبْنَا، ثُمَّ قَالَ: «إِنْ شِئْتُمْ نِمُّوْا وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ». قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي، إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ

۵۰۴۰- تخریج: [صحیح] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب النهي عن الاضطجاع على الوجه، ح: ۳۷۲۳، ح: ۷۵۲ من حديث يحيى بن أبي كثير به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۶۰، وله شاهد عند ابن حبان، ح: ۱۹۵۹، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۴/ ۲۷۱، ووافقه الذهبي.

۴۰- کتاب الادب

سونے سے متعلق احکام و مسائل

ضِجْعَةٌ يُبْعِضُهَا اللَّهُ. قال: فَتَنْظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. نے وہ بھی پایا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”اگر چاہو تو سو جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔“ طحخفہ کہتے ہیں: میں مسجد میں اوندھے منہ اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ میرے پیچھے مڑے میں تکلیف تھی۔ تو اچانک میں نے پایا کہ کسی نے مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دی ہے اور کہہ رہا ہے: ”اس طرح سے سونا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔“ کہتے ہیں: میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

🌞 فائدہ: پیٹ کے بل سونا ناجائز ہے۔ افضل یہ ہے کہ دائیں کروٹ سویا جائے۔

(المعجم ۹۵) - بَابُ: فِي النُّومِ عَلَى

باب: ۹۵- ایسی چھت پر سونا جس پر کوئی

منڈیر نہ ہو

السَّطْحِ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ (التحفة ۱۰۴)

۵۰۴- جناب عبدالرحمن اپنے والد علی بن شیمان

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص کسی ایسی چھت پر سوئے جس کے گرد کوئی منڈیر

(پردہ وغیرہ) نہ ہو تو اس سے ذمہ اٹھ گیا۔“

۵۰۴۱- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا

سَالِمٌ يَعْنِي ابْنَ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَابِرٍ

الْحَنْفِيُّ، عَنْ وَعْلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

وَثَّابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ

شَيْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

”مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ

فَقَدْ بَرَّكَتْ مِنْهُ الذَّمَّةُ“.

🌞 فوائد و مسائل: ① یعنی ایسی صورت میں اگر وہ گر کر ہلاک ہو جائے یا نقصان اٹھائے تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہے

اور ایسی نگلی چھت پر سونا جائز نہیں۔ ② شریعت کا تعلق صرف نماز روزے حج، زکوٰۃ یا مسجد ہی سے نہیں بلکہ یہ مسلمان

کی پوری زندگی کو محیط ہے۔

(المعجم ۹۶، ۹۷) - بَابُ: فِي النُّومِ

باب: ۹۶، ۹۷- با وضو ہو کر سونے

(کی فضیلت) کا بیان

عَلَى طَهَارَةٍ (التحفة ۱۰۵)

۵۰۴۱- تخریج: [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۹۲ عن محمد بن المثنى به، وقال

البخاري: "في إسناده نظر"، وله شاهد عند أحمد: ۷۹/۵، ۷۶.

۴- کتاب الادب

سُونے سے متعلق احکام و مسائل

۵۰۴۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرِ طَاهِرًا فَيَتَعَارُ مِنْ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ».

۵۰۴۲- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے اور پھر رات کو کسی وقت اس کی آنکھ کھلے (اور بستر پر اپنا پہلو وغیرہ بدلے) اور اللہ سے دنیا و آخرت کی کوئی خیر مانگ لے تو وہ اسے عنایت فرما دے گا۔“

قال ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ: قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قال ثَابِتٌ: قال فُلَانٌ: لَقَدْ جَهَّدْتُ أَنْ أَقُولَهَا حِينَ أَنْبَعْتُ، فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا.

ثابت بنانی کہتے ہیں راوی حدیث ابو ظبیہ ہمارے ہاں آئے اور انہوں نے ہمیں یہ حدیث بواسطہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ..... نبی ﷺ سے بیان کی۔ ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا: میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ رات کو اٹھوں اور ایسی کوئی دعا کر لوں مگر میں اس میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

🌞 فائدہ: با وضو کر مسنون اذکار پڑھ کر سونے کی بہت برکات ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر انسان رات کو کسی وقت لیٹے لیٹے بھی دعا کر لے تو ان شاء اللہ مقبول ہوتی ہے اور اگر اٹھ کر نماز پڑھنے میں مشغول ہو تو تُوْر علیٰ نُور ہے۔ مخصوص ذکر اور دعا حدیث: ۵۰۶۰ میں ملاحظہ ہو۔

۵۰۴۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ.

۵۰۴۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھے قضاے حاجت کے لیے گئے۔ پھر اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے پھر سو گئے۔

۵۰۴۲- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الدعاء، باب ما يدعو به، إذا انتبه من الليل، ح: ۳۸۸۱ من حديث حماد بن سلمة به، وللحديث طرق أخرى.

۵۰۴۳- [تخریج: أخرجه البخاري، الدعوات، باب الدعاء إذا انتبه من الليل، ح: ۶۳۱۶، ومسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ ودعائه بالليل، ح: ۷۶۳ من حديث سفیان الثوري به.

۴۰۔ کتاب الأدب

سونے سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي بَالٌ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ [قَصِي حَاجَتُهُ]

سے مراد ہے پیشاب کیا۔

☀ فائدہ: ”بادضو ہو کر سونے“ کے معنی یہ ہیں کہ رات کے ابتدائی حصے میں وضو کر کے بستر پر جانے کے علاوہ اگر رات کے کسی حصے میں جاگے اور قضائے حاجت وغیرہ کے لیے جائے تو دوبارہ بھی مسنون وضو کر کے سونے تو یہ بہت ہی افضل عمل ہے۔

(المعجم . . .) - بَابُ: كَيْفَ يَتَوَجَّهْ؟ باب: (سوتے ہوئے) اپنا رخ کدھر کرے؟
(التحفة ۱۰۶)

۵۰۴۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِّمَّا يُوضَعُ الْإِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ.

۵۰۴۳ - جناب ابو قلابہ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خاندان میں سے کسی فرد سے روایت کیا کہ نبی ﷺ کا بستر ایسے بچھایا جاتا تھا جیسے انسان قبر میں رکھا جاتا ہے اور مسجد آپ کے سر کی طرف ہوتی تھی۔

☀ فائدہ: یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے، لیکن دیگر صحیح احادیث میں یہ ہے کہ نبی ﷺ قبلہ رو ہو کر دائیں کروٹ پر سوتے تھے۔ جیسے کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے۔ اس طرح ”مسجد نبوی“ آپ کے سر کی جانب ہوتی تھی۔ بعض نے یہ مفہوم بھی بیان کیا ہے کہ آپ کا مصلیٰ اور جائے نماز تہجد کے لیے آپ کے سر کے پاس ہی ہوتا تھا۔ غرض یہ ہے کہ آپ سوتے وقت بھی ذکر اور عبادت کی تیاری سے غافل نہیں رہتے تھے۔

(المعجم ۹۷، ۹۸) - بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ (التحفة ۱۰۷)

باب: ۹۸، ۹۷ - سوتے ہوئے کون سی دعا پڑھے؟

۵۰۴۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ

۵۰۴۵ - ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونا چاہتے تو اپنا دایاں ہاتھ

۵۰۴۴ - تخریج: [إسناده ضعيف] وهو في مسند مسدد كما في المطالب العالیة: ۳۹۷/۲، ح: ۲۵۶۶ * بعض آل أم سلمة مجهول.

۵۰۴۵ - تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲۸۸/۶، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۵۹۸، وعمل اليوم والليلة، ح: ۷۲۲ من حديث أبان بن يزيد العطار به، * عاصم هو ابن بهذلة، وانظر، ح: ۲۴۵۱، وبعض الحديث شواهد عند الترمذي، ح: ۳۳۹۸ وغيره.

خَالِدٍ، عَنْ سَوَاءٍ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ»، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے، پھر یہ دعا پڑھتے: «اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ» "اے اللہ! جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا۔" یہ کلمات تین بار دہراتے۔

۵۰۴۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُيَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ: اللَّهُمَّ! أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَآلَجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَرَغَبْتُ إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ». قَالَ: «فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ». قَالَ الْبَرَاءُ: فَقُلْتُ: أَسْتَذْكِرُهُنَّ، فَقُلْتُ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، قَالَ: «لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ».

۵۰۴۶- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "جب اپنے بستر پر جانے لگو تو وضو کر لیا کرو جیسے نماز کے لیے کرتے ہو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو: «اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَآلَجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَرَغَبْتُ إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ، أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ» "اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا، اپنی کمزیری طرف لگالی (تجھے ہی اپنا سہارا بنالیا) مجھے تیرا ہی ڈر ہے اور شوق بھی تیری طرف ہے۔ تجھ سے بھاگ کر کے میرے لیے تیرے سوا کہیں کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور اس نبی کو تسلیم کیا جسے تو نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو (اس رات میں) مر گیا تو فطرت (دین اسلام) پر مرے گا۔ اور چاہیے کہ یہ تیری آخری بات ہو (اس کے بعد کوئی اور گفتگو نہ ہو۔) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس

۵۰۴۶- تخریج: أخرجه البخاري، الدعوات، باب: إذا بات طاهراً، ح: ۶۳۱۱ عن مسدد، ومسلم، الذكر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، ح: ۲۷۱۰ من حديث منصور به.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

دعا کو یاد کرتے ہوئے دہرایا تو لفظ کہہ دیے
[وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتُ] ”میں تیرے اس رسول
پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے۔“ تو آپ نے فرمایا:
”نہیں (بلکہ جو الفاظ میں نے تمہیں پڑھائے ہیں وہی
یا دکرؤ اور وہ الفاظ ہیں): [وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتُ]
”میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے رسول بنا کر
بھیجا ہے۔“

۵۰۴۷- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے
ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھ فرمایا: ”جب تم اپنے بستر پر
آنے لگو اور با وضو ہو تو اپنی داہنی جانب پر لیٹو.....“ پھر
مذکورہ بالا حدیث کی مانند ذکر کیا۔

۵۰۴۸- حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ نے نبی
ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔ سفیان نے (اپنے
اساتذہ اعمش اور منصور کے متعلق) کہا کہ ان میں سے
ایک کے الفاظ یہ تھے: ”جب تم با وضو ہو کر اپنے بستر پر
آؤ۔“ اور دوسرے نے کہا: ”جب تم اپنے بستر پر آنے کا
ارادہ کرو تو وضو کر لو جیسے نماز کے لیے کرتے ہو۔“ اور
معتمر (کی گزشتہ روایت: ۵۰۴۶) کے ہم معنی بیان کی۔

۵۰۴۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ
عُبَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ:
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَوَيْتَ إِلَى
فِرَاشِكَ طَاهِرًا فَتَوَسَّدْ يَمِينَكَ» ثُمَّ ذَكَرَ
نَحْوَهُ.

۵۰۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
الْغَزَّالُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ
ابْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.
قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ أَحَدُهُمَا: «إِذَا أَتَيْتَ
فِرَاشَكَ طَاهِرًا» وَقَالَ الْآخَرُ: «تَوَضَّأَ»
وَصُوءًاكَ لِلصَّلَاةِ وَسَاقَ مَعْنَى مُعْتَمِرٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① سونے سے پہلے نماز والا وضو کر لینا، دائیں کروٹ پر لیٹنا اور مسنون دعائیں یا ان میں سے
کسی ایک کا پڑھنا از حد تاکید سنتیں ہیں۔ ② افضل یہ ہے کہ دعا کے بعد کوئی گفتگو نہ ہو۔ ③ شرعی امور بالخصوص
عبادت کے اعمال میں اپنی مرضی سے کسی بیشی جائز نہیں، حتیٰ کہ نبی ﷺ نے اس دعا کے ایک لفظ کو دوسرے ہم معنی

۵۰۴۷- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۵۰۴۸- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين.

۴۰- کتاب الادب سونے سے متعلق احکام و مسائل

لفظ سے بدلنا بھی قبول نہیں فرمایا۔ جبکہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اس طرح سے کوئی فرق نہیں پڑتا حالانکہ اس سے بہت فرق پڑتا ہے اور اسے وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس کے دل میں سنت کی محبت جاگزیں ہو۔ ① والدین اور سرپرستوں پر واجب ہے کہ نوخیز بچوں کی عادات کو ابتدا ہی سے سنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

۵۰۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا وَاَمُوتُ [اے اللہ! تیرے ہی نام سے میں زندہ ہوتا اور مرتا ہوں۔ یعنی سوتا اور جاگتا ہوں۔] اور جب جاگتے تو یہ پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ [تمام تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا (نیند کے بعد جگایا) اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔]

781

۵۰۵۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آنے لگے تو چاہیے کہ اپنے بستر کو اپنی چادر کے پلو سے جھاڑ لے کیا خبر اس کے بعد اس پر کوئی چیز آگئی ہو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور یہ دعا پڑھے: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ“ [تیرے ہی نام سے اے میرے رب! میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے ہی نام سے اے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان کو روک لے (موت دے دے) تو اس پر رحم فرما اور اگر

۵۰۵۰- حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْقُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ؛ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَقَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَ بِكَ أَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ».

۵۰۴۹- تخریج: أخرجه البخاري، الدعوات، باب ما يقول إذا نام، ح: ۶۳۱۲ من حديث سفيان الثوري به.

۵۰۵۰- تخریج: أخرجه البخاري، الدعوات، باب ۱۳، ح: ۶۳۲۰ عن أحمد بن يونس، ومسلم، الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، ح: ۲۷۱۴ من حديث عبيد الله بن عمر به.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لینا سنت ہے۔ ② حدیث میں مذکور دعا کے آخری الفاظ [الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكَ] بعض کتب حدیث میں اس طرح بھی ہیں: [عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ] لہذا دعا میں دونوں طرح کے الفاظ درست ہیں۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، الدعوات، حدیث: ۶۳۲۰)

۵۰۵۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ خَالِدِ نَحْوَهُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: «اللَّهُمَّ! رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ» وَهَبُ (بَنُ بَقِيَّةٍ) كِي رَوَايَتِ فِي مِزْيَدِهِ: [أَقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاعْنِي مِنَ الْفَقْرِ] ”اے اللہ! اے آسمانوں کے رب! اے زمین کے رب! اور ہر شے کے رب! اے دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر اگانے والے! اے تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے! میں ہر شر والی چیز سے، جن کی پیشانی تو ہی پکڑے ہوئے ہے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو سب سے پہلے ہے، تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا۔ تو سب سے آخر ہے تیرے بعد کچھ نہ ہوگا۔ تو ہی ظاہر ہے تجھ سے زیادہ ظاہر کوئی نہیں۔ تو ہی پوشیدہ ہے تجھ سے پوشیدہ تر کوئی نہیں۔ میرا قرض ادا فرما دے اور مجھے (لوگوں کی) محتاجی سے بے پروا کر دے۔“

۴۰- کتاب الأدب سونے سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فوائد و مسائل: ① ان مبارک کلمات میں ایک مسلمان کے لیے اظہار عبودیت کے ساتھ ساتھ توحید الوہیت، توحید ربوبیت، توحید اسماء و صفات اور نظام رسالت پر ایمان کی تجدید کا اظہار ہے۔ ② اور بالخصوص قرض اور فقیری سے پناہ مانگنے کی تعلیم ہے کہ اس سبب سے انسان کا سکون و چین غارت ہو جاتا ہے، عزت و ادا پر لگ جاتی ہے علاوہ ازیں دین و دنیا کی اور بھی ذہیروں مصیبتیں آڑے آ جاتی ہیں۔

۵۰۵۲- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَخْوَصُ يَعْنِي ابْنَ جَوَابٍ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ وَأَبِي مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ الثَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اللَّهُمَّ! أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْتَمَ، اللَّهُمَّ! لَا يُهْزِمُ جُنْدَكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ» [اے اللہ! میں تیرے بزرگی والے چہرے کی پناہ میں آتا ہوں اور تیرے کامل کلمات کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے۔ یا اللہ! تو ہی قرض اور گناہ دور کر سکتا ہے۔ یا اللہ! تیرے لہکر کو پسپا نہیں کیا جاسکتا۔ تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا اور تیرے ہاں کسی مال و دار کو اس کا مال (یا خاندانی شرف والے کو اس کا شرف) کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ تو ہر عیب سے پاک اور تمام تعریفوں والا ہے۔]

۵۰۵۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ

۵۰۵۲- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۶۰۳، وعمل اليوم والليلة، ح: ۷۶۷ من حديث الأخوص بن جواب به، * أبو إسحاق عن عن أبي ميسرة، والحارث الأعور ضعيف.

۵۰۵۳- تخريج: أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، ح: ۲۷۱۵ من حديث يزيد بن هارون به.

۴۰۔ کتاب الأدب

سونے سے متعلق احکام و مسائل

اللّٰہی اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَّانَا وَآوَانَا، اللّٰہ کی ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، دکھوں تکلیفوں سے ہماری حفاظت فرمائی اور ہمیں رہنے کی جگہ عنایت فرمائی، کتنی ہی مخلوق ہے کہ کوئی ان کی کفایت کرنے والا نہیں اور نہ کوئی انہیں جگہ دینے والا ہے۔“

🌞 فائدہ: بندے کو اللہ عزوجل کی ہر ہر نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے اور بالخصوص محروم لوگوں کو دیکھ کر اور زیادہ جھکنا چاہیے۔

۵۰۵۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو سونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے: بِسْمِ اللّٰہِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَ اُخْسَا شَيْطَانِيْ، وَفَلَکَ رِهَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰی [اللہ کے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھ دیا۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے شیطان کو دفع کر دے، (دور) کر دے، میرے نفس کو (آگ سے) آزاد کر دے اور مجھے اعلیٰ و افضل مجلس والوں میں بنا دے۔“ (ملائکہ اور انبیاء و رسل کا ہم نشین بنادے۔)

۵۰۵۴۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التَّنِيسِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانٍ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ حَمَزَةَ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْمَارِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ، اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَ اُخْسَا شَيْطَانِي وَفَلَکَ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰی».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس روایت کو ابو ہریرہ

ابو ہزلی (محمد بن زبرقان) نے ثور سے نقل کیا تو (ابو ہزلی کی بجائے) ابو ہریرہ انماري کہا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَاذِيُّ عَنْ ثَوْرٍ قَالَ: أَبُو زُهَيْرٍ الْأَنْمَارِيُّ.

🌞 فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقرر فرشتے کے بالمقابل شیطان یا قرین کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ بھی اسلام

قبول کر کے مطیع و منقاد ہو چکا تھا اور آپ ﷺ کو خیر ہی کی بات کہتا تھا۔ (صحیح مسلم، صفات المنافقین، حدیث: ۲۸۱۴) نبی ﷺ کا اس دعا میں [اُخْسَا شَيْطَانِي] کہنا بطور عموم ہے۔

۵۰۵۵۔ حضرت فروہ بن نوفل اپنے والد سے

۵۰۵۴۔ تخریج: [مسندہ صحیح] أخرجه الطبراني: ۲۲/۲۹۸، ح: ۷۷۹ من حديث يحيى بن حمزة به، وصححه الحاكم: ۱/۵۴۰، ووافقه الذهبي * ثور هو ابن يزيد.

۵۰۵۵۔ تخریج: [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۶۳۷ من حديث زهير به، وصححه ابن حبان، ۴۴

زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ: «اقْرَأْ قُلُوبَ يَتَائِبِ الْكَافِرُونَ» ثُمَّ نَمَّ عَلَى خَاتِمَتِهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشَّرِّكَ.

روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نوفلؓ سے فرمایا تھا: ﴿قُلُوبَ يَتَائِبِ الْكَافِرُونَ﴾ پڑھو اور اسی پر اپنی بات چیت ختم کر کے سو جاؤ۔ بے شک اس میں شرک سے براءت کا اظہار ہے۔“

🌞 فائدہ: اور جو شخص اس کیفیت میں مرا کہ وہ شرک سے بری تھا تو اس کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے: [مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ] (صحیح مسلم، الإيمان، حدیث: ۲۶) ”جو شخص اس حال میں مرا کہ اسے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا یقین تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: [مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ] ”جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ آگ (جہنم) میں داخل ہوگا۔“ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں: اور میں کہتا ہوں: [مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ] ”جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ (صحیح البخاری، الجنائز، حدیث: ۱۲۳۸ و صحیح مسلم، الإيمان، حدیث: ۹۲)

۵۰۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيزيدُ ابْنُ خَالِدٍ بِنِ مَوْهَبِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَنِيهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ

۵۰۵۶- ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے ان میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ سورتیں پڑھ کر دم کرتے اور پھونک مارتے، پھر انہیں جہاں تک ہو سکتا پورے جسم پر پھیرتے۔ پہلے اپنے سر پر چڑھ دیتا اور اگلے حصے سے ابتدا کرتے اور تین بار ایسا کرتے۔“

۴۴ ح: ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، والحاكم: ۱/۳۵۶۵، ووافقه الذهبي، وله لون آخر عند الترمذي، ح: ۳۴۰۳، وهو حسن بالشواهد، ولهذا الحديث طرف آخر "ودفع النبي ﷺ ربيبة له" الخ، علقه البخاري في صحيحه قبل، ح: ۵۱۰۶. ۵۰۵۶- تخریج: أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ح: ۵۰۱۷ عن قتيبة به.

۴۰- کتاب الأدب سونے سے متعلق احکام و مسائل

جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

🌞 فائدہ: سوتے وقت آخری تین سورتوں کا دم بہت سی ظاہری اور باطنی بیماریوں بالخصوص نظربد جادو اور شیطانی اثرات کا علاج ہے۔ بشرطیکہ انسان ایمان و یقین کے ساتھ پابندی سے عمل کرے۔

۵۰۵۷- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ، عَنْ عَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ، وَقَالَ: «إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ».

۵۰۵۷- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے [المُسَبِّحَاتِ] کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور آپ نے فرمایا: ”ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیت سے افضل ہے۔“

🌞 فائدہ: [المُسَبِّحَاتِ] سے مراد قرآن کریم کی وہ سورتیں ہیں جن کی ابتدا میں لفظ [سُبْحَانَ، سَبِّحَ] یا [يُسَبِّحُ] آیا ہے۔ اور یہ سات سورتیں ہیں: بنی اسرائیل، الحديد، الحشر، الصف، الجمعة، التغابن، الاعلى.



۵۰۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَأَوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، اللَّهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ وَإِلَهُ كُلِّ شَيْءٍ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ» تمام تعریف اللہ کے

۵۰۵۸- سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن بریدہ کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَأَوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، اللَّهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ وَإِلَهُ كُلِّ شَيْءٍ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ]

۵۰۵۷- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، فضائل القرآن، باب [قراءة سورة بني إسرائيل والزمير قبل النوم ...]، ح: ۲۹۲۱ من حديث بقية به، وقال: "حسن غريب"، وله شاهد عند الطبراني في مسند الشاميين: ۳/ ۳۹۱، ح: ۲۵۳۱.

۵۰۵۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۱۷/۲ عن عبد الصمد به، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۶۳۴، وفي عمل اليوم والليلة، ح: ۷۹۸، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۵۷، والحاكم: ۱/ ۵۱۴، ووافقه الذهبي، وله شاهد عند الحاكم: ۱/ ۵۴۵، ۵۴۶، وصححاه.

۴۰- کتاب الادب سونے سے متعلق احکام و مسائل

اللَّهُمَّ! رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ وَإِلَهُ كُلِّ شَيْءٍ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ .
 لیے ہے جس نے (ہر طرح سے) میری کفایت کی اور مجھے رہنے کی جگہ عنایت فرمائی مجھے کھلایا پلایا اور جس نے مجھ پر احسان کیا اور بہت زیادہ کیا جس نے مجھے دیا اور بہت خوب دیا۔ ہر حال میں اللہ ہی کی تعریف ہے۔ اے اللہ! اے ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک! اے ہر چیز کے معبود! میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۵۰۵۹- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہیں لیٹا ہو اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو قیامت کے دن اسے حسرت و افسوس ہوگا۔ اور جو شخص کہیں بیٹھا ہو اور وہاں اللہ عزوجل کا ذکر نہ کیا ہو تو قیامت کے دن اسے حسرت و افسوس ہوگا۔“

787

🌞 فائدہ: آخرت کی نعمتیں اور وہاں کے درجات بے انتہا کثیر اور عظیم ہیں۔ بندے کو اس وقت حسرت ہوگی کہ کاش میں کوئی موقع ضائع نہ کرتا اور بہت زیادہ عبادت اور ذکر میں مشغول رہتا۔ اسی طرح وہاں کا عذاب اور کچھ بھی ناقابل تصور حد تک سخت ہے تو انسان کو حسرت ہوگی کہ کاش میں نے عبادت کر کے اپنے آپ کو اس سے بچا لیا ہوتا۔ اسی وجہ سے قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ”یوم الحسرة“ بھی ہے۔ قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ﴾ (مریم: ۴۰) ”اے پیغمبر! ان لوگوں کو یوم حسرت (روز قیامت) سے ڈرائیں۔“

(المعجم ۹۸، ۹۹) - باب مَا يَقُولُ
 باب: ۹۸، ۹۹- رات کو جب آنکھ کھلے تو
 الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ (التحفة ۱۰۸)
 کون سی دعا کرے؟

۵۰۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: ۵۰۶۰- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کے وقت جس کی

۵۰۵۹- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۴۸۵۶.

۵۰۶۰- تخریج: أخرجه البخاري، التهجيد، باب فضل من تعار من الليل فصلی، ح: ۱۱۵۴ من حديث الوليد بن مسلم به.

۴۰- کتاب الادب

قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَقِظُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. ثُمَّ دَعَا: رَبِّ اغْفِرْ لِي» - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ الْوَلِيدُ: أَوْ قَالَ: «دَعَا - اسْتَجِيبَ لَهُ، فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ».

🌞 فائدہ: تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو حدیث: ۵۰۳۲-

۵۰۶۱- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَقِظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ! أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ. اللَّهُمَّ! زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُرْغِ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ».

سونے سے متعلق احکام و مسائل

آنکھ کھل جائے اور وہ جاگنے پر یہ کلمات کہے [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ] پھر دعا کرے [رَبِّ اغْفِرْ لِي] امام ابوداؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ولید کے الفاظ ہیں: ”(پھر کوئی سی) دعا کر لے تو قبول ہوگی اور اگر اٹھ کھڑا ہو وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔“

۵۰۶۱- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو جاگتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ! أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللَّهُمَّ! زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُرْغِ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ [تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھی سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا سوالی ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور ہدایت دے دینے کے بعد میرے دل کو گمراہ نہ کر دینا]

۵۰۶۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۷۰۱، و في عمل اليوم والليلة، ح: ۸۶۵ من حديث سعيد بن أبي أيوب به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۵۹، والحاكم: ۵۴۰/۱، ووافقه الذهبي.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

(اے میرے رب!) مجھے اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما بے شک تو ہی عنایت کرنے والا ہے۔“

باب: ۹۹، ۱۰۰- سوتے وقت تسبیحات کا ورد

(المعجم ۹۹، ۱۰۰) - بَابُ فِي

التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ (التحفة ۱۰۹)

۵۰۶۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ الْمَعْنَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ

ابْنِ أَبِي لَيْلَى، - قَالَ مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا -

عَلِيٌّ قَالَ: شَكَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا

تَلَقَّى فِي يَدَيْهَا مِنَ الرَّحَى فَأَتَيْتُ بِسِنِّي فَأَتَتْهُ

تَسْأَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ، فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ عَائِشَةَ،

فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرْتُهُ، فَأَتَانَا وَقَدْ

أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ:

«عَلَى مَكَانِكُمَا» فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى

وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ:

«أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا

أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبَّحَا ثَلَاثًا

وَتَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَتَلَاثِينَ، وَكَبَّرَا

أَرْبَعًا وَتَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ».

۵۰۶۲- حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ

فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے چکی پینے کے باعث ہاتھوں

میں تکلیف کا اظہار کیا۔ پھر آپ کے پاس کچھ غلام آئے

تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے کوئی

خادم طلب کریں مگر آپ نہ ملے تو انہوں نے سیدہ عائشہ

رضی اللہ عنہا کو بتایا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے

آپ سے ذکر کیا (کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں) تو نبی

ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں

میں جا چکے تھے۔ آپ تشریف لائے تو ہم اٹھنے لگے۔

آپ نے فرمایا: ”اپنی اپنی جگہ پر رہو۔“ آپ آئے اور

ہمارے درمیان بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے

قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ نے

فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو تمہارے لیے

اس چیز سے بہت بہتر ہو جس کا تم نے مطالبہ کیا ہے؟ جب

تم بستر پر لیٹے لگو تو تینتیس بار ”سبحان اللہ“ تینتیس

بار ”الحمد للہ“ اور چونتیس بار ”اللہ اکبر“ پڑھ لیا

کرو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے کہیں بہتر ہے۔“

نوافل و مسائل: ① مندرجہ بالا تسبیحات جہاں فرض نمازوں کے بعد مستحب ہیں وہاں رات کو سوتے وقت پڑھنا

بھی مستحب ہیں۔ ② اگر انسان ایمان و یقین اور پابندی کے ساتھ اس پر عمل کرے تو ان کی برکت سے جسمانی تھکن

۵۰۶۲- تخریج: أخرجه البخاري، التفقات، باب عمل المرأة في بيت زوجها، ح: ۵۳۶۱ عن مسدد، ومسلم،

الذكر والدعاء، باب التسبيح أول النهار وعند النوم، ح: ۲۷۲۷ من حديث شعبة به، وانظر، ح: ۲۹۸۹.

۴۰- کتاب الادب سونے سے متعلق احکام و مسائل

دور ہونے کے علاوہ ایمان میں اضافہ اور درجات میں بلندی حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ خادم کی بابت باز پرس ہوگی۔ ⑤
مسلمان بیوی اس امر کی پابند ہے کہ شوہر کی خدمت اور گھر کے سب کام سرانجام دے۔ جیسے سیدہ فاطمہ ازواج
نبی ﷺ اور دیگر صحابیات رضی اللہ عنہا کے معمولات سے ثابت ہے۔ اس لیے بعض لوگوں کا یہ دعویٰ کہ بیوی گھریلو امور کی
پابند نہیں، محض بے اصل بات ہے۔

۵۰۶۳- امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن اعبد
سے کہا: میں تمہیں اپنی اور فاطمہ بنت رسول ﷺ کی بات
نہ بتاؤں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو اپنے اہل میں
سب سے بڑھ کر محبوب تھیں اور وہ میری زوجیت میں
تھیں۔ چکی چلاتی تھیں حتیٰ کہ ان کے ہاتھوں میں گئے پڑ
گئے۔ مکینزے میں پانی بھر کر لاتی تھیں اس سے سینے پر
نشان پڑ گئے۔ گھر میں جھاڑ دیتی تھیں اس سے کپڑے
خراب ہو جاتے تھے۔ ہنڈیا کے نیچے آگ جلاتیں تو اس
سے کپڑے گندے ہو جاتے تھے اور اس سے انہیں
اذیت بھی ہوتی تھی۔ پھر ہم نے سنا کہ نبی ﷺ کے پاس
کچھ غلام لائے گئے ہیں۔ تو میں نے کہا: اگر تم اپنے ابا
کے پاس جاؤ اور ان سے کسی خادم کا کہو جو تمہارے کام کر
دیا کرے (تو بہتر رہے)۔ چنانچہ وہ آپ کے پاس گئیں
مگر پایا کہ آپ کے پاس کچھ باتیں کرنے والے بیٹھے ہیں
تو انہیں بات کرنے میں حیا آئی لہذا وہ واپس لوٹ
آئیں۔ اگلی صبح آپ ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم
لحاف اوڑھے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ
عنہا کے سر کے پاس بیٹھ گئے تو انہوں نے اپنے والد سے حیا
کے باعث اپنا سر لحاف میں دے لیا۔ آپ نے دریافت

۵۰۶۳- حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ
الْيَشْكُرِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
وَعَنْ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ
قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لَابْنِ أَعْبَدٍ: أَلَا أُحَدِّثُكَ
عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،
وَكَاثَتْ أَحَبَّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، وَكَانَتْ عِنْدِي،
فَجَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَرَتْ يَدَيْهَا وَاسْتَقَفَتْ
بِالْقِرْبَةِ حَتَّى أَثَرَتْ فِي نَحْرِهَا، وَقَمَّتْ
الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابَهَا، وَأَوْقَدَتْ الْقَدِرَ
حَتَّى دَكَنْتْ ثِيَابَهَا، فَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضَرْ،
فَسَمِعْنَا أَنَّ رَقِيقًا أُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ:
لَوْ أَتَيْتَ أَبَاكَ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا يَكْفِيكَ، فَأَتَتْهُ
فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَاثًا فَاسْتَحْيَتْ فَرَجَعَتْ،
فَعَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي لِفَاعِنَا، فَجَلَسَ عِنْدَ
رَأْسِهَا فَأَذْخَلَتْ رَأْسَهَا فِي اللَّفَافِ حَيَاءً مِنْ
أَيْبِهَا، فَقَالَ: مَا كَانَ حَاجَتِكَ أَمْسَ إِلَى آلِ
مُحَمَّدٍ؟ فَسَكَتَتْ مَرَّتَيْنِ، فَقُلْتُ: وَأَنَا وَاللَّهِ!
أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذِهِ جَرَّتْ عِنْدِي
بِالرَّحَى حَتَّى أَثَرَتْ فِي يَدَيْهَا، وَاسْتَقَفَتْ



۵۰۶۳- تخریج: [ضعیف] انظر، ح: ۲۹۸۸، وأخرجه عبدالله بن أحمد في زوائد المسند: ۴/ ۱۵۳ من حديث
الجريري به.

فرمایا: ”کل تمہیں آل محمد کے ہاں کیا کام تھا؟“ تو وہ خاموش رہیں۔ آپ نے دوبار پوچھا۔ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں عرض کیے دیتا ہوں۔ بلاشبہ یہ میرے ہاں (گھر میں) چکی پیستی ہیں حتیٰ کہ ہاتھوں میں گئے پڑ گئے ہیں، منک اٹھا کر پانی بھر کر لاتی ہیں حتیٰ کہ سینے پر نشان پڑ گئے ہیں، گھر میں جھاڑو دیتی ہیں اور کپڑے غبار آلود ہو جاتے ہیں، ہنڈیا کے نیچے آگ جلاتی ہیں حتیٰ کہ کپڑے سیاہ ہو جاتے ہیں، اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کے پاس غلام یا خادم آئے ہیں تو میں نے ان سے کہا کہ آپ سے کسی خادم کا پوچھیں..... اور (مذکورہ بالا) روایتِ حکم کے ہم معنی ذکر کیا اور وہ زیادہ کامل ہے۔

۵۰۶۳- سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ خبر بیان کی۔ اس میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے (یہ تسبیحات والا عمل) سنا ہے انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔ صرف صفین کی رات کو یہ مجھے رات کے آخری پہریاد آئیں تو میں نے انہیں اس وقت پڑھا۔

بِالْقُرْبَةِ حَتَّى أَثَرْتُ فِي نَحْرِهَا، وَكَسَحَتِ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابُهَا، وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابُهَا، وَبَلَعْنَا أَنَّهُ قَدْ أَتَاكَ رَقِيقٌ أَوْ خَدَمٌ، فَقُلْتُ لَهَا: سَلِيهِ خَادِمًا. فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ الْحَكَمِ وَأَتَمَّ.

۵۰۶۴- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ شُبَّانِ بْنِ رَبِيعٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ فِيهِ: قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا تَرَكَتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا لَيْلَةً صَفِينَ، فَإِنِّي ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا.

۵۰۶۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”وَعَلِ الْيَسَاءِ“ ہیں اگر کوئی مسلمان

۵۰۶۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ

۵۰۶۴- [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۶۵۲، وعمل اليوم والليلة، ح: ۸۱۶ من حديث يزيد بن عبد الله بن الهادي، وقال البخاري: "لا يعلم لمحمد بن كعب سماع من ثبت".

۵۰۶۵- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب (۲۵)، باب منه [في فضل التسبيح والتحميد والتكبير... الخ]، ح: ۳۴۱۰، وابن ماجه، ح: ۹۲۶، والنسائي، ح: ۱۳۴۹ من حديث عطاء بن السائب به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۵۳۹، ۵۴۰، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

بندہ ان کی پابندی کر لے تو جنت میں داخل ہوگا اور وہ بہت آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ (ایک یہ ہے کہ) ہر نماز کے بعد دس بار ”سبحان اللہ“ دس بار ”الحمد للہ“ اور دس بار ”اللہ اکبر“ کہے تو زبان کی ادائیگی کے اعتبار سے ایک سو پچاس بار ہے (مجموعی طور پر پانچوں نمازوں کے بعد) اور ترازو میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے اور جب سونے لگے تو چونتیس بار ”اللہ اکبر“ تینتیس بار ”الحمد للہ“ اور تینتیس بار ”سبحان اللہ“ کہے۔ زبانی طور پر تو یہ ایک سو بار ہے مگر میزان میں یہ تسبیحات ایک ہزار ہوں گی۔“ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا“ آپ انہیں اپنے ہاتھ سے شمار کرتے تھے۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہے کہ یہ عمل آسان ہے مگر کرنے والے تھوڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”سو تو وقت میں کسی کے پاس شیطان آجاتا ہے اور پہلے اس سے کہ وہ یہ تسبیحات پوری کر لے وہ اسے سلا دیتا ہے اور (اسی طرح) نماز میں شیطان آجاتا ہے اور اسے کوئی کام یاد دلا دیتا ہے تو وہ انہیں پڑھے بغیر ہی اٹھ جاتا ہے۔“

أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَصَلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفُؤَادِ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفُؤَادِ فِي الْمِيزَانِ»، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ؟ قَالَ: «يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي مَنَامِهِ» - يَعْنِي الشَّيْطَانُ، - «فَيَنْوُمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ، وَيَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَذْكُرُهُ حَاجَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا».



🌞 فائدہ: ہر نیکی اور خیر اللہ عزوجل کی طرف منسوب ہوتی ہے اور انسان اس پر اس کی توفیق ہی سے عمل پیرا ہو سکتا ہے اور ہر برائی اور شر میں شیطان کا عمل دخل ہوتا ہے اور نیکی سے محروم رہ جانا بہت بڑا عیب اور وبال ہے۔ اس لیے دعا کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ نیکی کی توفیق عنایت فرماتا رہے، مثلاً یہ دعا کرے: رَبِّ اَعِنِّي عَلَىٰ ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

۵۰۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: (ام الحکم کے صاحبزادے یا ضباعہ بنت زبیر سے روایت ہے) (ام الحکم اور ضباعہ دونوں زبیر بن

عبدال مطلب کی بیٹیاں ہیں) کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو میں میری بہن اور نبی ﷺ کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ہم نے انہیں اپنی وہ مشکلات پیش کیں جن سے ہم دوچار ہوتی تھیں اور ہم نے عرض کیا کہ ان قیدیوں میں سے کوئی خادم ہمیں بھی دیے جانے کا حکم ارشاد فرمائیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”بدر کے یتیم تم سے پہلے لے چکے ہیں۔ پھر تسبیح والا قصہ ذکر کیا اور اس روایت میں ہر نماز کے بعد کا بیان ہے سوتے وقت کا ذکر نہیں ہے۔

ابن عُبَيْدَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ حَسَنِ الضَّمَرِيِّ؛ أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكَمِ، أَوْ ضَبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ - حَدَّثَتْهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا - أَنَّهَا قَالَتْ: أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبِيًّا، فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِي وَفَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَشَكُونَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ، وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبِيِّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ»، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ التَّنْسِيحِ، قَالَ: عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ، لَمْ يَذْكُرِ التَّوَمَّ.

فائدہ: یہ حدیث پیچھے ”کتاب الخراج“ میں گزر چکی ہے۔ دیکھیے حدیث: ۲۹۸۷- نوائد وہاں ملاحظہ ہوں۔

باب: ۱۰۱/۱۰۰- صبح کے وقت کی دعائیں

(المعجم ۱۰۰، ۱۰۱) - باب مَا يَقُولُ

إِذَا أَصْبَحَ (التحفة ۱۱۰)

۵۰۶۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی کلمات ارشاد فرمائیں جو میں صبح اور شام کے وقت پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو: [اللَّهُمَّ! فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَلِكُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شَرِّكَه] [اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے

۵۰۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِّيقَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أُمْسَيْتُ. قَالَ: «قُلْ: اللَّهُمَّ! فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِكُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

۵۰۶۷- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه: [اللهم عالم الغيب والشهادة فاطر السموات والأرض... إل.]، ح: ۳۳۹۲ من حديث يعلى بن عطاء به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۳۳۴۹، والحاكم: ۵۱۳/۱، ووافقه الذهبي.

۴۰- کتاب الأدب

صبح و شام کی دعائیں

نَفْسِي وَشَرَّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهِ، قَالَ: «قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ».

والے! پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے! ہر شے کے پالنے والے اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کی شرارت، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“ یہ دعا صبح، شام اور سوتے وقت پڑھا کرو۔“



فوائد و مسائل: ① مستحب ہے کہ انسان صبح، شام اور رات کو سوتے وقت یہ مبارک دعا پڑھا کرے۔ ② سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا عظیم انسان بھی اس بات کا محتاج ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر جیسے عام عمل میں نبی ﷺ اور اس کی وحی سے علم حاصل کرے۔ کجایہ کہ بعض لوگوں نے اپنی من مرضی سے حمد و ثنا اور درود و سلام کے لمبے چوڑے وظیفے اور صحیفے ایجاد کیے اور اتباع رسول کی فضیلت اور اجر سے محروم رہے اور اپنے حلقہ بگوشوں کو بھی محروم رکھا۔ علاوہ ازیں عقیدے اور عمل کا فساد اس سے بڑھ کر ہے۔ بہر حال صاحب ایمان کو اپنے ہر عمل میں نبی ﷺ سے ہدایت لینے کا شائق رہنا چاہیے۔ ③ انسان علم و فضل میں جس قدر اونچے مرتبے پر ہوا ہے اپنے نفس کی شرارت اور شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہنے کے لیے اسی قدر زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اللہ کی عنایت کے سوا کہیں ممکن نہیں۔ ④ اس دعا کا آخری لفظ ”شَرِّكَهِ“ کی ایک روایت ”شَرِّكَہ“ بھی ہے یعنی ”شَیْن“ اور ”را“ دونوں پر فتح (زبر) تو معنی ہوں گے: ”میں شیطان کے جال اور پھندے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“



۵۰۶۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ: «اللَّهُمَّ! بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ»، وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: «اللَّهُمَّ! بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ».

۵۰۶۸- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب صبح ہوتی تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ! بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَ اِلَيْكَ النُّشُورُ ”اے اللہ! ہم نے تیرے (فضل کے) ساتھ صبح کی اور تیرے (فضل کے) ساتھ شام کرتے ہیں۔ تیرے ہی فضل سے زندہ اور تیرے ہی نام پر مرتے ہیں اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“ اور شام کے وقت یہ کلمات یوں کہتے: اَللّٰهُمَّ! بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَ اِلَيْكَ النُّشُورُ ”اے اللہ! ہم نے تیرے ہی (فضل کے) ساتھ شام کی اور

۵۰۶۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى، ح: ۳۳۹۱ من حديث سهيل بن أبي صالح به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۵۴، ۲۳۵۵.

صبح وشام کی دعائیں

تیرے ہی فضل سے زندہ اور تیرے ہی نام پر مرتے ہیں
اور تیری ہی طرف اٹھنا ہے۔“

۵۰۶۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح یا شام کے وقت درج ذیل دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ آگ سے آزاد فرمادے گا۔ اور جو شخص اسے دوبار پڑھے اللہ اس کا آدھا حصہ آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جو شخص اسے تین بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کا تین چوتھائی آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جو شخص چار بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے (کامل طور پر) آگ سے آزاد فرمادے گا۔“ (دعا کے کلمات یہ ہیں: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ، وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، أَعْتَقَ اللَّهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ نِصْفَهُ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ، فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ.]

تیرا عرش اٹھانے والے اور دیگر فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔“

۵۰۷۰- حضرت عبداللہ اپنے والد بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح یا شام کے وقت یہ دعا پڑھے اور پھر اپنے اس دن یا رات

۵۰۶۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُذَيْكٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَارِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ مَكْحُولِ الدَّمَشَقِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمَسِّي: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ، وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، أَعْتَقَ اللَّهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ نِصْفَهُ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ، فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ.»

۵۰۷۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِي عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

۵۰۶۹- [تخریج: [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۵۷۴، وعمل اليوم والليلة، ح: ۷۳۸ من حديث أحمد بن صالح به، وسنده ضعيف، وله شاهد حسن يأتي، ح: ۵۰۷۸. ۵۰۷۰- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، ح: ۳۸۷۲ من حديث الوليد بن ثعلبة به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۵۳، والحاكم، ح: ۵۱۴/۱، ۵۱۵، ووافقه الذهبي.

۴۰- کتاب الأدب

صبح و شام کی دعائیں

میں فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔“ (الفاظ یہ ہیں): [اللَّهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ] ”اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے ساتھ کیے ہوئے عہد اور وعدے پر جہاں تک میری ہمت ہے قائم ہوں۔ میں اپنے کیے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری نعمتیں جو مجھ پر ہیں مجھے ان کا اقرار ہے اور مجھے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف ہے۔ پس مجھے بخش دے۔ بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشا۔“

🌞 فائدہ: اس مبارک دعا کو ”سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں بندے کی طرف سے اللہ رب العالمین کے کمال عظمت و جلال کے اقرار کے ساتھ اپنی انتہائی عاجزی اور بندگی کا اظہار ہے۔

۵۰۷۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ شام کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: [أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ.....] جریر کی روایت میں اضافہ ہے لیکن زہید نے کہا کہ ابراہیم بن سوید کہا کرتے تھے: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ

۵۰۷۱- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ خَالِدٍ؛ ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى: «أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ». زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: وَأَمَّا رَبِّي كَانَ يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ

۵۰۷۱- تخریج: أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب: في الأدعية، ح: ۲۷۲۳ من حديث جرير به.



شَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ
سُوءِ الْكِبَرِ، أَوِ الْكُفْرِ رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ
فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ اور جب صبح ہوتی تو
بھی اسی طرح کہا کرتے تھے [أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ
الْمَلُوكُ لِلَّهِ.....]

ابن سُوَيْدٍ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي
هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا.
رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوءِ
الْكِبَرِ أَوِ الْكُفْرِ. رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ». وَإِذَا
أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا: «أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ
الْمُلُوكُ لِلَّهِ...».

امام ابو داود رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت کو شعبہ نے
بواسطہ سلمہ بن کہیل، ابراہیم بن سوید سے روایت کیا تو
اس میں [مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ] کہا ہے اور [سُوءِ الْكُفْرِ]
کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
كُهَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: «مِنْ
سُوءِ الْكِبَرِ» وَلَمْ يَذْكُرْ: «سُوءَ الْكُفْرِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① دعا کے الفاظ مرتب طور پر درج ذیل ہیں: [أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَ حْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي
هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوءِ الْكِبَرِ، أَوِ الْكُفْرِ رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ اور
صبح کے وقت دو جملے یوں بدلے ہوں گے: [أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ.....] اور آگے..... رَبِّ! أَسْأَلُكَ
خَيْرَ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ ② الْكِبَرِ
..... ”با“ بزم کے ساتھ ہو تو بمعنی ”غرور“ ہے۔ اور اگر ”با“ پر زبر پڑھی جائے تو معنی ہیں: ”بو بھاپا۔“ ③ دعا کا ترجمہ
: ”ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک
اسی کا ہے تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا
ہوں جو اس رات میں ہے اور اس خیر کا بھی جو اس کے بعد ہے اور اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس رات میں ہے اور
اس شر سے بھی جو اس کے بعد ہے۔ اے میرے رب! میں سستی، غرور (یا بڑھاپے) یا کفر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا
ہوں۔ اے میرے رب! میں دوزخ اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

۴۰- کتاب الادب

صبح و شام کی دعائیں

۵۰۷۲- جناب ابوسلام (مطور الحبشی) محص کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص گزرا۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ آدمی نبی ﷺ کا خادم رہا ہے۔ تو ابوسلام اس کی طرف اٹھ کر گئے اور کہا: مجھے ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور وہ صرف آپ کو بتائی ہو عام لوگوں سے نہ کہی ہو۔ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے: ”جو شخص صبح یا شام کو یہ پڑھ لیا کرے: [رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا] ”ہم اس بات پر راضی ہیں کہ اللہ ہمارا رب اسلام ہمارا دین اور محمد ہمارے رسول ہیں۔“ تو اللہ پر یہ حق ہوگا کہ وہ اسے راضی کر دے۔“

۵۰۷۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ، عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ؛ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمَاصٍ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوا: هَذَا خَدَمُ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ إِلَيْهِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَتَدَاوَلُهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرَضِّيَهُ».



🌞 فائدہ: اس حدیث میں مذکور دعا سنن ابوداؤد کتاب الوتر حدیث: ۱۵۲۹ میں بھی گزر چکی ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔

۵۰۷۳- جناب عبداللہ بن غنم البیاضی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے صبح کے وقت یہ کہہ لیا: [اللّٰهُمَّ! مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَ حَذِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ] ”اے اللہ! مجھے جو بھی نعمت حاصل ہے وہ تیرے اکیلے ہی کی طرف سے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ پس تیری ہی حمد ہے اور تیرا ہی شکر ہے۔“ تو اس

۵۰۷۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ وَ إِسْمَاعِيلُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رِبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْسَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَامِ الْبَيَاضِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اللّٰهُمَّ! مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ

۵۰۷۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۳۷/۴، والنسائي في الكبرى، ح: ۹۸۳۲، وعمل اليوم والليلة، ح: ۴ من حديث شعبة به، وصححه الحاكم: ۵۱۸/۱، ووافقه الذهبي * سابق بن ناجية حسن الحديث، تقدم، ح: ۳۶۵۳.

۵۰۷۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۹۸۳۵، وعمل اليوم والليلة، ح: ۷ من حديث سليمان بن بلال به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۶۱ * عبد الله بن عبسة لم يوثقه غير ابن حبان.

صبح و شام کی دعائیں

نے اپنے اس دن کا شکر ادا کر لیا اور جس نے شام کے وقت اسی طرح کہہ لیا، تو اس نے اپنی اس رات کا شکر ادا کر لیا۔“

فَمِنْكَ وَحَدَّكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ أَدَى شُكْرَ يَوْمِهِ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمَسِّي فَقَدْ أَدَى شُكْرَ لَيْلَتِهِ.

۵۰۷۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ شام کو اور صبح کے وقت یہ دعائیں نہ چھوڑا کرتے تھے (ہمیشہ پڑھا کرتے تھے): «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَتِي.....» عثمان (بن ابی شیبہ) کے الفاظ ہیں: «عَوْرَاتِي» وَأَمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ! احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي» [اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں ہر طرح کے آرام اور راحت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں اپنے دین و دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں۔ اے اللہ! میرے عیب چھپا دے۔ مجھے میرے اندیشوں اور خطرات سے امن عنایت فرما۔ یا اللہ! میرے آگے میرے پیچھے میرے دائیں میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ اور میں تیری عظمت کے ذریعے سے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں۔“

۵۰۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي. اللَّهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَتِي». - وَقَالَ عُثْمَانُ: «عَوْرَاتِي وَأَمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ! احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي».

۴۰- کتاب الادب

صبح و شام کی دعائیں

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے بیان کیا، جناب و کعب نے کہا کہ
[أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي] سے مراد ہے: ”زمین میں دھنسا
دیا جاؤں۔“ (اس سے پناہ چاہتا ہوں۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ وَكَيْفَ: يَعْنِي الْحَشْفَ.

۵۰۷۵- عبد الحمید مولیٰ بنو ہاشم سے روایت ہے کہ
اس کی والدہ نبی ﷺ کی کسی صاحبزادی کی خدمت کیا
کرتی تھی۔ اس صاحبزادی نے اسے بیان کیا کہ نبی
ﷺ اسے سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ”جب تم صبح
کرو تو یہ کہا کرو: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ» لَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ، مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، أَعْلَمُ
أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا» [اللہ پاک ہے اپنی حمدوں کے
ساتھ۔ نیکی اور خیر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔
جو اللہ چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔
مجھے یقین ہے کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور
اس کا علم ہر شے کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔“
بلاشبہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے لے تو شام تک
اس کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے شام کو یہ پڑھ
لیے تو صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔“

۵۰۷۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو؛
أَنَّ سَالِمًا الْفَرَّاءَ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ
مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ
وَكَانَتْ تَحْدِثُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ
بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ
يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ: «قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ:
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، مَا
شَاءَ اللَّهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، أَعْلَمُ
أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ
أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، فَإِنَّهُ مَنْ قَالَ هُنَّ
حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَ هُنَّ
حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ».



۵۰۷۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ
الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا
الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ:

۵۰۷۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۹۸۴۰، وعمل اليوم والليلة، ح: ۱۲۱ من
حديث عبد الله بن وهب به * عبد الحميد مولیٰ بنی ہاشم لم یوثقہ غیر ابن حبان.

۵۰۷۶- تخریج: [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الطبراني في الكبير: ۲۳۹/۱۲، ح: ۱۲۹۹۱ من حديث الليث بن
سعد به * سعيد بن بشير مجهول (تقریب)، وشيخه ضعيف، وقد اتهمه ابن عدي وابن حبان (أيضًا)، وعبد الرحمن
ابن البيلماني ضعيف (أيضًا)، والحديث ضعفه البخاري وغيره.

فوت شدہ نیکیاں حاصل کر لے گا اور جس نے انہیں شام کے وقت پڑھ لیا وہ اپنی اس رات کی فوت شدہ نیکیاں حاصل کر لے گا۔“ (وہ آیات یہ ہیں:) ﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَ حِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَ حِينَ تُظْهَرُونَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ﴾ چنانچہ تم اللہ کی تسبیح (پاکی بیان) کرو جب تم شام کرو اور جب صبح کرو اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور (تسبیح کرو) پچھلے پہر اور جب تم دوپہر کرو۔ وہ نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے اور زمین کو (بھی) اس کے مردہ (خبر) ہو جانے کے بعد زندہ (شاداب) کر دیتا ہے اور ایسے ہی تمہیں بھی نکالا جائے گا۔“ ربیع بن سلیمان کی روایت میں [أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ] کی بجائے [عَنِ اللَّيْثِ] کے الفاظ ہیں۔

أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ النَّجَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ - قَالَ الرَّبِيعُ: ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَ حِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَ حِينَ تُظْهَرُونَ﴾ إِلَى ﴿وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ﴾ [الروم: ۱۷-۱۹]، أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمَسِّي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ» قَالَ الرَّبِيعُ: عَنْ اللَّيْثِ.

۵۰۷۷- ابن ابوعائش سے روایت ہے جبکہ حماد کی روایت میں ہے کہ ابو عیاش رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یہ کہہ لے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ ایک اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی سا جہی نہیں، ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر

۵۰۷۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَوَهْبٌ نَحْوَهُ عَنْ سَهِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَاصِيٍّ وَقَالَ حَمَّادٌ: عَنْ أَبِي عَاصِيٍّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ

۵۰۷۷- تخریج: [صحیح] أخرجه ابن ماجه، الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، ح: ۳۸۶۷ من حدیث حماد بن سلمة به.

۴۰- کتاب الادب

وُلِدَ إِسْمَاعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ فِي جِزْرِ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ. وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ

قَالَ فِي حَدِيثٍ حَمَّادٍ: قَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا عِيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا. قَالَ: «صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُوسَى الرَّمَعِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ [عِيَّاشٍ].

۵۰۷۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ! إِنِّي أَصْبَحْتُ أَشْهَدُكَ وَأَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحَدَّثَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ، وَإِنْ قَالَهَا

صبح و شام کی دعائیں

شے پر خوب قادر ہے۔“ تو اسے اولاد اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اس سے دس غلطیاں مٹائی جائیں گی اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے اور شام تک کے لیے شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور اگر شام کو یہ کہہ لے تو صبح تک کے لیے یہی کچھ ہے۔“

حماد کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ابو عیاش آپ سے اس طرح روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ابو عیاش نے سچ کہا ہے۔“

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو اسماعیل بن جعفر، موسیٰ زعمی اور عبد اللہ بن جعفر نے بواسطہ سہیل اس کے والد سے اور اس نے ابن عیاش سے روایت کیا۔

۵۰۷۸- حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ بیان کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یہ کہہ لے [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَصْبَحْتُ أَشْهَدُكَ وَأَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحَدَّثَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ] ”اے اللہ! میں نے صبح کی تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے حاملین عرش دوسرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے تیرے ایک اکیلے کے سوا کوئی



۵۰۷۸- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [دعاء: "اللهم أصبحنا أو أمسينا نشهدك ونشهد حملة عرشك..."]، ح: ۳۵۰۱ من حديث بقیة به، وصرح بالسماع المسلسل، (عمل اليوم والليلة، ح: ۹)، وله شاهد تقدم، ح: ۵۰۶۹، ونقل المنذري، وابن تيمية عن الترمذي، قال فيه: "حسن".

حِينَ يُمَسِّي، غُفِرَ لَهُ مَا أَصَابَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ». عبادت کے لائق نہیں تیرا کوئی ساجھی نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔“ تو وہ اس دن میں جو گناہ بھی کرے گا اللہ اسے معاف کر دے گا۔ اور اگر شام کو یہ کہہ لے تو اس رات میں جو گناہ اس سے ہوں معاف کر دیے جائیں گے۔“

۵۰۷۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو النَّضْرِ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْفَلَسْطِينِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهِ فَقَالَ: «إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ: اللَّهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِنْهَا، وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ، فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ فِي يَوْمِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِنْهَا».

۵۰۷۹- مسلم بن حارث تمیمی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اسے رازداری کے انداز میں فرمایا: ”جب تم نماز مغرب سے سلام پھیرو تو سات بار اَللّٰهُمَّ! اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ“ کہہ لیا کرو۔“ اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھ۔“ اگر تم یہ کہہ لو اور اسی رات مر جاؤ تو تمہارے لیے جہنم سے بچاؤ لکھ دیا جائے گا اور جب صبح کی نماز پڑھ چکو تو اسی طرح کہہ لیا کرو اگر تم اس دن میں مر گئے تو تمہارے لیے جہنم سے بچاؤ لکھ دیا جائے گا۔“

ابو سعید نے حارث سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (بالخصوص) رازدارانہ انداز میں فرمایا تھا تو ہم (بھی یہ) اپنے بھائیوں کو بالخصوص بتاتے ہیں۔

۵۰۸۰- عبد الرحمن بن حسان کنانی نے روایت کیا

۵۰۸۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ

۵۰۷۹- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۲۳۴/۴، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ح: ۱۱۱، وفي الكبرى، ح: ۹۹۳۵ من حديث أبي سعيد الفلستيني به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۴۶ * الحارث بن مسلم ذكره بعضهم في الصحابة، ووثقه ابن حبان وغيره، فهو حسن الحديث، وانظر الحديث الآتي.

۵۰۸۰- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه النسائي في الكبرى (عمل اليوم والليلة، ح: ۱۱۱) عن عمرو بن عثمان به، انظر الحديث السابق.

کہ مجھے مسلم بن حارث بن مسلم تمہی نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:..... اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند بیان کیا۔ اور [جَوَارٌ مِنْهَا] تک روایت کی۔ مگر اس میں ہے کہ یہ کلمہ [اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ] (سلام کے بعد) کسی سے بات کرنے سے پہلے کہے۔“

علی بن سہل نے کہا کہ مسلم بن حارث کے والد نے اپنے بیٹے کو یہ حدیث بیان کی، جبکہ علی بن سہل اور محمد بن مصفیٰ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مہم میں روانہ کیا۔ جب ہم لڑائی کے مقام پر پہنچ گئے تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز دوڑایا اور اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا تو مجھے دشمن قبیلے کی آوازیں سنائی دیں۔ میں نے ان سے کہا: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کہہ لو بیچ جاؤ گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے یہ کلمہ کہہ دیا۔ تو میرے ساتھیوں نے مجھے ملامت کی اور کہنے لگے کہ تم نے ہمیں غنیمت سے محروم کر دیا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ساتھیوں نے وہ (واقعہ) بیان کیا کہ جو کچھ میں نے کیا تھا تو آپ نے مجھے بلوایا اور میرے عمل کی تحسین فرمائی اور فرمایا: ”اللہ نے تیرے لیے ان میں سے ہر ہر بندے کی وجہ سے اتنا ثواب لکھا ہے.....“ عبدالرحمن (بن حسان) نے کہا کہ مجھے اس ثواب کی تفصیل بھول گئی ہے..... پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ رہو! بیشک میں اپنے بعد تمہارے لیے

الْحَمِصِيُّ وَمُؤَمِّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى الْحَمِصِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَّانٍ الْكِنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ: «جَوَارٌ مِنْهَا»، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهَا: «قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا».

قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ فِيهِ: إِنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، وَقَالَ عَلِيُّ وَابْنُ الْمُصَفَّى، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَلَمَّا بَلَّغْنَا الْمُغَارَ اسْتَحْتَشْتُ فَرَسِي فَسَبَقْتُ أَصْحَابِي، وَتَلَقَّانِي الْحَيُّ بِالرَّيْنِ، فَقُلْتُ لَهُمْ: قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَحَرَّزُوا، فَقَالُوا، فَلَا مَنِي أَصْحَابِي فَقَالُوا: أَحْرَمَتْنَا الْغَنِيمَةَ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرُوهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ، فَدَعَانِي فَحَسَّنَ لِي مَا صَنَعْتُ وَقَالَ: «أَمَّا إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ لَكَ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا». - قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَأَنَا نَسِيتُ الثَّوَابَ، - ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا إِنِّي سَأَكْتُبُ لَكَ بِالْوَصَاةِ بَعْدِي». قَالَ: فَفَعَلَ وَخَتَمَ عَلَيْهِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ لِي، ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُمْ. وَقَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى: قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ

۴۰- کتاب الادب

يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ.

صبح وشام کی دعائیں

وصیت لکھ دیتا ہوں۔“ چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا اور اس تحریر میں مہر لگا کر میرے حوالے کر دی اور مجھ سے فرمایا..... پھر مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی ذکر کیا۔ ابن مصلیٰ نے کہا: میں نے حارث بن مسلم بن حارث تمیمی سے سنا، وہ اپنے والد سے حدیث بیان کرتے تھے۔

۵۰۸۱- حضرت ابوذر راءؓ سے روایت ہے، انہوں

نے فرمایا کہ جس نے صبح اور شام کے وقت سات بار یہ کہہ لیا: [حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ] اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں میں اس کی کفایت فرمائے گا خواہ اس نے سچے دل سے یہ کلمہ کہا ہو یا جھوٹے دل سے۔

۵۰۸۱- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ مُسْلِمٍ الدَّمَشْقِيُّ وَكَانَ مِنْ ثِقَاتِ الْمُسْلِمِينَ، مِنْ الْمُتَعَبِّدِينَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ سَعْدٍ - قَالَ يَزِيدُ: شَيْخُ ثِقَةٍ - عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ ابْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَاهُ اللَّهُ مَا أَهَمَّهُ، صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا.

۵۰۸۲- جناب معاذ بن عبد اللہ بن ضحیب اپنے والد

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک بارش والی اور سخت اندھیری رات میں نکلے جب کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈ رہے تھے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔ چنانچہ ہم نے آپ کو پایا تو آپ نے فرمایا: ”کہو۔“ تو میں کچھ نہ بولا۔ آپ نے پھر فرمایا: ”کہو“ تو

۵۰۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْبُرَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ لَمْ يَمْطُرْ وَظَلَمَةٌ شَدِيدَةٌ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكَنَا

۵۰۸۱- تخریج: [إسناده حسن].

۵۰۸۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [الدعاء عند النوم]، ح: ۳۵۷۵ من حديث ابن أبي فديك به، وقال: "حسن صحيح غريب"، ورواه النسائي، ح: ۵۴۳۰ * أبو أسيد هو أسيد بن أبي أسيد.

۴۰- کتاب الادب

صبح و شام کی دعائیں

بھی میں کچھ نہ بولا۔ آپ نے پھر فرمایا: ”کہو۔“ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کیا کہوں۔ آپ نے فرمایا: کہو: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور مَعُوذَتَيْنِ، یعنی ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ صبح اور شام تین تین بار یہ کہہ لو تو ہر چیز سے تمہاری کفایت ہو جائے گی۔“

فَقَالَ: «قُلْ»، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: «قُلْ»، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: «قُلْ»، فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «قُلْ، هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعُوذَتَيْنِ، حِينَ تُمَسِّي وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ».

۵۰۸۳- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں کوئی کلمہ ارشاد فرمائیں جو ہم صبح، شام اور سوتے وقت پڑھا کریں۔ تو آپ نے فرمایا: کہا کرو: [اللَّهُمَّ! فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، فَإِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشَرِّكِهِ، وَ أَنْ نَقْتَرِفَ سُوءًا عَلَى أَنْفُسِنَا أَوْ نُجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ] ”اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، غیب اور حاضر کے جاننے والے! تو ہی ہر چیز کا مالک ہے۔ اور فرشتے گواہ ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور شیطان مردود کے شر اور شرک سے تیری پناہ چاہتے ہیں اور اس بات سے بھی کہ ہم اپنی جانوں پر کسی برائی کا ارتکاب کریں یا کسی مسلمان کے لیے کوئی برائی کریں۔“

۵۰۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي أَبِي - قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ - قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمُضٌ عَنْ شَرِيحٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَدَّثَنَا بِكَلِمَةٍ نَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا وَاضْطَجَعْنَا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقُولُوا: «اللَّهُمَّ! فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، فَإِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشَرِّكِهِ، وَأَنْ نَقْتَرِفَ سُوءًا عَلَى أَنْفُسِنَا، أَوْ نُجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ».

۵۰۸۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في مسند الشاميين ۴/ ۴۴۶، ح: ۱۶۷۲ من حديث محمد بن إسماعيل بن عياش به * شريح بن عبيد عن أبي مالك مرسل كما تقدم، ح: ۴۲۵۳، قاله أبو حاتم (جامع التحصيل، ص: ۱۹۵).

۵۰۸۴- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَبِهَذَا
الْإِسْنَادِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَصْبَحَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ اللَّهُ
رَبِّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا
الْيَوْمِ فَتَحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ،
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، ثُمَّ
إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ».

۵۰۸۳- امام ابو داود رحمہ اللہ نے اسی اسناد سے روایت
کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی صبح
کرے تو چاہیے کہ کہا کرے: [أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ
الْمَلِكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ
خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَ
هُدَاهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ]
”ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے ملک نے بھی
صبح کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیر کامیابی
مدد، نور، برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس شر
سے جو اس میں ہے اور اس کے بعد ہے تیری پناہ چاہتا
ہوں۔“ اور جب شام ہو تو اسی طرح کہہ لیا کرے۔“

۵۰۸۵- جناب شریق ہوزنی کہتے ہیں کہ میں ام المومنین
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہ
ﷺ جب رات کو اٹھتے تو کس چیز سے ابتدا کرتے تھے؟
انہوں نے کہا: تحقیق تو نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے جس
کے متعلق تجھ سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا۔
آپ ﷺ جب رات کو اٹھتے تھے تو دس بار [اللَّهُ أَكْبَرُ]
دس بار [الْحَمْدُ لِلَّهِ] دس بار [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ]
دس بار [سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ] دس بار
[أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ] دس بار [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] پھر دس بار کہتے
[اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا وَضَيْقِ

۵۰۸۵- حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُيَيْدٍ: حَدَّثَنَا
بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُعْثَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا
الْأَزْهَرِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَاذِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي
شَرِيقُ الْهَوَزَنِيُّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ
فَسَأَلْتُهَا: بِمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ إِذَا
هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ
شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ، كَانَ إِذَا هَبَّ
مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا، وَقَالَ:
«سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ» عَشْرًا، وَقَالَ:
«سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» عَشْرًا، وَاسْتَغْفَرَ

۵۰۸۴- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق، وأخرجه الطبراني في مسند الشاميين ۲/ ۴۴۷،
ح: ۱۶۷۵ من حديث محمد بن إسماعيل بن عياش به.

۵۰۸۵- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۷۰۷، وفي عمل اليوم والليلة، ح: ۸۷۱ من حديث بقية
به، وسنده ضعيف جدًا، وله شاهد حسن عند النسائي في المجتبى، ح: ۱۶۱۸ وغيره.

۴۰- کتاب الأدب

صبح و شام کی دعائیں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ] ”اے اللہ! میں دنیا اور روز قیامت کی تنگی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ پھر نماز شروع فرماتے۔

عَشْرًا، وَهَلَّلَ عَشْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا وَضَيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، عَشْرًا، ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ.

۵۰۸۶- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور سحر ہوتی تو فرمایا کرتے [سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَاءِهِ عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ! صَاحِبِنَا فَأَفْضَلُ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ] ”ستارے سننے والا حمد ہے اللہ کی اور کیا خوب نعمتیں اور احسان ہیں اس کے ہم پر۔ اے اللہ! ہمارا ساتھی بن اور ہم پر اپنا فضل فرما۔ اس حال میں کہ ہم جہنم کی آگ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔“

۵۰۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَسْحَرَ يَقُولُ: «سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَاءِهِ عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ! صَاحِبِنَا فَأَفْضَلُ عَلَيْنَا، عَائِذًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ».

۵۰۸۷- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی: [اللَّهُمَّ! مَا حَلَفْتُ مِنْ حِلْفٍ أَوْ قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيتُكَ بَيْنَ يَدَيِ ذَلِكَ كُلِّهِ، مَا شِئْتُ سَكَّانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ، اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَتَجَاوَزْ لِي عَنْهُ، اللَّهُمَّ! فَمَنْ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ صَلَاتِي، وَمَنْ لَعَنْتُ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِي] ”اے اللہ! میں نے جو کوئی قسم اٹھائی ہو یا کوئی بات کہی ہو یا کوئی نذرمانی ہو تو تیری مشیت اور ارادہ اس سب کچھ کے آگے ہے۔ جو تو چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو تو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ سے ان امور میں درگزر فرما۔ اے

۵۰۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يَقُولُ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اللَّهُمَّ! مَا حَلَفْتُ مِنْ حِلْفٍ أَوْ قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيتُكَ بَيْنَ يَدَيِ ذَلِكَ كُلِّهِ: مَا شِئْتُ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ. اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَتَجَاوَزْ لِي عَنْهُ، اللَّهُمَّ! فَمَنْ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ صَلَاتِي، وَمَنْ لَعَنْتُ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِي، كَانَ فِي اسْتِثْنَاءِ يَوْمِهِ ذَلِكَ أَوْ قَالَ: ذَلِكَ الْيَوْمَ.



۵۰۸۶- تخریج: أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب: في الأدعية، ح: ۲۷۱۸ من حديث ابن وهب به.

۵۰۸۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في الأسماء والصفات، ص: ۲۱۰، وفي نسخة، ص: ۱۶۴ من

حديث أبي داود به، * القاسم بن محمد في سماعه من أبي ذر نظر.

صبح و شام کی دعائیں
اللہ! جس پر تو نے اپنی صلاۃ (رحمت) نازل کی ہے تو
میری طرف سے بھی اس کے لیے صلاۃ (رحمت) ہو۔
اور جس پر تو نے لعنت کی ہے میری طرف سے بھی اس کو
پھینکا رہو۔“ یہ کلمات پڑھنے والا اس دن کی غلطیوں سے
مستثنیٰ ہوگا۔ (محفوظ رہے گا۔)

۵۰۸۸- سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں
نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جس
نے (شام کو) تین بار یہ دعا پڑھی اسے صبح تک کوئی
اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔ [بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا
يُضْرَمُ اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ] ”اللہ کے نام سے..... وہ
ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان
میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سنتا ہے اور خوب
جانتا ہے۔“ اور جس نے صبح کے وقت تین بار یہ دعا پڑھی
اسے شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔“

راوی نے بیان کیا کہ اس حدیث کے روایت کرنے
والے ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا تھا تو ان سے حدیث
سننے والا ان کو تعجب سے دیکھنے لگا (کہ پھر یہ فالج کیونکر ہو
گیا؟) تو انہوں نے کہا: کیا ہوا مجھے دیکھتے کیا ہوا؟ اللہ کی
قسم! میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں بولا ہے اور
نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا
ہے۔ لیکن جس دن مجھے یہ فالج ہوا میں اس دن غصے میں
تھا اور یہ کلمات پڑھنا بھول گیا تھا۔

۵۰۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:
حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ عَمَّنْ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ
عُثْمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ
عَفَانَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: «مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ
اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ،
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ
تُصِبْهُ فَجَاءَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُضْبِحَ، وَمَنْ قَالَهَا
حِينَ يُضْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تُصِبْهُ فَجَاءَةٌ
بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ».

قال: فَأَصَابَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ الْفَالَجُ،
فَجَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيثَ يَنْظُرُ
إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا لَكَ تَنْظُرُ إِلَيَّ قَوْلَ اللَّهِ! مَا
كَذَبْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ عَلَى
النَّبِيِّ ﷺ، وَلَكِنَّ الْيَوْمَ الَّذِي أَصَابَنِي فِيهِ مَا
أَصَابَنِي، غَضِبْتُ فَتَسَيَّتُ أَنْ أَقُولَهَا.

۵۰۸۸- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أملى، ح: ۳۳۸۸
من حديث أبان بن عثمان به، وقال: "حسن غريب صحيح"، وصححه الحاكم: ۱/۵۱۴، ووافقه الذهبي، وانظر
الحديث الآتي.

۴۰- کتاب الادب

صبح و شام کی دعائیں



فائدہ: بلاشبہ صاحب ایمان کے لیے ہر قسم کی ظاہری اور باطنی ناگہانی آفتوں سے بچاؤ کا یہ انتہائی آسان وظیفہ ہے۔ شرط یہ ہے کہ ایمان و یقین کے ساتھ ساتھ پابندی بھی ہو۔

۵۰۸۹- محمد بن کعب نے ابان بن عثمان سے انہوں

نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا مگر فالج والا قصہ ذکر نہیں کیا۔

۵۰۸۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ

الْأَنْطَاكِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنِي أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْفَالَجِ.

۵۰۹۰- جناب عبدالرحمن بن ابوبکرہ سے روایت

ہے انہوں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان میں آپ کو سنتا ہوں کہ آپ ہر صبح یہ دعا پڑھتے ہیں: [اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ] "اے اللہ! مجھے میرے بدن میں آرام دے۔ اے اللہ! میرے کانوں کو سلامت رکھ! یا اللہ! میری نظر کو درست رکھ۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔" آپ یہ دعا صبح کو تین بار پڑھتے ہیں اور شام ہوتی ہے تو تین بار پڑھتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے سنا ہے۔ تو میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت پر عمل کروں۔

۵۰۹۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ

الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَظِيَّةٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ: يَا أَبَتِ! إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ: اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ، وَثَلَاثًا حِينَ تُمَسِّي فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِنَّ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَ بِسُنَّتِهِ.

(دوسرے راوی) عباس (بن عبدالعظیم) نے اپنی

روایت میں کہا، اور آپ یہ دعا بھی پڑھتے ہیں: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ،

قال عباس فيه: وتقول اللهم! إِنِّي أَعُوذُ

بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ،

۵۰۸۹- تخریج: [إسناده صحيح] انظر الحديث السابق.
۵۰۹۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۵/ ۴۲ عن أبي عامر عبدالملك بن عمرو به، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۹۸۵۰، وفي عمل اليوم والليلة، ح: ۲۲، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۷۰* جعفر بن ميمون ضعفه الجمهور.



۴۰- کتاب الادب

صبح وشام کی دعائیں

تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تَصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمَسِّي
فَتَدْعُو بِهِنَّ، فَأَجِبْ أَنْ أَسْتَنْ بِسُنَّتِهِ.

”اے اللہ! میں کفر اور محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ آپ یہ دعا صبح کو تین بار دہراتے ہیں اور شام کو بھی پڑھتے ہیں۔ (تو انہوں نے کہا) میں پسند کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کروں۔

اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پریشان حال کے لیے یہ دعا ہے: [اللَّهُمَّ! رَحِمَتِكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ] ”اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں تو مجھے آکھ جھکنے تک کے لیے بھی میری اپنی جان کے حوالے نہ فرما دے اور میرے سارے معاملات درست فرما دے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“ اس روایت میں عباس بن عبد العظیم اور محمد بن ثنی نے بعض کلمات ایک دوسرے سے کچھ زیادہ کہے ہیں۔

☀ فائدہ: بعض حضرات نے اس روایت کو ”حسن الاسناد“ قرار دیا ہے۔

۵۰۹۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت سو بار [سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ] کہہ لے اور اسی طرح شام کو بھی تو مخلوقات میں کوئی ایسا نہ ہوگا جس نے اس قدر ثواب پایا ہوگا۔“

۵۰۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً؛

۵۰۹۱- تخريج: أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ۲۶۹۲ من حديث سهيل بن أبي صالح به، وليس عنده: "العظيم".

۴۰- کتاب الأدب

نیا چاند دیکھنے کی دعا

وَإِذَا أَمْسَى كَذَلِكَ؛ لَمْ يُؤَافِ أَحَدٌ مِنَ
الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافَى.

🌞 فائدہ: صحیح مسلم کی روایت میں [العظیم] کا لفظ نہیں ہے۔ (صحیح مسلم، الذکر والدعاء، حدیث: ۲۶۹۴)

(المعجم ۱۰۱، ۱۰۲) - باب مَا يَقُولُ
الرَّجُلُ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ (التحفة ۱۱۱)

۵۰۹۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ نَبِيَّ
الله ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ قَالَ: «هَيْلَالَ
خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَيْلَالَ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَيْلَالَ
خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ»، ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ
بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا».

۵۰۹۲- حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو یہ روایت پہنچی ہے کہ
نبی ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو کہتے: «هَيْلَالَ خَيْرٍ وَ
رُشْدٍ، هَيْلَالَ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَيْلَالَ خَيْرٍ وَرُشْدٍ،
آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ» "خیر اور ہدایت کا چاند خیر اور
ہدایت کا چاند خیر اور ہدایت کا چاند میں ایمان لایا اس
ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا۔" آپ یہ تین بار
فرماتے۔ اس کے بعد فرماتے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا» "حمد اس
اللہ کی جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینہ لے آیا۔"

🌞 فائدہ: مذکورہ دعا باقیاتِ محققین ضعیف ہے۔ تاہم ایک دوسری دعا مسند احمد اور جامع الترمذی میں ہے جس کی بابت

علمائے محققین لکھتے ہیں: "حسن لشواہدہ" یعنی یہ دعا شواہد کی بنا پر حسن درجے کی ہے اور وہ دعا یہ ہے: «اللَّهُمَّ!
أَهْلَ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ» (مسند احمد: ۱۶۲/۱) وجامع
الترمذی، الدعوات، حدیث: ۳۴۵۱) جبکہ ایک دعا سنن داری میں بھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: «اللَّهُ أَكْبَرُ،
اللَّهُمَّ! أَهْلَ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَبِرَضَى رَبُّنَا وَ
رَبُّكَ اللَّهُ» (سنن الدارمی، الصوم، باب ما يقال عند رؤية الهلال، حدیث: ۱۶۹۳) لہذا ان دو دعاؤں میں
سے کسی ایک کو چاند دیکھتے ہوئے پڑھا جاسکتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند امام
احمد: ۱۷۸/۳ حدیث: ۱۳۹۷ و صحیح سنن الترمذی للالبانی: ۱۵۷/۳ حدیث: ۳۴۵۱)

۵۰۹۲- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۴۰۰/۱۰، وعبد الرزاق: ۱۶۹/۴، ح: ۷۳۵۳ من
حديث قتادة به، والسند مرسل، وهو في مراسيل أبي داود، ح: ۵۲۷، وقال: "وروي متصلاً ولا يصح".

۵۰۹۳- جناب قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو اپنا چہرہ اس سے پھیر لیتے (اس کے بعد دعا پڑھتے۔)

۵۰۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنْهُ.

امام ابو داود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلے میں کوئی مرفوع صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ مُسْنَدٌ صَحِيحٌ.

☀️ **فائدہ:** امام ابو داود رضی اللہ عنہ کے قول: ”اس مسئلے میں کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں۔“ سے مراد یہ ہے کہ دعا پڑھنے کے طریقے کی بابت کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں ہے۔

باب: ۱۰۲، ۱۰۳- گھر سے نکلنے کی دعا

(المعجم ۱۰۲، ۱۰۳) - باب مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ (التحفة . . .)

۵۰۹۴- ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلنے تو اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ دعا پڑھتے: [اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلِمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ] ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں یا ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا کوئی جہالت کا کام کروں یا کوئی مجھ سے جہالت کا برتاؤ کرے۔“

۵۰۹۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلِمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ».

☀️ **فوائد و مسائل:** ① اس روایت کی سند میں اختلاف ہے اس کی وجہ سے بعض کے نزدیک ضعیف، بعض کے نزدیک

۵۰۹۳- تخریج: [إسناده ضعيف] وهو في مراسيل أبي داود، ح: ۵۲۸ * السند مرسل.

۵۰۹۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه [دعاء: "بسم الله توكلت على الله . . ."]، ح: ۳۴۲۷، والنسائي، ح: ۵۴۸۸، وابن ماجه، ح: ۳۸۸۴ من حديث منصور به، * الشعبي لم يسمع من أم سلمة عند ابن المديني، وقوله هو الراجح.

صحیح اور بعض کے نزدیک حسن ہے۔ واللہ اعلم۔ ⑤ یہ ایک انتہائی عظیم جامع دعا ہے اور یقیناً اللہ عزوجل کے خاص فضل کے بغیر انسان کے لیے ناممکن ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی خیرات حاصل کر سکے یا دوسروں سے بھلائی پائے یا ان کے شر سے محفوظ رہ سکے۔

۵۰۹۵- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ اپنے گھر سے نکلے اور یہ کلمات کہہ لے بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ اللہ کے نام سے، میں اللہ عزوجل پر بھروسہ کرتا ہوں۔ کسی شر اور برائی سے بچنا اور کسی نیکی یا خیر کا حاصل ہونا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔“ تو اس وقت اسے یہ کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت ملی تیری کفایت کی گئی اور تجھے بچا لیا گیا (ہر بلا سے)۔ چنانچہ شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تیرا دادا ایسے آدمی پر کیونکر چلے جسے ہدایت دی گئی اس کی کفایت کر دی گئی اور اسے بچا لیا گیا۔“

۵۰۹۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَنْعَمِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. قَالَ: يُقَالُ حِينَئِذٍ: هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ، فَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِينُ، فَيَقُولُ شَيْطَانٌ آخَرُ، كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ».



🌞 فائدہ: اس روایت کی صحت و ضعف میں بھی اختلاف ہے۔ کتنا سعادت مند ہے وہ بندہ جو بلا مشقت اللہ تعالیٰ کی امان حاصل کرتا اور شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ چاہیے کہ ان اذکار سے غفلت نہ برتی جائے۔

(المعجم . . .) - باب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ (التحفة ۱۱۲)

۵۰۹۶- حضرت ابو مالک اشجری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ

۵۰۹۶- حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي - قَالَ ابْنُ عَوْفٍ: وَرَأَيْتُ فِي أَصْلِ

۵۰۹۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما جاء ما يقول إذا خرج من بيته، ح: ۳۴۲۶ من حديث ابن جريج به، وعنن، ووقع في موارد الظمان، ح: ۲۳۷۵ وهم، والصواب ما في الإحسان، ح: ۸۱۹.

۵۰۹۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في مسند الشاميين: ۴۴۷/۲، ح: ۱۶۷۴ من حديث محمد بن إسماعيل بن عياش به، وهو مرسل، انظر، ح: ۵۰۸۳.

أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ
وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا
”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ (ہمارا) آنا خیر
کا ہو اور نکلتا (بھی) خیر کا ہو۔ اللہ کے نام سے ہم داخل
ہوئے اور اللہ ہی کے نام سے باہر نکلے اور اپنے رب اللہ
پر ہم نے توکل کیا۔“ پھر اپنے گھروالوں کو سلام کہے۔“

إِسْمَاعِيلَ - قَالَ: حَدَّثَنِي صَمَضَمٌ عَنْ
شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ
فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ
وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللَّهِ
خَرَجْنَا، وَعَلَى اللَّهِ رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ
عَلَى أَهْلِهِ».

باب: ۱۰۳/۱۰۴- تیز ہوا چلے تو کون سی

دعا پڑھے؟

(المعجم ۱۰۳، ۱۰۴) - باب مَا يَقُولُ

إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ (التحفة ۱۱۳)

۵۰۹۷- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں
نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”ہو اللہ
کی رحمت میں سے ہے۔“ سلمہ (بن حمیب) نے کہا:
”اللہ کی یہ روح کبھی رحمت لاتی ہے اور کبھی عذاب بھی
لے آتی ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو اسے برا مت کہو۔
بلکہ اللہ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ
کی پناہ مانگو۔“

۵۰۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْمَرْوَزِيُّ وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَيْبٍ، قَالَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ؛ أَنَّ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ: «الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ»، قَالَ سَلَمَةُ:
«فَرَوْحُ اللَّهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ،
فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا وَاسْلُوا اللَّهَ
خَيْرَهَا وَاسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا».

فائدہ: صحیح مسلم میں اس دعا کے الفاظ یوں ہیں: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَ خَيْرَ مَا فِيهَا، وَ خَيْرَ مَا
أُرْسِلَتْ بِهِ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَ شَرِّ مَا فِيهَا، وَ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ] (صحیح مسلم، الصلاة)

(حدیث: ۸۹۹)

۵۰۹۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب النهي عن سب الريح، ح: ۳۷۲۷ من حديث
الزهري به، وهو في مصنف عبد الرزاق، ح: ۲۰۰۰۴، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۸۹، والحاكم: ۲۸۵/۴،
ووافقه الذهبي.

۵۰۹۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو؛ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ، وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرَحُوا رَجَاءً أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتُهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ. قَالَتْ: فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَا يُؤْمِنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ. قَدْ عَذَّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ، وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا: «هَذَا عَارِضٌ مُمِطِرٌ»» [الأحقاف: ۲۴].



آندھی کے وقت کی دعا

۵۰۹۸- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس قدر زور سے ہنسے ہوں کہ میں آپ (کے حلق) کا کوا دیکھ پاؤں آپ مسکرایا کرتے تھے۔ جب بادل یا تیز ہوا چلتی تو پریشانی کی سی کیفیت آپ کے چہرے پر نمایاں ہو جاتی تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ جب بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید پر کہ اس سے بارش ہوگی مگر میں دیکھتی ہوں کہ اسے دیکھ کر آپ کے چہرے پر پریشانی سی آ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”عائشہ! مجھے یہ اندیشہ بے جین کرتا ہے کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو۔ بلاشبہ ایک قوم کو ہوا کے ذریعے سے عذاب دیا گیا تھا۔ اور ایک قوم نے عذاب دیکھا اور اس کے لوگ کہنے لگے: ﴿هَذَا عَارِضٌ مُمِطِرٌ﴾ ”یہ بادل ہے اس سے ہمیں بارش ہوگی۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① زور سے کھلکھلا کر اور از حد منہ کھول کر ہنسانا مناسب اور وقار کے منافی ہے۔ چاہیے کہ ایسے

مسکرائے کو اپنی عادت بنایا جائے جو سنت ہے۔ ② تیز ہوا (آندھی) یا بادل کو دیکھ کر اس کی خیر کی دعا کرنی چاہیے اور عذاب سے پناہ مانگنی چاہیے۔ جیسے کہ اوپر بیان ہوا۔

۵۰۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُقَدَّمِ ابْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ»

۵۰۹۸- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة الأحقاف، باب قوله: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ﴾ ح: ۴۸۲۸، ومسلم، صلوة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم، والفرح بالمطر، ح: ۱۶/۸۹۹، حديث ابن وهب به.

۵۰۹۹- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الاستسقاء، باب القول عند المطر، ح: ۱۵۲۴، وابن ماجه، ح: ۳۸۸۹ من حديث المقدم بن شريح به.

۴۰- کتاب الادب

بارش مرغ اور دیگر جانوروں کا بیان

اور پھر یہ دعا کرتے [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا] "اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں" اور اگر بارش ہونے لگتی تو کہتے [اللَّهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا] "اے اللہ! اسے خوب برسنے والی نفع آور اور مبارک بنا۔"

باب: ۱۰۵/۴- بارش کا بیان

(المعجم ۱۰۴، ۱۰۵) - بَابُ فِي

الْمَطَرِ (التحفة ۱۱۴)

۵۱۰۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش ہونے لگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نکلے اور اپنے جسم سے کپڑا ہٹالیا حتیٰ کہ وہ آپ کے جسم پر پڑنے لگی۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "کیونکہ یہ ابھی ابھی اپنے رب کے پاس سے آئی ہے۔"

۵۱۰۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَصَابَنَا - وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - مَطَرٌ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ قَالَ: «لَأَنَّهُ حَدِيثٌ عَهْدٍ بِرَبِّهِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① تبرک حاصل کرنے کی غرض سے بارش میں نہانا مستحب ہے اور تبرک کا مسئلہ توقیفی ہے قیاسی نہیں ② اس میں اللہ عزوجل کے لیے جہت علو (آسمان پر ہونے) کا بیان بھی ہے۔

باب: ۱۰۶/۵- مرغ اور دیگر جانوروں

(المعجم ۱۰۵، ۱۰۶) - بَابُ فِي

الدِّكِّ وَالْبَهَائِمِ (التحفة ۱۱۵)

۵۱۰۱- حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مرغ کو گالی مت دیا کرو اس

۵۱۰۱- حَدَّثَنَا فُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ،

۵۱۰۰- تخریج: أخرجه مسلم، صلوة الاستقاء، باب الدعاء في الاستقاء، ح: ۸۹۸ من حديث جعفر بن سليمان به.

۵۱۰۱- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۱۵/۴، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۷۸۱، وعمل اليوم والليلة، ح: ۹۴۵ من حديث صالح بن كيسان به.

۵۱۰۴- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور جناب علی بن عمر بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قدموں کی آوازیں آنا بند ہو جائیں تو بہت کم باہر نکلا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کچھ جانور ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پھیلا دیتا ہے۔“

۵۱۰۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْلُوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هَذِهِ الرَّجُلِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى دَوَابَّ يَنْتَهِنَ فِي الْأَرْضِ».

قَالَ ابْنُ مَرْوَانَ: «فِي تِلْكَ السَّاعَةِ» وَقَالَ: «فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ»، ثُمَّ ذَكَرَ نَبَاحَ الْكَلْبِ وَالْحَمِيرِ نَحْوَهُ.

ابراہیم بن مروان نے کہا ”اس وقت میں مت نکلا کرو“ اور [فَإِنَّ لِلَّهِ دَوَابَّ] (کی بجائے) یہ الفاظ کہے [فَإِنَّ لِلَّهِ خَلَقًا] پھر کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کی آوازوں کا ذکر کیا جیسے مذکورہ بالا روایت میں ہوا ہے۔

یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے کہا کہ مجھے شرحیل حاجب نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث کے مثل روایت کیا۔

وَرَدَ فِي حَدِيثِهِ، قَالَ ابْنُ الْهَادِ: وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ الْحَاجِبُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مِثْلَهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① رات کو جب راستوں پر لوگوں کی آمد و رفت رک جائے تو از حد ضروری کام کے بغیر باہر نکلنے سے گریز کرنا چاہیے۔ ② رات کو کتوں یا گدھوں کی آواز سنائی دے تو ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھنا چاہیے۔

باب: ۱۰۷، ۱۰۸- نومولود کے کان میں

اذان کہنے کا بیان

(المعجم ۱۰۶، ۱۰۷) - بَابُ فِي

الْمَوْلُودِ يُؤَذَّنُ فِي أُذُنِهِ (التحفة ۱۱۶)

۵۱۰۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۷۷۸، وعمل اليوم والليلة، ح: ۹۴۲ عن قتبية به، ورواه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۲۳۳، وأحمد: ۳/ ۳۵۵، وسنده ضعيف * سعيد بن زياد مجهول، وللحديث شواهد ضعيفة، والحديث السابق يغني عنه، وشرحبيل ضعفه الجمهور.

۴۰- کتاب الأدب

نومولود کے کان میں اذان کہنے کا بیان

۵۱۰۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى
 عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي عَاصِمٌ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ
 عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:
 رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ
 ابْنِ عَلِيٍّ، حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ، بِالصَّلَاةِ.

۵۱۰۵- جناب عبید اللہ بن ابورافع نے اپنے والد
 سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے
 حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو جنم دیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ
 ﷺ نے ان کے کان میں نماز والی اذان کہی تھی۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اس عمل کی حکمت ظاہر ہے کہ اس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان اور اسلام کے اہم
 ترین شعار سے تعلق کا اظہار ہے اور ان مبارک کلمات سے تبرک حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل اس نومولود کو
 کامیابی کی اس راہ پر گامزن فرمائے اور شیطان کے اثر سے محفوظ رکھے۔ ② بچے کے کان میں اذان کہنے والی یہ
 روایت تو سنداً صحیح ثابت نہیں ہے۔ تاہم آج تک امت میں اس پر عمل ہوتا آ رہا ہے اور امت کا یہ عملی تواتر ہی
 اس کے جواز کی بنیاد ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اذان دینے کی حد تک کچھ نہ کچھ اصل تسلیم کی ہے دوسرے کان
 میں تکبیر کی نہیں۔ دیکھیے: (الضعیفہ، ۳۲۹/۱، ۳۳۱، حدیث: ۳۲۱) تاہم اس عمل کے مسنون ہونے کی دلیل ہمارے علم
 میں نہیں ہے۔



۵۱۰۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ح: وَحَدَّثَنَا
 يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
 هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِي بِالصَّبِيَّانِ
 فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَاتِ. زَادَ يُوسُفُ:
 وَيَحْنِكُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِالْبَرَكَاتِ.

۵۱۰۶- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ
 رسول اللہ ﷺ کے پاس چھوٹے بچوں کو لایا جاتا تھا تو
 آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ یوسف
 بن موسیٰ نے مزید کہا کہ..... آپ انہیں گھٹی بھی دیا
 کرتے تھے..... اور برکت کا ذکر نہیں کیا۔

🌞 فائدہ: بچے کے کان میں اذان گھر کا کوئی بھی فرد کہہ سکتا ہے۔ یہ تکلف اور اہتمام کہ کسی بڑے اور صالح بندے کو
 اس کام کے لیے بلوایا جائے یا بچے کو اس کے پاس لے جایا جائے غیر ضروری ہے۔ البتہ گھٹی کے سلسلے میں یہ اشتباہ کیا

۵۱۰۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأضاحي، باب الأذان في أذن المولود، ح: ۱۵۱۴ من
 حديث يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح" * عاصم بن عبد الله ضعيف، ح: ۳۱۶۳، وللحديث شواهد ضعيفة
 جدًا، غير صالحة للاستشهاد، وعليه استمر عمل المسلمين بلا خلاف بينهم، والله أعلم.

۵۱۰۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري، الدعوات، باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم،
 ح: ۶۳۵۵، ومسلم، الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ح: ۲۸۶، من حديث هشام بن عروة به.

۴۰- کتاب الأدب: امان اور پناہ طلب کرنے کا بیان
جاسکتا ہے۔ مگر رسول اللہ ﷺ کی ذات تو بلا شک و شبہ مبارک تھی۔ امت کے دیگر صالحین کے بارے میں تقاضا تو ہو سکتا ہے کوئی سنون عمل نہیں۔

۵۱۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «هَلْ رَأَيْتَ - أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا - «فِيكُمْ الْمُعْرَبُونَ؟» قُلْتُ : وَمَا الْمُعْرَبُونَ؟ قَالَ : «الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجَنُّ» .

اب: ۱۰۸۱۰۷- اگر کوئی کسی آدمی سے امان اور پناہ طلب کرے

۵۱۰۸- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو تم سے اللہ کے نام پر پناہ طلب کرے اسے پناہ دو۔ اور جو تم سے اللہ کے چہرے کے واسطے سے سوال کرے اس کو دو۔“ عبید اللہ کے الفاظ ہیں: [مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ]

(المعجم ۱۰۷، ۱۰۸) - بَابُ فِي الرَّجُلِ يَسْتَعِيذُ مِنَ الرَّجُلِ (التحفة ۱۱۷)
۵۱۰۸- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُسَمِيُّ قَالَا : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، - قَالَ نَصْرُ : أَبُو أَبِي عَرُوبَةَ - عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي نَهْلِكَ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيذُوهُ ، وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِوَجْهِ اللَّهِ فَأَعْطُوهُ» . قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ : «مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ» .

☀ فائدہ: اس میں ترغیب یہ ہے کہ مانگنے والے نے جس عظیم ذات کا واسطہ دیا ہے اس کے نام کا لحاظ کرتے ہوئے جو کہ تم سے ہو سکتا ہے اس میں بخل نہ کرو۔ بعض محققین نے اس روایت کو ”حسن صحیح“ کہا ہے۔ دیکھیے: (الصحيحه: حدیث: ۲۵۳)

۵۱۰۷- تخریج: [إسناده ضعيف] * ابن جريج عنعن ، وأبوه لين ، وأم حميد لا يعرف حالها .
۵۱۰۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱/ ۲۴۹ من حديث خالد بن الحارث به ، وسنده ضعيف ، والحدیث الآتی شاهد له * قتادة عنعن .

۵۱۰۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو تم سے اللہ کے واسطے سے سوال کرے اس کو دو۔“ اور جو تم سے اللہ کے واسطے سے سوال کرے اس کو دو۔“ سہل اور عثمان نے کہا: ”اور جو تمہاری دعوت کرے اسے قبول کرو۔“ اور پھر یہ سب راوی متفق ہیں: ”اور جو تمہارے ساتھ نیکی کرے اس کو اس کا بدلہ دو۔“ مسدود اور عثمان نے کہا: ”اگر بدلہ نہ پاؤ تو اس کے لیے اللہ سے دعا کرو حتیٰ کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے۔“

۵۱۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللَّهِ فَأَعِيدُوهُ، وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ». وَقَالَ سَهْلٌ وَعُثْمَانُ: «وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ»، ثُمَّ اتَّفَقُوا، «وَمَنْ آتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ» - قَالَ مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ: - «فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا [اللَّهُ] لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ».

☀️ فائدہ: کسی کی نیکی اور احسان کا بدلہ دینا بہت ضروری ہے۔ اگر مادی طور پر ممکن نہ ہو تو معنوی اعتبار سے بہت زیادہ دعا دی جانی چاہیے۔

باب: ۱۰۸، ۱۰۹- دوسے اور ان کا علاج

(المعجم ۱۰۸، ۱۰۹) - بَابُ: فِي رَدِّ

الْوَسْوَسةِ (التحفة ۱۱۸)

۵۱۱۰- جناب ابو زمر (ساک بن ولید حنفی) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: اس کیفیت کا کیا ہو جو میں اپنے سینے میں پاتا ہوں؟ انہوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے زبان پر نہیں لاسکتا۔ انہوں نے کہا: کیا وہ شک شبہ والی بات ہے؟ اور نہیں دیے اور بولے: اس سے کسی کو نجات نہیں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿إِن كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يُقْرَأُونَ

۵۱۱۰- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَارٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: مَا شَيْءٌ أَجِدُهُ فِي صَدْرِي؟ قَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: وَاللَّهِ! مَا أَتَكَلَّمُ بِهِ، قَالَ: فَقَالَ لِي: أَشَيْءٌ مِنْ شَكٍّ؟ قَالَ: وَضَحِكَ، قَالَ: مَا نَجَا أَحَدٌ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ

۵۱۰۹- تخریج: [ضعیف] تقدم، ح: ۱۶۷۲.

۵۱۱۰- تخریج: [إسناده حسن].

تَعَالَى ﴿فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَأُونَ الْكِتَابَ﴾ [یونس: ۹۴] الْآيَةِ. قَالَ: فَقَالَ لِي: إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ [الحديد: ۳].

”اگر تمہیں اس چیز میں شک ہو جو ہم نے اتاری ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لیجیے جو وہ کتاب پڑھتے ہیں جو تم سے پہلے اتاری گئی۔“ پھر انہوں نے مجھ سے کہا: جب تم اپنے جی میں کچھ محسوس کرو تو یہ پڑھا کرو: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ ”وہ اللہ ہی سب سے اول ہے اور وہی سب سے آخر ہے۔ وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز سے خوب باخبر ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دل میں آنے والے برے خیالات کو ”وسوسہ“ اور نیک خیالات کو ”الہام“ کہا جاتا ہے۔ ② ”وسوسہ“ اگرچہ بشریت کے لوازم سے ہے مگر انبیاء علیہم السلام اس بات سے معصوم ہیں کہ اس قسم کے خیالات ان کے دل میں گھر کر جائیں یا شک و شبہ کی حد تک پہنچ جائیں بالخصوص نبی ﷺ کے معجزہ شق و شرح صدر کے علاوہ وہ حدیث جس میں ہے کہ آپ کا قرین بھی اسلام قبول کر چکا ہے وہ آپ کو خیر کے علاوہ کچھ نہیں سمجھاتا۔ (صحیح مسلم) صفات المنافقین‘ حدیث: (۲۸۱۳) اس عصمت نبوت کی مؤید ہے۔ ③ سورہ یونس مذکورہ آیت ۹۴ میں لفظاً تو نبی ﷺ مخاطب ہیں مگر درحقیقت دوسروں کو سنانا مقصود ہے۔ جیسے کہ بعد کی آیت نمبر ۱۰۳ میں ہے ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي﴾ (یونس: ۱۰۳) شکوک و ادھام کا علاج قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں موجود ہے۔ ضروری ہے کہ انسان بارسوخ اصحاب علم سے استفادہ کرتا رہے۔ اگر اس مرض میں غفلت کی جائے تو یہ [شک] ترقی کر کے [امترعاء] ”جدل“ اور [امترعاء] ترقی کر کے تکذیب تک جا پہنچتا ہے۔ وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ. (تفسیر عثمانی) سورہ یونس

۵۱۱۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سَهِيلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَهُ أَتَانٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعْظِمُ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ أَوْ الْكَلَامَ بِهِ، مَا نُحِبُّ أَنْ لَنَا وَأَنَا تَكَلَّمْنَا بِهِ. قَالَ: «أَوْقَدْ

۵۱۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ صحابہ کرام آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے دلوں میں کچھ ایسے خیالات محسوس کرتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانا بھی ہمارے لیے بڑا بھاری ہے۔ ہمیں یہ بھی گوارا نہیں کہ ہمیں دنیا کا مال ملے اور وہ ہم اپنی زبانوں پر لائیں۔ آپ نے فرمایا:

۵۱۱۱- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، ح: ۱۳۲ من حديث سهيل بن أبي صالح به.

۴۰۔ کتاب الأدب۔ غیر باپ یا مالک کی طرف منسوب ہونے سے متعلق احکام و مسائل وَجَدْتُمُوهُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «ذَلِكَ» ”کیا بھلا تم یہ کیفیت پاتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ہاں۔ صَرِيحُ الْإِيْمَانِ»۔ آپ نے فرمایا: ”یہ صریح ایمان ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① ان خیالات سے ایسے اوہام کی طرف اشارہ ہے جن میں شیطان انسان کو دھیرے دھیرے اس سوال کی طرف لاتا ہے کہ ”اللہ کو کس نے پیدا کیا؟“ ② صاحب ایمان کا اپنے ایمان کے بارے میں چونکا رہنا اس کے خالص ایمان دار ہونے کی علامت ہے اور ایسے خیالات کا آجانا کوئی مضرت نہیں بشرطیکہ انسان انہیں دفع (دور) کرنے میں کوشاں رہے۔

۵۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ قُذَامَةَ بْنِ أَغْيَنَ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ دَرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَحَدَنَا يَجِدُ فِي نَفْسِهِ - يُعَرِّضُ بِالشَّيْءِ - لَأَنْ يَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ. فَقَالَ: «اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسْوَاسَةِ». قَالَ ابْنُ قُذَامَةَ: «رَدَّ أَمْرَهُ»، مَكَانَ «رَدَّ كَيْدَهُ»۔

۵۱۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! ہمارے دل میں کچھ خیالات آتے ہیں اور وہ اشارے کنائے سے کچھ اس طرح کہہ رہا تھا کہ ان خیالات کو زبان پر لانے کی بجائے کوئلہ ہو جانا سے زیادہ پسند ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔“ ”اللہ اکبر“ ”اللہ اکبر“ ”اللہ اکبر“ اس (المیں) کے مکر کو وسوسے کی طرف لوٹا دیا۔“ ابن قدامہ نے [رَدَّ كَيْدَهُ] کی بجائے [رَدَّ أَمْرَهُ] کے لفظ کہے۔



🌞 فائدہ: دل میں آنے والے خیالات ”عزم“ سے پہلے پہلے ”هُوَ اجِسْ اور خَوَاطِرُ“ یعنی وسوسے کی حد تک ہوں تو ان پر کوئی مواخذہ نہیں۔

(المعجم ۱۰۹، ۱۱۰) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ (التحفة ۱۱۹)

باب: ۱۰۹، ۱۱۰۔ غلام کسی اور کو اپنا مالک بتائے یا بیٹا کسی اور کو اپنا باپ بتائے

۵۱۱۳۔ حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا ۵۱۱۳۔ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے ۵۱۱۲۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲۳۵/۱، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۵۰۴، وعمل اليوم والليلة، ح: ۶۶۸ من حديث منصور به.

۵۱۱۳۔ تخریج: أخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة الطائف، ح: ۴۳۲۶، ۴۳۲۷، ومسلم، الإيمان، باب بيان حال إيمان من رغب عن أبيه وهو يعلم، ح: ۶۳ من حديث عاصم الأحول به.

غیر باپ یا مالک کی طرف منسوب ہونے سے متعلق احکام و مسائل

کانوں نے حضرت محمد ﷺ سے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے، آپ نے فرمایا: ”جس نے اپنے آپ کو کسی اور کا بیٹا بتایا جبکہ وہ جانتا ہو کہ یہ (دوسرا) اس کا باپ نہیں ہے، تو جنت اس پر حرام ہے۔“ ابو عثمان نہدی کہتے ہیں پھر میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے ملتا تو میں نے انہیں یہ حدیث بیان کی، تو انہوں نے (تصدیق کرتے ہوئے) کہا اسے حضرت محمد ﷺ سے میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا ہے۔

زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ: حَدَّثَنِي أَبُو عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ أُذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ». قَالَ: فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ أُذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ

عاصم (احول) نے بیان کیا: میں نے (اپنے شیخ) ابو عثمان سے کہا کہ آپ کے سامنے دو آدمیوں نے گواہی دی ہے، وہ کیسے آدی ہیں؟ انہوں نے کہا: ان میں سے ایک تو وہ ہے جس نے اللہ کی راہ یا کہا: اسلام میں سب سے پہلے تیر مارا، یعنی حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ۔ اور دوسرا (حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) وہ ہے جو طائف سے پیدل چل کر آیا تھا اور ان لوگوں کی تعداد میں سے زیادہ تھی اور ان کی فضیلت بیان کی

قَالَ عَاصِمٌ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا عُمَرَ! لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ أَيُّمَا رَجُلَيْنِ!؟ فَقَالَ: أَمَّا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى بِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ فِي الْإِسْلَامِ، يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، وَالْآخَرُ قَدِمَ مِنَ الطَّائِفِ فِي بَضْعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا عَلَى أَقْدَامِهِمْ فَذَكَرَ فَضْلًا.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نفیلی نے کہا: چونکہ شیخ نے یہ حدیث [حَدَّثَنَا] اور [حَدَّثَنِي] کے الفاظ سے بیان کی ہے تو یہ مجھے شہد سے بھی پیاری ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ الثَّقَلِيُّ - حَيْثُ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ - وَاللَّهُ! إِنَّهُ عِنْدِي أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، يَعْنِي قَوْلَهُ: حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنِي.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے تھے کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سنا، فرماتے تھے: کوئیوں کی حدیث میں نور نہیں۔ اور کہا کہ میں نے اہل بصرہ جیسا کسی کو نہیں پایا۔ انہوں نے شعبہ سے علم (حدیث) حاصل کیا تھا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ: لَيْسَ لِحَدِيثِ أَهْلِ الْكُوفَةِ نُورٌ. قَالَ: وَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، كَانُوا تَعْلَمُوهُ مِنْ شُعْبَةٍ.

فوائد و مسائل: ① اہل جاہلیت دوسرے کے بچوں کو اپنا منہ بولا بیٹا (منحلی) بنا لیتے تھے اور پھر اسے حقیقی بیٹے

۴۰۔ کتاب الأدب غیر باپ یا مالک کی طرف منسوب ہونے سے متعلق احکام و مسائل

والے حقوق دیتے تھے اسی طرح وہ بچے بھی اپنی پرورش کرنے والوں کو اپنا باپ باور کراتے تھے۔ اسلام میں نسب بدلنے کو حرام قرار دیا گیا ہے، متنبیٰ تو بنایا جاسکتا ہے مگر حقیقی اولاد یا حقیقی ماں باپ والے حقوق جاری نہیں ہو سکتے۔ بالغ ہونے پر مشروع پردہ کیا کرایا جائے گا اور رشتہ ناتا بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ سورہ احزاب میں یہ مسائل بیان ہوئے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أَدْعُوهُمْ لِبَنَاتِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ (الاحزاب: ۵) ”انہیں ان کے باپوں (کے نسب) سے پکارو۔ اللہ کے نزدیک یہی بات انصاف کی ہے۔“ اور فرمایا: ﴿وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَ كُمْ أَبْنَاءَ كُمْ﴾ (الاحزاب: ۴) ”اللہ نے تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا نہیں بنایا۔“ تاہم حجاز اور پیارے دوسرے کے بچے کو بیٹا کہنا جائز ہے۔ (۷) امام احمد رحمہ اللہ کی جرح اہل کوفہ کے بارے میں کہ ”ان کی حدیث میں نور نہیں“ سے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ احادیث کی اسانید میں اس قدر اہتمام نہ کرتے تھے جو اہل حجاز کا خاصہ تھا۔ تاہم ان اہل کوفہ میں بھی ایک بڑی تعداد حافظ اور جید محدثین کی ہے۔ رحمہم۔ (۸) جس طرح لوگوں کو اپنا نسب بدلنا حرام ہے ایسے ہی کسی غلام کا اپنی نسبت بدل لینا حرام ہے۔

۵۱۱۴۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس (غلام) نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی دوسری قوم سے اپنا تعلق جوڑا اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس سے قیامت کے دن کوئی نفل یا فرض عمل قبول نہیں ہوگا۔“

۵۱۱۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ”مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بَغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ“.

۵۱۱۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کے ساتھ اپنا نسب جوڑا یا جس غلام نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت جوڑی تو اس پر قیامت تک کے لیے مسلسل اللہ کی لعنت ہے۔“

۵۱۱۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، وَنَحْنُ بِبَيْرُوتَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۵۱۱۴۔ تخریج: أخرجه مسلم، العتق، باب تحريم تولي العتق غير موالیه، ح: ۱۵۰۸ من حديث زائدة به.

۵۱۱۵۔ تخریج: [صحيح] وللحديث شواهد كثيرة، منها الحديث السابق.



حسب نسب پر فخر کرنے کا بیان

۴۰۔ کتاب الادب

يَقُولُ: «مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ اُنْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ الْمُتَّبِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

☀ فائدہ: اپنا نسب بدلنا بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے۔ ایسے لوگوں کو غور کرنا چاہیے جو دھوکا دینے کے لیے اپنے باپ بدل لیتے ہیں۔ یا عورتیں کسی کو اپنا شوہر باور کراتی ہیں اور کچھ لوگ اپنی قومیت بدل لیتے ہیں۔

(المعجم ۱۱۰، ۱۱۱) - بَابُ فِي
حسب نسب پر فخر کرنے کا بیان باب: ۱۱۱۱۰۰

التَّفَاخُرُ بِالْأَحْسَابِ (التحفة ۱۲۰)

۵۱۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ عز و جل نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا پر فخر کو دور کر دیا ہے۔ (تمہیں ایمان و اسلام سے معزز بنایا ہے۔) (آدمی دو قسم کے ہیں: صاحب ایمان، متقی یا فاجر اور بد بخت۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم شی سے تھے۔ لوگوں کو قومی نخوت ترک کرنا پڑے گی وہ تو (کفر و شرک کے سبب) جہنم کے کونکے بن چکے ورنہ یہ (قوم پر تکبر کرنے والے) اللہ کے ہاں گندگی کے کالے کیڑے سے بھی ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی کو دھکیلتا پھرتا ہے۔“

۵۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عِيبَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَّرَهَا بِالْأَبَاءِ، مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ، أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمٌ مِنْ تُرَابٍ، لِيَدْعَنَّ رَجُلٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ، إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ، أَوْ لِيَكُونَنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجِجَلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّشْنَ».

☀ فائدہ: کسی بھی صاحب ایمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے آبا و اجداد پر فخر کرے۔ عزت و کرامت کا معیار اللہ کے ہاں تقویٰ ہے۔ ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: ۱۳) اور جسے قوی شرف حاصل ہو اسے اللہ عز و جل کا بے انتہا شکر گزار بننا چاہیے اور اپنے آباء کے شرف ایمان و تقویٰ کی حفاظت کرنے میں محنت کرنی چاہیے۔

۵۱۱۶۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب: في فضل الشام واليمن، ح: ۳۹۵۵ من حديث هشام بن سعد به، وقال: "حسن غريب".

(المعجم ۱۱۱، ۱۱۲) - بَابُ: فِي

باب: ۱۱۳، ۱۱۴- تعصب اور عصیت کا بیان

الْعَصَبِيَّة (التحفة ۱۲۱)

۵۱۱۷- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ، فَهُوَ كَالْبُعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنَبِهِ.

۵۱۱۷- جناب عبدالرحمن اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: جس نے حق کے بغیر اپنی قوم کی مدد کی تو وہ ایسے اونٹ کی مانند ہے جو کنویں میں گر گیا ہو اور پھر اسے دم سے پکڑ کر باہر نکالا جاتا ہے۔

☀️ فائدہ: ناحق طور پر اپنی قوم کی مدد کرنے والا اپنے آپ کو ہلاکت سے نہیں بچا سکتا، لہذا صاحب ایمان کو ایسے غلط عمل سے باز رہنا چاہیے، بلکہ انہیں حق کی تلقین کرنی چاہیے۔ یہ روایت اگرچہ مقوف ہے مگر اگلی سند سے جو مرفوع ہے اس کی تائید ہوتی ہے۔



۵۱۱۸- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۵۱۱۸- جناب عبدالرحمن اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ چمڑے کے ایک خیمے میں ٹھہرے ہوئے تھے اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا۔

۵۱۱۹- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ حَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُرْبَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بَشْرِ الدَّمَشْقِيِّ عَنْ بَنَاتٍ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْعَمِ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ:

۵۱۱۹- جناب وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! عصیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اپنی قوم کے لوگوں کی مدد کرے حالانکہ وہ ظلم پر ہوں۔“

۵۱۱۷- [إسناده صحيح] انظر الحديث الآتي، وأخرجه أبو داود الطيالسي في مسنده، ح: ۳۴۴ من حديث سمارك بن حرب به، وصححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۱۹۸ (والإحسان، ح: ۵۹۱۲).

۵۱۱۸- [تخریج: صحيح] أخرجه أحمد: ۴۰۱/۱ عن أبي عامر به، وللحديث شواهد كثيرة، منها الحديث المتقدم، ح: ۵۲۰.

۵۱۱۹- [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۳۴/۱۰ من حديث أبي داود به، وفيه علة قاذبة بين سلمة بن بشر (مجهول الحال) وبين بنت وائل * عباد بن كثير ضعيف جداً، ومن طريقه أخرجه ابن ماجه، ح: ۳۹۴۹.

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْعَصِيَّةُ؟ قَالَ:
«أَنْ تُعِينَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ».

۵۱۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ
السَّرْحِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُؤَيْدٍ عَنْ أَسَامَةَ
ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ
عَنْ سَرَّاقَةَ بِنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ الْمُذَلِّجِيِّ
قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ:
«خَيْرُكُمْ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْتُمْ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَيُّوبُ بْنُ سُؤَيْدٍ ضَعِيفٌ.

۵۱۲۰- حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم مدنیؓ
سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں
خطبہ دیا اور فرمایا: ”تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنے قبیلے کا
دفاع کرے بشرطیکہ گناہ کی بات نہ ہو۔“

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایوب بن سوید

ضعیف ہے۔

🌞 فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ تاہم گناہ اور ظلم کے کام میں اپنی قوم کا معاون بننا حرام ہے اور یہی وہ تعصب
ہے جس کی ممانعت آئی ہے۔ بلکہ صریح حکم ہے کہ ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدہ: ۲) ”نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے
کاموں میں باہم تعاون مت کرو۔“

۵۱۲۱- حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عصبیت کی دعوت دی
وہ ہم میں سے نہیں۔ جس نے عصبیت پر لڑائی کی وہ ہم
میں سے نہیں اور جو عصبیت پر مرا وہ ہم میں سے نہیں۔“

۵۱۲۱- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَمَكِيِّ يَعْنِي ابْنَ
أَبِي كَبِيَّةٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ،
عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَىٰ عَصَبِيَّةٍ،
وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَىٰ عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ

۵۱۲۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۷/ ۵۰۰، ح: ۶۹۸۹ من حديث أيوب بن سويد
به، وهو ضعيف، والسند منقطع.

۵۱۲۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عدي: ۳/ ۱۰۰۵ من حديث سعيد بن أبي أيوب به * المليكي
ضعيف، ضعفه الجمهور، وقال أبو داود: هذا مرسل، عبدالله بن أبي سليمان لم يسمع من جبیر، وحديث مسلم،
ح: ۱۸۴۸ يغني عنه.

مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ.

☀️ فوائد و مسائل: ① یہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم صحیح مسلم کی حدیث (۱۸۳۸) اس سے کفایت کرتی ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے تحقیق و تخریج میں اس کی بابت وضاحت کی ہے۔ ② محض قومی عصبيت اور باطل کی حمایت اور دفاع ناجائز اور حرام ہے لیکن اللہ اس کے رسول ﷺ اور دین و ایمان کے لیے ”عصبيت“..... ایک مطلوب عمل ہے۔ جس دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے ساتھ ساتھ ان کی مخالفت کرنے والے کے خلاف غصہ اور ناراضی نہیں اسے اپنے ایمان کی اصلاح کرنی چاہیے۔ حدیث [الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَ الْبُغْضُ فِي اللَّهِ مِنَ الْإِيمَانِ] (صحیح البخاری، ایمان، باب قول النبی ﷺ: بنی الإسلام علی خمس، قبل حدیث: ۸) ”اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے بغض اور ناراضی عین ایمان اور اس کا لازمی تقاضا ہے۔“ جو لوگ اپنے آپ کو دینی معاملات میں بہت زیادہ ”غیر متعصب“ بادکر اتے ہیں حتیٰ کہ دین و ایمان کی دھجیاں بکھیرنے پر بھی ان کے خون میں کوئی حدت پیدا نہیں ہوتی انہیں اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہیے۔



۵۱۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”قوم کی بہن کا بیٹا (بھانجا)
قوم کا فرد ہوتا ہے۔“
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِخْرَاقٍ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ».

☀️ فائدہ: بہن یا بیٹی اگر کسی دوسری دور کی قوم میں بیاہی جائے تو اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اب ان سے کوئی رشتہ ناتنا نہیں رہا۔ بلکہ رشتے اور برادری کا حلقہ اور مزید وسیع ہوا ہے۔ اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کے حقوق و روابط بالکل اسی طرح ہونے چاہئیں جیسے اپنی قوم و برادری میں ہوتے ہیں۔ حق اور خیر میں ان سے تعاون کرنا ضروری ہے۔

۵۱۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: اہل فارس کے غلام تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک تھا۔ میں نے مشرکین
حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

۵۱۲۲- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۴/۳۹۶ عن أبي أسامة حماد بن أسامة به مطولاً، وسنده ضعيف، وله شواهد عند البخاري، ح: ۳۵۲۸، ومسلم، ح: ۱۰۵۹، وغيرهما.

۵۱۲۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الجهاد، باب النية في القتال، ح: ۲۷۸۴ من حديث الحسين ابن محمد به * ابن إسحاق عن ابن عبد الرحمن بن أبي عتبة مستور، لم يوثقه غير ابن حبان.

کسی کی نیکی اور بھلائی دیکھ کر اس سے محبت کرنے کا بیان
کے ایک آدمی کو مارا اور کہا: یہ لو اور میں ہوں ایک فارسی
جوان! تو رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور
فرمایا: ”تم نے ایسے کیوں نہ کہا: یہ لو اور میں ہوں ایک
انصاری غلام!“

إِسْحَاقُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُثْبَةَ، عَنْ أَبِي عُثْبَةَ وَكَانَ
مَوْلَى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُحْدَا، فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ
الْمُشْرِكِينَ، فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا
الْغَلَامُ الْفَارِسِيُّ، فَالْتَمَعْتُ إِلَيْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَقَالَ: «فَهَلَّا قُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا
الْغَلَامُ الْأَنْصَارِيُّ».

🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے تاہم کافر، مشرک، بدعتی اور جاہل برادریوں کی طرف نسبت اور ان پر فخر کا اظہار نہیں
کرنا چاہیے۔ بلکہ اسلام، توحید و سنت اور اہل علم کی طرف نسبت کا اظہار مطلوب اور سلف میں معمول ہے۔ راقم مترجم
کے والد شیخ عبدالعزیز سعیدی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنی اولاد میں ”سعیدی“ نسبت کو اس قدر شہرت دینا چاہتا
ہوں کہ ہماری اپنی قومی برادری کی نسبت فراموش ہو جائے۔ مذکورہ نسبت دہلی کے معروف مدرسہ مدرسہ سعیدیہ سے
ماخوذ ہے جو حضرت مولانا ابوسعید محمد شرف الدین محدث دہلوی رحمہ اللہ نے قائم فرمایا تھا۔

باب: ۱۱۲-۱۱۳- کسی شخص کی نیکی اور بھلائی
دیکھ کر اس سے محبت کرنا

(المعجم ۱۱۲، ۱۱۳) - باب: الرَّجُلُ
يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى خَيْرِ يَرَاهُ (التحفة ۱۲۲)

۵۱۲۴- جناب حبیب بن عیینہ حضرت مقدم بن
معدی کرب رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں اور جناب حبیب
کو حضرت مقدم سے ملاقات حاصل تھی۔ وہ نبی ﷺ
سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جب آدمی کو
اپنے کسی بھائی سے محبت ہو تو چاہیے کہ اسے بتا دے کہ
وہ اس سے محبت کرتا ہے۔“

۵۱۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ ثَوْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبِيدٍ عَنْ
الْمُقَدِّمِ بْنِ مَعْدِي كَرَبٍ - وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَهُ
- عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ
أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ».

۵۱۲۵- حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے

۵۱۲۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ:

۵۱۲۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ما جاء في إعلام الحب، ح: ۲۳۹۲ من حديث
يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۵۱۴.

۵۱۲۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۵۰/۳ من حديث مبارك بن فضالة، والنسائي في الكبرى، ۴۴

۴۰- کتاب الأدب

کسی کی نیکی اور بھلائی دیکھ کر اس سے محبت کرنے کا بیان

کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص اس کے پاس سے گزرا۔ تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک مجھے اس سے محبت ہے۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”کیا تو نے اس کو بتایا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اس کو بتا دے۔“ چنانچہ وہ اس سے جا کر ملا اور اس سے بولا: مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے۔ تو اس نے جواب دیا: اللہ بھی تم سے محبت کرے جس کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔

حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لِأُحِبُّ هَذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعَلِمْتَهُ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «أَعَلِمْتَهُ». قَالَ: فَلَحَقَهُ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ، فَقَالَ: أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ.

☀ فائدہ: اللہ فی اللہ محبت کرنے کی بے انتہا فضیلت ہے، مثلاً ایسے لوگوں کو محشر میں اللہ عزوجل کا سایہ نصیب ہو گا۔ (صحیح البخاری، الاذان، حدیث: ۶۶۰ و صحیح مسلم، الزکاة، حدیث: ۱۰۳۱) اور اس خبر دینے کا فائدہ یہ ہے کہ دوسری طرف سے بھی محبت مزید کا جواب ملے گا اور دونوں جانب سے ایک دوسرے کی خیر خواہی ہوگی اور وہ کار خیر میں ایک دوسرے کے معاون بنیں گے اور غلطی و تقصیر پر متنبہ کرنے میں کوئی رنجش نہیں آئے گی۔

832

۵۱۲۶- سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انسان کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے مگر ان جیسے عمل نہیں کر پاتا۔ آپ نے فرمایا: ”ابو ذر! تم ان لوگوں کے ساتھ ہو گے جن سے تم محبت کرتے ہو گے۔“ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ تم ان کے ساتھ ہو گے جن سے تم محبت کرتے ہو۔“ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اپنی یہ بات پھر دہرائی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح اپنا جواب دہرایا۔

۵۱۲۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ. قَالَ: «أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ! مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ». قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ: «فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ»، قَالَ: فَأَعَادَهَا أَبُو ذَرٍّ، فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۵۱۲۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

۵۱۲۷- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ: أَخْبَرَنَا

ح ۱۰۱۰، وعمل اليوم والليلة: ۱۸۲ من حديث ثابت البناني به، وصححه النووي في رياض الصالحين، ح: ۳۸۶.

۵۱۲۶- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۵۶/۵ من حديث سليمان بن المغيرة به.

۵۱۲۷- تخريج: [إسناده صحيح] رواه البخاري، ح: ۳۶۸۸، ومسلم، ح: ۲۶۳۹ من حديث ثابت البناني به.

کہ میں نے دیکھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (نے جب مذکورہ بالا فرمان سنا: ”تم اسی کے ساتھ ہو گے جس کے ساتھ تمہیں محبت ہوگی۔“ تو وہ) اس قدر خوش ہوئے کہ انہیں کسی اور چیز سے اس سے بڑھ کر خوشی نہ ہوئی تھی۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! انسان ایک شخص کے ساتھ اس کے اچھے اعمال کی وجہ سے محبت کرتا ہے مگر خود اس جیسے عمل نہیں کر سکتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اسے محبت ہوگی۔“

خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَرَحُوا بِشَيْءٍ، لَمْ أَرَهُمْ فَرَحُوا بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنْهُ. قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ، يَعْمَلُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ».

🌞 فوائد ومسائل: ① چاہیے کہ انسان صاحب ایمان ہونے کے ساتھ ساتھ مومنین مخلصین کے ساتھ محبت کرنے کو اپنا سرمایہ بنائے۔ بالخصوص نبی اکرم ﷺ آپ کے صحابہ اور دیگر تمام اہل ایمان خواہ گزر چکے ہوں یا موجود ہوں یا آنے والے۔ اور کفر و کفار اور فاسق و فاجر لوگوں سے بغض و عناد رکھے۔ ② اس اظہار محبت میں شرط یہ ہے کہ انسان خود اصول شریعت، یعنی توحید و کفار و کفر، شرک و بدعت سے دور اور بیزار ہو۔ یہ کیفیت کہ اہل خیر سے محبت کا دعویٰ ہو، مگر عملاً کفر، شرک، بدعت میں مبتلا رہے اور ایسے لوگوں سے ربط و ضبط بھی بڑھائے رہے تو اس کا اہل خیر سے محبت کا دعویٰ مشکوک ہوگا۔ بطور مثال ابوطالب اور منافقین کے واقعات پیش نظر رہنے چاہئیں۔

باب: ۱۱۳، ۱۱۴- مشورے کا بیان

(المعجم ۱۱۳، ۱۱۴) - بَابُ: فِي

الْمَشُورَةِ (التحفة ۱۲۳)

۵۱۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے۔“

۵۱۲۸- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ».

🌞 فائدہ: جیسے امانت میں خیانت کرنا حرام ہے ایسے ہی مسلمان بھائی اگر مشورہ طلب کرے تو واجب ہے کہ انسان

۵۱۲۸- تخریج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب: المستشار مؤتمن، ح: ۳۷۴۵ من حديث يحيى بن أبي بكير به، وقال الترمذي "حسن"، ح: ۲۸۲۲ * عبد الملك بن عمير مدلس (۳/۸۴) وعنن، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۱۳۱/۴، ووافقه الذهبي، وللحديث شاهد حسن في إكرام الضيف لأبي إسحاق الحربي (۹۹).

۴۰- کتاب الادب

نیکی اور بھلائی کی بات بتانے والے کی فضیلت اور خواہش نفس کا بیان

اپنی دانست کے مطابق مکمل طور سے خیر اور بھلائی کا مشورہ دے۔ ممکنہ خطرے سے آگاہ کرنے میں بخیل نہ بنے نیز اس کے معاملے کو غیر ضروری طور پر آگے بھی نہ پھیلائے۔

(المعجم ۱۱۴، ۱۱۵) - بَابُ: فِي

الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ (التحفة ۱۲۴)

باب: ۱۱۴، ۱۱۵- نیکی اور بھلائی کی بات بتانے والے کی فضیلت

۵۱۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُبَدِّعُ بِي فَأَحْمِلْنِي. قَالَ: «لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ، وَلَكِنْ أَنْتَ فُلَانٌ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ»، فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ».

۵۱۲۹- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری سواری نہیں رہی مجھے سواری عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”میرے پاس تو کوئی ایسی سواری نہیں جو میں تمہیں دے سکوں۔ لیکن فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ شاید وہ تمہیں کوئی سواری دے دے۔“ چنانچہ وہ اس کے پاس چلا گیا اور اس نے اسے سواری دے دی۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آ کر آپ کو بتایا (کہ اس نے سواری دے دی ہے) تو رسول اللہ نے فرمایا: ”جو شخص کسی خیر کی رہنمائی کرے اسے بھی بھلائی کرنے والے کی مانند ثواب ملتا ہے۔“



🌞 فائدہ: اپنے مسلمان بھائی کو عمدہ مشورہ دینے اور خیر کی رہنمائی کرنے میں انسان کو کسی طرح بخیل نہیں ہونا چاہیے۔

(المعجم ۱۱۵، ۱۱۶) - بَابُ: فِي

الْهَوَى (التحفة ۱۲۵)

باب: ۱۱۵، ۱۱۶- خواہش نفس کا بیان

۵۱۳۰- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شَرِيحٍ:

حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي

۵۱۳۰- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی شے کی محبت تمہیں اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔“

۵۱۲۹- تخریج: أخرجه مسلم، الإمامة، باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره، وخلافته في أهله بخير، ح: ۱۸۹۳ من حديث سفيان به.

۵۱۳۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۹۴/۵ من حديث أبي بكر بن أبي مريم به، وهو ضعيف، وكذا قد سرق بيته فاختلط كما في التقریب وغيره.

الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 قَالَ: «حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ».

🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے تاہم یہ کیفیت عام لوگوں میں ایک حقیقت واقعہ ہے کہ جب ان کے ذہن پر کوئی بات غالب آجائے تو انہیں اس کے خلاف کوئی کچھ کہے وہ اس سے متاثر نہیں ہوتے ہیں۔ البتہ اصحاب ایمان بحمد اللہ اس غلو سے محفوظ رہتے ہیں۔ محبت میں غلو کرتے ہیں نہ عداوت میں۔

(المعجم ۱۱۶، ۱۱۷) - بَابُ فِي
 الشَّفَاعَةِ (التحفة ۱۲۶)

۵۱۳۱- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس (اپنے ساتھیوں کی) سفارشیں کیا کرو تا کہ ثواب پاؤ اور فیصلہ تو وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا اور اپنے نبی کی زبان سے کرائے گا۔“

۵۱۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي
 مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
 «اشْفَعُوا إِلَيَّ لَتُؤَجَّرُوا، وَلَيَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى
 لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ».

۵۱۳۲- سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

(انہوں نے اپنے احباب سے کہا) کہ سفارش کرو یا کرو اور اجر پاؤ گے۔ [انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”سفارش کیا کرو تمہیں اجر ملے گا۔“] بلاشبہ (بعض اوقات) میں ایک کام کروینا چاہتا ہوں مگر اسے (کسی قدر) ٹالتا رہتا ہوں تاکہ تم سفارش کرو اور ثواب پاؤ۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”سفارش کیا کرو اور اجر پاؤ گے۔“

۵۱۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ
 وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَا: حَدَّثَنَا
 سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ
 وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ:
 «اشْفَعُوا تُؤَجَّرُوا» [قال: قال رسول الله ﷺ:
 «اشْفَعُوا تُؤَجَّرُوا»] فَإِنِّي لأُرِيدُ الْأَمْرَ
 فَأَوْخِرُهُ كَيْمَا تَشْفَعُوا فَتُؤَجَّرُوا، فَإِنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اشْفَعُوا تُؤَجَّرُوا».

۵۱۳۳- جناب ابو بروہہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۵۱۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا

۵۱۳۱- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب تعاون المؤمنين بعضهم بعضاً، ح: ۶۰۲۷ من حديث سفیان، ومسلم، البر والصلة، باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام، ح: ۲۶۲۷ من حديث بريد به.


۵۱۳۲- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الزکوة، باب الشفاعة في الصدقة، ح: ۲۵۵۸ من حديث سفیان بن عيينة به، وللحديث شواهد كثيرة.

۵۱۳۳- تخریج: [صحیح] انظر، ح: ۵۱۳۱، والحديث السابق، أخرجه النسائي، ح: ۲۵۵۷ من حديث سفیان به.

٤٠- کتاب الأدب

خط لکھنے کے آداب کا بیان

سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي
مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ .

 **فائدہ:** اسلامی معاشرت میں حق اور خیر کی سفارش کرنا از حد عمدہ اور محبوب عمل ہے۔ بالخصوص ایسے مسکین اور مفلوک الحال لوگ جو اپنے مسائل منصب داروں تک نہیں پہنچا سکتے یا ان کی بات سنی نہیں جاتی، حالانکہ وہ حقدار ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ اس انداز سے تعاون کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

(المعجم ١١٧، ١١٨) - بَابٌ: في

باب: ۱۱۷، ۱۱۸- خط لکھنے کا ادب، پہلے

الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ

(التحفة ١٢٧)

اپنا نام لکھے

٥١٣٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ:

۵۱۳۳- حضرت علماء حضرمی رحمہ اللہ کے متعلق آتا ہے کہ

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ابْنِ

وہ نبی ﷺ کی طرف سے بحرین میں گورنر تھے۔ چنانچہ وہ

سِيرِينَ، قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ مَرَّةً - يَعْنِي

جب نبی ﷺ کی طرف خط لکھتے تو اپنے نام سے شروع

هُسَيْمًا: - عَنْ بَعْضِ وَلَدِ الْعَلَاءِ؛ أَنَّ

کرتے تھے۔

الْعَلَاءُ الْحَضْرَمِيِّ كَانَ عَامِلَ النَّبِيِّ ﷺ

عَلَى الْبَحْرَيْنِ، فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ

بِنَفْسِهِ .

٥١٣٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

۵۱۳۵۔ جناب ابن سیرین نے حضرت علاء کے

الرَّحِيم: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنصُور:

بیٹے سے روایت کیا، انہوں نے (اپنے والد) حضرت

أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ،

علاء بن حضرمی کے متعلق بتایا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو خط

عن ابنِ العَلَاءِ، عن العَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ :

لکھا 'تو اپنے نام سے ابتدا کی۔

أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَدَأَ بِاسْمِهِ .

فائدہ: مذکورہ دونوں روایات ضعیف ہیں، مگر دیگر صحیح روایات سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی انداز سے خط

لکھا کرتے تھے کہ پہلے اپنا نام لکھتے پھر مکتوب الیہ کا۔ جیسے کہ درج ذیل باب اور حدیث میں آرہا ہے۔

٥١٣٤- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أبو نعيم في معرفة الصحابة: ٤/٢١٩٨، ٢١٩٩، ح: ٥٥١٠ من حديث

هشيم به، وتابعه أبو عوانة، وهو في مسند أحمد: ٤/ ٣٣٩ * بعض ولد العلاء مجهول الحال.

٥١٣٥- تخریج: [ضعیف] انظر الحديث السابق، وأخرجه الطبرانی: ٩٨/١٨ من حديث محمد بن عبد الرحيم به.

(المعجم ۱۱۸، ۱۱۹) - بَابُ: كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى الذِّمِّيِّ (التحفة ۱۲۸)

باب: ۱۱۸/۱۱۹- کافر کو خط لکھنے کا طریقہ

۵۱۳۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى هِرَقْلَ: «مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى». وَقَالَ ابْنُ يَحْيَى: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ».

۵۱۳۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہرقل کو خط لکھا، تو یوں لکھا: ”محمد رسول اللہ کی طرف سے رومیوں کے رئیس ہرقل کی طرف۔ سلامتی ہو اس پر جو راہ ہدایت پر چلے۔“ ابن یحییٰ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ابوسفیان نے مجھے خبر دی کہ ہم ہرقل کے ہاں گئے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوا یا تو اس میں تھا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے رسول محمد کی طرف سے رومیوں کے سربراہ ہرقل کی طرف۔ سلامتی ہو اس پر جو راہ ہدایت پر چلے۔
امّا بعد!.....“

🌞 فوائد و مسائل: ① خط ہو یا کوئی اور اہم تحریر اس کی ابتدا میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ لکھنا سنت ہے۔ اس کی بجائے عدو لکھنا خلاف سنت اور بدعت سیئہ ہے۔ ② خط میں پہلے کاتب اپنا نام لکھے اس کے بعد مکتوب الیہ کا۔ ③ کافر کے نام خط میں مسنون سلام کی بجائے یوں لکھا جائے: [سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى] ”سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کا پیر و کار ہو۔“ ④ اسلام کی دعوت یا کسی اور شرعی غرض سے قرآن مجید کی آیات لکھ دینا بھی جائز ہے۔ اس وجہ سے کہ یہ کافر کے ہاتھ میں جائیں گی، آیات تحریر کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔ الا یہ کہ خوب واضح ہو کہ وہ آیات قرآنیہ کی ہتک کریں گے۔ اس صورت میں یقیناً نہ لکھی جائیں۔ اور یہی مسئلہ قرآن مجید کا ہے۔ دعوت اسلام کی غرض سے کافر کو قرآن مجید دیا جاسکتا ہے۔ ⑤ دعوت کے میدان کو حتی الامکان پھیلانا چاہیے اور تحریری میدان میں بھی یہ کار خیر سرانجام دیا جانا چاہیے۔

۵۱۳۶- تخریج: أخرجه مسلم، الجهاد والسير، باب: كتب النبي ﷺ إلى هرقل ملك الشام يدعوه إلى الإسلام، ح: ۱۷۷۳ من حديث عبدالرزاق، والبخاري، ح: ۷ من حديث الزهري به.

۴۰- کتاب الادب

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

باب: ۱۱۹، ۱۲۰- ماں باپ کے ساتھ

حسن سلوک کا بیان

(المعجم ۱۱۹، ۱۲۰) - بَابُ: فِي بَرِّ

الْوَالِدَيْنِ (التحفة ۱۲۹)

۵۱۳۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہرسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بیٹا اپنے باپ کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ سوائے اس کے کہ اسے (باپ کو) غلام پائے تو اسے خریدے اور آزاد کر دے۔“

۵۱۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَسْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ».

☀ فائدہ: آزاد کرنے کے یہ معنی نہیں کہ بیٹا باپ کو خریدے تو اب عملاً آزاد کرنے کا اعلان کرے۔ بلکہ علمائے امت کا اجماع ہے کہ باپ بیٹے کی یا بیٹا باپ کی ملکیت میں آتے ہی فوراً از خود آزاد ہو جائے گا۔ ”آزاد کرنے کا بیان“ خریدنے کی نسبت سے آیا ہے اور اس عمل کو بیٹے کی طرف سے باپ کے حقوق کی ادائیگی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۵۱۳۸- جناب حمزہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میری

زوجیت میں ایک عورت تھی اور مجھے اس سے محبت تھی۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کرتے تھے۔ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔ میں نے انکار کیا تو حضرت عمر بنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور اپنی بات ان سے کہی۔ تو نبی ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: ”اس عورت کو طلاق دے دو۔“

۵۱۳۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِي الْحَارِثُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا، فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا، فَأَبَيْتُ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «طَلِّقْهَا».

☀ فائدہ: باپ کا یہ مقام اور حق ہے کہ اگر وہ بیٹے سے کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو اسے یہ حکم ماننا چاہیے۔ مگر شرط یہ ہے کہ باپ جو اپنے بیٹے سے بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کر رہا ہے خود ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ“ کی صفات کا حامل ہو اور اس میں کوئی ہوائے نفس اور تعصب کی بات نہ ہو۔ صرف شرعی مصلحت پیش نظر ہو۔ جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے۔

۵۱۳۷- تخریج: أخرجه مسلم، العتق، باب فضل عتق الوالد، ح: ۱۵۱۰ من حديث سفیان الثوري عن سهيل به.

۵۱۳۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الطلاق، باب الرجل يأمره أبوه بطلاق امرأته، ح: ۲۰۸۸ من حديث يحيى القطان به، ورواه الترمذي، ح: ۱۱۸۹.

۵۱۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ :

۵۱۳۹- جناب بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ دادا

سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی ماں کے ساتھ۔ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنے باپ کے ساتھ۔ پھر قریبی رشتہ دار کے ساتھ پھر قریبی رشتہ دار کے ساتھ۔“ اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی اپنے مولیٰ (آزادہ کردہ غلام) سے اس کا زائد مال مانگے جو اس کے پاس ہو اور وہ اس کے ہوتے ہوئے نہ دے تو قیامت کے دن وہ (زائد مال) ایک گنجے سانپ کی شکل میں اس کے سامنے آئے گا۔“

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبْرُ؟ قَالَ: «أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَلَا قَرَبَ». وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ مَوْلَاهُ مِنْ فَضْلٍ هُوَ عِنْدَهُ، فَيَمْنَعُهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَضْلُهُ الَّذِي مَنَعَهُ شُجَاعًا أَفْرَعًا».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْأَفْرَعُ الَّذِي ذَهَبَ شَعْرُ رَأْسِهِ مِنَ الشَّمِّ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا: [أَفْرَعُ] سے مراد ایسا سانپ ہے کہ زہری کی وجہ سے اس کے سر کے بال اڑ گئے ہوں (اور وہ گنجا ہو گیا ہو۔)

🌟 فوائد و مسائل: ① شریعت نے ماں کے حقوق کو تین گنا بتایا ہے اور باپ کے حقوق کو ایک چوتھائی مگر اسے جنت (میں داخلے) کا بہترین دروازہ قرار دیا ہے۔ (دیکھیے: مسند احمد: ۱/۵ و ۱۹۶/۲ و ۴۳۵/۲۳۸ و ۴۵۱/۲۴۸) غلام اور اس کے مالک کا تعلق آزاد کر دینے کے بعد بھی قائم رہتا ہے جسے تعلق ”وَلَاءٌ“ کہتے ہیں۔ اور آزاد ہونے والے پر واجب ہوتا ہے کہ اپنے آزاد کرنے والے کے ساتھ حتی الامکان حسن سلوک کرتا رہے۔ ② اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ صاحب ایمان کو کبھی کسی کا احسان نہیں بھولنا چاہیے۔

۵۱۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى :

۵۱۴۰- جناب کلب بن مفعہ اپنے دادا سے روایت

کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ

حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةٍ: حَدَّثَنَا كَلْبُ بْنُ مَفْعَةَ عَنْ جَدِّهِ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ:

۵۱۳۹- [إسناده حسن]: أخرجه الترمذي، البروالصلة، باب ماجاء في بر الوالدین، ح: ۱۸۹۷ من حديث بهز بن حکیم به، وقال: "حسن"، وصححه الحاكم: ۳/۶۴۲ و ۴/۱۵۰، ووافقه الذهبي.

۵۱۴۰- [إسناده ضعيف]: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۷ من حديث كلب به * وهو مجهول الحال، وثقه ابن حبان وحده.

۴۰- کتاب الأدب

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

نے فرمایا: ”اپنی ماں باپ بہن بھائی اور آزاد کرنے والے ساتھ۔ ان کا حق واجب ہے اور ان کے ساتھ رشتہ جوڑنا لازم ہے۔“

يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبْرُّ؟ قَالَ: «أُمُّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتُكَ وَأَخَاكَ وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذُلِكَ، حَقًّا وَاجِبًا وَرَحِمًا مَوْصُولَةً».

۵۱۴۱- حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بات بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے کہ کوئی اپنے ماں باپ کو لعنت کرے۔“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اپنے ماں باپ کو لعنت کرے؟ آپ نے فرمایا: ”کوئی شخص جب دوسرے کے باپ کو لعنت کرے گا تو وہ اس کے باپ کو لعنت کرے گا۔ اگر دوسرے کی ماں کو لعنت کرے گا تو وہ اس کی ماں کو لعنت کرے گا۔“

۵۱۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا ح: وَحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «يَلْعَنُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَلْعَنُ أَبَاهُ، وَيَلْعَنُ أُمَّهُ فَيَلْعَنُ أُمَّهُ».

☀️ فائدہ: کسی گناہ کا سبب بننا بھی گناہ ہے اور جو جس قدر بڑے گناہ کا سبب بنے گا اس کا وبال بھی اسی قدر بڑا ہوگا۔

۵۱۴۲- جناب ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار اتفاق سے ہم رسول اللہ ﷺ کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ بنو سلمہ کا ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے ماں باپ کے فوت ہو جانے کے بعد بھی مجھ پر ان کا کوئی حق باقی ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔ ان کے لیے دعا کرنا ان کے لیے بخشش مانگنا ان کے بعد ان کے عہد کو پورا

۵۱۴۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عِلْيَةَ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلَى بَنِي سَاعِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا

۵۱۴۱- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب: لا يسب الرجل والديه، ح: ۵۹۷۳ من حديث إبراهيم بن سعد، ومسلم، الإيمان، باب الكبائر وأكبرها، ح: ۹۰ من حديث سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن به.

۵۱۴۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب: صل من كان أبوك يصل، ح: ۳۶۶۴ من حديث عبد الله بن إدريس به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۳۰، والحاكم ۴/ ۱۵۴، ۱۵۵، ووافقه الذهبي.

۴۰- کتاب الادب

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

کرنا، ایسے رشتہ داروں سے میل ملاپ رکھنا کہ ان (ماں باپ) کے بغیر ان سے ملاپ نہ ہو سکتا تھا اور ان کے دوست کی عزت کرنا۔“

رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبَوَيْ شَيْءٍ أَبْرَهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا. قَالَ: «نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاقُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا».

۵۱۴۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑا حسن سلوک یہ ہے کہ باپ کے فوت ہو جانے کے بعد انسان اس کے محبت کرنے والوں سے ملاپ رکھے۔“

۵۱۴۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَبْرَ الْبِرِّ صَلَةُ الْمَرْءِ أَهْلَ وَدَّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ».

۵۱۴۴- حضرت ابو طفیل (عامر بن داؤد الشیخ) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو جعیرانہ مقام پر گوشت تقسیم کرتے دیکھا، میں ان دنوں نوخیز لڑکا تھا اونٹ کی ہڈی اٹھا سکتا تھا کہ اچانک ایک عورت آئی حتیٰ کہ وہ نبی ﷺ کے قریب آ گئی، تو آپ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون تھی؟ تو صحابہ نے بتایا کہ یہ آپ کی ماں تھی جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

۵۱۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ: أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ؛ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجَعِيرَانَةِ. قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمَلُ عَظْمَ الْجَزُورِ، إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ؟ فَقَالُوا: هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ.

۵۱۴۳- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فضل صلة أصدقاء الأب والام ونحوهما، ح: ۲۵۵۲ من حديث الليث بن سعد به مطولاً.

۵۱۴۴- تخریج: [ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۲۹۵ عن أبي عاصم به * عمارة مستور، وجعفر بن يحيى مثله.

۴۰۔ کتاب الادب

قیسوں اور بہن بیٹیوں کی پرورش کی فضیلت

🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے تاہم رضاعی ماں کے ساتھ حسن سلوک اور اس کی عزت و احترام اسی طرح سے ہے جیسے حقیقی ماں کے ساتھ۔

۵۱۴۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ

الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا يَوْمًا، فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَقَعَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخِرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَقَامَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

۵۱۴۵۔ جناب عمر بن سائب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے رضاعی والد آئے۔ تو آپ نے اپنی چادر کا ایک حصہ ان کے لیے بچھا دیا تو وہ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ کی رضاعی والدہ آئیں تو آپ نے اس چادر کی دوسری جانب بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پھر آپ کے رضاعی بھائی آئے تو رسول اللہ ﷺ اس کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو اپنے سامنے بٹھالیا۔

🌞 فائدہ: یہ روایت بھی ضعیف ہے تاہم رضاعی والدین اور رضاعی بہن بھائیوں کے ساتھ بھی صلہ رحمی شرعی واجبات میں سے ہے۔

باب: ۱۲۱/۲۰۔ قیسوں کی پرورش کی فضیلت

(المعجم ۱۲۰، ۱۲۱) - بَابُ فِي فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتَامَى (التحفة ۱۳۰)

۵۱۴۶۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس کوئی لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ دفن نہ کر دے (جیسے کہ کفار کرتے تھے) اور نہ اس کی اہانت کرے اور نہ لڑکے کو اس پر فضیلت دے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو جنت میں داخل فرمائے گا۔“ اور راوی حدیث عثمان نے لفظ ”الذُّكُور“ ذکر

۵۱۴۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا

أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ ابْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَنْثَى فَلَمْ يَنْدُهَا وَلَمْ يُهْنِهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا» - قَالَ: يَعْنِي

۵۱۴۵۔ تخریج: [إسناده ضعيف] * السند مرسل.

۵۱۴۶۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۲۳/۱ عن أبي معاوية الضرير به، وهو في مصنف أبي بكر بن

أبي شيبه: ۳۶۳/۸ * ابن حدير غير مشهور، قاله المنذري.

۴۰۔ کتاب الآداب قییموں اور بہن بیٹیوں کی پرورش کی فضیلت

الذُّكُورَ - «أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ» وَلَمْ يَذْكُرْ نہیں کیا۔
عُثْمَانُ يَعْنِي الذُّكُورَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت ضعیف ہے تاہم عام شرعی تعلیمات کی روشنی میں واضح ہے کہ لڑکیوں کو منحوس سمجھنا انتہائی جہالت اور بدترین عمل ہے۔ ② عرب کے بعض لوگ لڑکیوں کو زندہ ہی دفن کر دیا کرتے تھے اور یہ عمل حرام اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ ③ پرورش اور تعلیم و تربیت کے سلسلے میں لڑکوں کو لڑکیوں پر ترجیح دینا ناجائز ہے۔ ④ یہ بالکل ہی حرام ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کی صرف اس وجہ سے اہانت کرے کہ وہ بیٹی ہے۔

۵۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: ۵۱۴۷۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے تین بیٹیوں کی
سَعِيدِ الْأَعْسَى. - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ پرورش کی انہیں (حسن معاشرت کا) ادب سکھایا ان کی
سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُكْمِلٍ الزُّهْرِيُّ شادی کی اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرتا رہا تو اس
- عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي کے لیے جنت ہے۔“
سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
«مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ، فَأَدَبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ، وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ».

۵۱۴۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى: ۵۱۴۸۔ سہیل نے اسی سند سے مذکورہ بالا حدیث
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ کے ہم معنی بیان کرتے ہوئے کہا: ”جس نے تین بہنوں
بِمَعْنَاهُ قَالَ: «ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ یا تین بیٹیوں یا دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی پرورش کی۔“
بَنَاتٍ، أَوْ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ».

🌞 فائدہ: قییموں کے علاوہ بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش بھی بڑی فضیلت اور عزیمت کا عمل ہے۔

۵۱۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدٌ ۵۱۴۹۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی

۵۱۴۷۔ تخریج: [حسن] رواہ الترمذی، ح: ۱۹۱۲ ولم يذكر أيوب بن بشير، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۴۴،
وللحديث شواهد كثيرة.

۵۱۴۸۔ تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۵۱۴۹۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۹/۶، والبخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۴۱ من حديث
النحاس بن قهم به، وهو ضعيف.

۴۰- کتاب الأدب

ہمسائگی کے حقوق کا بیان

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور کالے رخساروں والی عورت قیامت کے دن اس طرح (قریب قریب) ہوں گے۔“ یزید (بن زریج) نے اپنی درمیان والی اور شہادت والی انگلی ملاتے ہوئے اشارہ کر کے دکھایا۔ (یعنی) وہ معزز اور حسین و جمیل عورت جو بیوہ ہو گئی اور (عزت و خوبصورتی کے باوجود) اس نے (نکاح نہ کیا بلکہ) اپنے یتیم بچوں کی خاطر (نکاح کرنے سے) رکی رہی حتیٰ کہ وہ بڑے ہو گئے یا وفات پا گئے۔

ابن زُرَّيْع: حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بِالْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ: «امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا».

باب: ۱۲۱/۱۲۲- یتیم کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ ملا کر پرورش کرنے کی فضیلت

(المعجم ۱۲۱، ۱۲۲) - بَابُ: فِيمَنْ صَمَّ يَتِيمًا (التحفة ۱۳۱)

۵۱۵۰- حضرت سہل (بن سعد انصاری) رضی اللہ عنہ روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے ہوں گے۔“ اور آپ نے اپنی درمیان والی اور شہادت والی انگلی کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

۵۱۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ»، وَقَرَنَ بَيْنَ إصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ.

☀ فائدہ: یتیم، یعنی نابالغ لڑکی یا لڑکا جس کا والد فوت ہو گیا ہو۔ معاشرتی زندگی میں اس کو اپنے گھر کا فرد بنالینا اس کی سرپرستی کرنا اور اسے والد کی کمی محسوس نہ ہونے دینا بڑی عزیمت اور فضیلت کا کام ہے۔

باب: ۱۲۳/۱۲۴- ہمسائگی کے حقوق کا بیان

(المعجم ۱۲۲، ۱۲۳) - بَابُ: فِي حَقِّ الْجَوَارِ (التحفة ۱۳۲)

۵۱۵۱- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

۵۱۵۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ

۵۱۵۰- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب فضل من يعول يتيماً، ح: ۶۰۰۵ من حديث عبد العزيز بن أبي حازم به.

۵۱۵۱- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب الوصاة بالجار، ح: ۶۰۱۴، ومسلم، البر والصلة، باب الوصية بالجار والإحسان إليه، ح: ۲۶۲۴ من حديث يحيى بن سعيد الأنصاري به.

عن یَحْيَى بن سَعِيدٍ، عن أَبِي بَكْرٍ بن مُحَمَّدٍ، عن عَمْرَةَ، عن عَائِشَةَ عن رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا زَالَ جِبْرِائِلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى قُلْتُ لِيُورَثَنِي».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل امین مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے وارث ہی بنادیں گے۔“

۵۱۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّهُ ذَبَحَ شَاةً فَقَالَ: أَهْدَيْتُمْ لِجَارِي الْيَهُودِيِّ؛ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا زَالَ [جِبْرِيلُ] يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُنِي».

۵۱۵۲- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور پھر پوچھا: کیا تم نے میرے یہودی ہمسائے کی طرف بھی کچھ بھیجا ہے؟ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”جبریل امین مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے وارث ہی بنادیں گے۔“

🌞 فائدہ: ہمسایہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا شرعی فریضہ ہے۔ علماء کا بیان ہے کہ غیر مسلم ہمسائے کا صرف ایک حق ہے یعنی حق ہمسائیگی اور مسلمان ہمسائے کے دو حق ہیں۔ ایک حق ہمسائیگی دوسرا حق اسلام جب کہ مسلمان رشتہ دار ہمسائے کے تین حق ہوتے ہیں۔ حق ہمسائیگی، حق اسلام اور حق قرابت۔

۵۱۵۳- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو جَارَهُ قَالَ: «أَذْهَبْ فَاصْبِرْ»، فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ: «أَذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي

۵۱۵۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اس نے اپنے ہمسائے کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اور صبر کرو۔“ وہ پھر آپ کے پاس دو یا تین بار آیا تو آپ نے فرمایا: ”جا اپنا سامان راستے پر ڈال دے۔“ چنانچہ اس نے اپنا مال متاع راستے پر ڈال دیا۔ لوگ اس سے پوچھنے لگے (کہ

۵۱۵۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، البروالصلة، باب ماجاء في حق الجوار، ح: ۱۹۴۳ من حديث سفیان بن عیینہ به، وصرح بالسماع، وقال الترمذي: 'حسن غريب'، ومجاهد صرح بالسماع عند ابن المبارك في البروالصلة، ح: ۲۴۷.

۵۱۵۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۲۴ من حديث محمد بن عجلان به، وصرح بالسماع، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۱۶۵/۴، ۱۶۶.

۴۰- کتاب الادب

الطَّرِيقِ»، فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَبْرَهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ، فَعَلَ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ، فَجَاءَ إِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ لَهُ: اَرْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ.

۵۱۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ».

۵۱۵۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ؛ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي جَارَيْنِ بَأَيِّهِمَا أَبْدَأُ. قَالَ: «بِأَدْنَاهُمَا بَابًا».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ شُعْبَةُ فِي هَذَا

مساہگی کے حقوق کا بیان

کیا ہوا؟) تو اس نے انہیں اپنے ہمسائے کا سلوک بتایا۔ تو لوگ اسے لعنت ملامت کرنے لگے۔ اللہ اس کے ساتھ ایسے کرے اور ایسے کرے۔ تو وہ ہمسایہ اس کے پاس آیا اور اس سے بولا: اپنے گھر میں واپس چلے جاؤ۔ (آئندہ) میری طرف سے کوئی ناپسندیدہ سلوک نہیں دیکھو گے۔

۵۱۵۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کو دکھ نہ دے۔ اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ خیر کے لفظ بولے یا خاموش رہے۔“

۵۱۵۵- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے دو ہمسائے ہیں۔ میں (احسان کرنے میں) کس سے ابتدا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو۔“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شعبہ نے اس حدیث

۵۱۵۴- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه... الخ، ح: ۶۱۳۸ من حديث معمر، ومسلم، الإيمان، باب الحث على إكرام الجار... الخ، ح: ۴۷ من حديث الزهري به، وهو في مصنف عبد الرزاق، ح: ۱۹۷۴۶.

۵۱۵۵- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب حق الجوار في قرب الأبواب، ح: ۶۰۲۰ من حديث أبي عمران الجوني به.



۴۰۔ کتاب الادب غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان

الْحَدِيثُ: طَلَحَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ . کی سند میں طلحہ کے تعارف میں کہا: وہ ایک قریشی آدمی تھا۔

(المعجم ۱۲۳، ۱۲۴) - بَابٌ: فِي حَقِّ

باب: ۱۲۳، ۱۲۴۔ غلاموں کا خاص

خیال رکھنے کا بیان

الْمَمْلُوكِ (الشفعة ۱۳۳)

۵۱۵۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ

ﷺ کی آخری بات یہی تھی: ”نماز! نماز! اور اپنے

غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔“

۵۱۵۶۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

ابْنُ الْفَضِيلِ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسَى،

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ: «الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ، اتَّقُوا اللَّهَ فِيمَا

مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے اس روایت کو سنداُ ضعیف قرار دیا ہے، لیکن دیگر محققین مثلاً شیخ البانی

رحمہ اللہ اور الموسوعة الحدیثیہ مسند امام احمد کے محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے، محققین کی اس تفصیلی بحث

سے صحیح حدیث کی رائے ہی اقرب الی الصواب محسوس ہوتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیہ

مسند امام احمد: ۲۱۰/۲۰۹/۱۹، حدیث: ۱۳۱۶۹) ② غلام نوکر اور خادم بھی مسلمان معاشرے کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔

واجب ہے کہ انسان صاحب ایمان ہونے کے ناتے ان کا خاص خیال رکھے، ان کی اہانت کرنا یا انہیں ان کی ہمت

سے بڑھ کر تکلیف دینا قطعاً جائز نہیں۔

۵۱۵۷۔ جناب معمر بن سہید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں

کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بزدہ مقام میں دیکھا، وہ

ایک موٹی اونچی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور ان کے غلام

پر بھی اسی طرح کی چادر تھی۔ ہمارے ساتھیوں نے کہا:

اے ابوذر! اگر آپ غلام والی چادر خود لے لیتے تو اس

طرح آپ کا یہ حُلہ (پورا جوڑا) بن جاتا۔ غلام کو آپ

۵۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ الْمَعْرُورِ

ابْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّيْدَةِ وَعَلَيْهِ

بُرْدٌ غَلِيظٌ، وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ. قَالَ: فَقَالَ

الْقَوْمُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! لَوْ كُنْتَ أَخَذْتَ الَّذِي

عَلَى غُلَامِكَ، فَجَعَلْتَهُ مَعَ هَذَا فَكَانَتْ

۵۱۵۶۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الوصايا، باب: وهل أوصى رسول الله ﷺ، ح: ۲۶۹۸ من

حديث محمد بن فضيل به، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد ضعيفة عند أحمد: ۱۱۷/۳ وغيره.

۵۱۵۷۔ تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب ما ينهى من السباب واللعن، ح: ۶۰۵۰، ومسلم، الأيمان،

باب إطعام المملوك مما يأكل، ح: ۱۶۶۱ من حديث الأعمش به.

۴۰- کتاب الادب

غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان

کوئی اور کپڑا لے دیتے۔ تو حضرت ابوذرؓ نے جواب دیا کہ میں نے ایک آدمی کو گالی دی تھی جس کی ماں غمی تھی۔ میں نے اس کو اس کی ماں کا طعنہ دیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں میری شکایت کر دی۔ تو آپ نے فرمایا: ”اے ابوذر! تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت کا اثر ہے۔“ آپ نے مزید فرمایا: ”بلاشبہ یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے تم کو ان پر فضیلت بخشی ہے۔ پس جس کے ساتھ تمہاری طبیعت نہ ملتی ہو تو اسے بیچ دو لیکن اللہ کی مخلوق کو دکھ نہ دو۔“

حُلَّةٌ، وَكَسَوْتُ غُلَامَكَ ثَوْبًا غَيْرَهُ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: إِنِّي كُنْتُ سَابَيْتُ رَجُلًا وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً، فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ، فَشَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ»، قَالَ: «إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ فَضَلَّكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، فَمَنْ لَمْ يَلَا يَلْمُكُمْ فَيَعْمُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ».

فوائد و مسائل: ① اس میں حضرت ابوذرؓ کی فضیلت کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نصیحت کو از حد کامل طور پر اپنے پلے باندھ لیا تھا۔ ② کسی کو اس کے حسب نسب کا طعنہ دینا جاہلیت کی علامت ہے۔ ③ جس مسلمان بھائی کے ساتھ نفسیاتی مناسبت نہ ہو تو اس سے بلا وجہ الجھنا کسی طرح معقول نہیں۔ چاہیے کہ آدمی کسی اور سے معاملہ استوار کر لے۔ ④ اللہ کی مخلوق انسان ہو یا حیوان اس کو بلا وجہ عذاب دینا ناجائز ہے۔



۵۱۵۸- جناب معمر بن سویدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ربذہ مقام میں حضرت ابوذرؓ سے ملے۔ ہم نے دیکھا کہ ان پر ایک اونچی چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی اسی طرح کی ایک چادر تھی۔ تو ہم نے کہا: اے ابوذر! اگر آپ اپنے غلام والی چادر اپنی چادر کے ساتھ ملا لیتے تو ایک جوڑا بن جاتا اور اسے آپ کوئی اور کپڑا لے دیتے۔ تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ چنانچہ جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو اس کو چاہیے کہ اسے وہی

۵۱۵۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ ابْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا عَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غُلَامِهِ مِثْلُهُ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا ذَرٍّ! لَوْ أَخَذْتَ بُرْدَ غُلَامِكَ إِلَى بُرْدِكَ فَكَانَتْ حُلَّةً، وَكَسَوْتَهُ ثَوْبًا غَيْرَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيَكْسِهِ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ

۵۱۵۸- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عيسى بن يونس به، انظر الحديث السابق، ولهذا طرفه، ورواه ابن عبد البر في التمهيد: ۲۸۷/۲۴ من حديث أبي داود به.

۴۰۔ کتاب الأدب غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان

کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسے وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔ اور اسے اس کی ہمت سے زیادہ کام نہ دے اگر اسے مکلف کرے تو اس کی مدد بھی کرے۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِمَامِ ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن الأعمش رحمہ اللہ نحوہ۔ نمیر نے اعمش سے مذکورہ بالا کی مانند روایت کیا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اسلام ہی وہ اولین دین ہے جس نے غلاموں اور مملوکوں کو اس قدر عظیم مساوات کے حقوق دیے ہیں۔ ② غلاموں، نوکروں اور خادموں کو اچھا لباس اور اچھا کھانا دینے سے مالک کی عزت و قدر میں کوئی کمی نہیں آتی، بلکہ اضافہ ہوتا ہے۔ ③ لازمی ہے کہ انسان پر مشقت کام میں غلام اور نوکر کی مدد کرے۔

۵۱۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: أُنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا: «اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ» - قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: مَرَّتَيْنِ - «لَهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ»، فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ خُرٌّ يَوْجُوَ اللَّهِ. قَالَ: «أَمَّا [إِنَّكَ] لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَعْتُكَ النَّارَ» أَوْ «لَمَسْتُكَ النَّارَ».

۵۱۵۹۔ حضرت ابو مسعود انصاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک بار) میں اپنے غلام کو مار رہا تھا۔ تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی: ”ابو مسعود! خیال کرو.....“ ابن ثنی کے الفاظ ہیں: میں نے یہ آواز دو بار سنی..... ”اللہ کو تم پر اس سے زیادہ قدرت ہے جتنی کہ تم اس پر رکھتے ہو۔“ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ تو میں نے (فوراً) کہا: اے اللہ کے رسول! یہ اللہ کے لیے آزاد ہوا۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تم یہ نہ کرتے تو آگ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔“ الفاظ [لَلْفَعْتُكَ النَّارَ] تھے یا [لَمَسْتُكَ النَّارَ]

🌞 فوائد و مسائل: ① انسان اپنے غصے اور قدرت کا اظہار کرتے ہوئے ہمیشہ یاد رکھے کہ اللہ عزوجل اس سے بڑھ کر قدرت رکھنے والا ہے اس لیے ظلم سے ہمیشہ باز رہے ورنہ اس کا انجام آگ ہے۔ ② اس حدیث میں حضرت ابو مسعود رحمہ اللہ کی فضیلت کا اظہار ہے کہ انہوں نے فوراً اپنی غلطی کی تلافی کی اور ایک افضل عمل سے کی۔

۵۱۵۹۔ تخریج: أخرجه مسلم، الأيمان، باب صحبة المماليك وكفارة من لطم عبده، ح: ۱۶۵۹ عن أبي كريب محمد بن العلاء به.

۴۰- کتاب الأدب

۵۱۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ، نَحْوَهُ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي بِالسَّوْطِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْعَتِقِ.

۵۱۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُورِقٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَاءَ مَكُم مِّنْ مَّمْلُوكِكُمْ فَأَطَعُمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَأَكْسُوهُ مِمَّا تَكْتَسُونَ، وَمَنْ لَمْ يَلَأْنِكُمْ مِنْهُمْ فَيَعُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلَقَ اللَّهُ».

۵۱۶۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زُفَرٍ، عَنْ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحَدِيثَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حَسَنُ الْمَلَكََةِ يَمْنُ، وَسَوْءُ الْخُلُقِ شَوْمٌ».

۵۱۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ

غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان

۵۱۶۰- اعمش نے اپنی سند سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ اس میں ہے کہ میں اپنے ایک (کالے) غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا۔ مگر اس میں اس کو آزاد کرنے کا بیان نہیں ہے۔

۵۱۶۱- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو تمہارے موافق ہو (تمہاری پسند کے مطابق تمہاری خدمت کرتا ہو) تو اس کو اسی سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اس کو اسی سے پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔ اور جو تمہارے موافق نہ ہو تو اسے بیچ ڈالو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔“

۵۱۶۲- حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ غزوہ حدیبیہ میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”(اپنے ماتحت اور زیر ملکیت کے ساتھ) عمدہ برتاؤ کرنا برکت ہے اور بد خلقی نحوست ہے۔“

۵۱۶۳- جناب حارث بن رافع بن مکیث سے روایت ہے۔ اور حضرت رافع رضی اللہ عنہ قبیلہ جمہیہ سے تھے اور غزوہ

۵۱۶۰- تخریج: أخرجه مسلم عن أبي كامل به، انظر الحديث السابق.

۵۱۶۱- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۶۸/۵ من حديث منصور به.

۵۱۶۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۵۰۲/۳ عن عبد الرزاق به، وهو في مصنفه (جامع معمر: ۲۰۱۸) * عثمان بن زفر مستور، لم يوثقه غير ابن حبان، وانظر الحديث الآتي.

۵۱۶۳- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق.



۴۰- کتاب الأدب

غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان

ابنُ خَالِدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، عَنْ عَمِّهِ
الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، وَكَانَ رَافِعٌ
مِنْ جُهَيْنَةَ قَدْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «حُسْنُ
الْمَلَكَهٖ يُمْنٌ، وَسُوءُ الْخُلُقِ شُوْمٌ».

حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ
سے روایت کیا آپ نے فرمایا: ”(زیر ملکیت اور ماتحت
کے ساتھ) عمدہ برتاؤ کرنا باعث برکت ہے اور بد خلقی
نحوست ہے۔“

🌞 **فائدہ:** یہ روایت ضعیف ہے، تاہم لوٹڈی غلام یا خادم ہو یا کوئی حیوان یا پرندہ پال رکھا ہو تو اس کی خوراک 'لباس'
رہائش اور صحت کا بخوبی خیال رکھنا شرعی واجبات میں سے ہے۔

۵۱۶۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ
الْهَمْدَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ -
وَهَذَا حَدِيثُ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ أَثَمٌ - قَالَ:
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ
الْخَوْلَانِيُّ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدِ الْحَجَرِيِّ
قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: جَاءَ
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
كَمْ نَعْفُو عَنْ الْخَادِمِ؟ فَصَمَّتْ، ثُمَّ أَعَادَ
إِلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَّتْ، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ
قَالَ: «اعْفُو عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً».

۵۱۶۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں
ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو اور پوچھا:
اے اللہ کے رسول! ہم خادم کو کس قدر معاف کریں؟ تو
آپ خاموش رہے۔ اس نے پھر سوال کیا تو آپ
خاموش رہے۔ پھر جب تیسری بار پوچھا تو آپ نے
فرمایا: ”اسے ہر روز ستر بار معاف کرو۔“

🌞 **فائدہ:** لوٹڈی غلام اور خادم کو بہت زیادہ معاف کرنا چاہیے اور ساتھ ہی اس کو کام کرنے کا سلیقہ بھی سمجھانا چاہیے
تاکہ وہ دوبارہ غلطی نہ کرے۔

۵۱۶۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى
الرَّازِيُّ: أَخْبَرَنَا ح: وَحَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ
۵۱۶۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ
کہتے ہیں مجھ سے حضرت ابوالقاسم نبی التوبہ ﷺ نے

۵۱۶۴- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البر والصلة، باب ماجاء في العفو عن الخادم، ح: ۱۹۴۹ من
حديث أبي هانئ، به، وقال: "حسن غريب".

۵۱۶۵- أخرجه البخاري، الحدود، باب قذف العبيد، ح: ۶۸۵۸، ومسلم، الأيمان، باب التغليظ على
من قذف مملوكه بالزنى، ح: ۱۶۶۰ من حديث فضيل بن غزوان به.

۴۰- کتاب الادب

غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان

بیان فرمایا: ”جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ وہ اس سے بری تھا جو اس کے بارے میں کہا گیا تھا تو اس (مالک) کو قیامت کے دن حد لگائی جائے گی۔“ مؤمل (بن فضل) نے سند یوں بیان کی [حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْفَضْلِ يَعْنِي ابْنَ عَزْوَانَ]

الْفَضْلُ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى: حَدَّثَنَا فَضِيلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ، جُلِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدًّا» قَالَ مُؤْمَلٌ: حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ الْفَضْلِ يَعْنِي ابْنَ عَزْوَانَ.



فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی ایک صفت ”نَبِيُّ التَّوْبَةِ“ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اس امت کی توبہ ندامت اور الفاظ سے قبول کر لی جاتی ہے جبکہ سابقہ امتوں میں بعض اوقات اپنے آپ کو قتل کرنے سے قبول ہوتی تھی۔ ایک معنی یہ بھی لکھے گئے ہیں کہ اس سے مراد ایمان و عمل ہے جبکہ انسان نے کفر و فسق سے رجوع کیا ہو۔



۵۱۶۶- جناب ہلال بن سیاف سے مروی ہے کہ ہم

حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے ہمارے ساتھ ایک بڑی عمر کا شیخ بھی تھا جس کی طبیعت میں تیزی تھی اور اس کے ساتھ اس کی لونڈی تھی۔ تو اس شیخ نے اپنی اس لونڈی کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ اس دن حضرت سوید رضی اللہ عنہ جس قدر غصے ہوئے میں نے اس سے بڑھ کر انہیں کبھی غضبناک نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: کیا تو اتنا ہی عاجز (اور مغلوب الغضب) ہو گیا تھا کہ اس کو مارنے کے لیے تجھے صرف اس کا عزت والا چہرہ ہی ملا تھا۔ مجھے وہ منظر یاد ہے کہ میں اولاد مقرن میں سا تو اس فرد تھا اور ہماری ایک ہی خادمہ تھی۔ ہمارے ایک چھوٹے نے اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اس کو آزاد کر دو۔

۵۱۶۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا فَضِيلٌ

ابْنُ عِيَّاضٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ سَيْسَافٍ قَالَ: كُنَّا نَزُولًا فِي دَارِ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ، وَفِينَا شَيْخٌ فِيهِ حِدَّةٌ، وَمَعَهُ جَارِيَةٌ فَلَطَمَ وَجْهَهَا، فَمَا رَأَيْتُ سُؤَيْدًا أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ، قَالَ: عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا خُرُّ وَجْهَهَا، لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ وَلَدٍ مُقْرِنٍ وَمَالَنَا إِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَ أَصْغَرَنَا وَجْهَهَا، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِعِتْقِهَا.

۵۱۶۶- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب صحبة الممالیک وکفارة من لطم عبده، ح: ۱۶۵۸ من حدیث

حصین به .

☀ فائدہ: چہرے پر مارنا سخت منع ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْتَبِ الْوُجْهَ] (صحیح مسلم، البر والصلة، حدیث: ۲۶۱۲) ”جب تم میں سے کسی کی اپنے (مسلمان) بھائی کے ساتھ لڑائی ہو جائے تو چاہیے کہ اس کے چہرے (پر مارنے) سے بچے۔“ حتیٰ کہ حیوان کے چہرے پر بھی نہیں مارنا چاہیے۔

۵۱۶۷- جناب معاویہ بن سوید بن مقرن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک غلام کو تھپڑ مار دیا۔ تو میرے والد نے اس کو اور مجھے بلالیا اور غلام سے کہا: اس سے اپنا بدلہ لو۔ اور بتایا کہ نبی ﷺ کے دور میں ہم بنو مقرن کے سات افراد تھے اور ہماری ایک ہی خادمہ تھی۔ ہمارے ایک آدمی نے اس کو تھپڑ مار دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے آزاد کر دو۔“ صحابہ نے کہا کہ ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی خادمہ نہیں ہے۔ فرمایا: ”چلو جب تک کوئی اور نہیں ملتی خدمت کرتی رہے، جب اس سے مستغنی ہو جائیں تو اسے آزاد کر دیں۔“

۵۱۶۸- جناب زاذان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا جبکہ انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا تھا۔ انہوں نے زمین سے ایک تنکا یا اس قسم کی کوئی شے اٹھائی اور کہا: مجھے اس کے آزاد کرنے میں اس جتنا بھی ثواب نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”جس نے اپنے غلام کو تھپڑ لگایا ہو یا مارا ہو تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ اسے آزاد کر دے۔“

۵۱۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُؤَيْدٍ بْنُ مُقَرِّنٍ قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا، فَدَعَاهُ أَبِي وَدَعَانِي، فَقَالَ: اقْتَصِرْ مِنْهُ، فَإِنَّا مَعَشَرُ بَنِي مُقَرِّنٍ، كُنَّا سَبْعَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَهَا رَجُلٌ مِنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْتِقُوهَا»، قَالُوا: إِنَّهُ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ غَيْرُهَا، قَالَ: «فَلْتَعْتِقْهُمْ حَتَّى يَسْتَعْتَبُوا فَإِذَا اسْتَعْتَبُوا فَلْيُعْتِقُوهَا».

۵۱۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ، عَنْ زَادَانَ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ، فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُوْدًا أَوْ شَيْئًا، فَقَالَ: مَالِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّرَتْهُ أَنْ يُعْتِقَهُ».

☀ فائدہ: اسلام نے انسانی معاشرے میں صدیوں کے رائج غلامی کے نظام کو بڑی دقیق حکمت سے ختم کیا ہے کہ

۵۱۶۷- تخریج: أخرجه مسلم من حديث سفيان الثوري به، وانظر الحديث السابق.

۵۱۶۸- تخریج: أخرجه مسلم، الأيمان، باب صفة المماليك وكفارة من لطم عبده، ح: ۱۶۵۷ عن أبي كامل به.

۴۰- کتاب الادب غلاموں سے متعلق دیگر احکام و مسائل

موقع بموقع ہو جانے والی غلطیوں میں غلاموں کے آزاد کرنے کو ان کا کفارہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اہل ایمان نے اس انداز سے غلاموں کو آزاد کرنا اپنا معمول بنالیا اور انہیں آزاد کیا کہ اب یہ صنف تقریباً ناپید ہے۔

(المعجم ۱۲۴، ۱۲۵) - **بَابُ: فِي**
الْمَمْلُوكِ إِذَا نَصَحَ (التحفة ۱۳۴)
 باب: ۱۲۳، ۱۲۵- مملوک غلام جو اپنے آقا کو نصیحت کرے

۵۱۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ».

۵۱۶۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تحقیق جو غلام اپنے آقا کو خیر خواہی کی بات کہے اور اللہ عزوجل کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرے تو اس کو دو گنا ثواب ہے۔“

🌞 **فائدہ:** صاحب ایمان غلام اور ماتحت کو چاہیے کہ اپنے مالک اور اپنے بڑے کو خیر کی بات کہنے میں نہ بخل بنے اور نہ ہچکچائے اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔ اور مالک کو بھی چاہیے کہ غلام اور خادم کی نصیحت پر ناک بھوں نہ چڑھائے بلکہ اس کو قدر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھے اور ایسے غلام اور خادم کو اپنا حقیقی خیر خواہ سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ نیکی کرے اور حسن سلوک سے پیش آئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (الرحمن: ۲۰)

”احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔“

(المعجم ۱۲۵، ۱۲۶) - **بَابُ: فِيمَنْ**
خَبَّبَ مَمْلُوكًا عَلَى مَوْلَاهُ (التحفة ۱۳۵)
 باب: ۱۲۵، ۱۲۶- کسی کے غلام کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکانا

۵۱۷۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ

۵۱۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی کسی کی بیوی کو اس کے شوہر کے خلاف یا غلام (خادم) کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔“

۵۱۶۹- **تخریج:** أخرجه البخاري، العتق، باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده، ح: ۲۵۶۶ عن القعنبي، ومسلم، الأيمان، باب ثواب العبد وأجره إذا نصح لسيده وأحسن عبادة الله، ح: ۱۶۶۴ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۲/ ۹۸۱.

۵۱۷۰- **تخریج:** [حسن] تقدم، ح: ۲۱۷۵.



۴۰- کتاب الأدب - کسی کے گھریا خاص مجلس میں داخلے کی اجازت سے متعلق احکام و مسائل
خَبَّبَ زَوْجَةً أَمْرِيءٍ أَوْ مَمْلُوكَةً فَلَيْسَ مِنَّا .

فائدہ: کسی کے گھر میں یا کسی ادارے کے روائ دواں نظام میں فتنہ فساد ڈال دینا انتہائی گناہ کا کام ہے رسول اللہ ﷺ نے ایسے فتنہ انگیز شخص سے لافلتی کا اظہار فرمایا ہے۔

(المعجم ۱۲۶، ۱۲۷) - باب: فبی
الإستئذان (التحفة ۱۳۶)

باب: ۱۲۶، ۱۲۷- کسی کے گھریا خاص مجلس
میں اجازت لے کر جانے کا بیان

۵۱۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ :
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ،
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ
بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ بِمَشْقَصٍ أَوْ مَسَاقِصَ قَالَ : فَكَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْتَلِعُ لِيَطْعَنَهُ .

۵۱۷۱- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک آدمی نے نبی ﷺ کے کسی گھر میں جھانکا تو رسول اللہ
ﷺ ایک لمبے پھل کا نیزہ لیے ہوئے اس کی جانب اٹھے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ
رسول اللہ ﷺ یہ نیزہ اسے مارنے کے لیے لہرا رہے
تھے۔

نوائد و مسائل: ① کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکنا حرام اور انتہائی بد اخلاقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کسی
کے دروازے پر دستک دے تو اس کا ادب یہ ہے کہ ایک جانب کھڑا ہو جیسے کہ اگلی حدیث ۵۱۷۲ میں آ رہا ہے۔
① گھروالے کو اجازت ہے کہ جھانکنے والے کو سزا دے۔

۵۱۷۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ : «مَنْ أَطْلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ
فَقَفَّأَوْا عَيْنَهُ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهُ» .

۵۱۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے انہوں
نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے: ”جس نے
کسی کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکا اور انہوں
نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو یہ ضائع ہے۔ (اس میں کوئی
قصص نہیں۔“)

۵۱۷۳- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۵۱۷۱- تخریج: أخرجه البخاري، الاستئذان، باب: الاستئذان من أجل البصر، ح: ۶۲۴۲، ومسلم، الآداب،
باب تحريم النظر في بيت غيره، ح: ۲۱۵۷ من حديث حماد بن زيد به .

۵۱۷۲- تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب تحريم النظر في بيت غيره، ح: ۲۱۵۸ من حديث سهيل،
وأحمد: ۴۱۴/۲ من حديث حماد بن سلمة به .

۵۱۷۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۶۶/۲ من حديث سليمان بن بلال به * كثير بن زيد حسن //

۴۔ کتاب الادب..... کسی کے گھر یا خاص مجلس میں داخلے کی اجازت سے متعلق احکام و مسائل

المُؤَدَّنُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيرٍ، عَنْ وَلِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْبَصْرُ فَلَا إِذْنَ».

☀ فائدہ: حقیقت یہی ہے کہ اپنے گھر میں یا پردہ اہل خانہ کی عزت و کرامت کے تحفظ کے لیے اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر جھانکنا ہی معیوب نہ ہو تو اجازت لینے دینے کے کوئی معنی نہیں رہتے۔

۵۱۷۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ - قَالَ عُثْمَانُ: سَعْدٌ فَوْقَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ - قَالَ عُثْمَانُ: مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «هَكَذَا - عَنْكَ - أَوْ هَكَذَا فَإِنَّمَا الْأَسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظَرِ».

☀ فائدہ: اہل علم اور بڑے لوگوں پر واجب ہے کہ اپنے زیر تربیت اور چھوٹوں کو ہر طرح کے آداب کی عملی تربیت دینے کا اہتمام کریں۔

۵۱۷۵۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعْدٍ، نَحْوَهُ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ.

◀ الحديث، والوليد بن رباح مثله.

۵۱۷۴۔ تخریج: [حسن] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۸۲۵ من حديث أبي داود به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۵۶۹/۸، وسنده ضعيف * الأعمش عنن، والحديث السابق يعني عنه.

۵۱۷۵۔ تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق.



اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

باب:..... اجازت کیسے لی جائے؟

(المعجم . . .) - بَابُ: كَيْفَ

الاسْتِئْذَانُ؟ (التحفة ۱۳۷)

۵۱۷۶- حضرت کلدہ بن حنبل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ رحمہ اللہ نے اس کو دودھ پرن کا بچہ اور کٹریاں دے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا جبکہ نبی ﷺ مکہ کی بالائی جانب میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ کلدہ کہتے ہیں کہ میں آپ کی مجلس میں جا داخل ہوا اور سلام نہ کہا۔ تو آپ نے فرمایا: ”بیچھے ہو اور کہو [السلام علیکم]“ یہ واقعہ صفوان بن امیہ کے مسلمان ہو جانے کے بعد کا ہے۔

۵۱۷۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ؛ أَنَّ عَمْرُو ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ كَلْدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ؛ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِلَبَنٍ وَجَدَايَةٍ وَصَعَايِسٍ وَالنَّبِيِّ ﷺ بِأَعْلَى مَكَّةَ، فَدَخَلَتْ وَلَمْ أَسْلَمْ، فَقَالَ: «ارْجِعْ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ»، وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ.

عمرو (بن البوسفیان) نے کہا: مجھے یہ سب (امیہ) ابن صفوان نے کلدہ بن حنبل کے واسطے سے بیان کیا اور اس میں سماع کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ عَمْرُو: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ صَفْوَانَ بِهَذَا أَجْمَعَ عَنْ كَلْدَةَ بْنِ الْحَنْبَلِ وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا کہ یحییٰ بن حبیب نے (ابن امیہ کی صراحت کی اور) امیہ بن صفوان کہا۔ اور کلدہ بن حنبل سے سماع کی صراحت نہیں کی۔ اور یحییٰ بن حبیب نے یہ بھی کہا کہ عمرو بن عبد اللہ بن صفوان نے بصیغہ اخبار روایت کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُهُ مِنْ كَلْدَةَ بْنِ الْحَنْبَلِ. وَقَالَ يَحْيَى أَيْضًا: عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ كَلْدَةَ بْنَ الْحَنْبَلِ أَخْبَرَهُ.

🌞 نوآند و مسائل: ① مجلس میں جانے کا ادب اور اجازت کے لیے ”السلام علیکم“ کہنا ضروری ہے۔ ② اور جو شخص

اس کی خلاف ورزی کرے اسے عملاً ادب سکھایا جائے۔

۵۱۷۶- [تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الاستئذان، باب ما جاء في التسليم قبل الاستئذان، ح: ۲۷۱۰ من حديث روح بن عباد به، وقال: "حسن غريب".

۴۰- کتاب الأدب

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۵۱۷۷- جناب ربیعہ سے روایت ہے کہ بنو عامر کے ایک شخص نے نبی ﷺ سے اجازت چاہی جبکہ آپ گھر کے اندر تھے۔ اور اس نے کہا: ”کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“ تو نبی ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا: ”اس کی طرف جاؤ اور اسے اجازت طلب کرنے کا ادب سکھاؤ اسے کہو کہ (اس طرح) کہے: ”السلام علیکم“ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“ اس آدمی نے یہ بات سن لی تو بولا: ”السلام علیکم“ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ تو نبی ﷺ نے اسے اجازت دے دی اور وہ اندر آ گیا۔

۵۱۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ: أَلَلَّحْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاضِمِهِ: «اُخْرُجْ إِلَى هَذَا فَعَلَّمَهُ الْاسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهُ: قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ»، فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ، فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اجازت لینے کے لیے صرف السلام علیکم کہنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ پوچھنا چاہیے کہ ”کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“ ② جو آدمی جانتا نہ ہو اس کو سکھانا چاہیے۔



۵۱۷۸- جناب ربیعہ بن حراش سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں مجھے بیان کیا گیا کہ بنو عامر کے ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اجازت چاہی۔ اور مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کیا۔

۵۱۷۸- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعٍ ابْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثْتُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں مسدد نے ابو عوانہ سے انہوں نے منصور سے (اور انہوں نے ربیعہ سے) ایسے ہی روایت کیا ہے..... اور اس میں بنو عامر کے آدمی کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ.

۵۱۷۹- عبید اللہ بن معاذ نے اپنے والد سے بیان

۵۱۷۹- حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ:

۵۱۷۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۶۸/۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۱۴۸، وعمل اليوم والليلة، ح: ۳۱۶ من حديث منصور به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۱۸/۸، ۴۱۹، وصححه النووي في رياض الصالحين، ح: ۸۷۲.

۵۱۷۸- تخریج: [صحيح] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۳۴۰/۸ من حديث أبي داود به.

۵۱۷۹- تخریج: [صحيح] انظر الحديثين السابقين، وأخرجه البيهقي: ۳۴۰/۸ من حديث أبي داود به.

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ربیعہ، عن رجلٍ من بنی عامرٍ اَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَدْخُلْ۔

نے ربیعہ سے اور وہ بنو عامر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی اور مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ کہا کہ میں نے آپ کی بات سن لی تو میں نے کہا: ”السلام علیکم“ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟

باب: ۱۲۷، ۱۲۸- اجازت طلب کرتے ہوئے
آدمی کتنی بار السلام علیکم کہے؟

(المعجم ۱۲۷، ۱۲۸) - بَابُ: کَمْ مَرَّةً
يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الْاِسْتِذَانِ
(التحفة ۱۳۸)

۵۱۸۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں انصاری ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گھبرائے گھبرائے سے آئے۔ ہم نے ان سے پوچھا: آپ گھبرائے ہوئے کیوں ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلوایا تھا کہ ان کے پاس جاؤں۔ میں ان کے ہاں گیا اور تین بار اجازت طلب کی مگر مجھے اجازت نہیں دی گئی تو میں واپس ہونے لگا۔ تو انہوں نے کہا: کیا وجہ تھی کہ تم میرے پاس نہیں آئے؟ میں نے ان سے کہا کہ میں آیا تھا اور تین بار اجازت مانگی مگر نہیں دی گئی۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”تم میں سے جب کوئی تین بار اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے تو چاہیے کہ وہ لوٹ آئے۔“ تو انہوں نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا ہے: تمہیں اپنے اس بیان پر گواہ پیش کرنا پڑے گا۔ تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۵۱۸۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ أَبُو مُوسَى فَرَعَا، فَقُلْنَا لَهُ: مَا أَفْرَعَكَ؟ قَالَ: أَمَرَنِي عُمَرُ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي؟ فَقُلْتُ: قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنْ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ». قَالَ: لَتَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا بِالْبَيِّنَةِ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، قَالَ: فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ مَعَهُ فَشَهِدَ لَهُ.

۵۱۸۰- تخریج: أخرجه البخاري، الاستذنان، باب التسليم والاستذنان ثلاثاً، ح: ۶۲۴۵، ومسلم، الآداب، باب الاستذنان، ح: ۳۳/۲۱۵۳ من حديث سفیان بن عیینة به.

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل
نے کہا: تمہارے ساتھ قوم کا کوئی چھوٹا بچہ بھی جاسکتا
ہے۔ (وہ اس حدیث کے صحیح ہونے کی گواہی دے سکتا
ہے) چنانچہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ گئے اور
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے حق میں گواہی دی۔



فوائد و مسائل: ① اجازت طلب کرنے کے لیے اصل شرعی ادب السلام علیکم کہنا ہے اور تین بار سلام کہہ کر
اجازت مانگی جائے۔ اسی پر دستک دینے یا گھنٹی بجانے کو قیاس کرنا چاہیے۔ اس سے زیادہ خلاف ادب ہے۔ نہ معلوم
گھر والا کسی خاص کام میں مشغول ہو یا آرام کر رہا ہو تو اسے پریشان نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں دستک دینے یا گھنٹی
بجانے میں بھی بے ادبی یا بد تمیزی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اتنی زور سے دستک دیتے
ہیں کہ اڑوس پڑوس کے لوگوں کا سکون بھی برباد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ گھنٹی اس طرح تسلسل سے بجاتے
ہیں جیسے انہوں نے مردوں کو زندہ کرنا یا بہروں کو سنانا ہے۔ یہ بے ہودگیاں ہماری اخلاقی پستی کی غماز ہیں۔ اَعَاذَنَا
اللَّهُ مِنْهُ۔ ② اجازت یا جواب نہ ملنے پر بلا وجہ ناراض نہیں ہونا چاہیے بلکہ واپس آ جانا چاہیے۔ ③ حضرت عمر رضی اللہ
عہ عنہ احادیث رسول کی روایت میں اس لیے شدید تھے کہ لوگ کہیں یقین و اعتماد کے بغیر رسول اللہ ﷺ کی طرف کچھ نسبت
نہ کرنے لگیں اور اللہ انہیں جزائے خیر دے یہ ان کی بہت بڑی دانائی کی جتنی تھی۔



۵۱۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي
بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى؛ أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ
فَاسْتَأْذَنَ ثَلَاثًا - فَقَالَ: يَسْتَأْذِنُ أَبُو مُوسَى،
يَسْتَأْذِنُ الْأَشْعَرِيُّ، يَسْتَأْذِنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ
- فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ، فَرَجَعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عُمَرُ: مَا
رَدَّكَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَسْتَأْذِنُ
أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا، فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ».
قَالَ: إِنِّي بَيِّنَةٌ عَلَى هَذَا، فَذَهَبَ ثُمَّ
رَجَعَ، فَقَالَ: هَذَا أَبِي، فَقَالَ أَبِي: يَا عُمَرُ!
لَا تَكُنْ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ

۵۱۸۱- جناب ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور تین
بار اجازت مانگی اور کہا: ابو موسیٰ اجازت چاہتا ہے۔
اشعری اجازت چاہتا ہے۔ عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ
اشعری) اجازت چاہتا ہے۔ مگر اجازت نہ ملی تو یہ
واپس ہو لیے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پیچھے سے
بلوایا کہ واپس کیوں جا رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”اجازت تین بار مانگو اگر
مل جائے تو بہتر ورنہ واپس ہو جاؤ۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا: اپنے بیان پر مجھے گواہ پیش کرو (کہ فی الواقع یہ
رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے)۔ تو وہ گئے اور واپس

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا أَكُونُ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. آئے اور کہا: یہ ابی جہلؓ آگے ہیں۔ تو حضرت ابی جہلؓ نے کہا: اے عمر! رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے لیے عذاب نہ بنیں۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے لیے عذاب نہیں ہوں۔

۵۱۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ، بِهَذِهِ الْقِصَّةِ، قَالَ [فِيهَا]: فَأَنْطَلَقَ بِأَبِي سَعِيدٍ فَشَهِدَ لَهُ فَقَالَ: أَحْفَيَّ عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ! أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَلَكِنْ تَسْلَمُ مَا شِئْتُ وَلَا تَسْتَأْذِنُ. ۵۱۸۲- جناب عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ سے اجازت طلب کی۔ اور مذکورہ قصہ بیان کیا۔ اور اس میں ہے کہ وہ حضرت ابوسعیدؓ کو ساتھ لے کر گئے تو انہوں نے ان کے حق میں گواہی دی۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مجھ سے مخفی رہا ہے؟ مجھے بازار کے تجارتی مشاغل نے مشغول رکھا۔ اور تم جب چاہو سلام کہہ کے آ جایا کرو اور اجازت نہ مانگا کرو۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت عمرؓ نے حضرت ابو موسیٰؓ اشعریؓ کے ساتھ ہونے والے مناقشے کی اس اعزاز سے تلافی فرمادی اور انہیں خوش کر دیا۔ ② اور یہ فرمان رسول ﷺ پر عمل کرنے کی برکت تھی۔ ③ جب حضرت ابو موسیٰؓ جیسی جلیل القدر شخصیت سے فرمان رسول کے متعلق تحقیق کی جاسکتی ہے تو بعد کے ادوار میں آنے والے علماء و مشائخ اگر کوئی حدیث اور روایت پیش کریں تو اس کی تحقیق و تخریج بالادولی ہونی چاہیے۔

۵۱۸۳- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، بِهَذِهِ الْقِصَّةِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى: إِنِّي لَمْ أَتْهِمْكَ، وَلَكِنَّ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَدِيدٌ. ۵۱۸۳- جناب ابو بردہ نے اپنے والد حضرت ابو موسیٰؓ سے مذکورہ قصہ روایت کیا۔ اس میں ہے کہ پھر حضرت عمرؓ نے حضرت ابو موسیٰؓ سے کہا: بلاشبہ میں تم پر کسی طرح کی تہمت نہیں لگا رہا (کہ تم جھوٹ کہہ رہے ہو)۔ لیکن رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کرنے کا معاملہ بڑا سخت (اور اہم) ہے۔

۵۱۸۲- تخریج: أخرجه البخاري، البيوع، باب الخروج في التجارة، ح: ۲۰۶۲، ومسلم، الآداب، باب الاستئذان، ح: ۳۶/۲۱۵۳ من حديث ابن جريج به. ۵۱۸۳- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين والآتي.

۴۰- کتاب الادب

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۵۱۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ رِبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ فِي هَذَا: فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَّهِمْكَ وَلَكِنْ خَشِيتُ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۵۱۸۳- جناب ربیعہ بن ابو عبد الرحمن اور کئی ایک محدثین سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ پر کوئی تہمت نہیں لگا رہا، لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف ویسے ہی احادیث کی نسبت نہ کرنے لگیں۔

🌞 فائدہ: فتویٰ خطبہ اور تحریر میں پیش کی جانے والی احادیث معتبر اور باحوالہ ہوں تو بہت بہتر ہے اور اصحاب الحدیث بحمد اللہ تعالیٰ ہر دور میں یہی فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔ کَثُرَ اللَّهُ سَوَادَهُمْ.

۵۱۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهَشَامٌ أَبُو مَرْوَانَ الْمُعْتَنَى، - قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا - الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: زَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَنْزِلِنَا فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ»، قَالَ: فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا، - فَقَالَ قَيْسٌ: - فَقُلْتُ: أَلَا تَأْذَنُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ذَرَهُ يُكْثِرْ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ»، فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ».

۵۱۸۵- حضرت قیس بن سعد (بن عبادہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ملنے کے لیے ہمارے گھر تشریف لائے۔ اور (اجازت طلب کرتے ہوئے) فرمایا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ!“ (میرے والد) سعد نے آپ کو جواب دیا مگر ہلکی آواز سے۔ قیس کہتے ہیں میں نے کہا: کیا آپ رسول اللہ ﷺ کو اجازت نہیں دیں گے؟ تو انہوں نے کہا۔ چھوڑو۔ انہیں ہم پر زیادہ سے زیادہ سلام کہنے دو۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ!“ تو سعد آواز سے جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ!“ اور واپس جانے لگے۔ تو سعد پیچھے سے لپکے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کا سلام سن رہا تھا اور جواب بھی دے رہا تھا مگر ہلکی (اور

۵۱۸۴- تخریج: [صحیح] وهو فی الموطأ (یحی): ۹۶۴/۲ بطوله.

۵۱۸۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۱۵۷، وعمل اليوم والليلة، ح: ۳۲۵ عن محمد بن المثنى، وأحمد: ۴۲۱/۳ عن الوليد بن مسلم به * في سماع محمد بن عبد الرحمن بن أسعد عن قيس بن سعد نظر، وله طريق ضعيف في عمل اليوم والليلة، ح: ۳۲۴.

۴۰- کتاب الادب

اللہ»، ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ وَأَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِكُثْرَةِ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ، قَالَ: فَانْصَرَفَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ نَاولَهُ مِلْحَفَةً مَضْبُوعَةً بِزُعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ فَاشْتَمَلَ بِهَا، ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَى آلِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ». قَالَ: ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمَّا أَرَادَ الْانْصِرَافَ قَرَّبَ لَهُ سَعْدٌ جِمَارًا قَدْ وَطَأَ عَلَيْهِ بِقُطَيْفَةٍ، فَكَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا قَيْسُ! اصْحَبْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ قَيْسٌ: فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ارْكَبْ»، فَأَيْتُ، ثُمَّ قَالَ: «إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ تَنْصَرِفَ»، قَالَ: فَانْصَرَفْتُ.

قَالَ هِشَامُ أَبُو مَرْوَانَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَصْعَدَ بْنِ زُرَّارَةَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَابْنُ سَمَاعَةَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ.

۵۱۸۶- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل
آہستہ (آواز سے) تاکہ آپ (ہمیں) زیادہ سے زیادہ سلام کہیں (اور ہمیں آپ کی دعائیں حاصل ہوں)۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لے آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے غسل کرنے کا کہا تو آپ نے غسل فرمایا۔ پھر آپ کو زعفران یا ورس سے رنگی ہوئی چادر دی جو آپ نے پیٹ لی۔ پھر آپ نے یہ کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلَى آلِ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ» [اے اللہ! آل سعد بن عبادہ پر اپنی خاص برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔] پھر رسول اللہ ﷺ نے کچھ کھانا کھایا۔ جب آپ نے واپسی کا ارادہ فرمایا تو سعد نے گدھا قریب کر دیا جبکہ اس کی پیٹھ پر کپڑا ڈال دیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس پر سوار ہو گئے۔ تو حضرت سعد نے کہا: اے قیس! رسول اللہ کے ساتھ جاؤ۔ قیس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”سوار ہو جاؤ۔“ مگر میں نے انکار کیا تو آپ نے فرمایا: ”یا تو سوار ہو جاؤ یا واپس چلے جاؤ۔“ چنانچہ میں واپس آ گیا۔

ہشام ابو مروان نے یہ روایت محمد بن عبد الرحمن بن اسعد بن زرارہ سے بصیغہ عن روایت کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبد الواعد اور ابن سماعہ نے یہ روایت اوزاعی سے مرسل روایت کی ہے اور ان دونوں نے قیس بن سعد کا ذکر نہیں کیا۔

۵۱۸۶- حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت

۵۱۸۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۸۹/۴، والبخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۷۸ من حديث بقية به، وصرح بالسماع المسلسل، وتابعه إسماعيل بن عياش * محمد بن عبد الرحمن هو الحميري الحمصي.



۴۰- کتاب الأدب

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے دروازے پر جاتے تو اس کے بالکل سامنے کھڑے نہ ہوا کرتے تھے۔ بلکہ دائیں یا بائیں جانب ہو کر کھڑے ہوتے اور فرماتے: ”السلام علیکم السلام علیکم“ اور ان دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوا کرتے تھے۔

الْحَرَّانِيُّ فِي آخِرِينَ قَالُوا: حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تَلْقَاءِ وَجْهِهِ، وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ الْأَيْسَرِ وَيَقُولُ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ»، وَذَلِكَ أَنَّ الدُّورَ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمِيذٍ سَتُورٌ.

🌅 فوائد و مسائل: ① دروازے پر آنے والے کو چاہیے کہ اس کی دائیں یا بائیں جانب ہو کر کھڑا ہو تاکہ گھروالوں پر نظر نہ پڑے۔ ② جب رسول اللہ ﷺ جیسی اہم اور محبوب شخصیت اجازت لینے کا اہتمام کرتی تھی تو دوسروں کو بطریق اولیٰ اس پر عمل کرنا چاہیے۔



(المعجم . . .) - باب الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ بِالذَّقِّ (التحفة ۱۳۹)

۵۱۸۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے قرضے کے سلسلے میں نبی ﷺ کے ہاں حاضر ہوا تو میں نے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے پوچھا: ”کون ہے؟“ میں نے جواب میں کہا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”میں ہوں۔ میں ہوں۔“ گویا آپ نے اس انداز کو ناپسند فرمایا۔

۵۱۸۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي دِينِ أَبِيهِ: فَدَقَّقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا. قَالَ: «أَنَا، أَنَا»، كَأَنَّهُ كَرِهَهُ.

🌅 فوائد و مسائل: ① دروازہ کھٹکھٹانا بھی اجازت طلب کرنے کے معنی میں ہے اور صحیح ہے اور پھر کسی کے سامنے آنے پر السلام علیکم کہے۔ ② دستک کے جواب میں دستک دینے والے آدمی کو اپنا نام یا عرف بتانا چاہیے ”میں میں“ کہنا خلاف ادب اور نا کافی تعارف ہے۔

۵۱۸۷- تخریج: أخرجه البخاري، الاستاذان، باب: إذا قال من ذا فقال: أنا، ح: ۶۲۵۰، ومسلم، الآداب، باب: كراهة قول المستأذن أنا إذا قيل من هذا، ح: ۲۱۵۵ من حديث شعبة به.

(المعجم . . .) - باب دَقُّ الْبَابِ عِنْدَ
الِاسْتِثْنَاءِ (التحفة . . .)

باب: اجازت لینے کے لیے دروازہ
کھٹکھٹانے کا بیان

۵۱۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ يَعْنِي
الْمَقَابِرِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ
جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، قَالَ:
خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى دَخَلْتُ
حَائِطًا فَقَالَ لِي: «أَمْسِكِ الْبَابَ»، فَضَرَبَ
الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ وَسَاقِ الْحَدِيثَ.

۵۱۸۸- حضرت نافع بن عبد الحارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا حتی کہ ایک باغ میں
داخل ہوا۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”دروازے کو (اندر
سے) روک رکھو (اے کھولنا نہیں۔)“ پھر دروازہ کھٹکھٹایا
گیا۔ (باہر سے کسی نے دستک دی) تو میں نے پوچھا:
کون ہے؟ اور حدیث بیان کی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي
مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ فِيهِ: فَدَقَّ الْبَابَ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت
ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے۔ راوی نے اس میں
کہا: تو انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

فائدہ: امام ابوداؤد رحمہ اللہ کی محولہ حدیث وہ ہے جو صحیح مسلم میں فضائل عثمان رضی اللہ عنہ کے ضمن میں مروی ہے۔ (صحیح
مسلم، فضائل الصحابة، حدیث: ۲۳۰۳)

(المعجم ۱۲۸، ۱۲۹) - بَابُ فِي
الرَّجُلِ يُدْعَى أَيْكُونُ ذَلِكَ إِذْنُهُ
(التحفة ۱۴۰)

باب: ۱۲۸، ۱۲۹- جب آدمی کو بلوایا جائے اور وہ
بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو کیا یہ
اجازت کے ہم معنی ہے؟

۵۱۸۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ وَهْشَامٍ، عَنْ
مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:
«رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ».

۵۱۸۹- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ
نے فرمایا: ”کسی کو بلانے کے لیے آدمی کا بھیجا جانا، اس
(آنے والے) کے لیے اجازت (کے معنی میں) ہے۔“

۵۱۸۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۸۱۳۲ من حديث إسماعيل بن جعفر،
وأحمد: ۴۰۸/۳ من حديث محمد بن عمرو الليثي به.

۵۱۸۹- تخریج: [صحیح] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۷۶ عن موسى بن إسماعيل به.



۴۰۔ کتاب الادب

پر دے کے تین اوقات میں اجازت لینے کا بیان

۵۱۹۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔“

۵۱۹۱۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔“

۵۱۹۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔“

۵۱۹۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔“

۵۱۹۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔“

۵۱۹۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔“

۵۱۹۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔“

۵۱۹۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔“

۵۱۹۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔“

۵۱۹۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔“

۵۲۰۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔“



فائدہ: احوال و ظروف کی روشنی میں دیکھا جاسکتا ہے کہ آیا دوبارہ اجازت کی ضرورت ہے یا نہیں۔ جب پر دے کا معاملہ نہ ہو یا خاص مجلس نہ ہو تو اجازت کی ضرورت نہیں۔ ورنہ مستورات کی وجہ سے اطلاع تو دینی ہوگی۔

باب: ۱۲۹، ۱۳۰) - (المعجم ۱۲۹، ۱۳۰) - باب: فی الاستِئذانِ فی العَوَراتِ الثلاثِ (التحفة ۱۴۱)



۵۱۹۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - قَالَا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةُ الْإِذْنِ، وَإِنِّي لَأَمُرُّ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ.

۵۱۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - قَالَا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةُ الْإِذْنِ، وَإِنِّي لَأَمُرُّ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ.

۵۱۹۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - قَالَا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةُ الْإِذْنِ، وَإِنِّي لَأَمُرُّ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ.

۵۱۹۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - قَالَا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةُ الْإِذْنِ، وَإِنِّي لَأَمُرُّ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ.

۵۱۹۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - قَالَا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةُ الْإِذْنِ، وَإِنِّي لَأَمُرُّ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ.

۵۱۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - قَالَا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةُ الْإِذْنِ، وَإِنِّي لَأَمُرُّ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ.

۵۱۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - قَالَا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةُ الْإِذْنِ، وَإِنِّي لَأَمُرُّ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ.

۵۱۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - قَالَا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةُ الْإِذْنِ، وَإِنِّي لَأَمُرُّ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ.

۵۱۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - قَالَا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةُ الْإِذْنِ، وَإِنِّي لَأَمُرُّ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ.

۵۲۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفْيَانَ وَابْنُ عَبْدَةَ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - قَالَا: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمَرْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةُ الْإِذْنِ، وَإِنِّي لَأَمُرُّ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ.

۵۱۹۰۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۷۵ من حديث عبد الأعلى بن عبد الأعلى به، وعلقه في صحيحه قبل، ح: ۶۲۴۶، ورواه أحمد: ۵۳۳/۲ من حديث سعيد بن أبي عروبة به، والحديث السابق شاهد له * قتادة عنعن.

۵۱۹۱۔ تخریج: [إسناده ضعيف] * سفیان بن عیینة کان یدلس عن الضعفاء والثقات والمذلسین وغيرهم، وعنعن، وحديث عطاء لعله الذي أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۶۳ بإسناد صحيح عنه وفيه "فلاذن واجب على الناس كلهم"، وللأثر طرق عند ابن أبي حاتم وابن جرير وغيرهما.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَطَاءٌ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَأْمُرُ بِهِ.

۵۱۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَمْرِو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ
عِكْرِمَةَ؛ أَنَّ نَفْرًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ
قَالُوا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! كَيْفَ تَرَى فِي
هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي أُمِرْنَا فِيهَا بِمَا أُمِرْنَا وَلَمْ
يَعْمَلْ بِهَا أَحَدٌ، قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:
﴿يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَعِذَّكُمْ الَّذِينَ
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ
تِلْكَ مَرْبًى مِنْ قَبْلِ صَلَوةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ
ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَوةِ الْعِشَاءِ
تِلْكَ عَوْرَتُكُمْ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ
جُنَاحٌ بَعْدَ ذَلِكَ طَوْفُونَ عَلَيْكُمْ ﴿قَرَأَ
الْقَعْنَبِيُّ إِلَى ﴿عَلَيْكُمْ حَكِيمٌ﴾﴾
[النور: ۵۸]. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ اللَّهَ
حَلِيمٌ، رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ، يُحِبُّ السَّخَرَ،
وَكَانَ النَّاسُ لَيْسَ لِبُيُوتِهِمْ سُتُورٌ وَلَا
حِجَالٌ قَرُبًا دَخَلَ الْحَادِمُ أَوْ الْوَلَدُ أَوْ
يَتِيمَةُ الرَّجُلِ، وَالرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ،
فَأَمَرَهُمُ اللَّهُ بِالِاسْتِئْذَانِ فِي تِلْكَ
الْعَوْرَاتِ، فَجَاءَهُمُ اللَّهُ بِالسُّتُورِ

پردے کے تین اوقات میں اجازت لینے کا بیان
امام ابو داود رحمہ اللہ نے فرمایا: عطاء نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے ایسے ہی روایت کیا ہے کہ وہ اس کا حکم دیا کرتے تھے۔

۵۱۹۲- جناب عمرہ سے روایت ہے کہ عراق

کے کچھ لوگوں نے کہا: اے ابن عباس! آپ اس
آیت کریمہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ اس میں جو
حکم ہمیں دیا گیا ہے اس پر کوئی عمل نہیں کرتا ہے؟ یعنی
اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَعِذَّكُمْ.....

عَلَيْكُمْ﴾ ”اے ایمان والو! چاہیے کہ تمہارے لوٹری
غلام اور تمہارے نابالغ بچے تین اوقات میں تم سے
اجازت لیں۔ نماز فجر سے پہلے اور دوپہر کو جب تم اپنے
کپڑے اتارتے ہو اور نماز عشاء کے بعد یہ تین اوقات
تمہارے پردے کے ہیں ان کے علاوہ تم پر اور ان پر کوئی
حرج نہیں یہ تمہارے پاس آنے جانے والے ہیں“
(عبداللہ بن مسلمہ) یعنی نے آیت آخر تک یعنی ﴿عَلَيْكُمْ
حَكِيمٌ﴾ تک پڑھی۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا:
بلاشبہ اللہ عز و جل حلیم ہے (برداشت کرتا ہے) اور مومنین
پر رحم کرنے والا ہے اور پردے کو پسند کرتا ہے۔ (جب یہ
آیت اتری) لوگوں کے گھروں میں پردے ہوتے تھے
نہ اوٹیں ہوتی تھیں۔ بعض اوقات آدمی اپنی اہلیہ سے
صحبت کر رہا ہوتا تو کوئی خادم آجاتا یا بچہ یا یتیم بچی (جو گھر
میں ہوتی تو یہ کیفیت از حد نامناسب ہوتی تھی) تو اللہ تعالیٰ
نے انہیں ان پردے کے اوقات میں اجازت لینے کا حکم
دیا۔ تو اب اللہ نے ان کو پردے دے دیے ہیں اور خیر

۴۰- کتاب الادب

اسلام عام کرنے سے متعلق احکام ومسائل

وَالْخَيْرِ، فَلَمْ أَرْ أَحَدًا يَعْمَلْ بِذَلِكَ بَعْدُ. (فرائی) عنایت فرمادی ہے (تو اس وجہ سے) میں کسی کو اس پر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھتا ہوں۔

قال أَبُو دَاوُدَ: وَحَدَّثَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَعَطَاءٌ يُفْسِدُ هَذَا الْحَدِيثَ. امام ابو داود رحمہ اللہ نے فرمایا: (مذکورہ بالا روایت) عبید اللہ اور عطاء کی حدیث اس حدیث کے خلاف بنتی ہے۔

🌞 فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشرتی حالات میں تبدیلی کی وجہ سے اس طرح اجازت لینے کی ضرورت زیادہ پیش نہیں آتی تھی جیسے عہد رسالت میں معمول تھا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ حکم اب منسوخ ہے بلکہ یہ حکم محکم ہے اور اس کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

السلام علیکم کہنے کے آداب

باب: ۱۳۰، ۱۳۱- سلام عام کرنے کا حکم

أَبْوَابُ السَّلَامِ

(المعجم ۱۳۰، ۱۳۱) - باب إِفْشَاءِ

السَّلَامِ (التحفة ۱۴۲)

۵۱۹۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ۔ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتا دوں کہ اس پر عمل کرنے سے آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام بہت کیا کرو۔“

۵۱۹۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَفَلَا أَدْلُكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ: أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ».



🌞 فوائد ومسائل: ① السلام علیکم کہنا، یعنی موقع بموقع سلام کہنے کو اپنی عادت بنا لینا، اسلامی معاشرت کا اہم حصہ اور

علامت ہے۔ ② سلام کہنے کو اگر معمول بنا لیا جائے تو دوریاں ختم ہوتی اور قریتیں بڑھنے لگتی ہیں اور اجر و ثواب مزید ملتا ہے بلکہ یہ ایمان کی تکمیل اور جنت میں داخلے کے استحقاق کا اثبات ہے۔

۵۱۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

۵۱۹۳- تخریج: أخرجه مسلم، الإیمان، باب بیان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون... الخ، ح: ۵۴ من حديث الأعمش به.

۵۱۹۴- تخریج: أخرجه البخاري، الإیمان، باب إِفْشَاءِ السَّلَامِ من الإسلام، ح: ۲۸، ومسلم، الإیمان، باب

سلام کہنے کے طریقے سے متعلق احکام و مسائل

ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا اسلام (اسلام کی کون سی خصلت) بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارا کھانا کھانا اور سلام کہنا اے جسے تم پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔“

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تَطْعَمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ».

باب: ۱۳۱، ۱۳۲- سلام کس طرح کہے؟

(المعجم ۱۳۱، ۱۳۲) - بَابُ: كَيْفَ

السَّلَام (التحفة ۱۴۳)

۵۱۹۵- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: ”السلام علیکم“ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”دس۔“ پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ آپ نے اس کو جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ نے فرمایا: ”بیس۔“ پھر ایک اور آیا تو اس نے کہا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ آپ نے اس کا جواب عنایت فرمایا اور وہ بیٹھ گیا، تو آپ نے فرمایا: ”تیس۔“

۵۱۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَشْرٌ»، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: «عِشْرُونَ»، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: «ثَلَاثُونَ».

🌞 فائدہ: سلام کے ہر کلمہ پر دس نیکیاں ملتی ہیں یعنی جو صرف [السلام علیکم] کہے اسے دس جو اس پر [وَرَحْمَةُ اللَّهِ] کا اضافہ کرے اسے بیس اور جو [وَبَرَكَاتُهُ] کا کلمہ بھی ملائے اسے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

۵۱۹۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ ۵۱۹۶- جناب سہل اپنے والد (معاذ بن انس) سے

« بیان تفاضل الإسلام وأی أمره أفضل، ح: ۳۹ عن فتیة به.

۵۱۹۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الاستذنان، باب ما ذكر في فضل السلام، ح: ۲۶۸۹ عن محمد بن كثير به، وقال: "حسن صحيح غريب".

۵۱۹۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ۱۸۲/۲۰ من حديث ابن أبي مريم به، ولم يشك، «

۴۰۔ کتاب الادب

سلام کہنے میں سبقت کی فضیلت سے متعلق احکام و مسائل

انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ اس میں اضافہ ہے کہ پھر ایک (چوتھا آدمی) آیا تو اس نے کہا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرۃ“ تو آپ نے فرمایا: ”چالیس (چالیس نیکیاں ملیں۔) اور نیکیاں ایسے ہی بڑھتی ہیں۔“

الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَظُنُّ أَنِّي سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ، زَادَ: ثُمَّ أَتَى آخَرَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ، فَقَالَ: «أَرْبَعُونَ» قَالَ: «هَكَذَا تَكُونُ الْفَضَائِلُ».

🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے اس لیے سلام کرنے والے کو صرف ”وَبَرَكَاتُهُ“ تک ہی کہنا چاہیے البتہ جواب دینے والے کے لیے ”وَمَغْفِرَتُهُ“ کا اضافہ جائز ہے۔ جیسے کہ حدیث میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں سلام کرتے تو ہم جواب میں ”وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ“ کہتے تھے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه: ۳۳۱۳/۳ حدیث: ۱۳۳۹)



باب: ۱۳۲، ۱۳۳۔ سلام کہنے میں سبقت

(المعجم ۱۳۲، ۱۳۳) - بَابُ فِي

کی فضیلت

فَضْلٍ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ (التحفة ۱۴۴)

۵۱۹۷۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو انہیں سلام کہنے میں ابتدا کرے۔“

۵۱۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ الدُّهْلِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ الْجُمَيْصِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ تَعَالَى مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ».

🌞 فائدہ: سلام کہنے میں ابتدا کرنے کی بہت فضیلت ہے مگر درج ذیل آداب کو پیش نظر رکھا جائے۔

❖ ولہ شاهد فی التاريخ الكبير للبخاري: ۳۳۰/۱، وسنده ضعيف ❖ فيه محمد بن حميد الرازي الراوي عن إبراهيم بن المختار، وهو ضعيف.

۵۱۹۷۔ تعريج: [استاده صحيح] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۷۸۷ من حديث أبي داود به، وحسنه ابن الملقن في تحفة المحتاج، ح: ۱۶۲۴.

(المعجم ۱۳۳، ۱۳۴) - باب مَنْ أُولَى
بِالسَّلَامِ؟ (التحفة ۱۴۵)

باب: ۱۳۳، ۱۳۴- پہلے سلام کون کہے؟

۵۱۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھوٹا بڑے کو گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم لوگ زیادہ تعداد والوں کو سلام کہیں۔“

۵۱۹۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ».

۵۱۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوار آدمی پیدل کو سلام کہے۔“ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

۵۱۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بن عَرَبِيٍّ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ؛ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الرََّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي» ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ.

☀ فائدہ: دین اسلام ادب و احترام کا دین ہے۔ اس میں ہر عمل کا ادب اور طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ تمام اہل ایمان کو ان پر کاربند رہنا چاہیے۔

باب: ۱۳۳، ۱۳۵- دو آدمی جدا ہوں اور پھر ملیں تو بھی سلام کہیں (خواہ جدائی تھوڑی ہی دیر کی ہو)

(المعجم ۱۳۴، ۱۳۵) - بَابُ فِي
الرَّجُلِ يُفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ أَيُسَلِّمُ
عَلَيْهِ (التحفة ۱۴۶)

۵۱۹۸- تخریج: أخرجه البخاري، الاستاذان، باب: تسليم القليل على الكثير، ح: ۶۲۳۱ من حديث معمر به، وهو في جامعه: ۳۸۸/۱۰، ح: ۱۹۴۴۵، وصحيفة همام، ح: ۵۰، ومسند أحمد: ۳۱۴/۲، وصححه البغوي في شرح السنة، ح: ۳۳۰۳.

۵۱۹۹- تخریج: أخرجه البخاري، الاستاذان، باب: يسلم الماشي على القاعد، ح: ۶۲۳۳، ومسلم، السلام، باب: يسلم الراكب على الماشي والقليل على الكثير، ح: ۲۱۶۰ من حديث روح بن عباد به.

۴۰- کتاب الادب

۵۲۰۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ
الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي
مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي
مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا لَقِيَ
أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَتْ
بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهِ
فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا.

قال مُعَاوِيَةُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ
بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۵۲۰۱- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ:
حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ
صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ
عُمَرَ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ
فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَيْدُخُلْ عُمَرُ.



🌞 فائدہ: یہ ایک لمبی حدیث کا حصہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلی اور دوسری بار اجازت طلب کی تو نہ ملی پھر طلب کی
تو مل گئی۔ اس وقت میں آپ بار بار السلام علیکم کہتے رہے ہیں۔

۵۲۰۰- تخريج: [صحیح] * رواه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۱۰ من حديث معاوية بن صالح به، ولم
يذكر أبا موسى في السند، وأبو موسى هذا مجهول، وله شواهد عند ابن السني في عمل اليوم والليلة، ح: ۲۴۵،
والطبراني في الأوسط، ح: ۷۹۸۳ وغيرهما، وانظر نيل المصنوع: ۱۰۷۸/۳.

۵۲۰۱- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۱۵۳، وعمل اليوم والليلة، ح: ۳۲۱ من
حديث أسود بن عامر به.

۴۰۔ کتاب الادب بچوں اور عورتوں کو سلام کہنے سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱۳۵، ۱۳۶) - بَابُ فِي
السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ (التحفة ۱۴۷)

۵۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ :
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ
قَالَ : قَالَ أَنَسٌ : أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى
غُلَمَانٍ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ .

۵۲۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا
خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ :
قَالَ أَنَسٌ : انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا
غُلَامٌ فِي الْغُلَمَانِ ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ، ثُمَّ أَخَذَ
بِيَدِي فَأَرْسَلَنِي بِرِسَالَةٍ وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ ،
أَوْ قَالَ : إِلَى جِدَارٍ ، حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ .

۵۲۰۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ میں لڑکوں میں سے ایک لڑکا تھا۔ پس آپ نے ہمیں السلام علیکم کہا۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک پیغام دینے کے لیے بھیج دیا۔ اور خود ایک دیوار کے سائے میں یا کہا دیوار کے ساتھ ہو کر بیٹھ رہے حتیٰ کہ میں آپ کے پاس واپس آ گیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① بچوں کو بھی سلام کہنا چاہیے۔ اس میں بڑے آدمی کے لیے کوئی ہنک والی بات نہیں بلکہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کے ساتھ انس و پیار کا اظہار ہے۔ ② ہمارے فاضل محقق نے اس روایت کو سنداً ضعیف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کی بابت کہا ہے کہ اس روایت میں مذکور [وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ.....] کے الفاظ صحیح نہیں ہیں باقی روایت صحیح ہے۔

(المعجم ۱۳۶، ۱۳۷) - بَابُ فِي
السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ (التحفة ۱۴۸)

۵۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :
۵۲۰۳۔ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

۵۲۰۲۔ تخریج : [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى ، ح : ۱۰۱۶۳ ، وعمل اليوم والليلة ، ح : ۳۳۱ من حديث سليمان بن المغيرة به ، ورواه البخاري ، ح : ۶۲۴۷ ، ومسلم ، ح : ۲۱۶۸ من حديث ثابت البناني به .

۵۲۰۳۔ تخریج : [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه ، الأدب ، باب السلام على الصبيان والنساء ، ح : ۳۷۰۰ من حديث حميد الطويل به مختصراً * حميد عنن ، وحديث مسلم : ۲۴۸۲ يغني عنه .

۵۲۰۴۔ تخریج : [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه ، الأدب ، باب السلام على الصبيان والنساء ، ح : ۳۷۰۱ عن

۴۰- کتاب الادب

ذمیوں (کافروں) کو سلام کہنے سے متعلق احکام ومسائل

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ؛ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ: أَخْبَرْتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ: مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

فائدہ: اجنبی عورتوں کو جہاں فتنے اور شیعے کا اندیشہ نہ ہو سلام کہنا سنت ہے۔ بالخصوص قوم کے بڑوں اور بزرگوں کے لیے یہ ایک مستحب عمل ہے۔

(المعجم ۱۳۷، ۱۳۸) - بَابُ فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ (التحفة ۱۴۹)

باب: ۱۳۷-۱۳۸- ذمیوں (کافروں) کو سلام

۵۲۰۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوا يَمْرُونَ بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى فَيَسْلُمُونَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ أَبِي: لَا تَبْدَهُوهُمْ بِالسَّلَامِ، فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبْدَهُوهُمْ بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْبَاقِ الطَّرِيقِ».

۵۲۰۵- جناب سہیل بن ابوصالح نے کہا: میں اپنے والد کے ساتھ شام کی طرف گیا تو لوگ عیسائیوں کے عبادت خانوں پر سے گزرے تو انہیں سلام کہتے تھے۔ میرے والد نے کہا: انہیں سلام کہنے میں ابتداء نہ کرو اس لیے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بیان کیا ہے: ”ان لوگوں (کافروں) کو سلام کہنے میں ابتداء نہ کرو اور جب تم انہیں راستے میں ملو تو انہیں تنگ راستے کی طرف مجبور کر دو۔“

فائدہ: اس انداز میں دین اسلام اور اہل اسلام کی رفعت اور بلندی کا اظہار ہے۔

۵۲۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَهُودِيٍّ جَبَّ تَحْمِيلِ سَلَامٍ كَيْتَ

۵۲۰۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی جب تمہیں سلام کہتے

﴿أَبِي بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهُوَ فِي الْمَصْنَفِ: ۴۴۶/۸، ۴۴۷، وَحَسَنُ التِّرْمِذِيُّ، ح: ۲۶۹۷، وَرَوَاهُ مَهْجَرُ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتُ يَزِيدَ بِهِ.﴾

۵۲۰۵- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، وكيف يرد عليهم، ح: ۲۱۶۷ من حديث شعبة به.

۵۲۰۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري، ح: ۶۲۵۷، ومسلم، ح: ۲۱۶۴ من حديث عبد الله بن دينار به.

۴۰۔ کتاب الادب۔ مجلس سے اٹھتے ہوئے سلام کہنے سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْيَهُودَ، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ، فَإِنَّمَا يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

ہیں تو (لفظ) [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ] بولتے ہیں (تم پر موت آئے) تو تم انہیں جواب میں [وَعَلَيْكُمْ] کہا کرو۔ (جوتم نے کہا ہے وہ تمھی پر ہو۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ فِيهِ: «وَعَلَيْكُمْ».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو امام مالک اور ثوری نے عبد اللہ بن دینار سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس میں کہا: [وَعَلَيْكُمْ]

۵۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: «قُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

۵۲۰۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ کرام نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) ہمیں سلام کہتے ہیں تو ہم انہیں کس طرح جواب دیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم انہیں [وَعَلَيْكُمْ] کہا کرو۔“ ((السلام) کا لفظ نہ بولا کرو۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَائِشَةُ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيُّ وَأَبِي بَصْرَةَ يَعْنِي الْغَفَارِيَّ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا کہ سیدہ عائشہ ابوعبدالرحمن جہنی اور ابوبصرہ غفاری کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

🌞 فائدہ: دیگر بعض احادیث میں کفار کے سلام کے جواب میں صرف ”علیکم“ آیا ہے یعنی ”واو“ کے بغیر۔

(المعجم ۱۳۸، ۱۳۹) - بَابُ فِي السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ (التحفة ۱۵۰)

باب: ۱۳۸/۱۳۹۔ مجلس سے اٹھتے ہوئے سلام کہنا

۵۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

۵۲۰۸۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۵۲۰۷۔ تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام... الخ، ح: ۲۱۶۳ من حديث شعبة به، ورواه البخاري، ح: ۶۲۵۸ من حديث أنس به * حديث عائشة رواه البخاري، ح: ۶۰۲۴، ومسلم، ح: ۲۱۶۵ وحديث أبي عبد الرحمن الجهنني رواه ابن ماجه، ح: ۳۶۹۹، وحديث أبي بصرة الغفاري رواه أحمد: ۳۹۸/۶، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۲۰، والبخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۰۲.

۵۲۰۸۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الاستئذان، باب ما جاء في التسليم عند القيام وعند القعود، ۴۴

۱- کتاب الادب

علیک السلام کہنے سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو چاہیے کہ سلام کہے اور جب وہاں سے اٹھنا چاہے تو بھی سلام کہے۔ پہلی دفعہ سلام کہنا دوسری دفعہ کے مقابلے میں کوئی زیادہ اہم نہیں ہے۔“

وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ يَعْنِيَانِ ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ الْمُقْبَرِيِّ، قَالَ مُسَدَّدٌ: سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلْيَسِتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ».

🌞 فائدہ: مجلس میں پہنچنے اور واپس جانے پر دونوں بار سلام کہنا واجب ہے۔ یہ نہیں کہ پہلی بار تو واجب ہو اور واپسی کے وقت کوئی لازم نہ ہو۔

باب: ۱۳۹، ۱۴۰- ”علیک السلام“ کہنا مکروہ ہے

(المعجم ۱۳۹، ۱۴۰) - باب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ (التحفة ۱۵۱)

۵۲۰۹- حضرت ابو جریٰ ہجیمیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے کہا: [عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ] آپ نے فرمایا: یہ لفظ [عَلَيْكَ السَّلَامُ] مت بولو یہ مردوں کا سلام ہے۔“

۵۲۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ أَبِي غِفَارٍ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ، عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ الْهَجِيمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ؛ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةَ الْمَوْتَى».

🌞 فائدہ: سلام کی ابتدا کرنے والا [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ] کہے اور جواب دینے والا [وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ] یا [وَعَلَيْكَ السَّلَامُ] کہے یعنی اس میں حرف واوکا اضافہ ہو۔ صرف ”عَلَيْكَ السَّلَامُ“ ابتدا کرنے میں یا جواب دینے میں کسی طرح صحیح نہیں۔

۴۴: ح: ۲۷۰۶ من حديث محمد بن عجلان به، وصرح بالسماع عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۰۸، وقال الترمذي: "حسن".

۵۲۰۹- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۰۸۴، وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۸۸۵ من حديث أبي داود به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة ۸/ ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۲۹.



۴۰۔ کتاب الادب جماعت میں سے ایک آدمی کا جواب دیئے اور مصافحہ کرنے سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱۴۰، ۱۴۱) - باب مَا جَاءَ باب: ۱۴۰، ۱۴۱۔ جماعت میں سے ایک آدمی کا جواب دینا بھی کافی ہے

۵۲۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے..... امام ابو داؤد کہتے ہیں کہ ان کے شیخ حسن بن علی نے اس روایت کو مرفوع ذکر کیا..... فرمایا کہ ایک جماعت گزر رہی ہو تو ان میں سے کسی ایک کا سلام کہہ دینا کافی ہے۔ اور بیٹھے ہوئے (لوگوں) میں سے کوئی ایک جواب دے دے تو کافی ہے۔

۵۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَدِّي: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ - قَالَ: «يُجْزَى عَنْ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ، وَيُجْزَى عَنْ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ».

فائدہ: بعض حضرات نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھیے: (الصحيحه، حدیث: ۱۱۴۸، ۱۱۴۹)

(المعجم ۱۴۱، ۱۴۲) - بَابُ فِي باب: ۱۴۱، ۱۴۲۔ مصافحہ کرنے کا بیان

۵۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ زَيْدِ أَبِي الْحَكَمِ الْعَنْزِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا التَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَا غُفِرَ لَهُمَا».

۵۲۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب دو مسلمانوں کی ملاقات ہوتی ہے اور وہ مصافحہ کرتے ہیں اللہ کی حمد بیان کرتے اور اس سے بخشش مانگتے ہیں تو اللہ عز و جل ان دونوں کی مغفرت فرماتا ہے۔“

۵۲۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۵۲۱۰۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أبو يعلى: ۱/ ۳۴۵، ح: ۴۴۱ من حديث سعيد بن خالد به، وهو ضعيف (تقريب)، وللحديث شواهد ضعيفة.

۵۲۱۱۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۷/ ۹۹ من حديث أبي داود به * زيد العنزي لا يعرف، لم يوثقه غير ابن حبان، وللحديث شواهد ضعيفة.

۵۲۱۲۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب المصافحة، ح: ۳۷۰۳ عن أبي بكر بن أبي

۴۰۔ کتاب الادب

گلے ملنے سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ،
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ
فَيَتَصَفَّحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا، قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا».

ﷺ نے فرمایا: جو کوئی دو مسلمان ملاقات کرتے اور پھر
مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان دونوں
کی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔“

🌞 فائدہ: یہ روایت بعض محققین کے نزدیک صحیح ہے۔ دیکھیے: (الصحيحه، حديث: ۵۲۵) مسلمانوں کا ایک
دوسرے کے ساتھ خوش دلی سے ملنا اور مصافحہ کرنا آپس میں محبت کے اضافے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش کا
ذریعہ ہے۔ مصافحہ ایک مستنون اور مستحب عمل ہے۔

۵۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ جَاءَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ
وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ».

۵۲۱۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ جب اہل یمن آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”محقق اہل یمن تمہارے پاس آ گئے ہیں۔ اور یہ پہلے
لوگ ہیں جنہوں نے مصافحے کا عمل شروع کیا۔“

🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ علاوہ ازیں اس روایت کا دوسرا جملہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف سے درج ہے۔

(المعجم ۱۴۲، ۱۴۳) - بَابُ فِي
الْمُصَافَحَةِ (التحفة ۱۵۴)

باب: ۱۴۲، ۱۴۳۔ گلے ملنے کا بیان

۵۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ يَعْنِي
خَالِدَ بْنَ ذَكْوَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ
كَعْبِ الْعَدَوِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ
لَأَبِي دَرٍّ حَيْثُ سِيرَ مِنَ الشَّامِ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ

۵۲۱۴۔ جناب ایوب بن بشیر بن کعب عدوی بنوعنزہ
کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت
ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا جبکہ انہیں شام سے روانہ کر دیا گیا
تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کی ایک
حدیث دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: اگر راز

❖ شیعہ بہ، وهو في المصنف: ۴۳۱/۸، ورواه الترمذي، ح: ۲۷۲۷، وسنده ضعيف * أبو إسحاق عنن، وللحديث
شواهد ضعيفة.

۵۲۱۳۔ تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۱۲/۳، والبخاري في الأدب المفرد، ح: ۹۶۷ من حديث
حماد بن سلمة به * حميد الطويل عنن، وقوله "وهم أول من جاء بالمصافحة" مدرج من قول أنس رضي الله عنه.

۵۲۱۴۔ تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۶۲/۵ من حديث حماد بن سلمة به، * أيوب بن بشير مستور،
ورجل من عنزة مجهول.

تعلیم کھڑے ہونے سے متعلق احکام و مسائل

کی بات نہ ہوئی تو میں بتا دوں گا۔ میں نے کہا: کوئی راز کی بات نہیں ہے۔ آپ لوگ جب رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو کیا رسول اللہ ﷺ تم لوگوں سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: میں جب بھی آپ ﷺ سے ملا آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا۔ اور ایک دن آپ نے مجھے بلوایا، مگر میں گھر میں نہیں تھا۔ جب میں واپس آیا تو مجھے آپ کے بلا دے کا بتایا گیا۔ میں آپ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ تو آپ نے مجھ سے معاف فرمایا اور یہ (میرے لیے) عمدہ بہت عمدہ بات تھی۔

أَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِذَا أُخْبِرَكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا، قُلْتُ: إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ، هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ؟ قَالَ: مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافِحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي، فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ، فَالْتَزَمَنِي، فَكَانَتْ تِلْكَ أَجُودَ وَأَجُودَ.



فائدہ: اس روایت سے معاف کا اثبات نہیں ہوتا، کیونکہ یہ روایت ضعیف ہے۔ اسی طرح ایک روایت سنن ترمذی میں ہے کہ جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آئے اور آ کر رسول اللہ ﷺ سے ملے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے معاف فرمایا اور انہیں بوسہ دیا یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ (ضعیف الترمذی) حدیث: ۲۷۳۲ باب ماجاء فی المعانقة والقبلة) بظاہر کوئی صحیح مرفوع حدیث اس سلسلے میں ثابت نہیں، البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ اثر صحیح سند سے منقول ہے جس میں انہوں نے صحابہ کا یہ عمل بیان کیا ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب وہ سفر سے آتے تو باہم معافہ کرتے (بغل گیر ہوتے۔) (الترغیب، الادب، رقم: ۲۷۱۹ بتحقیق الألبانی والصحیحة، رقم: ۲۷۲۷)

(المعجم ۱۴۳، ۱۴۴) - باب: فی

القیام (التحفة ۱۵۵)

باب: ۱۳۳، ۱۳۴- تعظیم کے لیے کھڑے ہونا

۵۲۱۵- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ بنو قریظہ نے جب حضرت سعد (بن معاذ) رضی اللہ عنہ کا فیصلہ قبول کر لینے پر اتفاق کر لیا تو آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلوایا، وہ ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے تو

۵۲۱۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا

۵۲۱۵- تخریج: أخرجه البخاري، الاستاذان، باب قول النبي ﷺ: "قوموا إلى سيدكم"، ح: ۲۲۶۲، ومسلم، الجهاد والسير، باب جواز قتال من نقض العهد... الخ، ح: ۱۷۶۸ من حديث شعبة به.

نَبِیِّ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے سردار کی طرف یا اپنے افضل کی طرف بڑھو۔“ تو وہ (سعد) آئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔

نَزَّلُوا عَلَىٰ حُكْمٍ سَعْدٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ عَلَىٰ حِمَارٍ أَقْمَرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قُومُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ» أَوْ «إِلَىٰ خَيْرِكُمْ»، فَجَاءَ حَتَّىٰ قَعَدَ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۵۲۱۶- جناب شعبہ نے یہ روایت بیان کی۔ کہا کہ جب وہ مسجد کے قریب آئے تو آپ ﷺ نے انصاریوں سے فرمایا: ”اپنے سردار کی طرف بڑھو۔“

۵۲۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ: «قُومُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① قُومُوا کے لفظی معنی ہیں ”کھڑے ہو“ لیکن یہاں سیاق کے اعتبار سے اس کے معنی ہیں ”آگے بڑھو۔“ بنا بریں اپنے سردار اور بڑے کی تعظیم بجالانا شرعی حق ہے۔ ② آگے بڑھ کر استقبالِ سلام مصافحہ یا حسب احوال معافہ جائز ہے۔ ③ لیکن عجمی انداز میں تعظیم کرنا کہ کوئی بڑا آئے اور بیٹھے ہوئے لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں پھر جب وہ اجازت دے یا بیٹھ جائے تو دوسرے لوگ بیٹھیں، سر اسرنا جائز ہے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے لیے جو فرمایا گیا، تو وہ آگے بڑھ کر استقبال کرنا اور انہیں سواری سے اترنے میں مدد دینا تھا جیسے مسند احمد کی روایت میں ہے کہ [قُومُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ فَأَنْزِلُوهُ] (مسند احمد: ۱۳۲/۶)



۵۲۱۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا

۵۲۱۷- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کسی کو نہیں پایا کہ وہ اپنی عادات، چال چلن اور بات چیت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہو..... حسن بن علی کی روایت میں [حَدَّثَنَا وَكَكَلَمًا] کے لفظ وارد ہیں۔ [السَّمْتُ وَالْهَدْيُ وَالذَّلُّ] کے الفاظ نہیں ہیں..... جب وہ آپ کے ہاں

۵۲۱۶- تخریج: أخرجه البخاري، المغازي، باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ومخرجه إلى بني فريظة... الخ، ح: ۴۱۲۱، ومسلم عن محمد بن بشار به، انظر الحديث السابق.

۵۲۱۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب ما جاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ رضي الله عنها، ح: ۳۸۷۲ عن محمد بن بشار به، وقال: "حسن غريب".

۴۰۔ کتاب الأدب — باپ کا اپنے بیٹے کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

وَدَلًا وَهَذِيًا وَقَالَ الْحَسَنُ: حَدِيثًا وَكَلَامًا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ وَالْهَذِيَّ وَالذَّلَّ - بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ - كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهَا - كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا.

آتیں تو آپ اٹھ کر ان کی طرف بڑھتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھا لیتے اور (اسی طرح) جب آپ ان کے ہاں جاتے تو وہ اٹھ کر آپ کی طرف بڑھتیں، آپ کا ہاتھ پکڑتیں بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھا دیتیں۔“

باب: ۱۳۴/۱۳۵ - باپ کا اپنے بیٹے کو بوسہ دینا

(المعجم ۱۴۴، ۱۴۵) - بَابُ: فِي قَبْلَةِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ (التحفة ۱۵۶)

۵۲۱۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے۔ تو اس نے کہا: تحقیق میرے دس بچے ہیں اور میں نے کسی کے ساتھ ایسے نہیں کیا۔ (کسی کو کبھی بوسہ نہیں دیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“

۵۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُقَبِّلُ حُسَيْنًا فَقَالَ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا فَعَلْتُ هَذَا بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَا يَرْحُمُ لَا يُرْحَمُ».

فوائد و مسائل: ① اپنے بچوں کو بوسہ دینا فطری محبت و شفقت کا اظہار ہوتا ہے باپ کے لیے جائز ہے کہ اپنی بیٹی کو بوسہ دے جیسے کہ اوپر کی حدیث میں گزرا ہے، مگر بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اس سے کتراتے ہیں جو بلاشبہ غیر فطری ہے۔ ② اللہ کی مخلوق پر رحم کرنا اللہ عز و جل کی رحمت کا باعث ہے۔

۵۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: ۵۲۱۹۔ جناب عروہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ

۵۲۱۸۔ تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب رحمته ﷺ الصبيان والعيال وتواضعه، وفضل ذلك، ح: ۲۳۱۸ من حديث سفیان، والبخاری، الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانفته، ح: ۵۹۹۷ من حديث الزهري به. ۵۲۱۹۔ تخریج: [استادہ صحیح] * حماد: هو ابن سلمة، وهذا طرف من حديث الإفك، متفق عليه، البخاري، ح: ۲۶۶۱، ۴۷۵۰، ومسلم، ح: ۲۷۷۰.

۴۰۔ کتاب الادب

پیشانی اور رخسار پر بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ - تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ: - «أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ عُذْرَكَ»، وَقَرَأَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبُو آيٍ: قَوْمِي فَقَبِّلِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: أَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِيَّاكُمْ.

ہم نے (واقعاً اٹک کے سلسلے میں بیان کرتے ہوئے) کہا پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ خوشخبری ہو! اللہ عزوجل نے تیری براءت نازل فرمادی ہے۔“ اور اسے قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سنائیں تو میرے ماں باپ نے مجھے کہا: اٹھو اور رسول اللہ ﷺ کے سر کو بوسہ دو۔ تو میں نے کہا: میں اللہ عزوجل کی حمد کرتی ہوں، تم دونوں کی نہیں۔

فائدہ: بچوں کو بوسہ دینا اور میاں بیوی کا ایک دوسرے کو بوسہ دینا جائز ہے۔

(المعجم ۱۴۵، ۱۴۶) - بَابٌ: فِي قُبْلَةٍ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ (التحفة ۱۵۷)

باب: ۱۴۵، ۱۴۶۔ پیشانی پر بوسہ دینا

۵۲۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَجْلَحَ، عَنْ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

۵۲۲۰۔ جناب شعیب بن زید سے مروی ہے کہ نبی ﷺ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ملے (جبکہ وہ سفر سے واپس آئے تھے) تو آپ نے ان سے معانقتہ کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ بھی دیا۔

فائدہ: اس سے بڑے آدمی کو بوسہ دینے کا اثبات نہیں ہوتا اس لیے کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

(المعجم ۱۴۶، ۱۴۷) - بَابٌ: فِي قُبْلَةٍ الْخَدَّ (التحفة ۱۵۸)

باب: ۱۴۶، ۱۴۷۔ رخسار پر بوسہ دینا

۵۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ دَعْقَلٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۵۲۲۱۔ جناب ایاس بن دغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابو نضرہ (منذر بن مالک) رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے رخسار پر بوسہ دیا۔

۵۲۲۰۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۱۰۱/۷ من حديث أجْلَحَ به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۱۲/۸، ۴۳۳، السند مرسل، وللحديث شواهد ضعيفة، ذكرتها في تخریج التقبيل والمعانقة لابن الأعرابي، ح: ۳۸.

۵۲۲۱۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۱۰۱/۷ من حديث أبي داود به، وقال: "يعني البصري رحمه الله" وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۱۲/۸، ۴۳۴.



۴۰۔ کتاب الأدب — ہاتھ اور جسم پر بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

☀ فائدہ: اطہار محبت میں جہاں کوئی شے والی بات نہ ہو دوسرے کے بچے کے رخسار پر بھی بوسہ دیا جاسکتا ہے۔

۵۲۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ: حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى، فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا: كَيْفَ أَنْتِ يَا بَنِيَّةُ؟ وَقَبَّلَ حَدَّهَا.

۵۲۲۳۔ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ آیا جبکہ یہ لوگ نئے مدینہ آئے تھے اور ان کی صاحبزادی حضرت عائشہؓ بخار کی وجہ سے لیٹی ہوئی تھی تو ابو بکرؓ ان کے قریب ہوئے اور پوچھا: بیٹا تمہارا کیا حال ہے؟ اور ان کے رخسار پر بوسہ بھی دیا۔

☀ فائدہ: باپ اپنی بیٹی کو رخسار پر بوسہ دے تو کوئی معیوب بات نہیں ہے۔

(المعجم ۱۴۷، ۱۴۸) - بَابُ: فِي قُبْلَةِ الْيَدِ (التحفة ۱۵۹)

۵۲۲۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ: فَدَنَوْنَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ.

۵۲۲۳۔ جناب عبدالرحمن بن ابولیلی نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے قصہ بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

☀ فائدہ: یہ روایت تو ضعیف ہے اور تفصیلی قصہ پیچھے حدیث: ۲۶۴۷ میں گزر چکا ہے لیکن مسئلہ یہی ہے کہ اکرام و تعظیم میں دوسرے کے ہاتھ یا جسم کو بوسہ دینا جائز ہے جیسے کہ درج ذیل حدیث میں آرہا ہے۔

(المعجم ۱۴۸، ۱۴۹) - بَابُ: فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ (التحفة ۱۶۰)

۵۲۲۲۔ تخریج: أخرجه البخاري، مناقب الأنصار، باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ح: ۳۹۱۸ من حديث إبراهيم بن يوسف به مطولاً.

۵۲۲۳۔ تخریج: [ضعيف] تقدم، ح: ۲۶۴۷، وأخرجه ابن ماجه، الأدب، باب الرجل يقبل يد الرجل، ح: ۴۷۰۴ من حديث يزيد بن أبي زياد به.

۴۰۔ کتاب الادب

پاؤں کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

۵۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ [حُصَيْنٍ]، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مُزَاحٌ، بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ، فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ، فَقَالَ: أَضْرِبْنِي، قَالَ: أَضْطَبِرْ، قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يَقْبَلُ كَشْحَهُ، قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ!

۵۲۲۳۔ جناب عبدالرحمن بن ابولیلی حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور یہ انصار میں سے تھے۔ یہ ایک دفعہ اپنی قوم سے باتیں کر رہے تھے۔ مزاحیہ آدمی تھے۔ اور انہیں ہنسارہے تھے کہ نبی ﷺ نے ان کی کوکھ میں ایک لکڑی چھودی۔ تو انہوں نے (اُسید بن حضیر نے) کہا: مجھے بدلہ دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لے لو“ انہوں نے کہا: آپ پر تو قیص ہے اور مجھ پر قیص نہیں تھی۔ تو نبی ﷺ نے اپنی قیص اوپر کر دی۔ تو اُسید نے آپ ﷺ کو اپنے بازوؤں میں لے لیا اور آپ کے پہلو پر بوسہ دینے لگے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! میری یہی نیت تھی۔

884

🌞 فائدہ: ① رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑی فرحت افزا زندگی گزارتے تھے۔ دینی امور کی انتہائی پابندی کے باوجود ان میں کہیں تنہی کرنٹنگ یا خشکی والی کیفیات نہ تھیں۔ ② باوجودیکہ ہنسی مزاح جائز ہے، مگر شریعت نے اجازت نہیں دی کہ اس کیفیت میں بھی کسی پر زیادتی ہو۔ ③ ظلم و زیادتی، خواہ مزاح میں ہو شرعاً اس میں قصاص ہے۔ ④ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ سے اور آپ کو اپنے صحابہ سے از حد پیارا اور محبت تھی۔ ⑤ اپنی محبوب و محترم شخصیت کے ہاتھ یا جسم کو بوسہ دینا جائز ہے اور رسول اللہ ﷺ کا تو کوئی غالی نہیں تھا۔

(المعجم . . .) - باب قُبْلَةُ الرَّجُلِ

(التحفة . . .)

۵۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ: حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعَنِّي: حَدَّثَنِي أُمُّ أَبَانَ بِنْتُ الْوَزَاعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ زَارِعٍ رَوَيْتُ كَرْتِي هُنَّ وَفَدَ عَبْدِ الْقَيْسِ فِي شَرِيكَ تَحْتِي۔ انہوں نے کہا: جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو

۵۲۲۴۔ تخریج: [صحیح] أخرجه الطبراني: ۱/ ۲۰۶، ۲۰۵، ح: ۵۵۶ من حديث عمرو بن عون به، وصححه الحاكم: ۳/ ۲۸۸، ووافقه الذهبي.

۵۲۲۵۔ تخریج: [ضعیف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۹۷۵ من حديث مطر بن عبد الرحمن به، أم أبان لم أجدهم وثقها.

ایک دوسرے کو اچھے اور عاصیہ کلمات کہنے کا بیان

ہم جلدی جلدی اپنی سوار یوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسے دینے لگے۔ لیکن منذر ریح نے انتظار کیا حتیٰ کہ وہ اپنے سامان کے پاس گئے اور اپنے دو کپڑے پہنے پھر نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔“
 حلم (بلند حوصلہ ہونا اور جلد بازی نہ کرنا) اور باوقار ہونا۔“
 اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا میں ان باتوں کا تکلف سے اظہار کرتا ہوں یا اللہ عزوجل نے مجھے ان پر پیدا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”بلکہ اللہ نے تمہیں ان پر پیدا فرمایا ہے۔“ تو اس نے کہا: حمد اس اللہ کی جس نے مجھے ایسی عادتوں پر پیدا فرمایا ہے جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔

زَارِعٌ عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ - وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ - قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَّبَادِرُ مِنْ رَوَاجِلِنَا، فَتَقَبَّلُ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرِجْلَهُ، وَانْتَظَرَ الْمُنْذِرُ الْأَشْجُ حَتَّى أَتَى عَيْنَتَهُ فَلَيْسَ تَوْبِيهِ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: «إِنَّ فِيكَ خَلْتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْإِنَاءَةُ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا أَتَخَلَّقُ بِهِمَا أَمْ اللَّهُ جَبَلَنِي عَلَيْهِمَا؟ قَالَ: «بَلِ اللَّهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا»، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلْتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت ضعیف ہے۔ اور شیخ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک اس میں پاؤں کا ذکر صحیح نہیں۔ گویا ہاتھوں کو بوسہ دینا جائز ہے۔ ② حوصلہ مند اور باوقار ہونا انسان کے شرف کو دو بالا کر دیتا ہے جبکہ جلد بازی باوقار انسان کو زیر نہیں دیتی۔ ③ اچھی عادتیں فطری ہوں تو اللہ عزوجل کی حمد کرنی چاہیے اور ان پر کار بند رہنا چاہیے۔ اگر فطری نہ ہوں تو انسان کو اپنی عادتیں اچھی بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

باب: ۱۵۰، ۱۴۹- ایک شخص دوسرے سے کہے
 ”میں تجھ پر واری تجھ پر قربان جاؤں“

(المعجم ۱۴۹، ۱۵۰) - بَابُ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ (التحفة ۱۶۱)

۵۲۲۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: سَيِّدُنا ابُو ذَرٍّ رَضِيَ عَنْهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الدِّسْتَوَانِيِّ، وَرَوَاهُ عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ وَهُوَ حَدَّثَ بِهِ قَبْلَ اخْتِلَافِهِ، انْظُرْ مَجْمَعُ الزَّوَائِدَ: ۱/ ۱۱۹، ۱۲۰، وَأَصْلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، الْبُخَارِيُّ، ح: ۶۲۶۸، وَمُسْلِمٌ، ح: ۹۴، بَعْدَ، ح: ۹۹۱، مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ ابْنِ وَهَبٍ بِهَذَا طَوَّلَهُ.

۵۲۲۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: سَيِّدُنا ابُو ذَرٍّ رَضِيَ عَنْهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الدِّسْتَوَانِيِّ، وَرَوَاهُ عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي سَلِيمَانَ وَهُوَ حَدَّثَ بِهِ قَبْلَ اخْتِلَافِهِ، انْظُرْ مَجْمَعُ الزَّوَائِدَ: ۱/ ۱۱۹، ۱۲۰، وَأَصْلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، الْبُخَارِيُّ، ح: ۶۲۶۸، وَمُسْلِمٌ، ح: ۹۴، بَعْدَ، ح: ۹۹۱، مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ ابْنِ وَهَبٍ بِهَذَا طَوَّلَهُ.

۵۲۲۶- تخریج: [حسن] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۸۹۰ من حديث أبي داود به، * هشام هو الدستوائي، وحامد هو ابن سلمة، وروياه عن حماد بن أبي سليمان وهو حدث به قبل اختلافه، انظر مجمع الزوائد: ۱/ ۱۱۹، ۱۲۰، وأصله متفق عليه، البخاري، ح: ۶۲۶۸، ومسلم، ح: ۹۴، بعد، ح: ۹۹۱، من حديث زيد ابن وهب به بطوله.

۴۰۔ کتاب الادب

ایک دوسرے کو اچھے اور دعائیہ کلمات کہنے کا بیان

هَشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ يَعْنِيَانِ ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ،
عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! فَقُلْتُ: لَيْتَكَ
وَسَعَدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَنَا فِدَاكَ.

☀ فائدہ: یہ کلمہ ”میں تجھ پر واریٰ قربان یا فدا“ معمولی کلمہ نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد اسے وہیں استعمال ہونا چاہیے جہاں دنیا اور آخرت کی سعادت ہو۔ مثلاً صالح ماں باپ یا راسخ فی العلم ربانی علماء جو دین کے صحیح معنی میں معلم اور داعی ہوں۔

باب: ۱۵۰، ۱۵۱۔ کوئی شخص دوسرے سے کہے
”اللہ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے“
(المعجم ۱۵۰، ۱۵۱) - بَابُ فِي
الرَّجُلِ يَقُولُ: اَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا
(التحفة ۱۶۲)

۵۲۲۷۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ
قَتَادَةَ أَوْ غَيْرِهِ؛ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ
قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، اَنْعَمَ
اللَّهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعَمَ صَبَاحًا، فَلَمَّا كَانَ
الْإِسْلَامُ نُهَيْتَا عَنْ ذَلِكَ. قَالَ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ
الرَّجُلُ: اَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا، وَلَا بَأْسَ
أَنْ يَقُولَ: اَنْعَمَ اللَّهُ عَيْنَكَ.

۵۲۲۷۔ جناب قتادہ رحمہ اللہ یا کسی دوسرے سے
روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رحمہ اللہ نے کہا: ہم
جاہلیت میں (ایک دوسرے کو) یوں کہا کرتے تھے [اَنْعَمَ
اللَّهُ بِكَ عَيْنًا] ”اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رکھے۔ یا
تمہاری وجہ سے تمہارے محبوب کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔“
اور [اَنْعَمَ صَبَاحًا] ”صبح بخیر۔“ پھر جب اسلام آ گیا تو
ہمیں اس سے روک دیا گیا۔ عبدالرزاق نے بیان کیا کہ
معر نے کہا: [اَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا] کہنا مکروہ ہے۔ لیکن
اگر [اَنْعَمَ اللَّهُ عَيْنَكَ] کہے تو کوئی حرج نہیں۔

☀ فائدہ: جاہلیت کے سے انداز میں سلام کرنا یا ایک دوسرے کو دعائیں دینا نا پسندیدہ عمل ہے۔ جب کہ ہمیں اس سے بہتر اور باعث اجر عمل کی تعلیم دی گئی ہے۔ یعنی ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ امام معمر رحمہ اللہ کے قول کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اہل جاہلیت کے الفاظ بدل دیے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ بالخصوص پہلے شرعی سلام کہا جائے پھر دوسری دعائیں ہوں۔ واللہ اعلم۔

ایک دوسرے کو دعا دینے اور تعظیم کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

باب: ۱۵۲، ۱۵۳- کوئی دوسرے کو یوں دعا دے
”اللہ تمہاری حفاظت کرے“

(المعجم ۱۵۲، ۱۵۳) - باب الرَّجُلِ
يَقُولُ لِلرَّجُلِ: حَفِظَكَ اللَّهُ (التحفة ۱۶۳)

۵۲۲۸- حضرت ابو قتادہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ

اپنے ایک سفر میں تھے کہ صحابہ کو پیاس نے ستایا تو جلد باز
لوگ آگے بڑھ گئے اور میں اس رات رسول اللہ ﷺ
کے ساتھ ساتھ رہا تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تیری حفاظت
کرے جیسے تو نے اس کے نبی کی حفاظت کی۔“

۵۲۲۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو
قَتَادَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ
فَعَطَّشُوا، فَاذْطَلَقَ سَرْعَانَ النَّاسِ، فَلَزِمْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: «حَفِظَكَ
اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ».

فائدہ: یہ مفصل حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے۔ (صحیح مسلم، المساجد، حدیث: ۶۸۱) حضرت ابو قتادہ
ؓ کو نبی ﷺ کی ذات مقدس کی حفاظت پر آپ کی طرف سے یہ دعائی ہے۔ تو امید رکھنی چاہیے کہ نبی ﷺ کی لائی
ہوئی شریعت اور آپ کی احادیث کی حفاظت پر بھی یہ فضیلت مل سکتی ہے جیسے کہ دوسری حدیث میں صراحت سے آیا
ہے: ”اللہ خوش و خرم رکھے اس بندے کو جس نے میری بات سنی“ اسے یاد رکھا اور اسے اسی طرح آگے پہنچا دیا جس
طرح کہ اسے سنا۔“ (جامع الترمذی، العلم، حدیث: ۲۶۵۸)

باب: ۱۵۱، ۱۵۲- ایک شخص کا دوسرے شخص
کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونا

(المعجم ۱۵۱، ۱۵۲) - باب الرَّجُلِ
يَقُومُ لِلرَّجُلِ يُعَظِّمُهُ بِذَلِكَ (التحفة ۱۶۴)

۵۲۲۹- جناب ابو جابر بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین

حضرت معاویہ ؓ حضرت عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ
بن عامر ؓ کے ہاں آئے تو ابن عامر ؓ (ان کے
احترام میں) کھڑے ہو گئے۔ لیکن ابن زبیر ؓ بیٹھے
رہے۔ تو حضرت معاویہ ؓ نے ابن عامر سے کہا: بیٹھ

۵۲۲۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ
أَبِي مَجْلَزٍ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ
الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ
ابْنُ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَابْنِ عَامِرٍ:

۵۲۲۸- تخریج: أخرجه مسلم، المساجد، باب قضاء الصلوة الفاتنة واستحباب تعجيل قضائها، ح: ۶۸۱ من
حدیث ثابت البانی بہ.

۵۲۲۹- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذی، الأدب، باب ماجاء في كراهية قيام الرجل للرجل، ح: ۲۷۵۵ من
حدیث حبیب بن الشہید بہ، وقال: "حسن"، وللحديث شاهد قوي عند الطبراني: ۳۶۲/۱۹ وغيره.

۴۰- کتاب الأدب: کسی کے ذریعے سے سلام پہنچانے کا بیان

اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: جَائِسُ اس لِيْهِ كَيْفَ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَئِئْرٌ
«مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمَثُلَ لَهُ الرَّجَالُ قِيَامًا آپ فرماتے تھے: ”جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس
كَلِيْتًا مَّقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ». کے لیے کھڑے رہیں تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں
بنالے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مجوسی اور دیگر اہل جاہلیت اپنے بڑے کا احترام اسی طرح کرتے تھے بلکہ اب تک ان کی یہی
عادت ہے کہ کسی بڑے کو احترام دینے کے لیے یہ لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جب تک وہ خود نہ بیٹھ جائے یا بیٹھنے کا
کہے نہیں، نہیں بیٹھتے ہیں۔ شرع اسلامی میں اس انداز سے احترام کا مطالبہ کرنا حرام ہے۔ ② ہاں اگر کوئی محبت سے
از خود کھڑا ہو جائے بالخصوص جب آگے بڑھ کر مصافحہ اور معافتہ کرنا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ جیسے گزشتہ ”باب: فی القیام“
حدیث: ۵۲۱۵ میں گزرا ہے۔

۵۲۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مَسْعَرٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمَثُلَ لَهُ الرَّجَالُ قِيَامًا، عَصَاكَ سَهْرًا مِنْ حُلٍّ رَهَةٍ تَحْتَهُ، هَمَّكَ آتِيكَ
قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصَا، فَقُمْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: «لَا تَقُومُوا
كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعْظَمُ بَعْضُهَا بَعْضًا».

باب: ۱۵۳، ۱۵۴- (المعجم ۱۵۳، ۱۵۴) - بَابُ: فِي
الرَّجُلِ يَقُولُ: فَلَانْ يَفْرِئَكَ السَّلَامَ
(التحفة ۱۶۵)

۵۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: جناب غالب (بن خطاف بصری) نے
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ: إِنَّا بَيَانِ كَيْفَ كَيْفَ هَمَّكَ آتِيكَ
لَجُلُوسٍ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ مجھے

۵۲۳۰- تخریج: [مسندہ ضعیف] أخرجه ابن ماجه، الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ح: ۳۸۳۶ من حديث
مسعر به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۳۹۸، ۳۹۷/۸ * أبو العباس مجهول، وأبو مَرْزُوقٍ لِين (تقريب).
۵۲۳۱- تخریج: [مسندہ ضعیف] انظر، ح: ۲۹۳۴ * وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۲۴، ۴۲۵، وقال
المنذري: "هذا الإسناد فيه مجاهيل".

میرے والد نے میرے دادا سے روایت کیا اس نے کہا:
میرے والد نے مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا
اور کہا کہ آپ کے پاس جاؤ اور آپ کو میرا سلام کہنا۔
چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ
میرے والد نے آپ کو سلام کہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ”
[عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ] ” تم پر اور تمہارے
والد پر سلامتی ہو۔“

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ،
قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي يُفَرِّتُكَ
السَّلَامَ، فَقَالَ: «عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ
السَّلَامُ».

۵۲۳۲- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا
نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تحقیق جبریل علیہ السلام
کہہ رہے ہیں۔“ تو انہوں نے کہا: [وَعَلَيْهِ السَّلَامُ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ]

۵۲۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا،
عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ
حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «إِنَّ جِبْرِيلَ
يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ»، فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

☀️ فوائد و مسائل: ① کسی غائب کو سلام بھیجنا مستحب ہے۔ ② اور اس کا جواب بھی دینا چاہیے۔ پہلے سلام لانے
والے اور پھر بھیجنے والے کو دعا دے۔ یعنی یوں کہے: [عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ] یا صرف [وَعَلَيْهِ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ] پر بھی کفایت کرے تو جائز ہے۔ (صحیح البخاری، الاستئذان، حدیث: ۲۲۵۳)

باب: ۱۵۴، ۱۵۵- کسی کی پکار پر ”لیک“

کہہ کر جواب دینا

(المعجم ۱۵۴، ۱۵۵) - باب الرَّجُلِ
يُنَادِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ: لَيْتَكَ (التحفة ۱۶۶)

۵۲۳۳- حضرت ابو عبد الرحمن فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ میں غزوہ خنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔

۵۲۳۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي

۵۲۳۲- تخریج: أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب: في فضائل عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، ح: ۲۴۴۷
عن أبي بكر بن أبي شيبة، والبخاري، الاستئذان، باب: إذا قال: فلان يقرئك السلام، ح: ۶۲۵۳ من حديث زكريا
ابن أبي زائدة به.

۵۲۳۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۸۶/۵ من حديث حماد بن سلمة به، * عبدالله بن يسار
مجهول الحال، وثقه ابن حبان وحده.

۴۰- کتاب الأدب

اللہ تمہیں ہنستا مسکراتا رکھے کے الفاظ میں دعا دینے کا بیان

ہم انتہائی گرمی کے دن میں چلتے رہے پھر ایک درخت کے سائے تلے اترے۔ جب سورج ڈھل گیا تو میں نے اپنی زرہ پہنی گھوڑے پر سوار ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ اپنے خیمے میں تھے۔ میں نے عرض کیا [السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ] کوچ کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں!“ پھر فرمایا: ”بلال! اٹھو“ تو وہ ایک کیکر کے درخت کے نیچے سے اچھل کر اٹھے اور ان کا سایہ ایسے پڑ رہا تھا جیسے کسی پرندے کا ہو۔ (وہ بہت ہی نحیف جسم کے تھے) انہوں نے کہا: میں حاضر ہوں اور حاضر ہوں اور آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”میرا گھوڑا تیار کرو۔“ (اس پر زین رکھو) چنانچہ اس نے ایسی زین نکالی جس کی گدیاں کھجور کی چھال سے بھری گئی تھیں۔ ان میں کسی قسم کا تکبر اور بڑائی نہ تھی (انتہائی سادہ تھیں۔) چنانچہ آپ سوار ہو گئے اور ہم بھی۔ اور پوری حدیث بیان کی۔

هَمَامٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفَهْرِيَّ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُتَيْنًا، فَمِيزْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، فَزَلْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لَأَمْتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، قَدْ حَانَ الرَّوَّاحُ، فَقَالَ: «أَجَلٌ»، ثُمَّ قَالَ: «يَا بِلَالُ! [قُمْ]» فَتَارَ مِنْ تَحْتِ سَمَرَةٍ كَأَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ، فَقَالَ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ! وَأَنَا فِدَاؤُكَ، فَقَالَ: «أَسْرِجْ لِي الْفَرَسَ»، فَأُخْرِجَ سَرَجًا دَفَنَاهُ مِنْ لِفَافٍ، لَيْسَ فِيهِمَا أَشَرٌّ وَلَا بَطَرٌ، فَزَكَبَ وَرَكِبْنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ.



قال أَبُو دَاوُدَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفَهْرِيُّ لَيْسَ لَهُ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ، وَهُوَ حَدِيثُ نَبِيلٍ جَاءَ بِهِ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو عبد الرحمن فہری سے یہی ایک حدیث مروی ہے اور یہ عمدہ حدیث ہے جسے حماد بن سلمہ نے روایت کیا ہے۔

☀ فائدہ: ”لبیک“ اگرچہ ایک تعبدی کلمہ ہے۔ مگر جائز ہے کہ انسان کسی صاحب فضل کے بلانے پر اسے اس لفظ سے جواب دے۔ بعض محققین نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

(المعجم ۱۵۵، ۱۵۶) - بَابُ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَكَ (التحفة ۱۶۷)

باب: ۱۵۵، ۱۵۶- کسی کو ان الفاظ میں دعا دینا
”اللہ تمہیں ہنستا مسکراتا رکھے“

۵۲۳۴- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ - ۵۲۳۳- جناب (عبد اللہ) ابن کنانہ بن عباس بن

۵۲۳۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، المناسك، باب الدعاء بعرفة، ح: ۳۰۱۳ من حديث

مرد اس اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ
(ایک بار) رسول اللہ ﷺ ہنس دیے تو حضرت ابو بکر یا
عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ آپ کو (ہمیشہ) ہنستا مسکراتا رکھے۔
اور حدیث بیان کی۔

الْبَرَكِيُّ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيِّ
وَأَنَا لِحَدِيثِ عَيْسَى أَضْبَطُ، قَالَ: حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ يَعْنِي السَّلْمِيَّ:
أَخْبَرَنَا ابْنُ كِنَانَةَ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ عَنْ
أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: ضَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ: أَضَحَكَ اللَّهُ
سِنْتَكَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

(المعجم ۱۵۶، ۱۵۷) - بَابٌ: فِي

الْبِنَاءِ (التحفة ۱۶۸)

باب: ۱۵۶، ۱۵۷- مکان بنانے کا بیان

۵۲۳۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ
میں اور میری والدہ اپنے احاطے کی دیوار لپ رہے تھے
کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ آپ نے
پوچھا: ”عبداللہ! کیا ہو رہا ہے؟“ میں نے عرض کیا: اللہ
کے رسول! اس کی کچھ مرمت کر رہا ہوں۔ آپ نے
فرمایا: ”معاملہ تو اس سے بہت جلد ہے۔“

۵۲۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ عَمْرِو قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَأَنَا أُطَيِّنُ حَائِطًا لِي، أَنَا وَأُمِّي فَقَالَ:
«مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ! شَيْءٌ أَصْلَحُهُ، فَقَالَ: «الْأَمْرُ أَسْرَعُ
مِنْ ذَلِكَ».

۵۲۳۶- جناب اعمش نے اپنی سند سے مذکورہ بالا
روایت بیان کی کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے
گزرے اور ہم اپنی جھگی (یا کوٹھڑی) جو بوسیدہ ہو گئی تھی
اس کی مرمت کر رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: ”کیا ہو رہا
ہے؟“ ہم نے عرض کیا کہ ہماری یہ جھگی بوسیدہ ہو گئی ہے

۵۲۳۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
وَهَذَا الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا وَهِيَ
فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَقُلْنَا: خُصٌّ لَنَا وَهِيَ،

«عبدالقاهرہ، وذكره ابن الجوزي في الموضوعات: ۲/ ۲۱۴ * عبدالله بن كنانة وأبوہ مجهولان.

۵۲۳۵- تخریج: [إسناده صحيح] * الأعمش صرح بالسماع عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۵۶،
وصححه ابن حبان، ح: ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، وانظر الحديث الآتي.

۵۲۳۶- تخریج: [صحيح] انظر الحديث السابق، أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في قصر الأمل،
ح: ۲۳۳۵ عن هناديه، وقال: "حسن صحيح"، ورواه ابن ماجه، ح: ۴۱۶۰ من حديث أبي معاوية الضرير به.

۴۰- کتاب الادب

مکان بتانے کا بیان

فَنَحْنُ نُصَلِّحُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ».

”میں تو معاملے کو اس سے بھی جلد سمجھتا ہوں۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جائز ہے کہ انسان اپنی رہائشی ضرورت کے لیے کوئی چیز تعمیر کرے اور اس کی اصلاح کرے۔
② دنیا کے امور میں اپنی امیدوں اور پروگراموں کو از حد مختصر رکھنا چاہیے۔

۵۲۳۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے تو ایک اونچا قبہ (نما مکان) دیکھا۔ آپ نے پوچھا: ”یہ کیا ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا کہ یہ فلاں انصاری کا ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ خاموش ہو رہے اور بات اپنے دل میں رکھی۔ جب اس کا مالک دوسرے لوگوں کے ساتھ آپ کے پاس سلام کرنے کے لیے آیا تو آپ نے اس پر توجہ نہ دی۔ اور بار بار ایسے ہوا حتیٰ کہ وہ سمجھ گیا کہ آپ ناراض ہیں اور توجہ نہیں فرماتے ہیں۔ تو اس نے اس کیفیت کی اپنے ساتھیوں سے شکایت کی اور کہا قسم اللہ کی میں رسول اللہ ﷺ کو بدلا بدلا سا پاتا ہوں۔ اس کے ساتھیوں نے بتایا کہ آپ باہر گئے تھے اور تمہارا قبہ دیکھا تھا۔ چنانچہ وہ آدمی اپنے اس قبہ نما مکان پر گیا اور اسے گرا دیا حتیٰ کہ اسے زمین کے برابر کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر گئے اور مکان نظر نہ آیا تو پوچھا: ”قبہ کا کیا ہوا؟“ صحابہ نے بتایا کہ اس کے مالک نے آپ کی بے توجہی کی ہم سے شکایت کی تھی تو ہم نے اسے وجہ بتائی تو اس نے اسے گرا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر تعمیر اپنے مالک کے لیے وبال کا باعث ہے مگر وہ جو..... مگر وہ جس کے بغیر چاراندہ ہو۔“

۵۲۳۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَاطِبٍ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً، فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟» قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: هَذِهِ لِفُلَانٍ، رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ، حَتَّى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ، أَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ! إِنِّي لَا نُكْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالُوا: خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ، فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا، فَقَالَ: «مَا فَعَلْتَ الْقُبَّةَ؟» قَالُوا: شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ عَنْهُ، فَأَخْبَرْنَاهُ، فَهَدَمَهَا،

فَقَالَ: «أَمَّا إِنَّ كُلَّ بَنَاءٍ وَبَالَ عَلَى صَاحِبِهِ
إِلَّا مَا لَا، إِلَّا مَا لَا»، يَعْني مَا لَا بُدَّ مِنْهُ.

☀ فائدہ: رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے ذاتی مکان میں رہائش رکھتے تھے اور وہ ان کی لازمی ضرورت کی حد تک ہی محدود ہوتے تھے۔ لمبے چوڑے اور اونچے اونچے محل کھڑے کرنا جن کا کوئی حقیقی مصرف نہ ہو شرعی مزاج کے خلاف ہے۔ بلکہ اونچی اونچی تعمیرات قیامت کی علامات میں سے ہیں۔

باب: ۱۵۷، ۱۵۸- بالا خانہ بنانا

(المعجم ۱۵۷، ۱۵۸) - بَابُ: فِي

اتِّخَاذِ الْغُرَفِ (التحفة ۱۶۹)

۵۲۳۸- حضرت دکن بن سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ سے غلہ کا مطالبہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ”عمر! جاؤ اور ان کو دو۔“ چنانچہ وہ ہمیں لے کر ایک بالا خانے پر چڑھے اور اپنے حجرے سے چابی لے کر اس کو کھولا۔

۵۲۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمُ بْنُ مُطَرِّفٍ الرُّوَاسِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُرَزِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ الطَّعَامَ فَقَالَ: «يَا عُمَرُ! اذْهَبْ فَأَعْطِهِمْ»، فَأَرْتَقَى بِنَا إِلَى عُليَّةٍ فَأَخَذَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْرَتِهِ فَفَتَحَ.

☀ فائدہ: فی الواقع ضرورت ہو تو مکان کے اوپر مکان بنانا جائز ہے۔

باب: ۱۵۸، ۱۵۹- پیری کا درخت کاٹ

(المعجم ۱۵۸، ۱۵۹) - بَابُ: فِي قَطْعِ

دِينَا (کیسا ہے؟)

السَّدْرِ (التحفة ۱۷۰)

۵۲۳۹- حضرت عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے پیری کا درخت کاٹا اللہ اس کے سر کو جہنم میں اتار دے گا۔“

۵۲۳۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

۵۲۳۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۷۴/۴ من حديث إسماعيل بن أبي خالد به، وهو صرح بالسمع عند الحميدي، ح: ۸۹۵ (بتحقيقي) * قيس هو ابن أبي حازم.

۵۲۳۹- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۸۶۱۱ من حديث ابن جريج به، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد كثيرة عند البيهقي: ۱۴۱/۶ وغيره.

۴۰- کتاب الأدب

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَشٍ
قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ قَطَعَ سِدْرَةَ
صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ» .

سُئِلَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مَعْنَى هَذَا
الْحَدِيثِ فَقَالَ : هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ ،
يَعْنِي : «مَنْ قَطَعَ سِدْرَةَ فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ
بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ وَالْبَهَائِمُ عَبَثًا وَظُلْمًا
بَغَيْرِ حَقٍّ يَكُونُ لَهُ فِيهَا ، صَوَّبَ اللَّهُ
رَأْسَهُ فِي النَّارِ» .

امام ابوداؤد رحمہ اللہ سے اس حدیث کی توضیح پوچھی گئی،
تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث مختصر ہے۔ اس سے مراد یہ
ہے کہ جنگل میں لگی بیری کا درخت جو آنے جانے والے
مسافروں اور جانوروں کے لیے سائے کا کام دیتا ہو اور
کوئی شخص بے مقصد ظلم سے اسے کاٹ ڈالے تو اللہ
اسے جہنم میں الٹا لٹکائے گا۔



فائدہ: اس حدیث کی ایک توجیہ تو یہی ہے جو امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے ذکر فرمائی ہے۔ اور اس معنی میں صرف بیری ہی
نہیں بلکہ ایسے تمام درخت شامل ہو سکتے ہیں جو جنگل میں راہی مسافروں اور چرندوں پرندوں کے لیے سائے اور
آرام کا باعث ہوں۔ انہیں بلاوجہ کاٹ ڈالنا بہت بڑا ظلم ہے۔ اس کی دوسری توجیہ یہ ہے کہ اس سے مراد مکہ اور مدینہ
کے حدود حرم میں واقع بیری کے درخت اور ایسے ہی دوسرے درختوں کو کاٹنے کی ممانعت ہے۔ جیسے کہ درج ذیل
روایت میں ہے۔



۵۲۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ
وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَيْبٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ، عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ
ﷺ نَحْوَهُ .

۵۲۴۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ
مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا : حَدَّثَنَا

۵۲۳۱- حسان بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے ہشام
بن عروہ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ بیری کا کاٹنا کیسا ہے جبکہ

۵۲۴۰- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه البغوي في شرح السنة، ح: ۲۱۷۶ من حديث
عبد الرزاق به، وهو في المصنف، ح: ۱۹۷۵۶، وسنده ضعيف، وهو حسن بالشواهد.
۵۲۴۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي ۱/۶: ۱۴۱ من حديث أبي داود به .

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کا بیان

وہ اپنے والد عروہ کے محل کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے؟ تو انہوں نے کہا: کیا تم یہ دروازے اور چوکھٹیں دیکھ رہے ہو؟ یہ عروہ کی بیویوں سے بنائے گئے ہیں اور عروہ انہیں اپنی زمین سے کاٹ لیا کرتے تھے اور کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حمید بن مسعدہ نے مزید کہا کہ ہشام نے کہا: ارے عراقی! (حسان بن ابراہیم) تو تو میرے پاس ایک بدعت والی بات لایا ہے۔ اس نے کہا: میں نے جواب دیا کہ بدعت تو تمہاری طرف سے ہے۔ میں نے مکہ میں علماء سے سنا ہے جو یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی پر لعنت کی ہے جو بیری کو کاٹے۔ پھر مذکورہ بالا کے ہم معنی بیان کیا۔

باب: ۱۵۹، ۱۶۰- راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کا بیان

۵۲۴۲- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”انسان کے اندر تین سوساٹھ جوڑ ہیں۔ تو اس پر واجب ہے کہ اپنے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ دیا کرے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! کون اس کی ہمت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مسجد میں پڑی ریخت (حلق کی آلائش) کو دفن کر دینا“ راستے میں پڑی (تکلیف دہ) چیز ہٹا دینا اور اگر یہ نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعتیں ہی تمہیں اس (تمام صدقے) سے کافی ہو جائیں گی۔“

حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ قَطْعِ السِّدْرِ وَهُوَ مُسْتَدِلٌّ إِلَى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ: أَتَرَى هَذِهِ الْأَبْوَابَ وَالْمَصَارِيعَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ، كَانَ عُرْوَةُ يَقْطَعُهُ مِنْ أَرْضِهِ وَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ. زَادَ حُمَيْدٌ فَقَالَ: هِيَ يَا عِرَاقِي! جِئْنِي بِبِدْعَةٍ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّمَا الْبِدْعَةُ مِنْ قَبْلِكُمْ، سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِمَكَّةَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ ثُمَّ سَاقَ مَعْنَاهُ.

(المعجم ۱۵۹، ۱۶۰) - بَابُ فِي إِطَاةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ (التحفة ۱۷۱)

۵۲۴۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا، فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ». قَالُوا: وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: «الْثَّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا، وَالشَّيْءُ

۵۲۴۲- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۵۴/۵ من حديث حسين بن واقد به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۲۲۶، وابن حبان، ح: ۸۱۱، ۶۳۳، وللحديث شواهد.

۴۰- کتاب الادب

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کا بیان

تَنْحِيهِ عَنِ الطَّرِيقِ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحَى تُجْزِئُكَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① مسجد میں تھوکن یا کسی طرح کی آلائش ڈالنا گناہ ہے جب کہ اس کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا اور خرابی کا ازالہ کر دینا ثواب کا کام ہے۔ خواہ کچے فرش میں دبا دینے کی صورت میں ہو یا ویسے کھرچ کر صاف کرنے کی صورت میں۔ اسی طرح راستے سے اینٹ، روڑا، پتھر، کانٹے یا کوئی اور رکاوٹ مثلاً گڑھا وغیرہ دور کرنا انتہائی ثواب کا کام ہے۔ اور جو یہ اور ان جیسی دوسری تکلیف دہ چیزیں راستے میں ڈالیں ان پر بہت بھاری گناہ ہے۔ ② اشراق کے نفلوں کی فضیلت اس قدر ہے کہ بندے پر واجب شکر کا حق ادا ہو جاتا ہے مگر یہ نہ سمجھا جائے کہ ان کی

وجہ سے انسان مالی صدقات سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

۵۲۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبَّادٍ، وَهَذَا لَقَطُهُ وَهُوَ أَتَمُّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ يَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُضْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ، تَسْلِيمُهُ عَلَى مَنْ لَقِيَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُهُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ، وَبُضْعَتُهُ أَهْلَهُ صَدَقَةٌ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَأْتِي شَهْوَتَهُ وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ؟! قَالَ: «أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي غَيْرِ حَقِّهَا، أَكَانَ يَأْتُمُّ؟» قَالَ: «وَيُجْزِئُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى».

۵۲۴۳- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”صبح ہوتی ہے اور آدم زاد کے جوڑ جوڑ پر صدقہ واجب ہو چکا ہوتا ہے۔ اس کا اپنے ملنے والے کو سلام کہنا صدقہ ہے کسی کو نیکی کی بات بتانا صدقہ ہے برائی سے منع کرنا صدقہ ہے راستے سے تکلیف دہ چیز دور کر دینا صدقہ ہے بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ اپنی شہوت پوری کرے اور وہ اس کے لیے صدقہ بنے یہ کیونکر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بتاؤ اگر وہ حرام میں یہ کام کرے تو کیا گناہ گار نہیں ہوگا؟“ (اس کے بالمقابل حلال سے اپنی خواہش پوری کرنا ثواب اور صدقہ ہوا۔) آپ نے فرمایا: ”ان سب کاموں سے اس کے لیے چاشت کی دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں۔“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حماد (بن زید) نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ذکر نہیں کیا۔

قال أبو داؤد: لَمْ يَذْكُرْ حَمَّادُ الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ.

۴۰۔ کتاب الادب

رات کو آگ بجھا کر سونے کا بیان

۵۲۴۳۔ حضرت ابواسود دہلی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ

سے یہ روایت نقل کی۔ اور کہا کہ نبی ﷺ نے یہ حدیث اپنی گفتگو کے دوران بیان فرمائی۔

۵۲۴۴۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي وَسْطِهِ.

۵۲۴۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی جس نے بھی کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تھا اس نے راستے سے کانٹوں کی ایک ٹہنی دور کر دی۔ یہ (ٹہنی) یا تو درخت پر تھی کہ اس نے کاٹ پھینکی یا راستے میں پڑی تھی اور اس نے ایک طرف ہٹا دی تو اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کر لیا اور اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرما دیا۔“

۵۲۴۵۔ حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ حَمَادٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «نَزَعَ رَجُلٌ - لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ - غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ، إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ فَأَلْقَاهُ، وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ».

☀ فائدہ: انسان کو کسی موقع پر کسی نیکی کو حقیر اور معمولی نہیں جانا چاہیے نہ معلوم کون سا عمل کس وقت رب العالمین کو پسند آجائے اور اس کی بخشش کا سبب بن جائے۔ الغرض راستے کی رکاوٹ خواہ کسی طرح کی ہو دور کرنا ایمان کا حصہ اور بخشش کا سامان ہے اور اس کے برخلاف راستے میں رکاوٹ ڈالنا ناجائز اور حرام ہے۔

باب: ۱۶۱/۱۶۰۔ رات کو آگ بجھا کر

سونا چاہیے

(المعجم ۱۶۰، ۱۶۱) - بَابُ فِي

إِطْفَاءِ النَّارِ بِاللَّيْلِ (التحفة ۱۷۲)

۵۲۴۶۔ جناب سالم رحمہ اللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ

۵۲۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ

۵۲۴۴۔ تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۱۲۸۶.

۵۲۴۵۔ تخریج: [صحیح] * أخرجه البخاري، المظالم، باب من أخذ الغصن... الخ، ح: ۲۴۷۲، ومسلم، البر والصلة، باب فصل إزالة الأذى عن الطريق، ح: ۱۹۱۴ بعد، ح: ۲۶۱۷ من حديث أبي صالح به.

۵۲۴۶۔ تخریج: أخرجه البخاري، الاستئذان، باب: لا تترك النار في البيت عند النوم، ح: ۶۲۹۳، ومسلم، الأشربة، باب استحباب تخيير الإناء وهو تغطية وإيكاء السقاء... الخ، ح: ۲۰۱۵ من حديث سفيان بن عيينة به، وهو في مسند أحمد: ۸/۲.

۴۰- کتاب الادب

رات کو آگ بجھا کر سونے کا بیان

بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بھی ذکر کیا کہ: ”سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ نہ رہنے دیا کرو۔“

حَبْلٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَوَايَةً. وَقَالَ مَرَّةً يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ».

۵۲۴۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ایک چوبہا چراغ کی بتی گھٹیٹی ہوئی لے آئی اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس چٹائی پر ڈال دی جس پر آپ تشریف فرما تھے اور ایک درہم کے برابر جگہ جل گئی۔ تو آپ نے فرمایا: ”جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔ بلاشبہ شیطان اس جیسی مخلوق کو اس قسم کا کام بجھا دیتا ہے اور تمہارے گھروں میں آگ لگا دیتا ہے۔“

۵۲۴۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّمَارُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتْ فَاَرَةُ فَأَخَذَتْ تَجْرُ الْقَيْلَةَ فَجَاءَتْ بِهَا، فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا، فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ: «إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَذُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَى هَذَا فَتَحْرِقْكُمْ».



🌞 فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق اس روایت کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ روایت سنداً ضعیف ہے البتہ صحیح بخاری (حدیث: ۶۲۹۳، ۶۲۹۵) اور صحیح مسلم (حدیث: ۲۰۱۶) کی روایات اس سے کفایت کرتی ہیں۔ لہذا معلوم ہوا کہ یہ روایت ہمارے محقق کے نزدیک معنا صحیح ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (الصحيحه، حدیث: ۱۳۲۶) ② رات کو سوتے وقت بالخصوص آگ، کولے والی انگلیٹھی، گیس یا بجلی کے چولہے اور ہیٹر اور پرانے بتی والے چراغ بجھا کر سونا چاہیے ورنہ نقصان ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ اخبارات میں اس قسم کی خبریں بکثرت سننے پڑھنے میں آتی رہتی ہیں۔ ایسے ہی احتیاط کا تقاضا ہے کہ بجلی کے بلب بھی گل کیے ہوں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ بجلی بھی آگ کی ایک قسم ہے۔ نیز اندھیرے میں سونا طبعی اعتبار سے بھی بہت زیادہ مفید ہوتا ہے۔ ③ اس قسم کے حادثات میں درحقیقت شیطانی حرکت کا عمل دخل ہوا کرتا ہے۔ اس لیے اس کے شر سے ہمیشہ اللہ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔

۵۲۴۷- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۲۲۲، وعبد بن حميد في مسنده، (منتخب)، ح: ۵۹۱ من حديث عمرو بن طلحة به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۹۷، والحاكم: ۲۸۴/۴، ۲۸۵، ووافقه الذهبي * سلسلة سماك عن عكرمة سلسلة ضعيفة، وحديث البخاري: ۶۲۹۴، ۶۲۹۵، ومسلم، ح: ۲۰۱۶ يغني عنه.

(المعجم ۱۶۱، ۱۶۲) - بَابُ: فِي قَتْلِ
الْحَيَّاتِ (التحفة ۱۷۳)

باب: ۱۶۱، ۱۶۲- سانپوں کو مارنے کا بیان

۵۲۴۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب سے ہماری ان (سانپوں) سے لڑائی شروع ہوئی ہے ہم نے ان سے صلح نہیں کی اور جس نے ڈر کے مارے ان میں سے کسی کو چھوڑ دیا وہ ہم سے نہیں۔“

۵۲۴۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا سَأَلَمْنَا هُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ، وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيْفَةً فَلَيْسَ مِنَّا».

۵۲۴۹- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب قسم کے سانپوں کو مار ڈالا کرو۔ جو ان کے بدلے سے ڈرے وہ مجھ سے نہیں۔“

۵۲۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ السُّكَّرِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهِنَّ، فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي».

۵۲۵۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سانپوں کو ان کے بدلے کے ڈر سے چھوڑ دیا وہ ہم سے نہیں۔ جب سے ہماری ان سے لڑائی شروع ہوئی ہے ہم نے ان سے صلح نہیں کی۔“

۵۲۵۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ - يَمَّا أَرَى - إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلِبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا، مَا سَأَلَمْنَا هُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ».

۵۲۴۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۳۲/۲ من حديث محمد بن عجلان به، وصرح بالسماع عنده.

۵۲۴۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الجهاد، باب من خان غازيا في أهله، ح: ۳۱۹۵ من حديث

مريك القاضي به، وسنده ضعيف * شريك عنعن، والحديث الآتي: ۵۲۵۲، والسابق: ۵۲۴۸ يغنيان عنه.

۵۲۵۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۳۰/۱ عن عبدالله بن نمير به، وللحديث شواهد كثيرة،

حديث: ۵۲۴۸ يغني عنه.



۴۰- کتاب الادب

سانپوں کو مارنے کا بیان

فوائد و مسائل : ① مذکورہ بالا دونوں روایتیں سنداً ضعیف ہیں، تاہم معناً صحیح ہیں جیسا کہ تحقیق و تخریج میں وضاحت موجود ہے۔ ② صاحب ایمان کو جرأت مند اور بہادر ہونا چاہیے اور اپنے دشمن سے خواہ وہ انسانی ہو یا حیوانی کسی طرح خوف زدہ نہیں رہنا چاہیے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے۔ ③ اسی طرح ان کے بدلے سے بھی نہیں ڈرنا چاہیے۔ ④ انسان اور سانپ کی دشمنی فطری اور جلی ہے۔ ⑤ سانپ سے ڈرنے والا اعلیٰ درجے کے ایمان سے کم تر رہتا ہے۔

۵۲۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ :

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُوسَى الطَّحَّانِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكُفِّسَ زَمْزَمَ، وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْحَيَّاتِ - يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصَّغَارَ - فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ .



فائدہ : سانپ اور موذی جانوروں کو حرم میں بھی قتل کرنے کا حکم ہے خواہ انسان حالت احرام میں بھی ہو۔ بعض حضرات نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۲۵۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا شُفْيَانُ

عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «افْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ؛ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَبُسْقَطَانَ الْحَبَلِ». قَالَ : وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا، فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ : إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ .

۵۲۵۲- جناب سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب قسم کے سانپوں کو مار ڈالا کرو۔ وہ بھی جس کی پشت پر سیاہ (یا سفید) رنگ کی دو لکیریں ہوتی ہیں اور جس کی دم نہیں ہوتی۔ بلاشبہ یہ نظر زائل کر دیتے ہیں (جس کے ساتھ ان کی نظر مل جائے)۔ اور یہ حمل گرانے کا باعث بھی بنتے ہیں۔“ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما جس سانپ کو بھی پاتے، اسے قتل کر ڈالتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابولبابہ یا زید بن خطاب رضی اللہ عنہما نے ان کو دیکھا کہ

۵۲۵۱- تخریج : [إسناده ضعيف] * مروان الفزاري عن عن، وفي سماع عبدالرحمن بن سابط من ابن عباس نظر . ۵۲۵۲- تخریج : أخرجه مسلم، السلام، باب قتل الحيات وغيرها، ح : ۲۲۳۳ من حديث شفيان، البخاري، بدء الخلق، باب قول الله تعالى : ﴿وَبِئْسَ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ﴾ ، ح : ۳۲۹۷ من حديث الزهري به .



سانپوں کو مارنے کا بیان

وہ سانپ کو ڈھونڈ رہے تھے تو انہوں نے بیان کیا کہ یہ جو گھروں میں رہنے والے سانپ ہیں ان کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۵۲۵۳- حَدَّثَنَا الْقَعْبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي لُبَابَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي النَّبُوتِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ، فَإِنَّهُمَا يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ مَا فِي بُطُونِ النَّسَاءِ.

۵۲۵۳- حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو جو گھروں میں رہتے ہیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔ سوائے ان کے جن کی پشت پر (کالی یا سفید) دو دھاریاں ہوتی ہیں اور جس کی دم نہیں ہوتی۔ بلاشبہ یہ نظر زائل کر دینے اور عورتوں کا حمل گرا دینے کا باعث بنتے ہیں۔

فائدہ: بالخصوص مدینہ منورہ کے متعلق یہ وارد ہے کہ وہاں گھروں میں جن رہتے تھے جو سانپوں کی شکل میں موقع بموقع نمودار ہوتے رہتے تھے، لیکن گھر والوں کو کوئی اذیت نہ دیتے تھے اس لیے باقی مقامات پر بھی اگر کہیں ایسی صورت ہو کہ سانپ موقع بموقع نظر آ کر غائب ہو جاتا ہو تو وہ غالباً جن ہو سکتا ہے اس لیے اس کو مارنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے بلکہ تین بار اسے اپنی زبان میں تنبیہ کرنی چاہیے کہ وہ یہاں سے چلا جائے۔ اگر اس کے بعد دکھائی دے تو مار دیا جائے۔ جیسے کہ اگلی احادیث میں آ رہا ہے۔

۵۲۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ بَعْدَ ذَلِكَ، يَعْنِي بَعْدَ مَا حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ، حَيَّةً فِي دَارِهِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، يَعْنِي إِلَى الْبَيْعِ.

۵۲۵۴- جناب نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث معلوم ہونے کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گیا کہ انہوں نے اپنے گھر میں سانپ دیکھا (تو اسے قتل نہیں کیا بلکہ) اس کے متعلق حکم دیا اور بیچ کی طرف بھگا دیا گیا۔

فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سب سے بڑی فضیلت یہی تھی کہ وہ فرمان رسول ﷺ معلوم ہو جانے کے بعد اس سے کسی طرح سرتابی نہ کرتے تھے۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اور تمام اصحاب ایمان کو ایسے ہی ہونا چاہیے۔

۵۲۵۳- تخریج: أخرجه البخاري، ح: ۳۲۹۸، ۳۳۱۲، ۳۳۱۳، ومسلم، ح: ۲۲۳۳ من حديث نافع به، وانظر الحديث السابق، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۷۵/۲.

۵۲۵۴- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۰- کتاب الأدب

سانپوں کو مارنے کا بیان

۵۲۵۵- جناب اسامہؓ حضرت نافع سے مذکورہ حدیث کے سلسلے میں روایت کرتے ہیں..... نافع نے کہا یہ روایت سننے کے بعد میں نے گھر میں سانپ دیکھا..... (مارنے کی بجائے قلعے کی جانب بھگا دیا۔)

۵۲۵۶- جناب محمد بن ابویحییٰ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ وہ اور ان کا ایک ساتھی حضرت ابوسعیدؓ کی عیادت کے لیے گئے۔ پھر ہم ان کے ہاں سے نکلے تو ہمیں ہمارا ایک ساتھی ملا جو حضرت ابوسعیدؓ کے ہاں جا رہا تھا۔ چنانچہ ہم آ کر مسجد میں بیٹھ گئے تو ہمارا وہ ساتھی بھی آ گیا۔ اس نے بتایا کہ اس نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے سنا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”بلاشبہ کئی سانپ جن ہوتے ہیں۔ چنانچہ جو کوئی اپنے گھر میں کچھ دیکھے تو چاہیے کہ اسے تین بار متنبہ کرے اگر وہ پھر نظر آئے تو مار ڈالے۔ بلاشبہ وہ شیطان ہے۔“

۵۲۵۷- حضرت ابوسائب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی خدمت میں آیا۔ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے ان کی چارپائی کے نیچے کسی چیز کی سرسراہٹ محسوس کی میں نے دیکھا تو وہ سانپ تھا۔ چنانچہ میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو حضرت ابوسعیدؓ نے پوچھا: کیا ہے؟ میں نے کہا کہ یہاں سانپ ہے۔ انہوں نے کہا: تو کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا کہ اسے مارتا ہوں۔ تو انہوں نے اپنے گھر کے سامنے ایک مکان کی

۵۲۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الهمداني قالاً: أخبرنا ابن وهب قال: أخبرني أسامة عن نافع في هذا الحديث، قال نافع: ثم رأيتها بعد في بيتي.

۵۲۵۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ يَعُودُونَهُ، فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِينَا صَاحِبًا لَنَا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ، فَأَقْبَلْنَا نَحْنُ فَجَلَسْنَا فِي الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْهُوََامَ مِنَ الْجِنَّ، فَمَنْ رَأَى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فَلْيُخْرِجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنْ عَادَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ».

۵۲۵۷- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ صَيْفِي أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ تَحْتَ سَرِيرِهِ تَحْرِيكَ شَيْءٍ، فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ فَقُمْتُ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: حَيَّةٌ هَهُنَا، قَالَ: فَتَرِيدُ مَاذَا؟

۵۲۵۵- تخريج: أخرجه مسلم، ح: ۱۳۶/۲۲۳۳ من حديث عبد الله بن وهب به، وانظر، ح: ۵۲۵۳.

۵۲۵۶- تخريج: [إسناده ضعيف] * المخبر مجهول فالسند ضعيف، والحديث الآتي يغني عنه.

۵۲۵۷- تخريج: أخرجه مسلم، السلام، باب قتل الحيات وغيرها، ح: ۱۴۱/۲۲۳۶ من حديث محمد بن عجلان به.



قُلْتُ: أَقْتُلُهَا، فَأَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي دَارِهِ،
بِلِقَاءِ بَيْتِهِ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ عَمِّ لِي كَانَ فِي
هَذَا الْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ
اسْتَأْذَنَ إِلَى أَهْلِهِ وَكَانَ حَدِيثَ عَهْدٍ
بِعُرسٍ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ
يَذْهَبَ بِسِلَاحِهِ، فَأَتَى دَارَهُ، فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ
قَائِمَةً عَلَى بَابِ الْبَيْتِ، فَأَشَارَ إِلَيْهَا
بِالرُّمْحِ، فَقَالَتْ: لَا تَعْجَلْ حَتَّى تَنْظُرَ مَا
أَخْرَجَنِي، فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَإِذَا حَيَّةٌ مُنْكَرَةٌ
فَطَعَنَهَا بِالرُّمْحِ، ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فِي الرُّمْحِ
تَرْتِكِضُ. قَالَ: فَلَا أَذْرِي أَيُّهُمَا كَانَ
أَسْرَعَ مَوْتًا، الرَّجُلُ أَوْ الْحَيَّةُ، فَأَتَى قَوْمَهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرُدَّ
صَاحِبَنَا، فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ»،
ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ أَسْلَمُوا
بِالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَحَذِّرُوهُ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ إِنْ بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ أَنْ
تَقْتُلُوهُ فَاقْتُلُوهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ».

طرف اشارہ کیا اور کہا: بے شک میرا چچا زاد اسی مکان
میں رہتا تھا۔ جنگ احزاب کے دن اس نے اپنے گھر
آنے کی اجازت مانگی جب کہ اس کی نئی نئی شادی ہوئی
تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اجازت دے دی اور
فرمایا کہ مسلح ہو کر جانا۔ وہ اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ اس کی
بیوی گھر کے دروازے پر کھڑی ہے۔ چنانچہ اس نے نیزے
سے اس کی طرف اشارہ کیا (مارنے لگا۔) تو اس نے کہا:
جلدی مت کرو۔ پہلے دیکھ لو کہ مجھے کس چیز نے باہر نکالا
ہے؟ (دیکھ لو کہ میں باہر کیوں نکلی ہوں؟) چنانچہ وہ گھر
کے اندر گیا تو دیکھا کہ وہاں ایک بد صورت سانپ تھا۔
چنانچہ اس نے اپنا نیزہ اسی میں چبھو دیا اور اسی طرح
چبھوئے ہوئے باہر لے آیا اور سانپ نیزے کے ساتھ
ترپ رہا تھا۔ انہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ ان میں
سے پہلے کون مرا؟ وہ آدمی یا سانپ؟ چنانچہ اس کی قوم
رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور انہوں نے کہا: دعا
فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس آدمی کو واپس (زندہ)
کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے ساتھی کے لیے بخشش
کی دعا کرو۔“ پھر فرمایا: ”مدینہ میں کچھ جن مسلمان
ہوئے ہیں تو جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین
بار خبردار کرو۔ اس کے بعد اگر قتل کرنے کا خیال ہو تو
تیسری بار کے بعد قتل کرو۔“

۵۲۵۸- جناب ابن عجلان نے یہ حدیث اختصار

سے روایت کی کہا: ”اسے تین بار خبردار کرے۔ اس
کے بعد اگر ظاہر ہو تو قتل کر دے بلاشبہ وہ شیطان ہے۔“

۵۲۵۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، بِهَذَا الْحَدِيثِ مُخْتَصَرًا
قَالَ: «فَلْيُؤَذِّنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَأَ لَهُ بَعْدُ،

فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ».

۵۲۵۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ
الْهَمْدَانِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي
مَالِكٌ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ: أَخْبَرَنِي
أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ؛ أَنَّهُ
دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ
وَأَتَمَّ مِنْهُ قَالَ: «فَاذْنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَا
لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّمَا هُوَ
شَيْطَانٌ».

۵۲۵۹- جناب ابوسائب مولیٰ ہشام بن زہرہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے۔ اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند بلکہ اس سے کامل روایت کیا۔ کہا: ”اے تین دن تک متنبہ کرو۔ اگر اس کے بعد تمہارے سامنے آئے تو قتل کر دو۔ بلاشبہ وہ شیطان ہے۔“

۵۲۶۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ
ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ
عَنْ حَيَاتِ الْبُيُوتِ فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ
شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا: أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ
الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ نُوحٌ، أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ
الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُنَّ سُلَيْمَانُ، أَنْ [لَا]
تُؤْذُونَا فَإِنْ عُدْنَا فَاقْتُلُوهُنَّ».

۵۲۶۰- جناب عبدالرحمن بن ابولیلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھروں میں پائے جانے والے سانپوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”جب تم ان میں سے کسی چیز کو اپنے گھروں میں دیکھو تو ان سے کہو: میں تمہیں وہ قسم دیتا ہوں جو حضرت نوح علیہ السلام نے تمہیں دی تھی۔ میں تمہیں وہ قسم دیتا ہوں جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تمہیں دی تھی کہ ہمیں کسی قسم کی ایذا نہ دینا۔ اگر پھر بھی وہ نکلیں تو قتل کر دو۔“

۵۲۶۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا

۵۲۶۱- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب قسم

۵۲۵۹- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبدالله بن وهب به، وانظر الحديث السابق: ۵۲۵۷، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۷۶/۲.

۵۲۶۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الصيد، باب ماجاء في قتل الحيات، ح: ۱۴۸۵ من حديث محمد بن عبدالرحمن بن أبي ليلى به، وقال: "حسن غريب" * محمد بن أبي ليلى ضعيف، تقدم، ح: ۷۵۲.

۵۲۶۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عبدالبر في التمهيد: ۳۰/۱۶ من حديث أبي داود به * إبراهيم لم يسمع من ابن مسعود فالسند منقطع، ولا ينفع إبراهيم أن يروي عن جماعة من أصحابه التابعين أو أتباع التابعين المجاهيل عن ابن مسعود رضي الله عنه، ومغيرة بن مقسم مدلس وعنن.

چھپکی (اور گرگٹ) کو مارنے کا بیان

کے سانپوں کو قتل کر دیا کرو۔ سوائے ان کے جو سفید چاندی کی چھڑی کی مانند ہوں۔

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: «اقتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قُضِبَ فِضَّةً».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ سانپ کی شکل میں جن اپنے چلنے میں میڑھا ہو کر نہیں چلتا ہے۔ اگر وہ بالکل سیدھا چلے تو ان شاء اللہ یہ اس کے جن ہونے کی علامت ہوگی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فَقَالَ لِي إِنْسَانٌ: الْجَانُّ لَا يَنْعَرُجُ فِي مَشْيِهِ، فَإِنْ كَانَ هَذَا صَحِيحًا كَانَتْ عَلَامَةً فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

فائدہ: روایت موقوف ہے۔ اور انتہائی سفید چمکدار سانپ شاید مدینہ منورہ سے مخصوص ہوں اور ان کی چال سے

اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ جن ہے یا سانپ؟

باب: ۱۶۲، ۳۱۳- چھپکی (اور گرگٹ) کو مار دینے کا بیان

(المعجم ۱۶۲، ۱۶۳) - بَابُ: فِي قَتْلِ الْأَوْزَاعِ (التحفة ۱۷۴)

۵۲۶۲- حضرت عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابوقاص رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکی (اور گرگٹ) کو قتل کر دینے کا حکم دیا ہے اور اسے چھوٹا فاسق بتایا۔ (مضرت رساں اور نقصان دہ جانور۔)

۵۲۶۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَاءِ فُوَيْسِقَا.

۵۲۶۳- حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے چھپکی (اور گرگٹ) کو پہلی چوٹ میں مارا اس کے لیے اتنا ثواب ہے۔ اور جس نے دوسری چوٹ میں مارا اسے اتنا ثواب ہے۔ یعنی پہلے سے کم۔ اور جس نے تیسری چوٹ میں مارا اس کے لیے اتنا ثواب ہے۔ یعنی دوسری بار سے بھی کم۔“

۵۲۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَّازُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ شُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى

۵۲۶۲- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۲۲۳۸ من حديث عبد الرزاق به، وهو في المصنف له، ح: ۸۳۹۰، ومسنده أحمد: ۱/۱۷۶.

۵۲۶۳- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۲۲۴۰ عن محمد بن الصباح به.

۴۰۔ کتاب الأدب

چیونٹیوں کو مارنے کا بیان

مِنَ الْأُولَى، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرِيَةِ الثَّلَاثَةِ
فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ أَذْنَى مِنَ الثَّانِيَةِ».

۵۲۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ
الْبَزَّازُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ
سُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي أَوْ أُخْتِي عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «فِي
أَوَّلِ ضَرِيَةٍ [سَبْعُونَ] حَسَنَةٌ».

۵۲۶۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی
ﷺ نے فرمایا: ”جس نے چھپکلی (یا گرگٹ) کو پہلی ہی
چوٹ میں مار دیا اس کے لیے ستر نیکیاں ہیں۔“

☀ فائدہ:..... چھپکلی..... (جو کہ گھروں اور جنگلوں میں ہوتی ہے اور گرگٹ اس سے بڑا ہوتا ہے) کے متعلق آتا ہے کہ
یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ پھونکنے میں شریک تھے۔ (صحیح البخاری، احادیث الانبیاء، حدیث: ۳۳۵۹
وصحیح مسلم، السلام، حدیث: ۲۲۳۷ و مسند احمد: ۲۲۰/۶) اور ویسے بھی یہ بڑا زہریلا جانور ہے اس لیے
ہمیں اس کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ اور چاہے کہ مسلمان جرأت مند اور کامل نشانے والا ہو۔ اسی لیے مذکورہ ثواب کا بیان
ہوا ہے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ پہلی چوٹ میں مار دینے سے سونکیاں ملتی ہیں۔ (صحیح مسلم، السلام،
حدیث: ۲۲۳۰)

(المعجم ۱۶۳، ۱۶۴) - بَابُ: فِي قَتْلِ
الذَّرِّ (التحفة ۱۷۵)

باب: ۱۶۳، ۱۶۴۔ چیونٹیوں کو مارنے کا مسئلہ

۵۲۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ
الْمُغِيرَةِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي
الزَّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نَزَلَ نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ، فَأَمَرَ بِجَهَاذِهِ
فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ،
فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ».

۵۲۶۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کسی درخت
کے نیچے اترے تو ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا تو انہوں
نے اس کے پورے بل کو اس کے نیچے سے نکالنے کا حکم
دیا اور پھر حکم دیا اور انہیں جلا دیا گیا۔ تو اللہ عزوجل نے
ان کی طرف وحی کی کہ صرف ایک ہی کو کیوں نہ مارا
(جس نے کہ کاٹا تھا۔)“

۵۲۶۴۔ تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۲۲۴۰ من حديث إسماعيل بن زكريا به.
۵۲۶۵۔ تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب النهي عن قتل النمل، ح: ۲۲۴۱ عن قتيبة به، والبخاري، بدء
الخلق، باب: إذا وقع الذباب في شراب أحكمه... في الحرم، ح: ۳۳۱۹ من حديث أبي الزناد به.



۵۲۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹ لیا تو انہوں نے ان کے پورے بل کے متعلق حکم دیا اور اسے جلا ڈالا گیا۔ تو اللہ عز و جل نے ان کی طرف وحی کی: کیا وجہ ہوئی کہ تجھے تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور تو نے پوری جماعت کو ہلاک کر ڈالا جو کہ (اللہ کی) تسبیح کرتی تھی؟“

۵۲۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟».

🌟 فوائد و مسائل: ① چیونٹیوں کو اللہ کی تسبیح کرنے والی ”امت“ کہا گیا ہے۔ ویسے بھی اللہ کی سب مخلوق اس کی تسبیح کرتی ہے مگر ان کا تسبیح کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: هُوَ إِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ﴿۳۳﴾ (بنی اسرائیل: ۳۳) ② کاٹنے والی چیونٹی کو اگر انسان بطور سزا مار ڈالے تو کچھ اجازت ہے ورنہ عمومی طور پر اجازت نہیں ہے۔ ③ جب ایک چیونٹی کو بلا وجہ قتل کرنا ناجائز ہے تو کسی صاحب ایمان آدمی کا قتل کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ ④ جب چیونٹیاں کسی گھر میں بہت زیادہ ہو جائیں اور اذیت کا باعث ہوں تو کسی دوا وغیرہ سے ہلاک کرنا جائز ہے۔ ⑤ حدیث میں مذکور جس کسی نبی کا ذکر آیا ہے وہ غالباً اس مسئلے سے آگاہ نہیں تھے اسی لیے انہوں نے یہ کام کیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵۲۶۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار قسم کے جانوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہد ہدا اور لٹورا۔

۵۲۶۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۵۲۶۶- تخریج: أخرجه مسلم من حديث ابن وهب، انظر الحديث السابق، والبخاري، الجهاد والسير، باب: ۱۵۳، ح: ۳۰۱۹ من حديث يونس بن يزيد الأيلي به.

۵۲۶۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الصيد، باب ما ينهى عن قتله، ح: ۳۲۲۴ من حديث عبدالرزاق به، وهو في المصنف له، ح: ۸۴۱۵، ومسنده أحمد: ۲۳۲/۱، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۷۸ * الزهري عنن، وللحديث شواهد ضعيفة.

۴۰- کتاب الادب

مینڈک کو مارنے کا بیان

نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: التَّمَلَّةُ،
وَالنَّحْلَةُ وَالْهُذْهُدُ وَالصَّرْدُ.

🌞 فائدہ: بعض محققین نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۵۲۶۸- جناب عبدالرحمن اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لیے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے بچے پکڑ لیے تو ان کی ماں اپنے بچوں پر گرنے لگی۔ نبی ﷺ تشریف لائے اور پوچھا: ”اس کو اس کے بچوں سے کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کے بچے اس کو واپس کر دو۔۔۔۔۔“ اور آپ نے دیکھا کہ چیونٹیوں کا ایک بل ہم نے جلا ڈالا ہے۔ تو آپ نے پوچھا: ”اس کو کس نے جلایا ہے؟“ ہم نے بتایا کہ ہم نے جلایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”آگ کے رب (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کو روا نہیں کہ کسی کو آگ سے عذاب دے۔“

۵۲۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبٌ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ ابْنِ سَعْدٍ - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ سَعْدٍ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ، فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ، فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تُعَرِّشُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ فَجَّعَ هَذِهِ بَوْلِدَهَا، رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا»، وَرَأَى قَرْيَةً تَمْلُ قَدْ حَرَّقَتْهَا، فَقَالَ: «مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟» قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ».



🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کی مخلوق کو بلا وجہ پریشان کرنا جائز نہیں البتہ زینت کے لیے معروف جانور پالنا، انہیں باندھنا اور پنجرہ میں بند رکھنا جائز ہے۔ ② چیونٹیوں یا کسی دوسری مخلوق (انسان ہو یا حیوان) کو آگ سے جلا کر ہلاک کرنا جائز نہیں۔

(المعجم ۱۶۴، ۱۶۵) - بَابُ: فِي قَتْلِ
الضَّفَدَعِ (التحفة ۱۷۶)

باب: ۱۶۴، ۱۶۵- مینڈک کو مارنے کا بیان

۵۲۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:

۵۲۶۹- حضرت عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت

۵۲۶۸- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۲۶۷۵.

۵۲۶۹- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۳۸۷۱.

۴۔ کتاب الادب

ختنے کا بیان

أخبرنا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ؛ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا.

ہے کہ ایک معالج نے نبی ﷺ سے مینڈک کے متعلق پوچھا کہ وہ اسے کسی دوا میں ڈالتا ہے تو آپ نے اسے اس کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

🌟 فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔ اور یہ پانی کے ان جانوروں میں شمار نہیں جن کا کھانا حلال ہے۔ (مومن المجدد)

باب: ۱۶۵، ۱۶۶ - کنکریاں اور پتھریاں مارتے پھرنا
(المعجم ۱۶۵، ۱۶۶) - بَابُ فِي
الْخَذْفِ (التحفة ۱۷۷)

۵۲۷۰ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقَلٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْخَذْفِ، قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَصِيدُ صَيْدًا وَلَا يَنْكُحُ عَدُوًّا، وَإِنَّمَا يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ».

۵۲۷۰ - حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں مارنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس سے کسی کا شکار نہیں ہوتا نہ کوئی دشمن زخمی ہوتا ہے البتہ کسی کی آنکھ پھوٹ سکتی ہے یا دانت ٹوٹ سکتا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① بے مقصد کام سے ہر مسلمان کو ہمیشہ باز رہنا چاہیے۔ بالخصوص بچوں کو دیکھا جاتا ہے کہ بلا مقصد بیٹھے کنکر، پتھر مارتے رہتے ہیں تو یہ ایک لغو اور مضر کام ہے، نو خیز بچوں کو عمدہ طریقے سے سمجھاتے رہنا چاہیے تاکہ ان کی اٹھان خیر کے اعمال پر ہو۔ ② شکار ایک عمدہ مقصد ہے اور اسی طرح میدان جہاد میں کفار کو نشانہ بنانا بھی ایک فضیلت کا عمل ہے۔ ③ نشانہ بازی کی مشق کے لیے اگر یہ کام کرنا ہو تو کسی ایسی جگہ ہونا چاہیے جہاں کسی کیلئے کوئی ضرر نہ ہو۔ ④ اگر اس کارستانی میں کسی عاقل بالغ سے کسی کی آنکھ پھوٹ گئی یا دانت ٹوٹ گیا، تو دیت لازم آئے گی۔

باب: ۱۶۶، ۱۶۷ - بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِتَانِ (التحفة ۱۷۸)

باب: ۱۶۶، ۱۶۷ - ختنے کا بیان

۵۲۷۰ - تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب النهي عن الخذف، ح: ۶۲۲۰، ومسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة ما يستعان به على الاصطياد والعدو، وكراهة الخذف، ح: ۱۹۵۴ من حديث شعبة به.

۵۲۷۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْأَشَجِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ - قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: - الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ؛ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُنْهَكِي، فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْطَى لِلْمَرْأَةِ وَأَحَبُّ إِلَى الْبُعْلِ».

۵۲۷۱- حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی جو ختمے کیا کرتی تھی۔ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”ختمہ گہرا مت کیا کر، کیونکہ اس میں عورت کے لیے زیادہ لذت اور شوہر کے لیے بھی یہ کیفیت زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔“

قال أَبُو دَاوُدَ: رَوَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادُهُ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بواسطہ عبدالملک عبید اللہ بن عمرو سے بھی اسی کے ہم معنی اور اس کی سند سے مروی ہے۔

قال أَبُو دَاوُدَ: وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رَوَى مُرْسَلًا.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور یہ حدیث قوی نہیں ہے۔ اسے مرسل بھی روایت کیا گیا ہے۔

قال أَبُو دَاوُدَ: وَمُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ مَجْهُولٌ، وَهَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور محمد بن حسان مجہول ہے اور حدیث ضعیف ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور کہا ہے کہ سلف میں عورتوں کا ختمہ ایک معروف عمل تھا۔ البتہ ان لوگوں نے اس کا انکار کیا ہے، جن کو اس کی بابت علم نہیں ہے۔ (الصحيحه، حدیث: ۷۲۲/۱) ② اہل عرب اور مغرب میں معروف ہے کہ وہ لوگ بچپوں کے بھی ختمے کرتے تھے۔ اور مذکورہ حدیث کا تعلق بھی عورتوں کے ختمے سے ہے کہ شرمگاہ پر بڑھا ہوا گوشت دوڑ کیا جائے مگر اسے گہرا نہ کاٹا جائے۔ اور علماء کا کہنا ہے چونکہ مشرق اور مغرب کی عورتوں میں فطری طور پر فرق پایا گیا ہے اس لیے مشرق کی عورتوں میں اس کی ضرورت نہیں۔ اسی لیے ان علاقوں میں یہ عمل غیر معروف ہے۔ ③ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ عمل عورتوں کے لیے ضروری

۵۲۷۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۳۲۴/۸ من حديث مروان بن معاوية الفزاري به * محمد بن حسان مجهول، وقيل: هو المصلوب الكذاب، وللحديث شاهدان ضعيفان عند البيهقي، وروى البخاري في الأدب المفرد: ۱۲۴۷ بإسناد حسن موقوف ان بنات أخى عائشة ختن... الخ، وهذا لا يشهد له.

نہیں ہے۔ البتہ جہاں اس کی ضرورت محسوس ہو یا وہاں کا معمول ہو تو وہاں اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

باب: ۱۶۸، ۱۶۷- راستے میں عورتوں کا مردوں

کے ساتھ مل کر چلنا

(المعجم ۱۶۷، ۱۶۸) - بَابُ فِي

مَشْيِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّرِيقِ

(التحفة ۱۷۹)

۵۲۷۲- جناب حمزہ اپنے والد حضرت ابوسعید انصاری

ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا جبکہ آپ مسجد سے نکل رہے تھے اور مرد عورتوں کے ساتھ درمیان راستے میں گھس کر چل رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: ”پیچھے پیچھے رہو۔ تمہیں مناسب نہیں کہ راستے کے عین درمیان میں چلو۔ بلکہ راستے (اور گلی) کے اطراف میں چلا کرو۔“ چنانچہ عورت دیوار کے ساتھ لگ کر چلا کرتی تھی۔ حتیٰ کہ اس کا پڑا دیوار کے ساتھ انک انک جاتا تھا۔ اس لیے کہ وہ دیوار کے ساتھ لگ کر چلتی تھی۔

۵۲۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو بْنِ جِمَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ: «اسْتَأْخِرْنَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ، عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ»، فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصِقُ بِالْجِدَارِ حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① عورتوں کے لیے ادب یہ ہے کہ ہمیشہ مردوں کے پیچھے چلا کریں۔ ② راستے اور گلی میں چلتے ہوئے عین درمیان میں چلنے کی بجائے اس کی ایک جانب ہو کر چلا کریں۔ یہ کیفیت ان کے باحیا اور باوقار ہونے کی علامت ہے۔ اور اس میں ان کے لیے امن بھی ہے کہ کوئی اوباش ان کو پریشان نہیں کر سکتا۔ ③ بعض حضرات نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے، دیکھیے: (الصحيحه، حديث: ۷۲۱)

۵۲۷۳- حضرت ابن عمر ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ

۵۲۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

۵۲۷۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۵۵ / ۹ عن عبد الله بن مسلمة القعنبي به * شداد مجهول، وأبوہ مستور، وله شاهد ضعيف عند ابن حبان، ح: ۱۹۶۹.

۵۲۷۳- تخریج: [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الحاكم: ۲۸۰ / ۴ من حديث سلم بن قتيبة به، وصححه، وقال الذهبي: "داود بن أبي صالح: قال ابن حبان: يروي الموضوعات" وقال أبو حاتم: "مجهول، حدث بحديث منكر".

۴۰- کتاب الأدب

زمانے کو گالی دینے کا بیان

فَارِسٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلَّمَ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ
دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ،
عَنْ ابْنِ عَمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَمْشِيَ
- يَعْنِي الرَّجُلُ، بَيْنَ الْمَرَأَتَيْنِ.

🌞 فائدہ: یہ حدیث نہایت ضعیف ہے۔ تاہم یہ واضح ہے کہ مسلمان معاشرے میں مردوں اور عورتوں کے حقوق محفوظ اور محترم ہیں۔ مردوں کو ادب سکھایا گیا ہے کہ عورتوں کا احترام کریں اور اپنے وقار کا بھی خیال رکھیں۔ عورتیں جاری ہوں تو کسی طرح جائز نہیں کہ آدمی ان کے درمیان گھس جائے۔ مگر لازم ہے کہ عورتیں بھی شرعی حجاب اور دیگر آداب کی پابندی اختیار کریں جیسے کہ اوپر ذکر ہوا ہے۔

(المعجم ۱۶۸، ۱۶۹) - بَابُ فِي
الرَّجُلِ يَسُبُّ الدَّهْرَ (التحفة ۱۸۰)

باب: ۱۶۸، ۱۶۹- آدمی کا زمانے کو گالی دینا

۵۲۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ
سُفْيَانَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:
يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ،
بِيَدِي الْأَمْرُ، أَقْلَبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ».

۵۲۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ آدم کا بیٹا مجھے دکھ دیتا ہے وہ زمانے کو گالی دیتا ہے۔ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں معاملہ میرے ہی ہاتھ میں ہے رات اور دن کو میں ہی پھیرتا ہوں۔“

قال ابن السَّرْحِ: عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ
مَكَانَ سَعِيدٍ.

ابن سرح نے سند میں سعید کی بجائے عن ابن المسيب کہا (اور وہ ایک ہی شخصیت ہے۔ یعنی سعید بن مسیب)

🌞 فوائد و مسائل: ① ”دور یا زمانے“ کو برا بھلا کہنا ناجائز ہے۔ دور یا زمانہ تو ہمیشہ سے ایک ہی ہے البتہ لوگ اپنی بد اعمالیوں کو بھول کر زمانے کی طرف نسبت کرنے لگتے ہیں۔ ② چونکہ اللہ عزوجل زمانے کا خالق اور اس میں تغیر و تبدل کرنے والا ہے اس نسبت سے اس نے اپنے آپ کو ”دھر“ سے تعبیر فرمایا ہے۔ اس سبب کے باوجود یہ کلمہ اللہ کے اسماء یا صفات میں سے نہیں ہے۔

۵۲۷۴- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة الجاثية، باب: «هُوَ مَا يَهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ»، ح: ۴۸۲۶، ومسلم، الألفاظ من الأدب، باب النهي عن سب الدهر، ح: ۲۲۴۶ من حديث سُفْيَانَ بْنِ عِينَةَ بِهِ.

سنن ابوداؤد کا ترجمہ اور فوائد مکمل ہوئے

حمد بے پایاں اس اللہ رب العالمین کی جس نے دین اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور پھر اپنے پیارے حبیب سید الاولین والآخرین حضرت محمد ﷺ کی سنت کی کسی قدر خدمت کی توفیق عنایت فرمائی۔ جو سنن ابوداؤد کے ترجمہ و فوائد کی شکل میں ناظرین کے سامنے ہے۔ یہ سراسر اول تا آخر خاص اسی امکان کا فضل ہے۔ اس میں جو بھی خیر و خوبی ہے وہ سب اسی کی طرف سے ہے۔

میرے مولیٰ! اپنے اس ناچیز بندے کی یہ ادنیٰ سی کوشش قبول فرما اور محشر کے دن اپنے پیارے حبیب ﷺ کا ساتھ نصیب فرما اور ان کی شفاعت کا مستحق بنا اور اس میں جو بھی خطا اور بھول چوک ہے وہ سب میری جہالت اور نادانی ہے اسے اپنے خاص فضل سے معاف فرما دے بلاشبہ تو بہت ہی معاف کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

وصلی اللہ علی النبی محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین.

العبد

ابوعمار عمر فاروق بن عبدالعزیز السعیدی السلفی

(الحمد للہ سنن ابوداؤد کے ترجمہ و فوائد پر نظر ثانی اور تنقیح و اضافہ کا کام ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ (مئی ۲۰۰۴ء) میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مترجم، رفقاء دارالسلام، ناشر، منیجر اور راقم سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور سب کی محنت و کاوش قبول فرما کر سب کو اخروی اجر و ثواب سے نوازے اور اس کتاب کو لوگوں کی اصلاح و ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین.

حافظ صلاح الدین یوسف

مدیر: شعبہ تحقیق و تصنیف و ترجمہ

دارالسلام لاہور۔





شعبہ تحقیق و تصنیف دارالسلام

أ	
أودي عنك كتابتك وأتزوجك - عائشة ٣٩٣١	- أبصروها، فإن جاءت به أدعج العينين -
أئت حرثك أنى شئت وأطعمها إذا طعمت -	سهل بن سعد ٢٢٤٨
معاوية بن حيدة القشيري ٢١٤٣	- أبعثها قيامًا مقيدة سنة محمد ﷺ - زياد بن
أئتني غداً أحبوك وأئنيك وأعطيك - عبدالله	جبير ١٧٦٨
ابن عمرو ١٢٩٨	- الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجراً -
أتوا الصلاة وعليكم السكينة - أبو هريرة ... ٥٧٣	أبو هريرة ٥٥٦
أتوني بأعلم رجلين منكم - جابر بن عبدالله ... ٤٤٥٢	- أبغض الحلال إلى الله عز وجل الطلاق -
أتوني بالثورة - ابن عمر ٤٤٤٩	ابن عمر ٢١٧٨
أتوه فصلوا فيه - ميمونة ٤٥٧	- أبغوني الضعفاء - أبو الدرداء ٢٥٩٤
أئذنوا للنساء إلى المساجد بالليل - عبدالله	- أباك جنون - جابر بن عبدالله ٤٤٣٠
ابن عمر ٥٦٨	- أبلي وأخلقني - أمة بنت خالد بن سعيد ٤٠٢٤
- أبا عمير! ما فعل النغير؟ - أنس بن مالك ... ٤٩٦٩	- ابن أخت القوم منهم - أبو موسى الأشعري ٥١٢٢
- أبا المنذر أي آية معك من كتاب الله أعظم؟	- أباك هذا؟ - أبو رمة البلوي ٤٤٩٥
أبي بن كعب ١٤٦٠	- أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة - رباح بن
- ابتاع بنو الحارث بن عامر بن نوفل خبيثاً -	الحارث وسعيد بن زيد ٤٦٥٠
أبو هريرة ٣١١٢	- أبوك في النار - أنس بن مالك ٤٧١٨
- ابتاعني فأعتقني فإنما الولاء لمن أعتق -	- أئانا رسول الله ﷺ ونحن في بادية لنا -
عائشة ٣٩٢٩	الفضل بن عباس ٧١٨
- ابتعت زيتاً في الشوق فلما استوجبه لنفسي	- أئانا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير
عبدالله بن عمر ٣٤٩٩	الهمداني ١١١
- أبدأ بالشق الأيمن فالحلقه - أنس بن مالك .. ١٩٨٢	- أئاني جبرئيل عليه السلام فأمرني - السائب
- أبدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها -	ابن خلاد ١٨١٤
أم عطية ٣١٤٥	- أئاني جبرائيل عليه السلام فأخذ بيدي فأراني
- أبشر! فقد جاءك الله تعالى بقضائك - بلال	باب الجنة الذي تدخل منه أمتي - أبو هريرة ٤٦٥٢
ابن رباح الحبشي ٣٠٥٥	- أئاني جبرائيل فقال لي: أتيتك البارحة فلم
- أبشروا يامعشر صعاليك المهاجرين بالنور	يمنعني - أبو هريرة ٤١٥٨
التام يوم القيامة - أبو سعيد الخدري ٣٦٦٦	- أئاني الليلة أت من عند ربي عز وجل - عمر
- أبشري يأم العلاء! فإن مرض المسلم	ابن الخطاب ١٨٠٠
يذهب الله به خطايا - أم العلاء الأنصارية . ٣٠٩٢	- أئحبون أن أريككم كيف كان رسول الله ﷺ
- أبشري يا عائشة! فإن الله قد أنزل عُذرك -	يتوضأ - ابن عباس ١٣٧
عائشة ٥٢١٩	- أئحلفون خمسين يميناً وتستحقون دم
- أبصر الخضر غلاماً يلعب مع الصبيان - أبي	صاحبكم أو قاتلكم - سهل بن أبي حنمة
ابن كعب ٤٧٠٧	ورافع بن خديج ٤٥٢٠
	- اتخذ رسول الله ﷺ خاتماً من ذهب - ابن

٢٣٩٤	فقال - عائشة	٤٢١٨	عمر
-	أتى رسول الله ﷺ سباطة قوم فبال قائماً -	٤١٤٥	- اتخذتم أنماطاً - جابر بن عبدالله
٢٣	حذيفة بن اليمان	-	اتخذته من ورق ولا تتمه مثقالاً - بريدة بن
-	أتى رسول الله ﷺ على غلمان يلعبون فسلم	٤٢٢٣	الحصيب الأسلمي
٥٢٠٢	عليهم - أنس بن مالك	-	أتدرون ما الإيمان بالله؟ - ابن عباس
-	أتى رسول الله ﷺ قبر أمه فبكى وأبكى من	٤٦٧٧	- أترضى أن أزوجك فلانة؟ - عثبة بن عامر ..
٣٢٣٤	حوله - أبو هريرة	-	أترغب عن شئ رسول الله ﷺ؟ - أبو بصرة
-	أتى رسول الله ﷺ بشارب وهو بحنين -	٢٤١٢	الغفاري
٤٤٨٨	عبدالرحمن بن الأزهر	-	اتركوا الحيشة ما تركوكم فإنه لا يستخرج كثر
-	أتى رسول الله ﷺ بوضوء فتوضأ فغسل كفيه	٤٣٠٩	الكعبة إلا ذو السويقين - عبدالله بن عمرو .
١٢١	ثلاثاً - المقدام بن معديكرب الكندي	-	أتريد أن يضع يده في فيك تقضمها كالफल؟
-	أتى علي رضي الله عنه بثلاثة وهو باليمن -	٤٥٨٤	- يعلى بن أمية
٢٢٧٠	زيد بن أرقم	-	أتزوجت؟ - جابر بن عبدالله
-	أتى عمر بامرأة قد فجرت فأمر برحمها -	١٥٦٣	- أتعطين زكاة هذا؟ - عبدالله بن عمرو
٤٤٠٢	هناذ الجني	-	أتعفوا؟ - وائل بن حجر
-	أتى عمر بمجنونة قد زنت فاستشار فيها	-	أتعلم بها قبر أخي وأدفن إليه من مات من
٤٣٩٩	أناساً - ابن عباس	٣٢٠٦	أهلي - المطلب بن حنطب
-	أتى النبي ﷺ بتمر عتيق فجعل يفتشه يخرج	-	أتقعد قعدة المغضوب عليهم - الشريد بن
٣٨٣٢	السوس منه - أنس بن مالك	٤٨٤٨	سويد الثقفي
-	أتى النبي ﷺ بجبنة في تبوك، فدعا بسكين	-	اتقوا الله في هذه البهائم المعجمة - سهل
٣٨١٩	فسمى وقطع - ابن عمر	٢٥٤٨	ابن الحظلية
-	أتيت أبا سعيد الخدري فينما أنا جالس	٢٥	- اتقوا اللاعنين - أبو هريرة
٥٢٥٧	عنده - أبو السائب مولى هشام بن زهرة	-	اتقوا الملاعن الثلاثة: البراز في الموارد -
-	أتيت أبي بن كعب فقلت له: وقع في نفسي	٢٦	معاذين جبل
٤٦٩٩	شيء من القدر - عبدالله بن فيروز الديلمي ..	-	أتقولون هو أضل أم بعيره - جندب بن
-	أتيت رسول الله ﷺ في رهط من مزينة	٤٨٨٥	عبدالله
٤٠٨٢	فبايعناه - قره بن إياس بن هلال المزني	-	اتقي الله فإنه ابن عمك - خويلة بنت مالك
-	أتيت رسول الله ﷺ في غزوة تبوك وهو في	٢٢١٤	ابن ثعلبة
٥٠٠٠	قبة من آدم - عوف بن مالك الأشجعي	-	اتقي الله واصبري - أنس بن مالك
-	أتيت رسول الله ﷺ وهو بمنى أو بعرفات -	٣١٢٤	- آمنوا الصفت المقدّم ثم الذي يليه - أنس بن
١٧٤٢	الحارث بن عمرو السهمي	٦٧١	مالك
-	أتيت رسول الله ﷺ وهو يصلي فبزق تحت	-	أتنتظرون هذه الصلاة، لولا أن تثقل على
٤٨٣	قدمه اليسرى - عبدالله بن الشخير	٤٢٠	أمتي لصليت بهم - عبدالله بن عمر
-	أتيت عتبة بن عبد السلمي فقلت: يا أبا	-	أتى رجل النبي ﷺ في المسجد في رمضان

٤٣١٥	حراش	الوليد! إني خرجت ألتمس الضحايا - يزيد
	- اجتمعت أنا والعباس وفاطمة وزيد ابن	ذو مصر
٢٩٨٤	حارثة عند النبي ﷺ - علي بن أبي طالب ...	- أتيت الكوفة في زمن فتحت تستر أجلب منها
٢٨٧٤	- اجتنبوا السبع الموبقات - أبو هريرة	بغلاً - سبيع بن خالد
٣٧٠١	- اجتنبوا ما أسكر - عبدالله بن عمرو	- أتيت النبي ﷺ أريد الإسلام فأمرني أن
٤٩٥٧	- الأجدع شيطان - عمر بن الخطاب	أغتسل بماء وسدر - قيس بن عاصم
١٦٩٠	- آجرك الله - ميمونة زوج النبي ﷺ	- أتيت النبي ﷺ بأخ لي حين وُلد - أنس بن
١٦٨٩	- اجعلها في قرابتك - أنس بن مالك	مالك
	- اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وتراً - عبدالله	- أتيت النبي ﷺ بغريم لي فقال لي: الزمه -
١٤٣٨	ابن عمر	حبيب التميمي عن أبيه
١٠٤٣	- اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم - ابن عمر ..	- أتيت النبي ﷺ فأسلمت وعلمني الإسلام -
	- اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم ولا تتخذوها	حرب بن عبيد الله بن عمير الثقفي عن جده ..
١٤٤٨	قبوراً - عبدالله بن عمر	- أتيت النبي ﷺ فجعلوا يشون عليّ ويذكرونني
	- اجعلوها عُمره إلا من كان معه الهدى -	- السائب بن أبي السائب
١٧٨٨	جابر بن عبدالله	- أتيت النبي ﷺ في الشتاء، فرأيت أصحابه
٨٦٩	- اجعلوها في ركوعكم - عقبة بن عامر	يرفعون أيديهم - وائل بن حُجر
٨٦٩	- اجعلوها في سجودكم - عقبة بن عامر	- أتيت النبي ﷺ من خلفه فرأيت بياض إبطيه
	- أجل لقد نهانا ﷺ أن نستقبل القبلة بغائط -	- ابن عباس
٧	سلمان الفارسي	- أتيت النبي ﷺ وهو محتب بشملة وقد وقع
	- أجل، ولكنني لست كأحد منكم - عبدالله بن	هدبها على قدميه - جابر بن سليم
٩٥٠	عمرو	- أتينا رسول الله ﷺ أربعة نفر ومعنا فرس
	- اجلس فأصب من طعامنا هذا - أنس ابن	أبو عمرة عن أبيه
٢٤٠٨	مالك القشيري	- أتينا رسول الله ﷺ نستحمه فرأيت يستاك -
١٠٠٧	- اجلس فإنه لم يهلك أهل الكتاب - أبو رمثة .	أبو موسى الأشعري
١١١٨	- اجلس فقد أذيت - عبدالله بن بسر	- أتينا اليشكري في رهط من بني ليث فقال:
١٠٩١	- اجلسوا - جابر بن عبدالله	من القوم؟ - حذيفة بن اليمان
٣١٧٦	- اجلسوا، خالفوهم - عبادة بن الصامت	- أثبت أجد! نبيّ وصديق وشهيدان - أنس بن
	- أحبُّ الأسماء إلى الله عز وجل عبدالله	مالك
٤٩٤٩	وعبدالرحمن - ابن عمر	- أثبت حراء! إنه ليس عليك إلا نبيّ أو صديق
	- أحبُّ الصيام إلى الله صيام داود - عبدالله بن	أو شهيد - سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل
٢٤٤٨	عمرو	- أثبتت للحبلى والمُرضع - عبدالله بن عباس
٤٧٠١	- احتج آدم وموسى فقال موسى - أبو هريرة ...	٣٨٥٣
٤١١٢	- احتجبا منه - أم سلمة	- أثبوا أحاكم - جابر بن عبدالله
	- احتجج رسول الله ﷺ في المسجد حجرة -	- اجتمع حذيفة وأبو مسعود، فقال حذيفة:
		لأننا بما مع الدجال أعلم منه - ربعي بن

٤٥١٠	١٤٤٧	زيد بن ثابت
.....	عبدالله	احتجم رسول الله ﷺ وأعطى الحجام - ابن
.....	أخبرك بما هو أيسر عليك من هذا أو أفضل؟	٣٤٢٣	عباس
١٥٠٠	احتكار الطعام في الحرم إلحاذ فيه - يعلى
.....	سعد بن أبي وقاص	٢٠٢٠	ابن أمية
.....	اختر منهن أربعاً - حارث بن قيس ابن عميرة	احجج عن أبيك واعتمر - أبو رزين
٢٢٤١	١٨١٠
.....	الأسدي	١٤٩٩	أحد أحد - سعد بن أبي وقاص
.....	اختصم إلى رسول الله ﷺ رجلان في حريم	أحرمت من التعميم بعمره - عائشة
٣٦٤٠	٢٠٠٥
.....	نخلة - أبو سعيد الخدري	٢٦٢	أخزورية أنت؟ - عائشة
٢٢١٠	أحسن إليها - عمران بن حصين
.....	أحكك هي؟! - أبو تيممة الهجمي	٤٤٤٠
.....	اختلف الناس في آخر يوم من رمضان -	أحسنت وأجملتم كذلك فافعلوا - ابن
٢٣٣٩	٢٠٢١	عباس
.....	ربيع بن حراش عن رجل من الصحابة	أحسنها الفأل ولا ترُد مسلماً - عروة ابن
.....	اختلفت يدي ويد رسول الله ﷺ في الوضوء	٣٩١٩	عامر
٧٨	أحصنت؟ - خالد بن اللجلاج
.....	أم صبية الجهينة	٤٤٣٥
.....	أخذ الأكف على الأكف في الصلاة تحت	احضروا الذكر وادنوا من الإمام - سمرة بن
٧٥٨	جندب
.....	السرة - أبو هريرة	١١٠٨
٣٩١٧	احفروا وأوسعوا واجعلوا الرجلين - هشام
.....	أخذنا فألك من فيك - أبو هريرة	٣٢١٥	ابن عامر
.....	آخرة الرُّحْل ذراعٌ فما فوقه - عطاء ابن أبي	احفظ عورتك إلا من زوجتك أو ما ملكت
٦٨٦	٤٠١٧	يمينك - معاوية القشيري
.....	رباح	احفظوا علينا صلاتنا - أبو قتادة الأنصاري
.....	اخرج إلى هذا فعلمه الاستئذان فقل له:	٤٣٧
.....	قل: السلام عليكم أدخل - رجلٌ من بني	٤٤٢٥	أحق ما بلغني عنك - ابن عباس
٥١٧٧	أحلف بالله الذي لا إله إلا هو ما له عندك
.....	عامر	٣٦٢٠	شيء - ابن عباس
.....	اخرج فناد في المدينة أن لا صلاة إلا بقرآن	أحلق رأسك وضم ثلاثة أيام - كعب ابن
٨١٩	١٨٦٠	عجرة
.....	أخرجنا ما نُصَرِّران - عبدالمطلب بن ربيعة	أحلقوه كله أو اتركوه كله - ابن عمر
٢٩٨٥	٤١٩٥
.....	ابن الحارث	أحيلت الصلاة ثلاثة أحوال وأحيل الصيام
.....	أخرجوا المشركين من جزيرة العرب - ابن	٥٠٧
٣٠٢٩	أخبر قومك أن كل مسكر حرام - أبو موسى
.....	عباس	٣٦٨٤	الاشعري
٤٩٢٩	أخبرتني فاطمة بنت قيس؛ أن النبي ﷺ
.....	أخرجوهم من بيوتكم - هند أم سلمة	٤٣٢٧	صلى الظهر ثم صعد المنبر - عامر الشعبي
٣٠٧٩
.....	أخرصوا - أبو حميد الساعدي
٤٣٢٩
.....	أخسأ فلن تعدو قدرك - ابن عمر
.....	أحشى أن يكون المراء الذي نهيت عنه
٣٧٠٩
.....	عبد القيس - ابن عباس
.....	أخث فم الإداوة - عبدالله بن أنيس
٣٧٢١
.....	الأنصاري

- إذا أتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة -
 ٥٠٤٦ البراء بن عازب
 - إذا أتيت وكيلي فخذ منه خمسة عشر وسقا -
 ٣٦٣٢ جابر بن عبدالله
 - إذا أتيت الغائط فلا تستقبلوا القبلة - أبو
 ٩ أيوب الأنصاري
 - إذا اجتمع الداعيان فأجب أقربهما بابًا -
 حميد بن عبد الرحمن الحميري، عن رجل
 ٣٧٥٦ من أصحاب النبي ﷺ
 - إذا أحب الرجل أخاه فليخبره أنه يحبه -
 المقدم بن معدي كرب ٥١٢٤
 - إذا أحدث أحدكم في صلاته فليأخذ بأنفه -
 عائشة ١١١٤
 - إذا اختلف البيعان وليس بينهما بينة - عبدالله
 ابن مسعود ٣٥١١
 - إذا أراد أحدكم أن يبول فليترد - أبو موسى
 الأشعري ٣
 - إذا أراد أحدكم أن يذهب الخلاء، وقامت
 الصلاة - عبدالله بن الأرقم ٨٨
 - إذا أراد الله بالأمير خيرًا جعل له وزير صدق
 عائشة ٢٩٣٢
 - إذا أرسلت الكلاب المعلمة وذكرت اسم
 الله - عدي بن حاتم ٢٨٤٧
 - إذا أرسلت كلبك وذكرت اسم الله تعالى
 فكل - أبو ثعلبة الخشني ٢٨٥٢
 - إذا استأذن أحدكم أخاه أن يغرز خشبة في
 جداره فلا يمنعه - أبو هريرة ٣٦٣٤
 - إذا استأذن أحدكم ثلاثًا فلم يؤذن له فليرجع
 أبو سعيد الخدري ٥١٨٠
 - إذا استعطرت المرأة فمرت على القوم
 ليجدوا ريحها - أبو موسى الأشعري ٤١٧٣
 - إذا استهل المولود وورث - أبو هريرة ٢٩٢٠
 - إذا استيقظ أحدكم من نومه فلا يُدْخِلْ يده -
 أبو هريرة ١٠٥
- أختع اسم عند الله يوم القيامة رجلٌ -
 ٤٩٦١ أبو هريرة
 - إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم فمن كان
 أخوه تحت يده فليطعمه مما يأكل - أبو ذر
 الغفاري ٥١٥٨
 - أخوكم يامعشر المسلمين - ممطور أبو
 سلام عن رجل من الصحابة ٢٥٣٩
 - أخى رسول الله ﷺ بين رجلين فقتل أحدهما
 - عبيد بن خالد السلمي ٢٥٢٤
 - أدا الأمانة إلى من ائتمنك ولا تخن من خانك
 أبو هريرة ٣٥٣٥
 - أدا الأمانة إلى من ائتمنك - يوسف ابن
 ماهك عن فلان عن أبيه ٣٥٣٤
 - إدخروا ثلاثا وتصدقوا بما بقي - عائشة ... ٢٨١٢
 - ادرؤوا ما استطعتم فإنه شيطان - أبو سعيد
 الخدري ٧٢٠
 - أدرج رسول الله ﷺ في ثوب حبرة ثم أخر
 عنه - عائشة ٣١٤٩
 - ادعوا لي أبا حسن - عرفة بن الحارث
 الكندي ١٧٦٦
 - ادعوا لي الحلاق - عبدالله بن جعفر ٤١٩٢
 - أدن العظم من فيك فإنه أهنا وأمرأ - صفوان
 ابن أمية ٣٧٧٩
 - ادن مني، فسم الله، وكل يمينك وكل مما
 يليك - عمر بن أبي سلمة ٣٧٧٧
 - إذا أبق العبد إلى الشرك فقد حل دمه - جرير
 ابن عبدالله البجلي ٤٣٦٠
 - إذا أتتك رُسلي فأعطهم ثلاثين درعًا - يعلى
 ابن أمية ٣٥٦٦
 - إذا أتى أحدكم أهله ثم بدا له أن يُعاود
 فليتوضأ - أبو سعيد الخدري ٢٢٠
 - إذا أتى أحدكم الجمعة فليغتسل - عمر بن
 الخطاب ٣٤٠
 - إذا أتى أحدكم على ماشية - سمرة بن جندب
 ٢٦١٩

٤٠٢	- إذا اشتد الحرُّ فأبردوا عن الصلاة - أبو هريرة	- إذا أكل أحدكم فلا يمسح يده بالمندبل
٣٦١	- إذا أصاب إحداكم الدم من الحيض فلتقرصه	حتى يلعقها - ابن عباس ٣٨٤٧
٣٦١	أسماء بنت أبي بكر	- إذا أكل أحدكم فليأكل بيمينه - ابن عمر ٣٧٧٦
	- إذا أصاب بحدته فكل وإذا أصاب بعرضه فلا	- إذا أكل أحدكم فليذكر اسم الله فإن نسي -
٢٨٥٤	تأكل - عدي بن حاتم	عائشة ٣٧٦٧
	- إذا أصاب المكاتب حدًا أو ورث ميراثًا	- إذا أمَّ الرَّجُلُ القوم فلا يقيم في مكان أرفع من
٤٥٨٢	يرث - ابن عباس	مقامهم - حذيفة بن اليمان ٥٩٨
	- إذا أصابت أحدكم مصيبةٌ فليقل: إنا لله وإنا	- إذا آمن الإمام فأمنوا - أبو هريرة ٩٣٦
٣١١٩	إليه راجعون - أم سلمة	- إذا أنت قمت في صلاتك فكبر الله عز وجل
٢٦٥	- إذا أصابها في أول الدم فدينارٌ - ابن عباس	رفاعة بن رافع ٨٦٠
٢١٦٩	- إذا أصابها في الدم فدينار - ابن عباس	- إذا انتصف شعبان فلا تصوموا - أبو هريرة .. ٢٣٣٧
	- إذا أصبح أحدكم فليقل: أصبحنا وأصبح	- إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمين، وإذا نزع
	الملك لله رب العالمين - أبو مالك	فليبدأ بالشمال - أبو هريرة ٤١٣٩
٥٠٨٤	الأشعري	- إذا انتهى أحدكم إلى المجلس فليسلم -
	- إذا أعطيت شيئًا من غير أن تسأل - عمر بن	أبو هريرة ٥٢٠٨
١٦٤٧	الخطاب	- إذا انصرفت من صلاة المغرب فقل: اللهم
	- إذا أقبلت الحيضة تركت الصلاة - سعيد بن	أجرني من النار سبع مرات - مسلم بن
٢٨٦	المسيب	الحارث التميمي ٥٠٧٩
	- إذا أقبلت الحيضة فدعي الصلاة، فإذا	- إذا أنفقت المرأة من بيت زوجها غير مفسدة
٢٨٥	أدبرت - عائشة	عائشة ١٦٨٥
	- إذا اقترب الزمان لم تكذب رؤيا المسلم أن	- إذا أنفقت المرأة من كسب زوجها - أبو هريرة
٥٠١٩	تكذب - أبو هريرة	- إذا انقطع شئع أحدكم فلا يمشي في نعل
	- إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها تسعون -	واحدة - جابر بن عبد الله ٤١٣٧
٥٧٢	أبو هريرة	- إذا أهَّل الرجل بالحج ثم قَدِم مكة -
	- إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى تروني -	ابن عباس ١٧٩١
٥٣٩	أبو قتادة الأنصاري	- إذا أوى أحدكم إلى فراشه فليتنفص فراشه -
	- إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة -	أبو هريرة ٥٠٥٠
١٢٦٦	أبو هريرة	- إذا أويت إلى فراشك طاهرًا فتوسد يمينك -
	- إذا أكتوبكم فارموهم بالنبل - أبو أسيد	البراء بن عازب ٥٠٤٧
٢٦٦٤	الساعدي	- إذا أيقظ الرجل أهله من الليل فصليا أو
	- إذا أكل أحدكم طعامًا فلا يأكل من أعلى	صلى ركعتين جميعًا - أبو سعيد الخدري
٣٧٧٢	الصحفة - ابن عباس	وأبو هريرة ١٣٠٩
	- إذا أكل أحدكم طعامًا فليقل: اللهم! بارك	- إذا بال أحدكم فلا يمس ذكره بيمينه -
٣٧٣٠	لنا فيه وأطعمنا خيرًا منه - ابن عباس	أبو قتادة ٣١

٣٥٠٠	إذا بايعت فقل لا خلافة - عبدالله بن عمر
٤١٠	إذا بلغت هذه الآية فأذني: ﴿حافظوا على الصلوات﴾ - عائشة
٣٤٦٢	إذا تبايعتم بالعينة وأخذتم أذناب البقر - عبدالله بن عمر
٣١٧٣	إذا تبعتم الجنائز فلا تجلسوا - أبو سعيد الخدري
٥٠٢٦	إذا تئأب أحدكم فليمسك على فيه - أبو سعيد الخدري
٢٩٥٩	إذا تجاحفت قریش على الملك فيما بينها - مطير بن سليم عن رجل من أصحاب النبي ﷺ
٣٦٦٣	إذا تدارأتم في طريق فاجعلوه سبعة أذرع - أبو هريرة
٢١٦٠	إذا تزوج أحدكم امرأة - عبدالله بن عمرو ...
٢١٢٤	إذا تزوج البكر على الثيب أقام عندها سبعا - أنس بن مالك
٥٢١١	إذا التقى المسلمان فتصافحا وحمدا الله - البراء بن عازب
٤٧٣٨	إذا تكلم الله تعالى بالوحي سمع أهل السماء للسماء صلصلة - عبدالله بن عمر
٤٢٦٨	إذا تواجه المسلمان بسيفيهما فالقاتل والمقتول في النار - أبو بكرة الثقفي
٥٦٣	إذا توضأ أحدكم فأحسن الوضوء ثم خرج إلى الصلاة - سعيد بن المسيب عن رجل ...
٥٦٢	إذا توضأ أحدكم فأحسن وضوءه - كعب بن عجرة
١٤٠	إذا توضأ أحدكم فليجعل في أنفه ماء - أبو هريرة
١٤٤	إذا توضأت فمضمض - لقيط بن صبرة
٣١٥٠	إذا توفي أحدكم فوجد شيئا فليكن في ثوب - حميرة - جابر بن عبدالله
٥٧٧	إذا جثت إلى الصلاة فوجدت الناس فصل معهم - يزيد بن عامر
٨٨٩	إذا جئتم إلى الصلاة ونحن سجود فاسجدوا - أبو هريرة
٦٥٠	إذا جاء أحدكم إلى المسجد فلينظر فإن رأى في نعليه قدرا - أبو سعيد الخدري
٤٦٧	إذا جاء أحدكم المسجد فليصل سجدين - أبو قتادة الأنصاري
١١١٧	إذا جاء أحدكم والإمام يخطب فليصل ركعتين - جابر بن عبدالله
٣١٠٧	إذا جاء الرجل يعود مريضا فليقل - عبدالله ابن عمرو
٢٣٥١	إذا جاء الليل من ههنا وذهب النهار من ههنا - عمر بن الخطاب
٦٨٥	إذا جعلت بين يديك مثل مؤخرة الرجل - طلحة بن عبيدالله
٩٨٧	إذا جلس في الصلاة وضع كفه اليمنى على فخذة اليمنى - عبدالله بن عمر
٤٨٦٨	إذا حدث الرجل بالحديث ثم التفت فهي أمانة - جابر بن عبدالله
٥٨٩	إذا حضرت الصلاة فأذنا ثم أقيما ثم ليؤمكما أكبركما شيئا - مالك بن الحويرث
٣١١٥	إذا حضرتم الميت فقولوا خيرا - أم سلمة زوج النبي ﷺ
٣٥٧٤	إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب فله أجران - عمرو بن العاص
٢٦٠٨	إذا خرج ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم - أبو سعيد الخدري
٥٠٩٥	إذا خرج الرجل من بيته فقال: بسم الله، توكلت على الله - أنس بن مالك
١٦٠٥	إذا خرصتم فجدوا ودعوا الثلث - سهل بن أبي حثمة
٢٠٨٢	إذا خطب أحدكم المرأة فإن استطاع أن ينظر - جابر بن عبدالله
٤١٢٣	إذا دبع الإهاب فقد طهر - ابن عباس
	إذا دخل أحدكم المسجد قلّيسلم على النبي

- ٤٦٥ أبو أسيد الأنصاري
- ٥١٧٣ - إذا دخل البصر فلا إذن - أبو هريرة
- - إذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله
- ٣٧٦٥ وعند طعامه قال الشيطان - جابر بن عبد الله
- - إذا دعا أحدكم أخاه فليجب عرساً كان أو
- ٣٧٣٨ نحوه - ابن عمر
- ٢١٤١ - إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه - أبو هريرة
- - إذا دعا الرجل لأخيه بظهر الغيب -
- ١٥٣٤ أبو الدرداء
- - إذا دُعي أحدكم إلى طعام فجاء مع الرسول
- ٥١٩٠ فإن ذلك له إذن - أبو هريرة
- - إذا دُعي أحدكم إلى طعام وهو صائم -
- ٢٤٦١ أبو هريرة
- - إذا دُعي أحدكم إلى الوليمة فليأتها - عبد الله
- ٣٧٣٦ ابن عمر
- ٢٤٦٠ - إذا دُعي أحدكم فليجب - أبو هريرة
- - إذا ذهب أحدكم إلى الغائط فليذهب معه -
- ٤٠ عائشة
- ٢٨٦ - إذا رأيت الدم البحراني فلا تُصلي - ابن عباس
- - إذا رأى أحدكم رؤيا يكرهها فليصق عن
- ٥٠٢٢ يساره - جابر بن عبد الله
- - إذا رأيت هلال المحرم فاعدد، فإذا كان يوم
- ٢٤٤٦ التاسع - ابن عباس
- ١١٩٧ - إذا رأيتم آية فاسجدوا - ابن عباس
- ٣١٧٢ - إذا رأيتم جنازة فقوموا لها - عامر بن ربيعة
- - إذا رأيتم مسجداً أو سمعتم مؤذناً فلا تقتلوا
- ٢٦٣٥ أحداً - عصام المزني
- - إذا رأيتم منهن شيئاً في مساكنكم فقولوا -
- ٥٢٦٠ أبو يعلى
- - إذا رأيتم الناس قد مرجت عهودهم وخفت
- ٤٣٤٣ أماناتهم وكانوا هكذا - عبد الله بن عمرو
- - إذا ركع أحدكم فليفرش ذراعيه على فخذه
- ٨٦٨ عبد الله بن مسعود
- - إذا ركع أحدكم فليقل ثلاث مرات: سبحان
- ٢٨٦ ربي العظيم - عبد الله بن مسعود
- - إذا رمى أحدكم جمرة العقبة فقد حل -
- ١٩٧٨ عائشة
- - إذا رميت سهمك وذكرت اسم الله - عدي بن
- ٢٨٤٩ حاتم
- - إذا رميت الصيد فأدركته بعد ثلاث ليال -
- ٢٨٦١ أبو ثعلبة الخشني
- - إذا زال النهار فقم فصل أربع ركعات -
- ١٢٩٨ عبد الله بن عمرو
- - إذا زنت أمة أحدكم فليجدها ولا يُعيرها -
- ٤٤٧٠ أبو هريرة
- - إذا زنى الرجل خرج منه الإيمان كان عليه
- ٤٦٩٠ كالظلة - أبو هريرة
- - إذا زوج أحدكم خادمه أو عبده أو أجيده فلا
- ٤١١٤ ينظر إلى مادون الشرة - عبد الله بن عمرو
- - إذا زوج أحدكم عبده أمته فلا ينظر إلى
- ٤١١٣ عورتها - عبد الله بن عمرو
- - إذا سافرت في الخصب فأعطوا الإبل حقها
- ٢٥٦٩ - أبو هريرة
- - إذا سألت الله فسلوه ببطون أكفكم ولا -
- ١٤٨٦ مالك بن يسار السكوني
- - إذا سجد أحدكم فلا يترك كما يترك البعير -
- ٨٤٠ أبو هريرة
- - إذا سجد أحدكم فلا يفترش يديه افتراش
- ٩٠١ الكلب - أبو هريرة
- - إذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب -
- ٨٩٢ العباس بن عبد المطلب
- - إذا سجدت فمكّن لسجودك فإذا رفعت فاقعد
- ٨٥٩ - رقاعة بن رافع
- - إذا سرق المملوك فبعه ولو بنش - أبو هريرة
- ٤٤١٢ - إذا سقطت لقمة أحدكم فليبط عنها الأذى
- ٣٨٤٥ وليأكلها - أنس بن مالك
- - إذا سكر فاجلدوه ثم إن سكر فاجلدوه -
- ٤٤٨٤ أبو هريرة

١٠٢٩	إذا صلى أحدكم فلم يدر زاد أم نقص - أبو سعيد الخدري	٢٣٥٠	إذا سمع أحدكم النداء والإناء على يده - أبو هريرة
٦٨٩	إذا صلى أحدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئاً - أبو هريرة	٣١٠٣	إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه - عبد الرحمن بن عوف
٦٩٨	إذا صلى أحدكم فليُصل إلى سترة وليدن منها - أبو سعيد الخدري	٥١٠٢	إذا سمعتم صياح الديكة فسلوا الله من فضله - أبو هريرة
٦٢٧	إذا صلى أحدكم في ثوب فليخالف بطرفيه على عاتقيه - أبو هريرة	٥٢٣	إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول - عبد الله بن عمرو بن العاص
٧٩٥	إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن فيهم السقيم - أبو هريرة	٥١٠٣	إذا سمعتم نباح الكلاب ونهيق الحمر بالليل فتعوزوا بالله - جابر بن عبد الله
٧٩٤	إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن فيهم الضعيف - أبو هريرة	٥٢٢	إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن - أبو سعيد الخدري
٦٠٢	إذا صلى الإمام جالساً فصلوا جُلوساً - جابر ابن عبد الله	٤٤٨٢	إذا شربوا الخمر فاجلدوهم ثم إن شربوا فاجلدوهم - معاوية بن أبي سفيان
٦٠٧	إذا صلى قاعدًا فصلوا قعودًا - أسيد ابن حضير	١٠٢٧	إذا شك أحدكم في صلاته فإن استيقن أن قد صلى - عطاء بن يسار
١١٣١	إذا صليتم الجمعة فصلوا بعدها أربعاً - أبو هريرة	١٠٢٦	إذا شك أحدكم في صلاته فلا يدري كم صلى - عطاء بن يسار
٣١٩٩	إذا صليتم على الميت فأخلصوا له الدعاء - أبو هريرة	١٠٢٠	إذا شك أحدكم في صلاته فليلق الشك - عبد الله بن مسعود
٩٧٢	إذا صنع لأحدكم خادمه طعاماً ثم جاء به وقذولي حره ودخان - أبو هريرة	١٠٢٤	إذا صلى أحدكم إلى شيء يستره من الناس - أبو سعيد الخدري
٣٨٤٦	إذا ضرب أحدكم فليقل الوجه - أبو هريرة	٦٩٥	إذا صلى أحدكم إلى سترة فليدن منها - سهل ابن أبي حثمة
٤٤٩٣	إذا عرف يمينه من شماله فمروه بالصلاة - امرأة معاذ بن عبد الله عن رجل	٧٠٠	صلاته الكلب - ابن عباس
٤٩٧	إذا عطس أحدكم فليقل الحمد لله - أبو هريرة	٧٠٤	إذا صلى أحدكم الركعتين قبل الصُّبح فليضطجع على يمينه - أبو هريرة
٥٠٣٣	إذا عملت الخطيئة في الأرض كان من شهدها فكرها - العرس بن عميرة الكندي	١٢٦١	إذا صلى أحدكم فخلع نعليه فلا يؤذ بهما أحداً - أبو هريرة
٤٣٤٥	إذا غضب أحدكم وهو قائم فليجلس - أبو ذر الغفاري	٦٥٥	إذا صلى أحدكم فلا يضع نعليه عن يمينه - أبو هريرة
٤٧٨٢	إذا فرغ أحدكم من التشهد الآخر فليتعوذ بالله من أربع - أبو هريرة	٦٥٤	

٩٧٠	- إذا قلت هذا - عبدالله بن مسعود	- إذا فسا أحدكم في الصلاة فليصرف - علي	١٠٠٥	ابن طلق
٨٥٦	- إذا قُمت إلى الصلاة فكبر، ثم اقرأ ما تيسر -	- إذا فسا أحدكم في الصلاة فليصرف	٢٠٥	فليتوضأ - علي بن طلق
٨٥٩	أبو هريرة	- إذا قال الإمام سمع الله لمن حمده، فقولوا:	٨٤٨	اللهم ربنا - أبو هريرة
٢٣٦٣	- إذا قمت فتوجهت إلى القبلة فكبر ثم اقرأ بأمر	- إذا قال الإمام غير المغضوب عليهم ولا	٩٣٥	الضالين - فقولوا: آمين - أبو هريرة
٢٣٥٥	القرآن - رفاعه بن رافع	- إذا قال الرجل: هلك الناس فهو أهلكهم -	٤٩٨٣	أبو هريرة
٢٣٦٣	- إذا كان أحدكم صائمًا فلا يرفث - أبو هريرة	- إذا قال المؤذن: الله أكبر الله أكبر - عمر بن	٥٢٧	الخطاب
٢٣٥٥	- إذا كان أحدكم صائمًا فليفطر على التمر -	- إذا قام أحدكم إلى الصلاة فإن الرحمة	٩٤٥	تواجهه - أبو ذر الغفاري
٤٨٢١	سلمان بن عامر	- إذا قام أحدكم من الليل فاستعجم القرآن	١٣١١	على لسانه - أبو هريرة
١٧٧	- إذا كان أحدكم في الصلاة فوجد حركة في	- إذا قام أحدكم من الليل فلا يغمس يده في	١٠٣	الإناء - أبو هريرة
١٧٧	دبره - أبو هريرة	- إذا قام أحدكم من الليل فليصل ركعتين	١٣٢٣	خفيفتين - أبو هريرة
٦٩٧	- إذا كان أحدكم يُصلي فلا يدع أحدًا يمر بين	- إذا قام الإمام في الركعتين فإن ذكر قبل أن	١٠٣٦	يستوي قائمًا - المغيرة بن شعبة
٦٩٧	يديه - أبو سعيد الخدري	- إذا قام الرجل إلى الصلاة فلا يزقن أمامه -	٤٧٨	طارق بن عبدالله المحاربي
٢٦٠٩	- إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم - أبو	- إذا قام الرجل من مجلس ثم رجع إليه فهو	٤٨٥٣	أحقُّ به - أبو هريرة
٦٤٠	هريرة	- إذا قُسمت الأرض وحدت فلا شفعة فيها -	٣٥١٥	أبو هريرة
٦٤٠	سلمة	- إذا قضى الإمام الصلاة وقعد فأحدث قبل أن	٦١٧	يتكلم - عبدالله بن عمرو
٣٠٤	- إذا كان دم الحيض فإنه دمٌ أسود يُعرف -	- إذا قعد بين شعبها الأربع وألرق الختان -	٢١٦	أبو هريرة
٣٠٤	فاطمة بنت أبي حبيش	- إذا قُلت: أنصت، والإمام يخطب فقد	١١١٢	لغوت - أبو هريرة
٢٨٦	- إذا كان دم الحيضة فإنه دمٌ أسود يُعرف -			
٢٨٦	فاطمة بنت أبي حبيش			
٣٩٤٧	- إذا كان العبد بين اثنين فأعتق أحدهما نصيبه			
٣٩٤٧	- عبدالله بن عمر			
٣٠٩١	- إذا كان العبد يعمل عملاً صالحًا فشغله عنه			
٣٠٩١	مرض - أبو موسى الأشعري			
٣٩٢٨	- إذا كان لإحداكُم مكاتبٌ فكان عنده ما يؤدي			
٣٩٢٨	فلتحتجب منه - أم سلمة			
٦٣٥	- إذا كان لأحدكم ثوبان فليُصلَّ فيهما - ابن			
٦٣٥	عمر			
٦٥	- إذا كان الماء قُلْتين فإنه لا ينحس - عبدالله			
٦٥	ابن عمر			
٦٣	- إذا كان الماء قُلْتين لم يحمل الخبث -			
٦٣	عبدالله بن عمر			

- إذا كان واسعًا فخالف بين طرفيه - جابر بن عبدالله ٦٣٤
 - إذا كان يوم الجمعة غدت الشياطين براياتها إلى الأسواق - علي بن أبي طالب ١٠٥١
 - إذا كره الاثنان اليمين أو استحباها فليستهما عليها - أبو هريرة ٣٦١٧
 - إذا كفن أحدكم أخاه فليحسن كفنه - جابر ابن عبدالله ٣١٤٨
 - إذا كنت في صلاة فشككت في ثلاث أو أربع - عبدالله بن مسعود ١٠٢٨
 - إذا لبستم وإذا توضأتم فابدؤا بأيامكم - أبو هريرة ٤١٤١
 - إذا لقي أحدكم أخاه فليسلم عليه - أبو هريرة ٥٢٠٠
 - إذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم - بريدة بن الحصيب ٢٦١٢
 - إذا لقيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب - المقداد بن الأسود ٤٨٠٤
 - إذا مات الإنسان انقطع عمله إلا من ثلاثة أشياء - أبو هريرة ٢٨٨٠
 - إذا مات صاحبكم فدعوه ولا تقعوا فيه - عائشة ٤٨٩٩
 - إذا مر أحدكم في مسجدنا - أبو موسى الأشعري ٢٥٨٧
 - إذا مرض الرجل في رمضان ثم مات - عبدالله بن عباس ٢٤٠١
 - إذا نأبكم شيء في الصلاة فليسهج الرجال - سهل بن سعد ٩٤١
 - إذا نكس أحدكم في الصلاة فليرقد حتى يذهب عنه النوم - عائشة ١٣١٠
 - إذا نكس أحدكم وهو في المسجد فليتحول من مجلسه - ابن عمر ١١١٩
 - إذا نكح العبد بغير إذن مولاه فنكاحه باطل - عبدالله بن عمر ٢٠٧٩
 - إذا نمت فأطفئوا سرجكم فإن الشيطان يدل
 مثل هذه - ابن عباس ٥٢٤٧
 - إذا نودي بالصلاة أدبر الشيطان وله ضراطٌ حتى لا يسمع التأذين - أبو هريرة ٥١٦
 - إذا وجد أحدكم ذلك فليوضح فرجه - المقداد بن الأسود ٢٠٧
 - إذا وجدتم الرجل قد غل فأحرقوا متاعه واضربوه - عمر بن الخطاب ٢٧١٣
 - إذا وضع عشاء أحدكم وأقيمت الصلاة فلا يقوم حتى يفرغ - ابن عمر ٣٧٥٧
 - إذا وطئ أحدكم بتمله الأذى فإن التراب له طهور - أبو هريرة ٣٨٥
 - إذا وطئ الأذى بخفيه فطهورهما التراب - أبو هريرة ٣٨٦
 - إذا وعد الرجل أخاه ومن نيته أن يفي - زيد ابن أرقم ٤٩٩٥
 - إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فامقلوه فإن في أحد جناحيه داء - أبو هريرة ٣٨٤٤
 - إذا وقع الرجل بأهله وهي حائضٌ فليصدق بنصف دينار - ابن عباس ٢٦٦
 - إذا وقعت رميتك في ماء فغرقت فماتت فلا تأكل - عدي بن حاتم ٢٨٥٠
 - إذا وقعت الفأرة في السمن، فإن كان جامدًا فألقوها وما حولها - أبو هريرة ٣٨٤٢
 - إذا ولج الرجل بيته فليقل: اللهم! إني أسألك خير المولج - أبو مالك الأشعري ... ٥٠٩٦
 - إذا ولغ الكلب في الإناء فاغسلوه - أبو هريرة ٧٣
 - اذبح ولا حرج - عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٠١٤
 - اذبحوا لله في أي شهر كان وبروا الله وأطعموا - نبیثة الخير ٢٨٣٠
 - أذكركم بالله الذي نجاكم من آل فرعون - عكرمة ٣٦٢٦
 - اذكروا محاسن موتاكم وكُفُّوا عن مساوئهم ابن عمر ٤٩٠٠
 - أذن رسول الله ﷺ بالغزو وأنا شيخٌ كبيرٌ -

- ٣٩٠٣ الله ﷺ قالت - عائشة
 - أُرِيتَ قول الله تعالى ﴿إِنَّ الصِّفَا وَالْمَرْوَةَ﴾
 ١٩٠١ عروة بن الزبير
 - أُرِيتَ لو أن رجلاً أجنب فلم يجد الماء
 ٣٢١ شهراً - شقيق بن سلمة
 - أُرِيتَ لو مررت بقبري أكنت تسجد له؟
 ٢١٤٠ قيس بن سعد
 - أُرِيتَ لو وضعها في غير حقها أكان يأثم -
 ٥٢٤٣ أبو ذر الغفاري
 - أُرِيتَ ليلتكم هذه، فإن على رأس مائة سنة
 ٤٣٤٨ منها - عبدالله بن عمر
 - أُرِيتَ عن يديك - عمر بن الخطاب
 ٢٠٠٤ أُرِيعَ قبل الظهر ليس فيهن تسليم تُفتح لهنَّ
 ١٢٧٠ أبواب السماء - أبو أيوب الأنصاري
 - أُرِيعَ لا تجوز في الأصاحي - البراء بن
 ٢٨٠٢ عازب
 - أُرِيعَ من كُنَّ فيه فهو منافق خالص ومن كانت
 ٤٦٨٨ فيه خلعة منه - عبدالله بن عمرو
 - أُرِيعَ لا أوْمنهم في حل ولا حرم - سعيد بن
 ٢٦٨٤ يربوع المخزومي
 - أُرِيعَون خصلة أعلاهن منيحة العنز - عبدالله
 ١٦٨٣ ابن عمرو
 - أُرِيعَون - معاذ بن أنس
 ٥١٩٦ أُرِيتَما فرد الأرض على أهلها وخذ نفقتك -
 ٣٤٠٢ رافع بن خديج
 - ارتبطوا الخيل وامسحوا بنواصيها - أبو
 ٢٥٥٣ وهب الجشمي
 - أرجع فأحسن وضوءك - عمر بن الخطاب ...
 ١٧٣ أرجع فأضحكهما كما أبكيتهما - عبدالله
 ٢٥٢٨ ابن عمرو
 - أرجع فصل فإنك لم تُصَلِّ - أبو هريرة
 ٨٥٦ أرجع فقل: السلام عليكم - كلدة بن حنبل
 ٥١٧٦ أرجعي فأرضعيه حتى تقطعيه - بريدة بن
 ٤٤٤٢ الحبيب
- ٢٥٢٧ يعلى بن منية
 - أذن لي أن أحدث عن ملك من ملائكة الله -
 ٤٧٢٧ جابر بن عبدالله
 - اذهب إلى فلان الأنصاري فإنه كان قد تجهز
 ٢٧٨٠ أنس بن مالك
 - اذهب إليّ رب الناس اشف أنت الشافي
 ٣٨٨٣ عبدالله بن مسعود
 - اذهب فاصبر اذهب فاطرح متاعك في
 الطريق - أبو هريرة
 ٥١٥٣ اذهب فاغسل هذا عنك - عمار بن ياسر
 ٤١٧٦ اذهب فاغسل هذا عنك - عمار بن ياسر
 ٤٦٠١ اذهب فاقلع نخله - سمرة بن جندب
 ٣٦٣٦ اذهب فإن الله قد عفا عنك - أبو أمامة
 الباهلي
 ٤٣٨١ اذهب فانت حر - عبدالله بن عمرو ابن
 العاص
 ٤٥١٩ اذهب فبئس الخطيب أنت - عدي بن حاتم
 ٤٩٨١ اذهب فتوضأ - أبو هريرة
 ٤٠٨٦ اذهب فتوضأ - أبو هريرة
 ٦٣٨ اذهب فخذ جارية - أنس بن مالك
 ٢٩٩٨ اذهب فوار أباك ثم لا تحدثن شيئاً حتى
 تأتيني - علي بن أبي طالب
 ٣٢١٤ اذهبوا بخميصتي هذه إلى أبي جهم - عائشة
 ٤٠٥٢ اذهبوا فقاموهم أنصاف الأموال ولا
 تمسوا ذرايعهم - الزبيب بن ثعلبة بن عمرو
 التميمي
 ٣٦١٢ اذهبي فقد بايعتك - عائشة
 ٢٩٤١ أراد رسول الله ﷺ الحج فقالت امرأة
 لزوجها - ابن عباس
 ١٩٩٠ أراد رسول الله ﷺ أن يكتب إلى بعض
 الأعاجم - أنس بن مالك
 ٤٢١٤ أراد الضحاك بن قيس أن يستعمل مسروقاً -
 إبراهيم بن يزيد النخعي
 ٢٦٨٦ أرادت أُمِّي أن تسمي لدخولي على رسول

استأذن أبي النبي ﷺ فدخل بينه وبين قميصه	- أرسل إليَّ عمر حين تعالى النهار فجئته
بهيسة عن أبيها ١٦٦٩	فوجدته جالسًا على سرير - مالك بن أوس
استأذن العباس رسول الله ﷺ أن يبيت بمكة	ابن الحداث ٢٩٦٣
ابن عمر ١٩٥٩	- أرسل بها إلى أخيك النجاشي - أنس بن
- استأذنت ربي تعالى على أن أستغفر لها -	مالك ٤٠٤٧
أبو هريرة ٣٢٣٤	- أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة
- استحضت امرأة على عهد رسول الله ﷺ	- الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة -
فأمرت - عائشة ٢٩٤	أبو سعيد الخدري ٤٩٢
- استسقى رسول الله ﷺ وعليه خميصة له	- أرضوا مصدقيكم - جرير بن عبدالله ١٥٨٩
سوداء - عبدالله بن زيد ١١٦٤	- ارفعوا أيديكم فإنها أخبرتني أنها مسمومة -
- استعارت امرأة تعني حليًا على أناس	أبو هريرة ٤٥١٢
يعرفون ولا تعرف هي - عائشة ٤٣٩٦	- ارفعوا - عبدالرحمن بن الأزهر ٤٤٨٨
- استعمل نافع بن علقمة أبي على عرافة قومه	- اركب - قيس بن سعد بن عبادة ٥١٨٥
مسلم بن شعبة ١٥٨١	- اركبها بالمعروف - جابر بن عبدالله ١٧٦١
- استعملني عمر على الصدقة فلما فرغت أمر	- اركبها ويلك - أبو هريرة ١٧٦٠
لي بعمالة - عبدالله بن الساعدي ٢٩٤٤	- ارموا بالبيت ثلاثًا - ابن عباس ١٨٨٥
- استعيذوا بالله من عذاب القبر - البراء بن	ارموا واتقوا الوجه - أبو بكره الثقفي ٤٤٤٤
عازب ٤٧٥٣	- أرن أو اعجل، ما أنهر الدم وذكر اسم الله
- استعينوا بالركب - أبو هريرة ٩٠٢	عليه فكلوا - رافع بن خديج ٢٨٢١
- استغفر الله وتب إليه - أبو أمية المخزومي ...	- الأرواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف
- استغفروا لأخيكم واسألوا له بالتثنية -	أبو هريرة ٤٨٣٤
عثمان بن عفان ٣٢٢١	- أري الليلة رجل صالح أن أبا بكر نيط برسول
- استنثروا مرتين بالغتين أو ثلاثًا - ابن عباس .	الله ﷺ ونيط عمر بأبي بكر - جابر بن عبدالله
استهما على اليمين ما كان أحبا ذلك أو كرهما	- أزرة المسلم إلى نصف الساق ولا حرج -
أبو هريرة ٣٦١٦	أبو سعيد الخدري ٤٠٩٣
- أستودع الله دينك وأمانتكم وخواتيم عملك -	- أزيدك أزيدك - عمرو بن حريث ٣٠٦٠
ابن عمر ٢٦٠٠	- أسأل الله معافاته ومغفرته إن أمتي لا تطيق
- أستودع الله دينكم وأمانتكم - عبدالله	ذلك - أبي بن كعب ١٤٧٨
الخطمي ٢٦٠١	- الإسهال في الإزار والقميص والعمامة -
- استووا واعدلوا صفوفكم - أنس بن مالك ..	عبدالله بن عمر ٤٠٩٤
- أسجع الجاهلية وكهانها؟ أذ في الصبي غرة	- أسبغ الوضوء وخلل بين الأصابع - لقيط بن
ابن عباس ٤٥٧٤	صبرة ١٤٢
- أسجع كسجع الأعراب - المغيرة بن شعبة ..	- استأخرون فإنه ليس لكن أن تحققن الطريق -
أسرج لي الفرس - أبو عبدالرحمن القهري .	أبو أسيد الأنصاري ٥٢٧٢

أرض الله - عروة بن الزبير ٣٠٧٦	- أسرعوا بالجنازة فإن تك صالحة فخير
- أصاب الله بك يا ابن الخطاب - أبو رمثة ١٠٠٧	تقدمونها إليه - أبو هريرة ٣١٨١
- أصاب أهل المدينة قحطٌ على عهد رسول	- اسق ثم احبس الماء حتى يرجع إلى الجدر -
الله ﷺ - أنس بن مالك ١١٧٤	عبدالله بن الزبير ٣٦٣٧
- أصاب رجلاً جرح في عهد رسول الله ﷺ ثم	- اسق يازبير! ثم أرسل إلى جارك - عبدالله بن
احتلم - عبدالله بن عباس ٣٣٧	الزبير ٣٦٣٧
- أصاب رسول الله ﷺ سيئاً، فذهبت أنا	- اشكبي لي وضوءاً - الرُّبَّيع بنت معوذ ابن
وأختي وفاطمة بنت النبي ﷺ إلى النبي ﷺ	عفراء ١٢٦
- ضباعة بنت الزبير ٥٠٦٦	- الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله - عبدالله
- الأصابع سواء: عشرٌ عشرٌ من الإبل -	ابن عمر ٤٦٩٥
أبو موسى الأشعري ٤٥٥٦	- الإسلام يزيد ولا ينقص - معاذ بن جبل ٢٩١٢
- الأصابع سواء والأسنان سواء الثنية	- أسلمت امرأة على عهد رسول الله ﷺ
والضرس سواء - ابن عباس ٤٥٥٩	فتزوجت - ابن عباس ٢٢٣٩
- أصابوا ونعم ماصنعوا - أبو هريرة ١٣٧٧	- اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين: - أسماء
- أصبت بأرض الروم جرة حمراء فيها دنانير -	بنت يزيد ١٤٩٦
أبو الجويرية الجرمي ٢٧٥٣	- أسمعت بلالا ينادي؟ - عبدالله بن عمرو ٢٧١٢
- أصبت بعضاً وأخطأت بعضاً - أبو هريرة ٣٢٦٨	- اسمعوا إلى ما يقول سيدكم - أبو هريرة ٤٥٣٢
- أصبت بعضاً وأخطأت بعضاً - أبو هريرة ٤٦٣٢	- أسممت هذه الشاة؟ - جابر بن عبدالله ٤٥١٠
- أصبت السنة وأجزأتك صلاتك - أبو سعيد	- الأسنان سواء والأصابع سواء - ابن عباس . ٤٥٦٠
الخدري ٣٣٨	- أشاهد فلان؟ - أبي بن كعب ٥٥٤
- أصبح من عبادي مؤمنٌ بي وكافرٌ - زيد بن	- اشتركت أنا وعمارٌ وسعدٌ فيما نصيب يوم
خالد الجهني ٣٩٠٦	بدر - عبدالله بن مسعود ٣٣٨٨
- أصبحوا بالصبح فإنه أعظم لأجوركم - رافع	- اشتريت يوم خيبر قلادة بائني عشر ديناراً -
ابن خديج ٤٢٤	فضالة بن عبيد ٣٣٥٢
- أصبنا طعاماً يوم خير فكان الرجل - عبدالله	- اشتكى النبي ﷺ فصلينا وراءه وهو قاعدٌ -
ابن أبي أوفى ٢٧٠٤	جابر بن عبدالله ٦٠٦
- اصدعها صدعين فاقطع أحدهما قميصاً -	- اشكتيت وعندي سبع أخوات - جابر بن
دحية بن خليفة الكلبي ٤١١٦	عبدالله ٢٨٨٧
- اصرف بصرك - جرير بن عبدالله البجلي ٢١٤٨	- اشربوا ما حلٌ - عبدالله بن عمرو ٣٧٠٠
- أصلى الغلام - ابن عباس ١٣٥٦	- اشفعوا إليّ لتؤجروا وليقض الله على لسان
- أصليت معنا؟ - عبدالله بن عمر ٩٠٧ (ب)	نبيه ماشاء - أبو موسى الأشعري ٥١٣١
- أصليت يا فلان؟ قم فاركع - جابر بن عبدالله ١١١٥	- اشفعوا تؤجروا - معاوية بن أبي سفيان ٤٧٧٢
- أضمت أمس؟ - جويرية بنت الحارث ٢٤٢٢	- اشفعوا تؤجروا - معاوية بن أبي سفيان ٥١٣٢
- اصنعوا لآل جعفر طعاماً فإنه قد أتاهم أمر	- أشهد أن رسول الله ﷺ قضى أن الأرض

١٩٨٦	- اعتمر رسول الله ﷺ قبل أن يُحج - ابن عمر	٣١٣٢	يشغلهم - عبدالله بن جعفر
	- أعتموا بهذه الصلاة، فإنكم قد فصلتم بها -		- أصيب رجلٌ في عهد رسول الله ﷺ في ثمار
٤٢١ معاذ بن جبل	٣٤٦٩	أبو سعيد الخدري
	- أعجزتم إذ بعثت رجلاً منكم فلم يمش		- اضرب بهذا الحائط فإن هذا شراب من لا
٢٦٢٧ لامري - عقبة بن مالك	٣٧١٦	يؤمن بالله واليوم الآخر - أبو هريرة
	- اعدلوا بين أبنائكم اعدلوا بين أبنائكم -	١٩٣	- أطابت بُرْمَتُكَ - عبدالله بن الحارث بن جزء
٣٥٤٤ النعمان بن بشير		- أطعم أهلَكَ من سمين حمرِكَ فإنما حرمتها
	- اعرضوا عليّ رقاكم لا بأس بالرقى مالم	٣٨٠٩	من أجل جوال القرية - غالب بن أبجر
٣٨٨٦ تكن شركاً - عوف بن مالك	٢٣٩٨	- أطعمك الله وسقاك - أبو هريرة
	- اعزل عنها إن شئت فإنه سيأتيها ما قُدِّر لها -		- أطعموا الجائع وعودوا المريض وفكوا
٢١٧٣ جابر بن عبدالله	٣١٠٥	العاني - أبو موسى الأشعري
٥٥٧	- أعطاك الله ذلك كله - أبي بن كعب		- أطعموهنَّ ممَّا تأكلون - معاوية بن حيدة
	- أعطاه النبي ﷺ ديناراً يشتري به أضحية -	٢١٤٤	القشيري
٣٣٨٤ عروة بن الجعد البارقى	٢٦٥٣	- اطلبوه فاقتلوه - سلمة بن الأكوع
	- أعطه إياه فإن خيار الناس أحسنهم قضاء -		- اطلبوها ليلة سبع عشرة من رمضان وليلة
٣٣٤٦ أبو رافع مولى النبي ﷺ	١٣٨٤	إحدى وعشرين - ابن مسعود
٢١٢٦	- أعطها درعك - علي بن أبي طالب		- اطلع الله على أهل بدر فقال : اعملوا ما شئتم
٢١٢٥	- أعطها شيئاً - ابن عباس	٤٦٥٤	أبو هريرة
	- أعطها فلتحج عليه فإنه في سبيل الله -	٣١٥٨	- أطب طيبكم المسك - أبو سعيد الخدري
١٩٨٨ أم معقل الأسدية		- أطيل ذيلي وأمشي في المكان القدر يطهره
٢٩٠٢	- أعطوا ميراثه رجلاً من أهل قريته - عائشة	٣٨٣	مابعده - أم سلمة
٣٠٧٢	- أعطوه من حيث بلغ السوط - ابن عمر	٦٧٠	- اعتدلوا سوا صفوكم - أنس بن مالك
	- أعطى النبي ﷺ رجلاً ولم يعط رجلاً منهم		- اعتدلوا في السجود ولا يفترش أحدكم
٤٦٨٣ شيئاً - سعد بن أبي وقاص	٨٩٧	ذراعيه افتراش الكلب - أنس بن مالك
١٧٠٠	- أعطني ولا تحصي - عائشة	٣٢٨٣	- أعتقها فإنها مؤمنة - الشريد بن سويد
١٦٩٩	- أعطني ولا نوكي - أسماء بنت أبي بكر		- أعتقها فإنها مؤمنة - معاوية بن الحكم
٤٦٠٢	- أعطيتها بغيراً - عائشة	٩٣٠	السلمي
	- أعفُ الناس قتلة أهل الإيمان - عبدالله بن	٣٢٨٢	- أعتقها فإنها مؤمنة - معاوية بن الحكم السلمي
٢٦٦٦ مسعود		- أعتقوا عنه يعتق الله بكل عضو منه عضواً منه
	- اعفو عنه في كل يوم سبعين مرة - عبدالله بن	٣٩٦٤	من النار - وائلة بن الأسقع
٥١٦٤ عمر	٥١٦٧	- أعتقها - معاوية بن سويد بن مقرن
٣٣٤٣	- أعليه دينٌ - جابر بن عبدالله		- اعتكفت مع رسول الله ﷺ امرأة من أزواجه
	- أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم	٢٤٧٦	عائشة
٧٧٥ من همزه - أبو سعيد الخدري	١٩٩٣	اعتمر رسول الله ﷺ أربع عمير - ابن عباس

الأرض - عبدالله بن عباس ٣٤١٠	- أعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم - عبدالله
- افترقت اليهود على إحدى أو ثنتين وسبعين	ابن عمرو بن العاص ٤٦٦
فرقة - أبو هريرة ٤٥٩٦	- أعوذ بالله من الشيطان من نفعه ونفته وهمزه
- أفضت مع رسول الله ﷺ فما مست قدماه	جبير بن مطعم ٧٦٤
الأرض حتى - الشريد بن سويد الثقفي ... ١٩٢٥ (ب)	- أعوذ بالله من النار، ويل لأهل النار - أبو
- أفضل الأعمال الحب في الله والبغض في	ليلى يسار ٨٨١
الله - أبو ذر الغفاري ٤٥٩٩	- أعوذ برضاك من سخطك، وأعوذ بمعافاتك
- أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر -	من عقوبتك - عائشة ٨٧٩
أبو سعيد الخدري ٤٣٤٤	- أعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وشر عباده
- أفضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله	عبدالله بن عمرو ٣٨٩٣
المحرم - أبو هريرة ٢٤٢٩	- أعيدكما بكلمات الله التامة من كل شيطان
- أفصنا مع ابن عمر فلما بلغنا جمعاً - سعيد	وهامة - ابن عباس ٤٧٣٧
ابن جبير ١٩٣١	- أغار عبدالرحمن بن عيينة على إبل رسول الله
- أفطر الحاجم والمحجوم - ثوبان مولى	ﷺ - سلمة بن الأكوع ٢٧٥٢
رسول الله ﷺ ٢٣٦٧, ٢٣٧٠	- اغتسل بعض أزواج النبي ﷺ في جفنة - ابن
- أفطر الحاجم والمحجوم - شداد بن أوس ..	عباس ٦٨
٢٣٦٩	- اغتسلي لكل صلاة - عائشة ٢٩٢
- أفطر عندكم الصائمون وأكل طعامكم	- اغتسلي واستدفري بثوب واحرمي - جابر
الأبرار - أنس بن مالك ٣٨٥٤	ابن عبدالله ١٩٠٥
- أفطرننا يوماً في رمضان في غيم في عهد	- أغر على أبنی صباحاً وحرّق - أسامة بن زيد
رسول الله ﷺ - أسماء بنت أبي بكر ٢٣٥٩	- اغزوا باسم الله وفي سبيل الله - بريدة بن
- افعلوا كما كنتم تفعلون - عبدالله بن مسعود .	الحصيب ٢٦١٣
٤٤٧	- اغسلها ثلاثاً أو خمساً - أم عطية ٣١٤٢
- أفعميوا إن أتما؟ ألستما تبصرانه! - أم سلمة	- اغسلوه وكفنوه ولا تغطوا رأسه - عبدالله بن
٤١١٢	عباس ٣٢٤١
- أفلا أعلمك كلاماً إذا قلته أذهب الله همك -	- اغسلي هذه وأجفئها وأرسلني بها إليّ -
أبو سعيد الخدري ١٥٥٥	عائشة ٣٨٨
- أفلا كسوتها بعض أهلک؟ فإنه لا بأس به	- أغلق بابك واذكر اسم الله فإن الشيطان لا
للنساء - عبدالله بن عمرو ٤٠٦٦	يفتح باباً مغلقاً - جابر بن عبدالله ٣٧٣١
- أفلح وأبيه إن صدق - طلحة بن عبيدالله	- أفاض رسول الله ﷺ من آخر يومه حين صلى
٣٢٥٢	الظهر - عائشة ١٩٧٣
- أفلح وأبيه إن صدق - طلحة بن عبيدالله	- أفاض رسول الله ﷺ وعليه السكينة - جابر
٣٩٢	ابن عبدالله ١٩٤٤
- أفلحت يا قديم! إن مت ولم تكن أميراً -	- افتتح رسول الله ﷺ خيبر واشترط أن له
المقدم بن معديكرب ٢٩٣٣	
- أفنكتها؟ - ابن عباس ٤٤٢٧	
- أقام رسول الله ﷺ بتبوك عشرين يوماً بقصر	
الصلاة - جابر بن عبدالله ١٢٣٥	
- أقام رسول الله ﷺ بمكة عام الفتح خمس	

٨٣٠	كما يُقام القَدْخُ - جابر بن عبدالله	١٢٣١	عشرة يقصر الصلاة - ابن عباس
٨٢٥	- أقرأ بها فيما جهر به الإمام - جماعة عن	٤٦٩٧	إقام الصلاة وإيتاء الزكاة وحج البيت -
١٣٩٩	مكحول الشامي	٥٢٨	عبدالله بن عمر
٣٦٦٨	- أقرأ ثلاثاً من ذوات الرءاء - عبدالله بن عمرو	١٨٧٢	أقامها الله وأدامها - أبو أمامة الباهلي
١٣٨٨	- أقرأ عليّ سورة النساء - عبدالله بن مسعود	٣٧٦٢	أقبل رسول الله ﷺ فدخل مكة - أبو هريرة
٥٠٥٥	- أقرأ القرآن في شهر - عبدالله بن عمرو	٣٣١	أقبل رسول الله ﷺ من شعب من الجبل -
٣٩٩٣	- أقرأ ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ - نوفل	٣٢٩	جابر بن عبدالله
٣٩٩٦	الأشجعي	٧١٥	أقبل رسول الله ﷺ من الغائط فلقيه رجل عند
٨٧٥	- أقرأني رسول الله ﷺ: - إني أنا الرزاق ذو	١٩٣٣	بئر جمل - ابن عمر
٣٠٠٨	القوة المتين - عبدالله بن مسعود	٤٥٧٦	أقبل رسول الله ﷺ من نحو بئر جمل فلقيه
٢٨٣٥	- أقرأه رسول الله ﷺ فأيومئذ لا يعذب عذابه	٤٥٠٣	رجل فسلم عليه - أبو الجهم بن الحارث
٢٨٩٨	أحد ولا يوتق وثاقه أحدٌ - أبو قلابه	٩٢١	الأنصاري
٤٤١٠	- أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجدٌ -	٥٢٦١	أقبلت راكباً على أتان وأنا يومئذ قد ناهزت
٢٢٤٤	أبو هريرة	٥٢٤٩	الاحتلام - ابن عباس
٥١٠٤	- أفرم فيها على ذلك ماشئنا - عبدالله بن	٢٦٧٠	أقبلت مع ابن عمر من عرفات إلى المزدلفة
٤٤٥	عمر	٤٤١٠	أبو الشعثاء سليم المحاربي
١٦٤٠	- أقرؤوا الطير على مكناها - أم كرز الكعمية	٣١٢١	أقتلت امرأتان من هذيل فرمت إحداهما
٤٣٧٥	- أقسم المال بين أهل الفرائض على كتاب الله	٤٤١٠	الأخرى بحجر فقتلتها - أبو هريرة
٢٠١	ابن عباس	٥٢٥٢	أقتله بسلاحك في غرة الإسلام - الزبير بن
٥٤٢	- أقطعوه - جابر بن عبدالله	٢٦٧٠	العوام
٢٠١	- أقدناحية - رافع بن سنان	٤٤١٠	أقتلوا الأسودين في الصلاة: الحية
٢٠١	- أقلوا الخروج بعد هداة الرجل فإن الله تعالى	٤٤١٠	والعقرب - أبو هريرة
٢٠١	دواب يبشهن في الأرض - علي بن عمر بن	٤٤١٠	أقتلوا الحيات كلها إلا الجان الأبيض - ابن
٢٠١	حسين بن علي	٤٤١٠	مسعود
٢٠١	- أقم الصلاة - ذو مخبر الحبشي	٤٤١٠	أقتلوا الحيات كلهن فمن خاف ثأرهن - ابن
٢٠١	- أقم يا قبيصة! حتى تأتينا الصدقة - قبيصة بن	٤٤١٠	مسعود
٢٠١	مخارق الهلالي	٤٤١٠	أقتلوا الحيات وإذا الطفيتين والأبتر فإنهما
٢٠١	- أقلوا ذوي الهيئات عثراتهم إلا الحدود -	٤٤١٠	يلتمسان البصر ويسقطان الجبل - عبدالله بن
٢٠١	عائشة	٤٤١٠	عمر
٢٠١	- أقيمت صلاة العشاء فقام رجل فقال:	٤٤١٠	أقتلوا شيوخ المشركين واستبقوا شرخهم -
٢٠١	يا رسول الله! - أنس بن مالك	٤٤١٠	سمرة بنت جندب
٢٠١	- أقيمت الصلاة فعرض لرسول الله ﷺ رجلٌ	٤٤١٠	أقتلوه - جابر بن عبدالله
٢٠١	أنس بن مالك	٤٤١٠	أقرؤا ﴿يس﴾ على موتاكم - معقل بن يسار
٢٠١	- أقيمت الصلاة ورسول الله ﷺ نحي في	٤٤١٠	أقرؤوا فكل حسنٌ، وسيجيء أقوامٌ يقيمونه

..... ٥٤٤	جانب المسجد - أنس بن مالك
..... ٢٣٥	- أُقيمت الصلاة وصف الناس صفوفهم -
..... ٢٣٥	أبو هريرة
..... ٦٦٦	- أقيموا الصُّوف وحاذوا بين المناكب
..... ٦٦٢	وسدوا الخلل - ابن عمر
..... ٣٦٤٦	- أقيموا صفوفكم - النعمان بن بشير
..... ٣٠٧٠	- اكتب فو الذي نفسي بيده ما يخرج منه إلا
..... ٢٠١٧	حق - عبدالله بن عمرو
..... ٣٦٤٩	- اكتب له يا غلام! بالدهناء - قيلة بنت مخزومة
..... ٣٨١٣	- اكتبوا لأبي شاه - أبو هريرة
..... ٦٤٤	- اكتبوا لأبي شاه - أبو هريرة
..... ٥٨٧	- أكثر جنود الله لا أكله ولا أُحرِّمه - سلمان
..... ٤١٣٣	الفارسي
..... ٤٨٧	- أكثر ما رأيتُ عطاء يُصلي سادلا - ابن جريج
..... ٤١٣٣	- أكثركم جمعاً للقرآن، أو أخذاً للقرآن -
..... ٤١٣٣	سلمة بن قيس الجرهمي
..... ٤١٣٣	- أكثروا من النعال فإن الرجل لا يزال راكباً -
..... ٣٨٨٥	جابر بن عبدالله
..... ١٨٩	- اكشف البأس رب الناس عن ثابت بن قيس
..... ٤٣٥	ابن شماس - ثابت بن قيس
..... ٣٧٩٧	- أكل رسول الله ﷺ كنفاً ثم مسح يده - ابن
..... ١٣٦٨	عباس
..... ٤٦٨٢	- اكلا لنا الليل - أبو هريرة
..... ٢٤٥٦	- أكلت مع النبي ﷺ لحم حبارى -
..... ٢٩٨٨	أبو عبدالرحمن سفينة مولى النبي ﷺ
..... ٦٧٧	- اكلفوا من العمل ما تطيقون فإن الله لا يملأ
..... ٢٩٨٨	حتى تملأوا - عائشة
..... ٢٩٨٨	- أكمل المؤمنين إيماناً أحسنهم خلقاً -
..... ٢٩٨٨	أبو هريرة
..... ٢٩٨٨	- أكنت تقضين شيئاً؟ - أم هانئ
..... ٢٩٨٨	- ألا أحدثك عني وعن فاطمة بنت رسول الله
..... ٢٩٨٨	ﷺ - علي بن أبي طالب
..... ٢٩٨٨	- ألا أحدثكم بصلاة النبي ﷺ - أبو مالك
..... ٢٩٨٨	الأشعري
..... ٢٩٨٨	ألا أخبركم بأفضل من درجة الصيام
..... ٢٩٨٨	والصلاة والصدقة - أبو الدرداء
..... ٢٩٨٨	- ألا أخبركم بخير الشهداء: الذي يأتي
..... ٢٩٨٨	بشهادته - زيد بن خالد الجهني
..... ٢٩٨٨	- ألا أخبركم بوضوء رسول الله ﷺ - ابن عباس
..... ٢٩٨٨	- ألا أدلكما على خير مما سألتما؟ - علي بن
..... ٢٩٨٨	أبي طالب
..... ٢٩٨٨	- ألا أدلتوني به - أبو هريرة
..... ٢٩٨٨	- ألا أرى هذا يعلم ماههنا؟ لا يدخلن عليكن
..... ٢٩٨٨	عائشة
..... ٢٩٨٨	- ألا أرى هذه الحُمر قد علتكم - رافع بن
..... ٢٩٨٨	خديج
..... ٢٩٨٨	- ألا اشهدوا إن دمها هدر - ابن عباس
..... ٢٩٨٨	- ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ؟ -
..... ٢٩٨٨	عبدالله بن مسعود
..... ٢٩٨٨	- ألا أعلمك كلمات تقولينهن عند الكرب -
..... ٢٩٨٨	أسماء بنت عميس
..... ٢٩٨٨	- إلا الإقامة - أنس بن مالك
..... ٢٩٨٨	- ألا إن دية الخطأ شبه العمد - عبدالله بن
..... ٢٩٨٨	عمرو
..... ٢٩٨٨	- ألا إن دية الخطأ شبه العمد - ما كان بالسوط
..... ٢٩٨٨	والعصا - مائة من الإبل - عبدالله بن عمرو
..... ٢٩٨٨	- ألا إن العبد نام، ألا إن العبد نام - ابن عمر
..... ٢٩٨٨	- ألا إن كل رباً من ربا الجاهلية موضوع -
..... ٢٩٨٨	عمرو بن الأحوص
..... ٢٩٨٨	- ألا إن كل مأثرة كانت في الجاهلية تُذكر -
..... ٢٩٨٨	عبدالله بن عمرو
..... ٢٩٨٨	- ألا إن كل مأثرة كانت في الجاهلية من دم أو
..... ٢٩٨٨	مال - عبدالله بن عمرو
..... ٢٩٨٨	- ألا إن كلكم مناج ربه، فلا يؤذين بعضكم
..... ٢٩٨٨	بعضاً - أبو سعيد الخدري
..... ٢٩٨٨	- ألا إن من قبلكم من أهل الكتاب افترقوا
..... ٢٩٨٨	على ثنتين وسبعين ملة - معاوية بن أبي
..... ٢٩٨٨	سفیان

- ٣٨٠٤ الأهلي - المقدام بن معد يكرب
 - ألا من ظلم معاهدًا أو انتقصه - صفوان بن
 سليم عن أبناء أصحاب النبي ﷺ عن آبائهم ٣٠٥٢
 - ألا هلك المنتظمون - عبدالله بن مسعود ٤٦٠٨
 - ألا وطيب الرجال ريح لا لون له - عمران
 ابن حصين ٤٠٤٨
 - ألا يعجبك أبو هريرة جاء فجلس إلى جانب
 حجرتي - عائشة ٣٦٥٥
 - ألا! إنا نحمد الله أنا لم نكن في شيء من
 أمور الدنيا - أبو قتادة الأنصاري ٤٣٨
 - الذي تفوته صلاة العصر فكأنما وتر أهله
 وماله - ابن عمر ٤١٤
 - الذي يقرأ القرآن وهو ماهر به - عائشة ١٤٥٤
 - الزم بيتك واملك عليك لسانك وخذ بما
 تعرف - عبدالله بن عمرو ٤٣٤٣
 - ألق عنك شعر الكفر واختن - جد عثيم بن
 كليب الجهني ٣٥٦
 - ألقه على بلال فلقاه على بلال فأذن بلال -
 عبدالله بن محمد ٥١٢
 - ألقوا ما حولها وكلوا - ميمونة ٣٨٤١
 - ألقى عليّ رسول الله ﷺ الأذان حرفا حرفا:
 الله أكبر الله أكبر - أبو محذورة ٥٠٤
 - ألقى عليّ رسول الله ﷺ التأذين هو بنفسه -
 أبو محذورة ٥٠٣
 - ألك أبوان؟ - عبدالله بن عمرو ٢٥٢٩
 - ألك بينة؟ - الأشعث بن قيس ٣٦٢١
 - ألك مال؟ - مالك بن نضلة ٤٠٦٣
 - ألك ولد نسواه - النعمان بن بشير ٣٥٤٢
 - اللهم اجعل صلواتك ورحمتك على آل سعد
 ابن عباد - قيس بن سعد بن عباد ٥١٨٥
 - اللهم! اجعل في قلبي نورًا، واجعل في
 لساني نورًا - ابن عباس ١٣٥٣
 - اللهم! ارحم المحلقين - عبدالله بن عمر ١٩٧٩
 - اللهم! اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك
 ٤١٢١ ألا انتفختم بإهابها - ميمونة
 - ألا إنكم يامعشر خزاعة قتلتم هذا القليل من
 هذيل - أبو شريح الكعبي ٤٥٠٤
 - ألا، إني أوتيت الكتاب ومثله معه - المقدام
 ابن معد يكرب ٤٦٠٤
 - ألا تباعون رسول الله ﷺ؟ - عوف بن مالك ١٦٤٢
 - ألا تركتموه! - جابر بن عبدالله ٤٤٢٠
 - ألا ترى أنه في الصلاة - أبو هريرة ٧٤٦
 - ألا تريحي من ذي الخصلة؟ - جرير بن
 عبدالله البجلي ٢٧٧٢
 - ألا تسمعون؟ ألا تسمعون؟ - أبو أمامة
 الباهلي ٤١٦١
 - ألا تصفون كما تصف الملائكة عند ربهم؟
 جابر بن سمرة ٦٦١
 - ألا تعلمين هذه رقية النملة كما علمتها
 الكتابة - الشفاء بنت عبدالله ٣٨٨٧
 - ﴿إلا تنفروا يعذبكم عذابًا أليمًا﴾ - ابن عباس ٢٥٠٥
 - ألا خمرته ولو أن تعرض عليه عودا - جابر
 ابن عبدالله ٣٧٣٤
 - ألا دغمت إهابها فاستمتعتم به - ميمونة ٤١٢٠
 - ألا رجل يتصدق على هذا فيصليّ معه -
 أبو سعيد الخدري ٥٧٤
 - ألا رجل يحملني إلى قومه فإن قريشًا قد
 منعوني - جابر بن عبدالله ٤٧٣٤
 - ألا صلوا في الرجال - ابن عمر ١٠٦٣
 - ألا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته -
 عبدالله بن عمر ٢٩٢٨
 - ألا كلما نفرنا في سبيل الله خلف أحدهم -
 جابر بن سمرة ٤٤٢٢
 - ألا لا تحل أموال المعاهدين إلا بحقها -
 خالد بن الوليد ٣٨٠٦
 - ألا لا تغالوا بصدقات النساء - عمر بن
 الخطاب ٢١٠٦
 - ألا لا يحل ذو ناب من السباع، ولا الحمار

٢٧٤٧	فاكسهم - عبدالله بن عمرو	١١٧٦	وأحي بلدك الميت - عبدالله بن عمرو
٥٠٧٤	اللهم! إني أسألك العافية في الدنيا والآخرة	١١٧٥	اللهم اسقنا - أنس بن مالك
٩٨٥	ابن عمر	٣١٠٤	اللهم أسقنا غيثًا مغيثًا مريئًا نافعًا غير
٥٠٩٤	اللهم إني أسألك يا الله الأحد الصمد الذي	٣١١٨	ضار - جابر بن عبدالله
٤	لم يلد ولم يولد - محجن بن الأدرع	٨٧٨	اللهم! اشف سعدًا وأتمم له هجرته - سعد
٥	اللهم! إني أعوذ بك أن أضل أو أضل أو	٧٦١	ابن أبي وقاص
١٥٤٨	أزل أو أزل - أم سلمة	٧٦٠	اللهم اغفر لأبي سلمة وارفع درجته في
٣٩٧٢	اللهم إني أعوذ بك - أنس بن مالك	٨٥٠	المهدين - أم سلمة
١٥٥٤	اللهم إني أعوذ بك - أنس بن مالك	٧٦٦	اللهم اغفر لي ذنبي كله، دقه وجله -
١٥٤٧	اللهم! إني أعوذ بك من الأربع: من علم لا	٧٠٥	أبو هريرة
١٥٥٠	ينفع - أبو هريرة	٩٦٩	اللهم اغفر لي ما قدمت وأخرت وأسرت -
١٥٤٦	اللهم! إني أعوذ بك من البخل والهرم -	٥٣٠	علي بن أبي طالب
١٥٤٩	أنس بن مالك	١٥٣٧	اللهم اغفر لي ما قدمت وما أخرت وما
٥٠٨٥	اللهم إني أعوذ بك من البرص والجنون -	٣٢٠٠	أسرت - علي بن أبي طالب
٩٨٤	أنس بن مالك الأنصاري	٢٥٩٨	اللهم اغفر لي وارحمني وعافني - ابن
١٥٤٢	اللهم! إني أعوذ بك من الجوع فإنه بش	٢٦٣٢	عباس
٨٨٠	الضجيع - أبو هريرة		اللهم اغفر لي واهدني وارزقني وعافني -
١٥٥٢	اللهم! إني أعوذ بك من شر ما عملت -		عائشة
٥٠٥٢	عائشة		اللهم اقطع أثره - يزيد بن نمران عن رجل ..
	اللهم! إني أعوذ بك من الشقاق والنفاق -		اللهم أَلِّفْ بين قلوبنا، وأصلح ذات بيننا -
	أبو هريرة		عبدالله بن مسعود
	اللهم! إني أعوذ بك من صلاة لا تنفع - أنس		اللهم! إني أعوذ بك من شرها - عائشة ..
	ابن مالك		اللهم! إن فلان بن فلان في ذمتك فقه فتنه
	اللهم! إني أعوذ بك من ضيق الدنيا وضيق		القبر - وائلة بن الأسقع
	يوم القيامة - عائشة		اللهم! إن هذا إقبال ليلك، وإدبار نهارك -
	اللهم إني أعوذ بك من عذاب جهنم - ابن		أم سلمة
	عباس		اللهم! إنَّا نجعلك في نحورهم ونعوذ بك -
	اللهم إني أعوذ بك من عذاب جهنم، وأعوذ		أبو موسى الأشعري
	عبدالله بن عباس		اللهم أنت ربها وأنت خلقتها - أبو هريرة ..
	اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر - عائشة .		اللهم! أنت الصاحب في السفر والخليفة في
	اللهم! إني أعوذ بك من الهدم - أبو اليسر		الأهل - أبو هريرة
	كعب بن عمرو		اللهم! أنت عضدي ونصيري - أنس بن
	اللهم! إني أعوذ بوجهك الكريم وكلماتك		مالك
	التامة - علي بن أبي طالب		اللهم إنهم حفاة فاحملهم اللهم إنهم عراة

اللهم! لك الحمد، أنت كسوتيه - أبو سعيد	- اللهم إني أول من أحيا أمرك إذ أماتوه -
الخديري ٤٠٢٠	البراء بن عازب ٤٤٤٨
اللهم لك الحمد أنت نور السماوات	- اللهم! إني أول من أحيا ما أماتوا من كتابك
والأرض - ابن عباس ٧٧١	البراء بن عازب ٤٤٤٧
اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك أسلمت -	- اللهم! بارك لأحمس في خيلها ورجالها -
علي بن أبي طالب ٧٦٠	صخر بن العيلة ٣٠٦٧
اللهم لك سجدة وبك آمنت ولك أسلمت	- اللهم! بارك لأمتي في بكورها - صخر
علي بن أبي طالب ٧٦٠	الغامدي ٢٦٠٦
اللهم! لك صمت وعلى رزقك أفطرت -	- اللهم! بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم
معاذ بن زهرة ٢٣٥٨	وارحمهم - عبدالله بن بسر ٣٧٢٩
اللهم! هذا قسمي فيما أملك - عائشة ٢١٣٤	- اللهم! باسمك أحيا وأموت - حذيفة بن
ألم أحدث أنك تقول: لأقومن الليل -	اليمان ٥٠٤٩
عبدالله بن عمرو بن العاص ٢٤٢٧	- اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت
- ألم تزالي في مصلاّك هذا؟ - عبدالله بن	بين المشرق والمغرب - أبو هريرة ٧٨١
عباس ١٥٠٣	- اللهم! بك أصبحنا، وبك أمسينا، وبك
- ألم تُسلم يا يزيد - يزيد بن عامر ٥٧٧	نحيا - أبو هريرة ٥٠٦٨
- ألم تعلموا مالقي صاحب بني إسرائيل -	- اللهم! تب عليه - أبو أمية المخزومي ٤٣٨٠
عبدالرحمن بن حسنة ٢٢	- اللهم رب جبريل وميكائيل وإسرافيل فاطر
- إلى الله وإلى رسوله - فيروز الديلمي اليماني ٣٧١٠	السماوات والأرض - عائشة ٧٦٧
- أليس بعدها طريق هي أطيّب منها؟ - امرأة	- اللهم! رب السموات ورب الأرض ورب
من بني عبد الأشهل ٣٨٤	كل شيء - أبو هريرة ٥٠٥١
- أما إذا فعلتما ما فعلتما فاققسما وتوخيا الحق	- اللهم، رب الناس مذهب الباس اشف أنت
أم سلمة ٣٥٨٤	الشافعي - أنس بن مالك ٣٨٩٠
- أما إن الذي أخذنا منك أحب إلينا مما	اللهم صل على آل فلان - عبدالله بن أبي أوفى ١٥٩٠
أعطيناك فاختر - جرير بن عبدالله البجلي ... ٤٩٤٥	اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما
- أما إن الله قد كتب لك من كل إنسان منهم	صليت على إبراهيم - كعب بن عجرة ٩٧٨
كذا وكذا - الحارث بن مسلم التميمي ٥٠٨٠	اللهم! صبيّا هنيئًا - عائشة ٥٠٩٩
- إمّا أن يدوا صاحبكم، وإما أن يؤذونا بحرب	اللهم! فاطر السماوات والأرض، عالم
- محبصة بن مسعود الخزرجي ٤٥٢١	الغيب والشهادة - أبو مالك الأشعري ٥٠٨٣
- أما أنا فأفيض على رأسي ثلاثًا - جُبَيْر بن	اللهم! فني عذابك يوم تبعث عبادك -
مُطعم ٢٣٩	حفصة زوج النبي ﷺ ٥٠٤٥
- أما إنك إن عفوت عنه يئو بإثمه وإثم صاحبه	اللهم! لا تكلمه إلّا فأتضعف عنهم - عبدالله
واتل بن حجر ٤٤٩٩	ابن حوالة الأزدي ٢٥٣٥
- أما إنك لو قلت حين أمسيّت: أعوذ بكلمات	اللهم لا خير إلا خير الآخرة - أنس بن مالك ٤٥٣

الله التامات - ذكوان أبو صالح عن رجل من	أسلم	٣٨٩٨	أما يخشى، أو ألا يخشى أحدكم إذا رفع	٢٢٣
أما أنك لو لم تفعل للفتك النار -	أبو مسعود الأنصاري	٥١٥٩	رأسه والإمام ساجد - أبو هريرة	٢٢٣
أما إنك يا أبا بكر! أول من يدخل الجنة من	أمتي - أبو هريرة	٤٦٥٢	أما يكفي أحدكم أن يضع يده على فخذه -
أما إنه إن قتله كان مثله - وائل بن حجر	٤٥٠١	جابر بن سمرة	٩٩٩
أما إنه لا يجني عليك ولا تجني عليه -	أبو رمة البلوي	٤٤٩٥	إمالة الأذى حلق الرأس - الحسن البصري	٢٨٤٠
أما إنها ستكون لكم أنماط - جابر بن عبد الله	٤١٤٥	الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن - أبو هريرة	٥١٧
أما إني سأكتب لك بالوصاة بعدي -	الحارث بن مسلم التميمي	٥٠٨٠	أمتي هذه أمة مرحومة، ليس عليها عذاب في
أما بعد: زيد بن أرقم	٤٩٧٣	الآخرة - أبو موسى الأشعري	٤٢٧٨
أما بعد: فإن رسول الله ﷺ كان يأمرنا	٤٥٦	أمنجئون هو؟ - ابن عباس	٤٤٢١
بالمسجد - سمرة بن جندب	٢٥٦٠	أمر بلال أن يشفع الأذان ويوتر الإقامة -
أما بعد: فإن النبي ﷺ سمي خيلنا خيل الله -	٢٥٦٤	أنس بن مالك	٥٠٨
سمرة بن جندب	٢٥٦٤	أمر رسول الله ﷺ أن يحرص العنب - عتاب
أما بلغكم أنني لعنت من وسم البهيمة في	٢٥٥	ابن أسيد	١٦٠٣
وجهها - جابر بن عبد الله	٤٠١٤	أمر رسول الله ﷺ ببناء المساجد في الدور -
أما الرجل فليشتر رأسه فليغسله حتى يبلغ -	١٦٤١	عائشة	٤٥٥
ثوبان مولى رسول الله ﷺ	٤٧٥٥	أمر رسول الله ﷺ بقتل الوزغ وسماء فويسقا -
أما علمت أن الفخذ عورة - جرهد	٤٣٥٩	سعد بن أبي وقاص	٥٢٦٢
أما في بيتك شيء؟ - أنس بن مالك	٤٠٦٢	أمر رسول الله ﷺ بقتلى أحد أن ينزع عنهم
أما في ثلاثة مواطن فلا يذكر أحد أحدًا -	٤٠٦٢	الحديد والجلود - ابن عباس	٣١٣٤
عائشة	أمر رسول الله ﷺ علينا أبا بكر - سلمة بن
أما كان فيكم رجل رشيد، يقوم إلى هذا حين	الأكوع	٢٦٣٨
رأني - سعد بن أبي وقاص	أمر نبي الله ﷺ أن يأخذ العفو من أخلاق
أما كان هذا يجد ما يسكن به شعره - جابر بن	الناس - عبد الله بن الزبير	٤٧٨٧
عبد الله	أمر نبيكم أن يسجد على سبعة أرباب - ابن
أما كان هذا يجد ما يغسل به ثوبه - جابر بن	عباس	٨٩١
عبد الله	أمر نبيكم ﷺ أن يسجد على سبعة ولا يكف
أما والذي نفسي بيده! لأقضي بينكما	شعرًا - ابن عباس	٨٩٠
بكتاب الله تعالى - أبو هريرة وزيد بن خالد	أمرت أن أقاتل المشركين - أنس بن مالك	٢٦٤٢
الجهني	أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله
.....	إلا الله - أنس بن مالك	٢٦٤١
.....	أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا
.....	الله - أبو هريرة	٢٦٤٠
.....	أمرت بيوم الأضحى عيدًا جعله الله لهذه
.....	الامة - عبد الله بن عمرو بن العاص	٢٧٨٩

- أمر الدم بما شئت واذكر اسم الله - عدي
ابن حاتم ٢٨٢٤
- أمركم بأربع وأنهاكم عن أربع: الإيمان بالله
وشهادة أن لا إله إلا الله - ابن عباس ٣٦٩٢
- أمرنا أن نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر -
أبو سعيد الخدري ٨١٨
- أمرنا رسول الله ﷺ أن نستشرف العين
والأذن - علي بن أبي طالب ٢٨٠٤
- أمرنا رسول الله ﷺ أن نطلق إلى أرض
التجاشي - أبو موسى الأشعري ٣٢٠٥
- أمرنا رسول الله ﷺ بإقصار الخطب - عمار
ابن ياسر ١١٠٦
- أمرنا رسول الله ﷺ بركاة الفطر أن تؤدي قبل
خروج الناس - ابن عمر ١٦١٠
- أمرنا الله أن نُصلي عليك يا رسول الله!
فكيف نُصلي عليك - أبو مسعود الأنصاري ٩٨٠
- أمرنا النبي ﷺ أن نرد على الإمام وأن
نتحاب - سمرة بن جندب ١٠٠١
- أمرني رسول الله ﷺ أن أدخل امرأة على
زوجها - عائشة ٢١٢٨
- أمرني رسول الله ﷺ أن أقرأ بالمعوذات دبر
كل صلاة - عقبة بن عامر ١٥٢٣
- أمرني رسول الله ﷺ أن أقوم على بدنه -
علي بن أبي طالب ١٧٦٩
- أمرني رسول الله ﷺ أن أنادي أنه لا صلاة
إلا بقراءة فاتحة الكتاب - أبو هريرة ٨٢٠
- أمره أن يتصدق بخمسي دينار - عبد الحميد
ابن عبد الرحمن ٢٦٦
- أمروا النساء في ثباتهن - ابن عمر ٢٠٩٥
- أمسحه يمينك سبع مرات، وقل أعوذ بعمرة الله
وقدرته - عثمان بن أبي العاص ٣٨٩١
- أمسك الباب - نافع بن عبد الحارث ٥١٨٨
- أمسك عليك بعض مالك فهو خير لك -
كعب بن مالك ٣٣١٧
- أمسك المرأة عندك حتى تلد - سهل بن سعد
الساعدي ٢٢٤٦
- أمسينا وأمسى الملك لله والحمد لله - عبدالله
ابن مسعود ٥٠٧١
- أَمَعَكَ دَمٌ - كعب بن عُجرة ١٨٥٨
- أَمَكُ ثُمَّ أَمَكُ ثُمَّ أَمَكُ، ثُمَّ أَبَاكَ، ثُمَّ الْأَقْرَبُ
فَالْأَقْرَبُ - معاوية بن حيدة القشيري ٥١٣٩
- أَمَكُ وَأَبَاكَ وَأَخْتَكِ وَأَخَاكَ وَمَوْلَاكَ الَّذِي
يَلِي ذَلِكَ - كليب بن منقعة عن جده ٥١٤٠
- أمكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب أجله -
الفريرة بنت مالك بن سنان ٢٣٠٠
- أمكثي قدر ما كانت تحبسك حيضتك ثُمَّ
اغتسلي - عائشة ٢٧٩
- آمنت بك وبمن أنزلك - ابن عمر ٤٤٤٩
- أَقْنِي جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ -
ابن عباس ٣٩٣
- أمهلوا حتى ندخل ليلاً لكي تمتشط الشعثة -
جابر بن عبدالله ٢٧٧٨
- أن أبا حذيفة بن عتبة بن ربيعة بن عبد شمس
كان يبنى سالماً - عائشة ٢٠٦١
- أن أبا ذر كان يقول فيمن حج - سليم بن
الأسود ١٨٠٧
- أَنَّ أَبَا الصَّهَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَتَعْلَمُ -
طاوس بن كيسان ٢٢٠٠
- أن أبا الطفيل أخبره قال: رأيت النبي ﷺ
يقسم لحماً بالجمرة - عمارة بن ثوبان ٥١٤٤
- أن أباه توفي وترك عليه ثلاثين وسقاً - جابر
ابن عبدالله ٢٨٨٤
- أن أباه ربيعة بن الحارث وعباس بن
عبد المطلب قال - عبد المطلب بن ربيعة بن
الحارث ٢٩٨٥
- أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِنَحْوِ مَا
تَقْرَءُونَ ﴿وَالْعَادِيَاتِ﴾ - عروة بن الزبير ٨١٣
- إن أبر البر صلة المرء أهل ود أبيه بعد أن

- ١٠٣٠ عليه - أبو هريرة
- إن أحذكم إذا قام يصلي فإن الله قبل وجهه -
- ٤٨١ جابر بن عبدالله
- إن أحذكم لا يدري في أي طعامه يبارك له -
- ٣٨٤٥ أنس بن مالك
- إن أحسن ما دخل الرجل على أهله إذا قدم
- ٢٧٧٧ من سفر - جابر بن عبدالله
- إن أحسن ماغير به هذا الشيب الحناء والكتم
- ٤٢٠٥ أبو ذر الغفاري
- إنَّ أحقَّ الشُّروط أن توفوا به - عُبَّة بن عامر .
- ٢١٣٩ - إن أخا صداء هو أذن، ومن أذن فهو يقيم -
- ٥١٤ زياد بن الحارث الصَّدائي
- أنَّ أخت عتبة بن عامر نذرت أن تمشي إلى
- ٣٢٩٦ البيت - عبدالله بن عباس
- إنَّ أختي نذرت أن تمشي إلى البيت - عتبة
- ٣٣٠٤ ابن عامر الجهني
- إن آخر طعام أكله رسول الله ﷺ طعام فيه
- ٣٨٢٩ بصل - عائشة
- إن أخونكم عندنا من طلبه - أبو موسى
- ٢٩٣٠ الأشعري
- أن الأذان كان أوله حين يجلس الإمام على
- ١٠٨٧ المنبر يوم الجمعة - السائب بن يزيد
- إن أزواج النبي ﷺ حين توفي رسول الله ﷺ
- ٢٩٧٦ أردن - عائشة
- إن استطعت أن لا يرينها أحدٌ فلا يرينها -
- ٤٠١٧ معاوية القشيري
- إن أسرع الدعاء إجابة دعوة - عبدالله بن
- ١٥٣٥ عمرو بن العاص
- أن أسماء بنت أبي بكر دخلت على رسول
- ٤١٠٤ الله ﷺ وعليها ثياب رقاق - عائشة
- أن أصحاب رسول الله ﷺ الذين كانوا معه -
- ١٨٩٦ عائشة
- أن أصحاب النبي ﷺ قالوا للنبي ﷺ إن أهل
- ٥٢٠٧ الكتاب يسلمون علينا - أنس بن مالك
- ٥١٤٣ يُولي - ابن عمر
- أن إبراهيم عليه السلام لم يكذب قط إلا
- ٢٢١٢ ثلاثاً - أبو هريرة
- أن ابن أم مكتوم كان مؤذناً لرسول الله ﷺ
- ٥٣٥ وهو أعمى - عائشة
- أن ابن عباس قال لمؤذنه في يوم مطير: إذا
- قلت أشهد - عبدالله بن الحارث ابن عم
- ١٠٦٦ محمد بن سيرين
- أن ابن عمر رأى رجلاً يُصلي ركعتين يوم
- ١١٢٧ الجمعة في مقامه - نافع مولى ابن عمر
- أن ابن عمر رمل من الحجر - نافع مولى ابن
- ١٨٩١ عمر
- أن ابن عمر كان إذا قَدِم مكة بات - نافع
- ١٨٦٥ مولى ابن عمر
- أن ابن عمر كان يخرج إلى الغابة فلا يفطر
- ولا يقصر - نافع مولى ابن عمر
- أن ابن عمر كان يصبغ لحيته بالصُّفرة حتى
- ٢٤١٤ تمتلئ ثيابه من الصُّفرة - زيد بن أسلم
- أن ابن عمر كان يلبس خاتمه في يده اليسرى
- نافع مولى ابن عمر
- أن ابن عمر نزل بضجنان في ليلة باردة - ابن
- ١٠٦٠ عمر
- إن ابن عمر - والله يغفر له - أوهم - ابن عباس
- ٢١٦٤ - أن ابن عمر وجد بعد ذلك يعني بعد ماحدثه
- أبو لبابة - نافع مولى ابن عمر
- إن ابني هذا سيد كما سماه النبي ﷺ - علي
- ٤٢٢٨ ابن أبي طالب
- إن ابني هذا سيد وإني أرجو أن يصلح الله به
- ١٠٦٠ بين فئتين من أمتي - أبو بكره الثقفي
- أن أبي بن كعب أمهم يعني في رمضان -
- ١٤٢٨ محمد عن بعض أصحابه
- إن أحببت أن تنظر إلى صلاة رسول الله ﷺ -
- ٧٣٩ ابن عباس
- إن أحذكم إذا قام يصلي جاءه الشيطان فلبس

٣٦٢٧	إن الله تعالى يلوم على العجز ولكن عليك بالكيس - عوف بن مالك	٢٢٦٢	- أن أعرابيا أتى النبي ﷺ فقال: إن امرأتي ولدت - أبو هريرة
٣٤٨٦	إن الله حَرَّمَ بيع الخمر والميتة والخنزير - جابر بن عبدالله	١٧٦٥	- إن أعظم الأيام عند الله يوم النحر - عبدالله ابن قرط
٣٤٨٥	إن الله حَرَّمَ الخمر وثمنها وحَرَّمَ الميتة - أبو هريرة	٣٣٤٢	- إن أعظم الذنوب عند الله أن يلقاها بها - أبو موسى الأشعري
٣٦٩٦	إن الله حَرَّمَ عليَّ الخمر والميسر والكوبة - ابن عباس	٤٦١٠	- إن أعظم المسلمين في المسلمين جُرْمًا - سعد بن أبي وقاص
٤٠١٢	إن الله حيي ستيّرُ يُحِبُّ الحياء والستر - يعلى ابن صفوان	٢٤٣٦	- إن أعمال العباد تُعرض يوم الاثنين ويوم الخميس - أسامة بن زيد
٤٧٠٣	إن الله خلق آدم ثم مسح ظهره بيمينه - عمر ابن الخطاب	٤٣٦١	- أن أعمى كانت له أُمٌ ولدت شتم النبي ﷺ وتقع فيه - ابن عباس
٤٦٩٣	إن الله خلق آدم من قبضة قبضها من جميع الأرض - أبو موسى الأشعري	٤٢٥٣	- إن الله أجاركم من ثلاث خلال - أبو مالك الأشعري
١٩٦	إنَّ له دسماً - ابن عباس	٢٩٧٣	- إن الله إذا أطعم نبيًا طعاماً فهي للذي يقوم من بعده - أبو بكر الصديق
٤٨٠٧	إن الله رفيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ - عبدالله بن مغفل ..	٣٨٧٤	- إن الله أنزل الدواء والدواء وجعل لكل داء دواء - أبو الدرداء
٣٥٨٢	إن الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك - علي بن أبي طالب	٤٨٩٥	- إن الله أوحى إليَّ أن تواضعوا - عياض بن حمار
١٠٤٧	إن الله عز وجل حَرَّمَ على الأرض أجساد الأنبياء - أوس بن أوس	٢٢٠٩	- إن الله تجاوز لأمتي عما لم تتكلم به - أبو هريرة
١٨٠١	إن الله عز وجل قد أدخل عليكم في حجكم هذا عمرة - سُراقَة بن مالك المدلجي	٣٧٧٣	- إن الله تعالى جعلني عبدًا كريمًا ولم يجعلني جبارًا عنيدًا - عبدالله بن بُسر
٥٤٣	إن الله عز وجل وملأ نكتته يُصلون على الذين يلون الصفوف الأول - البراء بن عازب	٤٢٥٢	- إن الله تعالى زوى لي الأرض - ثوبان مولى رسول الله ﷺ
٩٢٤	إن الله عز وجل يدخل بالسهم الواحد ثلاثة نفر الجنة - عُقبة بن عامر	٤٧٩	- إن الله تعالى قبل وجه أحدكم إذا صلى - ابن عمر
٢٥١٣	إن الله عز وجل يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا - هشام بن حكيم بن حزام	١٤١٨	- إنَّ الله تعالى وضع الحق على لسان عمر يقول به - أبو ذر الغفاري
٤٣٩	إن الله قبض أرواحكم حيث شاء وردّها حيث شاء - أبو قتادة الأنصاري	٣٣٨٣	- إن الله تعالى يقول: أنا ثالث الشريكين - أبو هريرة
١١٣٤	إن الله قد أبدلكم بهما خيراً منهما - أنس بن مالك		

- إن الله قد أذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء - أبو هريرة ٥١١٦	- إن الله يُحبُّ العطاس ويكره التأثب - أبو هريرة ٥٠٢٨
- إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه فلا - أبو هريرة ٣٥٦٥	- إن الله ينهاكم أن تحلفوا بآبائكم - عمر بن الخطاب ٣٢٤٩
- إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث - أبو أمامة الباهلي ٢٨٧٠	- إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بنت جحش استحيضت في عهد رسول الله ﷺ - عائشة ٢٩٢
- إن الله كتب الإحسان على كل شيء فإذا قتلتم فأحسنوا - شداد بن أوس ٢٨١٤	- إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بنت جحش استحيضت سبع سنين فأمرها رسول الله ﷺ - عائشة ٢٩١
- إن الله كتب على ابن آدم حفظه من الزنا - أبو هريرة ٢١٥٢	- أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بنت جحش استحيضت، فأمرها النبي ﷺ - زينب بنت أم سلمة ٢٨١
- إن الله لا يصنع بشقاء أحدك شيئاً - عبدالله ابن عباس ٣٢٩٥	- إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بنت جحش استحيضت فأمرها النبي ﷺ - عكرمة ٣٠٥
- إن الله لغني عن تعذيب هذا نفسه - أنس بن مالك ٣٣٠١	- أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قالت: يا رسول الله! هل لك في أخي؟ - أم سلمة ٢٠٥٦
- إن الله لغني عن نذرهما مرها فلتركب - عبدالله بن عباس ٣٢٩٧	- إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ كانت تستحاض فسألت النبي ﷺ - عائشة ٢٨١
- إن الله لم يأمرنا فيما رزقنا أن نكسو الحجارة واللين - أبو طلحة الأنصاري ٤١٥٣	- أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ استأذنت النبي ﷺ في الحجامة جابر بن عبدالله ٤١٠٥
- إن الله لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات حتى - زياد بن الحارث الصدائي ١٦٣٠	- إن إمامكم حوضاً ما بين ناحيته كما بين جرباء وأذرح - ابن عمر ٤٧٤٥
- إن الله لم يفرض الزكاة إلا لطيب مابقي - عبدالله بن عباس ١٦٦٤	- إن أمة من بني إسرائيل مسخت دواباً في الأرض - ثابت بن وديعة ٣٧٩٥
- إن الله هو الحكم وإليه الحكم - هانيء بن يزيد المذبحي ٤٩٥٥	- أن امرأة خلقت امرأة فأسقطت - بريدة بن الحصيب الأسلمي ٤٥٧٨
- إن الله هو المسعر القابض الباسط - أنس بن مالك ٣٤٥١	- أن امرأة خرجت على عهد النبي ﷺ تريد الصلاة - واثل بن حجر ٤٣٧٩
- إن الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف - عائشة ٦٧٦	- أَنَّ امرأة ركبت البحر فنذرت إن نجاها الله - عبدالله بن عباس ٣٣٠٨
- إن الله يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها - أبو هريرة ٤٢٩١	- أن امرأة سألت عائشة عن خضاب الحناء - كريمة بنت همام ٤١٦٤
- إن الله يبعث من مسجد العشار يوم القيامة شهداء - أبو هريرة ٤٣٠٨	- إن امرأة سرقت على عهد النبي ﷺ في غزوة الفتح - عائشة ٤٣٧٤
- إن الله يبغض البليغ من الرجال الذي يتخلل بلسانه - عبدالله بن عمرو ٥٠٠٥	- أن امرأة قالت: يا رسول الله! إن أُمِّي افتلتت نفسها - عائشة ٢٨٨١

٢٩٣ سلمة	- أن امرأة كانت تُهراقُ الدم - زينب بنت أبي
٢٧٤ الله ﷺ - أم سلمة زوج النبي ﷺ	- إن امرأة كانت تُهراقُ الدماء على عهد رسول
٤٣٩٥ وتجدده - ابن عمر	- أن امرأة مخزومية كانت تستعير المتاع
٤٠٧١ السليحي	- أن امرأة من بني أسد قالت: كنت يومًا عند
٤٥٠٩ مسمومة - أبو هريرة	- زينب امرأة رسول الله ﷺ - حديث بن الأبيج
٢٦٦٨ مقتولة - عبدالله بن عمر	- أن امرأة من اليهود أهدت إلى النبي ﷺ شاة
٤٤٤٢ فقلت: إني قد فجرت - بريدة بن الحصب	- أن امرأة يهودية أتت رسول الله ﷺ بشاة
٤٥٠٨ مسمومة فأكل منها - أنس بن مالك	- أن امرأتين كانتا تحت رجل من هذيل
٤٥٦٨ ابن شعبة	- فضربت إحداهما الأخرى بعمود - المغيرة
٤٥٧٥ جابر بن عبدالله	- أن أمه أوصته أن يُعتق عنها رقبة مؤمنة -
٣٢٨٣ الشريد بن سويد	- إن أمي ماتت وعليها نذر لم تقضه - عبدالله
٣٣٠٧ ابن عباس	- إن الأمير إذا ابتغى الريبة في الناس أفندهم
٤٨٨٩ والمقدام بن معديكرب وأبو أمامة	- جبير بن نفير وكثير بن مرة وعمرو بن الأسود
٤٣٦٩ عمر	- أن أناسًا أغاروا على إبل النبي ﷺ
٤٦٩٦ عبدالله بن عمر	- واستاقوها وارتدوا عن الإسلام - عبدالله بن
٤٧٤١ ابن عبدالله	- إن أهل الجنة يأكلون فيها ويشربون - جابر
٣٠٤٢ المجوسية - ابن عباس	- أن أهل قريظة لما نزلوا على حكم سعد
٥٢١٥ الخدري	- أرسل إليه رسول الله ﷺ - أبو سعيد
٤٣١٠ مغربها - عبدالله بن عمرو	- إن أول الآيات خروجا طلوع الشمس من
١٠٦٨ ابن عباس	- إن أول جمعة جمعت في الإسلام بعد جمعة
٤٧٠٠ عبادة بن الصامت	- إن أول ما خلق الله تعالى القلم فقال له -
٤٣٣٦ مسعود	- الرجل يلقى الرجل فيقول - عبدالله بن
٨٦٤ أعمالهم الصلاة - أبو هريرة	- إن أول ما يحاسب الناس به يوم القيامة من
٥١٩٧ أبو أمامة الباهلي	- أن بريرة أعتقت وهي عند مغيب - عائشة
٢٢٣٦ أن بريرة خيرها النبي ﷺ - عائشة	- إن البراق في المسجد خطيئة - أنس بن
٤٧٥ مالك	- إن بعث من أخيك تمرًا فأصابتها جائحة -
٣٤٧٠ جابر بن عبدالله	- أن بلالا كان يؤذن الظهر إذا دحضت
٤٠٣ الشمس - جابر بن سمرة	- إن بني هشام بن المغيرة استأذنوا أن يتكحوا
٢٠٧١ ابنتهم - المسور بن مخرمة	- إن يئثم فليكن شعاركم حم لا يُنصرون -
٢٥٩٧ مهلب بن أبي صفرة عن رجل من الصحابة	- إن بين أيديكم فتنا كقطع الليل المظلم -
٤٢٦٢ أبو موسى الأشعري	

- إن بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل المظلم -
 ٤٢٥٩ أبو موسى الأشعري
 - أن تجعل لله ندًا وهو خلقك - عبدالله بن مسعود ٢٣١٠
 - إن تحت كل شجرة جنابة، فاغسلوا الشعر - أبو هريرة ٢٤٨
 - ﴿إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْأَقْرَبِينَ﴾ - ابن عباس ٢٨٦٩
 - أن تصدق وأنت صحيح حريص - أبو هريرة ٢٨٦٥
 - أن تطعمها إذا طعمت - معاوية بن حيدة ٢١٤٢
 - أن تعين قومك على الظلم - بنت وائلة بن الأسقع ٥١١٩
 - إن تفرقكم في هذه الشعاب والأودية - أبو ثعلبة الخشني ٢٦٢٨
 - أن ثمانين رجلاً من أهل مكة هبطوا على النبي ﷺ - أنس بن مالك ٢٦٨٨
 - أن جارية بكراً أتت النبي ﷺ - ابن عباس ... ٢٠٩٦
 - أن جارية كان عليها أوصاح لها فرضخ رأسها يهودي بحجر - أنس بن مالك ٤٥٢٩
 - أن جارية وجدت قد رضى رأسها بين حجرين فقيل لها - أنس بن مالك ٤٥٣٥ و ٤٥٢٧
 - إن جبرائيل عليه السلام كان وعدني أن يلقاني الليلة فلم يلقيني - ميمونة زوج النبي ﷺ ٤١٥٧
 - إن جبريل عليه السلام أتاني فأخبرني أن فيهما قذراً - أبو سعيد الخدري ٦٥٠
 - إن جبريل يقرأ عليك السلام - عائشة ٥٢٣٢
 - أن جده عرفجة بن أسعد قطع أنفه يوم الكلاب - عبدالرحمن بن طرفة ٤٢٣٢
 - إن الجذع يوفي مما يوفي منه الثني - مجاشع ابن مسعود ٢٧٩٩
 - أن جريراً بال ثم توضع فمسح على الخفين - أبو زرعة بن عمرو ١٥٤
 - أن جميلة كانت تحت أوس بن الصامت - هشام بن عروة ٢٢١٩
 - إن جهنم تسجر إلا يوم الجمعة - أبو قتادة الأنصاري ١٠٨٣
 - أن جيشاً غنموا في زمان رسول الله ﷺ طعاماً وعسلًا - ابن عمر ٢٧٠١
 - أن جيشاً من الأنصار كانوا بأرض فارس مع أميرهم - عبدالله بن كعب بن مالك الأنصاري ٢٩٦٠
 - إن حبي عليه السلام نهاني أن أصلي في المقبرة - علي بن أبي طالب ٤٩٠
 - أن حذيفة أم الناس بالمدائن على دكان - همام بن الحارث النخعي ٥٩٧
 - إن الحصاة لتناشد الذي يخرجها من المسجد - أبو هريرة ٤٦٠
 - إن حضرت صلاة العصر ولم آتكم فمر أبا بكر - سهل بن سعد ٩٤١
 - إن الحلال بين، وإن الحرام بين - النعمان ابن بشير ٣٣٢٩
 - إن حيضتك ليست في يدك - عائشة ٢٦١
 - إن الخازن الأمين الذي يعطي ما أمر به - أبو موسى الأشعري ١٦٨٤
 - أن خالته أهدت إلى رسول الله ﷺ سمنًا وأضبا وأقطًا - ابن عباس ٣٧٩٣
 - إن خلق أحدكم يجمع في بطن أمه أربعين يومًا - عبدالله بن مسعود ٤٧٠٨
 - إن الخمر من العصير والزبيب والتمر والحنطة والشعير والذرة - النعمان بن بشير ٣٦٧٧
 - إن خياطاً دعا رسول الله ﷺ لطعام صنعته - أنس بن مالك ٣٧٨٢
 - إن خير الصدقة ما ترك غنى - أبو هريرة ١٦٧٦
 - إن دماءكم وأموالكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا - جابر بن عبدالله ١٩٠٥
 - إن الدين النصيحة إن الدين النصيحة - تميم

ابن أوس الداري ٤٩٤٤	- أن رجلاً أعتق ستة أعبد عند موته ولم يكن له مالٌ غيرهم - عمران بن حصين ٣٩٥٨، ٣٩٦١
إن رأيتم أن تطلقوا لها أسيرها وتردوا عليها الذي لها - عائشة ٢٦٩٢	- أن رجلاً أعتق شقيقاً له من غلام - أبو هريرة ٣٩٣٤
إن ريكتم حيي كريمة يستحي من عبده إذا رفع سلمان الفارسي ١٤٨٨	- أن رجلاً أعتق غلاماً له عن دبر منه - جابر ابن عبدالله ٣٩٥٥
إن رجلاً يكره أحدهم أن يفعل هذا وقد رأيت رسول الله ﷺ يفعل - علي بن أبي طالب ٣٧١٨	- أن رجلاً أعتق نصيباً له من مملوك فلم يضمه النبي ﷺ - التلب بن ثعلبة بن ربيعة التميمي ٣٩٤٨
إن الرجل إذا أخرج الحصى من المسجد ينأشده - ذكوان أبو صالح ٤٥٩	- أن رجلاً أفطر في رمضان فأمره رسول الله ﷺ أن يُعْتِق ربة - أبو هريرة ٢٣٩٢
إن الرجل إذا دخل بيته، فأكل طعامه وشرب شرايه - جابر بن عبدالله ٣٨٥٣	- أن رجلاً جاء إلى رسول الله ﷺ وقد توضأ وترك على قدمه موضع الظفر - أنس بن مالك ١٧٣
إن الرجل إذا صلى مع الإمام حتى ينصرف حُيب له قيام الليلة - أبو ذر الغفاري ١٣٧٥	- أن رجلاً جاء فقال: يا رسول الله! سعر - أبو هريرة ٣٤٥٠
إن الرجل إذا غرم حدث فكذب ووعد فأخلف - عائشة ٨٨٠	- أن رجلاً جاء مُسْلِماً على عهد رسول الله ﷺ ثم جاءت امرأته - ابن عباس ٢٢٣٨
إن الرجل ليعمل أو المرأة بطاعة الله ستين سنة - أبو هريرة ٢٨٦٧	- أن رجلاً زنى بامرأة فأمر به رسول الله ﷺ فجلد الحد - جابر بن عبدالله ٤٤٣٨
إن الرجل لينصرف وما كتب له إلا عشر صلاته - عمار بن ياسر ٧٩٦	- أن رجلاً زنى، فلم يعلم بإحصائه فجلد - جابر بن عبدالله ٤٤٣٩
إن الرجل من أهل عليين ليشرف على أهل الجنة - أبو سعيد الخدري ٣٩٨٧	- أن رجلاً سأل النبي ﷺ عن المباشرة للصائم؟ - أبو هريرة ٢٣٨٧
أن رجلاً أتاه فأقر عنده أنه زنى بامرأة سماها له - سهل بن سعد ٤٤٦٦	- أن رجلاً قال لعبد الله بن عمر بين الصفا والمروة - كثير بن جمهان ١٩٠٤
أن رجلاً أتاه فأقر عنده أنه زنى بامرأة سماها له - سهل بن سعد ٤٤٣٧	- أن رجلاً قال: يا رسول الله! إن أمه توفيت - ابن عباس ٢٨٨٢
أن رجلاً أتى النبي ﷺ بالجعرانة - يعلى بن أمية ١٨٢٢	- أن رجلاً قال: يا رسول الله! إن لي جارية - أبو سعيد الخدري ٢١٧١
أن رجلاً أتى النبي ﷺ بجارية سوداء فقال: أبو هريرة ٣٢٨٤	- أن رجلاً قال: يا رسول الله! إنني رأيت كأن دلوا دلي من السماء - سمرة بن جندب ٤٦٣٧
أن رجلاً أتى النبي ﷺ فقال: إن ابن ابني مات - عمران بن حصين ٢٨٩٦	- أن رجلاً قام من الليل يقرأ فرفع صوته بالقرآن - عائشة ٣٩٧٠
أن رجلاً أطلع من بعض حجر النبي ﷺ فقام إليه رسول الله ﷺ بمشقص - أنس بن مالك ٥١٧١	- أن رجلاً كان عند النبي ﷺ فمر به رجل فقال

٥١٢٥	- أنس بن مالك	- أن رسول الله ﷺ أتى برجل قد شرب -
٢٢٥٩	- أن رجلاً لآعن امرأته في زمان رسول الله ﷺ	- أبو هريرة
٤٤٣٠	- ابن عمر	- أن رسول الله ﷺ احتجم على ورکه من وئء
١٧٩٣	- أن رجلاً من أسلم جاء إلى رسول الله ﷺ	- كان به - جابر بن عبدالله
٤١٦٠	- فاعترف بالزنا فأعرض - جابر بن عبدالله ...	- أن رسول الله ﷺ احتجم وهو صائم -
٣٦٧١	- أن رجلاً من أصحاب النبي ﷺ أتى عمر بن الخطاب - سعيد بن المسيب	- عبدالله بن عباس
٤٤٦٧	- أن رجلاً من أصحاب النبي ﷺ رحل إلى فضالة بن عبيد وهو بمصر - عبدالله بن بريدة	- أن رسول الله ﷺ احتجم وهو محرم - أنس
٤٥٤٦	- أن رجلاً من الأنصار دعاه وعبدالرحمن بن عوف فسقاهما قبل أن تحرّم الخمر - علي	- ابن مالك
٣٢٤٤	- ابن أبي طالب	- أن رسول الله ﷺ استعط - ابن عباس
٣٦٢٢	- أن رجلاً من بكر بن ليث أتى النبي ﷺ فأقر -	- أن رسول الله ﷺ أسهم لرجل ولفرسه ثلاثة
٣٦٠٥	- ابن عباس	- أسهم - ابن عمر
٣٨١٦	- أن رجلاً من بني عدي قُتل فجعل النبي ﷺ دينه اثني عشر ألفاً - ابن عباس	- أن رسول الله ﷺ اشترى حلة ببضعة وعشرين قلوّصاً - إسحاق بن عبدالله بن
٢١٩٩	- أن رجلاً من كندة ورجلاً من حضرموت اختصما إلى النبي ﷺ - الأشعث بن قيس ..	- الحارث
٤٤٥٨	- أن رجلاً من كندة ورجلاً من حضرموت اختصما إلى النبي ﷺ - الأشعث بن قيس ..	- أن رسول الله ﷺ اعتمر أربع عُمر - أنس بن
٤٤٤٥	- أن رجلاً من المسلمين حضرته الوفاة بدفوقاء هذه - الشعبي	- مالك
٣٦١٣	- أن رجلاً نزل الحرة ومعه أهله وولده فقال رجل - جابر بن سمرة	- أن رسول الله ﷺ اغتمر عُمرتين - عائشة ...
٤١٤٩	- أن رجلاً يقال له أبو الصهباء كان كثير السؤال لابن عباس - طاوس بن كيسان	- أن رسول الله ﷺ اقام بمكة سبع عشرة يُصلي ركعتين - ابن عباس
	- أن رجلاً يقال له: عبد الرحمن بن حنين، وقع على جارية امرأته - حبيب بن سالم ...	- أن رسول الله ﷺ اقام سبع عشرة بمكة يقصر الصلاة - ابن عباس
	- أن رجلين اختصما إلى رسول الله ﷺ فقال أحدهما - أبو هريرة وزيد بن خالد الجهني ..	- أن رسول الله ﷺ اقام في عُمره القضاء ثلاثاً
	- أن رجلين ادعيا بغيراً أو دابة إلى النبي ﷺ -	- ابن عباس
	- أبو موسى الأشعري	- أن رسول الله ﷺ أقطع الزبير نخلاً - أسماء
	- أن رسول الله ﷺ أتى فاطمة فوجد على بابها سترًا فلم يدخل - عبدالله بن عمر	- بنت أبي بكر
		- أن رسول الله ﷺ أكل كتف شاة ثم صُلّى ولم يتوضأ - ابن عباس

- أن رسول الله ﷺ أمر أن يستمتع بجلود الميتة
إذا دبغت - عائشة ٤١٢٤
- أن رسول الله ﷺ أمر بإحفاء الشارب وإعفاء
اللحية - عبدالله بن عمر ٤١٩٩
- أن رسول الله ﷺ أمر بالوضوء لكل صلاة -
عبدالله بن حفظة بن أبي عامر ٤٨
- أن رسول الله ﷺ أمر بقتل الكلاب، ثم
قال: ما لهم ولها؟ - عبدالله بن مغفل ٧٤
- إن رسول الله ﷺ أمرنا أن لا نكتب شيئاً من
حديثه - زيد بن ثابت ٣٦٤٧
- أن رسول الله ﷺ أمره أن يجهز جيشاً -
عبدالله بن عمرو ٣٣٥٧
- أن رسول الله ﷺ أمه وامرأة منهم فجعله عن
يمينه - أنس بن مالك ٦٠٩
- أن رسول الله ﷺ أناخ بالبطحاء - عبدالله بن
عمر ٢٠٤٤
- أن رسول الله ﷺ إنما جعل ذلك رخصة
للناس في أول الإسلام - أبي بن كعب ٢١٤
- أن رسول الله ﷺ أهدى عام الحديبية - ابن
عباس ١٧٤٩
- أن رسول الله ﷺ أهدى غنماً مقلدة - عائشة ١٧٥٥
- أن رسول الله ﷺ أهل هو وأصحابه بالحج -
جابر بن عبدالله ١٧٨٩
- أن رسول الله ﷺ بعث أبا بن سعيد بن
العاص على سرية - أبو هريرة ٢٧٢٣
- أن رسول الله ﷺ بعث سرية فيها عبدالله بن
عمر - عبدالله بن عمر ٢٧٤٤
- أن رسول الله ﷺ بعث معه بدينار يشتري له -
حكيم بن حزام ٣٣٨٦
- أن رسول الله ﷺ بعث يوم حنين بعثاً -
أبو سعيد الخدري ٢١٥٥
- إن رسول الله ﷺ تزوجني وأنا بنت سبع -
عائشة ٤٩٣٣
- أن رسول الله ﷺ توضأ عندها فمسح الرأس
- كله - الرُّبَيْع بنت معوذ بن عفراء ١٢٨
- أن رسول الله ﷺ توضأ ومسح على
الجوربين - المغيرة بن شعبة ١٥٩
- أن رسول الله ﷺ توضأ ومسح على ناصيته -
المغيرة بن شعبة ١٥٠
- أن رسول الله ﷺ توضأ ومسح على نعليه
وقدميه - أوس بن أبي أوس الثقفي ١٦٠
- أن رسول الله ﷺ حرق نخيل بني النضير -
ابن عمر ٢٦١٥
- أن رسول الله ﷺ حرّم متعة النساء - سيرة بن
معبد الجهني ٢٠٧٣
- أن رسول الله ﷺ حين أبل من حجته دخل
المدينة - ابن عمر ٢٧٨٢
- أن رسول الله ﷺ خرج إلى المصلى يستسقي
عبدالله بن زيد ١١٦٦
- أن رسول الله ﷺ خرج بالناس يستسقي
فصلى بهم ركعتين - عبدالله بن زيد ١١٦١
- أن رسول الله ﷺ خرج يوماً فصلى على أهل
أحد - عتبة بن عامر ٣٢٢٣
- أن رسول الله ﷺ دخل حائطاً ومعه غلام -
أنس بن مالك ٤٣
- أن رسول الله ﷺ دخل عليها وعندها رجل -
عائشة ٢٠٥٨
- أن رسول الله ﷺ دخل في صلاة الفجر فأوما
بيده أن مكانكم - أبو بكر الثقفي ٢٣٣
- أن رسول الله ﷺ دخل المسجد فدخل رجل
فصلى - أبو هريرة ٨٥٦
- أن رسول الله ﷺ دخل مكة عام الفتح وعلى
رأسه المغفر - أنس بن مالك ٢٦٨٥
- أن رسول الله ﷺ ذهب إلى بني عمرو بن
عوف ليصلح بينهم - سهل بن سعد ٩٤٠
- أن رسول الله ﷺ رأي على جبهته وعلى
أرنبته أثر طين - أبو سعيد الخدري ٨٩٤
- أن رسول الله ﷺ رأي على جبهته وعلى

- ٢١٨ في غسل واحد - أنس بن مالك
 - أن رسول الله ﷺ طاف في حجة الوداع على
 ١٨٧٧ بعير - ابن عباس
 - أن رسول الله ﷺ ظاهر يوم أحد بين درعين -
 ٢٥٩٠ المصائب بن يزيد عن رجل
 - أن رسول الله ﷺ عامل أهل خير - عبدالله
 ٣٤٠٨ ابن عمر
 - أن رسول الله ﷺ عرس بأولات الجيش
 ومعه عائشة فانقطع عقل لها - عمار بن
 ٣٢٠ ياسر
 - أن رسول الله ﷺ علق عن الحسن والحسين -
 ٢٨٤١ ابن عباس
 - أن رسول الله ﷺ علمه الأذان تسع عشرة
 ٥٠٢ كلمة - أبو محذورة
 - أن رسول الله ﷺ علمه الأذان - يقول: «الله
 ٥٠٥ أكبر الله أكبر - أبو محذورة
 - أن رسول الله ﷺ غابت له الشمس بمكة -
 ١٢١٥ جابر بن عبدالله
 - أن رسول الله ﷺ غزا ثقيفاً، فلما أن سمع
 ٣٠٦٧ ذلك صخر - صخر بن العيلة
 - أن رسول الله ﷺ غزا خيبر فأصبها عتوة -
 ٣٠٠٩ أنس بن مالك
 - أن رسول الله ﷺ في غزوة تبوك أتى على
 ٤١٢٥ بيت فإذا قرية معلقة - سلمة بن المحبق
 ٢٣٨١ أن رسول الله ﷺ فاء فأفطر - أبو الدرداء
 - أن رسول الله ﷺ قال عندهم فاستيقظ -
 ٢٤٩٠ أم حرام بنت ملحان
 - أن رسول الله ﷺ قام من الليل فقضى حاجته
 ٥٠٤٣ ابن عباس
 - أن رسول الله ﷺ قد كان ينفل بعض من
 ٢٧٤٦ يبعث من السرايا - عبدالله بن عمر
 - أن رسول الله ﷺ قدم مكة وهو يشتكي - ابن
 ١٨٨١ عباس
 - أن رسول الله ﷺ قرأ سورة النجم فسجد بها
 ٩١١ أرنبته أثر طين - أبو سعيد الخدري
 - أن رسول الله ﷺ رأى رجلاً يُصلي خلف
 ٦٨٢ الصف وحده - وابصة بن معبد
 - أن رسول الله ﷺ رخص في بيع العرايا -
 ٣٣٦٤ أبو هريرة
 - أن رسول الله ﷺ رخص لرعاء الإبل في
 ١٩٧٥ البيتوتة - عاصم بن عدي
 - أن رسول الله ﷺ رد شهادة الخائن والخائنة
 ٣٦٠٠ عبدالله بن عمرو
 - أن رسول الله ﷺ رمى جمرة العقبة يوم النحر
 ١٩٨١ أنس بن مالك
 - أن رسول الله ﷺ شئ من الماء - عبدالله بن
 ٦٤ عمر
 - أن رسول الله ﷺ شئ فقال مثله قال: أكثر
 ٣٨١٤ جند الله - سلمان الفارسي
 - أن رسول الله ﷺ سابق بين الخيل - عبدالله
 ٢٥٧٥ ابن عمر
 - أن رسول الله ﷺ شرب لبنا فلم يُمضمض -
 ١٩٧ أنس بن مالك
 - أن رسول الله ﷺ شغل عنها ليلة فأخرها -
 ١٩٩ عبدالله بن عمر
 - أن رسول الله ﷺ صلى بإحدى الطائفتين
 ١٢٤٣ ركعة - ابن عمر
 - أن رسول الله ﷺ صلى الظهر بذى الحليفة -
 ١٧٥٢ ابن عباس
 - أن رسول الله ﷺ صلى العشاء ثم صلى
 ١٣٦١ ثماني ركعات قائماً - عائشة
 - أن رسول الله ﷺ صلى العيد بلا أذان ولا
 ١١٤٧ إقامة - ابن عباس
 - أن رسول الله ﷺ صلى المغرب والعشاء
 ١٩٢٦ بالمزدلفة - عبدالله بن عمر
 - أن رسول الله ﷺ صلى يوماً فسلم - معاوية
 ١٠٢٣ ابن خديج
 - أن رسول الله ﷺ طاف ذات يوم على نسائه

- عبدالله بن مسعود ١٤٠٦
 - أن رسول الله ﷺ قرأ عام الفتح سجدة فسجد
 الناس كلهم - ابن عمر ١٤١١
 - أن رسول الله ﷺ قرأ قراءة طويلة فجهر بها -
 يعني في صلاة الخسوف - عائشة ١١٨٨
 - أن رسول الله ﷺ قضى أن من قتل خطأ فديته
 مائة من الإبل - عبدالله بن عمرو بن العاص ٤٥٤١
 - أن رسول الله ﷺ قضى بالسلب للقاتل -
 عوف بن مالك الأشجعي وخالد بن الوليد .. ٢٧٢١
 - أن رسول الله ﷺ قضى باليمين على المدعى
 عليه - ابن عباس ٣٦١٩
 - أن رسول الله ﷺ قضى بيمين وشاهد - ابن
 عباس ٣٦٠٨
 - أن رسول الله ﷺ قضى في الدية على أهل
 الإبل مائة من الإبل - عطاء بن رباح ٤٥٤٣
 - أن رسول الله ﷺ قضى في رجل وقع على
 جارية امرأته - سلمة بن المحبق ٤٤٦٠
 - أن رسول الله ﷺ قضى في السيل المهزور أن
 يمسك حتى - عبدالله بن عمرو ٣٦٣٩
 - أن رسول الله ﷺ قطع في مجن ثمنه ثلاثة
 دراهم - ابن عمر ٤٣٨٥
 - أن رسول الله ﷺ قنت في الوتر قبل الركوع -
 أبي بن كعب ١٤٢٧
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا أتاه الفيء قسمه في
 يومه - عوف بن مالك ٢٩٥٣
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا أراد أن يباشر امرأة
 من نسائه - ميمونة بنت الحارث ٢١٦٧
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا اشتكى يقرأ في
 نفسه بالمعوذات وينفث - عائشة ٣٩٠٢
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا افتتح الصلاة رفع
 يديه - البراء بن عازب ٧٥٠
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا توضأ أخذ كفًا من
 ماء فأدخله تحت حنكه - أنس بن مالك ١٤٥
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا جاز مكانًا من دار
 يعلى - عبدالرحمن بن طارق عن أمه ٢٠٠٧
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا جلس احتجى بيده -
 أبو سعيد الخدري ٤٨٤٦
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا خرج يوم العيد أمر
 بالحرية - ابن عمر ٦٨٧
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا رأى الهلال صرف
 وجهه عنه - قتادة بن دعامة السدوسي ٥٠٩٣
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا سافر فأراد أن
 يتطوع استقبل بناقته القبلية - أنس بن مالك .. ١٢٢٥
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا سجد جافى عضديه
 عن جنبه - أحمر بن جزء ٩٠٠
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا طاف في الحج -
 ابن عمر ١٨٩٣
 - إن رسول الله ﷺ كان إذا عجل به أمر صنع
 مثل الذي صنعت - ابن عمر ١٢١٢
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا قام من الليل
 يشوص فاه - حذيفة بن اليمان ٥٤
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا قدم بات بالمُعَرَّس
 ابن عمر ٢٠٤٥ - ب
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا قفل من غزو أو حج
 أو غمرة - عبدالله بن عمر ٢٧٧٠
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا كانت ليلة باردة أو
 مطيرة - ابن عمر ١٠٦٠
 - أن رسول الله ﷺ كان جالسًا يومًا، فأقبل
 أبوه من الرضاعة - عمر بن السائب ٥١٤٥
 - أن رسول الله ﷺ كان سجوده وركوعه
 وقعوده - البراء بن عازب ٨٥٢
 - أن رسول الله ﷺ كان في التهجد يقول بعد
 ما يقول: الله أكبر - ابن عباس ٧٧٢
 - أن رسول الله ﷺ كان في غزوة تبوك، إذا
 زاغت الشمس قبل أن يرتحل - معاذ بن جبل ١٢٠٨
 - أن رسول الله ﷺ كان في مسير له فناموا عن
 صلاة الفجر - عمران بن حصين ٤٤٣
 - أن رسول الله ﷺ كان لا يترك في بيته شيئًا فيه

٤١٥١	تصليّب - عائشة	- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في العيدين ويوم الجمعة ﴿سبح اسم﴾ - النعمان بن بشير .. ١١٢٢
٢٠٤٠	- أن رسول الله ﷺ كان يأتي قباء ماشياً - ابن عمر	- أن رسول الله ﷺ كان يقول في آخر وتره -
١٠٦٢	- إن رسول الله ﷺ كان يأمر المؤذن إذا كانت ليلة باردة - ابن عمر	علي بن أبي طالب
٢٢٩	- إن رسول الله ﷺ كان يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن - علي بن أبي طالب	- أن رسول الله ﷺ كان يُكَبِّرُ في الفطر والأضحى - عائشة
١٠٩٣	- أن رسول الله ﷺ كان يخطب قائماً ثم يجلس جابر بن سلمة	- أن رسول الله ﷺ كان يمسح على الخُفَّين -
٢٥٤٦	- أن رسول الله ﷺ كان يُسَمِّي الأثني من الخيل فرساً - أبو هريرة	المُغيرة بن شُعبة
١٢٨٠	- أن رسول الله ﷺ كان يُصلي بعد العصر وينهى عنها - عائشة	- أن رسول الله ﷺ كان ينذله زيبٌ فيلقى فيه تمرٌ - عائشة
٧١١	- أن رسول الله ﷺ كان يُصلي صلاته من الليل وهي معترضة - عائشة	- أن رسول الله ﷺ كان ينفل الربع بعد الخمس حبيب بن مسلمة
٤٠٤	- أن رسول الله ﷺ كان يصلي العصر والشمس بيضاء - أنس بن مالك	- أن رسول الله ﷺ كان ينهى عن كراء الأرض رافع بن خديج الأنصاري
٤٠٧	- أن رسول الله ﷺ كان يُصلي العصر والشمس في حُجرتها - عائشة	- أن رسول الله ﷺ كان يوتر بتسع ركعات ثم أوتر بسبع ركعات - عائشة
١٢٥٢	- أن رسول الله ﷺ كان يُصلي قبل الظهر ركعتين وبعدها ركعتين - عبدالله بن عمر	- أن رسول الله ﷺ لبي حتى رمى جمره العقبة الفضل بن عباس
١٣٣٥	- أن رسول الله ﷺ كان يُصلي من الليل إحدى عشرة ركعة - عائشة	- أن رسول الله ﷺ لعن من جلس وسط الحلقة حذيفة بن اليمان
١٣٥٠	- أن رسول الله ﷺ كان يُصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة، يوتر بتسع - عائشة	- أن رسول الله ﷺ لم يسجد في شيء من المفصل - ابن عباس
٩١٧	- أن رسول الله ﷺ كان يُصلي وهو حاملٌ أمامة بنت زيب - أبو قتادة الأنصاري	- أن رسول الله ﷺ لم يُصل على ماعز بن مالك - أبو برة الأسلمي
٢٤٣٠	- أن رسول الله ﷺ كان يضومُ حتى نقول - عبدالله بن عباس	- أن رسول الله ﷺ لم يقسم لبني عبد شمس ولا لبني نوفل من الخمس شيئاً - جبير بن مطعم
١٥٢٤	- أن رسول الله ﷺ كان يعجبه أن يدعوا ثلاثاً - عبدالله بن مسعود	- إن رسول الله ﷺ لم يكن على شيء من النوافل أشد معاهدة - عائشة
٢٣٨	- أن رسول الله ﷺ كان يغتسل من إناء واحد - عائشة	- أن رسول الله ﷺ لما أفاء الله عليه خير قسمها - بشير بن يسار
١١٢٥	- أن رسول الله ﷺ كان يقرأ في صلاة الجمعة بـ ﴿سبح اسم﴾ - سمرة بن جندب	- أن رسول الله ﷺ لما ظهر على خير قسمها على ستة وثلاثين سهماً - بشير بن يسار عن

- رجال من أصحاب النبي ﷺ ٣٠١٢
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع جبل الحبله -
- عبدالله بن عمر ٣٣٨٠
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع فضل الماء -
- أياس بن عبد ٣٤٧٨
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع النخل حتى
- تزهو - عبدالله بن عمر ٣٣٦٨
- أن رسول الله ﷺ نهى عن الترجل إلا غيًّا -
- عبدالله بن مغفل ٤١٥٩
- إن رسول الله ﷺ نهى عن ثمن الكلب -
- أبو جحيفة ٣٤٨٣
- أن رسول الله ﷺ نهى عن جلود السباع -
- أسامة بن عمير الهذلي ٤١٣٢
- أن رسول الله ﷺ نهى عن الحبوّة يوم الجمعة
- معاذ بن أنس ١١١٠
- أن رسول الله ﷺ نهى عن دخول الحمامات
- عائشة ٤٠٠٩
- أن رسول الله ﷺ نهى عن ركوب الثمار -
- معاوية بن أبي سفيان ٤٢٣٩
- إن رسول الله ﷺ نهى عن السدل في الصلاة
- أبو هريرة ٦٤٣
- أن رسول الله ﷺ نهى عن الشراء والبيع في
- المسجد - عبدالله بن عمرو ١٠٧٩
- أن رسول الله ﷺ نهى عن صوم يوم عرفة
- بعرفة - أبو هريرة ٢٤٤٠
- إن رسول الله ﷺ نهى عن صيام هذين
- اليومين - عمر بن الخطاب ٢٤١٦
- أن رسول الله ﷺ نهى عن قتل الجنان التي
- تكون في البيوت - أبو لبابة رفاعه بن
- عبدالمنذر ٥٢٥٣
- أن رسول الله ﷺ نهى عن لبس القسي - علي
- ابن أبي طالب ٤٠٤٤
- أن رسول الله ﷺ وأبا بكر وعمر حرقوا متاع
- الغال - عبدالله بن عمرو ٢٧١٥
- أن رسول الله ﷺ وأصحابه اعتمروا من
- رجال من أصحاب النبي ﷺ ٣٠١٢
- أن رسول الله ﷺ لما قدم المدينة جمع نساء
- الأنصار في بيت - أم عطية ١١٣٩
- أن رسول الله ﷺ لما قطع الذين سرقوا
- لقاحه - أبو الزناد عبدالله بن ذكوان ٤٣٧٠
- أن رسول الله ﷺ مرّ بالشوق داخلاً من بعض
- العالية - جابر بن عبدالله ١٨٦
- أن رسول الله ﷺ مر بقر رطب فصفوا عليه
- وكبرّ عليه أربعاً - عبدالله بن عباس ٣١٩٦
- أن رسول الله ﷺ نحر عن آل محمد ﷺ -
- عائشة ١٧٥٠
- أن رسول الله ﷺ نذب أصحابه فانطلقوا إلى
- بدر - أنس بن مالك ٢٦٨١
- إن رسول الله ﷺ نزل بتبوك إلى نخلة فقال:
- هذه قيلتنا - غزوان الشامي ٧٠٧
- أن رسول الله ﷺ نعى للناس النجاشي -
- أبو هريرة ٣٢٠٤
- إن رسول الله ﷺ نهانا عن النياحة - أم عطية ٣١٢٧
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يبيع أحد طعاماً -
- عبدالله بن عمر ٣٤٩٥
- أن رسول الله ﷺ نهى أن يقد السير بين
- إصبعين - سمرة بن جندب ٢٥٨٩
- أن رسول الله ﷺ نهى عن اختناث الأسقية -
- أبو سعيد الخدري ٣٧٢٠
- أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل كل ذي ناب
- من السبع - أبو ثعلبة الخشني ٣٨٠٢
- أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل لحم الضب -
- عبدالرحمن بن شبل ٣٧٩٦
- أن رسول الله ﷺ نهى عن أكل لحوم الخيل
- والبغال والحمير - خالد بن الوليد ٣٧٩٠
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمار -
- عبدالله بن عمر ٣٣٦٧
- أن رسول الله ﷺ نهى عن بيع الثمر بالتمر
- ورخص - سهل بن أبي حثمة ٣٣٦٣

٢٩٥	١٨٨٤	الجعرانة - ابن عباس	- إن سهلة بنت سهيل استحضت فأنت النبي
		- أن رسول الله ﷺ وقت لأهل العراق ذات	عائشة - عائشة
	١٧٣٩	عرق - عائشة	- إن سودة استحضت فأمرها النبي ﷺ إذا
٢٨١		- إن رسول الله ﷺ يأمركم أن تدفنوا القتلى -	مضت - أبو جعفر
	٣١٦٥	جابر بن عبدالله	- إن سياحة أمتي الجهاد في سبيل الله عز وجل
٢٤٨٦		- أن رسول الله ﷺ يوم الفتح صلى سبحة الضحى	أبو أمانة الباهلي
	١٢٩٠	ثمانى ركعات - أم هانئ بنت أبي طالب	- إن شئت أن تمكث من يدك فيعضها ثم تنزعها
٤٥٨٥		- أن رفع الصوت للذكر حين ينصرف الناس	من فيه - يعلى بن أمية
	١٠٠٣	من المكتوبة - ابن عباس	- إن شئت حبست أصلها وتصدقت بها - ابن
٢٨٧٨		- إن الرثي والتائب والتولة شرك - عبدالله بن	عمر
١٨٥٧	٣٨٨٣	مسعود	- إن شئت فأنسك نسيكة - كعب بن عُجرة
		- أن ركباً جاؤوا إلى النبي ﷺ يشهدون أنهم	- إن شئت ما أعطينكما ولا حظ فيها لغني ولا
١٦٣٣		رأوا الهلال بالأمس - عبدالله بن أنس عن	لقوي - عبيد الله بن عدي بن الخيار
	١١٥٧	عمومة له	- إن شدة الحر من فيح جهنم، فإذا اشتد الحر
٤٠١		- أن رهطاً من أصحاب النبي ﷺ انطلقوا في	أبو ذر الغفاري
	٣٩٠٠	سفرة سافروها - أبو سعيد الخدري	- إن شر الناس منزلة عند الله يوم القيامة -
٤٧٩١	٥٠١٥	- إن روح القدس مع حسان - عائشة	عائشة
٤٤٨٣	١٩٤٧	- إن الزمان قد استدار كهيئته - أبو بكره الثقفي	- إن شربها فاقتلوه - ابن عمر
		- إن زنت فاجلدوها، ثم إن زنت فاجلدوها -	- أن شهداء أحد لم يُغسلوا ودفنوا بدمائهم -
٣١٣٥	٤٤٦٩	أبو هريرة وزيد بن خالد الجهني	أنس بن مالك
	٢٢٣٥	- أن زوج بريرة كان حراً حين أعتقت - عائشة	- إن الشيطان ليستحل الطعام الذي لم يذكر
٣٧٦٦	٢٢٣٢	- أن زوج بريرة كان عبداً أسود - ابن عباس ...	اسم الله عليه - حذيفة بن اليمان
	٢٢٨٨	- أن زوجها طلقها ثلاثاً - فاطمة بنت قيس	- إن الشيطان يجري من ابن آدم مجرى الدم -
٤٧١٩		- أن زياداً بعث عمران بن حصين على الصدقة	أنس بن مالك
	١٦٢٥	عطاء مولى عمران بن حصين	- إن صاحب هذا ليعذب وأهله يكون عليه -
٣١٢٩		- أن سائلاً سأل النبي ﷺ عن مواقيت الصلاة	عائشة
	٣٩٥	أبو موسى الأشعري	- ﴿إن الصفا والمروة من شعائر الله﴾ - محمد
١٩٠٥		- أن سعد بن عبادَةَ قال لرسول الله ﷺ أرأيت	ابن علي بن حسين وجابر بن عبدالله
	٤٥٣٣	لو وجدت مع امرأتي رجلاً - أبو هريرة	- أن صلاة الخوف: أن يقوم الإمام وطائفة من
١٢٣٩		- أن سعد بن عبادَةَ قال: يا رسول الله! الرجل	أصحابه - سهل بن أبي حثمة الأنصاري
	٤٥٣٢	يجد مع أهله رجلاً أيقنته؟ - أبو هريرة	- أن الصلاة كانت تقام لرسول الله ﷺ فيأخذ
٥٤١		- إن السعيد لمن حُبب الفتن إن السعيد لمن	الناس مقامهم - أبو هريرة
		حُبب الفتن، إن السعيد لمن حُبب الفتن -	- إن الصلاة والصيام والذكر يُضاعف على
٢٤٩٨	٤٢٦٣	المقداد بن الأسود	التفقه - معاذ بن أنس الجهني

٢٠٣٢	إن صيدوج وعضاهه حرم - الزبير بن العوام	- أن عبدًا سرق وديًا من حائط رجل فغرسه في حائط سيده - محمد بن يحيى بن حبان ٤٣٨٨
١٢٣٨	فصلي بالتي معه ركعة - سهل بن أبي حثمة .	- إن عثمان انطلق في حاجة الله وحاجة رسوله ابن عمر ٢٧٢٦
٣٨٧١	أن طبيبًا سأل النبي ﷺ عن ضفدع يجعلها في دواء - عبدالرحمن بن عثمان	- أن عثمان دعا بماء فتوضأ فأفرغ بيده اليمنى أبو علقمة ١٠٩
٥٢٦٩	أن طبيبًا سأل النبي ﷺ عن ضفدع يجعلها في دواء - عبدالرحمن بن عثمان	- إن العرافة حق ولا بُدُّ للناس من العرافاء ولكن العُرافاء في النار - غالب القطان عن رجل عن أبيه عن جده ٢٩٣٤
١٣٤٦	أن العباس بن عبدالله بن العباس أنكح - عبدالرحمن بن هرمز الأعرج ٢٠٧٥	- إن عشت إن شاء الله تعالى أنهى أمتي أن يسموا نافعًا - جابر بن عبدالله ٤٩٦٠
١٦٢٤	أن العباس سأل النبي ﷺ في تعجيل الصدقة علي بن أبي طالب	- إن عطب منها شيء فانحره - ناجية الأسلمي ١٧٦٢
٣٠٩٠	إن العبد إذا سبقت له من الله منزلة لم يبلغها بعمله - إبراهيم بن مهدي السلمي عن أبيه، عن جده	- إن العقل ميراث بين ورثة القتل على قرابتهم عبدالله بن عمرو بن العاص ٤٥٦٤
٤٩٠٥	إن العبد إذا لعن شيئًا سعدت اللعنة إلى السماء - أبو الدرداء الأنصاري	- أن العلاء الحضرمي كان عامل النبي ﷺ على البحرين - بعض ولد العلاء ٥١٣٤
٥١٦٩	إن العبد إذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه - أنس بن مالك ٣٢٣١	- أن علي بن أبي طالب دخل على فاطمة - سهل بن سعد ١٧١٦
٤٧٥٢	أنس بن مالك ٤٧٥٢	- أن عليًا كان إذا سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتى - عمر بن علي ١٢٣٤
١٨٤٠	اختلفا - عبدالله بن حنين ١٨٤٠	- أن عمر استشار الناس في إملاص المرأة - المسور بن مخرمة ٤٥٧٠
٢٩٥١	زيد بن أسلم ٢٩٥١	- أن عمر يعني ابن الخطاب خطب فقال: إن الله بعث محمدًا ﷺ بالحق - عبدالله بن عباس ٤٤١٨
٧٤٢	يديه - نافع ٧٤٢	- أن عمر بن الخطاب رأى حلة سبراء عند باب المسجد ثُبَاع - عبدالله بن عمر ٤٠٤٠
٢١١٦	عبدالله بن عتبة بن مسعود ٢١١٦	- أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه جمع الناس على أبي بن كعب - الحسن البصري ١٤٢٩
٣٢١٠	عبدالله بن عوف نزل في قبر النبي ﷺ - أبو مرحب ٣٢١٠	- أن عمر بن الخطاب ضرب ابنًا له يكنى أبا عيسى - أسلم العدوي مولى عمر بن الخطاب ٤٩٦٣
		- أن عمر بن الخطاب قال وهو على المنبر: يا أيُّها الناس! - ابن شهاب ٣٥٨٦
		- إن عمر بن الخطاب كان ينهى أن يدخل من

- ٩٦١ التشهد - يحيى بن سعيد
- أن قريشاً أهمهم شأن المرأة المخزومية التي
٤٣٧٣ سرقت - عائشة
- أن قومًا من عكل أو قال: من عرينة قدموا
على رسول الله ﷺ فاجتووا المدينة - أنس
٤٣٦٤ ابن مالك
- أن قومًا من الكلاعين سرق لهم متاع
فاتهموا أناسًا من الحاقة - أزهر بن عبدالله
٤٣٨٢ الحرازي
- إن قويت فاغتسلي لكل صلاة وإلا فاجمعي
٢٩٣ زينب بنت أبي سلمة
- إن كان ذلك المخدج لمعنا يومئذ في
المسجد - أبو مریم الثقفي ٤٧٧٠
- إن كان رسول الله ﷺ ليُصلي الصُّبح
٤٢٣ فينصرف النساء - عائشة
- إن كان رسول الله ﷺ ليوقظه الله عز وجل
بالليل - عائشة ١٣١٦
- إن كان عندك ماء بات هذه الليلة في شن وإلا
كرعنا - جابر بن عبدالله ٣٧٢٤
- إن كان في شيء مما تداويتم به خيرٌ
فالحجامة - أبو هريرة ٣٨٥٧
- إن كان لك كلابٌ مكلبةٌ فكل مما أمسكن
عليك - عبدالله بن عمرو ٢٨٥٧
- إن كان لله تعالى خليفةٌ في الأرض، فضرب
ظهورك - حذيفة بن اليمان ٤٢٤٤
- إن كان ليكون عليّ الصوم من رمضان، فما
استطيع - عائشة ٢٣٩٩
- إن كان هذا شأنكم فلا تكروا المزارع - زيد
٣٣٩٠ ابن ثابت
- إن كانت أحلتها له جلد مائة - النعمان بن
بشير ٤٤٥٩
- إن كانت المرأة لتجير على المؤمنين فيجوز
عائشة ٢٧٦٤
- أن كثيرًا مما كان يقرأ رسول الله ﷺ في
- ٤٦٤ باب النساء - عمر بن الخطاب
- أن عمر رضي الله عنه جعل عليه أن يعتكف -
عبدالله بن عمر ٢٤٧٤
- أن عمر قال: أيكم يعلم ماورث رسول الله
ﷺ الجدة؟ - الحسن البصري ٢٨٩٧
- أن عمران بن حصين شغل عن الرجل يُطلق -
مطرف بن عبدالله ٢١٨٦
- أن عمرو بن أقيش كان له ربًا في الجاهلية -
أبو هريرة ٢٥٣٧
- إن الغادر ينصب له لواء يوم القيامة - ابن عمر
٢٧٥٦ إن الغضب من الشيطان - عطية السعدي ٤٧٨٤
- أن غلامًا لابن عمر أبق إلى العدو - ابن عمر ٢٦٩٨
- أن غلامًا لأناس فقرأ قطع أذن غلام لأناس
أغنياء - عمران بن حصين ٤٥٩٠
- إن الغناء ينبت النفاق في القلب - عبدالله
مسعود ٤٩٢٧
- أن فاطمة بنت رسول الله ﷺ أرسلت إلى
أبي بكر الصديق تسأله ميراثها - عائشة
زوج النبي ﷺ ٢٩٦٨
- إن فاطمة كانت تُستحاض - عائشة ٢٨٦
- إن فاطمة كانت في مكان وحش فخيف على
ناحيتها - عائشة ٢٢٩٢
- أن الفتيا التي كانوا يُفتون أن الماء من الماء
أبى بن كعب ٢١٥
- إن فسطاط المسلمين يوم الملحمة بالغوطة
أبو الدرداء ٤٢٩٨
- إن فضل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب -
عمرو بن العاص ٢٣٤٣
- إن في الصلاة لشغلًا - عبدالله بن مسعود ٩٢٣
- إن فيك خلتين يحبهما الله: الحلم والأناة -
زارع بن عامر ٥٢٢٥
- إن فيهن آية أفضل من ألف آية - عرباض بن
سارية ٥٠٥٧
- أن القاسم بن محمد أراهم الجلوس في

- ركعتي الفجر - عبدالله بن عباس ١٢٥٩
 - أن كفار قریش كتبوا إلى ابن أبي ومن كان
 يعبد معه الأوثان - عبدالرحمن بن كعب عن
 رجل من أصحاب النبي ﷺ ٣٠٠٤
 - إن كل بناء وبال على صاحبه إلا - أنس بن
 مالك ٥٢٣٧
 - إن كنا نسلف على عهد رسول الله ﷺ
 وأبي بكر - عبدالله بن أبي أوفى ٣٤٦٤
 - إن كنت تُحِبُّ أن تَطُوقَ طَوْقًا من نار - عبادة
 ابن الصامت ٣٤١٦
 - إن كنت غير تارك للبيع فقل: هاء وهاء -
 أنس بن مالك ٣٥٠١
 - إن كنتم لا بد آكلوهما فأميتهما طبعًا - قرة
 ابن إياس المزني ٣٨٢٧
 - أن لا تأخذ من راضع لبن، ولا تجمع بين
 مفترق - سويد بن غفلة ١٥٧٩
 - أن لا تستمتعوا من الميتة بإهاب ولا عصب
 عبدالله بن عكيم ٤١٢٧
 - إن لأهلك عليك حقًا صُم رمضان - مسلم
 القرشي ٢٤٣٢
 - إن لك عُذْرًا - المغيرة بن شعبه ٣٨٢٦
 - إن لم تجدي له شيئًا تعطينه إياه إلا ظلفًا -
 أم بجيد حواء ١٦٦٧
 - إن المؤمن إذا أصابه السقم ثم أعفاه الله منه
 كان كفارة - عامر الرامي المحاربي ٣٠٨٩
 - إن المؤمن إذا وضع في قبره أتاه ملك فيقول
 له - أنس بن مالك ٤٧٥١
 - إن المؤمن ليدرِك بحسن خُلُقِه درجة الصائم
 القائم - عائشة ٤٧٩٨
 - إن الماء طهور لا يُنجسه شيء - أبو سعيد
 الخدري ٦٧
 - إن الماء لا يجُبُّ - ابن عباس ٦٨
 - أن ماعز بن مالك أتى النبي ﷺ فقال: إنه
 زنى - ابن عباس ٤٤٢١
- أن معيصه بن مسعود وعبدالله بن سهل
 انطلقا قبل خيبر - سهل بن أبي حثمة ورافع
 ابن خديج ٤٥٢٠
 - إن المرأة تُقبَلُ في صورة شيطان - جابر بن
 عبدالله ٢١٥١
 - أن المسجد كان على عهد رسول الله ﷺ
 منبيا باللبن والجريد - عبدالله بن عمر ٤٥١
 - إن مسجد النبي ﷺ كانت سواريه على عهد
 رسول الله ﷺ - ابن عمر ٤٥٢
 - إن المسلم إذا سُئل في القبر فشهد أن لا إله
 إلا الله - البراء بن عازب ٤٧٥٠
 - إنَّ المسلم ليس بنجس - حذيفة بن اليمان ... ٢٣٠
 - إن مع كل جرس شيطانًا - عمر بن الخطاب . ٤٢٣٠
 - أن معاذ بن جبل كان يصلي مع رسول الله ﷺ
 العشاء - جابر بن عبدالله ٥٩٩
 - أن معاذ بن جبل ورث أختًا وابنة - الأسود
 ابن يزيد ٢٨٩٣
 - إن معاذًا كان يصلي مع النبي ﷺ ثم يرجع
 فيؤم قومه - جابر بن عبدالله ٦٠٠
 - أن معاوية توفى للناس كما رأى رسول الله ﷺ
 يتوضأ - المغيرة بن فروة ويزيد بن أبي مالك .. ١٢٤
 - أن معاوية قال له: أما علمت أنني قصرتُ عن
 رسول الله ﷺ - ابن عباس ١٨٠٣
 - إن الملائكة كانت تمشي فلم أكن لأركب -
 ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٣١٧٧
 - إن الملائكة لا تحضر جنازة الكافر بخير -
 عمار بن ياسر ٤١٧٦
 - إن الملائكة لا تدخل بيتًا فيه صورة -
 أبو طلحة الأنصاري ٤١٥٥
 - أن ملك ذي يزن أهدى إلى رسول الله ﷺ
 حلة - أنس بن مالك ٤٠٣٤
 - أن ملك الروم أهدى إلى النبي ﷺ مستقة من
 سندس - أنس بن مالك ٤٠٤٧
 - إن مما أدرك الناس من كلام النبوة الأولى -

- ٤٧٩٧ عقبة بن عمرو أبو مسعود الأنصاري -
 - إن من إجلال الله إكرام ذي الشيبة المسلم -
 ٣٦٧٦ النعمان بن بشير -
 ٤٨٤٣ أبو موسى الأشعري -
 - إن من أربى الربا الاستطالة في عرض -
 ٤٨٧٦ المسلم بغير حق - سعيد بن زيد
 - إن من أشراط الساعة أن يتدافع أهل -
 ٥٨١ المسجد - سلامة بنت الحرّ الفزاري
 - إن من أطيب ما أكل الرجل من كسبه - عائشة ٣٥٢٨
 - إن من أعظم الأمانة عند الله يوم القيامة -
 الرجل - أبو سعيد الخدري ٤٨٧٠
 - إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة - أوس بن -
 أوس ١٠٤٧
 - إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة - أوس بن -
 أوس ١٥٣١
 - إن من أكبر الكبائر استطالة المرء في عرض -
 رجل مسلم - أبو هريرة ٤٨٧٧
 - إن من أكبر الكبائر أن يلعن الرجل والديه -
 عبدالله بن عمرو ٥١٤١
 - إن من البيان سحراً وإن من الشعر حكماً -
 ابن عباس ٥٠١١
 - إن من البيان سحراً وإن من العلم جهلاً -
 بريدة بن الحصيب الأسلمي ٥٠١٢
 - إن من البيان لسحراً - عبدالله بن عمر ٥٠٠٧
 - إن من توبيتي أن أنخلع من مالي صدقة -
 كعب بن مالك ٣٣١٧
 - إن من توبيتي أن أهجر دار قومي - كعب بن -
 مالك أو أبو لبابة ٣٣١٩
 - إن من الشعر حكمة - أبي بن كعب ٥٠١٠
 - أن من ضيق منزلاً أو قطع طريقاً فلا جهاد له -
 معاذ بن أنس الجهني ٢٦٢٩
 - إن من عباد الله لأناس ما هم بأنبياء - عمر بن -
 الخطاب ٣٥٢٧
 - إن من عباد الله من لو أقسم على الله لأبره -
 أنس بن مالك ٤٥٩٥
 - إن من العنب خمراً وإن من التمر خمراً -
 النعمان بن بشير ٣٦٧٦
 - إن من الفطرة المضمضة والاستنشاق -
 عمار بن ياسر ٥٣
 - إن منكم رجلاً لا نكلهم إلى إيمانهم -
 فرات بن حيان ٢٦٥٢
 - إن الموت فرغٌ فإذا رأيتم جنازة فقوموا -
 جابر بن عبدالله ٣١٧٤
 - إن موسى قال: يارب! أرنا آدم - عمر بن -
 الخطاب ٤٧٠٢
 - إن الميت ليعذب ببكاء أهله عليه - ابن عمر ٣١٢٩
 - إن الميت يبعث في ثيابه التي يموت فيها -
 أبو سعيد الخدري ٣١١٤
 - أن تأخذ الأرض بنصف أو ثلث أو ربع -
 زيد بن ثابت ٣٤٠٧
 - إن الناس إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا على -
 يديه - أبو بكر الصديق ٤٣٣٨
 - أن الناس في أول الحج كانوا يتابعون بمنى -
 عبدالله بن عباس ١٧٣٤
 - إن الناس قد صلوا وأخذوا مضاجعهم -
 أبو سعيد الخدري ٤٢٢
 - أن ناساً تماروا عندها يوم عرفة في صوم -
 رسول الله ﷺ - أم الفضل بنت الحارث ٢٤٤١
 - أن ناقة للبراء بن عازب دخلت حائط رجل -
 فأفسدته عليهم - محيصة بن مسعود
 الأنصاري ٣٥٦٩
 - أن النبي ﷺ ابتاع فرساً من أعرابي - عمارة -
 ابن خزيمة عن عمه ٣٦٠٧
 - أن النبي ﷺ اتخذ خاتماً من ورق ثم ألقاه -
 أنس بن مالك ١٩
 - أن النبي ﷺ أتى فاطمة بعدد قد وهبه لها -
 أنس بن مالك ٤١٠٦
 - أن النبي ﷺ أتى بظبية فيها خرز فقسّمها -
 للحرّة والأمة - عائشة ٢٩٥٢

١٦٦٢	جابر بن عبد الله	أن النبي ﷺ أتى بلص قد اعترف اعترافاً ولم يوجد معه متاع - أبو أمية المخزومي	٤٣٨٠
٤٥٠	- أن النبي ﷺ أمره أن يجعل مسجد الطائف حيث كان طواغيتهم - عثمان بن أبي العاص	أن النبي ﷺ أتى بمخنث قد خضب يديه ورجليه بالحناء - أبو هريرة	٤٩٢٨
١٥٠١	- أن النبي ﷺ انتهش من كنف ثم صلى - ابن عباس	أن النبي ﷺ احتجم ثلاثاً في الأخدعين والكاهل - أنس بن مالك	٣٨٦٠
١٩٠	- أن النبي ﷺ أولم على صفية بسويق وتمر - أنس بن مالك	أن النبي ﷺ احتجم وهو محرم - ابن عباس	١٨٣٥
٣٧٤٤	- أن النبي ﷺ بات بها يعني بذى الحليفة - أنس بن مالك	أن النبي ﷺ آخر طواف يوم النحر - عائشة وابن عباس	٢٠٠٠
١٧٩٦	- أن النبي ﷺ بال ثم توضأ ونضح فرجه - سفیان الثقفی	أن النبي ﷺ استخلف ابن أم مكتوم على المدينة - أنس بن مالك	٢٩٣١
١٦٨	- أن النبي ﷺ بعث أبا جهم بن حذيفة مصدقاً فلاحه رجل في صدقته - عائشة	أن النبي ﷺ استخلف ابن أم مكتوم يوم الناس وهو أعمى - أنس بن مالك	٥٩٥
٤٥٣٤	- أن النبي ﷺ بعث خالد بن الوليد إلى أكيدر دومة - أنس بن مالك وعثمان بن أبي سليمان	أن النبي ﷺ استنكه ماعزاً - بريدة بن الحصيب	٤٤٣٣
٣٠٣٧	- أن النبي ﷺ تلقى جعفر بن أبي طالب فالتزمه الشعبي	أن النبي ﷺ اشترى عبدًا بعدين - جابر بن عبد الله	٣٣٥٨
٥٢٢٠	- أن النبي ﷺ توضأ فأتي بإناء فيه ماء - أم عُمارة	أن النبي ﷺ اضطلع فاستلم - ابن عباس	١٨٨٩
٩٤	- أن النبي ﷺ توضأ فأدخل إصبعه في جحري أذنيه - الرُّبَيْع بنت معوذ بن عفراء	أن النبي ﷺ أعتق صفية وجعل عتقها صداقها - أنس بن مالك	٢٠٥٤
١٣١	- أن النبي ﷺ توضأ مرتين مرتين - أبو هريرة	أن النبي ﷺ أفاض يوم النحر ثم صلى - ابن عمر	١٩٩٨
١٣٦	- إن النبي ﷺ جاءهم في صفة المهاجرين، فسأله إنسان - وائلة بن الأسقع	أن النبي ﷺ أقرأه خمس عشرة سجدة في القرآن - عمرو بن العاص	١٤٠١
٤٠٠٣	- أن النبي ﷺ جعل فداء أهل الجاهلية يوم بدر أربعمئة - ابن عباس	أن النبي ﷺ أقطع بلال بن الحارث المزني معادن القبلية - ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن غير واحد	٣٠٦١
٢٦٩١	- أن النبي ﷺ جعل للجدلة السُّدس إذا لم تكن دونها أم - بريدة بن الحصيب	أن النبي ﷺ أقطعه أرضاً بحضور موت - وائل ابن حجر	٣٠٥٨
٢٨٩٥	- أن النبي ﷺ جلد في الخمر بالجريد والنعال أنس بن مالك	أن النبي ﷺ أمر رجلاً حين أمر المتلاعنين - ابن عباس	٢٢٥٥
٤٤٧٩	- أن النبي ﷺ حبس رجلاً في تهمة - معاوية وهو بالبطحاء - جابر بن عبد الله	أن النبي ﷺ أمر عمر بن الخطاب زمن الفتح وهو بالبطحاء - جابر بن عبد الله	٤١٥٦
	- أن النبي ﷺ أمر من كل جاد عشرة أوسق -		

- القشيري ٣٦٣٠
 - أن النبي ﷺ حضهم على الصلاة ونهاهم أن
 ينصرفوا - أنس بن مالك ٦٢٤
 - أن النبي ﷺ دخل عام الفتح مكة وعليه
 عمامة سوداء - جابر بن عبدالله ٤٠٧٦
 - أن النبي ﷺ دفع إلى يهود خيبر نخل خيبر -
 عبدالله بن عمر ٣٤٠٩
 - أن النبي ﷺ رأى رجلاً يُصلي وفي ظهر قدمه
 لمعة - خالد بن معدان عن بعض أصحاب
 النبي ﷺ ١٧٥
 - أن النبي ﷺ رأى صبياً قد حلق بعض رأسه
 وترك بعضه - ابن عمر ٤١٩٥
 - أن النبي ﷺ رجم امرأة فحفر لها إلى الثنودة
 أبو بكره الثقفي ٤٤٤٣
 - أن النبي ﷺ رخص في بيع العرايا - زيد بن
 ثابت ٣٣٦٢
 - أن النبي ﷺ رخص للجُنُب إذا أكل أو شرب
 عمار بن ياسر ٢٢٥
 - أن النبي ﷺ رخص للرعاء أن يرموا يوماً -
 عاصم بن عدي ١٩٧٦
 - أن النبي ﷺ سُئل أي الأعمال أفضل؟ قال:
 طول القيام - عبدالله بن حبشي الخثعمي ١٣٢٥
 - أن النبي ﷺ سُئل: أي الأعمال أفضل؟ قال
 طول القيام - عبدالله بن حبشي الخثعمي ١٤٤٩
 - أن النبي ﷺ سبق بين الخيل - ابن عمر ٢٥٧٧
 - أن النبي ﷺ سجد في صلاة الظهر ثم قام
 فركع - ابن عمر ٨٠٧
 - أن النبي ﷺ سُحِّي في ثوب حبرة - عائشة ... ٣١٢٠
 - أن النبي ﷺ سُمي سجدي السهو المرغمتين
 ابن عباس ١٠٢٥
 - أن النبي ﷺ شرب لبنًا فدعا بماء - ابن عباس ١٩٦
 - أن النبي ﷺ صلى بأصحابه في خوف
 فجعلهم خلفه صفين - سهل بن أبي حثمة ... ١٢٣٧
 - أن النبي ﷺ صلى بهم بالطحاء - وبين يديه
 عنزة - أبو جحيفة ١٨٨
 - أن النبي ﷺ صلى بهم فسجد سجدتين
 عمران بن حصين ١٠٣٩
 - أن النبي ﷺ صلى صلاة فقرأ فيها فلبس عليه
 عبدالله بن عمر ٩٠٧ (ب)
 - أن النبي ﷺ صلى الظهر ثم ركب راحلته -
 أنس بن مالك ١٧٧٤
 - أن النبي ﷺ صلى الظهر فسلم في الركعتين
 أبو هريرة ١٠١٤
 - أن النبي ﷺ صلى الظهر والعصر بأذان
 واحد - محمد بن علي بن حسين ١٩٠٦
 - أن النبي ﷺ صلى الظهر والعصر والمغرب
 والعشاء بالطحاء - ابن عمر ٢٠١٣
 - أن النبي ﷺ صلى على ابنه إبراهيم - وعطاء
 ابن أبي رباح ٣١٨٨
 - أن النبي ﷺ صلى في ثوب بعضه عليّ -
 عائشة ٦٣١
 - أن النبي ﷺ صلى عليه مرط وعلى بعض
 أزواجه منه - ميمونة ٣٦٩
 - أن النبي ﷺ ضحى بكبشين أقرنين أملحين -
 أنس بن مالك ٢٧٩٤
 - أن النبي ﷺ طلق حفصة ثم راجعها - عمر
 ابن الخطاب ٢٢٨٣
 - أن النبي ﷺ عُرضه يوم أُحُد وهو ابن أربع
 عشرة - ابن عمر ٢٩٥٧
 - أن النبي ﷺ عرضه يوم أحد وهو ابن أربع
 عشرة سنة - ابن عمر ٤٤٠٦
 - أن النبي ﷺ قاتل أهل خيبر فغلب على
 الأرض والنخل - ابن عمر ٣٠٠٦
 - أن النبي ﷺ قال لأبي بكر: متى تُوتر؟ -
 أبو قتادة الأنصاري ١٤٣٤
 - أن النبي ﷺ قال له ليلة الجن: ما في
 إداوتك؟ - عبدالله بن مسعود ٨٤
 - أن النبي ﷺ قام في الجنائزة ثم قعد بعد -

علي بن أبي طالب	٣١٧٥	- أن النبي ﷺ كان إذا حدث حديثاً أعاده ثلاث مرات - ممطور أبو سلام عن خادم النبي ﷺ	٣٦٥٣
- إن النبي ﷺ قام يوم الفطر فصلى فبدأ بالصلاة قبل الخطبة - جابر بن عبدالله	١١٤١	- أن النبي ﷺ كان إذا دخل العشر أحيا الليل وشد الميزر - عائشة	١٣٧٦
- أن النبي ﷺ قُبِلَ امرأة من نسائه - عائشة	١٧٩	- أن النبي ﷺ كان إذا دخل مكة دخل من أعلاها - عائشة	١٨٦٩
- أن النبي ﷺ قُبِلَها ولم يتوضأ - عائشة	١٧٨	- أن النبي ﷺ كان إذا دعا فرفع يديه - يزيد بن سعيد الكندي	١٤٩٢
- أن النبي ﷺ قرأ ﴿واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى﴾ - جابر بن عبدالله	٣٩٦٩	- أن النبي ﷺ كان إذا ذهب المذهب أبعد - المغيرة بن شعبة	١
- أن النبي ﷺ قرأ ﴿وكتبتنا عليهم فيها أن النفس بالنفس﴾ - أنس بن مالك	٣٩٧٧	- أن النبي ﷺ كان إذا سجد جافى بين يديه - ميمونة	٨٩٨
- أن النبي ﷺ قرأ - (بفضل الله وبرحمته - أبي ابن كعب	٣٩٨١	- أن النبي ﷺ كان إذا سجد جافى بين يديه - ميمونة	٨٩٨
- أن النبي ﷺ قرأ في ركعتي الفجر ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ - أبو هريرة	١٢٥٦	- أن النبي ﷺ كان إذا سلم قال: اللهم! أنت السلام ومنك السلام - عائشة	١٥١٢
- إن النبي ﷺ قضى أن كل مستلحق استلحق بعد أبيه - عبدالله بن عمرو	٢٢٦٥	- إن النبي ﷺ كان إذا عجل به أمر في سفر جمع بين هاتين الصلاتين - ابن عمر	١٢٠٧
- أن النبي ﷺ قضى باليمين مع الشاهد - أبو هريرة	٣٦١٠	- أن النبي ﷺ كان إذا قرأ ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ قال - ابن عباس	٨٨٣
- أن النبي ﷺ قطع يد رجل سرق ترساً - عبدالله بن عمر	٤٣٨٦	- أن النبي ﷺ كان في سفر فسمع لعنة فقال: ماهذه؟ - عمران بن حصين	٢٥٦١
- أن النبي ﷺ قنت شهراً ثم تركه - أنس بن مالك	١٤٤٥	- أن النبي ﷺ كان في غزوة تبوك، إذا ارتحل قبل أن تزيغ الشمس - معاذ بن جبل	١٢٢٠
- أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن يأكل أو ينام توضأ يعني وهو جنب - عائشة	٢٢٤	- أن النبي ﷺ كان لا يتطير من شيء - بريدة	٣٩٢٠
- إن النبي ﷺ كان إذا أراد أن ينام وهو جنب - عائشة	٢٢٢	- أن النبي ﷺ كان لا يدع أربعاً قبل الظهر - عائشة	١٢٥٣
- أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن ينصرف من صلاته - ثوبان مولى رسول الله ﷺ	١٥١٣	- أن النبي ﷺ كان لا يرفع يديه في شيء من الدعاء - أنس بن مالك	١١٧٠
- أن النبي ﷺ كان إذا أراد البراز انطلق - جابر ابن عبدالله	٢	- أن النبي ﷺ كان لا يَرُقُدُ من ليل ولا نهار فيستيقظ إلا يتسوك - عائشة	٥٦
- أن النبي ﷺ كان إذا أراد غزوة ورى غيرها - كعب بن مالك	٢٦٣٧	- أن النبي ﷺ كان لا يُصلي في ملاحقتنا - عائشة	٣٦٨
- إن النبي ﷺ كان إذا أراد من الحائض شيئاً - عكرمة، عن بعض أزواج النبي ﷺ	٢٧٢	- أن النبي ﷺ كان لا يقدم من سفر إلا نهاراً -	

- ٢٧٨١ كعب بن مالك
- أن النبي ﷺ كان يؤتى بالتمر فيه دودٌ - أنس
- ٣٨٣٣ ابن مالك
- أن النبي ﷺ كان يأكل بثلاث أصابع ولا
- ٣٨٤٨ يمسح يده حتى يلعقها - كعب بن مالك
- أن النبي ﷺ كان يأكل القثاء بالثرطب -
- ٣٨٣٥ عبدالله بن جعفر
- إن النبي ﷺ كان يُباشر المرأة من نساءه وهي
- حائض - ميمونة
- ٢٦٧ أن النبي ﷺ كان يتختم في يساره - ابن عمر
- ٤٢٢٧ أن النبي ﷺ كان يتختم في يمينه - علي بن
- أبي طالب
- ٤٢٢٦ أن النبي ﷺ كان يجعل يمينه لطعامه وشرابه
- حفصة
- ٣٢ أن النبي ﷺ كان يدخل مكة من الثنية العليا
- ابن عمر
- ١٨٦٦ أن النبي ﷺ كان يدعو بهؤلاء الكلمات:
- اللهم! إني أعوذ بك من فتنة النار - عائشة ..
- ١٥٤٣ أن النبي ﷺ كان يذبح أضحيته بالمصلى -
- ابن عمر
- ٢٨١١ أن النبي ﷺ كان يزور أم سليم فتدركه
- الصلاة أحياناً - أنس بن مالك
- ٦٥٨ أن النبي ﷺ كان يستسقي هكذا يعنى ومد
- يديه - أنس بن مالك
- ١١٧١ أن النبي ﷺ كان يستعذب له الماء من بيوت
- الشفيا - عائشة
- ٣٧٣٥ أن النبي ﷺ كان يشير بإصبعه إذا دعا ولا
- يحركها - عبدالله بن الزبير
- ٩٨٩ أن النبي ﷺ كان يشير في الصلاة - أنس بن
- مالك
- ٩٤٣ أن النبي ﷺ كان يُصلي إلى بعيره - ابن عمر
- ٦٩٢ أن النبي ﷺ كان يُصلي بالليل ثلاث عشرة
- ركعة - عائشة
- ١٣٦٠ أن النبي ﷺ كان يُصلي جالساً فيقرأ وهو
- جالسٌ - عائشة
- ٩٥٤ أن النبي ﷺ كان يُصلي فذهب جدي يُمُر بين
- يديه - ابن عباس
- ٧٠٩ أن النبي ﷺ كان يصلي قبل العصر ركعتين -
- علي بن أبي طالب
- ١٢٧٢ أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر -
- أبي بن كعب
- ٢٤٦٣ أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر من
- رمضان - عائشة
- ٢٤٦٢ أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر من
- رمضان - عبدالله بن عمر
- ٢٤٦٥ أن النبي ﷺ كان يغسل بالصاع - عائشة
- ٩٢ أن النبي ﷺ كان يغتسل من أربع - عائشة
- ٣١٦٠ أن النبي ﷺ كان يغتسل من أربع: من
- الجنابة - عائشة
- ٣٤٨ أن النبي ﷺ كان يغير عند صلاة الصبح -
- أنس بن مالك
- ٢٦٣٤ أن النبي ﷺ كان يقبل الهدية ويشب عليها -
- عائشة
- ٣٥٣٦ أن النبي ﷺ كان يُقبلها وهو صائمٌ - عائشة
- ٢٣٨٦ أن النبي ﷺ كان يقرأ: ﴿ غير أولي الضرر -
- زيد بن ثابت
- ٣٩٧٥ أن النبي ﷺ كان يقرأها فهل من مُذكر -
- عبدالله بن مسعود
- ٣٩٩٤ أن النبي ﷺ كان يقطع في ربع دينار فصاعداً
- عائشة
- ٤٣٨٣ أن النبي ﷺ كان يفت في صلاة الصبح -
- البراء بن عازب
- ١٤٤١ أن النبي ﷺ كان يقول: اللهم! إني أعوذ بك
- من الفقر - أبو هريرة
- ١٥٤٤ أن النبي ﷺ كان يقوم في الركعة الأولى من
- صلاة الظهر - عبدالله بن أبي أوفى
- ٨٠٢ أن النبي ﷺ كان يُكبر في الفطر في الأولى
- سبعاً - عبدالله بن عمرو
- ١١٥٢

- أن النبي ﷺ كان يلبس النعال السبئية - ابن
عمر ٤٢١٠
- أن النبي ﷺ كان يمر بالتمر العائرة - أنس
ابن مالك ١٦٥١
- أن النبي ﷺ كان يوضع له وضوؤه - عائشة . ٥٥
- أن النبي ﷺ كتب إلى هرقل : « مِنْ مُحَمَّد
رسول الله إلى هرقل عظيم الروم - ابن عباس ٥١٣٦
- أن النبي ﷺ كوى سعد بن معاذ من رميته -
جابر بن عبدالله ٣٨٦٦
- أن النبي ﷺ لبى رأسه بالعسل - ابن عمر ١٧٤٨
- أن النبي ﷺ لم يرمل من السبع الذي أفاض
فيه - ابن عباس ٢٠٠١
- أن النبي ﷺ لم يمت في الخمر حدثاً - ابن
عباس ٤٤٧٦
- أن النبي ﷺ لما دخل مكة طاف بالبيت -
أبو هريرة ١٨٧١
- أن النبي ﷺ لما وجهه إلى اليمن أمره أن
يأخذ من كل حالم - معاذ بن جبل ٣٠٣٨
- أن النبي ﷺ لما وجهه إلى اليمن أمره - معاذ
ابن جبل ١٥٧٦
- أن نبي الله ﷺ كان يصلي من الليل ثلاث
عشرة ركعة - عائشة ١٣٤٠
- أن نبي الله ﷺ كان يضمير الخيل - ابن عمر . ٢٥٧٦
- أن نبي الله ﷺ نهى عن الخمر والميسر
والكوبة والغبراء - عبدالله بن عمرو ٣٦٨٥
- أن النبي ﷺ مر بابن صائد في نفر من
أصحابه فيهم عمر بن الخطاب - ابن عمر .. ٤٣٢٩
- أن النبي ﷺ مر بحمزة وقد مثل به - أنس بن
مالك ٣١٣٧
- أن النبي ﷺ مر بغلام يسأل شاة - أبو سعيد
الخدري ١٨٥
- أن النبي ﷺ مر وهو يطوف بالكعبة بإنسان -
عبدالله بن عباس ٣٣٠٢
- أن النبي ﷺ مسح برأسه من فضل ماء كان
في يده - الربيع بنت معوذ ابن عفراء ١٣٠
- أن النبي ﷺ نحر سبع بدنان بيده قياماً -
أنس بن مالك ٢٧٩٣
- أن النبي ﷺ نهى أن يبال في الجحر - عبدالله
ابن سرجس ٢٩
- أن النبي ﷺ نهى أن يبيع حاضر لباد - طلحة
ابن عبدالله ٣٤٤١
- أن النبي ﷺ نهى أن يتعاطى السيف مسلولاً
جابر بن عبدالله ٢٥٨٨
- أن النبي ﷺ نهى أن يتوضأ الرجل بفضل
طهور المرأة - الحكم بن عمرو ٨٢
- أن النبي ﷺ نهى أن يشرب الرجل قائماً -
أنس بن مالك ٣٧١٧
- أن النبي ﷺ نهى أن يضحى بعضباء الأذن
والقرن - علي بن أبي طالب ٢٨٠٥
- أن النبي ﷺ نهى أن يمشي يعني الرجل بين
المرأتين - ابن عمر ٥٢٧٣
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثمر بالتمر كيلاً -
عبدالله بن عمر ٣٣٦١
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثمر حتى يبدو
صلاحه - جابر بن عبدالله ٣٣٧٣
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الحيوان بالحيوان
نسيئة - سمرة بن جندب ٣٣٥٦
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع السنين ووضع
الجوائح - جابر بن عبدالله ٣٣٧٤
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع العنب حتى يسود -
أنس بن مالك ٣٣٧١
- أن النبي ﷺ نهى عن بيع الغرر - أبو هريرة .. ٣٣٧٦
- أن النبي ﷺ نهى عن بيعتين وعن لبستين -
أبو سعيد الخدري ٣٣٧٧
- أن النبي ﷺ نهى عن تلقي الجلب -
أبو هريرة ٣٤٣٧
- أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الكلب والسنور -
جابر بن عبدالله ٣٤٧٩

- أن نعل النبي ﷺ كان لها قبالة - أنس بن مالك ٤١٣٤
- أن نفرًا من أهل العراق قالوا: يا ابن عباس! كيف ترى في هذه الآية التي أمرنا فيها - عكرمة مولى ابن عباس ٥١٩٢
- إن نفرًا من الجن أسلموا بالمدينة - أبو السائب مولى هشام بن زهرة ٥٢٥٧
- أن النكاح كان في الجاهلية على أربعة أنحاء عائشة ٢٢٧٢
- أن نملة قرصت نبيًا من الأنبياء فأمر بقرية النمل فأحرقت - أبو هريرة ٥٢٦٦
- إن النهبة ليست بأحد من الميتة - كليب بن شهاب عن رجل من الأنصار ٢٧٠٥
- إن هؤلاء اللئيين أتوني يريدون القود فغرضت عليهم كذا وكذا فرضوا - عائشة ... ٤٥٣٤
- إن هاتين الصلاتين أثقل الصلوات على المنافقين - أبي بن كعب ٥٥٤
- إن الهدي الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء - عبدالله بن عباس ٤٧٧٦
- إن هذا حمد الله وإن هذا لم يحمد الله - أنس ابن مالك ٥٠٣٩
- إن هذا السيف ليس لي ولا لك - سعد بن أبي وقاص ٢٧٤٠
- إن هذا لحذ بين الصغير والكبير - عمر بن عبدالعزيز ٤٤٠٧
- إن هذا لحق كما أنك ههنا؟ - معاذ بن جبل ٤٢٩٤
- إن هذه الحشوش محتضرة - زيد بن أرقم ... ٦
- إن هذه الصلاة لا يحل فيها شيء من كلام الناس هذا - معاوية بن الحكم السلمي ٩٣٠
- إن هذه ليست بالحیضة ولكن هذا عرق - عائشة ٢٨٥
- إنَّ هذه ليست بالحیضة ولكن هذا عرق فاعتسلي - عائشة ٢٨٨
- إن هذين حرام على ذكور أمتي - علي بن
- أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الهر - جابر بن عبدالله ٣٨٠٧
- أن النبي ﷺ نهى عن الصلاة بعد العصر إلا والشمس مرتفعة - علي بن أبي طالب ١٢٧٤
- إن النبي ﷺ نهى عن طعام المتبارين أن يؤكل - ابن عباس ٣٧٥٤
- أن النبي ﷺ نهى عن الغلوطات - معاوية بن أبي سفيان ٣٦٥٦
- إن النبي ﷺ نهى عن قتل أربع من الدواب - ابن عباس ٥٢٦٧
- أن النبي ﷺ نهى عن القزق وهو أن يُحلق رأس الصبي ويترك له ذؤابة - ابن عمر ٤١٩٤
- أن النبي ﷺ نهى عن لبس الجلالة - ابن عباس ٣٧٨٦
- أن النبي ﷺ نهى عن المعاومة - جابر بن عبدالله ٣٣٧٥
- أن النبي ﷺ نول يوم العيد قوسا فخطب عليه البراء بن عازب الأنصاري ١١٤٥
- أن النبي ﷺ وأبا بكر وعمر وعثمان كانوا يفتحون القراءة بالحمد لله - أنس بن مالك ٧٨٢
- أن النبي ﷺ وأصحابه كانوا يصلون نحو بيت المقدس - أنس بن مالك ١٠٤٥
- أن النبي ﷺ وأصحابه كانوا ينحرون البدنة - جابر بن عبدالله وعبد الرحمن بن سابط ١٧٦٧
- أن النبي ﷺ وداه بمائة من إبل الصدقة - سهل بن أبي حثمة ١٦٣٨
- أن النجاشي أهدى إلى رسول الله ﷺ خفين أسودين ساذجين - بريدة بن الحصيب ١٥٥
- أن النجاشي زوج أم حبيبة بنت أبي سفيان من رسول الله ﷺ - محمد بن شهاب الزهري ٢١٠٨
- أن نجدة الحروري حين حج في فتنه ابن الزبير أرسل إلى ابن عباس - يزيد بن هرمز ٢٩٨٢
- إن نزلتم بقوم، فأمرؤا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا - عقبة بن عامر ٣٧٥٢

٤٥٢٨	لها - أنس بن مالك	٤٠٥٧	أبي طالب
-	أن يهودية كانت تشتم النبي ﷺ وتقع فيه -	-	أن هزالا أمر ماعزًا أن يأتي النبي ﷺ فيخبره
٤٣٦٢	علي بن أبي طالب	٤٣٧٨	محمد بن المنكدر
-	أن يهودية من أهل خير سمت شاة مصلية ثم	-	إن الهوام من الجن، فمن رأى في بيته شيئًا
٤٥١٠	أهدتها لرسول الله ﷺ - جابر بن عبدالله	-	فليخرج عليه ثلاث مرات - أبو سعيد
-	إن يوم الثلاثاء يوم الدم وفيه ساعة لا يرقأ -	٥٢٥٦	الخدري
٣٨٦٢	كيسة بنت أبي بكر	-	إن وجدتم غيرها فكلوا فيها واشربوا -
-	أنا أعلم الناس بوقت هذه الصلاة صلاة	٣٨٣٩	أبو ثعلبة الخشني
٤١٩	العشاء الآخرة - النعمان بن بشير	-	إن وجدتم فلانًا فأحرقوه بالنار - حمزة بن
-	أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ - أبو حميد	٢٦٧٣	عمرو الأسلمي
٧٣٠	الساعدي	-	أن يتقدم أو يتأخر أو عن يمينه - أبو هريرة ... ١٠٠٦
-	إنا أمة أمية لا نكتب ولا نحسب - عبدالله بن	-	أن يجلس الرجل في الصلاة وهو معتمد على
٢٣١٩	عمر	٩٩٢	يده - ابن عمر
-	أنا أولى بالمؤمنين من أنفسهم من ترك مالا	-	إن يخرج وأنا فيكم فأنا حجيجه دونكم -
٢٩٥٤	فلا هله - جابر بن عبدالله	٤٣٢١	النواس بن سميان الكلابي
-	أنا أولى بكل مؤمن من نفسه - المقدم بن	-	إن اليمين تسجدان كما يسجد الوجه - ابن
٢٩٠٠	معديكرب الكندي	٨٩٣	عمر
-	أنا أولى بكل مؤمن من نفسه - جابر بن	-	إن يكن فلن تسلط عليه يعني الدجال وإن لا
٢٩٥٦	عبدالله	٤٣٢٩	يكن هو فلا خير في قتله - ابن عمر
-	أنا أولى الناس بابن مريم، الأنبياء أولاد	-	إن اليهود إذا سلم عليكم أحدهم فإنما يقول:
٤٦٧٥	علات - أبو هريرة	٥٢٠٦	السام عليكم - عبدالله بن عمر
-	أنا بريء من كل مسلم يُقيم بين أظهر	-	إن اليهود جاءوا إلى رسول الله ﷺ فذكروا له
٢٦٤٥	المشركين - جرير بن عبدالله	٤٤٤٦	أن رجلًا منهم وامرأة زنيا - عبدالله بن عمر
-	إنا حاملوك على ولدناقة - أنس بن مالك ...	-	أن اليهود كانت إذا حاضت منهم امرأة
١٨٥٠	إنا حُرْمٌ؟ - ابن عباس	٢١٦٥	أخرجوها - أنس بن مالك
-	أنا رسول الله الذي إذا أصابك ضرٌّ فدعوته	-	إن اليهود كانت إذا حاضت منهم المرأة
٤٠٨٤	كشفه عنك - أبو جري جابر بن سليم	٢٥٨	أخرجوها - أنس بن مالك
-	أنا زعيمٌ بيت في رضى الجنة لمن ترك	-	أن يهود النضير وقرظة حاربوا رسول الله ﷺ
٤٨٠٠	المراء - أبو أمامة الباهلي	٣٠٠٥	ابن عمر
-	أنا سيد ولد آدم وأول من تنشئ عنه الأرض -	-	إن اليهود والنصارى لا يصبغون فخالقوهم
٤٦٧٣	أبو هريرة	٤٢٠٣	أبو هريرة
-	إنا قد نهينا عن التجسس - عبدالله بن مسعود	-	إن اليهود يقولون: إذا جامع الرجل أهله -
٤٨٩٠	إنا كُنا قد فرغنا ساعتنا هذه، وذلك حين	٢١٦٣	جابر بن عبدالله
١١٣٥	التسبيح - عبدالله بن بسر	-	أن يهوديًا قتل جارية من الأنصار على حلي

- إنا كنا نصنع هذا على عهد رسول الله ﷺ - ٩٥٢
- أنت سهل - حزن بن أبي وهب القرشي ٩٥٦
- أنت ومالك لو الدك - عبدالله بن عمرو ٥٣٠
- أنت يا أبا ذر! مع من أحببت - أبو ذر الغفاري ١٢٦
- اتبذوا كل واحدة على حدة - أبو قتادة الأنصاري ٧٠٤
- انتهى إلينا رسول الله ﷺ وأنا غلامٌ في الغلمان - أنس بن مالك ١٢٠٣
- انتهيت إلى النبي ﷺ وهو في قبة من آدم - عبدالله بن مسعود ١١١٨
- أتوضأ من بئر بُصاعة وهي بئرٌ يطرح فيها الحيفض - أبو سعيد الخدري ١٦
- انحلني أبي نحلا - النعمان بن بشير ٥٤٢
- انزل ليلة ثلاث وعشرين - عبدالله بن أنيس الجهنني ١٣٨٠
- أنزلا فكلنا من جيفة هذا الحمار - أبو هريرة ٤٢٨
- أنزلت عليّ أنفًا سورة - أنس بن مالك ١٨٤
- أنزلوا الناس منازلهم - عائشة ٨٤٢
- أنشد الله! رجلا فعل مافعل، لي عليه حقٌ إلا قام قال - ابن عباس ٤٣٦١
- أنشدكم بالله الذي أنزل التوراة على موسى - أبو هريرة ٣٦٢٤
- انطلق أبا مسعود لأُفنيك يوم القيامة تحيي وعلى ظهرك بعيرٌ - أبو مسعود الأنصاري ... ٩٤٧
- انطلقت مع أبي نحو النبي ﷺ فإذا هو ذو وفرة - أبو رمة ٢٠٦
- انطلقت مع أبي نحو النبي ﷺ فرأيت عليه بردين أخضرين - أبو رمة ١٠٦٥
- انطلقوا إلى يهود - أبو هريرة ٢٠٠٣
- انطلقوا باسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله أنس بن مالك ٢٦١٤
- انطلقوا بنا إلى بيت عائشة - طخفة بن قيس الغفاري ٥٠٤٠
- انظروا إلى هذا المحرم ما يصنع؟ - أسماء - إنا كنا نصنع هذا على عهد رسول الله ﷺ - ١٩٤٣
- أسماء بنت أبي بكر ٢٨١٣
- إنا كنا نهيناكم عن لحومها أن تأكلوها فوق ثلاث - نبيشة الخير ٢٨١٣
- إنا لا ندخل بيتًا فيه كلبٌ ولا صورةٌ - ميمونة زوج النبي ﷺ ٤١٥٧
- إنا لا نستعين بمشرك - عائشة ٢٧٣٢
- إنا لليلة الجمعة في المسجد إذ دخل رجل من الأنصار - عبدالله بن مسعود ٢٢٥٣
- أنا ممن قدم رسول الله ﷺ ليلة المزدلفة - ابن عباس ١٩٣٩
- إنا نتابع بأموال الناس - عبدالرحمن بن فروخ ١٩٥٨
- إنا نجاور أهل الكتاب وهم يطبخون في قدورهم الخنزير - أبو ثعلبة الخشني ٣٨٣٩
- إنا نخطب، فمن أحب أن يجلس للخطبة فليجلس - عبدالله بن السائب ١١٥٥
- أنا وارث من لا وارث له - المقدام بن معديكرب ٢٩٠١
- أنا وامرأة سفعاء الخدين كهاتين يوم القيامة عوف بن مالك الأشجعي ٥١٤٩
- أنا وبنو المطلب لا نفترق في جاهلية ولا إسلام - جبير بن مطعم ٢٩٨٠
- أنا وكافل اليتيم كهاتين في الجنة - سهل بن سعد ٥١٥٠
- إناءٌ مثل إناء، وطعامٌ مثل طعام - عائشة ٣٥٦٨
- أنبأني من أقرأه النبي ﷺ - أبو قلابة ٣٩٩٧
- انبذوه على غداثكم واشربوه على عشايتكم - فيروز الديلملي اليماني ٣٧١٠
- أنت أحق بشتمه والله أغنى عنه - جابر بن عبدالله ٣٩٥٦
- أنت أحقُّ به مالم تنكحي - عبدالله بن عمرو ٢٢٧٦
- أنت إمامهم، واقتد بأضعفهم - عثمان بن أبي العاص ٥٣١

٢٢٠١	عمر بن الخطاب	١٨١٨	بنت أبي بكر
٢٧٥٧	- إنما الإمام جنة يقاتل به - أبو هريرة		انقضي رأسك وامتشطي وأهلي بالحج -
	- إنما أمرت بالوضوء إذا قمت إلى الصلاة -	١٧٨١	عائشة
٣٧٦٠	عبد الله بن عباس		إنك أدبت الله ورسوله - أبو سهلة السائب بن
	- إنما أنا بشرٌ أنسى كما تنسون - عبد الله بن	٤٨٢	خلاد
١٠٢٢	مسعود		إنك إن اتبعت عورات الناس أفسدتهم -
٣٥٨٣	- إنما أنا بشرٌ وإنكم تختصمون إليّ - أم سلمة	٤٨٨٨	معاوية بن أبي سفيان
٢٣٤	- إنما أنا بشرٌ وإنني كنْتُ جُنُبًا - أبو بكر الثقفي		إنك تأتي قومًا أهل الكتاب فادعهم إلى
	- إنما أنا لكم بمنزلة الوالد أعلمكم -	١٥٨٤	شهادة أن لا إله إلا الله - ابن عباس
٨	أبو هريرة		إنك رجلٌ مفوَّذٌ أنت الحارث بن كلدة أخا
	- إنما بُعثتم ميسرين ولم يُبعثوا معسرين -	٣٨٧٥	ثقيف - سعد بن أبي وقاص
٣٨٠	أبو هريرة		إنك قد قلتها أربع مرات فبمن؟ - نعيم بن
	- إنما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد -	٤٤١٩	هزال
٢٩٧٨	جبير بن مطعم		انكسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ
	- ﴿إنما جزاء الذين يحاربون الله﴾ نزلت هذه		فقام رسول الله ﷺ لم يكذبك - عبد الله بن
٤٣٧٢	الآية في المشركين - ابن عباس	١١٩٤	عمرو
	- إنما جعل الإمام ليؤتم به، فإذا ركع فاركعوا		انكسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ
٦٠٥	عائشة	١١٨٢	وإن النبي ﷺ صلى بهم - أبي بن كعب
	- إنما جعل الإمام ليؤتم به، فإذا صلى قائمًا		إنكم تدعون يوم القيامة بأسمائكم وأسماء
٦٠١	فصلوا قيامًا - أنس بن مالك	٤٩٤٨	آبائكم - أبو الدرداء الأنصاري
	- إنما جعل الإمام ليؤتم به، فإذا كبر فكبروا -		إنكم سترون ربكم كما ترون هذا - جرير بن
٦٠٣	أبو هريرة	٤٧٢٩	عبد الله
	- إنما جعل الطواف بالبيت وبين الصفا		إنكم شكوتم جذب دياركم واستبخار المطر
١٨٨٨	والمروة - عائشة	١١٧٣	عائشة
	- إنما ذلك عِرْقٌ، فانظري إذا أتى قرؤك -		إنكم قادمون على إخوانكم فأصلحوا
٢٨٠	فاطمة بنت أبي حبيش		رحالكم وأصلحوا لباسكم - أبو الدرداء
	- إنما ذلك عِرْقٌ وليست بالحیضة - فاطمة	٤٠٨٩	الأنصاري
٢٨٢	بنت أبي حبيش		إنكم والله! لا تأمنون عندي إلا بعهد
	- إنما العشور على اليهود والنصارى - حرب		تعاهدوني عليه - عبد الرحمن بن كعب عن
	ابن عبد الله بن عمير الثقفي عن جده أبي أمه	٣٠٠٤	رجل من أصحاب النبي ﷺ
٣٠٤٦	عن أبيه	٤٧٦٤	إنما أنا لفهم - أبو سعيد الخدري
	- إنما العشور على اليهود والنصارى - رجل		إنما أحببت أن أريكم ظهور رسول الله ﷺ -
٣٠٤٨	من بكر بن وائل عن خاله	١١٦	علي بن أبي طالب
	- إنما العمرى التي أجازها رسول الله ﷺ أن		إنما الأعمال بالنية وإنما لامرئ ما نوى -

٣٥٥٥	يقول - جابر بن عبدالله	٣٥٥٥	إِنَّمَا يُغْلَسُ مِنْ بَوْلِ الْإِنْتَى - لبابة بنت الحارث
٥١٠	مرتين مرتين - ابن عمر	٥١٠	إِنَّمَا كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
٣٢٦	إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدِكَ إِلَى الْأَرْضِ - عبد الرحمن بن أبزى	٣٢٦	إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَحْفَنِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا - أُمُّ سَلَمَةَ ..
٣٢٢	إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا، وَضَرَبَ يَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ - عمار بن ياسر	٣٢٢	إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ؛ وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ - عمار بن ياسر
٦٤٧	إِنَّمَا مِثْلُ هَذَا مِثْلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مُكْتَوِّفٌ - عبدالله بن عباس	٦٤٧	إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مِنْ لَا خِلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ - عبدالله بن عمر
٢٠٠٨	إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَحْصَبَ لِيَكُونَ أَسْمَحَ - عائشة	٢٠٠٨	إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مِنْ لَا خِلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ - عبدالله بن عمر
٤٠٥٥	إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ الْمَصْمُتِ مِنَ الْحَرِيرِ - ابن عباس	٤٠٥٥	إِنَّمَا أَبْصَرَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ - وائل بن حجر
٤٥٧٦	إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَانِ - أبو هريرة	٤٥٧٦	إِنَّمَا أَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَاسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ - خارجة بن الصلت التميمي عن عمه ..
١١٨٥	إِنَّمَا هَذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللَّهُ عِزَّ وَجَلَ بِهَا، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا - قبيصة الهلالي	١١٨٥	إِنَّمَا أَتَى النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - عمر بن الخطاب
٢٨٧	فَتَحِيضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ - حمنة بنت جحش	٢٨٧	إِنَّمَا اسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي إِجَارَةِ الْحِجَامِ مُحِيطَةً بِنِ مَسْعُودِ الْخَزْرَجِيِّ
٤١٦٧	إِنَّمَا هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَائِهِمْ - معاوية بن أبي سفيان	٤١٦٧	إِنَّمَا اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ - أبو حسن مولى بن نوفل
٩١٠	إِنَّمَا هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ - عائشة	٩١٠	إِنَّمَا اسْتَكْبَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أَضْنِي فَعَادَ جِلْدَةَ عَلَى عَظَمٍ - أبو أمامة أسعد بن سهل بن حنيف الأنصاري عن بعض أصحاب النبي ﷺ
٢٩٣	إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ - زينب بنت أبي سلمة	٢٩٣	إِنَّمَا اسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي إِجَارَةِ الْحِجَامِ مُحِيطَةً بِنِ مَسْعُودِ الْخَزْرَجِيِّ
١٨٥٤	إِنَّمَا هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ - أبو هريرة	١٨٥٤	إِنَّمَا اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ - أبو حسن مولى بن نوفل
١٤١٠	إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةٌ نَبِيٍّ وَلَكِنِّي رَأَيْتُكُمْ تَشْرُتُمُ لِلسُّجُودِ - أبو سعيد الخدري	١٤١٠	إِنَّمَا اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ - أبو حسن مولى بن نوفل
١٨٥٢	إِنَّمَا هِيَ طَعْمَةٌ أَطْعَمَكُمْوهَا اللَّهُ تَعَالَى - أبو قتادة الأنصاري	١٨٥٢	إِنَّمَا اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ - أبو حسن مولى بن نوفل
٢٠٢	إِنَّمَا الْوَضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا - ابن عباس	٢٠٢	إِنَّمَا اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ - أبو حسن مولى بن نوفل
٢١٠	إِنَّمَا يَجُزُّكَ مِنْ ذَلِكَ الْوَضُوءُ - سهل بن حنيف	٢١٠	إِنَّمَا اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ - أبو حسن مولى بن نوفل
٣٤٠٠	إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةً: رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ - رافع بن خديج	٣٤٠٠	إِنَّمَا اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ - أبو حسن مولى بن نوفل

- أنه بات عند ميمونة زوج النبي ﷺ وهي خالته - عبدالله بن عباس ١٣٦٧
 - إنه بينما أناسٌ يسرون في البحر فنقد طعامهم فرفعت لهم جزيرة - جابر بن عبدالله ٤٣٢٨
 - أنه بينما هو جالسٌ عند رسول الله ﷺ وعنده رجلٌ من اليهود - أبو نملة الأنصاري ٣٦٤٤
 - أنه تقاضى ابن أبي حدرد دينًا كان له عليه - كعب بن مالك ٣٥٩٥
 - أنه التقط دينارًا فاشتري به دقيقًا - علي بن أبي طالب ١٧١٥
 - أنه جاء إلى الحجر فقَبَّله فقال - عمر بن الخطاب ١٨٧٣
 - أنه جاء ورسول الله ﷺ يخطب فقام في الشمس - أبو حازم الأحمسي ٤٨٢٢
 - إنه حبسني حديثٌ كان يحدثني تميم الداري عن رجل كان في جزيرة - فاطمة بنت قيس ٤٣٢٥
 - أنه حفظ عن رسول الله ﷺ سكتين : سكتة إذا كَبُرَ - سمرة بن جندب ٧٧٩
 - أنه خرج يوم فطر فصلى ثم خطب ثم أتى النساء ومعه بلالٌ - ابن عباس ١١٤٢
 - أنه دخل على عائشة فسألها عن صلاة رسول الله ﷺ بالليل - الأسود بن يزيد ١٣٦٣
 - أنه دخل مع رسول الله ﷺ بيت ميمونة فأتي بضرب محتوذ - خالد بن الوليد ٣٧٩٤
 - أنه دخل هو وأبوه على أنس بن مالك بالمدينة - سهل بن أبي أمامة ٤٩٠٤
 - أنه رأى ابن عباس يأنزر فيضع حاشية إزاره من مقدمه - عكرمة ٤٠٩٦
 - أنه رأى ابن عمر يصلي بعد الجمعة فينماز عن مصلاه - عطاء بن أبي رباح ١١٣٣
 - أنه رأى رسول الله ﷺ فذكر وضوءه - عبدالله بن زيد بن عاصم المازني ١٢٠
 - أنه رأى رسول الله ﷺ مستلقيًا - عبدالله بن
- زيد بن عاصم الأنصاري ٤٨٦٦
 - أنه رأى رسول الله ﷺ يرفع يديه مع التكبير - وائل بن حجر ٧٢٥
 - أنه رأى رفقة من أهل اليمن رحالهم الأدم - ابن عمر ٤١٤٤
 - أنه رأى على أم كلثوم بنت رسول الله ﷺ بردًا سيرا - أنس بن مالك ٤٠٥٨
 - أنه رأى في يد النبي ﷺ خاتمًا من ورق يومًا واحدًا - أنس بن مالك ٤٢٢١
 - أنه رأى النبي ﷺ إذا كان في وتر من صلاته لم ينهض - مالك بن الحويرث ٨٤٤
 - أنه رأى النبي ﷺ واقفًا بعرفة على بعير - نبط بن شريط ١٩١٦
 - أنه رأى النبي ﷺ يستسقي عند أحجار الزيت قريبًا من الزوراء - عمير مولى بني أبي اللحم ١١٦٨
 - أنه رأى النبي ﷺ يصلي مما يلي باب بني سهم - المطلب بن أبي وداعة ٢٠١٦
 - أنه سُئل عن خضاب النبي ﷺ فذكر أنه لم يخضب - أنس بن مالك ٤٢٠٩
 - أنه سأل عائشة زوج النبي ﷺ عن قوله : ﴿وإن خفتم ألا تقسطوا - عروة بن الزبير ... ٢٠٦٨
 - أنه سأل عن قضية النبي ﷺ في ذلك فقام حمل بن مالك بن النابغة - عمر بن الخطاب ٤٥٧٢
 - أنه سمع عليًا وسئل عن وضوء رسول الله ﷺ - زر بن حبیش ١١٤
 - أنه سمع كبراءهم يذكرون أن رجلًا من قريش كان له سهمٌ في بني قريظة - ثعلبة بن أبي مالك ٣٦٣٨
 - أنه سمع النبي ﷺ يقرأ في ركعتي الفجر ﴿قل آمنا بالله - أبو هريرة ١٢٦٠
 - أنه سمع النبي ﷺ يقرأ في الصبح ﴿إذا زلزلت الأرض - معاذ بن عبدالله الجهني عن رجل من جهينة ٨١٦
 - إنه سيكون في أمي أقوامٌ يكذبون بالقدر -

٣٩٨٥	كعب	٤٦١٣	عبدالله بن عمر
-	أنه كان إذا جاءه أمر سرور أو بشر به خر	-	أنه شهد جنازة أم كلثوم وابنها فجعل الغلام
٢٧٧٤	ساجدًا - أبو بكره التقفي	٣١٩٣	عمار مولى الحارث بن نوفل
-	أنه كان إذا دخل في الصلاة كبر ورفع يديه -	-	أنه شهد النبي ﷺ زمن الحديبية في يوم
٧٤١	ابن عمر	١٠٥٩	جمعة - أسامة الهذلي
-	أنه كان إذا سمع النداء يوم الجمعة ترحم	-	أنه صاع النبي ﷺ قال أنسُ فجزئته - صنية
١٠٦٩	لأسعد بن زرارة - عبدالرحمن بن كعب	٣٢٧٩	زوج النبي ﷺ
-	أنه كان إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر -	-	أنه صلى خلف ابن مسعود المغرب فقرأ بقل
٧٤٤	علي بن أبي طالب	٨١٥	هو الله أحد - أبو عثمان النهدي
-	أنه كان إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر -	-	أنه صلى خلف رسول الله ﷺ فجهر بآمين -
٧٦١	علي بن أبي طالب	٩٣٣	وائل بن حجر
-	أنه كان في سرية من سرايا رسول الله ﷺ -	-	أنه صلى ركعتين في كُلِّ ركعة ركعتين -
٢٦٤٧	عبدالله بن عمر	١١٨١	عائشة
-	أنه كان لا يرى على المستحاضة وضوءًا عند	-	أنه صلى في كسوف الشمس فقرأ ثم ركع ثم
٣٠٦	كل صلاة - ربيعة	١١٨٣	قرأ ثم ركع - ابن عباس
-	أنه كان لواؤه يوم دخل مكة أبيض - جابر بن	-	أنه صلى مع رسول الله ﷺ وكان لا يتم
٢٥٩٢	عبدالله	٨٣٧	التكبير - عبدالرحمن بن أبزى
-	أنه كان يأخذ الغسل عن أم عطية - محمد بن	-	أنه صلى مع النبي ﷺ فكان يقول في ركوعه
٣١٤٧	سيرين	٨٧١	سبحان ربي العظيم - حذيفة بن اليمان
-	أنه كان يرعى لقحة بشعب من شعاب أحد -	-	أنه صلى مع النبي ﷺ فكان ينصرف عن شقيقه
٢٨٢٣	عطاء بن يسار عن رجل من بني حارثة	١٠٤١	هلب الطائي
-	أنه كان يسكت سكتين إذا استفتح الصلاة -	-	أنه فرق بين جارية وولدها فنهاه النبي ﷺ -
٧٧٨	سمرة بن جندب	٢٦٩٦	علي بن أبي طالب
-	أنه كان يُصلي فوضع يده اليسرى على اليمنى	-	أنه قال لأبي ذر حيث سير من الشام: إني
٧٥٥	ابن مسعود	٥٢١٤	أريد أن أسألك عن حديث - رجل من عذرة .
-	إنه كان يُصلي وهو مُشْبِلُ إزاره - أبو هريرة ..	-	أنه قال لأبيه: يا أبت! إني أسمعك تدعو كل
٤٠٨٦	إنه كان يُصلي وهو مُشْبِلُ إزاره - أبو هريرة ..	-	غداة: اللهم! عافني في بدني - عبدالرحمن
٦٣٨	- أنه كان يغسل رأسه بالخطمي وهو جنب -	٥٠٩٠	ابن أبي بكره
٢٥٦	عائشة	-	أنه قال لرسول الله ﷺ إنا نريد أن نكس زمزم
-	أنه كان يقود ابن عباس فيقيمه عند الشقة	٥٢٥١	العباس بن عبدالمطلب
١٩٠٠	الثالثة - عبدالله بن السائب	-	أنه قتل بالقسامة رجلا من بني نصر بن مالك
٢٣٧٨	- أنه كان يكتحل وهو صائم - أنس بن مالك ..	٤٥٢٢	ببحرة الرُّغاء - عمرو بن شعيب
-	أنه كتب إلى النبي ﷺ فبدأ باسمه - العلاء بن	٤٠٠٤	- أنه قرأ: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ - ابن مسعود
٥١٣٥	الحضرمي	-	أنه قرأها ﴿قد بلغت من لدني﴾ - أبي بن

- أنه كره أن يجمع بين العمة والخالة -
 ابن عباس ٢٠٦٧
 - إنه كره الوضوء باللبن والنيذ - عطاء بن
 أبي رباح ٨٦
 - إنه لا تتم صلاة لأحد من الناس حتى يتوضأ
 رفاعة بن رافع ٨٥٧
 - إنه لا تفريط في النوم إنما التفريط في اليقظة
 أبو قتادة ٤٣٧
 - إنه لا يصيد صيداً ولا ينكأ عدواً، وإنما يفقأ
 العين ويكسر السن - عبدالله بن مغفل ٥٢٧٠
 - أنه لعن المتشبهات من النساء بالرجال - ابن
 عباس ٤٠٩٧
 - إنه لم يكن نبي بعد نوح إلا وقد أُنذر الدجال
 قومه - عامر بن عبدالله أبو عبيدة بن الجراح ٤٧٥٦
 - أنه لم يكن يصوم من السنة شهراً تاماً إلا
 شعبان - أم سلمة ٢٣٣٦
 - إنه لم يمعني أن أرد عليك السلام - عبدالله
 ابن عمر ٣٣٠
 - إنه لو حدث في الصلاة شيء أنبأكم به -
 عبدالله بن مسعود ١٠٢٠
 - إنه لو كان مسلماً فأعتقتم عنه - عبدالله بن
 عمرو بن العاص ٢٨٨٣
 - إنه ليس عليك بأس إنما هو أبوك وغلأمك -
 أنس بن مالك ٤١٠٦
 - إنه ليس لنبي أن يومض - أنس بن مالك ٣١٩٤
 - إنه ليس لي أو لنبي أن يدخل بيتاً مزوقاً -
 علي بن أبي طالب ٣٧٥٥
 - إنه ليغان على قلبي، وإني لأمستغفر الله في
 كل يوم - الأغرب بن يسار المزني ١٥١٥
 - أنه مر قال: فراقه بفاتحة الكتاب ثلاثة أيام
 غدوة وعشية - خارجة بن الصلت، عن عمه ٣٨٩٧
 - أنه نهى أن يقرن بين الحج والعمرة - معاوية
 ابن أبي سفيان ١٧٩٤
 - أنه نهى أن يتبذد الزبيب والتمر جميعاً - جابر
 ابن عبدالله ٣٧٠٣
 - أنه نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي -
 أبو مسعود عقبة بن عمرو البصري ٣٤٢٨
 - أنه نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي -
 أبو مسعود عقبة بن عمرو البصري ٣٤٨١
 - أنه وجد القرفقال: ألق عليّ ثوبا ينافع! -
 ابن عمر ١٨٢٨
 - أنه وفد إلى رسول الله ﷺ فاستقطعه الملح -
 أبيض بن حمّال ٣٠٦٤
 - إنها أبصرت أم سلمة تصبّ الماء على بول
 الغلام - الحسن عن أمه ٣٧٩
 - أنها أتت باهن لها صغير لم يأكل الطعام -
 أم قيس بنت محصن ٣٧٤
 - أنها أرادت أن تعتق مملوكين لها - عائشة ... ٢٢٣٧
 - إنها حبة أبيك ورب الكعبة! - أم المؤمنين
 عائشة ٤٨٩٨
 - أنها ذكرت نساء الأنصار، فأنثت عليهن
 وقالت لهن معروفًا - عائشة ٤١٠٠
 - أنها رأت النبي ﷺ وهو قاعد القرفصاء -
 قيلة بنت مخزومة ٤٨٤٧
 - إنها ستفتح لكم أرض العجم - عبدالله بن
 عمرو ٤٠١١
 - إنها ستكون عليكم بعدي أمراء تشغلهم
 أشياء - عباد بن الصامت ٤٣٣
 - إنها ستكون فتنة تستنظف العرب، قتلاها في
 النار - عبدالله بن عمرو ٤٢٦٥
 - إنها ستكون فتنة يكون المضطجع فيها خيراً
 من الجالس - أبو بكر الثقفي ٤٢٥٦
 - أنها سمعت النبي ﷺ يقرأ ﴿إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ
 صَالِحٍ﴾ - أسماء بنت يزيد ٣٩٨٢
 - أنها طلقت على عهد رسول الله ﷺ ولم يكن
 للمطلقة عِدَّةٌ - أسماء بنت يزيد بن السكن
 الأنصارية ٢٢٨١
 - أنها كانت تحت ثابت بن قيس بن شماس -

٢٢٠	رسول الله ﷺ - البراء بن عازب	٢٢٢٧	حبيبة بنت سهل الأنصارية
	- أنهم كانوا على منهل من المناهل - غالب		- أنها كانت تحت عبيد الله بن جحش فمات -
٢٩٣٤	القطان عن رجل عن أبيه عن جده	٢١٠٧	أم حبيبة
	- أنهم كانوا يصلون مع رسول الله ﷺ فإذا ركع		- إنها كانت تغسل المني من ثوب رسول الله
٦٢٢	ركعوا - البراء بن عازب	٣٧٣	عائشة - عائشة
	- إني اجتويت المدينة، فأمر لي رسول الله ﷺ		- أنها كانت تغلي رأس رسول الله ﷺ - زينب
٢٣٣	بذود - أبو ذر الغفاري	٣٠٨٠	الثقبة
	- إني أعطي رجلاً وأدع من هو أحب إلي		- أنها كانت تنبذ لرسول الله ﷺ غدوة فإذا كان
٤٦٨٣	منهم - سعد بن أبي وقاص	٣٧١٢	من العشي - عائشة
	- إني إن لا أستخلف فإن رسول الله ﷺ لم		- أنها كانت عند ابن جحش فهلك عنها -
٢٩٣٩	يستخلف - عمر بن الخطاب	٢٠٨٦	أم حبيبة
	- إني إنما أقضي بينكم برأيي فيما لم ينزل علي		- أنها كانت عند أبي حفص بن المغيرة -
٢٥٨٥	فيه - أم سلمة	٢٢٨٩	فاطمة بنت قيس
	- إني أواصل إلى السحر وربي يطعمني -		- أنها كانت مستحاضة وكان زوجها يجامعها
٢٣٧٤	أصحاب النبي ﷺ	٣١٠	حمزة بنت جحش
	- إني خاطب على الناس ومخيرهم برضاكم -		- إنها لا تتم صلاة أحدكم حتى يسبغ الوضوء
٤٥٣٤	عائشة	٨٥٨	رفاعة بن رافع
	- إني دخلت الكعبة ولو استقبلت من أمري -		- إنها لرؤيا حق إن شاء الله، فقم مع بلال فأتق
٢٠٢٩	عائشة	٤٩٩	عليه مارأيت - عبدالله بن زيد
	- إني رأيت رسول الله ﷺ يُصلي في قميص -		- إنها ليست بنجس، إنما هي من الطوافين -
١٣٣	جابر بن عبدالله	٧٦	عائشة
	- إني رجلٌ ضخمٌ - أنس بن مالك		- إنها ليست بنجس، إنها من الطوافين عليكم
١٥٧	إني سألت ربي وشغعت لأمتي فأعطاني ثلث	٧٥	أبو قتادة
	أمتي - عامر بن سعد بن أبي وقاص		- أنهاكم عن الثبير والمقير والحتم والدباء
١٧٧٥	إني صليت خلف رسول الله ﷺ ومع أبي بكر	٣٦٩٣	والمزادة المجوبة - أبو هريرة
١٤١٥	وعمر وعثمان - أبو تسمية الهجيمي		- أنهم اصطلمحوا على وضع الحرب عشر
	- إني عالجت امرأة من أقصى المدينة فأصبت	٢٧٦٦	سنين - مسور بن مخزومة ومروان بن الحكم
١٤٦٨	منها - عبدالله بن مسعود		- أنهم تمسحوا وهم مع رسول الله ﷺ
	- إني قد حدثتكم عن الدجال حتى خشيت أن	٣١٨	بالصعيد لصلاة الفجر - عمار بن ياسر
١٣٢٠	لا تعقلوا - عباد بن الصامت		- أنهم خرجوا مع رسول الله ﷺ في غزوة تبوك
	- إني كرهت أن أذكر الله تعالى ذِكْرَهُ -	١٢٠٦	معاذ بن جبل
١٧	المهاجر بن قنفذ		- أنهم شكوا في هلال رمضان مرة - عكرمة
	- إني كنت ركعت ركعتي الفجر فقال:	٢٣٤١	مولي ابن عباس
			- أنهم كانوا إذا رفعوا رؤوسهم من الركوع مع

١٢٥٧	يارسول الله - بلال بن رباح	- إني نسيت أن أمرك أن تُخمر القرنين - عثمان
٢٧٥٨	إني لا أخيس بالعهد ولا أخيس البرد -	ابن طلحة ٢٠٣٠
٣١٥٩	أبو رافع المدني	- إني نهيت عن قتل المصلين - أبو هريرة ٤٩٢٨
٢١٣٧	إني لا أرى طلحة إلا قد حدث فيه الموت -	- إني والله! إن شاء الله لا أحلف على يمين -
٤٣٥٠	الحصين بن وحوح	أبو موسى الأشعري ٣٢٧٦
٤٧٨١	إني لا أستطيع أن أدور بينكن - عائشة ٢١٣٧	- إني والله! ما آمنُ يهودَ على كتابي - زيد بن
٤٧٨٠	إني لأرجو أن لا تعجز أمتي عند ربها - سعد	ثابت ٣٦٤٥
٧٨٩	ابن أبي وقاص ٤٣٥٠	- إني وهبت لخالتي غلامًا، وأنا أرجو - عمر
٤٧٨٠	إني لأعرف كلمة لو قالها هذا لذهب عنه	ابن الخطاب ٣٤٣٠
٤٧٨٠	الذي يجد - سليمان بن صرد	- أهدي لي ولحفصة طعامً وكُنَّا صائمتين
٧٨٩	إني لأعلم كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد	فأفطرنا - عائشة ٢٤٥٧
٤٧٨٠	من الغضب - معاذ بن جبل	- أهديت إلى النبي ﷺ ناقة فقال: أسلمت؟ -
٧٨٩	إني لأقوم إلى الصلاة وأنا أريد أن أطول فيها	عياض بن حمار ٣٠٥٧
٤٧٥٧	أبو قتادة	- أهدا كهذا الشعر ونثرًا كثر الذَّلُّ ولكن
٤٧٥٧	إني لأنذركموه وما من نبي إلا قد أنذره قومه	رسول الله ﷺ - ابن مسعود ١٣٩٦
١٨٠٦	عبدالله بن عمر	- أهرقها - أنس بن مالك ٣٦٧٥
٢٣٦٠	إني لبدت رأسي وقلدت هدي فلا أجل -	- أهل النبي ﷺ بعمرة، وأهل أصحابه بحج -
٥١٨٣	حفصة زوج النبي ﷺ	ابن عباس ١٨٠٤
٤٠٤٣	إني لست كهيتكم إني أطعم وأسقى -	- أو غير ذلك يا عائشة؟ - عائشة أم المؤمنين .. ٤٧١٣
٤١٩٠	عبدالله بن عمر	- أو ليضربن الله بقلوب بعضكم على بعض -
١٠٧٦	إني لم أتهمك ولكن الحديث عن رسول الله	ابن مسعود ٤٣٣٧
٤٠٤٠	ﷺ شديد - أبو موسى الأشعري	- أو مسلمٌ إني لأعطي الرجل العطاء وغيره
٣١٩٤	إني لم أرسل بها إليك لتلبسها - علي بن	أحبُّ إليَّ منه - سعد بن أبي وقاص ٤٦٨٥
٤٣٢٦	أبي طالب	- أو مُسلمٌ - سعد بن أبي وقاص ٤٦٨٣
٣٠٧٩	إني لم أعنك وهذا أحسن - وائل بن حجر ..	- أوتي رسول الله ﷺ سبعًا من المثاني
٣٣٢٥	إني لم أكسكها لتلبسها - عبدالله بن عمر	الطَّول، وأوتي موسى ستًا - عبدالله بن
٣٣٢٥	إني لم أكسكها لتلبسها - عبدالله بن عمر	عباس ١٤٥٩
٣٣٢٥	إني لم أمسك عنه منذ اليوم إلا لتوفي بتذكرك	- أوجب إن ختم بأمين، فإنه إن ختم بأمين فقد
٣٣٢٥	أنس بن مالك	أوجب - أبو زهير النميري ٩٣٨
٣٣٢٥	إني ما جمعتكم لرهبة ولا رغبة - فاطمة بنت	- أوجدتم في كل أربعين درهمًا درهم -
٣٣٢٥	قيس	عمران بن حصين ١٥٦١
٣٣٢٥	إني متعجل إلى المدينة فمن أراد أن يتعجل	- أوسع من قبل رجله أوسع من قبل رأسه -
٣٣٢٥	معني فليتعجل - أبو حميد الساعدي	كليب بن شهاب الجرمي عن رجل من
٣٣٢٥	إني نذرت في الجاهلية - عمر بن الخطاب	الأنصار ٣٣٣٢

٤٩٨٩	- إياكم والكذب فإن الكذب يهدي إلى الفجور - عبدالله بن مسعود	١٤٣٢	- أوصاني خليلي ﷺ بثلاث لا أدعهنَّ - أبو هريرة
٢٥٦٧	- إِيَّاي أن تتخذوا ظهور دوابكم منابر - أبو هريرة	١٤٣٣	- أوصاني خليلي ﷺ بثلاث لا أدعهنَّ بشيء - أبو الدرداء
٣٠٥٠	- أحسب أحدكم متكئا على أريكته - العرياض بن سارية السلمي	٣٢١١	- أوصى الحارث أن يُصلي عليه عبدالله بن يزيد - أبو إسحاق السبيعي
١٦٤٩	- الأيدي ثلاثة فيد الله العليا ويد المعطي التي تليها - مالك بن نضلة	١٥٢٢	- أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن عبدا حبشيا - العرياض بن سارية
٤٨٠	- أيسر أحدكم أن يبصق في وجهه - أبو سعيد الخدري	٤٦٠٧	- أوف بنذرك - عمر بن الخطاب
١٠٠٦	- أيعجز أحدكم - أبو هريرة	٣٣٢٥	- أوفي بنذرك - عبدالله بن عمرو
٤٨٨٧	- أيعجز أحدكم أن يكون مثل أبي ضمضم؟ - عبد الرحمن بن عجلان	٥١١١	- أوقد وجدتموه - أبو هريرة
٢٥١٠	- أياكم خلف الخارج في أهله وماله بخير - أبو سعيد الخدري	٦٢٩	- أوكلتكم بجذوثين - طلق بن علي
٦٨٤	- أيكم الذي ركع دون الصف ثم مشى إلى الصف - الحسن	٦٢٥	- أولكلكم ثوبان - أبو هريرة
٤٦٣٥	- أيكم رأى رؤيا - أبو بكره الثقفي	٣٦٠٧	- أوليس قد ابتعته منك؟ - عماره بن خزيمة عن عمه
١٢٤٦	- أيكم صلى مع رسول الله ﷺ صلاة الخوف؟ - سعيد بن العاص	٤٢٦	- أي الأعمال أفضل قال الصلاة في أول وقتها - أم فروة
٨٢٨	- أيكم قرأ؟ - عمران بن حصين	٢٤٠٣	- أي ذلك شئت يا حمزة - حمزة الأسلمي
٧٦٣	- أيكم المتكلم بالكلمات فإنه لم يقل بأسا - أنس بن مالك	١٥٠٥	- أي شيء كان رسول الله ﷺ يقول إذا سلم من الصلاة؟ - المغيرة بن شعبه
١٨٦	- أيكم يحب أن هذا له - جابر بن عبدالله	٢٢٦٧	- أي عائشة! ألم تري أن مجزأ المدلجي رأى زيدا وأسامه - عائشة
٤٨١	- أيكم يحب أن يعرض الله عنه بوجهه - جابر ابن عبدالله	١٩٤٥	- أي يوم هذا؟ - ابن عمر
١٤٥٦	- أيكم يحب أن يغدو إلى بطحان أو العقيق - عتبة بن عامر الجهني	١٩٥٣	- أي يوم هذا؟ - سراء بنت نيهان
٢٠٩٨	- الأئمة أحق بنفسها من وليها - ابن عباس	٤٨١٥	- إياكم والجلوس بالطرقات - أبو سعيد الخدري
٢٢٦٣	- أيما امرأة أدخلت على قوم من ليس منهم - أبو هريرة	٤٩٠٣	- إياكم والحمد فإن الحمد يأكل الحسنات - أبو هريرة
٤١٧٥	- أيما امرأة تغلظت فلاة من ذهب فُلدت في إياكم والحمد - أبو سعيد الخدري	١٦٩٨	- إياكم والشح - عبدالله بن عمرو
		٤٩١٧	- إياكم والظن فإن الظن أكذب الحديث - أبو هريرة
		٢٧٨٣	- إياكم والقسامة - أبو سعيد الخدري

- عنفها مثله من النار يوم القيامة - أسماء بنت يزيد ٤٢٣٨
- أيما امرأة زوجها وليان فهي للأول منهما - ٢٠٨٨
- سمرة بن جندب ٢٠٨٨
- أيما امرأة سألت زوجها طلاقاً في غير ما بأس - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٢٢٢٦
- أيما امرأة نكحت بغير إذن مولايها - عائشة . ٢٠٨٣
- أيما امرأة نكحت على صداق أو حباء - ٢١٢٩
- عبدالله بن عمرو ٣٧٥١
- أيما رجل أضاف قومًا فأصبح الضيف محرومًا - المقدم أبو كريمة ٣٧٥١
- أيما رجل أعمر عمرى له ولعقبه - جابر بن عبدالله ٣٥٥٣
- أيما رجل أفلس فأدرك الرجل متاعه بعينه - ٣٥١٩
- أبو هريرة ٣٥١٩
- أيما رجل باع متاعًا فأفلس الذي ابتاعه - ٣٥٢٠
- أبو بكر بن عبدالرحمن بن الحارث ٣٩٦٥
- أيما رجل مسلم أعتق رجلًا مسلمًا - ٤٦٨٧
- أيما رجل مسلم أكفر رجلًا مسلمًا - ابن عمر ٤٦٨٧
- أيما رجل من أمتي سبته سبة أو لعنته لعنة في غضبي - حذيفة بن اليمان ٤٦٥٩
- أيما طيب تطيب على قوم لا يعرف له تطيبٌ - ٤٥٨٧
- عمر بن عبدالعزيز ٤٥٨٧
- أيما عبد تزوج بغير إذن مواليه فهو عاهرٌ - ٢٠٧٨
- جابر بن عبدالله ٢٠٧٨
- أيما عبد كاتب على مائة أوقية فأذاها إلا عشرة أواق فهو عبدٌ - عبدالله بن عمرو ٣٩٢٧
- أيما قرية أتيتموها وأقمتم فيها فسهمكم فيها ٣٠٣٦
- أبو هريرة ٣٠٣٦
- أيما مسلم كسا مسلمًا ثوبًا على عُرِي - ١٦٨٢
- أبو سعيد الخدري ١٦٨٢
- الإيمان بضغٌ وسبعون أفضلها قول لا إله إلا الله - أبو هريرة ٤٦٧٦
- الإيمان قيد الفتك لا يفتك مؤمنٌ - أبو هريرة ٢٧٦٩
- الأيمن فالأيمن - أنس بن مالك ٣٧٢٦
- أين السائل عن العُمره - يعلى بن أمية ١٨١٩
- أين السائل عن وقت الصلاة؟ - أبو موسى ٣٩٥
- الأشعري ٣٩٥
- أين كنت يا أبا هريرة؟ - أبو هريرة ٢٣١
- أين الله؟ - أبو هريرة ٣٢٨٤
- أينقص الرطب إذا يس؟ - سعد بن أبي وقاص ٣٣٥٩
- أيها الناس! إذا كان هذا اليوم فاغتسلوا - ٣٥٣
- ابن عباس ٣٥٣
- أيها الناس! أما والله! ما بُثَّ ليلي هذه ١٣٧٤
- بحمد الله غافلًا - عائشة ١٣٧٤
- أيها الناس إنكم لن تطيقوا كل ما أمرتم به ١٠٩٦
- ولكن سدودوا وأبشروا - شعيب بن رزيق ١٠٩٦
- الطائفي ١٠٩٦
- أيهما أكثر أخذًا للقرآن - جابر بن عبدالله ٣١٣٨

ب

- بش ابن العشيبة - عائشة ٤٧٩١
- بش ما عدلتونا بالجمار والكلب - عائشة . ٧١٢
- بش ماجزتها أو جزيتها إن الله أنجاها عليها ٣٣١٦
- لتتحرنها - عمران بن حصين ٣٣١٦
- بش مطية الرجل: زعموا - حذيفة بن اليمان أو أبو مسعود ٤٩٧٢
- بادروا الصُّبح بالوتر - عبدالله بن عمر ١٤٣٦
- بأدناها بابًا - عائشة ٥١٥٥
- بارك الله لك، وبارك عليك - أبو هريرة ٢١٣٠
- بالغ في الاستنشاق إلا أن تكون صائمًا - ٢٣٦٦
- لقيط بن صبرة ٢٣٦٦
- بايعت النبي ﷺ بيع قبل أن يبعث - عبدالله ٤٩٩٦
- ابن أبي الحمساء ٤٩٩٦
- بثٌ عند خالتي ميمونة فقام النبي ﷺ يُصلي من الليل - ابن عباس ١٣٦٥
- بث في بيت خالتي ميمونة بنت الحارث ٤٦٧٦

٤٠٦١	ابن عباس	١٣٥٧	فصلی النبی ﷺ العشاء - ابن عباس
	- بَشْرُ المشائين في الظُّلم إلى المساجد بالنور		- بَثٌّ في بيت خالتي ميمونة، فقام رسول الله
٥٦١	النام - بريدة بن الحصيب	٦١٠	ﷺ من الليل - ابن عباس
	- بشروا ولا تفروا ويسروا ولا تُعسروا - أبو		- بَثُّ ليلة عند النبي ﷺ فلَمَّا استيقظ من منامه
٤٨٣٥	موسى الأشعري	٥٧	عبدالله بن عباس
	- بعث رسول الله ﷺ أُسيد بن حضير وأُناسًا		- بَثُّ ليلة عند النبي ﷺ لأنظر كيف يُصلي فقام
٣١٧	معه في طلب قلادة أضلتها - عائشة	١٣٥٥	فتوضأ - الفضل بن عباس
	- بعث رسول الله ﷺ بالهدي فأنا فتلث		- بثلاثة أحجار، ليس فيها رجيعٌ - خزيمه بن
١٧٥٩	قلائدها - عائشة	٤١	ثابت
	- بعث رسول الله ﷺ جيشًا إلى بني العنبر -		- بحصى الخذف - عبدالرحمن بن معاذ
٣٦١٢	الزيب بن ثعلبة بن عمرو التميمي	١٩٥٧	التيمي
	- بعث رسول الله ﷺ خيلا قبل نجد -		- بركة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده -
٢٦٧٩	أبو هريرة	٣٧٦١	سلمان الفارسي
٢٧٤٣	- بعث رسول الله ﷺ سرية إلى نجد - ابن عمر		- بزق رسول الله ﷺ في ثوبه وحك بعضه
	- بعث رسول الله ﷺ سرية فأصابهم البرد -		يبعض - أبو نضرة المنذر بن مالك وأنس بن
١٤٦	ثوبان مولى رسول الله ﷺ	٣٨٩	مالك
	- بعث رسول الله ﷺ عبد الله بن غالب الليثي		- بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله
٢٦٧٨	جندب بن مكيث		ﷺ لَعُكُ ذِي خِيَّان - عامر بن شهر
	- بعث عليٌّ إلى النبي ﷺ بذهية في تربتها -	٣٠٢٧	الهمداني
٤٧٦٤	أبو سعيد الخدري		- بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما أعطى محمد
	- بعث النبي ﷺ إلى أبي طيِّبًا فقطع منه عرقًا -		رسول الله بلال بن حارث - عمرو بن عوف
٣٨٦٤	جابر بن عبدالله	٣٠٦٢	المزني
	- بعث - يعنى النبي ﷺ بسيسة عينا ينظر -		- بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما كتب عبدالله
٢٦١٨	أنس بن مالك		عمر في ثمنغ - عبدالحميد بن عبدالله بن
٢٦٦٠	- بعث النبي ﷺ عشرة عينا - أبو هريرة	٢٨٧٩	عبدالله بن عمر
	- بعثت بنو سعد بن بكر ضمام بن ثعلبة إلى		- بسم الله والله أكبر هذا عني وعمن لم يُصح -
٤٨٧	رسول الله ﷺ - ابن عباس	٢٨١٠	جابر بن عبدالله
	- بعثنا رسول الله ﷺ في جيش قبل نجد - ابن		- بسم الله وضعت جنبي، اللهم! اغفر لي ذنبي
٢٧٤١	عمر	٥٠٥٤	أبو أزره الأنماري
	- بعثنا رسول الله ﷺ في سرية فبلغت سهماننا		- بسم الله وعلى سنة رسول الله ﷺ - عبدالله
٢٧٤٥	عبدالله بن عمر	٣٢١٣	ابن عمر
	- بعثنا رسول الله ﷺ في سرية فلما بلغنا		- البسوا من ثيابكم البياض فإنها من خير
٥٠٨٠	المغار - الحارث بن مسلم التميمي	٣٨٧٨	ثيابكم - ابن عباس
	- بعثنا رسول الله ﷺ وأمر علينا أبا عبيدة بن		- البسوا من ثيابكم البيض فإنها من خير ثيابكم

- الجراح - جابر بن عبدالله ٣٨٤٠
 بعثني أبو بكر فيمن يؤذن يوم النحر بمنى -
 أبو هريرة ١٩٤٦
 بعثني أبي إلى النبي ﷺ في إبل - عبدالله بن عباس ١٦٥٣
 بعثني رسول الله ﷺ إلى خالد بن سفيان الهذلي - عبدالله بن أنيس ١٢٤٩
 بعثني رسول الله ﷺ أنا والزبير والمقداد - علي بن أبي طالب ٢٦٥٠
 بعثني رسول الله ﷺ في حاجة، قال فجنحت وهو يصلي - جابر بن عبدالله ١٢٢٧
 بعثني رسول الله ﷺ مصدقاً فمررت برجل - أبي بن كعب ١٥٨٣
 بعثني عليّ قال لي: أبعثك على ما بعثني عليه أبو هيثاج الأسدي ٣٢١٨
 بعثني عمر إلى الأسقف فدعوته فقال له عمر: وهل تجدني في الكتاب؟ - الأقرع مؤذن عمر بن الخطاب ٤٦٥٦
 بعثني النبي ﷺ فرجعت إليه فوجدته يأكل تمرًا - أنس بن مالك ٣٧٧٠
 بعنا أمهات الأولاد على عهد رسول الله ﷺ وأبي بكر - جابر بن عبدالله ٣٩٥٤
 البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة - جابر ابن عبدالله ٢٨٠٨
 بقيت بقية من أهل خير، فتحصنوا - ابن شهاب الزهري وعبدالله بن أبي بكر وابن محمد بن مسلمة ٣٠١٦
 بكتوه - أبو هريرة ٤٤٧٨
 بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر - أبو ثعلبة الخشني ٤٣٤١
 بل الله جبلك عليهما - زارع بن عامر ٥٢٢٥
 بل الله يخفض ويرفع وإنني لأرجو - أبو هريرة ٣٤٥٠
 بل أنت أبرهم وأصدقهم - عبدالرحمن بن أبي بكر الصديق ٣٢٧٠
 بل أنت زرة - أسامة بن أخدري ٤٩٥٤
 بل أنت نسيت، بهذا أمرني ربي عز وجل - المغيرة بن شعبه ١٥٦
 بل شربت عسلا عند زينب بنت جحش ولن أعود له - عائشة ٣٧١٤
 بل لكم خاصة - بلال بن الحارث ١٨٠٨
 بل مرة واحدة فمن زاد فهو تطوع - عبدالله ابن عباس ١٧٢١
 بلغني أن رسول الله ﷺ افتتح خير عنوة - محمد بن مسلم الزهري ٣٠١٨
 بلغني عنك أنك وقعت على جارية بني فلان؟ - ابن عباس ٤٤٢٥
 بلى فاتخذ له منبراً مراقبين - ابن عمر ١٠٨١
 بلى قد فعلت ولكن قد غفر لك - عبدالله بن عباس ٣٢٧٥
 بل تستحل ماله أردد عليه ماله - عبدالله بن عمر ٣٤٦٧
 بل تشهد؟ - عمارة بن خزيمة عن عمه ٣٦٠٧
 بيت لا تمر فيه جياع أهله - عائشة ٣٨٣١
 بيذاؤكم هذه التي تكذبون على رسول الله ﷺ فيها - عبدالله بن عمر ١٧٧١
 البيعان بالخيار ما لم يفترقا فإن صدقا - حكيم بن حزام ٣٤٥٩
 البيعان بالخيار ما لم يفترقا - أبو الوضئ ٣٤٥٧
 بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة - جابر بن عبدالله ٤٦٧٨
 بين كل أذانين صلاة بين كل أذانين صلاة لمن شاء - عبدالله بن مغفل ١٢٨٣
 بين الملحمة وفتح المدينة ست سنين - عبدالله بن بسر ٤٢٩٦
 بينا نحن جلوس في بيتنا في نحر الظهيرة قال قائل لأبي بكر - عائشة ٤٠٨٣
 بينا نحن في المسجد جلوسا خرج علينا

٣٦	أبو هريرة
١٧١	- التحيات لله، الصلوات الطيبات - ابن عمر
	- التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله -
١٧٤	ابن عباس
	- تداووا، فإن الله تعالى لم يضع داء إلا وضع
٢٥٥	له دواء - أسامة بن شريك
	- تدع الصلاة أيام أقرائها ثم تغتسل فتصلي -
٢٠٣	القاسم بن محمد
	- تدع الصلاة أيام أقرائها ثم تغتسل وتُصلي -
٢٩٧	عدى بن ثابت عن أبيه عن جده
	- تدع الصلاة وتغتسل فيما سوى ذلك - أم
٢٧٨	سلمة
	- تدمع العين ويحزن القلب، ولا نقول إلا
٢١٢٦	ما يرضي ربنا - أنس بن مالك
	- تدور رحي الإسلام بخمس وثلاثين، أو
٢٢٥٤	ست وثلاثين - عبدالله بن مسعود
	- تراءى الناس الهلال فأخبرت رسول الله ﷺ
٢٣٤٢	عبدالله بن عمر
	- ثرائي إنما ما كسبتك لأذهب بجملك - جابر
٢٥٠٥	ابن عبدالله
	- تربة أرضنا بريقة بعضنا يشفى سقيمنا بإذن
٢٨٩٥	ربنا - عائشة
٤١١٧	ترخي شبراً - أم سلمة
	- تزوجني رسول الله ﷺ وأنا بنت سبع -
٢١٢١	عائشة
	- تزوجني رسول الله ﷺ ونحن حلالان بسرف
١٨٤٣	ميمونة زوج النبي ﷺ
	- التسيب للرجال يعني في الصلاة والتصفيق
٩٤٤	للنساء - أبو هريرة
٩٣٩	- التسيب للرجال والتصفيق للنساء - أبو هريرة
٢٠٩٣	- تُشأمر اليتيمة في نفسها - أبو هريرة
	- تسمع حي على الصلاة، حي على الفلاح
٥٥٣	فحي هلا - ابن أم مكتوم
	- تسمعون ويسمع منكم ويسمع ممن يسمع

	رسول الله ﷺ يحمل أمانة بنت أبي العاص
٩١٨	أبو قتادة الأنصاري
٢٢٥٤	- البينة أو حد في ظهرك - ابن عباس
	- بينما أنا أترمى بأسهم في حياة رسول الله ﷺ
١١٩٥	إذ كسفت الشمس - عبدالرحمن بن سمرة ..
	- بينما أنا أطوف على إبل لي ضلت، إذ أقبل
٤٤٥٦	ركب - البراء بن عازب
	- بينما أنا وغلالم من الأنصار نرمي غرضين لنا
	حتى إذا كانت الشمس قيد رمحين - سمرة
١١٨٤	ابن جندب
	- بينما رجل يمشي بطريق، فاشتد عليه
٢٥٥٠	العطش - أبو هريرة
	- بينما رسول الله ﷺ يقسم قسماً أقبل رجل
٤٥٣٦	فأكب عليه - أبو سعيد الخدري
	- بينما نحن ننتظر رسول الله ﷺ للصلاة -
٩٢٠	أبو قتادة الأنصاري
	- بينما هو يحدث القوم وكان فيه مزاح - أسيد
٥٢٢٤	ابن حضير

ت

	- التؤدة في كل شيء إلا في عمل الآخرة -
٤٨١٠	سعد بن أبي وقاص
	- تأتوني بالبينة على من قتل هذا؟ - سهل بن
٤٥٢٣	أبي حمزة
	- تأخذ سدرها وماءها فتوضأ ثم تغسل رأسها
٣١٤	أسماء بنت شكل
	- تأخذين ماءك فتطهرين أحسن الطهور -
٣١٦	عائشة
٤٠٤١	- تبعها وتصيب بها حاجتك - عبدالله بن عمر
٢٨٨٩	- تجزئك آية الصيف - البراء بن عازب
	- تحروا ليلة القدر في السبع الأواخر - ابن
١٣٨٥	عمر
٤٢٣٥	- تحلى بهذا يابنية - عائشة
	- تحولوا عن مكانكم الذي أصابتكم فيه الغفلة

٤٣٤	الصلاة - قيصة بن وقاص	٣٦٥٩	منكم - ابن عباس
	- تكون في هذه الأمة أربع فتن في آخرها الفناء	٤٩٥٠	تمسوا بأسماء الأنبياء - أبو وهب الجشمي .
٤٢٤١	عبدالله بن مسعود	٤٩٦٥	تمسوا باسمي ولا تكونوا بكيتي - أبو هريرة .
١١٣٦	- تُلبسها صاحبها طائفة من ثوبها - أم عطية ..	٥٠٣٦	تشتت العاطس ثلاثاً - عبيد بن رفاعة الزرقني
٩٩٣	- تلك صلاة المغضوب عليهم - ابن عمر	١٦٩١	تصدق به على نفسك - أبو هريرة
	- تلك صلاة المنافقين يجلس أحدهم حتى إذا	٢٢١٧	تصدق بهذا - سليمان بن يسار
٤١٣	اصفرت الشمس - أنس بن مالك	٣٤٦٩	تصدقوا عليه - أبو سعيد الخدري
	- تلك غنيمة المسلمين غداً إن شاء الله - سهل		تُصَلِّي في الخمار والدُّرع السابغ الذي يُغيب
٢٥٠١	ابن الحنظلية	٦٣٩	أم سلمة
	- تمتع رسول الله ﷺ في حجة الوداع - عبدالله		تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت
١٨٠٥	ابن عمر	٥١٩٤	ومن لم تعرف - عبدالله بن عمرو
٨٤	- تمرّة طيبة وماء طهور - عبدالله بن مسعود		تعافوا الحدود فيما بينكم فما بلغني من حد
	- تمرق مارقة عند فرقة من المسلمين يقتلها	٤٣٧٦	فقد وجب - عبدالله بن عمرو بن العاص
٤٦٦٧	أولى المطاقتين بالحق - أبو سعيد الخدري .	٤٥٣٦	تعال فاستقد - أبو سعيد الخدري
	- التمسوا له وارثاً أو ذا رحم - بريدة بن	١٠٩١	تعال يا عبدالله بن مسعود - جابر بن عبدالله ..
٢٩٠٤	الحصيب		تغتسل من ظهر إلى ظهر وتوضأ لكل صلاة -
	- التمسوها في العشر الأواخر من رمضان -	٣٠١	سعيد بن المسيب
١٣٨١	ابن عباس		تغسله فإن لم يذهب أثره فلتغيره بشيء -
	- التمسوها في العشر الأواخر من رمضان	٣٥٧	عائشة
١٣٨٣	والتمسوها في التاسعة - أبو سعيد الخدري		تفتح أبواب الجنة كل يوم اثنين وخميس -
٢٠٢	- تنام عينا ولا ينام قلبي - ابن عباس	٤٩١٦	أبو هريرة
١٨٥	- تنع حتى أريك - أبو سعيد الخدري		التفل في المسجد خطيئة وكفارتها أن يواريه
١٧٦٣	- تنحرها ثم تصبغ نعلها في دمه - ابن عباس .	٤٧٤	أنس بن مالك
	- تنحوا عن هذا المكان - فصلى بهم صلاة		تقدّموا فاتمّموا بي، وليأتكم بكم من بعدكم -
٤٤٤	الصبح - عمرو بن أمية الضمري	٦٨٠	أبو سعيد الخدري
	- تنظر فإن رأت فيه دمًا فلتقرصه بشيء -		تقطع يد السارق في ربع دينار فصاعداً -
٣٦٠	أسماء بنت أبي بكر	٤٣٨٤	عائشة
٢٠٤٧	- تُنكح النساء لأربع - أبو هريرة		تقول: الله أكبر الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر
١٩٥	- توضؤوا مما غيرت النار - أم حبيبة	٥٠٠	أبو محذورة
٢٩٢	- توضئي لكل صلاة - عائشة		التكبير في الفطر سبع في الأولى وخمس في
	- توضأ واغسل ذكرك ثم نم - عمر بن	١١٥١	الآخرة - عبدالله بن عمرو بن العاص
٢٢١	الخطاب		تكون إبل للشياطين ويوث للشياطين -
٤٣٨١	- توضأت حين أقبلت؟ - أبو أمامة الباهلي ...	٢٥٦٨	أبو هريرة
			تكون عليكم أمراء من بعدي، يؤخرون

ث

- عليهما - عباس بن سهل ٧٣٤
 - ثم الزكاة مثل ذلك ثم تؤخذ الأعمال على
 حسب ذلك - تميم الداري ٨٦٦
 - ثم سجد سجدي السهو بعد ما سلم -
 أبو هريرة ١٠١٦
 - ثم ليطول بعد ما شاء - أبو هريرة ١٣٢٤
 - ثم نفخ فيها ومسح بها وجهه وكفيه إلى
 المرفقين - عمار بن ياسر ٢٢٥
 - ثم نهى عن المثلة - أنس بن مالك ٤٣٦٨
 - ثم هي قيام الساعة - حذيفة بن اليمان ٤٢٤٤
 - ثم وضع يده اليمنى على ظهر كفه اليسرى
 والرسغ والساعد - وائل بن حجر ٧٢٧
 - ثم يخرج الدجال معه نهرًا وناثرًا - حذيفة بن
 اليمان ٤٢٤٤
 - ثنتان لا تُردّان - سهل بن سعد ٢٥٤٠
 - تُؤب بالصلاة يعني صلاة الصبح، فجعل
 رسول الله ﷺ يُصلي - سهل ابن الحنظلية ... ٩١٦
 - الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا - ابن عباس ٢٠٩٩

ج

- جئت أنا وغلامٌ من بني عبدالمطلب على
 حِمَارٍ ورسول الله ﷺ يُصلي - ابن عباس ... ١١٦
 - جئنا الشعب الذي ينبخ فيه الناس للمُعَرَّس -
 أسامة بن زيد ١٩٢١
 - جاء أعرابي إلى النبي ﷺ فقال: إني رأيت
 الهلال - عبدالله بن عباس ٢٣٤٠
 - جاء رجلٌ إلى أبي موسى الأشعري وسلمان
 ابن ربيعة - هزيل بن شرحبيل الأودي ٢٨٩٠
 - جاء رجلٌ إلى النبي ﷺ أفطر في رمضان -
 أبو هريرة ٢٣٩٣
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: إني أصبْتُ
 امرأة - معقل بن يسار ٢٠٥٠
 - جاء رجل إلى النبي ﷺ فقال: السلام عليكم
 عمران بن حصين ٥١٩٥

- ثاموني به - أنس بن مالك ٤٥٤
 - ثلاث أخوات أو ثلاث بنات، أو ابتنان أو
 أختان - أبو سعيد الخدري ٥١٤٨
 - ثلاث جدُّهن جدٌّ وهزلهُنَّ جدٌّ - أبو هريرة .. ٢١٩٤
 - ثلاث دعوات مستجابات لا شك فيهن - أبو
 هريرة ١٥٣٦
 - ثلاث ساعات كان رسول الله ﷺ ينهانا أن
 نصلي فيهن - عقبة بن عامر ٣١٩٢
 - ثلاث لا يَحِلُّ لأحد أن يفعلهنَّ لا يوم رجل
 قوماً - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ٩٠
 - ثلاثٌ من أصل الإيمان - أنس بن مالك ٢٥٣٢
 - ثلاثٌ من فعلهن فقد طعم طعم الإيمان -
 عبدالله بن معاوية الغاضري ١٥٨٢
 - ثلاثة كلهم ضامنٌ على الله عز وجل -
 أبو أمامة الباهلي ٢٤٩٤
 - ثلاثة لا تقربهم الملائكة: جيفة الكافر -
 عمار بن ياسر ٤١٨٠
 - ثلاثة لا يقبل الله منهم صلاة من تقدم قوماً -
 عبدالله بن عمرو ٥٩٣
 - ثلاثة لا يكلمهم الله، ولا ينظر إليهم يوم
 القيامة - المشبل والمنان، والمنفق سلعته
 بالحلِف الكاذب - أبو ذر الغفاري ٤٠٨٧
 - ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة - أبو هريرة . ٣٤٧٤
 - الثلث والثلث كثيرٌ - سعد بن أبي وقاص ... ٢٨٦٤
 - ثم اغتسلي ثم توضئي لكل صلاة وصلّي -
 عائشة ٢٩٨
 - ثم إن المرأة التي قضى عليها بالغرة توفيت -
 أبو هريرة ٤٥٧٧
 - ثم دلّكه بنعله - أبو العلاء عن أبيه ٤٨٣
 - ثم رأيتها بعد في بيته - نافع مولى ابن عمر ... ٥٢٥٥
 - ثم رفع ولم يقل وكبر ثم كبر وسجد مثل
 سجوده - أبو هريرة ١٠٠٩
 - ثم ركع فوضع يديه على ركبتيه كأنه قابضٌ

- جاء رجلٌ إلى النبي ﷺ فقام له رجلٌ من مجلسه - ابن عمر ٤٨٢٨
 - جاء رجلٌ من الأسبذيين من أهل البحرين - ابن عباس ٣٠٤٤
 - جاء رجلٌ من حضرموت ورجلٌ من كندة إلى رسول الله ﷺ - وائل بن حجر الحضرمي ... ٣٦٢٣
 - جاء رجلٌ من حضرموت ورجلٌ من كندة إلى رسول الله ﷺ - وائل بن حجر الحضرمي ... ٣٢٤٥
 - جاء رجلٌ والنبي ﷺ يصلي الصُّبح فصلى الركعتين - عبدالله بن سرجس ١٢٦٥
 - جاء رسول الله ﷺ فدخل علي صبيحة بُني بني الربيع بنت معوذ بن عفراء ٤٩٢٢
 - جاء رسول الله ﷺ ووجوه يُبَيِّت أصحابه شاردة - عائشة ٢٣٢
 - جاء هلال أحد بني متعان إلى رسول الله ﷺ بعشور نحل - عبدالله بن عمرو ١٦٠٠
 - جاء هلال بن أمية وهو أحد الثلاثة الذين تاب الله عليهم - ابن عباس ٢٢٥٦
 - جاءت امرأة إلى النبي ﷺ يقال لها أمٌ خلاد، وهي متنفقة - ثابت بن قيس بن شماس ٢٤٨٨
 - جاءت بريرة تستعين في مكاتبها فقالت: إني كاتبته أهلي - عائشة ٣٩٣٠
 - جاءت الجدة إلى أبي بكر الصديق رضي الله عنه تسأله ميراثها - قبيصة بن ذؤيب ٢٨٩٤
 - جاءت مسيكة لبعض الأنصار - جابر بن عبدالله ٢٣١١
 - جاءت اليهود إلى النبي ﷺ فقالوا: نأكل مما قتلنا - ابن عباس ٢٨١٩
 - جاءنا أبو بكر في شهادة فقام له رجلٌ من مجلسه - سعيد بن أبي الحسن ٤٨٢٧
 - جاءنا أبو سليمان مالك بن الحويرث إلى مسجدنا فقال - أبو قلابه ٨٤٣
 - جاءنا رسول الله ﷺ فأخرجنا له ماء في تور من صفر - عبدالله بن زيد ١٠٠
- الجار أحق بسقبه - عمرو بن الشريد ٣٥١٦
 - الجار أحق بشقعة جاره ينتظر بها - جابر بن عبدالله ٣٥١٨
 - جار الدار أحق بدار الجار - سمرة بن جندب ٣٥١٧
 - جامعوهن في البيوت، واصنعوا كل شيء - أنس بن مالك ٢٥٨
 - جامعوهن في البيوت، واصنعوا كل شيء - غير النكاح - أنس بن مالك ٢١٦٥
 - جاهدوا المشركين بأموالكم وأنفسكم وألستمكم - أنس بن مالك ٢٥٠٤
 - الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة - عقبة بن عامر الجهني ١٣٣٣
 - الجراد من صيد البحر - أبو هريرة ١٨٥٣
 - الجراد من صيد البحر - كعب ١٨٥٥
 - جعل رسول الله ﷺ أصابع اليمين والرجلين سواء - ابن عباس ٤٥٦١
 - جعل رسول الله ﷺ على الرُّماة يوم أحد - البراء بن عازب ٢٦٦٢
 - جعل الله الحق على لسان عمر وقلبه - عمر ابن عبدالعزيز ٢٩٦١
 - جُعِلَت لي الأرض طهورًا ومسجدًا - أبو ذر الغفاري ٤٨٩
 - جلد رسول الله ﷺ في الخمر وأبو بكر أربعين - علي بن أبي طالب ٤٤٨١
 - جلد مائة والرجم - عباد بن الصامت ٤٤١٦
 - جلس أبو هريرة إلى جنب حجرة عائشة وهي تُصلي - عروة بن الزبير ٣٦٥٤
 - جلس رسول الله ﷺ وكشف عن وجهه - عائشة ٧٨٥
 - جمع رسول الله ﷺ بين الظُّهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة - ابن عباس ... ١٢١١
 - جمع عمر بن عبدالعزيز بني مروان حين استخلف - المغيرة بن مقسم الضبي ٢٩٧٢

- الأنصاري ٥٤٠
 - حتى غاب ذلك منك في ذلك منها؟ -
 أبو هريرة ٤٤٢٨
 - حتى فرغ ثم جلس فافتش رجله اليسرى -
 عباس بن سهل ٩٦٧
 - حتى يبعث رجلا مني أو من أهل بيتي
 يواطئ اسمه اسمي - عبدالله بن مسعود ٤٢٨٢
 - حتى ثم اقرصه بالماء ثم انضجه - أسماء
 بنت أبي بكر ٣٦٢
 - الحج: الحج يوم عرفة - عبدالرحمن بن
 يعمر الديلي ١٩٤٩
 - حججنا مع النبي ﷺ حجة الوداع -
 أم الحصين الأحمسية ١٨٣٤
 - حجج أبو طيبة رسول الله ﷺ - أنس بن مالك
 - حدث رسول الله ﷺ حديثا ذكر فيه جبريل
 وميكائيل فقال: جبرائيل وميكائيل - أبو سعيد
 الخدري ٣٩٩٨
 - حدثنا عن صلاة رسول الله ﷺ فقام بين
 أيدينا في المسجد - سالم البراد ٨٦٣
 - حدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج - أبو هريرة ٣٦٦٢
 - حذف السلام شئ - أبو هريرة ١٠٠٤
 - الحرب خدعة - جابر بن عبدالله ٢٦٣٦
 - الحرب خدعة - كعب بن مالك ٢٦٣٧
 - حرم رسول الله ﷺ نبيذ الجر، فخرجت فرعا
 عبدالله بن عمر ٣٦٩١
 - حرمة نساء المجاهدين على القاعدين
 كحرمة أمهاتهم - بريدة بن الحصيب
 الأسلمي ٢٤٩٦
 - حرمت التجارة في الخمر - عائشة ٣٤٩٠
 - حزننا قيام رسول الله ﷺ في الظهر والمصر
 - أبو سعيد الخدري ٨٠٤
 - حسابكما على الله، أحدكما كاذب - ابن
 عمر ٢٢٥٧
 - حسن الظن من حسن العبادة - أبو هريرة ٤٩٩٣

- الجمعة حق واجب على كل مسلم في
 جماعة - طارق بن شهاب ١٠٦٧
 - الجمعة على كل من سمع النداء - عبدالله بن
 عمرو ١٠٥٦
 - الجنب إذا أراد أن يأكل توضأ - علي بن أبي
 طالب وابن عمرو وعبدالله بن عمرو ٢٢٥
 - الجهاد واجب عليكم مع كل أمير -
 أبو هريرة ٢٥٣٣
 - جهد المقل، وأبدأ بمن تعول - أبو هريرة ... ١٦٧٧
 - الجوائح كل ظاهر مفسد من مطر أو برد -
 عطاء بن أبي رباح ٣٤٧١
 - جوف الليل الآخر، فصل ما شئت فإن
 الصلاة مشهودة مكتوبة - عمرو بن عبسة
 السلمي ١٢٧٧

ح

- الحائض إذا مد بها الدم تمسك بعد حيضتها
 - الحسن البصري ٢٨٦
 - الحائض والنفساء إذا أتتا على الوقت
 تغتسلان - ابن عباس ١٧٤٤
 - حافظوا على هؤلاء الصلوات الخمس حيث
 ينادى بهن - عبدالله بن مسعود ٥٥٠
 - حالف رسول الله ﷺ بين المهاجرين
 والأنصار في دارنا - أنس بن مالك ٢٩٢٦
 - حب الدنيا وكرهية الموت - ثوبان مولى
 رسول الله ﷺ ٤٢٩٧
 - حبسونا عن صلاة الوسطى صلاة العصر -
 علي بن أبي طالب ٤٠٩
 - حبك الشيء يعمي ويصم - أبو الدرداء ٥١٣٠
 - حتى إذا كان عند ذهاب الشفق نزل فجمع
 بينهما - ابن عمر ١٢١٣
 - حتى إذا مضت أربعون من الخمسين - كعب
 ابن مالك ٢٢٠٢
 - حتى تروني قد خرجت - أبو قتادة

الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من	- حُسْنُ الْمَلَائِكَةِ يَمْنٌ، وَسُوءُ الْخَلْقِ سُؤْمٌ -
شرور أنفسنا - ابن مسعود ١٠٩٧	رافع بن مكيث ٥١٦٢
حمى رسول الله ﷺ كل ناحية من المدينة -	حضرت لعانها عند رسول الله ﷺ - سهل
عدي بن زيد ٢٠٣٦	ابن سعد الساعدي ٢٢٤٧
حولها نذندن - عن بعض أصحاب النبي ﷺ ٧٩٢	حفظت سكنتين في الصلاة: سكتة إذا كبر
الحياء خير كله - عمران بن حصين ٤٧٩٦	الإمام - سمرة بن جندب ٧٧٧
حياتها - أن تجد حرَّها - خيشمة ٤٠٦	حفظك الله بما حفظت به نبيه - أبو قتادة ٥٢٢٨
الحَيَّةُ، والعقربُ، والفويسقة - أبو سعيد	حكَّيه بضعل وغسله بماء وسدر - أم قيس
الخدري ١٨٤٨	بنت محصن ٣٦٣

خ

الخالة بمنزلة الأم - علي بن أبي طالب ٢٢٨٠	أبو هريرة ٣٣٣٥
خالقوا اليهود فإنهم لا يُصَلُّون في نعالهم -	حمة أودم يرقأ - أنس بن مالك ٣٨٨٩
شداد بن أوس ٦٥٢	الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه - رفاعة
خبأت هذا لك - المسور بن مخرمة ٤٠٢٨	ابن رافع ٧٧٣
خبينة من الخبائث - أبو هريرة ٣٧٩٩	الحمد لله الذي أطعم وسقَّى وسوغه وجعل
خدمت النبي ﷺ عشر سنين بالمدينة وأنا	له مخرجاً - أبو أيوب الأنصاري ٣٨٥١
غلامٌ - أنس بن مالك ٤٧٧٤	الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وجعلنا
خذ بعض مالها وفارقها - عائشة ٢٢٢٨	مسلمين - أبو سعيد الخدري ٣٨٥٠
خذ ثوبك - أبو سعيد الخدري ١٦٧٥	الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا
خذ الحب من الحب، والشاة من الغنم -	أنس بن مالك ٥٠٥٣
معاذ بن جبل ١٥٩٩	الحمد لله الذي أنقذه بي من النار - أنس بن
خذ عليك ثوبك ولا تمشوا عراة - المسور	مالك ٣٠٩٥
ابن مخرمة ٤٠١٦	الحمد لله الذي جعل من أمي من أمرت أن
خذها فلعمرى لمن أكل برقية باطل -	أصبر نفسي معهم - أبو سعيد الخدري ٣٦٦٦
خارجة بن الصلت التميمي عن عمه ٣٨٩٦	الحمد لله الذي كفاني وآواني واطعمني
خذوا عني، خذوا عني، قد جعل الله لهن	وسقاني - ابن عمر ٥٠٥٨
سييلا - عبادة بن الصامت ٤٤١٥	الحمد لله الذي وفق رسول رسول الله لما
خذوا ما بال عليه من التراب فألغوه - عبادة	يُرْضِي رسول الله - معاذ بن جبل ٣٥٩٢
ابن معقل بن مقرن ٣٨١	الحمد لله رب العالمين أم القرآن - أبو هريرة
خذني ما يكفيك ونيك بالمعروف - عائشة .. ٣٥٣٢	الحمد لله كتابُ الله واحدٌ وفيكم الأحمر
الخراج بالضمان - عائشة ٣٥٠٨	وفيكم الأبيض - سهل بن سعد الساعدي ... ٨٣١
خرج رجلٌ من بني سهم مع تميم الداري	الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفي -
وعدي بن بدء - ابن عباس ٣٦٠٦	أبو أمامة الباهلي ٣٨٤٩

- خرج رجلان في سفر فحضرت الصلاة -
أبو سعيد الخدري ٣٣٨
- خرج رسول الله ﷺ إلى قباء يصلي فيه -
قال: فجاءته الأنصار - عبدالله بن عمر ٩٢٧
- خرج رسول الله ﷺ إلى المصلى فاستسقى -
عبدالله بن زيد المازني ١١٦٧
- خرج رسول الله ﷺ عام الحديبية - المسور
ابن مخزومة ومروان بن الحكم ١٧٥٤
- خرج رسول الله ﷺ فقالت لي همدان -
عامر بن شهر الهمداني ٣٠٢٧
- خرج رسول الله ﷺ متبذلاً متواضعاً
متضرعاً، حتى أتى المصلى - ابن عباس ... ١١٦٥
- خرج رسول الله ﷺ وعليه موطأ مُرَحَّلٌ من
شعر أسود - عائشة ٤٠٣٢ (أ)
- خرج رسول الله ﷺ يوم فطر فصلى ركعتين
لم يُصل قبلها ولا بعدها - ابن عباس ١١٥٩
- خرج رسول الله ﷺ يوماً يستسقي، فحوَّل
إلى الناس ظهره - عبدالله بن زيد ١١٦٢
- خرج عبدان إلى رسول الله ﷺ يعني يوم
الحديبية - علي بن أبي طالب ٢٧٠٠
- خرج النبي ﷺ زمن الحديبية - المسور بن
مخرمة ٤٦٥٥
- خرج النبي ﷺ من المدينة إلى مكة حتى بلغ
عسفان - عبدالله بن عباس ٢٤٠٤
- خرجت مع زيد بن حارثة في غزوة مؤتة -
عوف بن مالك الأشجعي ٢٧١٩
- خرجت مع النبي ﷺ حاجاً - أسامة بن
شريك ٢٠١٥
- خرجت مع النبي ﷺ لصلاة الصبح فكان لا
يُمَرُّ برجل إلا - أبو بكره الثقفي ١٢٦٤
- خرجت معتمراً عام حاصر أهل الشام ابن
الزبير - عثمان بن حاضر الحميري ١٨٦٤
- خرجنا في ليلة مطر وظلمة شديدة نطلب رسول
الله ﷺ - عبدالله بن خبيب ٥٠٨٢
- خرجنا مع رسول الله ﷺ إلى نجد، حتى إذا
كنا بذات الرقاع من نخل - أبو هريرة ١٢٤١
- خرجنا مع رسول الله ﷺ حتى جئنا امرأة من
الأنصار - جابر بن عبدالله ٢٨٩١
- خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حجة الوداع -
عائشة زوج النبي ﷺ ١٧٧٩
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض غزواته
في حرْشيد - أبو الدرداء ٢٤٠٩
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة رجل -
البراء بن عازب ٣٢١٢
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة رجل من
الأنصار - البراء بن عازب ٤٧٥٣
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في سفر - رافع بن
خديج ٤٠٧٠
- خرجنا مع رسول الله ﷺ في سفر فصلى بنا
العشاء الآخرة - البراء بن عازب ١٢٢١
- خرجنا مع رسول الله ﷺ يعني في غزوة ذات
الرقاع - جابر بن عبدالله ١٩٨
- خرجنا مع رسول الله ﷺ لا نرى إلا أنه الحجُّ
عائشة ١٧٨٣
- خرجنا مع رسول الله ﷺ من المدينة إلى مكة
فكان يصلي ركعتين - أنس بن مالك ١٢٣٣
- خرجنا مع النبي ﷺ في رمضان عام الفتح -
أبو سعيد الخدري ٢٤٠٦
- خسفت الشمس فصلى رسول الله ﷺ
والناس معه قياماً طويلاً - ابن عباس ... ١١٨٩
- خسفت الشمس في حياة رسول الله ﷺ
فخرج رسول الله ﷺ إلى المسجد - عائشة .. ١١٨٠
- خصلتان أو خلتان لا يحافظ عليهما عبدٌ إلا
دخل الجنة - عبدالله بن عمرو ٥٠٦٥
- خط لي رسول الله ﷺ داراً بالمدينة بقوس -
عمرو بن حريث ٣٠٦٠
- خطب ابن عباس في آخر رمضان على منبر
البصرة - الحسن البصري ١٦٢٢

٤٥٠٣ إلى المدينة - الزبير بن العوام	٤٥٤٩ خطب رسول الله ﷺ يوم الفتح أو فتح مكة على درجة البيت - ابن عمر
٨٠٨ بلغ ما أرسل به - ابن عباس	٢١٢٠ خطبت إلى النبي ﷺ أمامة بنت عبدالمطلب إسماعيل بن إبراهيم عن رجل من بني سليم
٦٧٢ عباس خطبنا رسول الله ﷺ فأقبل الحسن والحسين عليهما قميصان أحمران - بريدة بن	
٤٦٥٧ خير أمتي القرن الذي بعث فيهم ثم الذين يلونهم - عمران بن حصين	١١٠٩ الحصب
٢٦١١ ابن عباس خطبنا عمر بن الخطاب فقال: إني لم أبعث غمالي ليضربوا أبشاركم - أبو فراس	
٦٧٨ أبو هريرة	٤٥٣٧ النهدي
٣١٥٦ الأقرب - عباد بن الصامت خلافة النبوة ثلاثون سنة ثم يؤتي الله الملك	
٤٨٢٠ خير المجالس أوسعها - أبو سعيد الخدري	٤٦٤٦ من يشاء - سفينة مولى رسول الله ﷺ
١٠٤٦ أبو هريرة خلافة نبوة، ثم يؤتي الله الملك من يشاء -	
٥١٢٠ سراقه بن مالك بن جعشم المدلجي	٤٦٣٥ أبو بكره الثقفي
١٤٥٢ عفان	٤٣٢٩ خلط عليك الأمر - ابن عمر
٢٢٠٣ خيرنا رسول الله ﷺ فاخترناه - عائشة الخلفاء خمسة: أبو بكر وعمر وعثمان وعلي وعمر بن عبدالعزيز - سفيان الثوري	
		٤٦٣١ خلوا له عن جيرانه - معاوية القشيري
		٣٦٣١ الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبه -
		٣٦٧٨ أبو هريرة
		٥٠٣٠ خمس تجب للمسلم على أخيه - أبو هريرة
	 خمس رسول الله ﷺ خير - محمد بن مسلم	
		٣٠١٩ الزهري
	 خمس صلوات افترضهن الله عز وجل -	
٤١٢٥ دباغها طهورها - سلمة بن المحبق	٤٢٥ عباد بن الصامت
..... دخل رجل على جمل فأناخه في المسجد - خمس صلوات في اليوم والليلة - طلحة بن	
٤٨٦ أنس بن مالك	٣٩١ عبيد الله
..... دخل رجلان من أبواب كندة وأبو مسعود الأنصاري جالس في حلقة - عبدالرحمن بن خمس صلوات كتبهن الله على العباد، فمن	
٣٥٧٧ بشر الأنصاري الأزرق	١٤٢٠ جاء بهن - عباد بن الصامت
..... دخل رسول الله ﷺ عام الفتح من كداء -	١٨٤٧ خمس قتلهن حلال في الحرم - أبو هريرة
١٨٦٨ عائشة خمس، لا جناح في قتلهن على من قتلهن -	
..... دخل علي أفلح بن أبي القعيس فاستترت منه	١٨٤٦ عبدالله بن عمر
..... عائشة خمس من جاء بهن مع إيمان دخل الجنة -	
٢٠٥٧ عائشة	٤٣٠ أبو الدرداء

٤٧٩٥	- دعه فإن الحياء من الإيمان - ابن عمر	- دخل عليّ رسول الله ﷺ وعندنا زينب بنت جحش - أم المؤمنين عائشة
٣٩٢٣	- دعها عنك فإن من القرف التلث - فروة بن مسيك	- دخل عليّ رسول الله ﷺ ومعه عليّ وعليّ ناقة - أم المنذر بنت قيس الأنصارية
٤٣٠٢	- دعوا الجبشة ما ودعوكم واتركوا الترك ما تركوكم - رجل من أصحاب النبي ﷺ	- دخل عليّ عليّ يعني ابن أبي طالب، وقد أهرق الماء - ابن عباس
٤٩٢٢	- دعي هذا وقولي الذي كنت تقولين - الربيع بنت معوذ بن عفراء	- دخل علينا رسول الله ﷺ فقدمنا زُبداً وتمراً
٣٢٣٢	- دفن مع أبي رجل فكان في نفسي من ذلك حاجة - جابر بن عبدالله	- عبدالله وعطية ابنا بسر السلميين
٢٩٢٧	- الدية للعاقلة ولا تترك المرأة من دية زوجها - عمر بن الخطاب	- دخل النبي ﷺ الجعرانة فجاء إلى المسجد - محرش الكعبي
٤٥٨٣	- دية المعاهد نصف دية الحر - عبدالله بن عمرو	- دخلت على عائشة فأخرجت إلينا إزاراً غليظاً مما يصنع باليمن - أبو بردة بن أبي موسى الأشعري
	ذ	- دخلت على عليّ أنا ورجلان، رجلٌ مثناً ورجلٌ من بني أسد - عبدالله بن سلمة
٤٦٧٢	- ذاك إبراهيم عليه السلام - أنس بن مالك	- دخلت على النبي ﷺ في بيته فرأيتُه متكئاً على وسادة - جابر بن سمرة
٣٠٩٣	- ذاكم العرض يا عائشة! من نوقش الحساب عُذِبَ - عائشة	- دخلت يعني على النبي ﷺ وهو يتوضأ والماء يسيل من وجهه ولحيته - عمرو بن كعب اليامي
٤١٩٠	- ذبابٌ ذبابٌ - وائل بن حجر	- دخلت مع أبي بكر أول ما قدم المدينة - البراء بن عازب
٢٧٩٥	- ذبح النبي ﷺ يوم الذبح كبشين أقرنين أملحين - جابر بن عبدالله	- دخلنا على جابر بن عبدالله فلما انتهينا إليه - محمد بن علي بن حسين
	- ذبحنا يوم خيبر الخيل والبغال والحمير - جابر بن عبدالله	- دخلنا على حذيفة فقال: إني لأعرف رجلاً لا تضُرُّه الفتنُ شيئاً - ثعلبة بن ضبيعة
٣٧٨٩	- ذروها ذميمة - أنس بن مالك	- دع الخُضَيْنُ فإني أدخلتُ القُدَمَيْنِ الخُفَيْنِ وهما طاهرتان - المُغيرة بن شُعْبة
٣٩٢٤	- ذكاة الجنين ذكاة أمه - جابر بن عبدالله	- الدعاء هي العبادة - الثُّعْمَان بن بشير
٢٨٢٨	- ذكر رسول الله ﷺ صاحب الصور فقال: عن يمينه جبرائيل - أبو سعيد الخدري	- دعاني رسول الله ﷺ إلى السجود في رمضان
٣٩٩٩	- ذكرك أخاك بما يكره - أبو هريرة	- العرباض بن سارية
٤٨٧٤	- ذلك كفّل الشيطان - أبو رافع مولى النبي ﷺ	- دعاني رسول الله ﷺ وقد أراد أن يبعثني بمال إلى أبي سفيان - عبدالله بن عمرو بن الفغواء
٦٤٦	- ذلك المذي وكلٌ فحل يُثْذي - عبدالله بن سعد الأنصاري	
٢١١	- الذهب بالذهب تبرها وعينها - عبادة بن الصامت	
٣٣٤٩	- الذهب بالفضة ربا إلا هاء وهاء والبر بالبر	

- ٣٨٩٤ ما هذه؟ - يزيد بن أبي عبيد
 - رأيت جابر بن عبد الله يحلف بالله أن ابن
 ٤٣٣١ الصياد الدجال - محمد بن المنكدر
 - رأيت راية رسول الله ﷺ صفراء - سماك عن
 ٢٥٩٣ رجل من قومه عن آخر منهم
 - رأيت رجلاً ببخاري على بغلة بيضاء عليه
 ٤٠٣٨ عمامة خبز سوداء - سعد بن عثمان
 - رأيت رجلاً يصدر الناس عن رأيه لا يقول
 شيئاً إلا صدروا عنه - أبو جري جابر بن
 ٤٠٨٤ سليم
 - رأيت رسول الله ﷺ إذا استفتح الصلاة رفع
 ٧٢١ يديه - عبد الله بن عمر
 - رأيت رسول الله ﷺ إذا توضأ يذلك أصابع
 ١٤٨ رجليه بخنصره - المستورد بن شداد
 - رأيت رسول الله ﷺ أذن في أذن الحسن بن
 ٥١٠٥ علي - أبو رافع
 - رأيت رسول الله ﷺ بال ثم نضح فرجه -
 ١٦٧ رجل من ثقيف، عن أبيه
 - رأيت رسول الله ﷺ يمني يخطب على بغلة
 ٤٠٧٣ وعليه برد أحمر - عامر بن عمرو
 - رأيت رسول الله ﷺ توضأ فلما بلغ مسح
 ١٢٢ رأسه - المقدام بن معديكرب
 - رأيت رسول الله ﷺ توضأ مثل ما رأيتموني
 ١٠٩ توضأت - عثمان بن عفان
 - رأيت رسول الله ﷺ رفع يديه حين افتتح
 ٧٥٢ الصلاة - البراء بن عازب
 - رأيت رسول الله ﷺ عند جمره العقبة راكباً -
 ١٩٦٧ أم جندب الأزدية
 - رأيت رسول الله ﷺ غداة الفتح وأنا غلام
 ٤٤٨٩ شاب يتخلل الناس - عبد الرحمن بن أزهر ..
 - رأيت رسول الله ﷺ فعل هذا - عثمان بن
 ١١٠ عفان
 - رأيت رسول الله ﷺ يتوضأ، قالت: فمسح
 ١٢٩ رأسه - ربيع بنت معوذ
- ٣٣٤٨ رباً - عمر بن الخطاب
 - ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر -
 ٢٣٥٧ عبد الله بن عمر
 - ذهب فرس له فأخذها العدو - نافع مولى
 ٢٦٩٩ ابن عمر
 - ذو الملكوت والجبروت والكبرياء
 والمعظمة - حذيفة بن اليمان ٨٧٤
- ر
- الرؤيا على رجل طائر مالم تُعبر - أبو رزين
 العقيلي ٥٠٢٠
 - رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءاً من
 النبوة - عباد بن الصامت ٥٠١٨
 - الرؤيا من الله والحلم من الشيطان -
 أبو قتادة الأنصاري ٥٠٢١
 - رابطنا مدينة قنسرين مع شرحبيل بن السمط -
 ٢٧٠٧ عبد الرحمن بن غنم
 - الراحمون يرحمهم الرحمن - عبد الله بن
 عمرو ٤٩٤١
 - الراكب شيطان والراكبان شيطانان - عبد الله
 ابن عمرو ٢٦٠٧
 - الراكب يسير خلف الجنازة والماشي يمشي
 خلفها - المغيرة بن شعبه ٣١٨٠
 - رأيت رسول الله ﷺ وعلي ثوب مصبوغ
 بعصفر مؤرداً - عبد الله بن عمرو بن العاص ٤٠٦٨
 - رأيت رسول الله ﷺ يتوضأ - ابن عباس ١٣٣
 - رأيت أبا نضرة قبل خد الحسن رضي الله
 عنه - إياس بن دغفل ٥٢٢١
 - رأيت ابن عمر أناخ راحلته مستقبل القبلة -
 مروان الأصغر ١١
 - رأيت ابن عمر في السوق اشترى ثوباً
 شامياً - عبد الله أبو عمر مولى أسماء بنت أبي
 بكر ٤٠٥٤
 - رأيت أثر ضربة في ساق سلمة فقلت

- رأيت رسول الله ﷺ يتوضأ وعليه عِمَامَةٌ
 ١١٢٠ له الرجل في الحاجة - أنس بن مالك
 - رأيت رسول الله ﷺ يوم فتح مكة، وهو على
 ١٤٦٧ ناقة - عبدالله بن مُعَقَّل
 - رأيت سعيد بن جبير أقام بجمع - سلمة بن
 ١٩٣٢ كهيل
 - رأيت شريكًا صلى بنا في جنازة العصر -
 ٦٩١ سُفْيَان بن عيينة
 - رأيت عثمان بن عفان سئل عن الوضوء فدعا
 ١٠٨ بماء - عثمان بن عبد الرحمن التيمي
 - رأيت عثمان بن عفان غسل ذراعيه ثلاثًا
 ١١٠ ثلاثًا - شقيق بن سلمة
 - رأيت علي الصلت بن عبدالله بن نوفل بن
 عبدالمطلب خاتمًا في خنصره اليمنى -
 ٤٢٢٩ محمد بن إسحاق
 - رأيت عليًا أني بكرسي فقعد عليه ثم أتي -
 ١١٣ عبد خير الهمداني
 - رأيت عليًا توضأ، فذكر وضوءه كله - أبو حية .
 ١١٦ رأيت عليًا توضأ فغسل وجهه ثلاثًا -
 ١١٥ عبد الرحمن بن أبي ليلى
 - رأيت عليًا رضي الله عنه يُضحى بكبشين -
 ٢٧٩٠ حنشل بن المعتمر الكناني
 - رأيت عليًا رضي الله عنه يمسك شماله بيمينه
 ٧٥٧ على الرُّسُغ - جرير الضبي
 - رأيت الليلة كأننا في دار عُقبة بن رافع وأتينا
 ٥٠٢٥ بَرْطَب - أنس بن مالك
 - رأيت الناس يضررون على عهد رسول الله
 ٣٤٩٨ ﷺ إذا اشترؤا - عبدالله بن عمر
 - رأيت النبي ﷺ إذا سجد وضع ركبتيه قبل
 ٨٣٨ يديه - وائل بن حجر
 - رأيت النبي ﷺ أمر الناس في سفره عام
 الفتح بالفطر - أبو بكر بن عبد الرحمن عن
 ٢٣٦٥ بعض الصحابة
 - رأيت النبي ﷺ حين افتتح الصلاة رفع يديه
 ٧٢٨ حيال أذنيه - وائل بن حجر
 - رأيت رسول الله ﷺ يتوضأ وعليه عِمَامَةٌ
 ١٤٧ قَطْرِيَّة - أنس بن مالك
 - رأيت رسول الله ﷺ يخطب الناس بمنى -
 ١٩٥٦ رافع بن عمرو المزني
 - رأيت رسول الله ﷺ يخطب الناس يوم عرفة
 ١٩١٧ خالد بن العلاء بن هُوذة
 - رأيت رسول الله ﷺ يدعو هكذا بباطن كفيه
 ١٤٨٧ أنس بن مالك
 - رأيت رسول الله ﷺ يرفع إبهاميه في الصلاة
 ٧٣٧ وائل بن حجر
 - رأيت رسول الله ﷺ يستاك وهو صائم -
 ٢٣٦٤ عامر بن ربيعة
 - رأيت رسول الله ﷺ يُصلي حافيًا ومتنَعِّلًا -
 ٦٥٣ عبدالله بن عمرو
 - رأيت رسول الله ﷺ يُصلي على حمار -
 ١٢٢٦ عبدالله بن عمر
 - رأيت رسول الله ﷺ يُصلي في ثوب واحد -
 ٦٢٨ عمر بن أبي سلمة
 - رأيت رسول الله ﷺ يصلي للناس وأمامه
 بنت أبي العاص على عُقته - أبو قتادة
 ٩١٩ الأنصاري
 - رأيت رسول الله ﷺ يُصلي وفي صدره أزيَّر
 ٩٠٤ كَأَزِيز الرُّحَى - عبدالله بن الشخير
 - رأيت رسول الله ﷺ يصنع كما صنعت -
 ١٠٣٧ المنيرة بن شعبة
 - رأيت رسول الله ﷺ يضع إبهامه على أذنه -
 ٤٧٢٨ أبو هريرة
 - رأيت رسول الله ﷺ يعقد التسبيح بيمينه -
 ١٥٠٢ عبدالله بن عمرو
 - رأيت رسول الله ﷺ يُقَبِّل عثمان بن مظعون
 وهو ميت - عائشة
 ٣١٦٣ رأيت رسول الله ﷺ يمسح رأسه مرة واحدة -
 ١٣٢ عمرو بن كعب الياامي
 - رأيت رسول الله ﷺ ينزل من المنبر فيعرض

١٨٩٢	عبدالله بن السائب	٤٠٧٧	سوداء - عمرو بن حريث
٤٥٩٢	- الرجل جبارٌ والمعدن جبارٌ - أبو هريرة	- رأيت النبي ﷺ وأبا بكر وعمر يمشون أمام	
٤٨٣٣	- الرجل على دين خليله فلينظر أحدكم من	الجنابة - عبدالله بن عمر	
٢٤٨٥	يخالل - أبو هريرة	- رأيت النبي ﷺ واضعاً ذراعه اليمنى على	
٢٧٨٤	- رجلٌ يجاهد في سبيل الله بنفسه وماله -	فخذة اليمنى - نمير الخزاعي	
٢٧٨٤	أبو سعيد الخدري	- رأيت النبي ﷺ يخطب قائماً ثم يقعد قعدة -	
٢٧٨٤	- الرجل يكون على الفئام من الناس - عطاء	جابر بن سمرة	
٢٧٨٤	ابن يسار	- رأيت النبي ﷺ يخطب الناس على ناقته -	
٤٤٥٥	- رجم النبي ﷺ رجلاً من اليهود وامرأة زنيا -	الهرماس بن زياد الباهلي	
٤٤٥٥	جابر بن عبدالله	- رأيت النبي ﷺ يرفع يديه إذا كبر وإذا ركع -	
١٢٧١	- رحم الله امرأةً صلى قبل العصر أربعاً - ابن	مالك بن الحويرث	
١٢٧١	عمر	- رأيت النبي ﷺ يصلي يوم الفتح ووضع نعليه	
١٤٥٠	- رحم الله رجلاً قام من الليل فصلى - أبو هريرة	عن يساره - عبدالله بن السائب	
١٤٥٠	- رحم الله رجلاً قام من الليل فصلى وأيقظ	- رأيت النبي ﷺ يطوف بالبيت على راحلته -	
١٣٠٨	امراته - أبو هريرة	أبو الطفيل عامر بن وائلة	
١٣٠٨	- رحمة الله علينا وعلى موسى ، لو صبر لرأى	- رأيت النبي ﷺ يقرأ - أيحسب أن ماله	
٣٩٨٤	من صاحبه العجب - أبي بن كعب	أخلده - جابر بن عبدالله	
٣٩٨٤	- رخص رسول الله ﷺ لأمهات المؤمنين في	- رأيت وائلة بن الأسقع في مسجد دمشق	
٤١١٩	الذيل شيراً - ابن عمر	بصق على البوري - أبو سعيد الحميري	
٤١١٩	- رخص رسول الله ﷺ لعبد الرحمن بن عوف	- رأيتك تصنع أربعاً لم أر أحداً من أصحابك	
٤١١٩	وللزبير بن العوام في قمص الحرير في السفر	يصنعها - عبيد بن جريح	
٤٠٥٦	- أنس بن مالك	- رأينا رسول الله ﷺ يخطب بين أوسط أيام	
٤٠٥٦	- رخص لنا رسول الله ﷺ في العصا والحبل -	التشريق - رجلين من بني بكر	
١٧١٧	جابر بن عبدالله	- رب اغفر لي رب اغفر لي - حذيفة بن اليمان	
١٧١٧	- رد رسول الله ﷺ ابنته زينب على أبي	- رب اغفر لي وتب علي إنك أنت التواب	
٢٢٤٠	العاصم - ابن عباس	الرحيم - عبدالله بن عمر	
٢٢٤٠	- رد على هذا زبية أمه التي أخذت منها -	- ربما اغتسل في أول الليل وربما اغتسل في	
٣٦١٢	الزبيب بن ثعلبة بن عمرو التميمي	آخره - عائشة بنت أبي بكر	
٣٦١٢	- ردوا عليهم نساءهم وأبناءهم - عبدالله بن	- ربما أوتر في أول الليل وربما أوتر في آخره -	
٢٦٩٤	عمرو	عائشة بنت أبي بكر	
٢٦٩٤	- ردوا هذا في وعائه وهذا في سقائه فإني	- ربما جهر به وربما خفت - عائشة بنت أبي	
٦٠٨	صائم - أنس بن مالك	بكر	
٥١٨٩	- رسول الرجل إلى الرجل إذنه - أبو هريرة	- ربنا آتانا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة -	
٥١٨٩	- رخصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا		

س

- ٦٦٧ بالاعناق - أنس بن مالك
- رُفِعَ القلم عن ثلاثة: عن الصبي حتى يبلغ -
- ٤٤٠٢ علي بن أبي طالب
- رُفِعَ القلم عن ثلاثة: عن المجنون المغلوب
- ٤٤٠١ على عقله حتى يفيق - علي بن أبي طالب ...
- رفع القلم عن ثلاثة: عن النائم حتى
- ٤٣٩٨ يستيقظ - عائشة
- رُفِعَ القلم عن ثلاثة: عن النائم حتى يستيقظ
- و عن الصبي حتى يحتلم - علي بن أبي
- ٤٤٠٣ طالب
- ركب رسول الله ﷺ فرسا بالمدينة فصصره
- ٦٠٢ على جذم نخلة - جابر بن عبد الله
- رمقت محمداً ﷺ في الصلاة فوجدت قيامه
- ٨٥٤ كركمته وسجدته - البراء بن عازب
- رمقت النبي ﷺ في صلاته، فكان يتمكن في
- ٨٨٥ ركوعه - السعدي عن أبيه
- رمي رجلٌ يسهم في صدره أو في حلقه فمات
- ٣١٣٣ - جابر بن عبد الله
- ٥٠٩٧ - الريح من روح الله - أبو هريرة
- ١٩٢٣ - سئل أسامة بن زيد وأنا جالس - عروة بن
- الزبير
- ١٨٧٠ - سئل جابر بن عبد الله عن الرجل يرى البيت -
- المهاجر المكي
- سئل رسول الله ﷺ عن رجل طلق امرأته
- ٢٣٠٩ يعني ثلاثاً - عائشة
- سئل رسول الله ﷺ عن الوضوء من لحوم
- الإبل - البراء بن عازب
- ١٨٤ - سئل النبي ﷺ عن العقيقة؟ فقال لا يحب الله
- العقوق - عبد الله بن عمرو
- ٢٨٤٢ - سافرنا مع رسول الله ﷺ في رمضان - أنس
- ابن مالك
- ٢٤٠٥ - ساقى القوم آخرهم شرباً - عبد الله بن أبي
- أوفى
- ٣٧٢٥ - سأل رجل ابن عباس: أشهدت العيد مع
- رسول الله ﷺ - عبد الرحمن بن عباس
- ١١٤٦ - سألت أبا العالية عن رجل أصابته جنابة -
- أبو خلدة
- ٨٧ - سألت ابن عباس عن شيء من أمر الجمار -
- قتادة بن دعامه
- ١٩٧٧ - سألت ابن عباس عن هذه الآية ﴿إلا تنفروا
- يعذبكم - نجدة بن نفع
- ٢٥٠٦ - سألت ابن عباس فقال: لما نزلت التي في
- الفرقان - سعيد بن جبير
- ٤٢٧٣ - سألت ابن عباس فقلت: ما شيء أجده في
- صدري؟ - أبو زميل
- ٥١١٠ - سألت ابن عباس كيف كانت صلاة رسول
- الله ﷺ بالليل؟ - كريب مولى ابن عباس
- ١٣٦٤ - سألت ابن عمر: متى أرمي الجمار؟ - وبرة
- ابن عبد الرحمن المولى
- ١٩٧٢ - سألت أم سلمة رضي الله عنها ما كان النبي
- ﷺ ينهى عنه؟ - كبشة بنت أبي مریم
- ٣٧٠٦ - سألت أم سلمة كيف كان رسول الله ﷺ يقرأ

ز

- ٦٨٣ - زادك الله حرصاً ولا تَعُدْ - أبو بكره الثقفي
- زارنا رسول الله ﷺ في منزلنا فقال: السلام
- عليكم ورحمة الله - قيس بن سعد بن عبادة
- ٥١٨٥ - زكاة الفطر من رمضان صاع - ابن عمر
- ١٦١١ - زن وأرجح - سويد بن قيس
- ٣٣٣٦ - زنى رجلٌ من اليهود وامراً، فقال بعضهم
- لبعض: اذهبوا بنا - أبو هريرة
- ٤٤٥٠ - زنى رجلٌ وامراً من اليهود وقد أحصنا -
- أبو هريرة
- ٤٤٥١ - زوجني أهلي أمة لهم رومية - رباح الكوفي
- ٢٢٧٥ - زينوا القرآن بأصواتكم - البراء بن عازب
- ١٤٦٨ -

- هذه الآية: ﴿إنه عمل غير صالح﴾ - شهر
 ابن حوشب ٣٩٨٣
 سألت أنسا عن قراءة النبي ﷺ - قتادة ١٤٦٥
 سألت جابرًا: هل غنموا يوم الفتح شيئًا -
 وهب بن منبه ٣٠٢٣
 سألت رافع بن خديج عن كراء الأرض
 بالذهب - حنظلة بن قيس الأنصاري ٣٣٩٢
 سألت رسول الله ﷺ عما يُوجب الغسل -
 عبدالله بن سعد الأنصاري ٢١١
 سألت رسول الله ﷺ عن الجنين - أبو سعيد
 الخدري ٢٨٢٧
 سألت رسول الله ﷺ قلت: إنا نصيد بهذه
 الكلاب - عدي بن حاتم ٢٨٤٨
 سألت عائشة: أكان رسول الله ﷺ يقرأ
 السور في ركعة؟ - عبدالله بن شقيق ٩٥٦
 سألت عائشة أم المؤمنين: بأي شيء كان
 يوتر رسول الله ﷺ؟ - عبدالعزيز بن جريج ١٤٢٤
 سألت عائشة عن صداق رسول الله ﷺ -
 أبو سلمة ٢١٠٥
 سألت عائشة عن صلاة رسول الله ﷺ فقلت
 لها أي حين كان يصلي - مسروق ١٣١٧
 سألت عائشة عن وتر رسول الله ﷺ - عبدالله
 ابن أبي قيس ١٤٣٧
 سألت محمدًا عن سهم النبي ﷺ والصفى -
 عبدالله بن عون المزني ٢٩٩٢
 سألت مكحولًا عن هذا القول غسل
 واغتسل - علي بن حوشب ٣٤٩
 سألت النبي ﷺ عن التيمم فأمرني - عمار
 ابن ياسر ٣٢٧
 سألت النبي ﷺ عن شراب من العسل فقال:
 ذاك البتة - أبو موسى الأشعري ٣٦٨٤
 سألت هشام بن عروة عن قطع السدر وهو
 مستند إلى قصر عروة - حسان بن إبراهيم ... ٥٢٤١
 سألنا فضالة بن عبيد عن تعليق اليد في العنق
- للسارق - عبدالرحمن بن محيريز ٤٤١١
 - سبحانه الله إن المسلم لا ينجس - أبو هريرة . ٢٣١
 - سبحانه الله! إن هذا من الشيطان، لتجلس
 في مكن - أسماء بنت عميس ٢٩٦
 - سبحانه الله، تطهري بها - عائشة ٣١٦
 - سبحانه الله! لا بأس أن يؤجر ويحمد - سهل
 ابن الحنظلية ٤٠٨٩
 - سبحانه الله وبحمده - عائشة ٥٠٨٥
 - سبحانه ذي الجبروت والملكوت والكبرياء
 والعظمة - عوف بن مالك الأشجعي ٨٧٣
 - سبحانه الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين
 - ابن عمر ٢٥٩٩
 - سبحانه ربي الأعلى وبحمده - عقبة بن عامر ٨٧٠
 - سبحانه ربي العظيم وبحمده - عقبة بن عامر ٨٧٠
 - سبحانهك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر
 لي - عائشة ٨٧٧
 - سبحانهك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا
 أنت - أبو برزة الأسلمي ٤٨٥٩
 - سبحانهك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك
 وتعالى جدك - أبو سعيد الخدري ٧٧٥
 - سبحانهك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك
 وتعالى جدك - عائشة ٧٧٦
 - سبقكن يتامى بدر - ضباعة بنت الزبير ٥٠٦٦
 - سبقكن يتامى بدر، ولكن سأدلكن على ما هو
 خير لكن - ضباعة بن الزبير ٢٩٨٧
 - شُبُوحُ قُدُوسُ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ - عائشة ٨٧٢
 - شبيها - أم المؤمنين عائشة ٤٨٩٨
 - ستصالحون الروم صلحًا آمنًا - ذو مخبر
 الحيشي ٢٧٦٧
 - ستصالحون الروم صلحًا آمنًا، فتفرون أنتم
 وهم - ذو مخبر الحيشي ٤٢٩٢
 - ستفتح عليكم الأمصار، وستكون جنود
 مجندة - أبو أيوب الأنصاري ٢٥٢٥
 - ستكون عليكم أئمة تعرفون منهم وتذكرون -

- أم سلمة ٤٧٦٠
 - ستكون فتنة صماء بكاء عمياء - أبو هريرة . ٤٢٦٤
 - ستكون في أمتي هنأت وهنأت وهنأت -
 عرفجة الأشجعي ٤٧٦٢
 - ستكون هجرة بعد هجرة - عبدالله بن عمرو . ٢٤٨٢
 - سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره
 بحوله وقوته - عائشة ١٤١٤
 - سجدنا مع رسول الله ﷺ في إذا السماء
 انشقت ﴿و﴾ اقرأ ﴿- أبو هريرة ١٤٠٧
 - السَّجِّلُ كَاتِبٌ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ - ابن عباس ٢٩٣٥
 - السراويل لمن لا يجد الإزار - ابن عباس ... ١٨٢٩
 - سرُّ مع رسول الله ﷺ في غزوة ققام يُصلي
 جابر بن عبدالله ٦٣٤
 - سكتان حفظتهما عن رسول الله ﷺ قال
 فيه - سمرة بن جندب ٧٨٠
 - السلام عليكم دار قوم مؤمنين وإنا إن شاء
 الله - أبو هريرة ٣٢٣٧
 - السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم
 ورحمة الله - عبدالله بن مسعود ٩٩٦
 - السلام عليكم ورحمة الله - قيس بن سعد بن
 عبادة ٥١٨٥
 - سلّم رسول الله ﷺ في ثلاث ركعات من
 العصر - عمران بن حصين ١٠١٨
 - سمع ابن عباس يقول: لم يؤمن بها أكثر
 الناس آية الإذن - عبيد الله بن أبي يزيد ٥١٩١
 - سمع الله لمن حمده: اللهم ربنا لك الحمد -
 أبو سعيد الخدري ٨٤٧
 - سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد -
 عبدالله بن أبي أوفى ٨٤٦
 - سمع رسول الله ﷺ رجلا يدعو في صلاته -
 فضالة بن عبيد ١٤٨١
 - سمع سامعٌ بحمد الله ونعمته وحسن بلائه
 علينا - أبو هريرة ٥٠٨٦
 - السمع والطاعة على المرء المسلم فيما
- أحب وكره - عبدالله بن عمر ٢٦٢٦
 - سمعت ابن عباس يقول: أفراني أبي بن
 كعب كما أقرأه رسول الله ﷺ - مصدع أبو
 يحيى ٣٩٨٦
 - سمعت امرأة تسأل عائشة عن امرأة فسد
 حيضها - بهية ٢٨٤
 - سمعت أيوب يقول: كذب على الحسن
 ضربان من الناس - حماد ٤٦٢٢
 - سمعت الحجاج وهو على المنبر يقول:
 اتقوا الله ما استطعتم - عاصم ٤٦٤٣
 - سمعت الحجاج يخطب فقال في خطبته:
 رسول أحدكم في حاجته أكرم عليه - الربيع
 ابن خالد الضبي ٤٦٤٢
 - سمعت الحجاج يخطب وهو يقول: إن مثل
 عثمان عند الله كمثل عيسى ابن مريم - عوف
 ابن أبي جميلة الأعرابي ٤٦٤١
 - سمعت الحجاج يقول على المنبر: هذه
 الحمراء هبر هبر - الأعمش ٤٦٤٤
 - سمعت خطبة رسول الله ﷺ بمنى يوم
 النحر - أبو أمامة الباهلي ١٩٥٥
 - سمعت رسول الله ﷺ يقرأها: ﴿فروخ
 وريحان﴾ - عائشة ٣٩٩١
 - سمعت رسول الله ﷺ يقرأ بالطور في
 المغرب - جبير بن مطعم ٨١١
 - سمعت زيد بن ثابت في هذا المكان يقول:
 أنزلت هذه الآية: ﴿ومن يقتل مؤمناً﴾ -
 خارجة بن زيد ٤٢٧٢
 - سمعت سعيد بن جبير ومجاهداً يحدثان عن
 ابن عباس: في البكر - عبدالله بن عثمان بن
 خثيم ٤٤٦٣
 - سمعت سفيان يقول: من زعم أن علياً رضي
 الله عنه كان أحق بالولاية - محمد الفريابي . ٤٦٣٠
 - سمعت مالكا قبل له: إن أهل الأهواء
 يحتجون علينا - عبدالله بن وهب القرشي ... ٤٧١٥

- ٢٤٨٣ عبدالله بن حوالة الأزدي
- سيكون في أمتي اختلاف وفرقة قوم يحسنون
القول ويسبون الفعل - أبو سعيد الخدري
٤٧٦٥ وأنس بن مالك
- سيكون في هذه الأمة قوم يعتدون في
الطهور - عبدالله بن مغفل ٩٦
- سيكون قوم يعتدون في الدعاء - سعد بن أبي
وقاص ١٤٨٠
- سيماهم التحليق والتسيد فإذا رأيتهم
فأنيموهم - أنس بن مالك ٤٧٦٦

ش

- الشؤم في الدار والمرأة والفرس - عبدالله بن
عمر ٣٩٢٢
- شاتك شاة لحم - أبو بردة بن نيار ٢٨٠١
- شاركت القوم إذا - أبو ذر الغفاري ٤٢٦١
- شر الطعام طعام الوليمة يدعى لها الأغنياء
ويترك المساكين - أبو هريرة ٣٧٤٢
- شراً في رجل شح هالغ - أبو هريرة ٢٥١١
- شغلني أعلام هذه، اذهبوا بها إلى أبي
جهم - عائشة ٩١٤
- شفاعتي لأهل الكبائر من أمتي - أنس بن
مالك ٤٧٣٩
- الشفعة في كل شرك أربعة أو حائط - جابر بن
عبدالله ٣٥١٣
- شقيه بشقتين فأعطي هذه نصفاً - عائشة ٦٤٢
- شمت أحاك ثلاثاً، فما زاد فهو زكام -
أبو هريرة ٥٠٣٤
- الشمس والقمر لا يخسفان لموت أحد ولا
لحياته - عائشة ١١٩١
- الشهادة سبع سوى القتل في سبيل الله -
جابر بن عتيك الأنصاري ٣١١١
- شهدت أبا برزة دخل على عبيد الله بن زياد -
عبد السلام بن أبي حازم ٤٧٤٩

- سمعت منادي رسول الله ﷺ ينادي: أن
الصلاة جامعة - فاطمة بنت قيس ٤٣٢٦
- سمعت النبي ﷺ على المنبر يقرأ: ﴿ونادوا
يا مالك﴾ - يعلى بن أمية التميمي ٣٩٩٢
- سمعت النبي ﷺ يقول في الطلوع - جبير بن
مطعم ٧٦٥
- سمعت النبي ﷺ يهل ملبداً - عبدالله بن عمر ١٧٤٧
- سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة
الفرقان على غير ما أقرأها - عمر بن
الخطاب ١٤٧٥
- سمعته في عشرة من أصحاب رسول الله ﷺ ٩٦٣
- سئوا الله وكلوا - عائشة زوج النبي ﷺ ٢٨٢٩
- سناه سناه يا أم خالد! - أمة بنت خالد بن
سعيد ٤٠٢٤
- سنة الصلاة أن تصب رجلك اليمنى وتثني
رجلك اليسرى - عبدالله بن عمر ٩٥٨
- السنة على المعتكف أن لا يعود مريضاً -
عائشة ٢٤٧٣
- السنة وضع الكف على الكف في الصلاة
تحت السرة - علي بن أبي طالب ٧٥٦
- سورة من القرآن ثلاثون آية تشفع لصاحبها
حتى غفر له - أبو هريرة ١٤٠٠
- سؤوا صُفوفكم فإن تسوية الصف من تمام
الصلاة - أنس بن مالك ٦٦٨
- سيأتي على الناس زمانٌ عضوضٌ بعضُ
الموسر - علي بن أبي طالب ٣٣٨٢
- سيأتي ملكٌ من ملوك العجم يظهر على
المدائن كلها إلا دمشق - عبد الرحمن بن
سلمان ٤٦٣٩
- سيأتيكم ركبٌ مبغضون - جابر بن عتيك ١٥٨٨
- سيتصدقون ويجاهدون إذا أسلموا - جابر
ابن عبدالله ٣٠٢٥
- الميِّدُ الله - عبدالله بن الشخير ٤٨٠٦
- سيصير الأمر إلى أن تكونوا جنوداً مجندة -

٣٠٤١	حُلَّة - ابن عباس	شهدت خبير مع ساداتي فكلموا في
	- صالح النبي ﷺ أهل فذك - محمد بن مسلم	رسول الله ﷺ - عمير مولى أبي اللحم ... ٢٧٣٠
٢٩٧١	ابن شهاب الزهري	- شهدت رسول الله ﷺ إذا لم يقاتل من أول
	- صبغت للنبي ﷺ بردة سوداء فلبسها فلما	النهار آخر - نعمان بن مقرن ٢٦٥٥
٤٠٧٤	عرق فيها وجد ريح الصوف - عائشة	- شهدت عثمان بن عفان وأتي بالوليد بن عقبة
	- صحبت ابن عمر في طريق قال: فصلى بنا	فشهد عليه حُمران - حصين بن المنذر
١٢٢٣	ركعتين - حفص بن عاصم	الرقاشي ٤٤٨٠
	- صحبت رسول الله ﷺ ثمانية عشر سفرًا -	- شهدت على نفسك أربع مرات اذهبوا به
١٢٢٢	البراء بن عازب الأنصاري	فارجموه - ابن عباس ٤٤٢٦
	- صحبت رسول الله ﷺ فلم أسمع لحشرات	- شهدت عليًا وأتي بدابة ليركبها - علي بن
٣٧٩٨	الأرض تحريمًا - التلب بن ثعلبة التميمي	ريجة ٢٦٠٢
	- صدقة تصدق الله عز وجل بها عليكم فاقبلوا	- شهدت المتلاعنين على عهد رسول الله ﷺ
١١٩٩	صدقته - عمر بن الخطاب	سهل بن سعد ٢٢٥١
	- صدقت، المسلم أخو المسلم - سويد بن	- شهدت مروان سأل أبا هريرة: كيف سمعت
٣٢٥٦	حنظلة	رسول الله ﷺ - علي بن شماخ ٣٢٠٠
	- الصعيد الطيب وضوء المسلم - أبو ذر	- شهدت مع رسول الله ﷺ حينًا، فسرنا في
٣٣٢	الغفاري	يوم قانظ شديد الحر - أبو عبد الرحمن
	- صف القدمين ووضع اليد على اليد من	الفهري ٥٢٣٣
٧٥٤	الثنة - عبد الله بن الزبير	- شهدت مع معاوية بيت المقدس فجمع بنا -
١١١٦	- صل ركعتين تجوز فيهما - أبو هريرة	يعلى بن شداد بن أوس ١١١١
	- صل الصلاة لميقاتها واجعل صلاتك معهم	- شهدنا الحديبية مع رسول الله ﷺ فلما
٤٣٢	سبحة - ابن مسعود	انصرفنا - مجمع بن جارية الأنصاري ٢٧٣٦
	- صل الصلاة لوقتها فإن أدركتها معهم -	- الشهر تسع وعشرون فلا تصوموا حتى تروه -
٤٣١	أبو ذر الغفاري	عبد الله بن عمر ٢٣٢٠
	- صل على محمد وعلى آل محمد - كعب بن	- شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة -
٩٧٧	عجرة	أبو بكر نفع بن الحارث ٢٣٢٣
	- صل قائمًا، فإن لم تستطع فقاعدًا - عمران	- شيطان يتبع شيطانة - أبو هريرة ٤٩٤٠
٩٥٢	ابن حصين	
٣٣٠٥	- صل هاهنا - جابر بن عبد الله	
١١٩٢٥	- الصلاة أمامك - أسامة بن زيد	
	- الصلاة خير من النوم الصلاة خير من النوم -	
٥٠١	أبو محذورة	
	- صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته في	
٥٥٩	بيته - أبو هريرة	

ص

	- صارت صفية لدحية الكلبي ثم صارت
٢٩٩٦	لرسول الله ﷺ - أنس بن مالك
	- صاع من بر أو قمح على كل اثنين صغير أو
١٦١٩	كبير - ثعلبة بن أبي صعير
	- صالح رسول الله ﷺ أهل نجران على ألفي

- صلاة الرجل في الفلاة تُضاعف على صلاته
في الجماعة - أبو سعيد الخدري ٥٦٠
- صلاة الرجل قاعدًا نصف الصلاة - عبدالله
ابن عمرو ٩٥٠
- صلاة الصُّبح ركعتان - قيس بن عمرو ١٢٦٧
- الصلاة الصلاة، اتقوا الله فيما ملكت
أيمانكم - علي بن أبي طالب ٥١٥٦
- صلاة في إثر صلاة لا لغو بينهما - أبو أمامة
الباهلي ١٢٨٨
- الصلاة في جماعة تعدل خمسًا وعشرين
صلاة - أبو سعيد الخدري ٥٦٠
- صلاة الليل مثنى مثنى فإذا خشي أحدكم
الصُّبح - عبدالله بن عمر ١٣٢٦
- صلاة الليل والنهار مثنى مثنى - ابن عمر ١٢٩٥
- الصلاة مثنى مثنى أن تشهد في كل ركعتين -
المطلب بن ربيعة ١٢٩٦
- صلاة المرأة في بيته أفضل من صلاته في
مسجدي هذا إلا - زيد بن ثابت ١٠٤٤
- صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاتها في
حجرتها - عبدالله بن مسعود ٥٧٠
- الصلاة المكتوبة واجبة خلف كل مسلم برا
كان أو فاجرًا - أبو هريرة ٥٩٤
- صلاته قائمًا أفضل من صلاته قاعدًا -
عمران بن حصين ٩٥١
- الصلح جائز بين المسلمين - أبو هريرة ٣٥٩٤
- صلوا على صاحبكم - زيد بن خالد الجهني ٢٧١٠
- صلوا قبل المغرب ركعتين - لمن شاء -
عبدالله المزني ١٢٨١
- صلى إلى جنبي عبدالله بن طاوس في مسجد
الخياف - النضر بن كثير السعدي ٧٤٠
- صلى بنا ابن الزبير في يوم عيد في يوم الجمعة
أول النهار - عطاء بن أبي رباح ١٠٧١
- صلى بنا أبو موسى الأشعري، فلما جلس
في آخر صلاته - حطان بن عبدالله الرقاشي . ٩٧٢
- صلى بنا أبو هريرة يوم الجمعة فقرأ بسورة
الجمعة وفي الركعة الأخيرة - ابن أبي رافع .. ١١٢٤
- صلى بنا رسول الله ﷺ إحدى صلاتي العشي
الظهر أو العصر - أبو هريرة ١٠٠٨
- صلى بنا رسول الله ﷺ الصُّبح بمكة فاستفتح
سورة المؤمنين - عبدالله بن السائب ٦٤٩
- صلى بنا رسول الله ﷺ بالمدينة ثمانيًا
وسبعًا - ابن عباس ١٢١٤
- صلى بنا رسول الله ﷺ صلاة الخوف فقاموا
صفًا - عبدالله بن مسعود ١٢٤٤
- صلى بنا رسول الله ﷺ فسلم في الركعتين -
ابن عمر ١٠١٧
- صلى رسول الله ﷺ الظهر بالمدينة أربعًا -
أنس بن مالك ١٧٧٣
- صلى رسول الله ﷺ الظهر والعصر جميعًا -
عبدالله بن عباس ١٢١٠
- صلى رسول الله ﷺ الظهر يوم التروية - ابن
عباس ١٩١١
- صلى رسول الله ﷺ صلاة الصبح فلما
انصرف قام قائمًا - خريم بن فاتك ٣٥٩٩
- صلى رسول الله ﷺ على جنازة فقال: اللهم
اغفر لحينا - أبو هريرة ٣٢٠١
- صلى رسول الله ﷺ في حجته والناس
يأثمون - عائشة ١١٢٦
- صلى رسول الله ﷺ يوم الفتح خمس
صلوات بوضوء واحد - بريدة بن الحصيب . ١٧٢
- صلى عليّ الغداة ثم دخل الرحبة فدعا بماء -
عبدخير الهمداني ١١٢
- صلى لنا رسول الله ﷺ ركعتين ثم قام فلم
يجلس - عبدالله بن بحينة ١٠٣٤
- صلى الله عليك وعلى زوجك - جابر بن
عبدالله ١٥٣٣
- صلى النبي ﷺ على ابن الدحداح ونحن
شهود - جابر بن سمرة ٣١٧٨

- ٩٩٧ .. السلام عليكم ورحمة الله - وائل بن حجر ..
 - صليت وراء النبي ﷺ على امرأة ماتت في
 نفاسها - سمرة بن جندب ٣١٩٥
 - صلينا مع ابن عمر بالمزدلفة المغرب
 والعشاء - سعيد بن جبير وعبدالله بن مالك . ١٩٣٠
 - صُم إن شئت وأفطر إن شئت - عائشة ٢٤٠٢
 - صُم من كل شهر ثلاثة أيام - عبدالله بن
 عمرو ١٣٨٩
 - صُمتم يومكم هذا؟ - عبدالرحمن بن
 مسلمة، عن عمه ٢٤٤٧
 - الصُّور قرْنُ يَنْفَخُ فيه - عبدالله بن عمرو ٤٧٤٢
 - صيد البر لكم حلالٌ ما لم تصيدوه - جابر بن
 عبدالله ١٨٥١

ض

- ضالة الإبل المكنومة غرامتها - أبو هريرة ... ١٧١٨
 - ضحك رسول الله ﷺ فقال له أبو بكر أو عمر
 مرداس بن مالك الأسلمي ٥٢٣٤
 - ضِعْ هذه الآية في السورة التي يُذكر فيها كذا
 وكذا - ابن عباس ٧٨٦
 - ضِفْتُ النبي ﷺ ذات ليلة فأمر بجنب فشوي
 المغيرة بن شعبة ١٨٨
 - الضيافة ثلاثة أيام فما سوى ذلك فهو صدقة
 أبو هريرة ٣٧٤٩

ط

- طاف ذات يوم على نسائه يغتسل عند هذه
 وعند هذه - أبو رافع ٢١٩
 - طاف النبي ﷺ في حجة الوداع على راحلته
 جابر بن عبدالله ١٨٨٠
 - طفت مع عبدالله فلما جئنا دُبُر الكعبة -
 شعيب بن محمد ١٨٩٩
 - طلاق الأمة تطليقتان - عائشة ٢١٨٩
 - طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ - أبو ركانة وإخوته - أم

- صَلَّى النبي ﷺ في خوف الظُّهر، فصَفَّ
 بعضهم خلفه وبعضهم بإزاء العدو - أبو بكر
 الثقفي ١٢٤٨
 - صلي في الحجر إذا أردت دخول البيت -
 عائشة ٢٠٢٨
 - صليت إلى جنب ابن عمر فوضعت يدي على
 حاصرتي - زياد بن صبيح الحنفي ٩٠٣
 - صليتُ إلى جنب أبي فجعلت يدي بين رُكبتَي
 مصعب بن سعد ٨٦٧
 - صليت خلف رسول الله ﷺ فكان إذا
 انصرف انحرف - يزيد بن الأسود ٦١٤
 - صليت الركعتين قبل المغرب على عهد
 رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ١٢٨٢
 - صليتُ مع ابن عباس على جنازة فقرأ بفاتحة
 الكتاب - طلحة بن عبدالله بن عوف ٣١٩٨
 - صليت مع ابن عمر المغرب ثلاثاً - عبدالله
 ابن مالك ١٩٢٩
 - صليت مع أبي هريرة العتمة فقرأ ﴿إذا
 السماء انشقت﴾ فسجد - أبو رافع ١٤٠٨
 - صليت مع رسول الله ﷺ الظهر بالمدينة
 أربعاً - أنس بن مالك ١٢٠٢
 - صليت مع رسول الله ﷺ بمنى - حارثة بن
 وهب الخزاعي ١٩٦٥
 - صليت مع رسول الله ﷺ فعطس رجل من
 القوم - معاوية بن الحكم السلمي ٩٣٠
 - صليتُ مع رسول الله ﷺ فكان إذا كَبُرَ رفع
 يديه - وائل بن حُجْر ٧٢٣
 - صليت مع النبي ﷺ الصُّبح بمنى - يزيد بن
 الأسود ٥٧٦
 - صليت مع النبي ﷺ ركعتين ومع أبي بكر -
 عبدالله بن مسعود ١٩٦٠
 - صليت مع النبي ﷺ غير مرة ولا مرتين
 العبد بن غير أذان ولا إقامة - جابر بن سمرة
 صليت مع النبي ﷺ فكان يسلم عن يمينه

٢١٩٦	رُكَّانَة - ابن عباس
٢١٨٥	طلَّقَ عبدالله بن عمر امرأته - ابن عمر
١٣٤٢	طلقت امرأتي فأتيته المدينة لأبيع عقارًا كان لي بها - سعد بن هشام
٢٢٩٧	طلقت خالتي ثلاثًا فخرجت تجد نخلًا لها - جابر بن عبدالله
٧١	طُهور إناء أحدكم إذا ولغ فيه الكلْبُ - أبو هريرة
١٨٩٧	طوافك بالبيت وبين الصفا والمروة يكفيك - عائشة
١٨٨٢	طوفي من وراء الناس وأنت راكبة - أم سلمة
٣٩١٠	زوج النبي ﷺ
٣٩١٠	الطيرة شرك الطيرة شرك - عبدالله بن مسعود
ع	
٣٥٣٨	العائد في هبته كالعائد في قبته - عبدالله بن عباس
٣١٠٢	عادني رسول الله ﷺ من وجع كان بعيني - زيد بن أرقم
٢٩٣٦	العامل على الصدقة بالحق كالغازي في سبيل الله - رافع بن خديج
٢٦٧٧	عجب ربنا تعالى من قوم يقادون إلى الجنة - أبو هريرة
٢٥٣٦	عجب ربنا عز وجل من رجل غزا في سبيل الله - عبدالله بن مسعود
٤٥٩٣	العجماء جرحها جبارًا والمعدن جبارًا والبئر جبار - أبو هريرة
١٤٩	عدل رسول الله ﷺ وأنا معه في غزوة تبوك قبل الفجر - المغيرة بن شعبه
٣٣٦٦	العرايا أن يهب الرجل للرجل النخلات - محمد بن إسحاق المدني
٤٦١	عُرِضت عليَّ أجور أمتي حتى القذاة - أنس
١٧٠١	عرفها حولًا - أبي بن كعب
١٧٠٤	عرفها سنة ثم اعرف وكاءها، وعفاصها - زيد بن خالد الجهني
١٧٠٦	عرفها سنة فإن جاء باغيها فأدها إليه - زيد بن خالد الجهني
٣٣٦٥	العريّة الرجل يعري الرجل النخلة - عبد ربه ابن سعيد الأنصاري
٥٢	عَشْرُ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ - عائشة
٤٦٤٩	عشرة في الجنة: النبي ﷺ في الجنة وأبو بكر في الجنة - سعيد بن زيد
٥١٩٥	عشرون - عمران بن حصين
٤٥٦٥	عقل شبه العمد مغلظٌ مثل عقل العمد - عبدالله بن عمرو
٣٨٧٧	علام تدغرن أولادكن بهذا العلاق - أم قيس بنت محصن
٢٨٨٥	العلم ثلاثة وماسوى ذلك فهو فضل - عبدالله بن عمرو بن العاص
٣٤١٦	عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ وَالْكِتَابَ - عباد بن الصامت
٧٤٧	علّمنا رسول الله ﷺ الصلاة فكَبَّرَ ورفع يديه - عبدالله بن مسعود
٢١١٨	علّمنا رسول الله ﷺ خطبة الحاجة - عبدالله بن مسعود
١٤٢٥	علمني رسول الله ﷺ كلمات أقولهنَّ في الترتي - الحسن بن علي
٤٩٩٤	علَى رَسَلِكَمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُحِي؟ - أم المؤمنين صفية بنت حيي
٤٣٥٤	علَى عَمَلِنَا مِنْ أَرَادَهُ - أبو موسى الأشعري
٣٤٢	علَى كُلِّ مُحْتَلَمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ - حفصة
٤٥١٩	علَى كُلِّ مُسْلِمٍ - عبدالله بن عمرو بن العاص
٤٥٣٨	علَى الْمُقْتَلِينَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الْأَوَّلَ فَلَا أَوَّلَ - عائشة
٥٠٦٢	علَى مَكَانِكَمَا - علي بن أبي طالب
٣٥٦١	علَى الْيَدِ مَا أَخَذْتُ حَتَّى تُؤَدِيَ - سمرة بن جندب

جميعاً - عطاء بن أبي رباح ٧٢

غ

- غابت الشمس وأنا عند عبدالله بن عمر فسرنا
عبدالله بن دينار ٢١٧
- غارت أمكم - أنس بن مالك ٢٦٧
- غدا رسول الله ﷺ من منى حين صلى الصبح
ابن عمر ٢١٣
- غدونا مع رسول الله ﷺ من منى إلى عرفات
عبدالله بن عمر ٨١٦
- غربها - ابن عباس ٠٤٩
- الغرة: العبد أو الأمة - حجاج بن مالك
الأسلمي ٠٦٤
- الغزو غزوان - معاذ بن جبل ٥١٥
- غزوت مع رسول الله ﷺ ست أو سبع
غزوات - عبدالله بن أبي أوفى ٨١٢
- غزوت مع رسول الله ﷺ هوازن - سلمة
ابن الأكوع ٦٥٤
- غزوت مع رسول الله ﷺ وشهدت معه الفتح
- عمران بن حصين ١٢٢٩
- غزونا مع أبي بكر زمن رسول الله ﷺ فكان
شعارنا - سلمة بن الأكوع ٢٥٩٦
- غزونا مع رسول الله ﷺ الشام فكان يأتينا
أنياب - عبدالله بن أبي أوفى الأسلمي ٢٤٦٦
- غزونا مع عبدالرحمن بن خالد بن الوليد
فأتى بأربعة أعلاج - عبيد بن ثعلبي
الفسطيني ٢٦٨٧
- غزونا مع الوليد بن هشام ومعنا سالم بن
عبدالله - صالح بن محمد ٢٧١٤
- غزونا من المدينة نريد القسطنطينية - أسلم
أبو عمران التيجي ٢٥١٢
- غسل رأسه وغسل جسده - سعيد بن عبدالعزيز
- غسل رسول الله ﷺ علي والفضل وأسامة بن
زيد - عامر الشعبي ٣٢٠٩

- عليك بالصبر - أبو ذر الغفاري ٤٤٠٩
- عليك وعلى أهلك السلام - غالب بن
خطاف عن رجل ٥٢٣١
- عليكم بأسقية الأدم التي يلاث على
أفواهها - ابن عباس ٣٦٩٤
- عليكم بالأسود - جابر بن عبدالله ٢٨٤٦
- عليكم بالدلجة فإن الأرض تطوى بالليل -
أنس بن مالك ٢٥٧١
- عليكم بكل أشقر أغر محجل - أبو وهب
الجنشمي ٢٥٤٤
- عليكم بكل كُثْمَيْتٍ أغر مُحَجَّلٍ - أبو وهب
الجنشمي ٢٥٤٣
- عمران بيت المقدس خراب يثرب، وخراب
يثرب خروج الملحمة - معاذ بن جبل ٤٢٩٤
- العمري أن يقول الرجل للرجل هو لك
ماعشت - مجاهد بن جبر ٣٥٦٠
- العمري جائزة - أبو هريرة ٣٥٤٨
- العمري جائزة لأهلها والرقبي جائزة
لأهلها - جابر بن عبدالله ٣٥٥٨
- العمري لمن وهبت له - جابر بن عبدالله ٣٥٥٠
- عممني رسول الله ﷺ فسدلها بين يدي ومن
خلفي - عبدالرحمن بن عوف ٤٠٧٩
- عن الغلام شاتان مثلان، وعن الجارية
شاة - أم كرز الكعبية ٢٨٣٦
- عن الغلام شاتان مكافتتان وعن الجارية
شاة - أم كرز الكعبية ٢٨٣٤
- عهد إلينا رسول الله ﷺ أن نسك للزوجة -
حسين بن الحارث الجدلي ٢٣٣٨
- عهدة الرقيق ثلاثة أيام - عتبة بن عامر ٣٥٠٦
- العياقة زجر الطير والطرق الخط يخط في
الأرض - عوف ٣٩٠٨
- العياقة والظيرة والطرق من الجيت - قبيصة
ابن المخارق الهلالي ٣٩٠٧
- عيدان اجتماعا في يوم واحد، فجمعهما

- غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم -
 ٧٣١ أصابعه - أبو حميد الساعدي
 - فإذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا
 ٣٤١ أبو سعيد الخدري
 - غطوا بها رأسه واجعلوا على رجله شيئاً من
 ٧٣٢ قابضهما - أبو حميد الساعدي
 - فإذا قالوا ذلك فقولوا: الله أحد الله الصمد -
 ٣١٥٥ الإذخر - خباب بن الارت
 - غفرانك - عائشة ٣٠
 - الغلام الذي قتله الخضر طبع كافراً -
 ٤٧٢٢ أبو هريرة ٣٠
 - أبي بن كعب ٤٧٠٥
 - غلبنا عليك يا أبا الربيع! - جابر بن عتيك
 ٧٣١ اليسرى - أبو حميد الساعدي
 - فإذا قعد في الركعتين قعد على بطن قدمه
 - فإذا قعد في الركعتين قعد على بطن قدمه
 ٣١١١ الأنصاري
 - غيروا هذا بشيء واجتنبوا السواد -
 ٩٦٥ اليسرى - أبو حميد الساعدي
 - فإذا كان العام المقبل صمنا يوم التاسع -
 ٤٢٠٤ جابر بن عبد الله
- ف**
- فابدؤا قبل التسليم فقولوا: التحيات
 ١٥٧٣ الحول - علي بن أبي طالب
 - فإذا نسي أحدكم فليسجد سجدتين -
 ١٠٢١ عبد الله بن مسعود
 - فأذنوه ثلاثة أيام فإن بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه
 ٥٢٥٩ أبو سعيد الخدري
 - فاذهب فالتمس أزدًا حولاً - بريدة بن
 ٢٩٠٣ الحصيب
 - فاستمع - أبو هريرة ١٠٥٠
 - فأصلحي من نفسك، ثم خذي - امرأة من
 ٣١٣ بني غفار
 - فأعني على نفسك بكثرة السجود - ربيعة بن
 ١٣٢٠ كعب الأسلمي
 - فأقام جدي - عبد الله بن محمد ٥١٣
 - فاكتني بابتك عبد الله - عائشة ٤٩٧٠
 - فالتمسوه فلم يجدوه فاتخذ عثمان خاتماً
 ٤٢٢٠ ونقش فيه - ابن عمر
 - فإما لا فلا تبتاعوا الثمرة حتى يبدو صلاحه
 ٣٣٧٢ زيد بن ثابت
 - فأمر بماسير فأحمت فكحلهم وقطع أيديهم
 ٤٣٦٥ وأرجلهم وما حسمهم - أنس بن مالك
 - فإن جاءوك فاحكم بينهم أو أعرض
 ٤٥٩٨ فإذا رأيتم الذين يتبعون ما تشابه منه - عائشة
 - فإذا ركع أمكن كفيه من ركبتيه وفرج بين

- ١٧٥٧ - فَنَلَّكَ فَلَانْدُ بَدَنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي - عائشة
 - فَنَلَّكَ بَنَلَك، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ
 ٩٧٢ - فَقَوْلُوا: - حُطَّانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِي
 - فَتَنَّةٌ عَمِيَاءُ صَمَاءَ، عَلَيْهَا دَعَاءَةٌ عَلَى أَبْوَابِ
 ٤٢٤٦ - النَّارِ - حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ
 - فَتَوْضًا ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ رَجُلِيهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ -
 ١٢٥ - الْمَغِيرَةُ بْنُ فَرُوهَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ
 - فَتَوْضًا حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ -
 ٤٤٠ - أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِي
 - فَتَوْضًا كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ ثُمَّ تَشْهَدُ فَأَقِمُ ثُمَّ كَبِّرُ -
 ٨٦١ - رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ
 - فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا
 ٧١٧ - فَأَخَذَهُمَا - ابْنُ عَبَّاسٍ
 - فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ
 ٤٥٦٩ - الْقَاتِلَةِ وَغَرَةً لِمَا فِي بَطْنِهَا - الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ
 - فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُعْطِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَجَعَلَ
 ١١٤٤ - بِلَالٌ يَجْعَلُهُ فِي كِسَاثِهِ - ابْنُ عَبَّاسٍ
 - فَجَلَدَهُ مِرْوَانَ جُلْدَاتٍ وَخَلَى سَبِيلَهُ - مُحَمَّدٌ
 ٤٣٨٩ - ابْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَانَ
 - فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَنَ فَكَتَبَتْ أَتْبَعُ فَمَهْ هَهْنَا
 ٥٢٠ - وَهَهْنَا - وَلَمْ يَسْتَدِرْ - أَبُو جَحِيْفَةَ
 - فَدَّعَى الْيَوْمَ الثَّالِثَ فَلَمْ يَجِبْ - سَعِيدُ بْنُ
 ٣٧٤٦ - الْمَسِيبِ
 - فَذَرَأُ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ - أُمُ سَلْمَةَ
 ٥٧٨ - فَذَلِكَ لَهُ سَهْمٌ جَمْعٌ - أَبُو أَيُّوبُ الْأَنْصَارِيُّ ..
 - فَرَأَشُ لِلرَّجُلِ وَفَرَأَشُ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَأَشُ
 ٤١٤٢ - لِلضَّيْفِ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 - فَفَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةَ
 ١٦٠٩ - لِلصَّيَامِ - ابْنُ عَبَّاسٍ
 - فَفَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ
 ١٢٤٧ - ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا - ابْنُ عَبَّاسٍ
 - فَفُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ
 ١١٩٨ - وَالسَّفَرِ - عَائِشَةُ
 - فَالْفَرْعُ أَوَّلُ النَّتَاجِ - سَعِيدُ بْنُ الْمَسِيبِ ٢٨٣٢
- ٣٥٩٠ - ابْنُ عَبَّاسٍ
 - فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شِعَاعُ السَّيْفِ - أَبُو ذَرٍّ
 ٤٢٦١ - الْغِفَارِيُّ
 - فَإِنْ خَفْتُمْ نَشْرُوهَنَ فَاهْجُرُوهُنَ فِي الْمَضَاجِعِ
 ٢١٤٥ - أَبُو حُرَّةِ الرَّقَاشِي عَنْ عَمِّهِ
 - فَإِنْ الشَّيْطَانُ لَا يَفْتَحُ بَابًا غَلَقًا - جَابِرُ بْنُ
 ٣٧٣٢ - عَبْدِ اللَّهِ
 - فَإِنْ كَانَ قَضَاءُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ
 ٣٥٢٢ - أَسْوَةُ الْغُرَمَاءِ - أَبُو هُرَيْرَةَ
 - فَإِنْ كَانَ مَفْطَرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا
 ٣٧٣٧ - فُلَيْدِعُ - ابْنُ عَمْرِو
 - فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمَهُمُ بِالشُّنَّةِ -
 ٥٨٤ - أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ
 - فَإِنْ لَمْ تَأْتَوْهُ وَتَصَلُّوْا فِيهِ - مَيْمُونَةُ ٤٥٧
 - فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي شُئْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا فِي
 ٣٥٩٢ - كِتَابِ اللَّهِ؟ - مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ
 - فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً فَاهْرَبْ حَتَّى تَمُوتَ
 ٤٢٤٧ - حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ
 - فَإِنْ لَمْ يَبْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ - دَيْلَمُ الْحَمِيرِيِّ ٣٦٨٣
 - فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمُ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا -
 ١٢٩٨ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 - فَإِنَّهُ نَهَرَ وَعَدْنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ -
 ٧٨٤ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
 - فَإِنَّهَا تَغْرِبُ فِي عَيْنِ حَامِيَةٍ - أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ ٤٠٠٢
 - فَإِنِّي أَحْكُمُ بِمَا فِي التَّوْرَةِ فَأَمْرُ بِهِمَا فَرَجَمَا -
 ٤٤٥٠ - أَبُو هُرَيْرَةَ
 - فَإِنِّي أَنَامُ وَأُصَلِّي وَأُصُومُ وَأُفْطِرُ - عَائِشَةُ ١٣٦٩
 - فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ؟ يَا أَبَى اللَّهِ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ -
 ٤٦٦٠ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ
 - فَبِعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَلَبِهِمْ قَافَةً فَأَتَى بِهِمْ
 ٤٣٦٦ - فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
 - فَبَيْنَمَا هُوَ مُعْتَكِفٌ إِذْ كَبِرَ النَّاسُ فَقَالَ -
 ٢٤٧٥ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو
 - فَتَحَلَّفَ لَكُمْ يَهُودٌ؟ - سَهْلُ بْنُ أَبِي حِثْمَةَ ٤٥٢١

- فرغ يديه في أول مرة - علقمة عن عبدالله بن مسعود ٧٤٩
- فرَّق رسول الله ﷺ بين أخوي بني العجلان وقال - ابن عمر ٢٢٥٨
- فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلائس - محمد بن ركانة ٤٠٧٨
- فروح الله تأتي بالرحمة وتأتي بالعذاب - أبو هريرة ٥٠٩٧
- فسألت بلالاً حين خرج ماذا صنع رسول الله ﷺ - عبدالله بن عمر ٢٠٢٣
- فسجد فانتصب على كفيه وركبته - عباس ابن سهل الساعدي ٩٦٦
- فصنع لعثمان طعاماً فيه من الحجل واليعاقب - الحارث خليفة عثمان ١٨٤٩
- الفطرة خمس، أو خمس من الفطرة - أبو هريرة ٤١٩٨
- فظنَّ أنه لم يسمع النساء، فمضى إليهن وبلالٌ معه - ابن عباس ١١٤٣
- فظننا أنه يريد بذلك أن يدرك الناس الركعة الأولى - أبو قتادة ٨٠٠
- فغسل مغابنه وتوضأ وضوءاً للصلاة ثم صلى - عمرو بن العاص ٣٣٥
- فقال رجل يارسول الله أصلي معهم قال: نعم إن شئت - عباد بن الصامت ٤٣٣
- فقام رسول الله ﷺ فاستقبل القبلة - فكبر فرغ يديه - وائل بن حجر ٧٢٦
- فقام رسول الله ﷺ فاستقبل القبلة، فكبر فرغ يديه - وائل بن حجر ٩٥٧
- فقُبض رسول الله ﷺ ولم يُبين لنا أنها منها - ابن عباس ٧٨٧
- فقد عتق منه ماعتق - ابن عمر ٣٩٤١
- فقد قضيت صلاتك - عبدالله بن مسعود ٩٧٠
- فقدنا ابن صياد يوم الحرة - جابر بن عبدالله ٤٣٣٢
- فكان في يده حتى قبض، وفي يد أبي بكر حتى قبض - أنس بن مالك ٤٢١٥
- فكانت تغسل لكل صلاة - عائشة ٢٨٩
- فكبر نبي الله ﷺ فكبر الصَّفان جميعاً - عبدالله بن مسعود ١٢٤٥
- فكشفوا عاني فوجدوها لم تثبت فجعلوني في السي - عطية القرظي ٤٤٠٥
- ﴿فكلوا مما ذكر اسم الله عليه﴾ - ابن عباس ٢٨١٧
- فكنت أؤمهم في ردة موصلة فيها فتق - عمرو بن سلمة ٥٨٦
- فلا إذا - جابر بن عبدالله ٣٦٩٩
- فلا، وأنا أقول مالي ينازعني القرآن - عبادة ابن الصامت ٨٢٤
- فلتترك الصلاة قدر ذلك، ثم إذا حضرت - أم سلمة ٢٧٧
- فلتخدمهم حتى يستغنوا فإذا استغنوا فليعتقوها - معاوية بن سويد بن مقرن ٥١٦٧
- فلعلك قبلتها؟ - جابر بن سمرة ٤٤٢٢
- فلعلكم تفترقون - وحشي بن حرب عن أبيه عن جده ٣٧٦٤
- فلم يفعل أحدكم؟ - أبو سعيد الخدري ٢١٧٠
- فلم ينزل حتى ضرب عنقه وما استتابه - أبو موسى الأشعري ٤٣٥٧
- فلما رفع رأسه من الركعة الثانية قام هُنية - محمد بن سيرين عن رجل من الصحابة ١٤٤٦
- فلما سجد وقعتا رُكبتاه إلى الأرض قبل أن تقعا كَفَاه - وائل بن حجر ٧٣٦
- فلما سجد وقعتا رُكبتاه إلى الأرض - وائل ابن حجر ٨٣٩
- فلما قدمنا المدينة جاءني نسوة وأنا أَلعب على أرجوحة - عائشة ٤٩٣٥
- فليؤذنه ثلاثاً فإذا بدا له بعد، فليقتله فإنه شيطان - أبو سعيد الخدري ٥٢٥٨
- فليسجد سجدين قبل أن يسلم ثم ليسلم - أبو هريرة ١٠٣٢

٤٤٧١	- فليضربها، كتاب الله - أبو هريرة	٤٤٧١	- في الإنسان ثلاثمائة وستون مفصلاً - بريدة
٤٤٧٢	- فليعمد إلى سيفه فليضرب به حذاه على حرّة -	٤٤٧٢	- ابن الحصيب الأسلمي
٤٤٧٣	- أبو بكره الثقفي	٤٤٧٣	- في أول ضربة سبعون حسنة - أبو هريرة
٤٤٧٤	- فما أردت إلى ذلك؟ - جابر بن عبدالله	٤٤٧٤	- في الجرس مزار الشيطان - أبو هريرة
٤٤٧٥	- فما أول ما ارتخصتم أمر الله - أبو هريرة	٤٤٧٥	- في الخطأ أربعاً خمسون وعشرون حقّة،
٤٤٧٦	- فما منعك أن تدخل مع الناس في صلاتهم؟	٤٤٧٦	- وخمسون وعشرون جذعة - علي بن أبي طالب
٤٤٧٧	- يزيد بن عامر	٤٤٧٧	- في دية الخطأ عشرون حقّة وعشرون جذعة -
٤٤٧٨	- فما نلتما من عرض أخيكما أنّما أشد من أكل	٤٤٧٨	- عبدالله بن مسعود
٤٤٧٩	- منه - أبو هريرة	٤٤٧٩	- في رجل تزوج امرأة فمات عنها - عبدالله بن
٤٤٨٠	- فما يمنعكما أن ترحموا؟ - جابر بن	٤٤٨٠	- مسعود
٤٤٨١	- عبدالله	٤٤٨١	- في الرّكاز الخمس - أبو هريرة
٤٤٨٢	- فمضمض واستنشق من كف واحدة - عبدالله	٤٤٨٢	- في شبه العمدة ثلاثاً ثلاثاً وثلاثون حقّة -
٤٤٨٣	- ابن زيد بن عاصم	٤٤٨٣	- علي بن أبي طالب
٤٤٨٤	- فمن كره فقد برى ومن أنكر فقد سلم -	٤٤٨٤	- في كل سائمة إبل في أربعين بنت لبون -
٤٤٨٥	- أم سلمة	٤٤٨٥	- معاوية بن حيدة
٤٤٨٦	- فموايليك يعطونك ديتهم؟ - وائل بن حجر	٤٤٨٦	- في كلّ صلاة يقرأ، فما أسمعنا رسول الله
٤٤٨٧	- فتؤمر بقضاء الصّوم ولا تؤمر بقضاء الصّلاة	٤٤٨٧	- أبو هريرة
٤٤٨٨	- عائشة	٤٤٨٨	- في المغلظة أربعون جذعة خلفه وثلاثون
٤٤٨٩	- فهبه له ولك كذا وكذا - سمرة بن جندب	٤٤٨٩	- حقّة - عثمان بن عفان وزيد بن ثابت
٤٤٩٠	- فهل لك إلى ما هو خير منه؟ - عائشة	٤٤٩٠	- في المواضع خمس - عبدالله بن عمرو
٤٤٩١	- فهلا تركتموه وجتتموني به - جابر بن عبدالله	٤٤٩١	- فيحلفون لكم - سهل بن أبي حشمة
٤٤٩٢	- فهلا قلت: خذها مني وأنا الغلام الأنصاري	٤٤٩٢	- فيما الرملان اليوم والكشف عن المناكب؟
٤٤٩٣	- أبو عقبة الفارسي	٤٤٩٣	- عمر بن الخطاب
٤٤٩٤	- فهلا كان هذا قبل أن تأتيني به - صفوان بن	٤٤٩٤	- فيما سقت الأنهار والعيون العشر - جابر بن
٤٤٩٥	- أمية	٤٤٩٥	- عبدالله
٤٤٩٦	- فهن لهم، ولمن أتى عليهن - عبدالله بن	٤٤٩٦	- فيما سقت السماء والأنهار والعيون -
٤٤٩٧	- عباس	٤٤٩٧	- عبدالله بن عمر
٤٤٩٨	- فوالله! لنزل رسول الله ﷺ إلى الصّبح	٤٤٩٨	- فينا نزلت هذه الآية في بني سلمة «ولا
٤٤٩٩	- فأناخ - امرأة من بني غفار	٤٤٩٩	- تباذروا بالألقاب» - أبو جبير بن الصّحاح
٤٥٠٠	- في أربعين يوماً - عبدالله بن عمرو	٤٥٠٠	- فيهم رجلٌ مودن اليد أو مخدج اليد - علي
٤٥٠١	- في الأسنان خمس - عبدالله بن عمرو	٤٥٠١	- ابن أبي طالب
٤٥٠٢	- ابن العاص	٤٥٠٢	- فيها خُبٌّ - بكر بن عبدالله
٤٥٠٣	- في الأصابع عشرٌ عشرٌ - عبدالله بن عمرو بن	٤٥٠٣	
٤٥٠٤	- العاص	٤٥٠٤	

ق

- لي رسول الله ﷺ - جابر بن عبدالله ٣٥٤٥
- قالت : والحیض یکن خلف الناس - أم عطية ١١٣٨
- قام رسول الله ﷺ إلى الصلاة وقمنا معه -
- أبو هريرة ٨٨٢
- قام رسول الله ﷺ خطيباً فأمر بصدقة الفطر -
- ثعلبة بن أبي صعیر ١٦٢٠
- قام فصلى ركعتين ركعتين حتى صلى ثمانی
- ركعات - ابن عباس ١٣٥٨
- قام فینا رسول الله ﷺ قائماً فما ترك شيئاً
- یكون في مقامه ذلك - حذيفة بن الیمان ٤٢٤٠
- قام المسلمون فغضبوا بأکفهم التراب ولم
- یقضوا - عمار بن یاسر ٣١٩
- قبور أصحابنا - طلحة بن عبيدالله ٢٠٤٣
- قُتل رجلٌ على عهد النبي ﷺ فرفع ذلك إلى
- النبي ﷺ - أبو هريرة ٤٤٩٨
- قتلها کلهم في النار - ابن مسعود ٤٢٥٨
- قتلوه قتلهم الله ألا سألوا إذ لم یعلموا فإنما
- شفاء العی السؤل - جابر بن عبدالله ٣٣٦
- قد أبی أن یشهد لك فتحلف مع شاهدك
- الأخر - الزبیب بن ثعلبة بن عمرو التميمي .. ٣٦١٢
- قد اجتمع في يومكم هذا عیدان - أبو هريرة .. ١٠٧٣
- قد أجرتنا من أجرت وأماناً من أمنت - أم هانئ
- بنت أبي طالب ٢٧٦٣
- قد أذاك هوأم رأسك؟ - كعب بن عُجرة ١٨٥٦
- قد أصبَّتم أو قد أحسَّتم - المغيرة بن شُعبة .. ١٤٩
- قد أنزل فيك وفي صاحبك قرآنٌ - سهل بن
- سعد الساعدي ٢٢٤٥
- قد جاءكم أهل الیمن وهم أول من جاء
- بالمصافحة - أنس بن مالك ٥٢١٣
- قد جیء بها إلى رسول الله ﷺ وأنا جالس
- فلم یأكلها ولم ینه - عبدالله بن عمرو ٣٧٩٢
- قد حلت من حجك وعمرتک جميعاً - جابر
- ابن عبدالله ١٧٨٥
- قد رأیت الذي صنعتم فلم یمنعني من

- قاتل الله اليهود اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد
- أبو هريرة ٣٢٢٧
- قاتلهم الله، والله! لقد علموا ما استقسما
- بها قط - ابن عباس ٢٠٢٧
- قال أبو ذر یارسول الله! ذهب أصحاب
- الثَّور بالآجور - أبو هريرة ١٥٠٤
- قال الله تعالى : أنا الرحمن - عبدالرحمن بن
- عوف ١٦٩٤
- قال الله تعالى : الکبرياء ردائي والعظمة
- إزاري - أبو هريرة ٤٠٩٠
- قال الله عز وجل : إني فرضت على أمتك
- خمس صلوات - أبو قتادة بن ربعي ٤٢٩
- قال الله عز وجل : قسمت الصلاة بيني وبين
- عبدی نصفین - أبو هريرة ٨٢١
- قال الله ليني إسرائيل : - ادخلوا الباب
- سُجداً وقولوا حطة - أبو سعيد الخدري ٤٠٠٦
- قال صليت خمساً - عبدالله بن مسعود ١٠١٩
- قال عبدالله في شبه العمد : خمسٌ وعشرون
- حقة - علقمة والأسود ٤٥٥٣
- قال عليّ فما تركتھن منذ سمعتھن من رسول
- الله ﷺ إلا ليلة صفین - علي بن أبي طالب .. ٥٠٦٤
- قال عليّ لا بن أعبد! ألا أحدثك عني وعن
- فاطمة بنت رسول الله - أبو الورد بن ثمامة .. ٥٠٦٣
- قال : كان النبي ﷺ یعجبه الذراع - عبدالله بن
- مسعود ٣٧٨١
- قال لي أبي : یا بني! لو رأیتنا ونحن مع
- رسول الله ﷺ وقد أصابتنا السماء - أبو بردة
- ابن أبي موسى الأشعري ٤٠٣٣
- قال لي الحسن : ما أنا بعائد إلى شيء منه
- أبداً - أيوب السخيتاني ٤٦٢٥
- قال ناسٌ : یا رسول الله! أنرى ربنا عز وجل
- یوم القيامة؟ - أبو هريرة ٤٧٣٠
- قالت امرأة بشیر : انحل ابني غلامك وأشهد

- ١٣٧٣ الخروج إليكم - عائشة زوج النبي ﷺ
 - قد شكك الناس في كل شيء حتى في
 الصلاة - جابر بن سمرة ٨٠٣
 - قد شهد بدرًا وما يدريك - علي بن أبي
 طالب ٢٦٥٠
 - قد عرفت أن بعضكم خالجنها - عمران بن
 حصين ٨٢٨
 - قد عفوت عن الخيل والرقيق - علي بن أبي
 طالب ١٥٧٤
 - قد غفر له، قد غفر له - محجن بن الأدرع ... ٩٨٥
 - قد كان رخص للنساء في الخفين فترك ذلك -
 عائشة ١٨٣١
 - قد كان من قبلكم يؤخذ الرجل فيحفر له -
 خباب بن الارت ٢٦٤٩
 - قد كان يُصينا الحُبض على عهد رسول الله
 ﷺ - أم سلمة ٣٥٩
 - قد كان يكون لإحدانا الدرع فيه تحيض وفيه
 تصيبها الجنابة - عائشة ٣٦٤
 - قد كنت أنهاك عن حب يهود - أسامة بن زيد
 - قد نحررت ههنا ومنى كلها منحرة - جابر بن
 عبدالله ١٩٠٧
 - قد وجب أجرك ورجعت إليك في الميراث -
 بريدة بن الحصيب الأسلمي ٢٨٧٧
 - قد وجب أجرك ورجعت إليك في الميراث
 بريدة بن الحصيب الأسلمي ٣٣٠٩
 - قد وجب أجرك ورجعت إليك في الميراث
 بريدة بن الحصيب ١٦٥٦
 - القدرة مجوس هذه الأمة إن مرضوا فلا
 تعودوهم - ابن عمر ٤٦٩١
 - قُدم بالأسارى حين قُدم بهم وسودة بنت
 زمعة عند آل عفرأ في مناخهم - يحيى بن
 عبدالله ٢٦٨٠
 - قديم بي عمي المدينة في الجاهلية فباعني من
 الحباب بن عمرو - سلامة بنت معقل امرأة
- ٣٩٥٣ من خارجة قيس عيلان
 - قدم رسول الله ﷺ مكة وقد وهتهم حُمى
 يثرب - ابن عباس ١٨٨٦
 - قدم رسول الله ﷺ من غزوة تبوك أو خير
 وفي سهوها ستر - عائشة ٤٩٣٢
 - قدم عليّ معاذ وأنا باليمن، ورجل كان
 يهوديًا فأسلم - أبو موسى الأشعري ٤٣٥٥
 - قدم علينا الحسن مكة، فكلمني فقهاه أهل
 مكة - حميد بن أبي حميد الطويل ٤٦١٨
 - قديم النبي ﷺ إلى مكة وله أربع غداثر -
 أم هانئ ٤١٩١
 - قديم وفد الجن على النبي ﷺ - عبدالله بن
 مسعود ٣٩
 - قدمت الرقة فقال لي بعض أصحابي - هلال
 ابن يساف ٩٤٨
 - قدمت على النبي ﷺ حلية من عند النجاشي
 أهذا لها - عائشة ٤٢٣٥
 - قدمت المدينة فدخلت على عائشة فقلت
 أخبريني عن صلاة رسول الله ﷺ - سعد بن
 هشام ١٣٥٢
 - قدمت المدينة ورسول الله ﷺ بخير -
 أبو هريرة ٢٧٢٤
 - قدمنا خير فلما فتح الله تعالى الحصن -
 أنس بن مالك ٢٩٩٥
 - قدمنا رسول الله ﷺ ليلة المزدلفة - ابن عباس
 - قدمنا على رسول الله ﷺ المدينة، فكان
 يؤخر العصر - علي بن شيبان ٤٠٨
 - قدمنا فوافقتنا رسول الله ﷺ حين افتتح
 خير - أبو موسى الأشعري ٢٧٢٥
 - قراءة رسول الله ﷺ بسم الله الرحمن
 الرحيم - أم سلمة ٤٠٠١
 - قراءة النبي ﷺ: بلى قد جاءتك آياتي فكذبت
 بها - أم سلمة ٣٩٩٠
 - قرأت جزءًا من القرآن؟ - نافع بن جبير بن

قطع رسول الله ﷺ يد رجل في مجن قيمته	١٣٩٢	مطعم
٤٣٨٧ دينار - ابن عباس		قرأت على رسول الله ﷺ النجم فلم يسجد
..... قطع صلاتنا قطع الله أثره - يزيد بن نمران	١٤٠٤	فيها - زيد بن ثابت
٧٠٦ عن رجل		قرأت عند عبدالله بن عمر فقال: ﴿والله
٤٨٠٥ قطعت عنق صاحبك - أبو بكره الثقفي		الذي خلقكم من ضعف﴾ - عطية بن سعد
٢٤٨٧ قفلة كغزوة - عبدالله بن عمرو	٣٩٧٨	العوفي
..... قفوا على مشاعركم - ابن مربع الأنصاري ..		قرأها رسول الله ﷺ - والعين بالعين - أنس
١٩١٩ قل سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله	٣٩٧٦	ابن مالك
..... أكبر - عبدالله بن أبي أوفى		قربت للنبي ﷺ خبزاً ولحماً فأكل ثم دعا
..... قل: ﴿قل هو الله أحد﴾ والمعوذتين، حين	١٩١	بوضوء - جابر بن عبدالله
٥٠٨٢ تسمي وحين تُصبح - عبدالله بن خبيب		قرّ في بيتك، فإن الله عز وجل يرزقك
..... قل كما يقولون فإذا انتهيت فسل تعطه -	٥٩١	الشهادة - أم ورقة بنت نوفل
٥٢٤ عبدالله بن عمرو		قسم رسول الله ﷺ أقية ولم يعط مخرمة
..... قل: الله ما أخذ وما أعطى وكل شيء عنده	٤٠٢٨	شيئاً - المسور بن مخرمة
..... إلى أجل - أسامة بن زيد		قسم رسول الله ﷺ خير نصفين - سهل بن
٣١٢٥ قل: اللهم إني أعوذ بك من شر سمعي،	٣٠١٠	أبي حثمة
..... ومن شربصري - شكل بن حميد		قسم رسول الله ﷺ في أصحابه ضحايا -
..... قل: اللهم! اهدني وسدّني واذكر بالهداية	٢٧٩٨	زيد بن خالد الجهني
٤٢٢٥ هداية الطريق - علي بن أبي طالب		قسمت خير علي أهل الحديبية - مجمع بن
..... قل: اللهم! فاطر السماوات والأرض عالم	٣٠١٥	جارية الأنصاري
٥٠٦٧ الغيب والشهادة - أبو هريرة		قصرت عن النبي ﷺ بمشقص على المروة -
..... قل ما كان رسول الله ﷺ يخرج في سفر إلا	١٨٠٢	معاوية بن أبي سفيان
٢٦٠٥ يوم الخميس - كعب بن مالك		القضاة ثلاثة: واحد في الجنة واثنان في
..... قلت لأبي: أي الناس خير بعد رسول الله	٣٥٧٣	النار - بريدة بن الحصيب
٤٦٢٩ ﷺ - محمد ابن الحنفية		قضى رسول الله ﷺ أن الخصمين يقعدان
..... قلت لأبي بن كعب: أخبرني عن ليلة القدر يا	٣٥٨٨	بين يدي الحكم - عبدالله بن الزبير
١٣٧٨ أبا المنذر! - زر بن حبیش		قضى رسول الله ﷺ في الجنين بغرة عبد أو
٣٦٥٠ قلت لأبي عمرو: ما يكتبوه؟ - الوليد بن مسلم	٤٥٧٩	أمة أو فرس أو بغل - أبو هريرة
..... قلت لعائشة: أكان رسول الله ﷺ يصوم من		قضى رسول الله ﷺ في دية المكاتب يقتل
٢٤٥٣ كل شهر ثلاثة أيام؟ - معاذا	٤٥٨١	يؤذي ما أدى من مكاتبه دية الحرّ - ابن عباس
..... قلت لعائشة: بأي شيء كان يبدأ رسول الله		قضى رسول الله ﷺ في العين القائمة السادة
٥٨ ﷺ إذا دخل بيته - شريح بن هانء	٤٥٦٧	لمكانها بثلاث الدية - عبدالله بن عمرو
..... قلت لعائشة متى كان يوتر رسول الله ﷺ؟ -		قضى عمر في شبه العمدة ثلاثين حقّة وثلاثين
١٤٣٥ مسروق	٤٥٥٠	جذعة - مجاهد

- قلت لعبدالله بن عباس: يا أبا العباس! -
 سعيد بن جبیر ١٧٧٠
 - قلت لعلی أخبرنا عن مسيرك هذا أعهد عهدہ
 إليك رسول الله ﷺ أم رأي رأيته؟ - قيس بن
 عباد ٤٦٦٦
 - قلت لعمر بن الخطاب: كيف صنع رسول
 الله ﷺ - عبدالرحمن بن صفوان ٢٠٢٦
 - قلت للحسن ما أنتم عليه بفاتين - خالد
 الحذاء ٤٦١٦
 - قلت للحسن: يا أبا سعيد! أخبرني عن آدم
 اللسماء خلق أم للأرض - خالد الحذاء ٤٦١٤
 - قلت: يا رسول الله إني أسلمت وتحتي
 أختان - فيروز الدلمي ٢٢٤٣
 - قلت: يا رسول الله! جارية لي صككتها
 صكة - معاوية بن الحكم السلمي ٣٢٨٢
 - قلنا لابن عباس في الإقعاء على القدمين في
 الشجود - طاوس ٨٤٥
 - قلنا لأنس يعني ابن مالك: أي اللباس كان
 أحب إلى النبي ﷺ - قتادة ٤٠٦٠
 - قُم - أو: اذهب - بش الخطيب أنت -
 عدي بن حاتم ١٠٩٩
 - قُم فاقضه - كعب بن مالك ٣٥٩٥
 - قُم يا بلال! فأرحنا بالصلاة - عبدالله بن
 محمد ابن الحنفية عن رجل من الأنصار ٤٩٨٦
 - قُم يا حمزة! قُم يا علي! قُم يا عبدة بن
 الحارث - علي بن أبي طالب ٢٦٦٥
 - قنت رسول الله ﷺ شهرًا متتابعًا في الظهر
 والعصر - عبدالله بن عباس ١٤٤٣
 - قنت رسول الله ﷺ في صلاة العتمة شهرًا -
 أبو هريرة ١٤٤٢
 - قولوا: اللهم صل على محمد النبي الأمي -
 أبو مسعود عقبة بن عمرو ٩٨١
 - قولوا: اللهم صل على محمد وأزواجه
 وذريته - أبو حميد الساعدي ٩٧٩
- قولوا: اللهم صل على محمد وآل محمد -
 كعب بن عجرة ١٧٦
 - قولوا وعليكم - أنس بن مالك ٥٢٠٧
 - قولي حين تصبحين سبحان الله ويحمده، لا
 قوة إلا بالله - عبد الحميد عن أمه ٥٠٧٥
 - قولي: لبيك! اللهم لبيك! - ضباعة بنت
 الزبير ١٧٧٦
 - قوموا إلى سيدكم - أبو سعيد الخدري ٥٢١٦
 - قوموا فلاصلي لكم - أنس بن مالك ٦١٢
 - قيل لعائشة: إن امرأة تلبس النعل فقالت: -
 ابن أبي مليكة ٤٠٩٩
 - قيل لعبدالله: إن أناسًا يقرؤون هذه الآية: -
 وقالت هيئ لك - أبو وائل الأسدي شقيق
 ابن سلمة ٤٠٠٥

ك

- كان ابن عمر يطيل الصلاة قبل الجمعة
 ويصلي بعدها ركعتين في بيته - نافع مولى
 ابن عمر ١١٢٨
 - كان أبو ذر يقول: من قال حين يصبح اللهم!
 ما خلقت من حلف - القاسم بن محمد ٥٠٨٧
 - كان أبو هريرة يحدث أن رجلًا أتى إلى
 رسول الله ﷺ فقال: اعبرها - أبو هريرة ٤٦٣٢
 - كان أبيض مليحًا، إذا مشى كأنما يهوي في
 صوب - أبو الطفيل عامر بن واثلة ٤٨٦٤
 - كان أحب الثياب إلى رسول الله ﷺ القميص
 - أم سلمة ٤٠٢٥
 - كان أحب الشهور إلى رسول الله ﷺ أن
 يصومه - عائشة ٢٤٣١
 - كان أحب الطعام إلى رسول الله ﷺ الثريد
 من الخبز - ابن عباس ٣٧٨٣
 - كان أحب العراق إلى رسول الله ﷺ الشاة
 - عبدالله بن مسعود ٣٧٨٠
 - كان أحدنا يكلم الرجل إلى جنبه في

الصلوة، فنزلت ﴿وقوموا لله قانتين﴾ - زيد	ابن أرقم ٩٤٩
كان آخرُ الأمرين من رسول الله ﷺ ترك	الوضوء - جابر بن عبد الله ١٩٢
كان إذا اغتسل من الجنابة يُفْرغُ بيده اليمنى -	شعبة ٢٤٦
كان إذا سمع المؤذن يتشهد قال: وأنا وأنا -	عائشة ٥٢٦
كان إذا قام بالليل كبر ويقول - عائشة ٧٦٨	كان إذا كان بمكة فصلى الجمعة تقدّم فصلى
ركعتين - ابن عمر ١١٣٠	كان أصحاب رسول الله ﷺ ينتظرون العشاء
الآخرة حتى تخفق رؤوسهم - أنس بن مالك	كان أصحاب النبي ﷺ يكرهون الصوت عند
القتال - قيس بن عباد ٢٦٥٦	كان أكثر دعوة يدعو بها: اللهم ربنا آتنا في
الدنيا حسنة - أنس بن مالك الأنصاري ١٥١٩	كان أهل الجاهلية لا يفيضون حتى - عمر بن
الخطاب ١٩٣٨	كان أهل الجاهلية يأكلون أشياء ويتركون
أشياء تقدّرًا - ابن عباس ٣٨٠٠	كان أهل الكتاب - يعني يسدلون أشعارهم -
وكان المشركون يفرقون رؤوسهم - ابن عباس	كان أهل اليمن أو ناس من أهل اليمن
يحجون ولا يتزودون - عبد الله بن عباس ١٧٣٠	كان أول من قال في القدر بالبصرة معبدٌ
الجهني - يحيى بن يعمر البصري ٤٦٩٥	كان بلال يؤذن ثم يمهل - جابر بن سمرة ٥٣٧
كان بيتي من أطول بيت حول المسجد فكان	بلال يؤذن عليه الفجر - امرأة من بني النجار
كان بين منبر رسول الله ﷺ وبين الحائط	كفدر ممر الشاة - سلمة بن الأكوع ١٠٨٢
كان بيني وبين رجل من اليهود أرضٌ	فجحدني - الأشعث بن قيس ٣٦٢١
فجحدني - الأشعث بن قيس ٣٦٢١	
كان حذيفة بالمدائن فكان يذكر أشياء قالها	رسول الله ﷺ لأناس من أصحابه في
الغضب - عمرو بن أبي قرة ٤٦٥٩	كان الحسن يقرأ في الظهر والعصر إمامًا أو
خلف إمام بفاتحة الكتاب - حميد بن أبي	حميد الطويل ٨٣٤
كان الحسن يقول: لأن يسقط من السماء	إلى الأرض - حميد بن أبي حميد الطويل ... ٤٦١٧
كان خاتم النبي ﷺ من حديد، ملوئٌ عليه	فضة - المعقيب الدوسي ٤٢٢٤
كان خاتم النبي ﷺ من فضة كله فضة منه -	أنس بن مالك ٤٢١٧
كان خاتم النبي ﷺ من ورق فضة حبشي -	أنس بن مالك ٤٢١٦
كان الرجال والنساء يتوضئون في زمان	رسول الله ﷺ - ابن عمر ٧٩
كان رجل - لا تخطئه صلاة في المسجد -	أبي بن كعب ٥٥٧
كان الرجل إذا صام فنام لم يأكل إلى مثلها -	البراء بن عازب ٢٣١٤
كان رجلٌ يصلي فوق بيته وكان إذا قرأ:	﴿أليس ذلك بقادر﴾ - موسى بن أبي عائشة
كان رجلان في بني إسرائيل متواخيين -	أبو هريرة ٤٩٠١
كان رسول الله ﷺ إذا أتى باب قوم لم	يستقبل الباب من تلقاء وجهه - عبد الله بن
بسر ٥١٨٦	كان رسول الله ﷺ إذا أدهضت الشمس
صلى الظهر - جابر بن سمرة ٨٠٦	كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يعتكف -
عائشة ٢٤٦٤	كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يغتسل من
الجنابة بدأ بكفيه - عائشة ٢٤٣	كان رسول الله ﷺ إذا أراد سفرًا أقرع بين

٢٩٩٣	قتادة بن دعامة السدوسي	٢١٣٨	نسائه - عائشة
	- كان رسول الله ﷺ إذا غلب على قوم أقام		- كان رسول الله ﷺ إذا ارتحل قبل أن تزيغ
٢٦٩٥	بالعرصة ثلاثاً - أبو طلحة	١٢١٨	الشمس آخر الظهر - أنس بن مالك
	- كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة رفع		- كان رسول الله ﷺ إذا اعتكف يُدني إليّ رأسه
٧٢٢	يديه - عبدالله بن عمر	٢٤٦٧	عائشة
	- كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة يرفع		- كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل من الجنابة دعا
٧٣٠	يديه حتى - أبو حميد الساعدي	٢٤٠	بشيء - عائشة
	- كان رسول الله ﷺ إذا قام في الركعتين كَبَّر		- كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل من الجنابة -
٧٤٣	ورفع يديه - ابن عمر	٢٤٢	عائشة
	- كان رسول الله ﷺ إذا قرأ ولا الضالين قال:		- كان رسول الله ﷺ إذا بال يتوضأ ويتنضح -
٩٣٢	أمين - وائل بن حجر	١٦٦	شفيان بن الحكم الثقفي
	- كان رسول الله ﷺ إذا قضى صلاته من آخر		- كان رسول الله ﷺ إذا تلا ﴿غير
١٢٦٢	الليل نظر - عائشة		المغضوب عليهم ولا الضالين﴾ قال:
	- كان رسول الله ﷺ إذا قعد في الصلاة جعل	٩٣٤	«آمين» - أبو هريرة
	قدمه اليسرى تحت فخذة اليمنى - عبدالله بن		- كان رسول الله ﷺ إذا جلس وجلسنا حوله -
٩٨٨	الزبير	٤٨٥٤	أبو الدرداء الأنصاري
	- كان رسول الله ﷺ إذا كَبَّر للصلاة جعل يديه		- كان رسول الله ﷺ إذا جلس يتحدث يكثر أن
٧٣٨	حذو منكبيه - أبو هريرة	٤٨٣٧	يرفع طرفه إلى السماء - عبدالله بن سلام
	- كان رسول الله ﷺ إذا نزل منزلاً لم يرتحل		- كان رسول الله ﷺ إذا خرج مسيرة ثلاثة
١٢٠٥	حتى يُصلي الظهر - أنس بن مالك	١٢٠١	أميال - أنس بن مالك
	- كان رسول الله ﷺ حين تقام الصلاة في		- كان رسول الله ﷺ إذا دخل الخلاء - أنس
٥٤٥	المسجد - سالم أبو النضر	٤	ابن مالك
	- كان رسول الله ﷺ لا يدع أن يستلم الرُّكن -		- كان رسول الله ﷺ إذا دخل في الصلاة رفع
١٨٧٦	ابن عمر	٧٥٣	يديه مئداً - أبو هريرة
	- كان رسول الله ﷺ لا يُصلي في شُعرنا أو		- كان رسول الله ﷺ إذا سافر كان آخر عهده
٦٤٥	لحفنا - عائشة		بإنسان من أهله فاطمة - ثوبان مولى رسول
	- كان رسول الله ﷺ لا يصلي في شُعرنا -	٤٢١٣	الله ﷺ
٣٦٧	عائشة		- كان رسول الله ﷺ إذا سلم في الوتر - أبي بن
	- كان رسول الله ﷺ لا يبطل الموعظة يوم	١٤٣٠	كعب
١١٠٧	الجمعة - جابر بن سمرة السَّوَّاني		- كان رسول الله ﷺ إذا سلم مكث قليلاً -
	- كان رسول الله ﷺ له شعرٌ يبلغ شحمة أذنيه -	١٠٤٠	أم سلمة
٤٠٧٢	البراء بن عازب		- كان رسول الله ﷺ إذا عطس وضع يده أو
	- كان رسول الله ﷺ معتكفاً فأتته أزوره ليلاً -	٥٠٢٩	ثوبه على فيه - أبو هريرة
٢٤٧٠	صفية		- كان رسول الله ﷺ إذا غزا كان له سهمٌ صافٍ

١٨	أحيائه - عائشة	٢٤٧٠	صفية
-	كان رسول الله ﷺ يسبح على الراحلة أي	-	كان رسول الله ﷺ من أحسن الناس خلقاً -
١٢٢٤	وجه توجه - ابن عمر	٤٧٧٣	أنس بن مالك
-	كان رسول الله ﷺ يستأذنا - عائشة	-	كان رسول الله ﷺ يؤتي بالصبيان فيدعو لهم
٢١٣٦	- كان رسول الله ﷺ يستحب الجوامع من	٥١٠٦	بالبركة - عائشة
-	الدعاء - عائشة	-	كان رسول الله ﷺ يأخذ كفاً من ماء يصب
١٤٨٢	- كان رسول الله ﷺ يستن وعنده رجلان -	٢٥٧	علي - عائشة
٥٠	عائشة	-	كان رسول الله ﷺ يأمر إحدانا إذا كانت
-	كان رسول الله ﷺ يُسوي يعني صفوفنا -	٢٦٨	حائضاً - عائشة
٦٦٥	الثَّعْمَانُ بن بشير	-	كان رسول الله ﷺ يأمرنا أن نصوم البيض -
-	كان رسول الله ﷺ يُصبح جنباً - عائشة	٢٤٤٩	ملحان القيسي
٢٣٨٨	وأم سلمة	-	كان رسول الله ﷺ يأمرنا في فوج حيضتنا أن
-	كان رسول الله ﷺ يُصلي بالليل ثلاث عشرة	٢٧٣	تنزرت ثم يباشرنا - عائشة
١٣٣٩	ركعة ثم يصلي - عائشة	-	كان رسول الله ﷺ يأمرني أن أصوم ثلاثة
-	كان رسول الله ﷺ يُصلي بالليل وأنا إلى	٢٤٥٢	أيام - أم سلمة
٣٧٠	جنبه - عائشة	-	كان رسول الله ﷺ يبدو إلى هذه التلاع وإنه
-	كان رسول الله ﷺ يصلي بعد الجمعة ركعتين	٢٤٧٨	أراد البدأة - عائشة
١١٣٢	في بيته - ابن عمر	-	كان رسول الله ﷺ يتحفظ من شعبان مالا
-	كان رسول الله ﷺ يُصلي بنا فيقرأ في الطُّهر	٢٣٢٥	يتحفظ من غيره - عائشة
٧٩٨	والعصر في الركعتين الأوليين - أبو قتادة ...	-	كان رسول الله ﷺ يتخلف في المسير - جابر
-	كان رسول الله ﷺ يُصلي ثلاث عشرة ركعة	٢٦٣٩	ابن عبدالله
١٣٥٩	بركعته قبل الصُّبح - عائشة	-	كان رسول الله ﷺ يتوضأ وضوءه للصلاة ثم
-	كان رسول الله ﷺ يُصلي الجمعة إذا مالت	٢٤١	يفيض على رأسه - عائشة
١٠٨٤	الشمس - أنس بن مالك	-	كان رسول الله ﷺ يجلس بين ظهري
-	كان رسول الله ﷺ يُصلي الطُّهر إذا زالت	٤٦٩٨	أصحابه فيجيء الغريب - أبو هريرة وأبو ذر
٣٩٨	الشمس - أبو هريرة الأسلمي	-	كان رسول الله ﷺ يجلس معنا في المسجد
-	كان رسول الله ﷺ يُصلي الظهر بالهاجرة -	٤٧٧٥	يحدثنا - أبو هريرة
٤١١	زيد بن ثابت	-	كان رسول الله ﷺ يحب التيمن ما استطاع
-	كان رسول الله ﷺ يُصلي على الحصير	٤١٤٠	في شأنه كله - عائشة
٦٥٩	والفروة المدبوعة - المغيرة بن شعبة	-	كان رسول الله ﷺ يحب الحلواء والعسل -
-	كان رسول الله ﷺ يُصلي في إثر كل صلاة	٣٧١٥	عائشة
١٢٧٥	مكتوبة ركعتين - علي بن أبي طالب	-	كان رسول الله ﷺ يحثنا على الصدقة وينهانا
-	كان رسول الله ﷺ يُصلي فيما بين أن يفرغ	٢٦٦٧	عن المثلة - سمرة بن جندب
١٣٣٦	من صلاة العشاء إلى أن - عائشة	-	كان رسول الله ﷺ يذكر الله عز وجل على كل

٢٣٥٦	ابن مالك	- كان رسول الله ﷺ يُصلي ليلاً طويلاً قائماً -	
٢٣٨٢	- كان رسول الله ﷺ يُقبل وهو صائم - عائشة .	٩٥٥	عائشة
-	- كان رسول الله ﷺ يقبلني وهو صائم -	-	- كان رسول الله ﷺ يُصلي من الليل ثلاث
٢٣٨٤	عائشة	١٣٣٨	عشرة ركعة - عائشة
-	- كان رسول الله ﷺ يقدم ضعفاء أهله -	-	- كان رسول الله ﷺ يُصلي من الليل عشر
١٩٤١	ابن عباس	١٣٣٤	ركعات - عائشة
-	- كان رسول الله ﷺ يقرأ علينا السورة -	-	- كان رسول الله ﷺ يُصلي والباب عليه مغلق
١٤١٢	ابن عمر	٩٢٢	عائشة
-	- كان رسول الله ﷺ يقرأ علينا القرآن فإذا مرَّ	-	- كان رسول الله ﷺ يُصلي وأنا حذاءه وأنا
١٤١٣	بالسجدة كبر - ابن عمر	٦٥٦	حائض - ميمونة بنت الحارث
-	- كان رسول الله ﷺ يقول في دبر صلاته:	-	- كان رسول الله ﷺ يصوم تسع ذي الحجة -
١٥٠٨	اللهم! ربنا ورب كل شيء - زيد بن أرقم	-	هنيذة بن خالد، عن امرأته عن بعض أزواج
-	- كان رسول الله ﷺ يقول: اللهم! إني أعوذ	٢٤٣٧	النبي ﷺ
١٥٤٠	بك من العجز - أنس بن مالك	-	- كان رسول الله ﷺ يصوم ثلاثة أيام - حفصة
-	- كان رسول الله ﷺ يقوم دية الخطأ على أهل	٢٤٣٤	- كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول - عائشة
القرى أربعمائة دينار - عبدالله بن عمرو بن	-	-	- كان رسول الله ﷺ يصوم - يعني من غرة كل
العاص	٤٥٦٤	شهر - عبدالله بن مسعود	٢٤٥٠
-	- كان رسول الله ﷺ يقوم في الجنائز حتى	-	- كان رسول الله ﷺ يضحى بكبش أقرن فحيل
توضع في اللحد - عباد بن الصامت	٣١٧٦	أبو سعيد الخدري	٢٧٩٦
-	- كان رسول الله ﷺ يكره أن يأتي الرجل أهله	-	- كان رسول الله ﷺ يضع رأسه في جعجري -
طروقاً - جابر بن عبدالله	٢٧٧٦	عائشة	٢٦٠
-	- كان رسول الله ﷺ يكون معتكفاً في المسجد	-	- كان رسول الله ﷺ يضع يده اليمنى على يده
عائشة	٢٤٦٩	اليسرى - طاؤس	٧٥٩
-	- كان رسول الله ﷺ يمسح المأقين - أبو أمامة	-	- كان رسول الله ﷺ يطيل القراءة في الركعتين
الباهلي	١٣٤	بعد المغرب - ابن عباس	١٣٠١
-	- كان رسول الله ﷺ ينام وهو جُبَّ من غير أن	-	- كان رسول الله ﷺ يعلمنا الاستخارة - جابر
يمس الماء - عائشة	٢٢٨	ابن عبدالله	١٥٣٨
-	- كان رسول الله ﷺ ينفل الثلث بعد الخمس -	-	- كان رسول الله ﷺ يغتسل ويصلي الركعتين
حبيب بن مسلمة الفهري	٢٧٤٨	عائشة	٢٥٠
-	- كان رسول الله ﷺ ينهي عن النوم قبلها	-	- كان رسول الله ﷺ يغزو بأم سليم - أنس بن
والحديث بعدها - أبو برة الأسلمي	٤٨٤٩	مالك	٢٥٣١
-	- كان رسول الله ﷺ يهدي من المدينة - عائشة	-	- كان رسول الله ﷺ يفتح الصلاة بالتكبير
-	- كان رسول الله ﷺ يُؤترب به سبوح اسم ربك	٧٨٣	والقراءة الحمد لله - عائشة
الأعلى - أبي بن كعب	١٤٢٣	-	- كان رسول الله ﷺ يفطر على رطبات - أنس

- ٤٤٩٤ قريظة - ابن عباس
 - كان كلام رسول الله ﷺ كلامًا فصلاً -
 ٤٨٣٩ عائشة
 - كان لا يجلس مجلسًا للذكر حين يجلس إلا
 قال: الله حَكَمٌ - يزيد بن عميرة ٤٦١١
 - كان لا يستتر من بوله - ابن عباس ٢١
 - كان لرسول الله ﷺ خطبتان يجلس بينهما -
 جابر بن سمرة ١٠٩٤
 - كان للنبي ﷺ سهم يُدعى الصفي - عامر بن
 شراحيل الشعبي ٢٩٩١
 - كان للنبي ﷺ قَدَحٌ من عيدان تحت سريه -
 أميمة ابنة رقيقة ٢٤
 - كان لي شارفٌ من نصيبي من المغنم يوم بدر
 علي بن أبي طالب ٢٩٨٦
 - كان لي على النبي ﷺ دينٌ - جابر بن عبدالله ٣٣٤٧
 - كان معاذ بن مالك يتيمًا في حجر أبي
 فأصاب جارية من الحي - نعيم بن هزال ٤٤١٩
 - كان من دعاء رسول الله ﷺ اللهم! إني أعوذ
 بك من زوال نعمتك - عبدالله بن عمر ١٥٤٥
 - كان المهاجرون حين قَدِمُوا المدينة تورث
 الأنصار - ابن عباس ٢٩٢٢
 - كان موضع المسجد حائطًا لبني النجار فيه
 حرت ونخل - أنس بن مالك ٤٥٤
 - كان الناس مُهَان أنفُسهم فيروحون إلى
 الجمعة - عائشة ٣٥٢
 - كان الناس يتبايعون الثمار قبل أن يبدو
 صلاحها - زيد بن ثابت ٣٣٧٢
 - كان الناس يخرجون صدقة الفطر على عهد
 رسول الله ﷺ - عبدالله بن عمر ١٦١٤
 - كان الناس يتنابون الجمعة من منازلهم -
 عائشة ١٠٥٥
 - كان النبي ﷺ إذا أتى الخلاء أتيته بماء في
 تور - أبو هريرة ٤٥
 - كان النبي ﷺ إذا انصرف من الصلاة يقول:
 ١٨٣٣ كان الرُّكبان يعمرون بنا - عائشة
 ٢٢٣٣ كان زوجها عبدًا، فَخَيَّرَهَا النبي ﷺ - عائشة
 - كان زيد يعني ابن أرقم يُكَبِّرُ على جنازتنا
 أربعًا - عبدالرحمن بن أبي ليلى ٣١٩٧
 - كان شعار المهاجرين عبدالله - سمرة بن
 جندب ٢٥٩٥
 - كان شعر رسول الله ﷺ إلى أنصاف أذنيه -
 أنس بن مالك ٤١٨٦
 - كان شعر رسول الله ﷺ إلى شحمة أذنيه -
 أنس بن مالك ٤١٨٥
 - كان شعر رسول الله ﷺ فوق الوفرة ودون
 الجمرة - عائشة ٤١٨٧
 - كان ضجعة رسول الله ﷺ من آدم حشوها
 ليف - عائشة ٤١٤٧
 - كان عبدالله بن سعد بن أبي السرح يكتب
 لرسول الله ﷺ فأزاله الشيطان - ابن عباس .. ٤٣٥٨
 - كان فراش النبي ﷺ نحوًا مما يوضع
 الإنسان في قبره - عبدالله بن زيد أبو قلابة
 الجرمي عن بعض آل أم سلمة ٥٠٤٤
 - كان فراشها حيال مسجد النبي ﷺ - أم سلمة ٤١٤٨
 - كان الفضل بن عباس رديف رسول الله ﷺ -
 عبدالله بن عباس ١٨٠٩
 - كان في جنازة عثمان بن أبي العاص وكنا
 نمشي - عيينة بن عبدالرحمن عن أبيه ٣١٨٢
 - كان في الركعتين الأوليين كأنه على الرِّضف
 عبدالله بن مسعود ٩٩٥
 - كان في كلام رسول الله ﷺ ترتيلٌ - جابر بن
 عبدالله ٤٨٣٨
 - كان فيما أخذ علينا رسول الله ﷺ في
 المعروف - أسيد بن أبي أسيد عن امرأة من
 المبايعات ٣١٣١
 - كان فيما أنزل الله من القرآن: عشر رضعات
 عائشة ٢٠٦٢
 - كان قريظة والنضير وكان النضير أشرف من

لا إله إلا الله - عبدالله بن الزبير	١٥٠٦	كان نبي من الأنبياء يخط فمن وافق خطه	-
كان النبي ﷺ إذا جلس في الصلاة افترش	-	فذاك - معاوية بن الحكم السلمي	٩٣٠
رجله اليسرى - إبراهيم النخعي	٩٦٢	كان نبي من الأنبياء يخط فمن وافق خطه	-
كان النبي ﷺ إذا حزه أمر صلى - حذيفة بن	-	فذاك - معاوية بن الحكم السلمي	٣٩٠٩
اليمان	١٣١٩	كان النبي ﷺ وأبو بكر وعمر وعثمان يقرؤون	-
كان النبي ﷺ إذا دخل الخلاء وضع خاتمه -	-	«مالك يوم الدين» - سعيد بن المسيب	٤٠٠٠
أنس بن مالك	١٩	كان النبي ﷺ يأمر بالعنافة في صلاة	-
كان النبي ﷺ إذا سلم من الصلاة قال:	-	الكسوف - أسماء بنت أبي بكر	١١٩٢
اللهم! اغفر لي ما قدمت - علي بن أبي	-	كان النبي ﷺ يبعث عبدالله بن رواحة إلى	-
طالب	١٥٠٩	يهود - عائشة	١٦٠٦
كان النبي ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر فإن	-	كان النبي ﷺ يبعث عبدالله بن رواحة	-
كنت نائمة اضطجع - عائشة	١٢٦٣	فيحرص النخل - عائشة	٣٤١٣
كان النبي ﷺ إذا صلى الفجر تربع في	-	كان النبي ﷺ يتعوذ من خمس: من الجبن -	-
مجلسه - جابر بن سمرة	٤٨٥٠	عمر بن الخطاب	١٥٣٩
كان النبي ﷺ إذا فرغ من دفن الميت وقف	-	كان النبي ﷺ يتوضأ بإناء يسع رطلين - أنس	-
عليه - عثمان بن عفان	٣٢٢١	ابن مالك	٩٥
كان النبي ﷺ إذا قدم من سفر استقبل بنا -	-	كان النبي ﷺ يتوضأ لكل صلاة - أنس بن	-
عبدالله بن جعفر	٢٥٦٦	مالك	١٧١
كان النبي ﷺ إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد	-	كان النبي ﷺ يخطب خطبتين - ابن عمر	١٠٩٢
فركع فيه ركعتين - كعب بن مالك	٢٧٧٣	كان النبي ﷺ يخطب خطبتين، كان يجلس	-
كان النبي ﷺ إذا مشى كأنه يتوكأ - أنس بن	-	إذا صعد المنبر - ابن عمر	١٠٩٢ م
مالك	٤٨٦٣	كان النبي ﷺ يخفف الركعتين قبل صلاة	-
كان النبي ﷺ لا يعرف فصل السورة حتى	-	الفجر حتى إني لأقول - عائشة	١٢٥٥
تنزل عليه - ابن عباس	٧٨٨	كان النبي ﷺ يدعو: رب أعني ولا تُعن	-
كان نبي الله ﷺ إذا أخذ طريق الفرع أهل -	-	علي - عبدالله بن عباس	١٥١٠
سعد بن أبي وقاص	١٧٧٥	كان النبي ﷺ يُصلي المغرب ساعة تغرب	-
كان النبي ﷺ له شعْرٌ يبلغ شحمة أُذنيه -	-	الشمس - سلمة بن الأكوع	٤١٧
البراء بن عازب	٤١٨٤	كان النبي ﷺ يعتكف كل رمضان عشرة	-
كان نبي الله ﷺ يحدثنا عن بني إسرائيل حتى	-	أيام - أبو هريرة	٢٤٦٦
يصبح - عبدالله بن عمرو	٣٦٦٣	كان النبي ﷺ يعودني ليس براكب بغلا ولا	-
كان نبي الله ﷺ يستاك فيعطيني السواك -	-	برذونا - جابر بن عبدالله	٣٠٩٦
عائشة	٥١	كان النبي ﷺ يغتسل بالصاع ويتوضأ بالمُد -	-
كان نبي الله ﷺ يكره عشر خلل -	-	جابر بن عبدالله	٩٣
ابن مسعود	٤٢٢٢	كان النبي ﷺ يُقَبَّل في شهر الصوم - عائشة .	٢٣٨٣

كان ينذ للنبي ﷺ الزبيب فيشره اليوم	- كان النبي ﷺ يكره الشكال من الخيل -
والغد- ابن عباس ٣٧١٣	أبو هريرة ٢٥٤٧
كان يتبذ لرسول الله ﷺ في سقاء - جابر بن	- كان النبي ﷺ يمر بالمرضى وهو معتكف -
عبدالله ٣٧٠٢	عائشة ٢٤٧٢
كان يوتر بأربع وثلاث وست وثلاث وثمان	- كان هذا قبل أن تنزل الحدود - محمد بن
وثلاث - عائشة ١٣٦٢	سيرين ٤٣٧١
كان يوم عاشوراء يوماً تصومه قريش في	- كان وسادة رسول الله ﷺ من آدم - عائشة ... ٤١٤٦
الجاهلية - عائشة ٢٤٤٢	- كان يؤذن بين يدي رسول الله ﷺ إذا جلس
كانت إحداها إذا أصابتها جنابة أخذت ثلاث	على المنبر يوم الجمعة - السائب بن يزيد ... ١٠٨٨
حفنات - عائشة ٢٥٣	- كان يؤمر العائن فيتوضأ ثم يغتسل منه
كانت أم حبيبة تُستحاض فكان زوجها	المعين - عائشة ٣٨٨٠
يغشاها - عكرمة ٣٠٩	- كان يأمرنا أن نخرج الصدقة من الذي نعد
كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع	للبيع - سمرة بن جندب ١٥٦٢
وتجده - عائشة ٤٣٧٤	- كان يخرج يقضي حاجته فأتبه بالماء فيتوضأ
كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع	بلال الحبشي ١٥٣
وتجده - عائشة ٤٣٩٧	- كان يُصلي بالناس العشاء ثم يرجع إلى أهله
كانت أموال بني النضير مما أفاء الله على	عائشة أم المؤمنين ١٣٤٨
رسوله - عمر بن الخطاب ٢٩٦٥	- كان يصلي الظهر بالهاجرة - جابر بن عبدالله
كانت تحتي امرأة وكنت أُحِبُّها وكان عمر	- كان يصلي قبل الظهر أربعاً في بيتي، ثم
يكرهها - عبدالله بن عمر ٥١٣٨	يخرج فيصلي بالناس - عائشة ١٢٥١
كانت سوداء مربعة من نمرة - البراء بن	- كان يعلم انقضاء صلاة رسول الله ﷺ
عازب ٢٥٩١	بالتكبير - ابن عباس ١٠٠٢
كانت صفية من الصفي - عائشة ٢٩٩٤	- كان يقرأ بـ ﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ -
كانت الصلاة خمسين والغسل من الجنابة	النعمان بن بشير ١١٢٣
سبع مرار - عبدالله بن عمر ٢٤٧	- كان يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة
كانت صلاة رسول الله ﷺ قصداً وخطبته	﴿تنزيل﴾ - ابن عباس ١٠٧٤
قصداً - جابر بن سمرة ١١٠١	- كان يقرأ في الظهر والعصر بـ ﴿والسما
كانت العضباء لا تسبق فجاء أعرابي - أنس	والطارق﴾ - جابر بن سمرة ٨٠٥
ابن مالك ٤٨٠٢	- كان يقرأ فيهما بـ ﴿ق والقرآن المجيد﴾ و
كانت قبعة سيف رسول الله ﷺ فضة - أنس	﴿اقتربت﴾ - أبو واقد الليثي ١١٥٤
ابن مالك ٢٥٨٣	- كان يُكَبِّرُ أربعاً تكبيره على الجنائز -
كانت قدر صلاة رسول الله ﷺ في الصيف	أبو موسى الأشعري ١١٥٣
ثلاثة أقدام - عبدالله بن مسعود ٤٠٠	- كان ينذ لرسول الله ﷺ في سقاء يوكأ أعلاه
كانت قراءة النبي ﷺ بالليل يرفع طوراً -	وله عزلاء - عائشة ٣٧١١

أبو هريرة ١٣٢٨ - كأني أنظر إلى رسول الله ﷺ الآن وهو في
الرحال - عبدالرحمن بن أضره ٤٤٨٧
- كأني أنظر إلى ويص المسك في مفرق
رسول الله ﷺ - عائشة ١٧٤٦
- كبر رسول الله ﷺ وكبرت الطائفة الذين
صفاوا معه - عائشة ١٢٤٢
- كبر كبر - محبصة بن مسعود الخزرجي ٤٥٢١
- كبرت خيانة أن تحدث أخاك حديثاً هولك
به مُصدق - سفيان بن أسيد الحضرمي ٤٩٧١
- كتب رسول الله ﷺ كتاب الصدقة فلم
يخرجه إلى عماله - عبدالله بن عمر ١٥٦٨
- كتب عمر إلى عتبة بن فرقد: أن النبي ﷺ
نهى عن الحرير - أبو عثمان النهدي ٤٠٤٢
- كتب نجدة إلى ابن عباس يسأله عن كذا وكذا
يزيد بن هرمز المدني ٢٧٢٧
- كتب نجدة الحروري إلى ابن عباس يسأله
عن النساء - يزيد بن هرمز المدني ٢٧٢٨
- كتبت إلى نافع أسأله عن دعاء المشركين عند
القتال؟ - عبدالله بن عون ٢٦٣٣
- كذلك كان يصنع رسول الله ﷺ - عائشة ٢٣٥٤
- كسب الحجام خبيث - رافع بن خديج ٣٤٢١
- كسر عظم الميت ككسره حيا - عائشة ٣٢٠٧
- كُيفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ -
جابر بن عبدالله ١١٧٨
- كسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ
فخرج رسول الله ﷺ فصلى - عائشة ١١٨٧
- كُيفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ في
يوم شديد الحر - جابر بن عبدالله ١١٧٩
- كسفت الشمس على عهد النبي ﷺ فجعل
يُصلي ركعتين ركعتين - النعمان بن بشير ... ١١٩٣
- كُيفت الشمس على عهد النبي ﷺ فقام
النبي ﷺ قياماً شديداً - عائشة ١١٧٧
- كُيفت الشمس فأمر رسول الله ﷺ رجلاً
فنادى - عائشة ١١٩٠

..... ١٣٢٨ - كانت قراءة النبي ﷺ على قدر ما يسمعه من
في الحجرة - ابن عباس ١٣٢٧
- كانت قريش ومن دان دينها يقفون بالمزدلفة
- عائشة ١٩١٠
- كانت قيمة الدية على عهد رسول الله ﷺ
ثمان مائة دينار - عبدالله بن عمرو بن
العاص ٤٥٤٢
- كانت لرسول الله ﷺ ثلاث صفايا - عمر بن
الخطاب ٢٩٦٧
- كانت للنبي ﷺ سكة يتطيب منها - أنس بن
مالك ٤١٦٢
- كانت له ناقه ضارية فدخلت حائطاً فأفسدت
فيه - البراء بن عازب ٣٥٧٠
- كانت لي أخت تخطب إلي - معقل بن يسار ٢٠٨٧
- كانت لي ذؤابة فقالت لي أُمي: لا أُجرّها -
أنس بن مالك ٤١٩٦
- كانت المرأة إذا توفى عنها زوجها - زينب
بنت أبي سلمة ٢٢٩٩
- كانت المرأة تكون مقلاتاً - ابن عباس ٢٦٨٢
- كانت النفساء على عهد رسول الله ﷺ تقعد
بعد نفاسها أربعين يوماً - أم سلمة ٣١١
- كانت يد رسول الله ﷺ اليمنى لظهوره
وطعامه - عائشة ٣٣
- كانت يديكم قميص رسول الله ﷺ إلى الرُسخ
- أسماء بنت يزيد ٤٠٢٧
- كانوا يتعاونون الطعام جزافاً بأعلى السوق -
عبدالله بن عمر ٣٤٩٤
- كانوا يتيقظون ما بين المغرب والعشاء
يصلون - أنس بن مالك ١٣٢١
- كانوا يُصلُّون فيما بين المغرب والعشاء -
أنس بن مالك ١٣٢٢
- كأني أسمع صوت النبي ﷺ يقرأ في صلاة
الغداة - عمرو بن حريث ٨١٧

٤٨٤٠	أبو هريرة	٣٣٢٣	- كفارة النذر كفارة اليمين - عقبة بن عامر
-	كُلُّ مال النبي ﷺ صدقةٌ إلا ما أطعمه أهله	-	كُفِّرَ بعد إيمان أوزنا بعد إحصان - أحمد بن حنبل
٢٩٧٥	وكساهم - عمر بن الخطاب	٤٣٦٣	كُفِّنَ رسول الله ﷺ في ثلاثة أثواب نجرانية -
٣٦٨٠	- كُلُّ مُخَمَّرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ - ابن عباس	٣١٥٣	ابن عباس
٣٦٨٥	- كل مسكر حرامٌ - عبدالله بن عمرو	-	كُفِّنَ رسول الله ﷺ في ثلاثة أثواب يمانية
-	كل مسكر حرامٌ وما أسكر منه الفرق فملاء	٣١٥١	بيض - عائشة
٣٦٨٧	الكف منه حرامٌ - عائشة	-	كفَّوه في ثوبيه واغسلوه بماء وسدر - عبدالله
٣٦٧٩	- كُلُّ مسكر خَمْرٌ وَكُلُّ مسكر حرامٌ - ابن عمر .	٣٢٣٨	ابن عباس
-	كُلُّ المسلم على المسلم حرامٌ: ماله وعرضه	٤٤١٧	- كفى بالسيف شاهداً - عبادة بن الصامت
٤٨٨٢	ودمه - أبو هريرة	-	كفى بالمرء إثماً أن يحدث بكل ما سمع -
٤٩٤٧	- كل معروف صدقةٌ - حذيفة بن اليمان	٤٩٩٢	أبو هريرة
-	كل من مال يتيمك غير مسرف ولا مبادر -	-	كفى بالمرء إثماً أن يضيع من يقوت - عبدالله
٢٨٧٢	عبدالله بن عمرو	١٦٩٢	ابن عمرو
٤٧١٤	- كُلُّ مولود يولد على الفطرة - أبو هريرة	-	كل ابن آدم تأكل الأرض إلا عجب الذنب -
-	كل الميت يختم على عمله إلا المرباط -	٤٧٤٣	أبو هريرة
٢٥٠٠	فضالة بن عبيد	٣٩٢٥	- كُلُّ ثقة بالله وتوكلاً عليه - جابر بن عبدالله ...
٤٧٠٩	- كل ميسر لما خلق له - عمران بن حصين	-	كُلُّ خطبة ليس فيها تشهد فهي كاليد الجذماء
٤٢٧٧	- كلا! إن بحسبكم القتل - سعيد بن زيد	٤٨٤١	أبو هريرة
-	كلا والذي نفسي بيده! إن الشملة التي	-	كُلُّ ذلك لم أفعَل - أبو هريرة
٢٧١١	أخذها يوم خير - أبو هريرة	-	كُلُّ ذنب عسى الله أن يغفره إلا من مات
-	كلمات لا يتكلم بهن أحدٌ في مجلسه عند	٤٢٧٠	مشرَكًا - خالد بن دهقان
قيامه ثلاث مرات - عبدالله بن عمرو بن	٤٨٥٧	-	كل شراب أسكر فهو حرامٌ - عائشة
العاص	- كلهم من قریش - جابر بن سمرة	٣٦٨٢	- كل عرفة موقف - جابر بن عبدالله
٤٢٧٩	- كلوا من حوايلها ودعوا ذروتها يبارك فيها -	١٩٣٧	- كُلُّ غلام رهينةٌ بعقيقته - سمرة بن جندب ...
٣٧٧٣	عبدالله بن بسر	-	كل فاني أناجي من لا تناجي - جابر بن
-	كلوا واشربوا ولا يهيذنكم الساطع	٣٨٢٢	عبدالله
٢٣٤٨	المصعد - طلق بن علي الحنفي	-	كل فلعمري لمن أكل برقية باطل - خارجة
-	كلوه ومن أكله منكم فلا يقرب هذا المسجد	٣٤٢٠	ابن الصلت عن عمه
٣٨٢٣	حتى يذهب منه ريحه - أبو سعيد الخدري ..	-	كل فهذه الأيام التي كان رسول الله ﷺ يأمرنا
٤٢٥٧	- كُنْ كَابِنِ آدم - سعد بن أبي وقاص	٢٤١٨	عمرو بن العاص
-	كُنَّا إِذَا آتَيْنَا النبي ﷺ جلس أحدنا حيث	-	كل قسم قُسم في الجاهلية فهو على مأقسم -
٤٨٢٥	ينتهي - جابر بن سمرة	٢٩١٤	ابن عباس
-	كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خلف رسول الله ﷺ أحببنا أن	-	كُلُّ كلام لا يبدأ فيه بحمد الله فهو أجْذَمُ -

- ٦١٥ نكون عن يمينه - البراء بن عازب
 - كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ - أَنَسُ
 ١٢٠٤ ابْنِ مَالِكٍ
 - كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مِنْزَلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحْلَ
 ٢٥٥١ الرِّحَالِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
 - كُنَّا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَتَحَدَّثُ أَنْ
 الْغَامِذِيَّةَ وَمَا عَزَّ مِنْ مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا - بَرِيدَةُ بْنُ
 ٤٤٣٤ الْحَصِيبِ
 - كُنَّا بِالْمَرِيدِ فَجَاءَ رَجُلٌ أَشْعَثُ الرَّأْسِ، بِيَدِهِ
 ٢٩٩٩ قِطْعَةً أَدِيمٍ - يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ
 - كُنَّا عِنْدَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رُوذَسٍ بِأَرْضِ الرُّومِ
 ٣٢١٩ فَتَوَفَّى صَاحِبَ لَنَا - أَبُو عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيُّ
 - كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ قِتْنَةَ فَعَظَمَ أَمْرَهَا -
 ٤٢٧٧ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ
 - كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وَلَدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ
 ٢٨٤٣ شَاةً - بَرِيدَةُ بْنُ الْحَصِيبِ الْأَسْلَمِيُّ
 - كُنَّا فِي جَنَازَةِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبِيعُ
 ٤٦٩٤ الْغُرْقَدَ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
 - كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَتَبَاعُ الطَّعَامَ -
 ٣٤٩٣ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
 - كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نُسَمِّي السَّمَاوَةَ -
 ٣٣٢٦ قَيْسُ بْنُ أَبِي غَرْزَةَ
 - كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِذَلْقِيَّةٍ - خَالِدُ بْنُ
 ٤٢٧٠ دَهْقَانَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ
 - كُنَّا قَعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْفَتَنَ
 ٤٢٤٢ فَأَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
 - كُنَّا لَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ، وَلَا نَكْفُ شَعْرًا -
 ٢٠٤ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 - كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلَاةِ -
 ٩٦٩ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 - كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطَّهْرِ شَيْئًا -
 ٣٠٧ أُمُّ عَطِيَّةٍ
 - كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ -
 ٥٣٦ أَبُو الشَّعْثَاءِ
 - كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعُسْفَانَ وَعَلَى
 الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَيْنَا الطَّهْرَ -
 ١٢٣٦ أَبُو عِيَاشٍ الزُّرْقِيُّ
 - كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ فَأَصْبْنَا ضَبَابًا
 ٣٧٩٥ قَالَ: فَشَوِيْتُ مِنْهَا ضَبًّا - ثَابِتُ بْنُ وَدِيعَةَ
 - كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ
 ٥٢٦٨ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 - كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ فَرَأَى النَّاسَ
 ٢٦٦٩ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ - رِيَاحُ بْنُ رِبْعٍ
 - كُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ بِكَابِلٍ - أَبُو لَيْلَى
 ٢٧٠٣ لِمَا زَاةً مِنْ زَبَّارٍ
 - كُنَّا نُؤْمَرُ - أُمُّ عَطِيَّةٍ
 ١١٣٨ - كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ -
 الْقَاسِمُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ
 ٢٧٠٦ الصَّحَابَةِ
 - كُنَّا نَبَايِعُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ
 ٢٩٤٠ وَيَلْقِنَا فِيمَا اسْتَطَعْنَا - ابْنُ عُمَرَ
 - كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - أَنَسُ
 ٦٧٣ ابْنِ مَالِكٍ
 - كُنَّا نَتَمَتُّعُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَذْبَحُ الْبَقْرَةَ
 ٢٨٠٧ عَنْ سَبْعَةِ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 - كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
 ٨٠ ﷺ مِنْ إِنْاءٍ وَاحِدٍ - عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
 - كُنَّا نَخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - رَافِعُ بْنُ
 ٣٣٩٥ خَدِيجٍ
 - كُنَّا نَخْرُجُ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ
 ١٦١٦ الْفَطْرِ - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ
 - كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ فَنُضْمِدُ
 ١٨٣٠ جِهَانَا - عَائِشَةُ
 - كُنَّا نَزُولُ فِي دَارِ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرَنٍ، فِينَا شَيْخٌ
 ٥١٦٦ فِيهِ حِلَّةٌ - هَلَالُ بْنُ يَسَافٍ
 - كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ
 ٩٢٣ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
 - كُنَّا نَصْلِي التَّطَوُّعَ نَدْعُو قِيَامًا وَقَعُودًا - جَابِرُ

ابن عبدالله	٨٣٣	- كنت إذا أردت أن أفرق رأس رسول الله ﷺ
- كنا نصلي مع رسول الله ﷺ الجمعة ثم		صدعت الفرق - عائشة ٤١٨٩
تنصرف - سلمة بن الأكوع	١٠٨٥	- كُنتُ إذا حضتُ نزلتُ عن المثل على
- كُنتُ نصلي مع رسول الله ﷺ في شدة الحرِّ -		الحصير - عائشة ٢٧١
أنس بن مالك	٦٦٠	- كُنتُ أستحاض حيضة كثيرة شديدة - حمنة
- كُنتُ نصلي مع النبي ﷺ فلا يحنو أحدٌ مِنَّا		- بنت جحش ٢٨٧
ظهره - البراء بن عازب	٦٢١	- كنت أسير بالشام فناداني رجلٌ من خلفي
- كنا نصلي المغرب مع النبي ﷺ ثم نرمي		فالتفت - عبدالله بن عون ٤٦٢١
فيري أحدنا موضع نبله - أنس بن مالك	٤١٦	- كُنتُ أصلي الظهر مع رسول الله ﷺ فأخذ
- كنا نعد الماعون على عهد رسول الله ﷺ -		قبضة من الحصى - جابر بن عبدالله ٣٩٩
عبدالله بن مسعود	١٦٥٧	- كنت أضرب غلاماً لي بالسوط - أبو مسعود
- كُنا نغني السبال إلا في حج أو غمرة - جابر		الأنصاري ٥١٦٠
ابن عبدالله	٤٢٠١	- كنت أطيبُ رسول الله ﷺ لإحرامه قبل أن
- كُنتُ نغتسل وعلينا الضماد ونحنُ مع رسول		يحرم - عائشة ١٧٤٥
الله ﷺ - عائشة	٢٥٤	- كُنتُ أغتسلُ أنا ورسول الله ﷺ في تورٍ من
- كُنا نغزو مع رسول الله ﷺ فنصيب من آية		شبه - عائشة ٩٨
المشركين وأسقيتهم - جابر بن عبدالله	٣٨٣٨	- كُنتُ أغتسلُ أنا ورسول الله ﷺ من إناء
- كنا نقول في الجاهلية أنعم الله بك عينا وأنعم		واحد - عائشة ٧٧
صباحاً - عمران بن حصين	٥٢٢٧	- كنت أغدو مع أصحاب رسول الله ﷺ إلى
- كُنتُ نقول في زمن النبي ﷺ لا نعدل بأبي بكر		المصلي يوم الفطر ويوم الأضحى - بكر بن
أحدًا - ابن عمر	٤٦٢٧	مبشر الأنصاري ١١٥٨
- كنا نقول ورسول الله ﷺ حيّ - ابن عمر	٤٦٢٨	- كنت أفرك المني من ثوب رسول الله ﷺ -
- كُنا نقيل ونتغدّى بعد الجمعة - سهل بن سعد		عائشة ٣٧٢
- كنا نكري الأرض بما على السواقي من		- كنت أقرأ على أم سعد بنت الربيع وكانت
الزروع - سعد بن أبي وقاص	٣٣٩١	بيثمة في حجر أبي بكر - داود بن الحصين .. ٢٩٢٣
- كنا ننزعه عن الغلمان ونتركه على		- كنت أكون نائمة ورجلاي بين يدي رسول
الجواري - جابر بن عبدالله	٤٠٥٩	الله ﷺ - عائشة ٧١٣
- كنت أبيت في المسجد في عهد رسول الله		- كنت ألعب بالبنات فربما دخل عليّ رسول
ﷺ - ابن عمر	٣٨٢	الله ﷺ وعندي الجواري - عائشة ٤٩٣١
- كُنتُ أتعرق العظم وأنا حائضٌ - عائشة	٢٥٩	- كُنتُ ألقى من المذي شدةً - سهل بن حنيف .. ٢١٠
- كنت أخدم النبي ﷺ فكنت أسمعُه كثيرًا		- كنت إلى جنب رسول الله ﷺ فغشيته
يقول - أنس بن مالك	١٥٤١	السكية - زيد بن ثابت ٢٥٠٧
- كنت أخذ قبضة من تمر وقبضة من زبيب -		- كنت امرأ أصيب من النساء ما لا يصيب
عائشة	٣٧٠٨	غيري - سلمة بن صخر البياضي ٢٢١٣

- كنت عند النبي ﷺ إذ جيء برجل قاتل في
 عبدا لله ٢٧٣١
 - كنت أنا ورسول الله ﷺ نبيت في الشعار
 الواحد- عائشة ٢١٦٦
 - كنت أنا ورسول الله ﷺ نبيت في الشعار
 الواحد- عائشة ٢٦٩
 - كنت أنا وأنا معترضة في قبلة رسول الله ﷺ
 عائشة ٧١٤
 - كُنتُ بين النبي ﷺ وبين القبلة - عائشة ٧١٠
 - كنت جالساً عند النبي ﷺ فجاء رجلٌ من
 اليمن - زيد بن أرقم ٢٢٦٩
 - كنت جالساً في مجلس من مجالس الأنصار
 فجاء أبو موسى فزعاً - أبو سعيد الخدري .. ٥١٨٠
 - كنت رجلاً إذا سمعت من رسول الله ﷺ
 حديثاً فنعني الله منه - علي بن أبي طالب ١٥٢١
 - كنت رجلاً أعرابياً نصرانياً فأسلمت -
 الضبي بن معبد ١٧٩٩
 - كنت رجلاً أكرى في هذا الوجه - أبو أمامة
 التيمي ١٧٣٣
 - كنت ردف النبي ﷺ على حمار يقال له:
 غفير - معاذ بن جبل ٢٥٥٩
 - كنت ردف النبي ﷺ فلما وقعت الشمس -
 أسامة بن زيد ١٩٢٤
 - كنت ساقى القوم حيث حُرِّمت الخمر في
 منزل أبي طلحة - أنس بن مالك ٣٦٧٣
 - كنت عبداً بمصر لامرأة من بني هذيل -
 مكحول الشامي ٢٧٥٠
 - كنت عند ابن عباس فجاءه رجلٌ فقال إنه
 طلق امرأته - مجاهد بن جبر المكي ٢١٩٧
 - كنت عند ابن عمر فُشِّلَ عن أكل القنفذ فتلا
 ﴿قل لا أجد في ما أوحى إلي - نميلة
 الفزاري ٣٧٩٩
 - كنت عند أبي بكر فتغيظ على رجل فاشتد
 عليه - أبو برزة الأسلمي ٤٣٦٣
- كنت عند النبي ﷺ إذ جيء برجل قاتل في
 عبده النعسة - وائل بن حجر ٤٤٩٩
 - كنت عند النجاشي فقراً ابنٌ له آية من
 الإنجيل - عامر بن شهر ٤٧٣٦
 - كنت غلاماً حزوراً فاصدت أرنباً فتسويتها -
 أنس بن مالك ٣٧٩١
 - كنت في مجلس بني سلمة وأنا أصغرهم
 فقالوا - عبدالله بن أنيس ١٣٧٩
 - كُنتُ فيمن غسل أم كلثوم ابنة رسول الله ﷺ
 عند وفاتها - لبلبى بنت قانف الثقفية ٣١٥٧
 - كنت قاعداً عند فلان في مسجد الكوفة
 وعنده أهل الكوفة - رباح بن الحارث
 وسعيد بن زيد ٤٦٥٠
 - كنت كاتباً لجزء بن معاوية عم الأحنف بن
 قيس - بجالة بن عبدة العبدي ٣٠٤٣
 - كنت مع ابن عمر فتوب رجلٌ في الظهر -
 عبدالله بن عمر ٥٣٨
 - كنت مع رسول الله ﷺ فسمع مثل هذا - نافع
 مولى ابن عمر ٤٩٢٤
 - كنت مع علي رضي الله عنه حين أمره رسول
 الله ﷺ على اليمن - البراء بن عازب ١٧٩٧
 - كنت مملوكاً لأم سلمة فقالت: أعتقك
 واشترط عليك - سفينة مولى رسول الله ﷺ . ٣٩٣٢
 - كنت من سبي بني قريظة فكانوا ينظرون -
 عطية القرظي ٤٤٠٤
 - كنت نائماً في المسجد على خميصه لي ثمن
 ثلاثين درهماً - صفوان بن أمية ٤٣٩٤
 - كنت وافد بني المنتفق أو في وفد بني المنتفق
 إلى رسول الله ﷺ - لقيط بن صبرة ٣٩٧٣
 - كيف أنت إذا أصاب الناس موتٌ يكون
 البيت فيه بالوصيف - أبو ذر الغفاري ٤٢٦١
 - كيف أنت إذا أصاب الناس موتٌ يكون
 البيت فيه بالوصيف - أبو ذر الغفاري ٤٤٠٩
 - كيف أنت إذا رأيت أحجار الزيت قد غرقت

- بالدم؟ - أبو ذر الغفاري ٤٢٦١
- كيف أنتم وأئمة من بعدي يستأثرون بهذا ٤٧٥٩
- الفيء - أبو ذر الغفاري ٤٧٥٩
- كيف بكم إذا أتت عليكم أمراء يصلون ٤٣٢
- الصلاة - ابن مسعود ٤٣٢
- كيف بكم بزمان - عبدالله بن عمرو بن ٤٣٤٢
- العاص ٤٣٤٢
- كيف تصنع يا ابن أخي! إذا صليت؟ - جابر ٧٩٣
- ابن عبدالله ٧٩٣
- كيف تقضي إذا عرض لك قضاء؟ - معاذ بن ٣٥٩٢
- جبل ٣٥٩٢
- كيف تقول في الصلاة - عن بعض أصحاب ٧٩٢
- النبي ﷺ ٧٩٢
- كيف رأيته أنقذك من الرجل؟ - النعمان بن ٤٩٩٩
- بشير ٤٩٩٩
- ل**
- لئن بقيت لنصاري بني تغلب لأقتلن المقاتلة ٣٠٤٠
- علي بن أبي طالب ٣٠٤٠
- لئن شئت لأرينكم أثر يد رسول الله ﷺ في ٢٤٤
- الحائط - عائشة ٢٤٤
- لا أباعكم حتى تغيري كفيك كأنهما كفا سبع ٤١٦٥
- عائشة ٤١٦٥
- لا أجد لك رخصة - عبدالله بن أم مكتوم ... ٥٥٢
- لا أجد ما أحملك عليه، ولكن انت فلانًا ٥١٢٩
- فلعله أن يحملك - أبو مسعود الأنصاري ... ٥١٢٩
- لا أجرله - أبو هريرة ٢٥١٦
- لا أخرج أبدًا إلا صاعًا - أبو سعيد الخدري ١٦١٨
- لا أخرج حتى أقسم مال الكعبة - شبة بن ٢٠٣١
- عثمان بن طلحة ٢٠٣١
- لا أدري أكان رسول الله ﷺ يقرأ في الظهر ٨٠٩
- والعصر أم لا - ابن عباس ٨٠٩
- لا أدري أو ما كنت أدري من أقمت عليه حدًا ٤٤٨٦
- إلا شارب الخمر - علي بن أبي طالب ٤٤٨٦
- لا أركب الأرجوان ولا ألبس المعصر -
- عمران بن حصين ٤٠٤٨
- لا أستطيع أن أصلي معك - أنس بن مالك .. ٦٥٧
- لا أعده كاذبًا الرجل يصلح بين الناس - ٤٩٢١
- أم كلثوم بنت عقبة ٤٩٢١
- لا أعفي من قتل بعد أخذ الدية - جابر بن ٤٥٠٧
- عبدالله ٤٥٠٧
- لا، اقدروا له قدره - النواس بن سميان ٤٣٢١
- الكلابي ٤٣٢١
- لا أكل متكًا - أبو جحيفة ٣٧٦٩
- لا إلا أن تطوع - طلحة بن عبدالله ٣٩١
- لا إلا أن يجيء من مغيبه - عائشة ١٢٩٢
- لا ألبس أبدًا - ابن عمر ٤٢١٨
- لا ألفين أحذكم متكًا على أريكته يأتيه الأمر ٤٦٠٥
- من أمري مما أمرت به - أبو رافع المدني ... ٤٦٠٥
- لا إله إلا أنت سبحانك اللهم! أستغفرك ٥٠٦١
- لذني وأسألك رحمتك - عائشة ٥٠٦١
- لا إله إلا الله وحده، صدق وعده، ونصر ٤٥٤٧
- عده - عبدالله بن عمرو ٤٥٤٧
- لا أنت أحقُّ بصدر دابتك مني - بريدة بن ٢٥٧٢
- الحصيب ٢٥٧٢
- لا انحرها إياها - عمر بن الخطاب ٢٠١٩
- لا إنما هو مناخ من سبق إليه - عائشة ٢٠١٩
- لا بأس أن تأخذها بسمر يومها - عبدالله بن ٣٣٥٤
- عمر ٣٣٥٤
- لا بأس بالدعاء في الصلاة في أوله وأوسطه ٧٦٩
- مالك بن أنس ٧٦٩
- لا بأس بالقرا - سعيد بن جبير ٤١٧١
- لا - بل عارية مضمونة - صفوان بن أمية ٣٥٦٢
- القرشي ٣٥٦٢
- لا بل لأبد أبد، لا بل لأبد أبد - جابر بن ١٩٠٥
- عبدالله ١٩٠٥
- لا تؤخر الصلاة لطعام ولا لغيره - جابر بن ٣٧٥٨
- عبدالله ٣٧٥٨
- لا تؤذن حتى يستبين لك الفجر هكذا - بلال

٤٩٥٨	ابن جندب	١٥٣٢	أولادكم - جابر بن عبدالله
	- لا تُشدُّ الرُّحال إلا إلى ثلاثة مساجد -	١٢٥٨	- لا تدعوهما وإن طردتكم الخيل - أبو هريرة .
٢٠٣٣	أبو هريرة		- لا تذبِّحوا إلا مُسْتَةً إلا أن يعسر عليكم -
	- لا تشددوا على أنفسكم فيشدد عليكم - أنس	٢٧٩٧	جابر بن عبدالله
٤٩٠٤	ابن مالك		- لا ترجع قلوب أقوام على الذي كانت عليه -
	- لا تشربوا في الذُّبَاء ولا في المزفت ولا في	٤٢٤٦	حذيفة بن اليمان
٣٦٩٦	النقيير - ابن عباس		- لا ترجعوا بعدي كفارًا يضرب بعضكم
	- لا تشربوا في نقيير ولا مزفت ولا دبء ولا	٤٦٨٦	رقاب بعض - ابن عمر
٣٦٩٥	حتتم - قيس بن النعمان		- لا ترسلوا فواشيكم إذا غابت الشمس -
	- لا تصاحب إلا مؤمنًا ولا يأكل طعامك إلا	٢٦٠٤	جابر بن عبدالله
٤٨٣٢	تقي - أبو سعيد الخدري		- لا ترقبوا ولا تُعمروا فمن أرقب شيئًا - جابر
٢٥٥٤	- لا تصحب الملائكة رفقة فيها جرسٌ - أم حبيبة	٣٥٥٦	ابن عبدالله
	- لا تصحب الملائكة رفقة فيها جلد نمر -		- لا تركبوا الخبز ولا النمار - معاوية بن أبي
٤١٣٠	أبو هريرة	٤١٢٩	سفيان
	- لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب - أبو هريرة		- لا تزال أمتي بخير، أو قال: على الفطرة ما
٢٥٥٥	- لا تُصلُّوا خلف النائم ولا المتحدث -	٤١٨	لم يؤخروا المغرب - أبو أيوب الأنصاري .
٦٩٤	عبدالله بن عباس		- لا تزال طائفة من أمتي يقفون على الحق -
٥٧٩	- لا تُصلُّوا صلاة في يوم مرتين - ابن عمر	٢٤٨٤	عمران بن حصين
	- لا تصلُّوا في مبارك الإبل فإنها من		- لا تركوا أنفسكم الله أعلم بأهل البر منكم -
٤٩٣	الشياطين - البراء بن عازب	٤٩٥٣	زينب بنت أبي سلمة
	- لا تصوم امرأة إلا بإذن زوجها - أبو سعيد		- لا تسافر المرأة ثلاثًا إلا ومعها - عبدالله بن
٢٤٥٩	الخدري	١٧٢٧	عمر
	- لا تصوم امرأة ويعلمها شاهد إلا بإذنه -		- لا تسأل المرأة طلاق أختها لتستفرغ
٢٤٥٨	أبو هريرة	٢١٧٦	صحفتها - أبو هريرة
	- لا تصوموا يوم السبت إلا فيما اقترض	٤٩٠٩	- لا تسبخي عنه - عائشة
٢٤٢١	عليكم - الصماء بنت بسر	١٤٩٧	- لا تسبخي عنه - عائشة
	- لا تضربوا إماء الله - إياس بن عبدالله بن أبي	٤٠٨٤	- لا تسبِّح أحدًا - أبو جري جابر بن سليم
٢١٤٦	ذباب		- لا تسبوا أصحابي فو الذي نفسي بيده! لو
٤٦٦٣	- لا تضرك الفتنة - حذيفة بن اليمان	٤٦٥٨	أنفق أحدكم - أبو سعيد الخدري
	- لا تُعد لما صنعت، إذا صليت الجمعة فلا		- لا تسبوا الديك فإنه يوقظ للصلاة - زيد بن
١١٢٩	تصلها بصلاة حتى - السائب بن يزيد	٥١٠١	خالد
٤٣٥١	- لا تعذبوا بعذاب الله - ابن عباس		- لا تستروا الجدر من نظر في كتاب أخيه -
	- لا تغالوا في الكفن فإنه يُسلبه سلبًا سريعًا -	١٤٨٥	عبدالله بن عباس
٣١٥٤	علي بن أبي طالب		- لا تُسمين غلامك يسارًا ولا رياحًا - سمرة

- لا تقولوا ماشاء الله وشاء فلان - حذيفة بن اليمان ٤٩٨٠
- لا تقولوا هكذا، لا تعينوا عليه الشيطان - أبو هريرة ٤٤٧٧
- لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها - أبو هريرة ٤٣١٢
- لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قومًا نعالهم الشعر - أبو هريرة ٤٣٠٤
- لا تقوم الساعة حتى يتباهى الناس في المساجد - أنس بن مالك ٤٤٩
- لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون دجالًا كلهم يزعم أنه رسول الله تعالى - أبو هريرة .. ٤٣٣٣
- لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذابًا دجالًا - أبو هريرة ٤٣٣٤
- لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون الترك أبو هريرة ٤٣٠٣
- لا تقوموا كما تقوم الأعاجم يعظم بعضها بعضا - أبو أمامة الباهلي ٥٢٣٠
- لا تكشف فخذك ولا تنظر إلى فخذ حي ولا ميت - علي بن أبي طالب ٤٠١٥
- لا تكون قبلتان في بلد واحد - ابن عباس ٣٠٣٢
- لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضب الله ولا بالنار سمرة بن جندب ٤٩٠٦
- لا تلبسوا علينا سئته عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عنها - عمرو بن العاص ٢٣٠٨
- لا تلعنوا فإنها مأمورة - ابن عباس ٤٩٠٨
- لا تلتقوا الرُّكبان للبيع ولا - أبو هريرة ٣٤٤٣
- لا تمسح وأنت تُصلي، فإن كنت لا بد فاعلا فواحدة - معقيب ٩٤٦
- لا تمنعوا أحدًا يطوف بهذا البيت - جبير بن مطعم ١٨٩٤
- لا تمنعوا إماء الله مساجد الله - ابن عمر ٥٦٦
- لا تمنعوا إماء الله مساجد الله ولكن ليخرجن أبو هريرة ٥٦٥
- لا تغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم - ابن عمر ٤٩٨٤
- لا تفعل إذا رأيت المذي فاغسل ذكرك وتوضأ - علي بن أبي طالب ٢٠٦
- لا تفعلوا إلا بفاتحة الكتاب - عبادة بن الصامت ٨٢٣
- لا تُقبل صلاة لامرأة تطيبت لهذا المسجد حتى ترجع - أبو هريرة ٤١٧٤
- لا تقتلوا أولادكم سرا فإن الغيل يدرك الفارس - أسماء بنت يزيد بن السكن ٣٨٨١
- لا تقدموا الشهر بصيام يوم ولا يومين إلا أن يكون شيء - عبد الله بن عباس ٢٣٢٧
- لا تُقدِّمُوا الشهر حتى تروا الهلال - حذيفة ابن اليمان ٢٣٢٦
- لا تقدموا صوم رمضان يوم ولا يومين - أبو هريرة ٢٣٣٥
- لا تُقسم - أبو هريرة ٤٦٣٢
- لا تُقسم - عبد الله بن عباس ٣٢٦٧
- لا تُقصُّوا نواصي الخيل ولا معارفها - عُتبة ابن عبد السلمي ٢٥٤٢
- لا تقطع الأيدي في السفر ولولا ذلك لقطعت - بسر بن أرطاة ٤٤٠٨
- لا تقطعوا اللحم بالسكين فإنه من صنع الأعاجم - عائشة ٣٧٧٨
- لا تقل تعس الشيطان - عامر أبو المليح عن رجل من أصحاب النبي ﷺ ٤٩٨٢
- لا تقل عليك السلام، فإن عليك السلام تحية الموتى - أبو جري الهجمي ٥٢٠٩
- لا تقل عليك السلام فإن عليك السلام تحية الميت - أبو جري جابر بن سليم ٤٠٨٤
- لا تقولوا: السلام على الله، فإن الله هو السلام - عبد الله بن مسعود ٩٦٨
- لا تقولوا للمناق سَيْدٌ - بريدة بن الحصيب الأسلمي ٤٩٧٧

لا تمنعوا نساءكم المساجد وبيوتهن خيرٌ	٥٦٧	عبدالله بن مسعود	٢٠٥٩
لهنّ - ابن عمر	٣٤٣٨	لا رقية إلا في نفس أو حمة أو لدغة - سهل	٣٨٨٨
لا تناجشوا - أبو هريرة	٤٢٠٢	ابن حنيف	٣٨٨٩
لا تنتفوا الشيب، ما من مسلم يشيب شيبه في الإسلام - عبدالله بن عمرو	١٨٢٥	لا رقية إلا من عين - أنس بن مالك	٣٨٨٤
لا تنتقب المرأة الحرام - ابن عمر	٤٩٤٢	لا رقية إلا من عين أو حمة - عمران بن حصين	٢٥٧٤
لا تترع الرحمة إلا من شقي - أبو هريرة	١٤٩٨	لا سبق إلا في خف أو حافر - أبو هريرة	١٣٩٣
لا تسنا يا أخي! من دعائك - عمر بن الخطاب	٢٤٧٩	لا سواء كنا مستضعفين مستذلين فلما خرجنا إلى المدينة - أوس بن حذيفة	٢٤٢٥
لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة - معاوية ابن أبي سفيان	٢٠٩٢	لا صام ولا أفطر - أبو قتادة الأنصاري	١٧٢٩
لا تُنكحُ الثَّيْبُ حتى تُسْتَأْمَرَ - أبو هريرة	٢٠٦٥	لا ضرورة في الإسلام - عبدالله بن عباس	٣٩١٤
لا تنكح المرأة على عمتها - أبو هريرة	٢٠٥١	لا صفر - مالك بن أنس	١٢٧٦
لا تنكحها - مرثد بن أبي مرثد الغنوي	٥٢٧١	لا صلاة بعد صلاة الصُّبح حتى تطلع الشمس - ابن عباس	١٠١
لا تُنهكي فإن ذلك أحطى للمرأة وأحب إلى البعل - أم عطية الأنصارية	٢٣٦١	لا صلاة لمن لا وضوء له - أبو هريرة	١٠١
لا تواصلوا فأيكُم أراد أن يواصل - أبو سعيد الخدري	٢١٥٧	لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب - عبادة ابن الصامت	٨٢٢
لا تُوطأ حاملٌ حتى تضع - أبو سعيد الخدري	٣٤٧٢	لا طلاق إلا فيما تملك - عبدالله بن عمرو	٢١٩٠
لا جائحة فيما أصيب دون ثلث رأس المال - يحيى بن سعيد الأنصاري	١٥٩١	لا طلاق ولا عناق في إغلاق - عائشة	٢١٩٣
لا جلب ولا جنب - عبدالله بن عمرو	٢٥٨١	لا عدوى ولا طيرة ولا صفر ولا هامة لا يُوردن مُمرضٌ على مُصح - أبو هريرة	٣٩١١
لا جلب ولا جنب - عمران بن حصين	٢٧٨٦	لا عدوى ولا طيرة ويعجبني الفأل الصالح - أنس بن مالك	٣٩١٥
لا حاجة لي فيه فإن شئت أن أفيضك به - ذو الجوشن الضبابي	٣٣٥١	لا عدوى ولا هامة ولا نوء ولا صفر - أبو هريرة	٣٩١٢
لا حتى تُميز بينه وبينه - فضالة بن عبيد	١٩٨٣	لا غفر في الإسلام - أنس بن مالك	٩٢٩
لا حرج - ابن عباس	٣٥٣٣	لا غرار في تسليم ولا صلاة - أبو هريرة	٩٢٨
لا حرج عليك أن تنفقي بالمعروف - عائشة	٢٩٢٥	لا غرار في الصلاة ولا تسليم - أبو هريرة	٣٩١٣
لا جلف في الإسلام وأيّما حلف كان في الجاهلية - جبير بن مطعم	٣٠٨٤	لا غول - أبو هريرة	٢٨٣١
لا حمى إلا لله عز وجل - الصعب بن جثامة	٣٠٨٣	لا فرع ولا عتيرة - أبو هريرة	٤٣٨٨
لا حمى إلا لله ولرسوله - الصعب بن جثامة	٢٢٧٤	لا قطع في ثمر ولا كثر - محمد بن يحيى بن حبان	١٣٧٠
لا حمى في الأراك - أبيض بن حمّال		لا ، كان كل عمله ديمة - عائشة	
لا دعوة في الإسلام - عبدالله بن عمرو	

أبو هريرة	٤٠٩٢	لا ، لا ، أخاف أن يتتابع فيها السكران	٤٤١٧
لا ولكنه لم يكن بأرض قومي فأجدني أعافه	٣٧٩٤	والغيران - عبادة بن الصامت	٤٤١٧
خالد بن الوليد	٣٨٧٣	لا ، لا ، لا ، ليصل للناس ابن أبي قحافة -	٤٦٦١
لا ولكنها داء - سويد بن طارق	٣٢٦٣	عبدالله بن زمعة	٢٢٦٤
لا ومقلب القلوب - عبدالله بن عمر	٣٢٨٨	لا مساعة في الإسلام - ابن عباس	٤٥٧٥
لا يأتي ابن آدم النذر القدر بشيء - أبو هريرة	٥٠٠٣	لا ، ميراثها لزوجها وولدها - جابر بن	٣٢٧٣
لا يأخذن أحدكم متاع أخيه لاعبًا ولا جادًا	١٧٢٠	عبدالله	٣٢٩٠
- يزيد بن سعيد الكندي	٣٤٣٦	لا نذر إلا فيما يتغنى به وجه الله - عبدالله بن	٣٢٩٢
لا يأوي الضالة إلا ضال - جرير بن عبدالله	٣٤٤٠	عمرو	٣٢٧٤
البجلي	٣٤٤٢	لا نذر في معصية وكفارته كفارة يمين -	٢٢٩٠
لا بيع بعضكم على بيع بعض - عبدالله بن	٢٥٥٢	عائشة	٢٢٨٥
عمر	٤٨٦٠	لا نذر في معصية وكفارته كفارة يمين -	٢٠٨٥
لا بيع حاضر لباد وإن كان أخاه - أنس بن	٦٩	عائشة	٢٩٦٩
مالك	٧٠	لا نذر ولا يمين فيما لا يملك ابن آدم -	٢٩٦٣
لا بيع حاضر لباد، وذروا الناس - جابر بن	٢٧	عبدالله بن عمرو	٢٩٧٧
عبدالله	٣٧٨٤	لا نفقة لك إلا أن تكوني حاملًا - فاطمة بنت	٣٩٢١
لا يتيقن في رقبة بعير قلادة من وتر -	٢٨٧٣	قيس	٢٤٨٠
أبو بشير الأنصاري	٣١٠٩	لا نفقة لها - فاطمة بنت قيس	٣٢٦٥
لا يبلغني أحد من أصحابي عن أحد شيئًا -	٢٩١١	لا نكاح إلا بولي - أبو موسى الأشعري	٤٧٧٥
عبدالله بن مسعود	٩٩٠	لا نورث ما تركنا صدقة - أبو بكر الصديق ..	١٦٤٦
لا يبولن أحدكم في الماء الدائم ثم يغتسل		لا نورث ما تركنا صدقة - عمر بن الخطاب ..	١٤٣٩
منه - أبو هريرة		لا نورث ما تركنا فهو صدقة - عائشة	
لا يبولن أحدكم في الماء الدائم، ولا يغتسل		زوج النبي ﷺ	
فيه من الجنابة - أبو هريرة		لا هامة ولا عدوى ولا طيرة - سعد بن مالك	
لا يبولن أحدكم في مستحمة - عبدالله بن		لا هجرة، ولكن جهاد ونية - عبدالله بن	
مغفل		عباس	
لا يتخلجن في نفسك شيء ضارعت فيه		لا وأستغفر الله - أبو هريرة	
النصرانية - هلب الطائي		لا وأستغفر الله لا وأستغفر الله - أبو هريرة ..	
لا يتم بعد احتلام ولا صمات يوم إلى الليل		لا ، وإن كنت سائلًا لا بد فسل الصالحين -	
- علي بن أبي طالب		الغراسي	
لا يتمنن أحدكم الموت - أنس بن مالك ...		لا وتران في ليلة - طلق بن علي	
لا يتوارث أهل ملتين شتى - عبدالله بن		لا وضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه -	
عمرو		أبو هريرة	
لا يجاوز بصره إشارته - عبدالله بن الزبير ...		لا ، ولكن الكبير من بطر الحق وغمط الناس	

- لا يجتمع في النار كافرٌ وقاتله أبدًا -
أبو هريرة ٢٤٩٥
- لا يجزي ولدٌ والده إلا إن يجده مملوكًا -
أبو هريرة ٥١٣٧
- لا يجعل أحدكم نصيبًا للشيطان من صلاته
أن لا ينصرف - عبدالله بن مسعود ١٠٤٢
- لا يجلد فوق عشر جلدات إلا في حد من
حدود الله - أبو بردة بن أبي موسى الأشعري ٤٤٩١
- لا يجلس بين رجلين إلا بإذنهما - عبدالله بن
عمرو ٤٨٤٤
- لا يجمع بين مفترق ولا يفرق بين مجتمع -
سويد بن غفلة ١٥٨٠
- لا يجوز لامرأة أمرٌ في مالها إذا ملك زوجها
عصمتها - عبدالله بن عمرو ٣٥٤٦
- لا يحتكر إلا خاطيء - معمر بن أبي معمر
أحد بني عدي بن كعب ٣٤٤٧
- لا يحل ثمن الكلب - أبو هريرة ٣٤٨٤
- لا يحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث -
عثمان بن عفان ٤٥٠٢
- لا يحل دم امرئ مسلم يشهد أن لا إله إلا
الله - عائشة ٤٣٥٣
- لا يحل دم رجل مسلم يشهد أن لا إله إلا الله
وأني رسول الله إلا بإحدى ثلاث - عبدالله
ابن مسعود ٤٣٥٢
- لا يحل سلفٌ وبيعٌ ولا شرطان في بيع -
عبدالله بن عمرو ٣٥٠٤
- لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر -
أبو سعيد الخدري ١٧٢٦
- لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر أن
تُجذَّ - أم حبيبة ٢٢٩٩
- لا يحل لامرأة مسلمة تسافر مسيرة ليلة إلا -
أبو هريرة ١٧٢٣
- لا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن
يسقي ماء - رويغ بن ثابت الأنصاري ٢١٥٨
- لا يحل لرجل أن يعطي عطية - عبدالله بن
عمرو عبدالله بن عباس ٣٥٣٩
- لا يحل لرجل أن يفرق بين اثنين إلا بإذنهما
عبدالله بن عمرو ٤٨٤٥
- لا يحل لرجل يؤمن بالله واليوم الآخر أن
يُصلِّي وهو جَنَنٌ - أبو هريرة ٩١
- لا يحل لكم أن ترثوا النساء كرها -
ابن عباس ٢٠٨٩
- لا يحل لمؤمن أن يهجر مؤمنًا فوق ثلاث -
أبو هريرة ٤٩١٢
- لا يحل لمسلم أن يروع مُسلمًا -
عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أصحاب محمد
ﷺ ٥٠٠٤
- لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاث -
أبو هريرة ٤٩١٤
- لا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاثة أيام
أبو أيوب الأنصاري ٤٩١١
- لا يحلن أحدٌ ماشية أحد بغير إذنه -
ابن عمر ٢٦٢٣
- لا يحلف أحدٌ عند منبري هذا على يمين آئمة
جابر بن عبدالله ٣٢٤٦
- لا يُخط ولا يُعصدُ حمى رسول الله ﷺ -
جابر بن عبدالله ٢٠٣٩
- لا يُختلى خلاها ولا يُنْقَر صيدها - علي بن
أبي طالب ٢٠٣٥
- لا يخرج الرجلان يضربان الغائط كاشفين -
أبو سعيد الخدري ١٥
- لا يخطب أحدكم على خطبة أخيه -
ابن عمر ٢٠٨١
- لا يخطب الرجل على خطبة أخيه -
أبو هريرة ٢٠٨٠
- لا يدخل الجنة الجواظ ولا الجعظري -
حارثة بن وهب ٤٨٠١
- لا يدخل الجنة صاحب مكس - عقبة بن

عامر	٢٩٣٧	- لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن -
- لا يدخل الجنة قاطع - جبير بن مطعم	١٦٩٦	أبو هريرة
- لا يدخل الجنة قتات - حذيفة بن اليمان	٤٨٧١	- لا يسأل بوجه الله إلا الجنة - جابر بن عبد الله
- لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال حبة من خردل من كبر - عبد الله بن مسعود	٤٠٩١	- لا يسأل الرجل فيما ضرب امرأته - عمر بن الخطاب
- لا يدخل النار أحد ممن بايع تحت الشجرة - جابر بن عبد الله	٤٦٥٣	- لا يسأل رجل مولاة من فضل هو عنده - معاوية بن حيدة القشيري
- لا يدعون أحدكم بالموت لضر نزل به - أنس بن مالك	٣١٠٨	- لا يستئذنك الذين يؤمنون بالله واليوم الآخر - ابن عباس
- لا يرث المسلم الكافر - أسامة بن زيد	٢٩٠٩	- لا يشكر الله من لا يشكر الناس - أبو هريرة
- لا يؤرد الدعاء بين الأذان والإقامة - أنس بن مالك	٥٢١	- لا يصادفها عبد مسلم وهو يصلي - أبو هريرة
- لا يرذ شيئاً وإنما يستخرج به من البخيل - عبد الله بن عمر	٣٢٨٧	- لا يُصل أحدكم في الثوب الواحد ليس على منكبیه منه شيء - أبو هريرة
- لا يركب البحر إلا حاج أو معتمر - عبد الله ابن عمرو	٢٤٨٩	- لا يُصلى بحضرة الطعام - عائشة
- لا يزال أحدكم في صلاة ما كانت الصلاة تحبسه - أبو هريرة	٤٧٠	- لا يُصلى الإمام في الموضع الذي صلى فيه حتى يتحول - المغيرة بن شعبة
- لا يزال الدين ظاهراً ما عجل الناس الفطر - أبو هريرة	٢٣٥٣	- لا يُصلي لكم - أبو سهلة السائب بن خلاد
- لا يزال العبد في صلاة ما كان في مصلاه - أبو هريرة	٤٧١	- لا يُصم أحدكم يوم الجمعة - أبو هريرة
- لا يزال قوم يتأخرون عن الصف الأول - عائشة	٦٧٩	- لا يفترق اثنان إلا عن تراض - أبو هريرة
- لا يزال الله عز وجل مقبلاً على العبد وهو في صلاته - أبو ذر الغفاري	٩٠٩	- لا يفرضين رجل إلى رجل، ولا امرأة إلى امرأة - أبو هريرة
- لا يزال المؤمن معتكفاً صالحاً ما لم يصب دمًا حراماً - أبو الدرداء	٤٢٧٠	- لا يفطر من قاء ولا من احتلم ولا من احتجم - زيد بن أسلم عن رجل من أصحابه عن رجل من الصحابة
- لا يزال الناس يتساءلون حتى يقال هذا - أبو هريرة	٤٧٢١	- لا يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث - عبد الله بن عمرو
- لا يزال هذا الدين عزيزاً إلى اثني عشر خليفة - جابر بن سمرة	٤٢٨٠	- لا يفقه من قرأه في أقل من ثلاث - عبد الله ابن عمرو
- لا يزال هذا الدين قائماً حتى يكون عليكم اثنا عشر خليفة - جابر بن سمرة	٤٢٧٩	- لا يقبل الله صدقة من غُلُول - أسامة بن عمير الهذلي
		- لا يقبل الله صلاة أحدكم إذا أحدث - أبو هريرة

- لا يقبل الله صلاة حائض إلا بخمار - عائشة ٦٤١
 - لا يقبل الله صلاة رجل في جسده شيء من خلق - أبو موسى الأشعري ٤١٧٨
 - لا يقتسم ورثتي ديناراً - أبو هريرة ٢٩٧٤
 - لا يُقتل حُرُّ بعد - سمرة بن جندب ٤٥١٧
 - لا يقتل مؤمن بكافر، ومن قتل مؤمناً متعمداً
 - دفع - عبدالله بن عمرو بن العاص ٤٥٠٦
 - لا يُقْض إلا أمير أو مأمور أو مختال - عوف
 - ابن مالك الأشجعي ٣٦٦٥
 - لا يقضي الحكم بين اثنين وهو غضبان -
 - أبو بكره الثقفي ٣٥٨٩
 - لا يقضي ذلك اليوم الرجل ولا أهل مصره -
 - الحسن البصري ٢٣٣٣
 - لا يقضين كانت المرأة من نساء النبي ﷺ
 - تقعد في النفاس - أم سلمة ٣١٢
 - لا يقطع الصلاة شيء، وادروا ما استطعتم
 - أبو سعيد الخدري ٧١٩
 - لا يقول القوم خلف الإمام: سمع الله لمن
 - حمده - عامر الشعبي ٨٤٩
 - لا يقولن أحدكم إني صمت رمضان كله -
 - أبو بكره نفع بن الحارث ٢٤١٥
 - لا يقولن أحدكم جاشت نفسي - عائشة ٤٩٧٩
 - لا يقولن أحدكم خبثت نفسي - سهل بن
 - حنيف ٤٩٧٨
 - لا يقولن أحدكم: عيدي وأمتي - أبو هريرة ٤٩٧٥
 - لا يقولن أحدكم: الكرم فإن الكرم الرجل
 - المسلم - أبو هريرة ٤٩٧٤
 - لا يقولن أحدكم: اللهم! اغفر لي إن شئت
 - أبو هريرة ١٤٨٣
 - لا يكون اللعانون شفعاء ولا شهداء -
 - أبو الدرداء الأنصاري ٤٩٠٧
 - لا يكون لمسلم أن يهجر مسلماً فوق ثلاثة -
 - عائشة ٤٩١٣
 - لا يلبس القميص ولا البرنس ولا السراويل
 عبدالله بن عمر ١٨٢٣
 - لا يلج النار رجل صلى قبل طلوع الشمس -
 - عمارة بن روية ٤٢٨
 - لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين -
 - أبو هريرة ٤٨٦٢
 - لا يمشي أحدكم في النعل الواحدة -
 - أبو هريرة ٤١٣٦
 - لا يمنع فضل الماء ليمنع به الكلاً -
 - أبو هريرة ٣٤٧٣
 - لا يمنحك ذلك فإن الولاء لمن أعتق - عائشة ٢٩١٥
 - لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره فإنه
 - يؤذن - عبدالله بن مسعود ٢٣٤٧
 - لا يمنعن من سحورك أذان بلال ولا يياض
 - الأفق - سمرة بن جندب ٢٣٤٦
 - لا يموت أحدكم إلا وهو يحسن الظن بالله -
 - جابر بن عبدالله ٣١١٣
 - لا يمين عليك ولا نذر في معصية الرب -
 - عمر بن الخطاب ٣٢٧٢
 - لا ينتحي اثنان دون صاحبهما فإن ذلك
 - يحزنه - عبدالله بن عمر ٤٨٥١
 - لا ينظر الرجل إلى عرية الرجل ولا المرأة
 - إلى عرية المرأة - أبو سعيد الخدري ٤٠١٨
 - لا يفتل حتى يسمع صوتاً أو يجد ريحاً -
 - عبدالله بن زيد ١٧٦
 - لا يفرن أحد حتى يكون آخر عهده الطواف
 - ابن عباس ٢٠٠٢
 - لا ينقش أحدٌ على نقش خاتمي هذا -
 - ابن عمر ٤٢١٩
 - لا ينكح الزاني المعجود إلا مثله - أبو هريرة ٢٠٥٢
 - لا ينكح المحرم ولا ينكح - عثمان بن عفان ١٨٤١
 - لا يوجدمسلم - جابر بن عبدالله ١٠٤٨
 - لأخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب
 - عمر بن الخطاب ٣٠٣٠
 - لأرْمُقن صلاة رسول الله ﷺ الليلة قال:

لعلكم تقرأون خلف إمامكم - عبادة بن الصامت ٨٢٣	فتوسدت عتيه - زيد بن خالد الجهني ١٣٦٦
- لعله يُخفف عنهما مالم يبسا - ابن عباس ... ٢٠	- لأعلمنك أعظم سورة من - أو في - القرآن
- لعلها حابستنا! - عائشة ٢٠٠٣	أبو سعيد بن المعلى ١٤٥٨
- لعمر إلهك - لقيط بن عامر ٣٢٦٦	- لأقضي فيكم بقضاء رسول الله ﷺ من أفلس
- لعن الله الخمر وشاربها وساقبها وبائعها ومبتاعها - ابن عمر ٣٦٧٤	أو مات فوجد رجل متاعه - أبو هريرة ٣٥٢٣
- لعن الله الواشمات والمستوشمات - عبدالله ابن مسعود ٤١٦٩	- لأن أقدم مع قوم يذكرون الله تعالى من صلاة الغداة حتى تطلع الشمس - أنس بن مالك .. ٣٦٦٧
- لعن الله اليهود ثلاثاً - عبدالله بن عباس ٣٤٨٨	- لأن يتصدق المرء في حياته بدرهم خير له - أبو سعيد الخدري ٢٨٦٦
- لعن رسول الله ﷺ أكل الربا - عبدالله بن مسعود ٣٣٣٣	- لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق ثيابه - أبو هريرة ٣٢٢٨
- لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرتشي - عبدالله بن عمرو ٣٥٨٠	- لأن يمتلىء جوف أحدكم قيحاً - أبو هريرة . ٥٠٠٩
- لعن رسول الله ﷺ الرجل يلبس لبسة المرأة أبو هريرة ٤٠٩٨	- لأنه حديث عهد بربه - أنس بن مالك ٥١٠٠
- لعن رسول الله ﷺ النائحة والمستمعة - أبو سعيد الخدري ٣١٢٨	- لبن الدر يُحلب بنفخته إذا كان مرهوناً - أبو هريرة ٣٥٢٦
- لعن رسول الله ﷺ الواصلة والمستوصلة، والواشمة والمستوشمة - عبدالله بن عمر ... ٤١٦٨	- لبيك عمرة وحجا - أنس بن مالك ١٧٩٥
- لعن رسول الله ﷺ زائرات القبور - عبدالله بن عباس ٢٢٣٦	- لبيك اللهم لبيك! - عبدالله بن عمر ١٨١٢
- لعن المُجَلَّ والمُحَلَّلُ - علي بن أبي طالب ٢٠٧٦	- لتأخذوا مناسككم - جابر بن عبدالله ١٩٧٠
- لعنت الواصلة والمستوصلة والنامصة والمتنصة والواشمة - ابن عباس ٤١٧٠	- لتسؤن صفوفكم أو ليخالفن الله بين وجوهكم - الثَّعْمَانُ بن بشير ٦٦٣
- لقد أراك الله خيرًا فمر بلائاً فليؤذن - عبدالرحمن بن أبي ليلى عن أصحابه ٥٠٦	- لثمخون الزَّوم الشام أربعين صباحاً - مكحول ٤٦٣٨
- لقد ارتقيت على ظهر البيت فرأيت رسول الله ﷺ - عبدالله بن عمر ١٢	- لتنظر عدة الليالي والأيام التي كانت تحيضُهنَّ - أم سلمة زوج النبي ﷺ ٢٧٤
- لقد أعجبني أن تكون صلاة المسلمين - عبدالرحمن بن أبي ليلى عن أصحابه ٥٠٦	- للحد لنا والشق لغيرنا - عبدالله بن عباس .. ٣٢٠٨
- لقد بلغ وعيد قريش منكم المبالغ - عبدالرحمن بن كعب عن رجل من أصحاب النبي ﷺ ٣٠٠٤	- لحق المسلمون رجلاً في غنيمة له فقال: السلام عليكم - ابن عباس ٣٩٧٤
	- لست تاركاً شيئاً كان رسول الله ﷺ يعمل به - أبو بكر الصديق ٢٩٧٠
	- لست ممن يفعله خيلاء - عبدالله بن عمر ٤٠٨٥
	- لعل صاحبها أَلَمَّ بها - أبو الدرداء ٢١٥٦
	- لعلك قُبِلت أو غمزت أو نظرت - ابن عباس ٤٤٢٧
	- لعلكم تقاتلون قومًا فتظهرون عليهم - رجل من جهينة ٣٠٥١

لقد تاب نوبة لو تابها أهل المدينة لقبل منهم	٤٣٧٩	لقد نهانا نبي الله ﷺ اليوم فذكر أشياء - رافع	٣٤٢٦
وائل بن حجر	٨٨٢	ابن رفاعه	٥٤٨
لقد تحجرت واسعا - أبو هريرة	٣٨٠	لقد هممت أن أمر بالصلاة فتقام ثم أمر رجلاً	٥٤٩
لقد تحجرت واسعا - أبو هريرة	٢٥٠٨	أبو هريرة	٣٨٨٢
لقد تركتم بالمدينة أقواما ما سرتهم مسيراً -	١٤٩٥	لقد هممت أن أمر فتيتي فيجمعوا خُزماً من	٥٠٧
أنس بن مالك	٧٦٣	خطب - أبو هريرة	٣١١٧
لقد دعا الله باسمه العظيم - أنس بن مالك	٥٠٠٨	لقد هممت أن أنهى عن الغيلة حتى ذكرت	٣٠٥٥
الأنصاري	٦٣٠	أن الروم وفارس يفعلون ذلك - جدامة	٤٤٥٧
لقد رأيت اثني عشر ملكا يتدرونها أيهم	١١٠٤	الأسدية	٢٨٩٦
يرفعها - أنس بن مالك	٢٤١٣	لقنها بلالاً - معاذ بن جبل	٢١٢
لقد رأيت أو أمرت أن أتجوز في القول -	٣١٨٢	لقتوا موتاكم قول لا إله إلا الله - أبو سعيد	١٠٣٨
عمرو بن العاص	١٩٣	الخدري	٣٠٢٦
لقد رأيت بضعة وثلاثين ملكاً يتدرونها -	٣٧١	لقت بلالاً مؤذن رسول الله ﷺ بحلب -	٤٥٢٤
رفاعة بن رافع الزُرقي	١٤٩٣	عبدالله الهوزني	٤٥٣٤
لقد رأيت الرجال عاقدي أزهرهم في أعناقهم	٣٢٣٠	لقت عمي ومعه رايث، فقلت له : أين تريد؟	٢٣٣٢
سهل بن سعد الساعدي	٨٣٥	البراء بن عازب	١٦٦٥
لقد رأيت رسول الله ﷺ وهو على المنبر	٤٨٧٥	لك السدس - عمران بن حصين	
ما يزيد على هذه - عمارة بن روية		لك مافوق الإزار - عبدالله بن سعد	
لقد رأيت اليوم أمراً ما كنت أظن أني أراه -		الأنصاري	
دحية بن خليفة		لكل ابن آدم حظه من الزنا - أبو هريرة	
لقد رأيتنا ونحن مع رسول الله ﷺ نرمل رملاً		لكل أمة مجوسٌ ومجوس هذه الأمة الذين	
أبو بكره نفع بن الحارث		يقولون لا قدر - حذيفة بن اليمان	
لقد رأيتني سابع سبعة أو سادس ستة -		لكل سهو سجدتان بعدما يُسلم - ثوبان	
عبدالله بن الحارث بن جزء		مولي رسول الله ﷺ	
لقد رأيتني وأنا أفركه من ثوب رسول الله ﷺ		لكم أن لا تُحشروا ولا تُعشروا - عثمان بن	
عائشة		أبي العاص	
لقد سألت الله بالاسم الذي إذا سُئل به أعطى		لكم شاهدان يشهدان على قتل صاحبكم؟ -	
بريدة بن الحصيب الأسلمي		رافع بن خديج	
لقد سبق هؤلاء خيراً كثيراً - بشير مولى		لكم كذا وكذا - عائشة	
رسول الله ﷺ		لكننا رأيناه ليلة السبت، فلا نزال نصومه -	
لقد صلى بنا هذا قبل صلاة محمد ﷺ -		عبدالله بن عباس	
عمران بن حصين		للسائل حق وإن جاء على فرس - حسين بن	
لقد قلت كلمة لو مزج بها البحر لمزجته -		علي	
عائشة		للفغازي أجره، وللجاعل أجره - عبدالله بن	

٣٤١٤	عبدالله	٢٥٢٦	عمرو
-	لما أفاء الله على نبيه ﷺ خير قسمها - بشير	-	للمهاجرين إقامة بعد الصدر ثلاثاً - السائب
٣٠١٣	ابن يسار	٢٠٢٢	ابن يزيد
-	لما أمر رسول الله ﷺ بالناقوس يعمل	-	لله أقدر عليك منك عليه - أبو مسعود
-	ليضرب به للناس لجمع الصلاة - عبدالله بن	٥١٥٩	الأنصاري
٤٩٩	زيد	-	لم أر رسول الله ﷺ يمسح من البيت إلا
-	لما أمر النبي ﷺ برفع ماعز بن مالك خرجنا	١٨٧٤	الركنين - ابن عمر
٤٤٣١	به إلى البقيع - أبو سعيد الخدري	-	لم أنس ولم تقصر الصلاة - أبو هريرة
-	لما أن قتل الحجاج ابن الزبير أرسل إلى ابن	-	لم تقتل من نسايتهم - تعني بني قريظة - إلا
١٩١٤	عمر - ابن عمر	٢٦٧١	امراة - عائشة
-	لما انتهى إلى الجمرة الكبرى جعل البيت	-	لم عذبت نفسك؟ - معجبة الباهلية، عن
١٩٧٤	عن يساره - عبدالله بن مسعود	٢٤٢٨	أيها أو عمتها
-	لما أنزل الله عز وجل: ﴿ولا تقربوا مال	-	لم يأمرني رسول الله ﷺ أن أنزله - أبو رافع
٢٨٧١	اليتيم - ابن عباس	٢٠٠٩	مولي النبي ﷺ
-	لما بايع رسول الله ﷺ النساء قامت امرأة -	-	لم يطف النبي ﷺ ولا أصحابه بين الصفا
١٦٨٦	سعد بن مالك	١٨٩٥	والمروة، إلا - جابر بن عبدالله
-	لما توجه النبي ﷺ إلى الكعبة قالوا:	-	لم يكذب من نمي بين اثنين ليصلح - أم كلثوم
٤٦٨٠	يا رسول الله! - ابن عباس	٤٩٢٠	ابن عقبة بن أبي معيط
-	لما توفي رسول الله ﷺ واستخلف أبو بكر	-	لم يكن ثوب أحب إلى رسول الله ﷺ من
١٥٥٦	بعده - أبو هريرة	٤٠٢٦	قميص - أم سلمة
-	لما خرجت الحروية أتيت علياً فقال: انت	-	لم يكن لرسول الله ﷺ إلا مؤذن واحد -
٤٠٣٧	هؤلاء القوم - عبدالله بن عباس	١٠٨٩	السائب بن يزيد
-	لما خلق الله الجنة قال لجبريل: اذهب فانظر	-	لما اتخذ عثمان الأموال بالطائف - محمد
٤٧٤٤	إليها - أبو هريرة	١٩٦٣	ابن شهاب الزهري
-	لما صالح رسول الله ﷺ أهل الحديبية -	-	لما أخذ رسول الله ﷺ صفية أقام عندها
١٨٣٢	البراء بن عازب	٢١٢٣	ثلاثاً - أنس بن مالك
-	لما صمنا مع النبي ﷺ تسعاً وعشرين أكثر -	-	لما أرادوا غسل النبي ﷺ قالوا: والله! ما
٢٣٢٢	عبدالله بن مسعود	٣١٤١	ندري - عائشة
-	لما عُرج بي مرت بقوم لهم أظفار من	٢٥٢٠	لما أصيب إخوانكم بأحد - ابن عباس
٤٨٧٨	نحاس - أنس بن مالك	-	لما أصيب سعد بن معاذ يوم الخندق -
-	لما عُرج نبي الله ﷺ في الجنة - أنس بن	٣١٠١	عائشة
٤٧٤٨	مالك	-	لما اطمأن رسول الله ﷺ بمكة عام الفتح -
-	لما فتح رسول الله ﷺ مكة قلت -	١٨٧٨	صفية بنت شيبه
١٨٩٨	عبدالرحمن بن صفوان	-	لما أفاء الله على رسوله خير - جابر بن

- لما فتح الله على رسوله مكة قام النبي ﷺ
فيهم - أبو هريرة ٢٠١٧
- لما فتح نبي الله ﷺ مكة جعل أهل مكة يأتونه
بصبيا نهم - الوليد بن عتبة ٤١٨١
- لما قُتل زيد بن حارثة وجعفر وعبد الله بن
رواحه - عائشة ٣١٢٢
- لما قدم رسول الله ﷺ المدينة لعبت الحبشة
لقدومه - أنس بن مالك ٤٩٢٣
- لما قديم المهاجرون الأولون نزلوا العُصبة
قبل مقدم رسول الله ﷺ - ابن عمر ٥٨٨
- لما قدم النبي ﷺ المدينة من غزوة تبوك تلقاه
الناس - السائب بن يزيد ٢٧٧٩
- لما قديم النبي ﷺ المدينة نحر جزورًا أو بقرة
جابر بن عبد الله ٣٧٤٧
- لما قديم النبي ﷺ المدينة وجد اليهود
يصومون - عبد الله بن عباس ٢٤٤٤
- لما كان يوم بدر فأخذ يعني النبي ﷺ الفداء
عمر بن الخطاب ٢٦٩٠
- لما كان يوم فتح مكة آمن رسول الله ﷺ يعني
الناس - سعد بن أبي وقاص ٢٦٨٣
- لما لقي النبي ﷺ المشركين يوم حنين
فانكشفوا - البراء بن عازب ٢٦٥٨
- لما مات إبراهيم ابن النبي ﷺ صلى عليه -
عبد الله البهي ٣١٨٨
- لما مات النجاشي كُنا نتحدث - عائشة ٢٥٢٣
- لما نحر رسول الله ﷺ بدنه - علي بن أبي
طالب ١٧٦٤
- لما نزل تحريم الخمر قال عمر: اللهم! بين لنا
في الخمر بيانًا شفاء - عمر بن الخطاب ٣٦٧٠
- لما نزل عذري قام النبي ﷺ على المنبر فذكر
ذلك وتلا - عائشة ٤٤٧٤
- لما نزل النبي ﷺ بمر الظهران قال العباس -
ابن عباس ٣٠٢٢
- لما نزلت ﴿يدين عليهم من جلايبهن﴾ -
- أم سلمة ٤١٠١
- لما نزلت أول المزمّل كانوا يقومون نحوًا من
قيامهم في شهر رمضان حتى - ابن عباس ... ١٣٠٥
- لما نزلت الآيات الأواخر من سورة البقرة -
عائشة ٣٤٩٠
- لما نزلت هذه الآية ﴿حتى يتبين لكم الخيط
الأبيض من الخيط الأسود﴾ - عدي بن حاتم ٢٣٤٩
- لما نزلت هذه الآية ﴿فإن جاءوك فاحكم
بينهم﴾ - ابن عباس ٣٥٩١
- لما نزلت هذه الآية: ﴿وعلى الذين يطيقونه
فدية طعام مسكين﴾ - سلمة بن الأكوع ٢٣١٥
- لما وُلّي خالد القسري أضعف الصاع - أمية
ابن خالد ٣٢٨١
- لن تكون، أو لن تقوم الساعة حتى تكون
قبلها عشر آيات - حذيفة بن أسيد الغفاري .. ٤٣١١
- لن نستعمل أو لا نستعمل على عملنا من
أراد - أبو موسى الأشعري ٣٥٧٩
- لن يجمع الله على هذه الأمة سيفين - عوف
ابن مالك ٤٣٠١
- لن يعجز الله هذه الأمة من نصف يوم -
أبو ثعلبة الخشني ٤٣٤٩
- لن يهلك الناس حتى يعذروا من أنفسهم -
رجل من أصحاب النبي ﷺ ٤٣٤٧
- الله أحق أن يستحي منه من الناس - معاوية
القشيري ٤٠١٧
- الله أعلم بما كانوا عاملين - ابن عباس ٤٧١١
- الله أكبر كبيرًا، الله أكبر كبيرًا، الله أكبر كبيرًا
جبير بن مطعم ٧٦٤
- الله أكبر الله أكبر الله أكبر، الحمد لله الذي رد
كيده إلى الوسوسة - ابن عباس ٥١١٢
- الله الطيب بل أنت رجل رفيق طيبها الذي
خلقها - أبو رمة ٤٢٠٧
- لها الصداق بما استحلت من فرجها -
بصرة بن أكثم ٢١٣١

لو كان على أمك دينٌ أكنت قاضيته؟ -	لهو أطيب عند الله عز وجل من ريح المسك -
عبدالله بن عباس ٣٣١٠	خالد بن اللجلاج ٤٤٣٥
لو كان مطعم بن عدي حياً ثم كلمني في	لو أخذتم إهابها - ميمونة ٤١٢٦
هؤلاء - جبير بن مطعم ٢٦٨٩	لو أدرك رسول الله ﷺ ما أحدث النساء -
لو كانت سورة واحدة لكفت الناس -	عائشة ٥٦٩
أبو سعيد الخدري ٢٤٥٩	لو استقبلت من أمري ما استدبرت - عائشة .
لو كنت امرأة لغيرت أظفارك - عائشة ٤١٦٦	لو أمرتم هذا أن يغسل ذا عنه - أنس بن
لو كنت جاعلاً لمشرك دية جعلت لأخي -	مالك ٤٧٨٩
مُجَاعَة بن مرارة اليمامي ٢٩٩٠	لو أمرتم هذا أن يغسل هذا عنه - أنس بن
لو كنت قدّام النبي ﷺ لرأيت إبطيه -	مالك ٤١٨٢
أبو هريرة ٧٤٦	لو أن أحدكم إذا أراد أن يأتي أهله قال -
لو لم يبق من الدنيا إلا يوم - عبدالله بن	ابن عباس ٢١٦١
مسعود ٤٢٨٢	لو أن رجلاً نتج فرساً لم تنتج حتى تقوم
لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله رجلاً	الساعة - حذيفة بن اليمان ٤٢٤٧
من أهل بيتي - علي بن أبي طالب ٤٢٨٣	لو تركنا هذا الباب للنساء - ابن عمر ٤٦٢
لو يعلم المارء بين يدي المصلي ماذا عليه -	لو تركنا هذا الباب للنساء - ابن عمر ٥٧١
أبو جهيم ٧٠١	لو دخلوها أو دخلوا فيها لم يزالوا فيها -
لولا آخر المسلمين ما فتحت قرية إلا قسمتها	علي بن أبي طالب ٢٦٢٥
عمر بن الخطاب ٣٠٢٠	لو سترته بثوبك كان خيراً لك - نعيم بن
لولا أن أشقّ على أمتي لأمرتهم بالسواك -	هزال الأسلمي ٤٣٧٧
زيد بن خالد الجهني ٤٧	لو شاء رب هذه الصدقة تصدق بأطيب منها
لولا أن أشقّ على المؤمنين لأمرتهم -	عوف بن مالك ١٦٠٨
أبو هريرة ٤٦	لو شهدته قبل أن يدفن لم يدفن في مقابر
لولا أن تجد صفية في نفسها لتركته حتى	المسلمين - أبو زيد ٣٩٦٠
تأكله العافية - أنس بن مالك ٣١٣٦	لو طعنت في فخذها لأجزأ عنك -
لولا أن الكلاب أمة من الأمم - عبدالله بن	أبو العشاء عن أبيه ٢٨٢٥
مغفل ٢٨٤٥	لو علمنا أن كلمة الحسن تبلغ ما بلغت لكتبتا
لولا أنك رسولٌ لضربت عنقك - عبدالله بن	برجوعه كتاباً - عبدالله بن عون ٤٦٢٤
مسعود ٢٧٦٢	لو قال: أعوذ بكلمات الله التامة من شر
لولا أني أخاف أن تكون صدقة لأكلتها -	ماخلق - أبو هريرة ٣٨٩٩
أنس بن مالك ١٦٥٢	لو كان الدين بالرأي فكان أسفل الخُف
لولا هديي لحلت - جابر بن عبدالله ١٧٨٧	أولى بالمسح - علي بن أبي طالب ١٦٢
لئى الواجد يحل عرضه وعقوبته - الشريد بن	لو كان الدين بالرأي لكان باطن القدمين
سويد الثقفي ٣٦٢٨	أحق - علي بن أبي طالب ١٦٤

- ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراؤكم -
 ابن عباس ٥٩٠
 - ليأتين على الناس زمان لا يبقى أحد إلا أكل
 الربا - أبو هريرة ٣٣٣١
 - لِيُكَلِّمَ شاهدكم غائبكم لا تُصَلُّوا بعد الفجر
 ألا سجدتين - ابن عمر ١٢٧٨
 - لية لا ليتين - أم سلمة ٤١١٥
 - لِيَتَّقِه الصائم - معبد بن هوزة ٢٣٧٧
 - ليس بأرض ولا امرأة ولكنه رجل ولد عشرة
 من العرب - فروة بن مسيك الغطفي ٣٩٨٨
 - ليس بك على أهلك هوان - أم سلمة ٢١٢٢
 - ليس بيني وبينه يعني عيسى عليه السلام،
 نبي، وإنه نازل - أبو هريرة ٤٣٢٤
 - ليس ﴿ص﴾ من عزائم الشُّجود - ابن عباس ١٤٠٩
 - ليس على الخائن قطع - جابر بن عبدالله ٤٣٩٢
 - ليس على الذي يأتي البهيمة حد - ابن عباس ٤٤٦٥
 - ليس على مسلم جزية - ابن عباس ٣٠٥٣
 - ليس على المسلم في عبده ولا في فرسه
 صدقة - أبو هريرة ١٥٩٥
 - ليس على المتهب قطع - جابر بن عبدالله ٤٣٩١
 - ليس على النساء الحلق - ابن عباس ١٩٨٤
 - ﴿ليس عليكم جناح أن تبتغوا فضلاً من
 ربكم﴾ - عبدالله بن عباس ١٧٣١
 - ليس في الخيل والريق زكاة - أبو هريرة ١٥٩٤
 - ليس في النوم تفريط إنما التفريط في اليقظة -
 أبو قتادة الأنصاري ٤٤١
 - ليس فيما دون خمس ذود صدقة - أبو سعيد
 الخدري ١٥٥٨
 - ليس لك عليه نفقة - فاطمة بنت قيس ٢٢٨٤
 - ليس لك منه إلا ذلك - وائل بن حجر
 الحضرمي ٣٦٢٣
 - ليس لك ولا لأصحابك - عبدالله بن مسعود ١٤١٧
 - ليس للقاتل شيء وإن لم يكن له وارث -
 عبدالله بن عمرو بن العاص ٤٥٦٤
- ليس لله شريك - أسامة بن عمير ٣٩٣٣
 - ليس للولي مع الثَّيب أمر - ابن عباس ٢١٠٠
 - ليس للمسكين الذي ترده التمرة والتمرثان -
 أبو هريرة ١٦٣١
 - ليس من البر الصيام في السفر - جابر بن
 عبدالله ٢٤٠٧
 - ليس منا من حلق ومن سلق ومن خرق -
 أبو موسى الأشعري ٣١٣٠
 - ليس منا من خبب امرأة على زوجها -
 أبو هريرة ٢١٧٥
 - ليس منا من دعا إلى عصبية - جبير بن مطعم ٥١٢١
 - ليس منا من غش - أبو هريرة ٣٤٥٢
 - ليس منا من لم يتغنَّ بالقرآن - أبو لبابة ١٤٧١
 - ليس منا من لم يتغنَّ بالقرآن - سعد بن أبي
 وقاص ١٤٦٩
 - ليس الواصل بالمكافئ - عبدالله بن عمرو ١٦٩٧
 - ليست لها نفقة ولا مسكن - فاطمة بنت قيس ٢٢٨٦
 - ليس من ناس من أمتي الخمر يسمونها بغير
 اسمها - أبو مالك الأشعري ٣٦٨٨
 - ليس من ناس من أمتي الخمر يسمونها بغير
 اسمها - سفيان الثوري ٣٦٨٩
 - ليس من الخير ودعوة المسلمين - أم عطية .. ١١٣٦
 - ليس من أحدكم نشاطه فإذا كسل أو فتر
 فليقعد - أنس بن مالك ١٣١٢
 - ليس من شاء منكم في رحله - جابر بن
 عبدالله ١٠٦٥
 - ليس من ذكره وأثنى عليه - المقداد بن الأسود ٢٠٨
 - ليس من أمتي أقوام يستحلون الخمر
 والحرير - أبو مالك الأشعري ٤٠٣٩
 - ليلة الضيف حق على كل مسلم - المقدام
 أبو كريمة ٣٧٥٠
 - ليلة القدر ليلة سبع وعشرين - معاوية بن أبي
 سفيان ١٣٨٦
 - ليس من كل إنسان مصلاه - فاطمة بنت قيس ... ٤٣٢٦

- عمر بن العاص ٣١٢٣
 - ما أدري أتبع لعين هو أم لا - أبو هريرة ٤٦٧٤
 - ما أدري أيُّ رجل أم يد امرأه - عائشة ٤١٦٦
 - ما أذن الله لشيء ما أذن لنبي حسن الصوت
 يتغنّى بالقرآن - أبو هريرة ١٤٧٣
 - ما أردت؟ - ركانة بن عبد يزيد ٢٢٠٨
 - ما أرى الأمر إلا أعجل من ذلك - عبدالله بن
 عمرو ٥٢٣٦
 - ما أسكر كثيره فقليله حرام - جابر بن عبدالله ٣٦٨١
 - ما أصدققتها؟ - عبدالرحمن بن عوف ٢١٠٩
 - ما أصر من استغفر وإن عاد في اليوم -
 أبو بكر الصديق ١٥١٤
 - ما ألقاه السحر عندي إلا نائماً - عائشة ١٣١٨
 - ما ألقى البحر أو جزر عنه فكلوه وما مات فيه
 وطفلاً فلا تاكلوه - جابر بن عبدالله ٣٨١٥
 - ما أمرت بتشديد المساجد - ابن عباس ٤٤٨
 - ما أمرتُ كُلِّمًا بَلْتُ أَنْ أتوضأ - عائشة ٤٢
 - ما أنا بأحق بهذا الفيء منكم - عمر بن
 الخطاب ٢٩٥٠
 - ما أنتم جزء من مائة ألف جزء ممن يرد عليَّ
 الحوض - زيد بن أرقم ٤٧٤٦
 - ما أوتيكم من شيء وما أمنعكموه -
 أبو هريرة ٢٩٤٩
 - ما بال أحدكم يومي بيده كأنها أذناب خيل
 شمس - جابر بن سمرة ٩٩٨
 - ما بال أقوام يرفعون أبصارهم في صلاتهم -
 أنس بن مالك ٩١٣
 - ما بال أقوام يقولون كذا وكذا؟ - عائشة ٤٧٨٨
 - ما بال أناس يشترطون شروطاً ليست في
 كتاب الله - عائشة ٣٩٢٩
 - ما بال رجال يقول أحدهم: أعتق يافلان! -
 عائشة ٣٩٣٠
 - ما بال العامل نبعثه فيحيي فيقول: هذا لكم
 وهذا أهدي لي - أبو حميد الساعدي ٢٩٤٦

- ليليني منكم أولو الأحلام والنهى ثم الذين
 يلونهم - أبو مسعود الأنصاري ٦٧٤
 - ليمح أحدكم أرضه خير من أن يأخذ عليها
 خراجاً - عبدالله بن عباس ٣٣٨٩
 - لينتهن رجال يشخصون أبصارهم إلى
 السماء - عثمان بن أبي شيبة ٩١٢
 - لينزل المهاجرون ههنا - عبدالرحمن بن
 معاذ عن رجل من الصحابة ١٩٥١

م

- المؤذن يغفر له مدى صوته - أبو هريرة ٥١٥
 - المؤمن غر كريم والفاجر خب لئيم -
 أبو هريرة ٤٧٩٠
 - المؤمن مرأة المؤمن - أبو هريرة ٤٩١٨
 - المؤمنون تكافأ دماؤهم وهم يد على من
 سواهم - علي بن أبي طالب ٤٥٣٠
 - ما أبالي ما أتيت إن أنا شريت تريباً أو
 تعلقت تميمه - عبدالله بن عمرو ٣٨٦٩
 - ما أبقيت لأهلك؟ - عمر بن الخطاب ١٦٧٨
 - ما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يتلون
 أبو هريرة ١٤٥٥
 - ما أحرز الولد أو الوالد فهو لعصبته من كان
 - عمر بن الخطاب ٢٩١٧ - أ
 - ما أحسن زرع ظهير - رافع بن خديج ٣٣٩٩
 - ما أحسن هذا! - ابن عباس ٤٢١١
 - ما أحسن هذا! - ابن عمر ٤٥٨
 - ما أحل الله شيئاً أبغض إليه من الطلاق -
 محارب بن دثار ٢١٧٧
 - ما إخالك سرق؟ - أبو أمية المخزومي ٤٣٨٠
 - ما أخبرنا أحد أنه رأى النبي ﷺ صلى
 الضحى غير أم هانئ - عبدالرحمن بن أبي
 ليلى ١٢٩١
 - ما أخذت ﴿ق﴾ إلا من في رسول الله ﷺ -
 أم هشام ١١٠٢
 - ما أخرجك يافاطمة من بيتك؟ - عبدالله بن

٤٧٨٥	أيسرهما - عائشة	٤٣١٦	ما بعث نبي إلا قد أُنذر أمته الدجال الأعور
	ما دُون الخبب، إن يكن خيرًا تعجل إليه -		الكذاب - أنس بن مالك
٣١٨٤	عبدالله بن مسعود		ما بلغ أن تؤدي زكاته فزكي فليس بكنز -
٤٩٦٨	ما الذي أحل اسمي وحرم كُنيتي - عائشة ...	١٥٦٤	أم سلمة
	ما رأي رسول الله ﷺ يأكل متكئًا قط -		ما تجدون في التوراة في شأن الزنا؟ -
٣٧٧١	عبدالله بن عمرو	٤٤٤٦	عبدالله بن عمر
	ما رأيته أحدًا كان أشبه سمًا ودلا وهديًا -		ما تحفظ من القرآن؟ - أبو هريرة
٥٢١٧	أم المؤمنين عائشة		ما ترك رسول الله ﷺ دينارًا ولا درهمًا ولا
	ما رأيته أحدًا على عهد رسول الله ﷺ	٢٨٦٣	بعيرًا - عائشة
١٢٨٤	يُصليهما - ابن عمر	٤٧٢٣	ما تُسمون هذه؟ - العباس بن عبدالمطلب ..
	ما رأيته أحدًا من أصحابنا يكره الكُحل	٤٧٧٩	ما تُعدون الصرعة فيكم - عبدالله بن مسعود .
٢٣٧٩	للصائم - الأعمش		ما تقول يا أبا موسى! لن نستعمل -
	ما رأيته رجلًا القم أذن النبي ﷺ فينحي	٤٣٥٤	أبو موسى الأشعري
٤٧٩٤	رأسه - أنس بن مالك		ما تقولان أنتم؟ - نعيم بن مسعود
	ما رأيته رسول الله ﷺ أولم على أحد من	٢٧٦١	الأشجعي
٣٧٤٣	نسائه ما أولم عليها - أنس بن مالك		ما تناهت دون عرش الرحمن جل ذكره -
	ما رأيته رسول الله ﷺ رفع إليه شيء فيه	٧٧٤	عامر بن ربيعة
٤٤٩٧	قصاص - أنس بن مالك		ما جمع رسول الله ﷺ بين المغرب والعشاء
	ما رأيته رسول الله ﷺ شاهراً يديه قط يدعو	١٢٠٩	قط - ابن عمر
١١٠٥	على منبره - سهل بن سعد	٤٤٤٧	ما حدّ الزاني في كتابكم؟ - البراء بن عازب
	ما رأيته رسول الله ﷺ صائمًا العشر قط -		ما حدثكم أهل الكتاب فلا تصدقوهم ولا
٢٤٣٩	عائشة	٣٦٤٤	تُكذبوهم - أبو نملة الأنصاري
	ما رأيته رسول الله ﷺ صلى صلاة إلا لوقتها		ما حفظت ﴿ق﴾ إلا من في رسول الله ﷺ -
١٩٣٤	عبدالله بن مسعود	١١٠٠	بنت الحارث بن النعمان
	ما رأيته رسول الله ﷺ قط مستجمعًا		ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت
٥٠٩٨	ضاحكًا حتى أرى منه لهواته - عائشة	٢٨٦٢	ليلتين إلا - عبدالله بن عمر
	ما رأيته رسول الله ﷺ يُصلي إلى عُود -	٤٥١١	ما حملك على الذي صنعت؟ - أبو سلمة ...
٦٩٣	المقداد بن الأسود		ما حملك على ما صنعت؟ - عكرمة مولى
	ما رأيته رسول الله ﷺ يقرأ في شيء من	٢٢٢١	ابن عباس
٩٥٣	صلاة الليل جالسًا - عائشة		ما حملكم على إقائكم نعالكم - أبو سعيد
	ما رأيته من ذي لمة أحسن في حلة حمراء	٦٥٠	الخدري
٤١٨٣	من رسول الله ﷺ - البراء بن عازب		ما خلأت وما ذلك لها بخلق ولكن حبسها
	ما رأيته من ناقصات عقل ولا دين أغلب	٢٧٦٥	حابس الفيل - المسور بن مخزومة
٤٦٧٩	لذي لب منكن - عبدالله بن عمر		ما تُخير رسول الله ﷺ في أمرين إلا اختار

٢٨٥١	اسم الله - عدي بن حاتم	٤٩٨٨	ما رأينا شيئاً، أو مارأينا من فزع وإن وجدناه لبحراً - أنس بن مالك
١٠٧٨	ما على أحدكم إن وجد أن يتخذ ثوبين ليوم الجمعة - محمد بن يحيى بن حبان	٥١٥١	ما زال جبريل يوصيني بالجار حتى قلت ليورثه - عائشة
٢١٧٢	أبو سعيد الخدري	٥١٥٢	ما زال جبريل يوصيني بالجار حتى ظننت أنه سيورثه - عبدالله بن عمرو
٤٦٢٦	عثمان البتي	٣٧٦٨	ما زال الشيطان يأكل معه، فلما ذكر اسم الله استقاء ما في بطنه - أمية بن مخشي
٩٢٦	ما فعلت في الذي أرسلتك فإنه لم يمنعني جابر بن عبدالله	٤٥١٢	ما زلت أجد من الأكلة التي أكلت بخير - أبو هريرة
٥٢٣٧	ما فعلت القبة - أنس بن مالك	٥٢٤٨	ما سالمناهن منذ حاربناهن - أبو هريرة
٢١٣	ما فوق الإزار والتعفف عن ذلك أفضل - معاذ بن جبل	١٢٩٣	ما سبَّح رسول الله ﷺ شُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وإني لأسبِّحها - عائشة
٤٠٩٥	ما قال رسول الله ﷺ في الإزار فهو في القميص - ابن عمر	٤٩٨٧	ما سمعت رسول الله ﷺ ينسب أحداً إلا إلى الدين - عائشة
٢٨٥٨	ما قطع من البهيمة وهي حيَّة فهي ميتة - أبو واقد الليثي	٢٣٩٠	ما شأنك - أبو هريرة
٣٨٥٨	ما كان أحد يشتكي إلى رسول الله ﷺ وجعاً في رأسه إلا قال: احتجم - سلمى خادم رسول الله ﷺ	١٠٢٢	ما شأنكم - عبدالله بن مسعود
٣٥٨	ما كان لاحدانا إلا ثوبٌ واحدٌ تحيض فيه - عائشة	٢٨٥٥	ما صدت بكلك المعلم فاذا ذكر اسم الله وكل أبو ثعلبة الخشني
٤٥٠٨	ما كان الله ليسلطك على ذلك - أنس بن مالك	١٣٠٣	ما صلى رسول الله ﷺ العشاء قط فدخل عليّ إلا صلى أربع ركعات - عائشة
٢٢٩١	ما كنا لنندع كتاب ربنا وشنة نبينا ﷺ لقول امرأة - عمر بن الخطاب	٨٥٣	ما صليت خلف رجل أوجز صلاة من رسول الله ﷺ في تمام - أنس بن مالك
٢٣٧٥	ما كنَّا ندعُ الحجامَةَ للصائم إلا - أنس بن مالك	٨٨٨	ما صليت وراء أحد بعد رسول الله ﷺ أشبه صلاة - أنس بن مالك
٣٦٤٨	ما كنت نكتب غير التشهد والقرآن - أبو سعيد الخدري	٤٠٦٨	ما صنعت بثوبك - عبدالله بن عمرو بن العاص
١٦٣	ما كنت أرى باطن القدمين إلا أحق بالغسل - علي بن أبي طالب	٤٧٨٦	ما ضرب رسول الله ﷺ خادماً ولا امرأة قط عائشة
٣٦٦٦	ما كنتم تصنعون؟ - أبو سعيد الخدري	٣٨١٧	ما طعماكم - الفجيع العامري
٨١٢	ما لك تقرأ في المغرب بقصار المفصل وقد رأيت - زيد بن ثابت	٣٧٦٣	ما غاب رسول الله ﷺ طعاماً قط - أبو هريرة
		٢٦٢٠	ما علمت إذ كان جاهلاً ولا أطمعت إذ كان جائعاً - عباد بن شرحبيل
			ما علمت من كلب أو باز ثم أرسلته وذكر

- ما من مسلم يبيت على ذكر طاهرا فيتعارف من ٣١٣
 الليل - معاذ بن جبل ٥٠٤٢
 - ما من مسلم يموت فيقوم على جنازته أربعون ٤٢٢٣
 رجلاً - عبدالله بن عباس ٣١٧٠
 - ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان إلا غفر ٩٠٦
 لهما - البراء بن عازب ٥٢١٢
 - ما من المفصل سورة صغيرة ولا كبيرة إلا ٢٠٤١
 وقد سمعت رسول الله ﷺ - عبدالله بن
 عمرو ٨١٤
 - ما من ميت يموت فيصلي عليه ثلاثة صفوف
 مالك بن هبيرة ٣١٦٦
 - ما من يوم يأتي على النبي ﷺ إلا صلى بعد
 العصر ركعتين - عائشة ١٢٧٩
 - ما منعكما أن تصلّيا معنا؟ - يزيد بن الأسود ٥٧٥
 - ما منكم من أحد ما من نفس متفوسة إلا قد
 كتب الله مكانها - علي بن أبي طالب ٤٦٩٤
 - ما منكم من أحد يتوضأ فيحسن الوضوء ثم
 يقوم - عتبة بن عامر ١٦٩
 - ما هؤلاء؟ - أبو هريرة ١٣٧٧
 - ما هذا الحيل؟ - أنس بن مالك ١٣١٢
 - ما هذا الغلام - النعمان بن بشير ٣٥٤٣
 - ما هذا يا أم سلمة؟! - أم سلمة ٢٣٠٥
 - ما هذا يا عائشة؟! - عائشة ١٥٦٥
 - ما هذا يا عبدالله - عبدالله بن عمرو ٥٢٣٥
 - ما هذان اليومان؟ - أنس بن مالك ١١٣٤
 - ما هذه الريغة عليك - عبدالله بن عمرو ٤٠٦٦
 - ما يُيكيك يا عائشة؟ - عائشة ١٧٨٢
 - ما يكون عندي من خير فلن أدخره عنكم -
 أبو سعيد الخدري ١٦٤٤
 - ما ينبغي لعبد أن يقول إني خير من يونس بن
 متى - ابن عباس ٤٦٦٩
 - ما ينبغي لني أن يقول إني خير من يونس بن
 متى - عبدالله بن جعفر ٤٦٧٠
 - ما ينقم ابن جميل إلا أن كان فقيراً - ٤٨٥٥
- ما لك لعلك نفست؟ - امرأة من بني غفار ... ٣١٣
 - ما لي أجد منك ريح الأصنام؟ - بريدة بن
 الحصيب الأسلمي ٤٢٢٣
 - ما من أحد يتوضأ فيحسن الوضوء ويصلي
 ركعتين - عتبة بن عامر الجهني ٩٠٦
 - ما من أحد يُسلم عليّ إلا رد الله عليّ روحي
 أبو هريرة ٢٠٤١
 - ما من امرأة تخلع ثيابها في غير بيتها إلا
 هتكت - عائشة ٤٠١٠
 - ما من امرئ تكون له صلاةٌ ليل يغلبه عليها
 نومٌ إلا كُتِبَ له أجر - عائشة ١٣١٤
 - ما من امرئ يخذل امرأةً مسلمًا - جابر بن
 عبدالله وأبو طلحة بن سهل الأنصاري ٤٨٨٤
 - ما من امرئ يقرأ القرآن ثم ينساه - سعد بن
 عبادة ١٤٧٤
 - ما من أيام العمل الصالح فيها أحبُّ إلى الله
 عبدالله بن عباس ٢٤٣٨
 - ما من ثلاثة في قرية ولا بدو لا تقام فيهم
 الصلاة - أبو الدرداء ٥٤٧
 - ما من ذنب أجدر أن يجعل الله تعالى لصاحبه
 العقوبة في الدنيا - أبو بكره الثقفي ٤٩٠٢
 - ما من رجل يسلك طريقًا يطلب فيه علما -
 أبو هريرة ٣٦٤٣
 - ما من رجل يكون في قوم يعمل فيهم
 بالمعاصي - جرير ٤٣٣٩
 - ما من شيء أثقل في الميزان من حُسن الخلق
 أبو الدرداء الأنصاري ٤٧٩٩
 - ما من صاحب كنز لا يؤدي حقه - أبو هريرة ١٦٥٨
 - ما من غازية تغزو في سبيل الله فيصيبون
 غنيمة - عبدالله بن عمرو ٢٤٩٧
 - ما من قوم يُعْمَلُ فيهم بالمعاصي ثم يقدرون
 على أن يغيروا - أبو بكر الصديق ٤٣٣٨
 - ما من قوم يقومون من مجلس لا يذكرون الله
 فيه - أبو هريرة ٤٨٥٥

أبو هريرة	١٦٢٣	- المجالس بالأمانة إلا ثلاثة مجالس - جابر	٤٨٦٩
- الماء - سعد بن عباد	١٦٧٩	- ابن عبدالله	٤٨٦٩
- الماء طهور لا يُنجسُهُ شيء - أبو سعيد		- المحرمة لا تنتقب ولا تلبس القفازين - ابن	
الخدري	٦٦	عمر	١٨٢٥
- الماء من الماء - أبو سعيد الخدري	٢١٧	- المدينة حرام ما بين عائر إلى ثور - علي بن	
- المائد في البحر الذي يصيبه القيء -		أبي طالب	٢٠٣٤
أم حرام بنت ملحان	٢٤٩٣	- مرّ رجلٌ على النبي ﷺ وهو يبول - ابن عمر .	١٦
- مات إبراهيم ابن النبي ﷺ وهو ابن ثمانية		- مر على النبي ﷺ رجلٌ عليه ثوبان أحمران -	
عشر - عائشة	٣١٨٧	عبدالله بن عمرو	٤٠٦٩
- مات جاهداً مجاهداً - سلمة بن الأكوع	٢٥٣٨	- مر علينا النبي ﷺ في نسوة فسلم علينا -	
- مالي أراك متجملتك لعلك ترتجئ النكاح -		أسماء بنت يزيد	٥٢٠٤
سبيعة بنت الحارث الأسلمية	٢٣٠٦	- مرّ عمر بحسان وهو ينشد في المسجد -	
- مالي أراكم رافعي أيديكم كأنها أذنان خيل		سعيد بن المسيب	٥٠١٣
شمس - جابر بن سمرة	١٠٠٠	- مرّ النبي ﷺ على قبرين فقال: إنهما يُعَذَّبَانِ	
- مالي أراكم عزين؟ - جابر بن سمرة	٤٨٢٣	وما يُعَذَّبَانِ في كبير - ابن عباس	٢٠
- مالي أنازع القرآن - أبو هريرة	٨٢٧	- المرء مع من أحب - أنس بن مالك	٥١٢٧
- مالي رأيتم أكثرتم من التصفيح - سهل بن		- المرء في القرآن كُفْرٌ - أبو هريرة	٤٦٠٣
سعد	٩٤٠	- المرأة تحرز ثلاثة موارث - وائلة بن	
- المتبايعان بالخيار مالم يفترقا - عبدالله بن		الأسقع	٢٩٠٦
عمرو بن العاص	٣٤٥٦	- مرت برسول الله ﷺ وهو يصلي فسلمت	
- المتبايعان كل واحد منهما بالخيار - عبدالله		عليه، فرد إشارة - صهيب بن سنان	٩٢٥
ابن عمر	٣٤٥٤	- مرت فإذا أبو جهل صريعٌ قد ضربت رجله	
- المتشيع بما لم يعط كلايس ثوبي زور -		عبدالله بن مسعود	٢٧٠٩
أسماء بنت أبي بكر	٤٩٩٧	- مرض رجلٌ فصيح عليه فجاء جاره إلى	
- المتوفى عنها زوجها لا تلبس المعصفر من		رسول الله ﷺ - جابر بن سمرة	٣١٨٥
الثياب - أم سلمة	٢٣٠٤	- مرضت فأتاني النبي ﷺ يعودني هو وأبو بكر	
- مثل الذي يسترد ما وهب كمثل الكلب يقيء		جابر بن عبدالله	٢٨٨٦
- عبدالله بن عمرو	٣٥٤٠	- مرّة فليراجعها ثم ليطلقها إذا طهرت - ابن	
- مثل الذي يعتق عند الموت كمثل الذي يهدي		عمر	٢١٨١
إذا شيع - أبو الدرداء	٣٩٦٨	- مرّة فليراجعها ثم ليُمسكها حتى تطهر -	
- مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة -		عبدالله بن عمر	٢١٧٩
أنس بن مالك	٤٨٢٩	- مروا أباً ثابت يتعوذ - سهل بن حنيف	٣٨٨٨
- مثني مثني، والوتر ركعة من آخر الليل - ابن		- مروا أولادكم بالصلاة وهم أبناء سبع سنين -	
عمر	١٤٢١	عبدالله بن عمرو	٤٩٥

المسلمون تتكافأ دماؤهم يسعى بذمتهم	- مَرُّوا الصبي بالصلاة إذا بلغ سبع سنين -
أدناهم - عبدالله بن عمرو ٢٧٥١	سيرة بن معبد ٤٩٤
المسلمون شركاء في ثلاث - أبو خدّاش	مَرُّوا على رسول الله ﷺ بجنازة فأثوا عليها
حبان بن زيد عن رجل من أصحاب	خيرًا - أبو هريرة ٣٢٣٣
النبي ﷺ ٣٤٧٧	مَرُّوا على رسول الله ﷺ بيهودي قد حمم
مشطناها ثلاثة قرون - أم عطية ٣١٤٣	وجهه - البراء بن عازب ٤٤٤٧
مصعب بن عمير قتل يوم أحد ولم يكن له إلا	مروا من يصلي للناس - عبدالله بن زعمة ٤٦٦٠
نمرة - خباب بن الارت ٢٨٧٦	مروه فليتكلم وليستظّل وليتيم صومه -
المُضَرَّجَة التي ليست بمشعبة ولا الموردة -	عبدالله بن عباس ٣٣٠٠
هشام بن الغاز ٤٠٦٧	مروها فلتختم وتتركب ولتصم ثلاثة أيام -
مطرنا ذات ليلة فأصبحت الأرض مبتلة -	عقبة بن عامر ٣٢٩٣
ابن عمر ٤٥٨	مُرِّي غلامك النجار أن يعمل لي أعوادًا -
مطل الغني ظلم وإذا أتبع أحدكم - أبو هريرة ٣٣٤٥	سهل بن سعد الساعدي ١٠٨٠
مع الغلام عقيقة فأهريقوا عنه دماً - سلمان	المسائل كدوح يكدح بها الرجل وجهه -
ابن عامر الضبي ٢٨٣٩	سمرة بن جندب ١٦٣٩
مع من خرجتن وإذن من خرجتن؟ - أم زياد	المسألة أن ترفع يديك حذو منكبيك -
الأشجعية ٢٧٢٩	عبدالله بن عباس ١٤٨٩
المعتدي في الصدقة كمانعها - أنس بن مالك ١٥٨٥	المستبان ما قالاً فعلى البادي منهما -
المعتزلة تردون ألفي حديث من حديث النبي	أبو هريرة ٤٨٩٤
ﷺ - نعيم بن حماد ٤٧٧٢	المستحاضة إذا انقضى حيضها اغتسلت كل
معي من ترون وأحب الحديث إليّ أصدقه -	يوم - علي بن أبي طالب ٣٠٢
مروان بن الحكم والمصور بن مخزومة ٢٦٩٣	المستحاضة ترك الصلاة أيام أقرانها ثم
مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير -	تغتسل - عائشة ٢٨١
علي بن أبي طالب ٦١٨	المستحاضة تجلس أيام قُرْئها - علي وابن
مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير -	عباس ٢٨١
علي بن أبي طالب ٦١	المستحاضة تدع الصلاة أيام أقرانها ثم
المكاتب عبد ما بقي عليه من كتابته درهم -	تغتسل - عدي بن ثابت عن أبيه عن جده ٢٨١
عبدالله بن عمرو ٣٩٢٦	المستشار مؤتمن - أبو هريرة ٥١٢٨
ملء السموات - أبو سعيد الخدري ٨٤٧	المسح على الخفين، للمسافر ثلاثة أيام -
الملائكة تُصلي على أحدكم مادام في	خزيمة بن ثابت ١٥٧
مصلاه - أبو هريرة ٤٦٩	المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يسلمه -
الملحمة الكبرى وفتح القسطنطينية وخروج	عبدالله بن عمر ٤٨٩٣
الدجال في سبعة أشهر - معاذ بن جبل ٤٢٩٥	المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده -
ملعون من أتى امرأة في دُبُرْها - أبو هريرة ... ٢١٦٢	عبدالله بن عمرو ٢٤٨١

- ١٩٥٠ عروة بن مضر السطائي
 - من أدرك من العصر ركعة قبل أن تغرب
 ٤١٢ الشمس - أبو هريرة
 - من أدركه رمضان في السفر - سلمة بن
 ٢٤١١ المحقق الهذلي
 - من ادعى إلى غير أبيه أو انتمى إلى غير مواله
 ٥١١٥ أنس بن مالك
 - من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم أنه غير أبيه
 ٥١١٣ فالجنة عليه حرام - سعد بن مالك
 ١٧٣٢ من أراد الحج فليتعجل - عبدالله بن عباس ..
 - من أريد ماله بغير حق فقاتل فقتل فهو شهيد
 ٤٧٧١ عبدالله بن عمرو
 - من أسبل إزاره في صلاته غيلاء - ابن
 ٦٣٧ مسعود
 - من استطاع منكم أن لا يحول بينه وبين قبلته
 ٦٩٩ أحد - أبو سعيد الخدري
 - من استطاع منكم أن يكون مثل صاحب فرق
 ٣٣٨٧ الأرز فليكن مثله - عبدالله بن عمر
 - من استطاع منكم الباءة فليتزوج - عبدالله بن
 ٢٠٤٦ مسعود
 - من استعاذ بالله فأعيذوه - عبدالله بن عمر
 ١٦٧٢ من استعاذ بالله فأعيذوه، ومن سألكم بوجه
 ٥١٠٨ الله فأعطوه - ابن عباس
 - من استعاذكم بالله فأعيذوه ومن سألكم بالله
 ٥١٠٩ فأعطوه - ابن عمر
 - من استعملنا على عمل فرزقناه رزقاً - بريدة
 ٢٩٤٣ ابن الحصيص
 - من استغنى عن أرضه فليمنحها أخاه أو ليدع
 ٢٣٩٨ رافع بن خديج
 - من استيقظ من الليل وأيقظ امرأته فصليا -
 ١٤٥١ أبو سعيد وأبو هريرة
 - من أسلف في تمر فليسلف في كيل معلوم -
 ٢٤٦٣ عبدالله بن عباس
 - من أسلف في شيء فلا يصرفه إلى غيره -
 - من ابتاع طعاماً فلا يبيعه حتى يكتاله - عبدالله
 ٣٤٩٦ ابن عباس
 - من ابتاع طعاماً فلا يبيعه - عبدالله بن عمر
 ٣٤٩٢ من ابتاع محفلة فهو بالخيار - عبدالله بن عمر
 ٣٤٤٦ من أبلى بلاء فذكره فقد شكره - جابر بن
 ٤٨١٤ عبدالله
 - من أبو هذا معك؟ - خالد بن اللجلاج
 ٤٤٣٥ من اتخذ كلباً إلا كلب ماشية أو صيد -
 ٢٨٤٤ أبو هريرة
 - من أتى بهيمة فاقتلوه واقتلوه معه - ابن
 ٤٤٦٤ عباس
 - من أتى كاهنا - أبو هريرة
 ٣٩٠٤ من أتى المسجد لشيء فهو حظه - أبو هريرة
 ٤٧٢ من أحاط حائطاً على أرض فهي له - سمرة
 ٣٠٧٧ ابن جندب
 - من أحب أن يحلق حبيبه حلقة من نار
 ٤٢٣٦ فليحلقة حلقة من ذهب - أبو هريرة
 - من أحب أن يمثل له الرجال قياماً فليتبوأ
 ٥٢٢٩ مقعده من النار - معاوية بن أبي سفيان
 - من أحب الله وأبغض الله وأعطى الله -
 ٤٦٨١ أبو أمامة الباهلي
 - من احتجم لسبع عشرة وتسع عشرة وإحدى
 ٣٨٦١ وعشرين كان شفاء من كل داء - أبو هريرة ..
 - من أحدث في أمرنا هذا ما ليس فيه فهو رد -
 ٤٦٠٦ عائشة
 - من أحسن الفتى الدوسي - أبو هريرة
 ٢١٧٤ من أحيا أرضاً ميتة فهي له - سعيد بن زيد
 ٣٠٧٣ من أحيا أرضاً ميتة فهي له - عروة بن الزبير
 ٣٠٧٤ من أخذ أرضاً بجزيها فقد استقال هجرته -
 ٣٠٨٢ أبو الدرداء
 - من أدخل فرساً بين فرسين - أبو هريرة
 ٢٥٧٩ من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة
 - أبو هريرة
 ١١٢١ من أدرك معنا هذه الصلاة، وأتى عرفات -

٣٩٣٧	كله - أبو هريرة	٣٤٦٨	أبو سعيد الخدري
٣٩٦٢	- من أعتق عبدًا وله مالٌ - عبدالله بن عمر	-	من اشترى شاة مُصراة فهو بالخيار -
	- من أعتق مملوكًا بينه وبين آخر فعليه خلاصه	٣٤٤٤	أبو هريرة
٣٩٣٥	أبو هريرة	٣٤٤٥	- من اشترى غنما مصراة احتلبها - أبو هريرة
-	من أعتق نصيبًا له في مملوك عتق من ماله -	-	من اشتكى منكم شيئًا أو اشتكاه أخٌ له فليقل:
٣٩٣٦	أبو هريرة	٣٨٩٢	ربنا الله الذي في السماء - أبو الدرداء
-	من أعطى في صداق امرأة ملء كفيه سويقًا -	-	من أصاب بفيه من ذي حاجة غير متخذ
٢١١٠	جابر بن عبدالله	١٧١٠	خبنة - عبدالله بن عمرو بن العاص
-	من أعرم شيئًا فهو لمعمره محياه ومماته -	-	من أصاب بفيه من ذي حاجة غير متخذ خبنة
٣٥٥٩	زيد بن ثابت	٤٣٩٠	فلا شيء عليه - عبدالله بن عمرو بن العاص
-	من أعرم عُمرى فهي له ولعقبه - جابر بن	-	من أصابته فاقةٌ فأنزلها بالناس لم تسد فاقته -
٣٥٥١	عبدالله	١٦٤٥	عبدالله بن مسعود
-	من اغتسل يوم الجمعة غُسل الجنابة ثم راح	-	من أصحاب هذه القبور؟ - أنس بن مالك ..
٣٥١	أبو هريرة	-	من أصيب بقتل أو خيل فإنه يختار إحدى
-	من اغتسل يوم الجمعة ولبس من أحسن ثيابه	٤٤٩٦	ثلاث - أبو شريح الخزاعي
٣٤٣	- أبو سعيد الخدري وأبو هريرة	-	من اضطجع مضجعًا لم يذكر الله فيه إلا كان
-	من اغتسل يوم الجمعة ومس من طيب امرأته	٥٠٥٩	عليه ترة - أبو هريرة
٣٤٧	عبدالله بن عمرو بن العاص	-	من اطلع في دار قوم بغير إذنهم ففأوا عينه -
-	من أفتي بغير علم كان إثمه على من أفناه -	٥١٧٢	أبو هريرة
٣٦٥٧	أبو هريرة	-	من أعان على خصومة بظلم فقد باء بغضب
-	من أظفر يومًا من رمضان في غير رخصة -	٣٥٩٨	من الله عز وجل - ابن عمر
٢٣٩٦	أبو هريرة	-	من أعتق جاريته وتزوجها كان له أجران -
٣٤٦٠	- من أقال مُسلمًا أقاله الله عشرته - أبو هريرة ...	٢٠٥٣	أبو موسى الأشعري
-	من اقتبس علمًا من النجوم اقتبس شعبة من	-	من أعتق رقبة مؤمنة كانت فداءه من النار -
٣٩٠٥	السحر - ابن عباس	٣٩٦٦	عمرو بن عبسة
-	من اكتحل فليوتر، من فعل فقد أحسن -	-	من أعتق شركًا له في عبد عتق منه ما بقي في
٣٥	أبو هريرة	٣٩٤٦	ماله - ابن عمر
-	من أكل برجل مسلم أكلة - المستورد بن	-	من أعتق شركًا له في مملوك أقيم عليه قيمة
٤٨٨١	شداد	٣٩٤٠	العدل - عبدالله بن عمر
-	من أكل ثُوماً أو بصلاً فليعتزلنا - جابر بن	-	من أعتق شركًا من مملوك له فعليه عتقه كُلُّه -
٣٨٢٢	عبدالله	٣٩٤٣	ابن عمر
-	من أكل طعامًا ثم قال: الحمد لله الذي	-	من أعتق شقصًا له أو شقيصًا له في مملوك -
٤٠٢٣	أطعمني هذا الطعام - معاذ بن أنس الجهني	٣٩٣٨	أبو هريرة
-	من أكل من هذه الشجرة فلا يقرن المساجد	-	من أعتق شقيصًا في مملوكه فعليه أن يعتقه

۳۸۲۵	- ابن عمر	- من تبع جنازة فصلى عليها فله قيراطٌ -
۳۸۲۶	- من أكل من هذه الشجرة فلا يقربنا حتى يذهب ريحها - المغيرة بن شعبه	أبو هريرة ۳۱۶۸
۳۸۲۷	- من أكلهما فلا يقربن مسجدنا - قرة بن إياس المزني	- من ترك ثلاث جمع تهاوَنًا بها طبع الله على قلبه - أبو الجعد الضمري ۱۰۵۲
۵۸۰	- من أم الناس فأصاب الوقت فله ولهم - عُقبة ابن عامر	- من ترك الجمعة من غير عذر فليصدق بدینار - سمرة بن جندب ۱۰۵۳
۳۸۵۹	- من أهرق من هذه الدماء فلا يضره أن لا يتداوى بشيء - أبو كبشة الأنماري	- من ترك ذابة بمهلك فأحياها رجل - عامر الشعبي ۳۵۲۵
۱۷۴۱	- من أهلَّ بحجة أو عُمرَة من المسجد الأقصى أم سلمة زوج النبي ﷺ	- من ترك كلاً فإلَيَّ - المقدم بن معديكرب ... ۲۸۹۹
۳۰۶۸	- من أهلَّ ذي المروة؟ - ربيع بن سبرة بن معبد الجهني	- من ترك ما لا فلورثته ومن ترك كلاً فإلينا - أبو هريرة ۲۹۵۵
۳۳۲۸	- من أين أصبت هذا الذهب؟ - عبدالله بن عباس	- من ترك موضع شعرة من جنابة لم يغسلها - علي بن أبي طالب ۲۴۹
۳۹۰۰	- من أين علمتم أنها رقية أحستهم - أبو سعيد الخدري	- من ترون أحق بهذه - أمة بنت خالد بن سعيد - من تسمى باسمي فلا يكنى بكنيتي - جابر بن عبدالله ۴۹۶۶
۳۴۱۸	- من أين علمتم أنها رقية أحستهم - أبو سعيد الخدري	- من تشبه بقوم فهو منهم - ابن عمر ۴۰۳۱
۵۰۴۱	- من بات على ظهر بيت ليس عليه حجازٌ - علي بن شيبان اليمامي	- من تصبغ سبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سُمْ - سعد بن أبي وقاص ۳۸۷۶
۳۴۶۱	- من باع بيعتين في بيعة فله أوكسهما - أبو هريرة	- من تطب ولا يعلم منه طبٌ فهو ضامنٌ - عبدالله بن عمرو ۴۵۸۶
۳۴۸۹	- من باع الخمر فليشقص الخنازير - المغيرة ابن شعبه	- من تعار من الليل فقال حين يستيقظ - عبادة ابن الصامت ۵۰۶۰
۳۴۳۵	- من باع عبداً وله مال فالمال للبائع - جابر بن عبدالله	- من تعلم صرف الكلام ليسبي به قلوب الرجال - أبو هريرة ۵۰۰۶
۳۴۳۳	- من باع عبداً وله مال فماله للبائع - عبدالله بن عمر	- من تعلم علماً، مما يتبعي به وجه الله - أبو هريرة ۳۶۶۴
۴۲۴۸	- من باع إماماً فأعطاه صفقة يده وثمرة قلبه - عبدالله بن عمرو	- من تقل تجاه القبلة جاء يوم القيامة ثقله بين عينيه - حذيفة بن اليمان ۳۸۲۴
۴۳۵۱	- من بدل دينه فاقتلوه - ابن عباس	- من تكفل لي أن لا يسأل الناس شيئاً - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ۱۶۴۳
۳۹۶۵	- من بلغ بسهم في سبيل الله فله درجةٌ - أبو نجيع السلمي	- من ترضاً دون هذا كفاه - عثمان بن عفان ... ۱۰۷

٤٣٢٣	عُصِمَ من فتنة الدجال - أبو الدرداء	- من توضأ على طهر كُتِبَ له عشر حسنات	٦٢	ابن عمر	- من توضأ فأحسن الوضوء ثم أتى الجمعة -
٣٢٥٣	الحصيب	- من حلف بالأمانة فليس منا - بريدة بن	١٠٥٠	أبو هريرة	- من توضأ فأحسن الوضوء وعاد أخاه المسلم
٣٢٥١	عمر	- من حلف بغير الله فقد أشرك - عبدالله بن	٣٠٩٧	محتسباً - أنس بن مالك	- من توضأ فأحسن وضوءه ثم راح فوجد
٣٢٥٧	ابن الضحَّاك	- من حلف بملة غير ملة الإسلام كاذباً - ثابت	٥٦٤	الناس قد صلوا - أبو هريرة	- من توضأ فأحسن وضوءه ثم صلى ركعتين -
٣٢٦١	عبدالله بن عمر	- من حلف على يمين فقل: إن شاء الله -	٩٠٥	زيد بن خالد الجهني	- من توضأ فيها ونعمت ومن اغتسل فهو
٣٢٤٢	عمران بن حصين	- من حلف على يمين مصبورة كاذباً فليتبوأ -	٣٥٤	أفضل - سمرة بن جندب	- من توضأ مثل وضوئي هذا ثم صلى - عثمان
٣٢٤٣	عبدالله بن مسعود	- من حلف فاستثنى فإن شاء رجع - ابن عمر ..	١٠٦	ابن عفان	- من تولى قومًا بغير إذن مواليه فعليه لعنة الله
٣٢٦٢	من حلف فقال إني بريء من الإسلام - بريدة	٣٢٥٨	ابن الحصيب الأسلمي	٥١١٤	والملائكة والناس أجمعين - أبو هريرة
٣٢٤٧	أبو هريرة	- من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -	٢٧٨٧	سمرة بن جندب	- من جامع المشرك وسكن معه فإنه مثله -
٤٨٨٣	الجهني	- من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -	٤٠٨٥	من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه يوم	القيامة - عبدالله بن عمر
٥١٧٠	أبو هريرة	- من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -	٣٥٧٢	سكين - أبو هريرة	من جعل قاضيًا بين الناس فقد دُبح بغير
٣١٦٩	أبو هريرة	- من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -	١٠٤٦	صلاة - أبو هريرة	من جلس مجلسًا ينتظر الصلاة فهو في
٥٥٨	أبو أمامة الباهلي	- من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -	٢٥٠٩	خالد الجهني	من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -
٤٥١٦	من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -	١٢٦٩	من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -	٣٥٩٧	عبدالله بن عمر
٣٠٢٤	آمن - أبو هريرة	٣٨٧٢	من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -	٥٢٦٨	من حرق هذه؟ - عبدالله بن مسعود
٤٧٧	من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -	٣٨٧٢	من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -	٣٨٧٢	من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -
٤٦٠٩	من حلف وقال في حلفه واللوات فليقل -				
٣٧٤١	عبدالله بن عمر				

من سرّه أن يعلم وضوء رسول الله ﷺ فهو	- من دُعي فليجب فإن شاء طعم وإن شاء ترك
هذا - علي بن أبي طالب ١١١	جابر بن عبدالله ٣٧٤٠
من سرّه أن يكتال بالمكيال الأوفى -	من دل على خير فله مثل أجر فاعله -
أبو هريرة ٩٨٢	أبو مسعود الأنصاري ٥١٢٩
من سكن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل -	من ذرعه قيء وهو صائمٌ - أبو هريرة ٢٣٨٠
ابن عباس ٢٨٥٩	من رأي في المنام فسيراني في اليقظة -
من سلك طريقاً يطلب فيه علماً سلك الله به	أبو هريرة ٥٠٢٣
طريقاً - أبو الدرداء ٣٦٤١	من رأى عورة فسترها كان كما أحيا مؤودة -
من سمع بالدجال فليأتا عنه - عمران بن	عقبة بن عامر ٤٨٩١
حصين ٤٣١٩	من رأى منكراً فاستطاع أن يغيره بيده فليغيره
من سمع رجلاً ينشد ضالة في المسجد	بيده - أبو سعيد الخدري ٤٣٤٠
فليقل - أبو هريرة ٤٧٣	من رأى منكراً فاستطاع أن يُغيره بيده فليغيره
من سمع المنادي فلم يمتعه من أتباعه عُذْرٌ -	بيده - أبو سعيد الخدري ١١٤٠
ابن عباس ٥٥١	من رأى منكم رؤيا؟ - أبو بكره الثقفي ٤٦٣٤
من السنة إذا جلس الرجل أن يخلع نعليه	من ربّ هذا الجمال؟ - عبدالله بن جعفر ٢٥٤٩
فيضعهما بجانبه - ابن عباس ٤١٣٨	من رَجُلٌ يَكْلُونَا - جابر بن عبدالله ١٩٨
من السنة أن يخفى التشهد - عبدالله بن	من زار قومًا فلا يؤمهم وليؤمهم رجلٌ منهم -
مسعود ٩٨٦	مالك بن حويرث ٥٩٦
من سنّة الصلاة أن تضحج رجلك اليسرى -	من زرع في أرض قوم بغير إذنهم - رافع بن
عبدالله بن عمر ٩٥٩	خديج ٣٤٠٣
من شاء أن يصلي فليُصل - زيد بن أرقم ١٠٧٠	من سئل عن علم فكتمه ألجمه الله بلجام من
من شاء أن يهل بحج فليهل - عائشة ١٧٧٨	نار - أبو هريرة ٣٦٥٨
من شاء لاعتته لأنزلت سورة النساء القصوى	من سأل الله الشهادة بصدق بلغه الله منازل
عبدالله بن مسعود ٢٣٠٧	الشهداء - سهل بن حنيف ١٥٢٠
من شُبْرُمة؟ - ابن عباس ١٨١١	من سأل وعنده ما يغيته فإنما يستكثر من النار
من شر الناس ذو الوجهين - أبو هريرة ٤٨٧٢	سهل بن الحنظلية ١٦٢٩
من شرب الخمر فاجلدوه فإن عاد فاجلدوه	من سأل وله قيمة أوقية فقد ألحف -
قبيصة بن ذؤيب ٤٨٥	أبو سعيد الخدري ١٦٢٨
من شفع لأخيه شفاعاً فأهدى له هدية عليها	من سأل وله ما يغيته جاء يوم القيامة - عبدالله
أبو أمامة صدى بن عجلان الباهلي ٥٤١	ابن مسعود ١٦٢٦
من شك في صلاته فليسجد سجدة بعد ما	من سبق إلى ما لم يسبقه إليه مسلمٌ فهو له -
يُسَلِّم - عبدالله بن جعفر ١٠٣٣	أسمر بن مضرس ٣٠٧١
من شهدا فكرها كان كمن غاب عنها -	من سره أن يسط عليه في رزقه - أنس بن
العرس بن عميرة الكندي ٣٤٦	مالك ١٦٩٣

- من عقد الجزية في عنقه فقد برىء مما عليه
رسول الله ﷺ - معاذ بن جبل ٣٠٨١
- من غسل رأسه يوم الجمعة واغتسل - أوس
الثقفي ٣٤٦
- من غسل الميت فليغتسل ومن حملة فليتوضأ
أبو هريرة ٣١٦١
- من غسل يوم الجمعة واغتسل ثم بكر -
أوس بن أوس الثقفي ٣٤٥
- من الغيرة مأحِبُّ الله ومنها ما يُغض الله -
جابر بن عتيك ٢٦٥٩
- من فاته الجمعة من غير عذر فليصدق بدينار
قدامة بن وبرة ١٠٥٤
- من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ريقه
الإسلام من عنقه - أبو ذر الغفاري ٤٧٥٨
- من فجع هذه بولدها ردوا ولدها إليها -
عبدالله بن مسعود ٢٦٧٥
- من فجع هذه بولدها، ردوا ولدها إليها -
عبدالله بن مسعود ٥٢٦٨
- من فصل في سبيل الله عز وجل فمات -
أبو مالك الأشعري ٢٤٩٩
- من فعل كذا وكذا فله من النفل كذا وكذا -
ابن عباس ٢٧٣٧
- من القاتل الكلمة فإنه لم يقل بأساً - عامر بن
ربيعة ٧٧٤
- من قاتل حتى تكون كلمة الله هي أعلى -
أبو موسى الأشعري ٢٥١٧
- من قاتل في سبيل الله فواف ناقه - معاذ بن
جبل ٢٥٤١
- من قال إذا أصبح: لا إله إلا الله وحده، لا
شريك له - أبو عيش أو أبو عياش ٥٠٧٧
- من قال إذا أصبح وإذا أمسى: حسبي الله لا
إله إلا هو - أبو الدرداء ٥٠٨١
- من قال إذا أصبح وإذا أمسى: رضينا بالله رباً
وبالإسلام ديناً - أبو سلام ٥٠٧٢
- من صام رمضان إيماناً واحتساباً غُفر له
ما تقدم من ذنبه - أبو هريرة ١٣٧٢
- من صام رمضان ثم أتبعه بسبب من شوال -
أبو أيوب الأنصاري ٢٤٣٣
- من صام هذا اليوم فقد عصى أبا القاسم ﷺ
عمار بن ياسر ٢٣٣٤
- من صلى صلاة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي
خداج - أبو هريرة ٨٢١
- من صلى صلاتنا ونسك نسكنا فقد أصاب
النسك - البراء بن عازب ٢٨٠٠
- من صلى العشاء في جماعة كان كقيام نصف
ليلة - عثمان بن عفان ٥٥٥
- من صلى على جنازة في المسجد فلا شيء
عليه - أبو هريرة ٣١٩١
- من صلى على صلاة واحدة صلى الله عليه
عشرًا - أبو هريرة ١٥٣٠
- من صلى في يوم ثنتي عشرة ركعة تطوعًا -
أم حبيبة ١٢٥٠
- من صنع أمرًا على غير أمرنا فهو رد - عائشة
من صور صورة عذبه الله بها يوم القيامة حتى
ينفخ فيها - ابن عباس ٥٠٢٤
- من ضار أضر الله به، ومن شاق شاق الله
عليه - أبو صرمة صاحب النبي ﷺ ٣٦٣٥
- من طلب قضاء المسلمين حتى يئله ثم غلب
عدله - أبو هريرة ٣٥٧٥
- من طلب القضاء واستعان عليه وكل إليه -
أنس بن مالك ٣٥٧٨
- من ظفرتم به من رجال يهود فاقتلوه -
محيصة بن مسعود الخزرجي ٣٠٠٢
- من عاد مريضًا لم يحضر أجله فقال عنده
سبع مرار - ابن عباس ٣١٠٦
- من عال ثلاث بنات فأدبهن وزوجهن -
أبو سعيد الخدري ٥١٤٧
- من عرض عليه طيب فلا يرد - أبو هريرة ... ٤١٧٢

- من قال أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم - زيد أبو يسار ١٥١٧
- من قال بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الأرض ولا في السماء - عثمان يعني ابن عفان ٥٠٨٨
- من قال حين يسمع المؤذن: وأنا أشهد أن لا إله إلا الله - سعد بن أبي وقاص ٥٢٥
- من قال حين يسمع النداء: اللهم! رب هذه الدعوة التامة - جابر بن عبد الله ٥٢٩
- من قال حين يصبح أو حين يمسي: اللهم! أنت ربي لا إله إلا أنت - بريدة بن الحصب ٥٠٧٠
- من قال حين يصبح أو يمسي: اللهم! إني أصبحت أشهدك - أنس بن مالك ٥٠٦٩
- من قال حين يصبح: سبحان الله العظيم وبحمده مائة مرة - أبو هريرة ٥٠٩١
- من قال حين يصبح اللهم ما أصبح بي من نعمة فمنك وحدك - عبد الله بن غنم ٥٠٧٣
- من قال حين يصبح اللهم! إني أصبحت أشهدك وأشهد حملة عرشك - أنس بن مالك ٥٠٧٨
- من قال: رضيت بالله رباً وبالإسلام ديناً - أبو سعيد الخدري ١٥٢٩
- من قال في كتاب الله برأيه فأصاب فقد أخطأ - جندب بن عبد الله ٣٦٥٢
- من قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين - عبد الله بن عمرو بن العاص ١٣٩٨
- من قام رمضان إيماناً واحتساباً غُفِرَ له ما تقدم من ذنبه - أبو هريرة ١٣٧١
- من قُتِل دون ماله فهو شهيدٌ - سعيد بن زيد ٤٧٧٢
- من قتل عبده قتلناه ومن جدد عبده جددناه - سمرة بن جندب ٤٥١٥
- من قُتِل في عَمِيٍّ أو رميا تكون بينهما بحجر - طاؤس ٤٥٩١
- من قتل في عَمِيٍّ في رمي يكون بينهما بحجارة - ابن عباس ٤٥٣٩
- من قتل قتيلًا فله كذا وكذا - ابن عباس ٢٧٣٨
- من قتل قتيلًا له عليه بينة فله سلبه - أبو قتادة الأنصاري ٢٧١٧
- من قتل كافرًا فله سلبه - أنس بن مالك ٢٧١٨
- من قُتِل له قتيلٌ فهو بخير النظرين - أبو هريرة ٤٥٠٥
- من قتل مؤمنًا فاعتبط بقتله لم يقبل الله منه صرفًا ولا عدلاً - أبو الدرداء ٤٢٧٠
- من قتل معاهدًا في غير كنهه حرمَّ الله عليه الجنة - أبو بكره الثقفي ٢٧٦٠
- من قتل وزغة في أول ضربة فله كذا وكذا - حسنة - أبو هريرة ٥٢٦٣
- من قتل: فلان قتلك؟ - أنس بن مالك ٤٥٢٩
- من قذف مملوكه وهو بريء مما قال، جلد له يوم القيامة حدًا - أبو هريرة ٥١٦٥
- من قرأ الآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه - أبو معود الأنصاري ١٣٩٧
- من قرأ القرآن وعمل بما فيه - معاذ بن أنس الجهني ١٤٥٣
- من قرأ منكم باليتين والزيتون فاتتهى إلى آخرها - أبو هريرة ٨٨٧
- من قطع سدره صوب الله رأسه في النار - عبد الله بن حبشي ٥٢٣٩
- من قطع سدره في فلاة يستظل بها ابن السبيل - عبد الله بن حبشي ٥٢٣٩
- من قطع منه شيئًا فلن أخذه سلبه - سعد بن أبي وقاص ٢٠٣٨
- من قعد في مصلاه حين ينصرف من صلاة الصبح - معاذ بن أنس الجهني ١٢٨٧
- من قعد مقعدًا لم يذكر الله فيه كانت عليه من الله ترة - أبو هريرة ٤٨٥٦
- من القوم؟ - عبد الله بن عباس ١٧٣٦
- من كان آخر كلامه لا إله إلا الله دخل الجنة -

- معاذ بن جبل ٣١١٦
- من كان اعتكف معي فليعتكف العشر
- الأواخر - أبو سعيد الخدري ١٣٨٢
- من كان بينه وبين قوم عهد فلا يشد عقدة -
- عمرو بن عبسة ٢٧٥٩
- من كان عنده فضل ظهر فليعد به - أبو سعيد
- الخدري ١٦٦٣
- من كان لنا عاملاً فليكتسب زوجةً فإن لم
- يكن له خادمٌ فليكتسب - المستورد بن شداد ٢٩٤٥
- من كان له ذبح يذبحه فإذا أهل هلال ذي
- الحجة - أم سلمة ٢٧٩١
- من كان له شعرٌ فليكرمه - أبو هريرة ٤١٦٣
- من كان له وجهان في الدنيا - عمار بن ياسر ٤٨٧٣
- من كان مُصلياً بعد الجمعة فليصل أربعاً -
- أبو هريرة ١١٣١
- من كان منكم مع رسول الله ﷺ ليلة الجن؟ -
- علقمة عن ابن مسعود ٨٥
- من كان منكم يركع ركعتي الفجر فليركعهما
- أبو قتادة الأنصاري ٤٣٨
- من كان مِنْكُمْ تَوْمَنُ بالله واليوم الآخر فلا
- ترفع رأسها حتى - أسماء بنت أبي بكر ٨٥١
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يركب
- دابة من فيء المسلمين حتى - رويغ بن
- ثابت الأنصاري ٢٧٠٨
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه
- أبو شريح الكعبي ٣٧٤٨
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه
- أبو هريرة ٥١٥٤
- من كانت له إبلٌ فليلحق بإبله - أبو بكر
- التقي ٤٢٥٦
- من كانت له امرأتان فمال إلى إحداها -
- أبو هريرة ٢١٣٣
- من كانت له أنثى فلم يتدها ولم يهتها - ابن
- عباس ٥١٤٦
- من كانت له حمولة تأوي إلى شعب فليصم -
- سلمة بن المحبق الهذلي ٢٤١٠
- من كتم غالا فإنه مثله - سمرة بن جندب ٢٧١٦
- من كذب عليّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار
- الزبير بن العوام القرشي ٣٦٥١
- من كُسر أو عرج فقد حل - الحجاج بن
- عمرو الأنصاري ١٨٦٢
- من كظم غيظاً وهو قادرٌ على أن ينفضه دعاه
- الله يوم القيامة - معاذ بن أنس الجهني ٤٧٧٧
- من لا يرحم لا يُرحم - أبو هريرة ٥٢١٨
- من لاءمكم من مملوكيكم فأطعموه مما
- تأكلون - أبو ذر الغفاري ٥١٦١
- من لبس ثوب شهرة ألبسه الله يوم القيامة ثوباً
- مثله - ابن عمر ٤٠٢٩
- من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق
- مخرجاً - عبدالله بن عباس ١٥١٨
- من لطم مملوكه أو ضربه فكفارته أن يعتقه -
- ابن عمر ٥١٦٨
- من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله -
- أبو موسى الأشعري ٤٩٣٨
- من لعب بالنردشير فكأنما غمس يده في لحم
- خنزير - بريدة بن الحصيب الأسلمي ٤٩٣٩
- من لك بلا إله إلا الله يوم القيامة؟ - أسامة
- ابن زيد ٢٦٤٣
- من لكعب بن الأشرف فإنه قد آذى الله
- ورسوله - جابر بن عبدالله ٢٧٦٨
- من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له -
- حفصة زوج النبي ﷺ ٢٤٥٤
- من لم يدع قول الزور والعمل به - أبو هريرة ٢٣٦٢
- من لم يذر المخابرة فليؤذن بحرب من الله
- ورسوله - جابر بن عبدالله ٣٤٠٦
- من لم يرحم صغيرنا ويعرف حق كبيرنا فليس
- منا - عبدالله بن عمرو ٤٩٤٣
- من لم يغز أو يجهز غازياً - أبو أمامة الباهلي

٤٢٠٨	من هذا؟ - أبو رمثة	من مات وعليه صيامٌ صام عنه وليُّه - عائشة
٥١٨٧	«من هذا؟» - جابر بن عبد الله	٣٣١١، ٢٤٠٠
	من وجد أحدًا يصيد فيه فليسله ثيابه - سعد	من مات ولم يغز ولم يُحدث نفسه بغزو -
٢٠٣٧	ابن أبي وقاص	أبو هريرة
	من وجد عين ماله عند رجل - سمرة بن	من المتكلم؟ إنما الصلاة لقراءة القرآن وذكر
٣٥٣١	جندب	الله - معاوية بن الحكم السلمي
	من وجد لقطة فليشهد ذا عدل - عياض بن	من المتكلم بها آنفاً؟ - رفاعه بن رافع
١٧٠٩	حمار	الزرقعي
	من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا	من المتكلم في الصلاة؟ - رفاعه بن رافع ...
٤٤٦٢	الفاعل والمفعول به - ابن عباس	مَنْ مَسَّ ذِكْرَهُ فليَتَوَضَّأْ - بُشْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ ..
	من ولَّاهُ الله عز وجل شيئًا من أمر المسلمين	من مشى إلى رجل من أمتي ليقبله فليقل
٢٩٤٨	فاحتجب - أبو مريم الأسدي	هكذا - ابن عمر
	من وليَّ الحباب؟ اعتقوها فإذا سمعتم برقيق	من ملك ذا رحم محرم فهو حُرٌّ - سمرة بن
	قدم علي فأتوني أعوضكم منها - سلامة	جندب
٣٩٥٣	بنت معقل امرأة من خارجة قيس عيلان	من ملك ذا رحم محرم فهو حُرٌّ - عمر بن
	من ولي القضاء فقد دُبِحَ بغير سكين -	الخطاب
٣٥٧١	أبو هريرة	من نام عن حزبه أو عن شيء منه - عمر بن
	من يحرم الرِّقَّ يحرم الخير كله - جرير بن	الخطاب
٤٨٠٩	عبد الله الجعفي	من نام عن وتره أو نسيه فليصله إذا ذكره -
	من يشتريه؟ إذا كان أحدكم فقيرًا فليبدأ	أبو سعيد الخدري
٣٩٥٧	بنفسه - جابر بن عبد الله	من نام وفي يده غمرٌ ولم يغسله - أبو هريرة
٤٤٧	من يكلونا - عبد الله بن مسعود	من نذر أن يطيع الله فليطعمه - عائشة
	المثان الذي لا يُعطي شيئًا إلا مئة - أبو ذر	من نذر نذرًا لم يسمعه فكفارته كفارة يمين -
٤٠٨٨	الغفاري	عبد الله بن عباس
	منعت العراق قفيزها ودرهمها - أبو هريرة ..	من نسي صلاة فليصلها إذا ذكرها -
	المتفق على الخيل كالباسط يديه بالصدقة -	أبو هريرة
٤٠٨٩	سهل ابن الحنظلية	من نسي صلاة فليصلها إذا ذكرها لا كفارة
٤٢٨٤	المهدي من عترتي من ولد فاطمة - أم سلمة	لها إلا ذلك - أنس بن مالك
	المهدي مني، أجلي الجبهة، أفتى الأنف -	من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير
٤٢٨٥	أبو سعيد الخدري	الذي رُدِّي - عبد الله بن مسعود
	مهلاً يا خالد! فو الذي نفسي بيده! لقد تاب	من نفَسَ عن مسلم كُربة من كُرب الدنيا -
٤٤٤٢	توبة - بريدة بن الحصيب	أبو هريرة
٢١٠٩	مهم - عبدالرحمن بن عوف	من هجر أخاه سنة فهو كسفك دمه -
	موت الفجأة أخذة أسف - عبيد بن خالد	أبو خراش السلمي

- السلمي ٣١١٠
 - موضع فسقاط المسلمين في الملاحم أرض
 يقال لها الغوطة - مكحول الشامي ٤٦٤٠
 - مولى القوم من أنفسهم - أبو رافع ١٦٥٠
ن
 - نأخذك بحريرة حلفائك ثقيف - عمران بن
 حصين ٣٣١٦
 - نادى ابن عمر بالصلاة بضجتان، ثم نادى -
 نافع ١٠٦١
 - نادى رسول الله ﷺ في غزوة تبوك - وائلة بن
 الأسقع ٢٦٧٦
 - نادى منادي رسول الله ﷺ بذلك في المدينة
 ابن عمر ١٠٦٤
 - النار جبار - أبو هريرة ٤٥٩٤
 - ناولوني صاحبكم - جابر بن عبد الله ٣١٦٤
 - ناوليني الخمرة من المسجد - عائشة ٢٦١
 - نبئت أن عمران بن حصين قال: ثم سلم -
 أبو هريرة ١٠١٠
 - النبي في الجنة والشهيد في الجنة - حسناء
 بنت معاوية الصريمية، عن عمها ٢٥٢١
 - نحرنا مع رسول الله ﷺ بالحديبية البدنة عن
 سبعة - جابر بن عبد الله ٢٨٠٩
 - نحن نازلون غداً - أبو هريرة ٢٠١١
 - النخاعة في المسجد - أنس بن مالك ٤٧٦
 - النخاعة في المسجد تدفنها - بريدة بن
 الحصيب الأسلمي ٥٢٤٢
 - نزع رجل لم يعمل خيراً قط غصن شوك عن
 الطريق - أبو هريرة ٥٢٤٥
 - نزل بنا أضياف لنا - عبد الرحمن بن أبي بكر
 الصديق ٣٢٧٠
 - نزل تحريم الخمر يوم نزل وهي من خمسة
 أشياء - عمر بن الخطاب ٣٦٦٩
 - نزل جبريل فأخبرني بوقت الصلاة -
 أبو مسعود الأنصاري ٣٩٤
- نزل ملك من السماء يكذبه بما قال لك -
 سعيد بن المسيب ٤٨٩٦
 - نزل نبي من الأنبياء تحت شجرة فلدغته
 نملة - أبو هريرة ٥٢٦٥
 - نزل الوحي على رسول الله ﷺ فقرأ علينا:
 ﴿سورة أنزلناها وفرضناها﴾ - عائشة ٤٠٠٨
 - نزلت ﴿إن يكن منكم عشرون صابرون﴾ - ابن
 عباس ٢٦٤٦
 - نزلت أنا وأهلي بقيق الغرقد - عطاء بن
 يسار عن رجل ١٦٢٧
 - نزلت في يوم بدر ﴿ومن يولهم يومئذ دبره﴾
 أبو سعيد الخدري ٢٦٤٨
 - نزلت هذه الآية ﴿وما كان لنبي أن يغفل﴾ - ابن
 عباس ٣٩٧١
 - نزلت هذه الآية في أهل قباء ﴿فيه رجال﴾ -
 أبو هريرة ٤٤
 - نزلنا مع النبي ﷺ خير ومعه من معه من
 أصحابه - العرياض بن سارية السلمي ٣٠٥٠
 - نسخت هذه الآية عدتها عند أهلها فتعتد
 حيث شاءت - ابن عباس ٢٣٠١
 - نشدتك بالله الذي أنزل التوراة على موسى -
 البراء بن عازب ٤٤٤٨
 - نشهد أن رسول الله ﷺ نهي عن الدباء
 والحتتم والمزفت والنقير - ابن عمر وابن
 عباس ٣٦٩٠
 - نصر الله امراً سمع منا حديثاً فحفظه حتى
 يبلغه - زيد بن ثابت ٣٦٦٠
 - نعم - أبو موسى الأشعري ٤٥٥٧
 - نعم لإدام الخل - جابر بن عبد الله ٣٨٢٠
 - نعم إن شاء - عدي بن حاتم ٢٨٥٣
 - نعم، إنما النساء شقائق الرجال - عائشة ٢٣٦
 - نعم الرجل خريم الأسدي لولا طول جمته
 وإسبال إزاره - سهل ابن الحنظلية ٤٠٨٩
 - نعم سحور المؤمن التمر - أبو هريرة ٢٣٤٥

- نعم، الصلاة عليهما، والاستغفار لهما -
 ٩٩٢ نهى رسول الله ﷺ - ابن عمر
 - نهى رسول الله ﷺ أن تباع التمرة حتى
 ٣٣٧٠ تُشقق - جابر بن عبد الله
 - نهى رسول الله ﷺ أن تصبر البهائم - أنس
 ٢٨١٥ ابن مالك
 - نهى رسول الله ﷺ أن تغسل المرأة بفضل
 ٨١ الرجل - رجل من الصحابة
 - نهى رسول الله ﷺ أن تُكسر سكة
 ٣٤٤٩ المسلمين - عبدالله بن سنان
 - نهى رسول الله ﷺ أن نستقبل القبلتين ببول -
 ١٠ معقل بن أبي معقل الأسدي
 - نهى رسول الله ﷺ أن نسمي رقيقنا أربعة
 ٤٩٥٩ أسماء - سمرة بن جندب
 - نهى رسول الله ﷺ أن يبيع حاضر لباد -
 ٣٤٣٩ عبدالله بن عباس
 - نهى رسول الله ﷺ أن يتنفس في الإناء أو
 ٣٧٢٨ ينفخ فيه - ابن عباس
 - نهى رسول الله ﷺ أن يجمع بين المرأة
 ٢٠٦٦ وخالها - أبو هريرة
 - نهى رسول الله ﷺ أن يسافر بالقرآن إلى
 ٢٦١٠ أرض العدو - عبدالله بن عمر
 - نهى رسول الله ﷺ أن يستفاد في المسجد -
 ٤٤٩٠ حكيم بن حزام
 - نهى رسول الله ﷺ أن يُصلي في لحاف لا
 ٦٣٦ يتوشح به - بريدة بن الحصيب
 - نهى رسول الله ﷺ أن يمشط أحدنا كل يوم
 ٢٨ رجل من الصحابة
 - نهى رسول الله ﷺ أن يتعل الرجل قائمًا -
 ٤١٣٥ جابر بن عبد الله
 - نهى رسول الله ﷺ عن الاختصار في الصلاة
 ٩٤٧ أبو هريرة
 - نهى رسول الله ﷺ عن الإقرا ن إلا أن تستأذن
 ٣٨٣٤ أصحابك - ابن عمر
 - نهى رسول الله ﷺ عن أكل الجلالة
 ٥١٤٢ أبو أسيد مالك بن ربيعة
 ٢٨٨١ نعم فتصدقي عنها - عائشة
 ١٦٦٨ نعم فضلي أمك - أسماء بنت أبي بكر
 ٢٣٧ نعم فلتغتسل إذا وجدت الماء - عائشة
 ١٢٩٤ صلى فيه الغداة - جابر بن سمرة
 ١٥٨ نعم ما بدا لك - أبي بن عمار
 - نعم من دخل دار أبي سفيان فهو آمن - ابن
 ٣٠٢٢ عباس
 - نعم من دخل دار أبي سفيان فهو آمن - ابن
 ٣٠٢١ عباس
 - نعم وازرره ولو بشوكة - سلمة بن الأكوع ...
 ٦٣٢ نعم وما شئت - أبي بن عمار
 ١٥٨ نعم، ومن لم يسجد لهما فلا يقرأهما - عتبة
 ١٤٠٢ ابن عامر
 - نقت أسماء بنت عميس بمحمد بن أبي
 ١٧٤٣ بكر - عائشة
 - نفلني رسول الله ﷺ يوم بدر سيف أبي
 ٢٧٢٢ جهل - عبدالله بن مسعود
 - نكسر حرّ هذا بيرد هذا، ويرد هذا بحر هذا -
 ٣٨٣٦ عائشة
 - نهانا رسول الله ﷺ أن نتمسح بعظم أو بع -
 ٣٨ جابر بن عبد الله
 - نهانا رسول الله ﷺ عن أمر كان يرفق بنا -
 ٣٣٩٧ أبو رافع الأنصاري
 - نهانا رسول الله ﷺ عن الذبأء والحتم
 ٣٦٩٧ والنقير والجمعة - علي بن أبي طالب
 - نهانا رسول الله ﷺ يوم خيبر عن لحوم
 ٣٧٨٨ الحمر - جابر بن عبد الله
 - نهاني رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب وعن
 ٤٠٥١ لبس القسي - علي بن أبي طالب
 - نهى أن يُقعد على القبر وأن يُقصص - جابر
 ٣٢٢٥ ابن عبدالله الأنصاري

٢٤١٧ الخدري	٣٧٨٥ وألبانها- ابن عمر
- نهى رسول الله ﷺ عن عصب الفحل -	- نهى رسول الله ﷺ عن أكل كل ذي ناب من
٣٤٢٩ عبدالله بن عمر	٣٨٠٣ السبع- ابن عباس
- نهى رسول الله ﷺ عن عشر - أبو ربحانه	- نهى رسول الله ﷺ عن بيع الرطب بالتمر
٤٠٤٩ الأزدي	٣٣٦٠ نسيئة- سعد بن أبي وقاص
- نهى رسول الله ﷺ عن القزع- ابن عمر	- نهى رسول الله ﷺ عن بيع العربان - عبدالله
٤١٩٣ رافع	٣٥٠٢ ابن عمرو
- نهى رسول الله ﷺ عن كراء الأرض - رافع	- نهى رسول الله ﷺ عن بيع الغنائم حتى
٣٣٩٣ ابن خديج	٣٣٦٩ تُقسم- أبو هريرة
- نهى رسول الله ﷺ عن كسب الإماماء -	- نهى رسول الله ﷺ عن بيع الولاء وعن هبته -
٣٤٢٥ أبو هريرة	٢٩١٩ ابن عمر
- نهى رسول الله ﷺ عن كسب الأمة حتى يعلم	- نهى رسول الله ﷺ عن التحريش بين
٣٤٢٧ من- رافع بن خديج	٢٥٦٢ البهائم- ابن عباس
- نهى رسول الله ﷺ عن كل مسكر ومفتر -	- نهى رسول الله ﷺ عن التزعفر للرجال -
٣٦٨٦ أم سلمة	٤١٧٩ أنس بن مالك
- نهى رسول الله ﷺ عن ليستين: أن يحتبي	- نهى رسول الله ﷺ عن ثمن الكلب - عبدالله
٤٠٨٠ الرجل مفضيا بفرجه إلى السماء- أبو هريرة	٣٤٨٢ ابن عباس
- نهى رسول الله ﷺ عن المحاقلة والمزانية -	- نهى رسول الله ﷺ عن الجعرور - سهل بن
٣٤٠٤ جابر بن عبدالله	١٦٠٧ حنيف
- نهى رسول الله ﷺ عن المخابرة - زيد بن	- نهى رسول الله ﷺ عن الجلالة في الإبل أن
٣٤٠٧ ثابت	٢٥٥٨ يركب عليها- ابن عمر
- نهى رسول الله ﷺ عن المزانية وعن	- نهى رسول الله ﷺ عن الجلالة في الإبل أن
٣٤٠٥ المحاقلة- جابر بن عبدالله	٣٧٨٧ يركب عليها- ابن عمر
- نهى رسول الله ﷺ عن مطعمين: عن	- نهى رسول الله ﷺ عن الدواء الخبيث -
٣٧٧٤ الجلوس على مائدة- عبدالله بن عمر	٣٨٧٠ أبو هريرة
- نهى رسول الله ﷺ عن معاقرة الأعراب -	- نهى رسول الله ﷺ عن الشرب من ثلثة
٢٨٢٠ ابن عباس	٣٧٢٢ القدح- أبو سعيد الخدري
- نهى رسول الله ﷺ عن نقرة الغراب واقتراش	- نهى رسول الله ﷺ عن الشرب من في
٨٦٢ السُّع - عبدالرحمن بن شبل	٣٧١٩ السقاء- ابن عباس
- نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر عن أكل كل ذي	- نهى رسول الله ﷺ عن شريطة الشيطان -
٣٨٠٥ ناب من السباع- ابن عباس	٢٨٢٦ أبو هريرة
- نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر عن أن نأكل	- نهى رسول الله ﷺ عن الصماء وعن الاحتباء
٣٨٠٨ لحوم الحمر - جابر بن عبدالله	٤٠٨١ في ثوب واحد - جابر بن عبدالله
- نهى رسول الله ﷺ يوم خيبر عن لحوم الحمر	- نهى رسول الله ﷺ عن صيام يومين - أبو سعيد
٣٨١١ الأهلية - عبدالله بن عمرو	

- نهى عن البلع والتمر والزبيب والتمر - رجل
من الصحابة ٣٧٠٥
- نهى عن مياثر الأرجوان - علي بن أبي طالب ٤٠٥٠
- نهى النبي ﷺ عن الكي فاكوتينا فما أفلحن -
عمران بن حصين ٣٨٦٥
- نهى نبي الله ﷺ أن نستقبل القبلة ببول - جابر
ابن عبدالله ١٣
- نهى عن أكل الثوم إلا مطبوخاً - علي بن
أبي طالب ٣٨٢٨
- نهى عن ركوب الجلالة - عبدالله بن عمر ... ٢٥٥٧
- نهيتكم عن ثلاث وأنا أمركم بهنّ - بريدة بن
الحصيب ٣٦٩٨
- نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فإن في
زيارتها - بريدة بن الحصيب ٣٢٣٥
- نهينا أن نتبع الجنائز ولم يعزم علينا -
أم عطية ٣١٦٧
- ه**
- هاهنا أحد من بني فلان؟ - سمرة بن جندب ٣٣٤١
- هاتوا ربع العشور من كل أربعين درهماً -
علي بن أبي طالب ١٥٧٢
- هبطنا مع رسول الله ﷺ من ثنية أذاخر،
فحضرت الصلاة - عبدالله بن عمرو ٧٠٨
- هدنة على دخن - حذيفة بن اليمان ٤٢٤٤
- هذا أبوك، وهذه أمك، فخذ بيديهما شئت
أبو هريرة ٢٢٧٧
- هذا أحسن من هذا كله - ابن عباس ٤٢١١
- هذا أزكى وأطيب وأطهر - أبو رافع ٢١٩
- هذا خير لك من أن تجيء المسألة نكتة -
أنس بن مالك ١٦٤١
- هذا قبر أبي رغال وكان بهذا الحرم يدفع عنه
عبدالله بن عمرو ٣٠٨٨
- هذا قزح وهو الموقف - علي بن أبي طالب ١٩٣٥
- هذا ما أعطى رسول الله ﷺ بلال بن الحارث
المزني - عمرو بن عوف المزني ٣٠٦٣
- هذا ما لم يطعما الطعام فإذا طعما غسلا
جميعاً - علي بن أبي طالب ٣٧٨
- هذا مني وحسين من علي - خالد بن معدان
الكلاعي ٤١٣١
- هذا يوم من أيام الله فمن شاء صامه - عبدالله
ابن عمر ٢٤٤٣
- هذه إدام هذه - يوسف بن عبدالله بن سلام .. ٣٢٥٩
- هذه إدام هذه - يوسف بن عبدالله بن سلام .. ٣٨٣٠
- هذه بتلك السبقة - عائشة ٢٥٧٨
- هذه ثم ظهور الحصير - أبو واقد الليثي ١٧٢٢
- هذه صلاة البيوت - كعب بن عجرة ١٣٠٠
- هذه عمرة استمتعنا بها - ابن عباس ١٧٩٠
- هذه فريضة الصدقة التي فرضها رسول الله
ﷺ على المسلمين - أبو بكر الصديق ١٥٦٧
- هذه لرسول الله ﷺ خاصة قرى عرينة فدك
وكذا وكذا - عمر بن الخطاب ٢٩٦٦
- هذه نسخة كتاب رسول الله ﷺ الذي كتبه في
الصدقة - ابن شهاب الزهري ١٥٧٠
- هذه وهذه سواء - ابن عباس ٤٥٥٨
- هششت فقبّلْتُ وأنا صائمٌ - عمر بن
الخطاب ٢٣٨٥
- هكذا تجدون حد الزاني؟ - البراء بن عازب ٤٤٤٨
- هكذا تكون الفضائل - معاذ بن أنس ٥١٩٦
- هكذا توضأ رسول الله ﷺ - علي بن
أبي طالب ١١٥
- هكذا رأيت رسول الله ﷺ فعل - عبدالله بن
مسعود ٦١٣
- هكذا رأيت رسول الله ﷺ يتوضأ - حمران
ابن أبان مولى عثمان بن عفان ١٠٨
- هكذا - عنك - أو هكذا وإنما الاستئذان من
النظر - هزيل بن شرحبيل الأودي ٥١٧٤
- هكذا كان رسول الله ﷺ يسجد - البراء بن
عازب ٨٩٦
- هكذا كان وضوء رسول الله ﷺ - علي بن

- أبي طالب ١١٤ - هل عندك من شيء تُصدقُها إِيَّاهُ؟ - سهل بن سعد الساعدي ٢١١١
- عبدالله بن عمرو ١٣٥ - هل عندكم طعامٌ - عائشة ٢٤٥٥
- هل أفضت أبا عبدالله؟ - أم سلمة ١٩٩٩ - هل إلّا هذا - خارجة بن الصلت التميمي عن عمه ٣٨٩٦
- هل بها من الأوثان شيء؟ - ميمونة بنت كردم ٣٣١٤
- هل بها وثنٌ أو عيدٌ من أعياد الجاهلية - ميمونة بنت كردم ٣٣١٥
- هل تدرون ما الكوثر؟ - أنس بن مالك ٤٧٤٧
- هل تدرون ماذا قال ربكم - زيد بن خالد الجهني ٣٩٠٦
- هل تدري أين تغرب هذه؟ - أبو ذر الغفاري ٤٠٠٢
- هل تدري ما الزنا؟ - أبو هريرة ٤٤٢٨
- هل ترك لنا عقيل مترلاً؟ أسامة بن زيد ٢٠١٠
- هل تستطيع أن تُريني كيف كان رسول الله ﷺ يتوضأ - يحيى المازني عن عبدالله بن زيد ... ١١٨
- هل تسمع النداء - عبدالله ابن أم مكتوم ٥٥٢
- هل تقرأون إذا جهرت بالقراءة؟ - عباد بن الصامت ٨٢٤
- هل رأي أو كلمة غيرها - فيكم المغربون؟ - عائشة ٥١٠٧
- هل رأي أحدٌ منكم الليلة رؤيا - أبو هريرة .. ٥٠١٧
- هل رخص للنساء أن يُصلين على الدواب؟ - عائشة ١٢٢٨
- هل صليت مع رسول الله ﷺ صلاة الخوف؟ - أبو هريرة ١٢٤٠
- هل صليت معنا حين صلينا؟ - أبو أمامة الباهلي ٤٣٨١
- هل صمت من سرر شعبان شيئاً؟ - عمران ابن حصين ٢٣٢٨
- هل ضاجعتها؟ - نعم بن هزال ٤٤١٩
- هل عندك غنى يغنيك - جابر بن سمرة ٣٨١٦
- هل عندك من شيء تُصدقُها إِيَّاهُ؟ - سهل بن سعد الساعدي ٢١١١
- هل عندكم طعامٌ - عائشة ٢٤٥٥
- هل فيكم أحدٌ أطمع اليوم مسكيناً - عبدالرحمن بن أبي بكر ١٦٧٠
- هل قرأ معي أحدٌ منكم أنفأ؟ - أبو هريرة ٨٢٦
- هل قنت النبي ﷺ في صلاة الصبح؟ فقال نعم - أنس بن مالك ١٤٤٤
- هل كان رسول الله ﷺ يُصلي في الثوب الذي يجامعها فيه - أم حبيبة ٣٦٦
- هل كان رسول الله ﷺ يقرأ في الظهر والعصر؟ - أبو معمر ٨٠١
- هل كان فيها وثنٌ من أوثان الجاهلية يُعبد؟ - ثابت بن الضحاك ٣٣١٣
- هل كان يصيبكم مثل هذا على عهد رسول الله ﷺ؟ - أنس بن مالك ١١٩٦
- هل لك أحدٌ باليمن؟ - أبو سعيد الخدري ... ٢٥٣٠
- هل لك إليّ من حاجة تأمرني بها؟ - علي بن الحسين ٢٠٦٩
- هل لك بينة؟ - الأشعث بن قيس ٣٦٢٢
- هل لك بينة - الأشعث بن قيس ٣٢٤٤
- هل لك مالٌ تؤدي ديتَه؟ - وائل بن حجر ٤٥٠١
- هل لك من إبل؟ - أبو هريرة ٢٢٦٠
- هل لكم بينة على أنكم أسلمتم قبل أن تؤخذوا - الزيب بن ثعلبة بن عمرو التميمي ٣٦١٢
- هل له أحد؟ - ابن عباس ٢٩٠٥
- هل معك تمر؟ - أنس بن مالك ٤٩٥١
- هل من امرأةٍ تآتبه إلى الله ورسوله - ابن عمر ٤٣٩٥
- هل هو إلا مُضغّة منه - طلق بن علي ١٨٢
- هل هويت إلى الجعر؟ - ضباعة بنت الزبير ابن عبدالمطلب ٣٠٨٧
- هل يُسكر؟ - ديلم الحميري ٣٦٨٣
- هلا أذكرتها؟ - المسور بن يزيد المالكي .. ٩٠٧ أ
- هلا تركتموه، لعله أن يتوب فيتوب الله

٤٤١٩	عليه - نعيم بن هزال	- وأخذ كُرديًا كان لأبي جهم، فقيل: يا رسول
٥٠٩٢	ابن دعامة السدوسي	الله! - عائشة
٤٧١٢	هم من آبائهم - عائشة	- وأخرجوهم من بيوتكم وأخرجوا فلاتًا
٢٦٧٢	هم منهم - الصعب بن جثامة	وفلاتًا يعني المخثنين - ابن عباس
٢٨٧٥	هُنَّ تسع - عمير بن قتادة الليثي	- وإذا أراد أن يأكل وهو جُنُبٌ غسل يديه -
١٣٠٤	هو أجدد أن تحصوا ما فرض الله عليكم من	عائشة
٣٧٢٧	قيام الليل - ابن عباس	- وإذا جاء أحدكم فليمش نحو ما كان يمشي -
٢٩١٨	هو أهنأ وأمرأ وأبرأ - أنس بن مالك	أنس بن مالك
٤٤٣٢	هو أولى الناس بمحياه ومماته - تميم بن	- وإذا زوج أحدكم خادمه عبده أو أجييره فلا
١٧١٤	أوس الداري	ينظر - عبدالله بن عمرو
٢٩٤٢	هو رجلٌ أصاب ذنبًا حسبه الله - أبونظرة ...	- وإذا سجد فرج بين فخذه غير حامل بطئه
٣٨٠١	هو رزق الله - أبوسعيد الخدري	على شيء - أبو حميد الساعدي
٨٣	هو صغير - زينب بنت حميد	- وإذا قرأ فأنتصوا - أبو هريرة
٣٢٥٤	هو صيدٌ، ويجعل فيه كبشٌ إذا صاده	- وإذا نهض نهض على ركبته واعتمد على
١٦٥٥	المحرم - جابر بن عبدالله	فخذه - وائل بن حجر
٤٩٨	هو الظهور ماؤه الحل ميتة - أبو هريرة	- وإذا نهض نهض على ركبته واعتمد على
٣٨٦٨	هو كلام الرجل في بيته: كلا والله! وبلى	فخذه - وائل بن حجر
١٣٨٧	والله! - عائشة	- وإذا ولغ الهرُّ غُسل مرة - أبو هريرة
٣٥٥٧	هو لها صدقة، ولنا هدية - أنس بن مالك ...	«وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة» - عُبَبة
٣٧٢٣	هو من أمر اليهود قال فذكر له الناقوس -	ابن عامر الجهني
١٠٤٩	عبدالله أبو عمير عن عمومة له	- وأعظم لي نورًا - ابن عباس
٤٢٤٢	هو من عمل الشيطان - جابر بن عبدالله	- واغمزي قرونك عند كل حفنة - أم سلمة
٤٧١٧	هي في كل رمضان - عبدالله بن عمر	- واكفتوا صبيانكم عند العشاء - جابر بن
	هي لها حياتها وموتها - جابر بن عبدالله	عبدالله
	هي لهم في الدنيا ولكم في الآخرة - حذيفة	- وإلا فقد عتق منه ماعتق - ابن عمر
	ابن الإيمان	- والذي بعث محمدًا بالحق لو صليت ها هنا
	هي ما بين أن يجلس الإمام إلى أن تقضى	رجال من أصحاب النبي ﷺ
	الصلاة - أبو موسى الأشعري	- والذي نفس أبي القاسم بيده - أبو سعيد
	هي حربٌ وحربٌ، ثم فتنة السراء دخنها من	الخدري
	تحت قدمي رجل من أهل بيتي - عبدالله بن	- والذي نفسي بيده إنها لتعدل ثلث القرآن -
	عمر	أبو سعيد الخدري
		- والذي نفسي بيده! إني لأقربكم شها بصلاة
		رسول الله ﷺ - أبو هريرة
		- والذي نفسي بيده! لا تدخلوا الجنة حتى

- تؤمنوا - أبو هريرة ٥١٩٣
 - والذي نفسي بيده! لقد تابت توبة لو قسمت
 بين سبعين - عمران بن حصين ٤٤٤٠
 - والذين آمنوا وهاجروا ﴿والذين آمنوا ولم
 يهاجروا﴾ - ابن عباس ٢٩٢٤
 - والذين عاقدت أيمانكم فأتوهم نصيبهم -
 ابن عباس ٢٩٢١
 - ﴿والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجاً -
 عبدالله بن عباس ٢٢٩٨
 - ﴿والشعراء يتبعهم الغاؤون﴾ - ابن عباس .. ٥٠١٦
 - والعين حقٌ - أبو هريرة ٣٨٧٩
 - والله! أني لأصلي بكم وما أريدُ الصلاة -
 مالك بن الحويرث ٨٤٢
 - والله! اني لأظنُّ عائشة إن كانت سمعت -
 ابن عمر ١٨٧٥
 - والله! لأغزوَنَ قريشاً ثم سَكَتَ ثم قال: إن
 شاء الله - عكرمة مولى ابن عباس ٣٢٨٦
 - والله! لأقرن بكم صلاة رسول الله ﷺ -
 أبو هريرة ١٤٤٠
 - والله! لأن يهدي الله بهداك رجلاً واحداً
 خير لك من حُمُر النعم - سهل بن سعد ٣٦٦١
 - والله! لَتُقِيمَنَّ صُفوفكم - الثَّعْمَانُ بن بشير .. ٦٦٢
 - والله لقد صلى رسول الله ﷺ على ابني بيضاء
 في - عائشة ٣١٩٠
 - والله! ما أدري أنسي أصحابي أم تناسوا -
 حذيفة بن اليمان ٤٢٤٣
 - والله! ما أردت إلا واحدة؟ - نافع بن عجير ٢٢٠٦
 - والله! ما أعمر رسول الله ﷺ عائشة في ذي
 الحجة - ابن عباس ١٩٨٧
 - والله ما صلى رسول الله ﷺ على سهيل ابن
 البيضاء إلا في المسجد - عائشة ٣١٨٩
 - ﴿والمطلقات يتربصن بأنفسهن ثلاثة قروء -
 ابن عباس ٢١٩٥
 - ﴿والمطلقات يتربصن بأنفسهن ثلاثة قروء -
- ابن عباس ٢٢٨٢
 - والواصلات والمتنصات - عبدالله بن
 مسعود ٤١٦٩
 - وأما الجارية فأقضي بها لجعفر تكون مع
 خالتها - علي بن أبي طالب ٢٢٧٨
 - وأمر امرأتك أن تجعل تحته ثوباً لا يصفنها -
 دحية بن خليفة الكلبي ٤١١٦
 - وأن اكشفي عن فخذيك - عائشة ٢٧٠
 - ﴿وإن الشياطين ليوحون إلى أوليائهم﴾ -
 ابن عباس ٢٨١٨
 - وإن كانت طاوغة فهي ومثلها من ماله
 لسيدتها - سلمة بن المحبق ٤٤٦١
 - وأنا أصبحُ جنباً وأنا أريدُ الصيام فاغتسل -
 عائشة ٢٣٨٩
 - وأنا أقول ذلك من استعملناه على عمل
 فليأت بقليله وكثيره - عدي بن عميرة
 الكندي ٣٥٨١
 - وأنا لا أتهم بنفسي إلا ذلك فهذا أوان قطع
 أبيهري - كعب بن مالك ٤٥١٣
 - وأنت يومئذ غلامٌ ولك قرنان أو قصتان -
 المغيرة بنت حسان التميمية ٤١٩٧
 - وإنه سيخرج في أمتي أقوامٌ تجارى بهم تلك
 الأهواء - معاوية بن أبي سفيان ٤٥٩٧
 - وإنه في بحر الشام أو بحر اليمن - فاطمة
 بنت قيس ٤٣٢٦
 - وأهلي بالحج ثم حجي واصنعي ما يصنع
 الحاج - جابر بن عبدالله ١٧٨٦
 - وأيم الله لا أقبل بعد يومي هذا من أحد هدية
 أبو هريرة ٣٥٣٧
 - وأيما امرئ أعنت مسلماً وأيما امرأة أعنت
 امرأة مسلمة - مرة بن كعب ٣٩٦٧
 - ويقرن أي النساء هي اليوم؟ - ميمونة بنت
 كرم ٢١٠٣
 - الوتر حقٌ على كل مسلم - أبو أيوب

الأشجعي ٥٣١	الأنصاري ١٤٢٢
- وعليكم السكينة - أبو قتادة الأنصاري ٥٣٩	- الوتر حق فمن لم يوتر فليس منّا - بريدة بن
- وفد المقدم بن معديكرب وعمرو بن	الحصيب ١٤١٩
الأسود ورجل من بني أسد من أهل قنسرين	- وتعتزل الحيف مصلّى المسلمين - أم عطية ١١٣٧
إلى معاوية - خالد بن معدان الكلاعي ٤١٣١	- وتمضمض واستنثر ثلاثاً - الربيع بنت معوذ
- وفدت إلى رسول الله ﷺ سابع سبعة -	ابن عفراء ١٢٧
الحكم بن حزن الكلبي ١٠٩٦	- وجد عمر بن الخطاب حلة إستبرق تباع
- وفطركم يوم تنظرون وأضحاكم يوم تُضحون	بالسوق - عبدالله بن عمر ١٠٧٧
- أبو هريرة ٢٣٢٤	- وجهت وجهي للذي فطر السماوات
- وقت رسول الله ﷺ لأهل المدينة ذا الحليفة	والأرض حيناً مسلماً - علي بن أبي طالب ٧٦٠
عبدالله بن عمر ١٧٣٧	- وجهوا هذه البيوت عن المسجد - عائشة ... ٢٣٢
- وقت رسول الله ﷺ لأهل المشرق العتيق -	- وحافظ على الصلوات الخمس - فضالة بن
عبدالله بن عباس ١٧٤٠	عبيد ٤٢٧
- وقت الظُّهر ما لم تحضر العصر - عبدالله بن	- وحبل الحبل أن تتج الناقة بطنها - عبدالله
عمرو ٣٩٦	ابن عمر ٣٣٨١
- وقت لنا رسول الله ﷺ خلق العانة - أنس بن	- وحول رداءه فجعل عطاؤه الأيمن على عاتقه
مالك ٤٢٠٠	الأيسر - محمد بن مسلم ١١٦٣
- وقد سمعتك يا بلال وأنت تقرأ من هذه	- وددت أن عندي خبزة بيضاء من برة سمراء
السورة - أبو هريرة ١٣٣٠	ملبقة بسمن ولبن - ابن عمر ٣٨١٨
- وقع في سهم دحية جارية جميلة فاشترها	- وذلك أن تُرى ما على الأرض من الشمس
رسول الله ﷺ - أنس بن مالك ٢٩٩٧	صفراء - أبو عمرو والأوزاعي ٤١٥
- وقعت جويرية بنت الحارث بن المصطلق	- الوزن وزن أهل مكة والمكيال مكيال أهل
في سهم ثابت بن قيس بن شماس - عائشة .. ٣٩٣١	المدينة - عبدالله بن عمر ٣٣٤٠
- وقفت ههنا بعرفة وعرفة كلها موقف - جابر	- وسَطُوا الإمام وشَدُّوا الخلل - أبو هريرة ٦٨١
ابن عبدالله ١٩٣٦	- وسلاح قريب من خير - الزهري ٤٢٥١
- وقول عمر بن الخطاب رضي الله عنه لا	- وضأت النبي ﷺ في غزوة تبوك - المغيرة بن
يجمع بين مفترق ولا يفرق بين مجتمع هو -	شعبة ١٦٥
مالك بن أنس ١٥٧١	- وضعت للنبي ﷺ غُسلًا يغتسل به من
- وكاء السَّو العينان، فمن نام فليتوضأ - علي	الجانب - ميمونة ٢٤٥
ابن أبي طالب ٢٠٣	- وضفرا رأسها ثلاثة قرون - أم عطية ٣١٤٤
- وكان أحد الثلاثة الذين تيب عليهم - كعب	- الوضوء مما أنضجت النار - أبو هريرة ١٩٤
ابن مالك ٣٠٠٠	- «وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مسكين» -
- وكان بين مقام النبي ﷺ وبين القبة ممر عزز	عبدالله بن عباس ٢٣١٦، ٢٣١٨
- سهل بن سعد ٦٩٦	- وعليك وعلى أمك - سالم بن عبيد

- وكان رافعٌ من جهينة قد شهد الحديبية مع رسول الله ﷺ - الحارث بن رافع بن مكيث ٥١٦٣
- وكان رسول الله ﷺ يزورها في بيتها وجعل لها مؤذناً - أم ورقة بنت عبدالله بن الحارث ٥٩٢
- وكان الزهري ينكر الدباغ، ويقول: يستمتع به على كل حال - معمرٌ ٤١٢٢
- وكان طيع يوم طبع كافراً - أبي بن كعب ٤٧٠٦
- وكان منا المشهد في قيامه - عبدالله ابن بحينة ١٠٣٥
- وكان يطوّل في الركعة الأولى ما لا يطوّل في الثانية - أبو قتادة ٧٩٩
- ولا إخالني رأيت شامياً أفضل منه - أبو عثمان الشامي ٣٥٨٧
- ولا تحقرن شيئاً من المعروف - أبو جري جابر بن سليم ٤٠٨٤
- ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم وإياكم وهيشات الأسواق - عبدالله بن مسعود ٦٧٥
- ولا تغوتيني بنفسك - فاطمة بنت قيس ٢٢٨٧
- ولا تقعد على نكرمة أحد إلا بإذنه - أبو مسعود الأنصاري ٥٨٤
- ولا على المختلس قطع - جابر بن عبدالله ... ٤٣٩٣
- ولا نذر إلا فيما ابتغى به وجه الله - عبدالله ابن عمرو ٢١٩٢
- ولا يؤم الرجل الرجل في سلطانه - أبو مسعود الأنصاري ٥٨٣
- ولا يحلّ لي من غنائكم مثل هذا إلا الخمس - عمرو بن عبسة ٢٧٥٥
- الولاء لمن أعطى الثمن وولي النعمة - عائشة ٢٩١٦
- ولاني رسول الله ﷺ خمس الخمس - علي ابن أبي طالب ٢٩٨٣
- ولد الرجل من كسبه من أطيب كسبه - عائشة ٣٥٢٩
- ولد الزنا شر الثلاثة - أبو هريرة ٣٩٦٣
- الولد للفراش وللعاهر الحجر - عائشة ٢٢٧٣
- وُلد لي الليلة غلام فسميته باسم أبي، إبراهيم - أنس بن مالك ٣١٢٦
- ولكن قولوا: اللهم! اغفر له، اللهم! ارحمه - أبو هريرة ٤٤٧٨
- ولم يسجد سجدي السهو حتى يقنه الله ذلك - أبو هريرة ١٠١٢
- ولم يسجد السجدين اللتين تُسجدان إذا شك - أبو بكر بن سليمان بن أبي حثمة ١٠١٣
- ولم يكن لرسول الله ﷺ غير مؤذن واحد - السائب بن يزيد ١٠٩٠
- الوليمة أول يوم حقّ والثاني معروف - زهير ابن عثمان ٣٧٤٥
- وما أردت أن تُعطيه؟ - عبدالله بن عامر ٤٩٩١
- وما أنا والدنيا؟ وما أنا والرقم؟ قل لها لترسل به إلى بني فلان - عبدالله بن عمر ٤١٤٩
- وما ذاك؟ - عبدالله بن مسعود ١٠١٩
- ومالك وصلاته - أم سلمة ١٤٦٦
- وما يدريك وقد قالت ما قالت دعها عنك - عقبة بن الحارث ٣٦٠٣
- ومن أتى اليكم معروفاً فكاثوه - ابن عمر ... ٥١٠٩
- ومن أشار على أخيه بأمر يعلم أن الرشد في غيره - أبو هريرة ٣٦٥٧
- ومن ترك لبس ثوب جمال وهو يقدر عليه - رجل من أصحاب النبي ﷺ ٤٧٧٨
- ومن حال دونه فعليه لعنة الله وغضبه - طاؤس ٤٥٣٩
- ومن حلف على معصية فلا يمين له - عبدالله ابن عمرو ٢١٩١
- ومن لبس ثوباً فقال: الحمد لله الذي كساني هذا الثوب - معاذ بن أنس الجهني ٤٠٢٣
- ومن لزم السلطان افتن - أبو هريرة ٢٨٦٠
- ﴿ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون﴾ إلى قوله ﴿الفاسقون﴾ هؤلاء الآيات الثلاث نزلت في يهود - ابن عباس .. ٣٥٧٦

- ومن بعضهما فقد غوى، ونسأل الله ربنا أن
 يجعلنا ممن يطيعه - عبدالله بن مسعود ١٠٩٨
 - ونهى رسول الله ﷺ المسلمين عن كلامنا
 أيها الثلاثة - كعب بن مالك ٤٦٠٠
 - وهذا أعجب الأمرين إليّ - حمنة بنت
 جحش ٢٨٧
 - وهل ترك لنا عقيلٌ منزلاً؟ - أسامة بن زيد ... ٢٩١٠
 - ويؤخر المغرب حتى يجمع بينها وبين
 العشاء - أنس بن مالك ١٢١٩
 - ويشور المسلمون إلى أسلحتهم فيقتلون
 فيكرم الله تلك العصاة بالشهادة - ذو مخبر
 الحبشي ٤٢٩٣
 - ويجير عليهم أقصاهم، ويرد مشدهم على
 مضغفهم - عبدالله بن عمرو بن العاص ٤٥٣١
 - ويحك أتدري ما تقول؟ - جبير بن مطعم ٤٧٢٦
 - ويحك إن شأن الهجرة شديد - أبو سعيد
 الخدري ٢٤٧٧
 - ويحك دعهم - عقبة بن عامر ٤٨٩٢
 - ويحك ما كان عشاؤهم؟ أتراه كان مثل
 عشاء أبيك - عبدالله بن عمر ٣٧٥٩
 - ويحك مالك؟ - عبدالله بن عمرو بن العاص ٤٥١٩
 - ويحك وما ربح؟ - عبيد الله بن سلمان
 عن رجل من الصحابة ٢٧٨٥
 - ويلٌ للأعقاب من النار - عبدالله بن عمرو ... ٩٧
 - ويلٌ للذي يحدث فيكذب ليضحك به القوم
 معاوية بن حيدة القشيري ٤٩٩٠
 - ويلٌ للعرب من شرٍ قد اقترب - أبو هريرة ٤٢٤٩
 - ويوتر بواحدة ويسجد سجدة قدر ما يقرأ
 أحكم خمسين آية - عائشة ١٣٣٧
- ي**
- يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله وأقدمهم قراءة
 أبو مسعود الأنصاري ٥٨٢
 - يؤمكم أقرؤكم - عمرو بن سلمة ٥٨٥
 - يا أبا أمامة! ما لي أراك جالساً في المسجد
 في غير وقت الصلاة - أبو سعيد الخدري ... ١٥٥٥
 - يا أبا بكر! ما منعك أن تثبت إذ أمرتك؟ -
 سهل بن سعد ٩٤٠
 - يا أبا بكر! مررت بك وأنت تُصلي تخفض
 صوتك؟ - أبو قتادة الأنصاري ١٣٢٩
 - يا أبا ثعلبة! كل ما ردت عليك قوسك وكلبك
 - أبو ثعلبة الخشني ٢٨٥٦
 - يا أبا ذر! أبدأ فيها - أبو ذر الغفاري ٣٣٢
 - يا أبا ذر - أبو ذر الغفاري ٥٢٢٦
 - يا أبا ذر! إنك امرؤ فيك جاهلية - أبو ذر
 الغفاري ٥١٥٧
 - يا أبا ذر! إني أراك ضعيفاً وإني أحب لك ما
 أحب لنفسي - أبو ذر الغفاري ٢٨٦٨
 - يا أبا ذر! كيف أنت إذا كانت عليك أمراء -
 أبو ذر الغفاري ٤٣١
 - يا أبا رزين! أليس كلكم يرى القمر؟ - أبو رزين
 - يا أبا هريرة! اهتف بالأنصار - أبو هريرة ... ٣٠٢٤
 - يا ابن أختي! كان رسول الله ﷺ لا يُفَضَّل
 بعضنا - عائشة ٢١٣٥
 - يا أيي! إني أقرئت القرآن فقبل لي: على
 حرف أو حرفين - أبي بن كعب ١٤٧٧
 - يا أخا سباء لا بُدَّ من صدقة - أبيض بن
 حمّال ٣٠٢٨
 - يا أرض! ربي وربك الله - عبدالله بن عمر ... ٢٦٠٣
 - يا أسامة! أتشفع في حد من حدود الله
 تعالى! - عائشة ٤٣٧٣
 - يا أسماء! إن المرأة إذا بلغت المحيض لم
 يصلح لها - عائشة ٤١٠٤
 - يا أُمّ فلان! اجلسي في أي نواحي السكك
 شئت - أنس بن مالك ٤٨١٨
 - يا أُمّ معقل! ما منعك أن تخرجي معنا؟ -
 أم معقل الأسدية ١٩٨٩
 - يا أُمّة! اكشفي لي عن قبر رسول الله ﷺ -
 القاسم بن محمد التيمي ٣٢٢٠

- يا أنس! إن الناس يمضون أمصارًا - أنس
 ابن مالك ٤٣٠٧
 - يا أنس! كتاب الله القصاصُ - أنس بن مالك ٤٥٩٥
 - يا أهل القرآن! أوتروا فإن الله وتوَّيحبُّ الوتر
 علي بن أبي طالب ١٤١٦
 - ﴿يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما
 كتب - عبدالله بن عباس ٢٣١٣
 - يا أيها الناس! إن رسول الله ﷺ كان عامل
 يهود خيبر - عمر بن الخطاب ٣٠٠٧
 - يا أيها الناس! إنَّ على كل أهل بيت في كل
 عام أضحية - مخنف بن سليم ٢٧٨٨
 - يا أيها الناس! إنَّا قد رأينا الهلال يوم كذا
 وكذا - معاوية بن أبي سفيان ٢٣٢٩
 - يا أيها الناس إنكم تقرأون هذه الآية
 وتضعونها على غير مواضعها - أبو بكر
 الصديق ٤٣٣٨
 - يا أيها الناس! إنكم لا تدعون أصم ولا غائبًا
 أبو موسى الأشعري ١٥٢٦
 - يا أيها الناس إنه لم يبق من مبشرات النبوة إلا
 الرؤيا الصالحة - ابن عباس ٨٧٦
 - يا أيها الناس! خذوا العطاء ما كان عطاء -
 مطير بن سليم عن سمع النبي ﷺ ٢٩٥٨
 - يا أيها الناس! عليكم بالسكينة - ابن عباس . ١٩٢٠
 - يا أيها الناس! لا تتمنوا لقاء العدو - عبدالله
 ابن أبي أوفى ٢٦٣١
 - يا أيها الناس! لا يقتل بعضكم بعضًا -
 أم جندب الأزدية ١٩٦٦
 - يا أيها الناس! من عمل منكم لنا على عمل -
 عدئي بن عميرة الكندي ٣٥٨١
 - يا بريرة! اتقي الله فإنه زوجك - ابن عباس .. ٢٢٣١
 - يا بلال! أقم الصلاة أرحنا بها - سالم بن
 أبي الجعد عن رجل من خزاعة ٤٩٨٥
 - يا بلال! انزل فاجدح لنا - عبدالله بن
 أبي أوفى ٢٣٥٢
 - يا بلال! قم - أبو عبد الرحمن الفهري ٥٢٣٣
 - يا بلال قم فانظر ما يأمرك به عبدالله بن زيد
 فافعله - عبدالله أبو عمير عن عمومة له ٤٩٨
 - يا بنت أبي أمية! سألت عن الركعتين بعد
 العصر - كريب مولى ابن عباس ١٢٧٣
 - يا بُني - أنس بن مالك ٤٩٦٤
 - يا بني بياضة! أنكحوا أبا هند - أبو هريرة ... ٢١٠٢
 - يا بُني لقد ذكرتني بقراءتك هذه السورة -
 لبابة بنت الحارث ٨١٠
 - يا بني النجار! ثامنوني بحائطكم هذا - أنس
 ابن مالك ٤٥٣
 - يا ثوبان! اذهب بهذا إلى آل فلان - ثوبان
 مولى رسول الله ﷺ ٤٢١٣
 - يا ثوبان! أصلح لنا لحم هذه الشاة - ثوبان
 مولى رسول الله ﷺ ٢٨١٦
 - يا خالد! ما حملك على ما صنعت - عوف
 ابن مالك الأشجعي ٢٧١٩
 - يا ذا الأذنين! - أنس بن مالك ٥٠٠٢
 - يا رسول الله! أرأيت إن لقيت رجلا من
 الكفار فقاتلني - المقداد بن الأسود ٢٦٤٤
 - يا رسول الله! إن سعدًا هلك وترك ابنتين -
 جابر بن عبدالله ٢٨٩٢
 - يا رسول الله ﷺ إن ولد لي من بعدك ولد -
 علي بن أبي طالب ٤٩٦٧
 - يا رسول الله! إني لأعلم أشد آية في كتاب
 الله عز وجل - عائشة ٣٠٩٣
 - يا رسول الله! لا تسبقني بأمين - بلال بن
 رباح ٩٣٧
 - يا رؤيف! لعل الحياة ستطول بك بعدي -
 رؤيف بن ثابت ٣٦
 - يا سلمة! هب لي المرأة - سلمة بن الأكوع .. ٢٦٩٧
 - يا صفوان! هل عندك من سلاح؟ - أناس من
 آل عبدالله بن صفوان ٣٥٦٣
 - يا عائشة! ارفقي فإن الرفق لم يكن في شيء

٣٣٤	عمر بن العاص	٤٨٠٨	قط إلا زانه - عائشة
٤٥٠٣	يا عيينة ألا تقبل الغير؟ - الزبير بن العوام		- يا عائشة! إن عيني تنامان ولا ينام قلبي -
	يا غلام! لِمَ ترمي النخل؟ - رافع بن عمرو	١٣٤١	عائشة
٢٦٢٢	ابن مجدع الغفاري		- يا عائشة! إن الله لا يُحِبُّ الفاحش المتفحش
	يا فتى! لقد شقت عليّ أنا ههنا منذ ثلاث	٤٧٩٢	عائشة
٤٩٩٦	أنتظرك - عبدالله بن أبي الحمصاء		- يا عائشة! إن من شرار الناس الذين يُكرمون
	يا فتيان لا تغلبوا على الحسن فإنه كان رأيته	٤٧٩٣	اتقاء ألسنتهم - عائشة
٤٦٢٣	السنة والصواب - قرة بن خالد		- يا عائشة! ما يؤمني أن يكون فيه عذاب قد
	يا مُعَاذ! أَفَتَأَنَّ أَنت أَفَتَأَنَّ أَنت أقرأ بكذا،	٥٠٩٨	عُذِّب قومٌ بالريح - عائشة
٧٩٠	اقرأ بكذا - جابر بن عبدالله	٢٧٩٢	- يا عائشة! هلمي المديّة - عائشة
	يا مُعَاذ! لا تكن فتانًا فإنه يُصلي وراءك		- يا عباس! يا عماء! ألا أُعطيك؟ ألا
٧٩١	الكبير - حزم بن أبي بن كعب	١٢٩٧	أمنحك؟ - ابن عباس
١٥٢٢	يا مُعَاذ! والله! إني لأَجِبُكَ - معاذ بن جبل ..		- يا عبدالرحمن بن سمرة! إذا حلفت على
	يا معشر التُّجَّار! إن البيع يحضره اللغو -	٣٢٧٧	يمين فأريت غيرها - عبدالرحمن بن سمرة .
٣٣٢٦	قيس بن أبي غرزة		- يا عبدالرحمن بن سمرة! لا تسأل الإمارة -
	يا معشر من آمن بلسانه ولم يدخل الإيمان	٢٩٢٩	عبدالرحمن بن سمرة
٤٨٨٠	قلبه - أبو برة الأسلمي		- يا عبدالرحمن! أردف أختك عائشة فأعمرها
	يا معشر المهاجرين والأنصار! - جابر بن	١٩٩٥	عبدالرحمن بن أبي بكر
٢٥٣٤	عبدالله		- يا عبدالله بن عمرو! إن قاتلت صابرًا محتسبًا
	يا معشر النساء أما لكن في الفضة مانحين	٢٥١٩	عبدالله بن عمرو
٤٢٣٧	به - فاطمة بنت اليمان	١٣٦٩	- يا عثمان! أرغبت عن سُتِّي؟ - عائشة
	يا معشر يهود! أسلموا قبل أن يصيبكم مثل		يا عُقْبَةُ! ألا أعلمك خير سورتين قرئتا -
٣٠٠١	ما أصاب قريشًا - ابن عباس	١٤٦٢	عقبة بن عامر
	يا نبي الله! ما الشيء الذي لا يحل منه؟ -		- يا عُقْبَةُ! تعوذ بهما، فما تعوذ متعوذٌ بمثلهما
٣٤٧٦	بهيسة فزارية عن أبيها - قيل مجهولة	١٤٦٣	عقبة بن عامر
	يأتي أحدكم بما يملك فيقول هذه صدقةٌ -		- يا عليّ! انطلق فأقم عليها الحد - علي بن
١٦٧٣	جابر بن عبدالله	٤٤٧٣	أبي طالب
٥٠٦٥	يأتي أحدكم في منامه - عبدالله بن عمرو	٢١٤٩	يا عليّ لا تُتَّبِع النظر - بريدة
	يأتي في آخر الزمان قومٌ حدثاء الأسنان		يا عليّ! لا تفتح على الإمام في الصلاة -
٤٧٦٧	سفهاء الأحلام - علي بن أبي طالب	٩٠٨	علي بن أبي طالب
	يتركها حتى يجدها صاحبها - عبدالرحمن		- يا عَمَّار! إنّما كان يكفيك هكذا - عَمَّار بن
١٧١٩	ابن عثمان التيمي	٣٢٣	ياسر
٢١٦٨	يتصدق بدينار أو بنصف دينار - ابن عباس ..		- يا عمر! اذهب فأعطهم - دكين بن سعيد
		٥٢٣٨	المزني

٢٥٢٢	أم الدرداء	٢٦٤	- يتصدق بدينار أو نصف دينار - ابن عباس ...
٥٢٤٣	أبو ذر الغفاري	٤٢٥٥	- يقتارب الزمان وينقص العلم، وتظهر الفتن - أبو هريرة
١٢٨٥	أبو ذر الغفاري	٥٢١٠	- يجزئ عن الجماعة إذا مروا أن يسلم أحدهم - علي بن أبي طالب
١٢٨٦	أبو ذر الغفاري	٤١٣	- يجلس أحدهم حتى إذا اصفرت الشمس - أنس بن مالك
١٣٤٣	الثامنة - سعد بن هشام	٢٠٥٥	- يحرم من الرضاة ما يحرم من الولادة - عائشة
١٣٤٧	أوفى	٤٣١٤	- يحسر عن جبل من ذهب - أبو هريرة
٤١٢٦	يطهرها الماء والقرظ - ميمونة	١١١٣	- يحضر الجمعة ثلاثة نفر: رجل حضرها يلغو عبدالله بن عمرو
٤٧٣٢	عبدالله بن عمر	٤٥٢٦	- يحلف منكم خمسون رجلا - أبو سلمة بن عبدالرحمن وسليمان بن يسار عن رجال من الأنصار
١٢٠٣	يعجب ربك عز وجل من راعي غنم في رأس شظية بجبل - عقبة بن عامر	٤٧٦٨	- يخرج قوم من أمتي يقرؤون القرآن ليست قراءتكم إلى قراءتهم شيئا - علي بن أبي طالب
١٣٠٦	أبو هريرة	٤٧٤٠	- يخرج قوم من الناربشاعة محمد ﷺ فيدخلون الجنة - عمران بن حصين
٨٤١	الجميل - أبو هريرة	٤٢٨٩	- يخسف بهم ولكن يبعث يوم القيامة على نيته أم سلمة
٣٧٧	علي بن أبي طالب	١٦٤٨	- اليد العليا خير من اليد السفلى - عبدالله بن عمر
٣٧٦	أبو السمع	١٣٣١	- يرحم الله فلانا كأي من آية أذكرنيها الليلة - عائشة
٤٣٠٥	بريدة بن الحبيب الأسلمي	٤١٠٢	- يرحم الله نساء المهاجرات الأول، لما أنزل الله ﷻ وليضربن بخمرهن - عائشة
١٤٦٤	عبدالله بن عمرو	٥٠٣٧	- يرحمك الله - سلمة بن الأكوع
٤٣١٨	يقرؤه كل مسلم - أنس بن مالك	٥١٨١	- يستأذن أحداكم ثلاثا، فإن أذن له وإلا فليرجع - أبو موسى الأشعري
٤٥٢٠	يُقسم خمسون منكم على رجل منهم فليدفع برئته - سهل بن أبي حثمة ورافع بن خديج ..	١٤٨٤	- يستجاب لأحدكم ما لم يجعل - أبو هريرة ..
٧٠٢	آخره الرجل - أبو ذر الغفاري	٥١٩٩	- يسلم الركاب على الماشي - أبو هريرة
		٥١٩٨	- يسلم الصغير على الكبير - أبو هريرة

- ۴۷۳۳ أبو هريرة - يقطع الصلاة المرأة الحائض والكلب -
- ۷۰۳ ابن عباس - ينزل ربنا عز وجل كل ليلة إلى سماء الدنيا
- ۱۳۱۵ حين يبقى ثلث الليل الآخر - أبو هريرة - يقول الله عز وجل: يا يؤذيني ابن آدم، يسُبُّ
- ۵۲۷۴ الدهر وأنا الدهر - أبو هريرة - الدهر وأنا الدهر - أبو هريرة - يقول الله عز وجل: يا ابن آدم! لا تعجزني
- ۱۲۸۹ من أربع ركعات - نُعَيْم بن هَمَّار - يقول ناسٌ: الصفر وجع يأخذ في البطن -
- ۳۹۱۸ عطاء بن أبي رباح - يكفيك غسل الدم ولا يضرك أثره - خولة
- ۳۶۵ بنت يسار - يكون اختلافٌ عند موت خليفة فيخرج رجلٌ
- من أهل المدينة هاربًا إلى مكة - أم سلمة
- ۴۲۸۶ زوج النبي ﷺ - يكون قومٌ يخضبون في آخر الزمان بالسواد
- ۴۲۱۲ كحواصل الحمام - ابن عباس - يلبي المعتمر حتى يستلم الحجر -
- ۱۸۱۷ ابن عباس - يمسح منهم آخرين قردة وخنازير إلى يوم
- القيامة - أبو مالك الأشعري - يُمْنُ الخيل في شُقْرها - ابن عباس -
- ۲۵۴۵ يمينك على ما يُصدقك عليها صاحبك -
- ۳۲۵۵ أبو هريرة - ينزل ربنا عز وجل كل ليلة إلى سماء الدنيا -
- ۴۲۹۷ يوشك أن يكون خير مال المسلم غنما يتبع
- بها شعف الجبال - أبو سعيد الخدري - يوشك الفرات أن يحسر عن كنز من ذهب -
- ۴۳۱۳ أبو هريرة - يوشك المسلمون أن يحاصروا إلى المدينة -
- ۴۲۹۹ ابن عمر - يوشك المسلمون أن يحاصروا إلى المدينة
- حتى - ابن عمر - يوم الجمعة ثنتا عشرة - جابر بن عبد الله -
- ۱۰۴۸ يوم عرفة ويوم النحر وأيام التشريق عيدنا -
- ۲۴۱۹ عُقبة بن عامر -

المكتبة الرحمانية

۴۹۰۰ جے ماڈل ٹاؤن - لاہور

تلفون نمبر ۱۷۵۵۹۰۰۰